

۴۲۲ منتخب احادیث مبارکہ کی شہر آفاق کتاب کُل سلیس اردو ترجمہ و تفسیر

صحیح مسلم شریف

الجامع الصحیح للإمام المسلم

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری ۵۲۶ھ

جلد سوم

اردو ترجمہ - فائدہ و تشریحات:

مولانا عابد الرحمن صدیقی کاندھلوی

جدید حواشی از فتح اللہ و کلمہ فتح اللہ

مختصر مولانا محمد رفیع الدین صاحب مجلس فی الافاق جامعہ العلوم اسلامیہ کراچی

تقریظ

مولانا مفتی محمد نواز شرف عثمانی دارالعلوم

مفتی داتا گنج بخش جاموں دارالعلوم اسلامیہ

الخان الاسلامیہ کراچی

صحیح مسلم شریف
ترجمہ عربی
اردو
جلد دوم

۴۲ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرہ آفاق کتاب کامل سلیس اردو ترجمہ اور حواشی

صحیح مسلم شریف

عربی
اردو

الحافظ ابوالحسن مسلم بن الحجاج القشیری

الامام الحافظ ابوالحسن مسلم بن الحجاج القشیری ۲۶۱ھ

جلد سوم

اردو ترجمہ - قولہ و تشریحات:

مولانا عبد الرحمن صدیقی کاندھلوی

جدید حواشی از فقہ الہم و کلمۃ الہم

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب قائل تحفہ فی الافاق جامعۃ العلوم کراچی

تقریظ

مولانا مفتی محمد شرف عثمانی دہلی

مفتی واستاذ الفکریت جامعۃ العلوم کراچی

الاحادیث الامیاء
پاکستان

©
پاکستان اور ہندوستان میں جملہ حقوق محفوظ ہیں
خلاف ورزی پر متعلقہ فرد یا ادارے کے خلاف
قانونی کارروائی کی جائے گی

نام کتاب
صحیح مسلم شریف
نام مصنف
الامام الحافظ ابوالمحسن مسلم بن الحجاج القشیری ۲۶۱ھ
اشاعت اول
ربیع الاول ۱۴۲۸ھ، اپریل ۲۰۰۷ء

ادارۃ امیہ پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴- دینا ناٹھ میٹشن، مال روڈ، لاہور۔ فون ۳۳۳۳۱۲، فیکس ۷۳۳۷۸۵-۷۳۳۷۸۴-۹۴۰۲۲
۱۹۰- اٹارگی، لاہور۔ پاکستان..... فون ۷۳۵۳۴۵۵-۷۳۳۳۹۹۱
مومن روڈ، چک اردو بازار، کراچی۔ پاکستان..... فون ۲۷۲۲۲۰۱

ملنے کے سچے
ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴
کتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر ۱۴
ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیہ، چک سبیلہ، کراچی
دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر ۱
بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر ۱
بیت العلوم، ناٹھ روڈ، لاہور

فہرست مضامین صحیح مسلم شریف مترجم اردو جلد سوم

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۶۲	عورتوں سے کس طرح بیعت لینی چاہئے۔	۲۰		کِتَابُ الْأَمَارَةِ	
۶۳	حسب استطاعت فرمان پذیری اور اطاعت شعاری پر بیعت۔	۲۱	۱۷	لوگ خلافت میں قریش کے تابع ہیں۔	۱
۶۳	سن بلوغ۔	۲۲	۲۱	خلیفہ کا انتخاب اور عدم انتخاب۔	۲
۶۳	جب اس بات کا خوف ہو کہ قرآن کریم کفار کے ہاتھ لگ جائے گا تو ان کے ملک میں لے جانے کی ممانعت۔	۲۳	۲۲	امارت کی طلب اور حرص کی ممانعت۔	۳
۶۵	گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کو اس کے لئے تیار کرنا۔	۲۴	۲۴	بلا ضرورت طلب امارت کی کراہت۔	۴
۶۶	گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر اور فضیلت رکھی ہوئی ہے۔	۲۵	۲۵	حاکم عادل کی فضیلت اور ظالم کی برائی۔	۵
۶۹	گھوڑے کی کوئی قسمیں بری ہیں؟	۲۶	۳۰	مال غنیمت میں خیانت کرنا حرام اور سخت ترین گناہ ہے۔	۶
۷۰	جہادنی سبیل اللہ اور راہ خدا میں نکلنے کی فضیلت۔	۲۷	۳۱	سرکاری ملازمین کو ہدایا لینے کی ممانعت۔	۷
۷۳	اللہ تعالیٰ کے راست میں شہید ہونے کی فضیلت۔	۲۸	۳۵	بادشاہ یا حاکم کی اطاعت ان کاموں میں واجب ہے جو کہ گناہ نہ ہوں اور امور معصیہ میں اطاعت حرام ہے۔	۸
۷۵	صبح یا شام کو راہ خدا میں نکلنے کی فضیلت۔	۲۹	۳۲	امام مسلمانوں کی ذوال ہے۔	۹
۷۶	جہادنی سبیل اللہ کے لئے جنت میں اللہ تعالیٰ نے کیا کیا درجہات تیار کئے ہیں؟	۳۰	۳۲	جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو، اسی کی بیعت کو پورا کرنا چاہئے۔	۱۰
۷۶	جو راہ خدا میں مارا جائے قرض کے علاوہ اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔	۳۱	۳۵	حاکموں کے ظلم پر صبر کرنے کی ہدایت۔	۱۱
۷۸	شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور وہ اپنے پروردگار کے مقرب ہیں، انہیں رزق بھی ملتا ہے۔	۳۲	۳۶	قتلوں کے وقت جماعت مسلمین کے ساتھ رہنے کا حکم۔	۱۲
۸۰	جہاد اور دشمن سے حفاظت کرنے کی فضیلت۔	۳۳	۵۰	مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے والے کا حکم۔	۱۳
۸۱	قاتل اور مقتول دونوں کس صورت سے جنت میں داخل ہوں گے۔	۳۴	۵۱	دو ظلیفوں سے بیعت واجب ہے۔	۱۴
۸۳	جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اور بھرتیک عمل پر قائم رہے۔	۳۵	۵۲	خلافت شرع امور میں حکام پر نگیر و واجب ہے اور جب تک حکام نماز پڑھتے رہیں ان سے قتال نہ کرنا چاہئے۔	۱۵
۸۳	راہ خدا میں صدقہ کرنے کی فضیلت۔	۳۶	۵۳	ایکھٹے اور برے حاکم۔	۱۶
۸۴	غازی کی سواری وغیرہ کے ذریعہ سے مدد کرنا۔	۳۷	۵۴	لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینے کا انتخاب اور	۱۷
۸۶	مجاہدین کی عورتوں کی حرمت اور ان میں خیانت کرنے والا۔	۳۸	۵۹	بیعت رضوان کا بیان۔	۱۸
				جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اسی جگہ آکر وطن بنانا حرام ہے۔	۱۹
				فتح مکہ کے بعد اسلام یا جہاد یا امور خیر پر بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت کا حکم نہ رہنے کا مطلب۔	

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۳۹	معدورین پر جہاد فرض نہیں۔	۸۷	۵۸	کے گوشت کی حرمت۔	۱۱۸
۴۰	شہید کے لئے جنت کا ثبوت۔	۸۸	۵۹	دریا کے نرے ہوئے جانور کی اباحت۔	۱۲۱
۴۱	جو شخص دین کا بول بالا ہونے کے لئے لڑے تو وہی	۹۱	۶۰	شہری گدھوں کے کھانوں کی حرمت۔	۱۲۶
	راہ خدا میں لڑتا ہے۔		۶۱	گھوڑے کے گوشت کھانے کی اجازت۔	۱۲۷
۴۲	ریاء اور شہرت کے لئے لڑنے والا جہنمی ہے۔	۹۳	۶۲	گدھے کے گوشت کا حکم۔	۱۳۳
۴۳	جس غازی کو نعمت ملی اور جسے نہیں ملی، دونوں کے	۹۴	۶۳	مڈی کا کھانا درست ہے۔	۱۳۴
	ثواب کا تفاوت۔		۶۴	خرگوش کا کھانا حلال ہے۔	۱۳۵
۴۴	حضور کا فرمان اِنَّمَا الْاَغْصَانُ بِالْيَتَامَیَ جہاد کو بھی	۹۵	۶۵	شکار اور دوڑنے میں جن چیزوں کی ضرورت ہے ان	۱۳۶
	شامل ہے۔		۶۶	سے مدد حاصل کرنے کی اباحت اور دو انگلیوں کے	
۴۵	راہ خدا میں طلب شہادت کی فضیلت۔	۹۶		درمیان کنکر یاں رکھ کر مارنے کی کراہت۔	
۴۶	جو شخص بغیر جہاد کے مر جائے اور اس کے دل میں	۹۷	۶۷	ذبح اور قتل اچھی طرح کرنا چاہئے اور ایسے ہی چمڑی کا	
	جہاد کی امید بھی نہ ہو، اس کی خدمت و برائی۔			تیز کرنا۔	
۴۷	جو بیماری و دیگر کسی عذر کی بنا پر جہاد میں نہ جاسکے اس	۹۷	۶۸	جانوروں کو پاندھ کر مارنے کی ممانعت۔	۱۳۷
	کے ثواب کا بیان۔		۶۹		۱۳۹
۴۸	دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت۔	۹۸		کِتَابُ الْاَضَاحِی	
۴۹	راہ خدا میں پہرہ دینے کی فضیلت۔	۱۰۰	۷۰	قربانی کا وقت۔	۱۳۹
۵۰	شہیدوں کا بیان۔	۱۰۱	۷۱	قربانی کے جانوروں کی عمر۔	۱۴۳
۵۱	تیر اندازی کی فضیلت۔	۱۰۲	۷۲	قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اور ایسے ہی بسم اللہ اور	۱۴۵
۵۲	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان میری امت کا	۱۰۳	۷۳	بکبیر کہنا مستحب ہے۔	
	ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، کسی کی بھی مخالفت		۷۴	دانت اور مڈی کے علاوہ ہر ایک اس چیز سے جو کہ	۱۴۷
	اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔		۷۵	خون جہاد سے ذبح کرنا درست ہے۔	
۵۳	سفر میں جانوروں کی مراعات اور رات کو راستہ میں	۱۰۷	۷۶	تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت	۱۴۹
	اُترنے کی ممانعت۔		۷۷	اور اس حکم کے منسوخ ہونے اور جس وقت تک	
۵۴	سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے اور فراغت امور کے بعد	۱۰۷	۷۸	طبیعت چاہے گوشت کھانے کی اباحت۔	
	جلدی واپس ہونا۔		۷۹	فرخ اور عتیرہ۔	۱۵۳
۵۵	مسافر کو رات کے وقت گھر واپس آنے کی کراہت۔	۱۰۸	۸۰	جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ	۱۵۴
			۸۱	سے ناخن اور بال نہ کٹوائے۔	
	کِتَابُ الصَّیْدِ وَالدَّبَائِحِ	۱۱۰	۸۲	جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کے لئے جانور	۱۵۶
۵۶	سکھلائے کتوں سے شکار کرنا۔	۱۱۰	۸۳	کٹائے تو وہ شخص ملعون اور فبیحہ حرام ہے۔	
۵۷	ہر ایک دانت والے درندے اور بچہ والے پرندے	۱۱۵			

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۲۱۷	شور با کھانے کا جواز اور کدو کھانے کا احتساب۔	۹۲	۱۵۸	کِتَابُ الْأَشْرَبِیَّةِ	
۲۱۹	کھجور کھاتے وقت گھٹلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے اور ایسے ہی مہمان کا میزبان کے لئے دعا کرنا اور میزبان کا مہمان صالح سے دعا کرنا۔	۹۳	۱۵۸	شراب کی حرمت اور یہ کہ شراب انگور اور کھجور وغیرہ سے تیار ہوتی ہے۔	۷۵
۲۱۹	کھجور کے ساتھ گلوڑی کھانا۔	۹۳	۱۶۳	شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے۔	۷۶
۲۲۰	کھانے کے وقت تواضع اور کھانے کے لئے بیٹھنے کا طریقہ۔	۹۵	۱۶۵	شراب سے علاج کرنا حرام ہے۔	۷۷
۲۲۰	جماعت کے ساتھ دو دو کھجوریں کھانے یا دو دو لقمہ کھانے کی ممانعت۔	۹۶	۱۶۵	کھجور اور انگور سے جو شراب بنائی جائے وہ بھی خمر ہے۔	۷۸
۲۲۱	کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لئے جمع کر کے رکھنا۔	۹۷	۱۶۶	کھجور اور انگور کو ملا کر بھگوانا۔	۷۹
۲۲۲	بدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت۔	۹۸	۱۷۰	روغن قیر ملے ہوئے برتن اور تونے اور سبز گھڑے اور ایسے ہی لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کے حکم سے منسوخ ہونے کا بیان۔	۸۰
۲۲۳	کھسی کی فضیلت اور اس سے آنکھ کا علاج۔	۹۹	۱۸۰	ہر ایک نشہ والی شراب خمر ہے اور ہر ایک شراب حرام ہے۔	۸۱
۲۲۳	پیلو کے سیاہ چم کی فضیلت۔	۱۰۰	۱۸۳	جس نبیذ میں تیزی نہ پیدا ہوئی اور نہ اس میں نشہ آیا تو وہ حلال ہے۔	۸۲
۲۲۵	سرکہ کی فضیلت اور اسے سالن کی جگہ استعمال کرنا۔	۱۰۱	۱۸۸	دودھ پینے کا جواز۔	۸۳
۲۲۷	لہسن کھانے کا جواز۔	۱۰۲	۱۹۰	سوتے وقت برتنوں کے ڈھکنے، مکینزوں کا مہر باندھنا، اور دروازہ بند کرنے ایسے ہی چراغ گل کرنے اور آگ بجھا دینے کا احتساب۔	۸۴
۲۲۸	مہمان کا اکرام اور اہل کی فضیلت۔	۱۰۳	۱۹۳	کھانے اور پینے کے آداب۔	۸۵
۲۳۵	قلیل کھانے میں مہمان نوازی کی فضیلت۔	۱۰۴	۱۹۹	کھڑے ہو کر پینے کی کراہت۔	۸۶
۲۳۶	مومن ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔	۱۰۵	۲۰۱	پانی کے برتن میں سانس لینے کی کراہت اور برتن کے باہر تین مرتبہ سانس لینے کا احتساب۔	۸۷
۲۳۹	کھانے میں عیب نہ نکالنا چاہئے۔	۱۰۶	۲۰۲	دودھ یا پانی یا اور کسی چیز کو شروع کرنے والے کے داعی طرف سے تقسیم کرنا۔	۸۸
۲۴۰	مرد اور عورت کو سونے اور چاندی کے برتنوں کا کھانے اور پینے وغیرہ میں استعمال حرام ہے۔	۱۰۷	۲۰۳	انگلیاں اور برتن چاٹنے کا احتساب۔	۸۹
۳۳۲	کِتَابُ اللَّبَاسِ وَالزَّیْنَةِ		۲۰۸	اگر مہمان کے ساتھ اور آدمی آ جائیں تو مہمان کیا کرے۔	۹۰
۲۴۲	مردوں اور عورتوں کو سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کی حرمت اور سونے کی انگوٹھی اور ریشم مردوں پر حرام اور عورتوں کو اس کی اجازت۔	۱۰۸	۲۱۰	معتد شخص کے ہاں اپنے ساتھ کسی اور کو لے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔	۹۱
۲۵۵	مرد کو خارش وغیرہ اور کسی عذر سے حریر پہننے کی اجازت۔	۱۰۹			

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۲۹۹	کوشادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کرنا سب حرام ہے۔	۱۳۱	۲۵۶	مردوں کو عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی کراہت۔	۱۱۰
۳۰۰	اُن عورتوں کا بیان جو باوجود کپڑا پہننے کے ننگی ہیں، خود رواہ راست سے ہٹ گئی ہیں اور شوہروں کو بھی بتا دیتی ہیں۔	۱۳۲	۲۵۸	وہاری وار یعنی چادروں کی فضیلت۔	۱۱۱
۳۰۱	غریب کا لباس پہننے اور جو چیز نہ ہو اس کے اظہار کی ممانعت۔	۱۳۳	۲۵۸	لباس میں تواضع اور خاساری اختیار کرنا اور موٹا اور سادہ لباس پہننا۔	۱۱۲
۳۰۱	کِتَابُ الْاَدَابِ		۲۶۰	قالین یا سوزنیوں کا جواز۔	۱۱۳
۳۰۱	ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان۔	۱۳۳	۲۶۱	حاجت سے زائد بستر اور لباس بنانے کی کراہت۔	۱۱۴
۳۰۵	برے نام رکھنے کی ممانعت۔	۱۳۴	۲۶۱	نکبر اور غرور سے کپڑا اٹکا کر چلنے کی حرمت۔	۱۱۵
۳۰۷	برے ناموں کے بدلنے کا احتیاب اور برہ کا زینب وغیرہ نام تبدیل کرنا۔	۱۳۵	۲۶۵	کپڑوں وغیرہ پر اترنا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے۔	۱۱۶
۳۰۹	ملک الفلاک یعنی شاہشاہ نام رکھنے کی ممانعت۔	۱۳۶	۲۶۶	مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔	۱۱۷
۳۱۰	بچہ کی تحنیک اور اس کی ولادت کے بعد کسی صالح آدی کے پاس تحنیک کے لئے لے جانے کا احتیاب اور ولادت ہی کے دن نام رکھنے کا جواز اور عبداللہ، ابراہیم اور تمام انبیاء کرام کے ناموں کے موافق نام رکھنے کا احتیاب۔	۱۳۷	۲۷۳	جوتے پہننے کا احتیاب۔	۱۱۸
۳۱۲	جس کے کوئی لڑکا نہ ہو اسے اپنی کنیت اور ایسے ہی بچہ کی کنیت کرنے کا جواز۔	۱۳۸	۲۷۳	واپسے بیز میں پہلے جوتا پہننے اور بائیں بیز سے پہلے اتارنے کا احتیاب اور ایک جوتا ہمکن کر چلنے کی کراہت۔	۱۱۹
۳۱۲	کسی اور کے لڑکے کو بٹنا کہنے کا جواز اور بطور شفقت کے ان الفاظ کے استعمال کا احتیاب۔	۱۳۹	۲۷۴	ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے میں احتیاء کی ممانعت۔	۱۲۰
۳۱۵	اجازت طلب کرنے کا احتیاب۔	۱۴۰	۲۷۶	مرد کو زعفران لگانا یا زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت۔	۱۲۱
۳۲۰	آواز دینے والے کو، کون ہے کے جواب میں میں میں کہنے کی کراہت۔	۱۴۱	۲۷۶	بڑھاپے میں زردی یا سرخی کے ساتھ خضاب کرنے کا احتیاب اور سیاہ خضاب کی حرمت۔	۱۲۲
۳۲۰	اچھنی کے مکان میں جھانکنا حرام ہے۔	۱۴۲	۲۷۷	چانداری کی تصویر بنانے کی حرمت۔	۱۲۳
۳۲۲	کسی لختیہ پر اچانک نگاہ پڑ جانا۔	۱۴۳	۲۸۹	سفر میں گھٹئی اور کترا رکھنے کی ممانعت۔	۱۲۴
۳۲۳	کِتَابُ السَّلَامِ		۲۹۰	اونٹ کی گردن میں تانت کا قلابہ ڈالنے کی ممانعت۔	۱۲۵
۳۲۳	سوار پیادہ کو اور قوموں سے آدمیوں کو سلام کریں۔	۱۴۴	۲۹۰	چانور کے منہ پر بارہن اور داغ لگانے کی ممانعت۔	۱۲۶
			۲۹۱	چانور کے منہ کے علاوہ اس کے بدن کے کسی اور حصہ پر داغ دینا درست ہے۔	۱۲۷
			۲۹۲	سر کے کچھ حصہ پر بال رکھنے کی ممانعت۔	۱۲۸
			۲۹۳	راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت اور راستوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید۔	۱۲۹
			۲۹۴	مصنوعی بال لگانا اور لگوانا اور گودنا اور گھلانا اور پٹکوں سے خوبصورتی کے لئے بال نوچنا اور نچھانا اور دانٹوں	۱۳۰

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۳۵۴	دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنے کا احتساب۔	۱۶۴	۳۲۳	راستہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے۔	۱۴۵
۳۵۵	نماز میں شیطان کے دوسرے پناہ مانگنا۔	۱۶۵	۳۲۴	مسلمان کے حقوق میں سے ایک حق سلام کا جواب دینا بھی ہے۔	۱۴۶
۳۵۶	ہر ایک بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے۔	۱۶۶	۳۲۵	اہل کتاب کو ابتداء بالسلام کی ممانعت اور ان کے سلام کرنے پر کس طرح انہیں جواب دیا جائے؟	۱۴۷
۳۶۴	طاہون، بدقالی اور کھانت۔	۱۶۷	۳۲۸	بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے۔	۱۴۸
۳۷۰	بیماری لگ جانا اور بدگھنگنی اور ہامہ اور صفر اور نوہ اور غول کوئی اصل نہیں۔	۱۶۸	۳۲۹	طلب اجازت کے لئے پردہ وغیرہ ہلانا یا اور کوئی علامت متعین کرنے کا جواز۔	۱۴۹
۳۷۴	گھون اور نیک فال کا بیان، اور یہ کہ کن چیزوں میں نحوست ہو سکتی ہے۔	۱۶۹	۳۳۰	عورتوں کو قضاء حاجت کے لئے نکلنا جائز ہے۔	۱۵۰
۳۷۸	کھانت اور کابھوں کے پاس جانے کی حرمت۔	۱۷۰	۳۳۱	لاحیہ عورت کے ساتھ خلوت کرنے اور اس کے پاس جانے کی حرمت۔	۱۵۱
۳۸۱	جذای وغیرہ سے بچنا۔	۱۷۱	۳۳۳	جو شخص اپنی بیوی یا محرم کے ساتھ تنہا ہو اور وہ کسی دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ یہ میری بیوی یا محرم ہے، تاکہ اسے بدگمانی نہ ہو۔	۱۵۲
۳۸۲	سانپ وغیرہ کے مارنے کا بیان۔	۱۷۲	۳۳۵	جو شخص کسی مجلس میں آئے اور آگے جگہ موجود ہو تو وہاں بیٹھ جائے ورنہ پیچھے ہی بیٹھ جائے۔	۱۵۳
۳۸۸	گرگٹ کے مارنے کا احتساب۔	۱۷۳	۳۳۷	اگر کوئی شخص اپنی جگہ سے کسی وجہ سے اٹھ جائے اور پھر لوٹ آئے تو وہ اس جگہ کا زائد حقدار ہے۔	۱۵۴
۳۹۰	چوٹی کے مارنے کی ممانعت۔	۱۷۴	۳۳۷	منحث کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت۔	۱۵۵
۳۹۱	لمبی کے مارنے کی ممانعت۔	۱۷۵	۳۳۹	اگر کوئی اجنبی عورت راستہ میں تھک گئی ہو تو اپنے ساتھ سوار کرنا جائز ہے۔	۱۵۶
۳۹۲	جانوروں کو کھلانے اور پلانے کی فضیلت۔	۱۷۶	۳۴۰	تیسرے کی موجودگی میں بغیر اس کی اجازت کے دو کو سرگوشی کرنے کی ممانعت۔	۱۵۷
۳۹۴	کِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ		۳۴۲	علاج اور بیماری اور جھاڑ پھونک۔	۱۵۸
۳۹۴	زمانہ کو برا کہنے کی ممانعت۔	۱۷۷	۳۴۳	جادو کا بیان۔	۱۵۹
۳۹۵	انگور کو کرم کہنے کی ممانعت۔	۱۷۸	۳۴۵	زہر کا بیان۔	۱۶۰
۳۹۶	عبدیالمدہ یا مولیٰ یا سید کے استعمال کا بیان۔	۱۷۹	۳۴۶	مریض کو جھانسنے کا احتساب۔	۱۶۱
۳۹۸	حبشہ نفسی یعنی میرا نفس حبشہ ہو گیا کہنے کی ممانعت۔	۱۸۰	۳۴۹	نظر اور منکلا اور پھوکی جھاڑ کرنے کا احتساب۔	۱۶۲
۳۹۸	منک کا استعمال نیز خوشبو اور پھول کو واپس کرنے کی کراہت۔	۱۸۱	۳۵۳	قرآن کریم یا ادویہ یا ماثورہ سے جھاڑ کر اس پر اجرت لینا۔	۱۶۳
۴۰۰	کِتَابُ الشَّعْرِ				
۴۰۳	نرذیر یعنی چوہر کی حرمت	۱۸۲			
۴۰۳	کِتَابُ الرُّوْيَا				
۴۰۳	خوابوں کا بیان				

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۴۵۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کی خوشبو اور اس کی نرمی۔	۲۰۳	۴۱۶	کِتَابُ الْفَضَائِلِ	
۴۵۵	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے مبارک کا خوشبودار اور متحرک ہونا۔	۲۰۴	۴۱۶	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مبارک کی فضیلت اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا۔	۱۸۳
۴۵۷	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں اور آپ کے حلیہ مبارک اور صفات کا ذکر۔	۲۰۵	۴۱۷	تمام مخلوقات میں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں۔	۱۸۴
۴۶۰	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا ذکر۔	۲۰۶	۴۱۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات۔	۱۸۵
۴۶۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربنت کا بیان۔	۲۰۷	۴۲۲	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ پر توکل۔	۱۸۶
۴۶۵	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا بیان۔	۲۰۸	۴۲۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر علم و ہدایت کے ساتھ مبعوث کیا گیا اس کی مثال۔	۱۸۷
۴۶۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ۔	۲۰۹	۴۲۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت پر شفقت۔	۱۸۸
۴۷۰	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو سب سے زائد جاننے والے اور اس سے سب سے زیادہ ڈرنے والے تھے۔	۲۱۰	۴۲۶	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا۔	۱۸۹
۴۷۱	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واجب ہے۔	۲۱۱	۴۲۸	جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر مہربانی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کے نبی کو اس کی ہلاکت سے پہلے بلا لیتا ہے۔	۱۹۰
۴۷۲	بلا ضرورت کثرت سوال کی ممانعت۔	۲۱۲	۴۲۸	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر کا ثبوت اور آپ کی صفات۔	۱۹۱
۴۷۷	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شریعت کا جو بھی حکم فرمائیں اس پر عمل واجب ہے اور دنیاوی معاش کے متعلق بطور مشورہ کے اپنی رائے سے جو بات فرمادیں اس میں اختیار ہے۔	۲۱۳	۴۳۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملائکہ کے ساتھ قاتل کا اعزاز۔	۱۹۲
۴۷۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار اور اس کی تنہا کی فضیلت۔	۲۱۴	۴۳۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت اور بہادری۔	۱۹۳
۴۷۹	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل۔	۲۱۵	۴۴۰	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت۔	۱۸۴
۴۸۱	حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے فضائل۔	۲۱۶	۴۴۱	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق۔	۱۹۵
۴۸۵	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل۔	۲۱۷	۴۴۲	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جود و سخاوت۔	۱۹۶
۴۹۱	حضرت یوسف علیہ السلام کی فضیلت۔	۲۱۸	۴۴۵	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں اور اہل و عیال پر شفقت اور آپ کی تواضع اور اس کے فضائل۔	۱۹۷
۴۹۲	حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت۔	۲۱۹	۴۴۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم و حیا۔	۱۹۸
۴۹۲	حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت۔	۲۲۰	۴۴۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تبسم اور حسن معاشرت۔	۱۹۹
۵۰۰	کِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ		۴۵۰	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں پر رحم کرنا۔	۲۰۰
۵۰۰	فضائل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔	۲۲۱	۴۵۱	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کا تقرب اور آپ سے برکت حاصل کرنا اور آپ کی تواضع۔	۲۰۱
			۴۵۲	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ ہی کے لئے انتقام لینے تھے۔	۲۰۲

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۵۸۲	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۳۸	۵۰۶	فضائل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔	۲۳۲
۵۸۳	فضائل حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ۔	۲۳۹	۵۱۳	فضائل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔	۲۳۳
۵۸۷	حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۵۰	۵۱۸	حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے فضائل۔	۲۳۴
۵۹۲	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۵۱	۵۲۵	فضیلت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔	۲۳۵
۵۹۵	فضائل اصحاب بدر و حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ۔	۲۵۲	۵۳۰	حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل۔	۲۳۶
۵۹۷	اصحاب شجرہ یعنی بیعت الرضوان والوں کے فضائل۔	۲۵۳	۵۳۳	فضائل حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ۔	۲۳۷
۵۹۸	حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہما کے مناقب۔	۲۵۴	۵۳۳	حضرت حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہما کے فضائل۔	۲۳۸
۶۰۰	اشعری لوگوں کے فضائل۔	۲۵۵	۵۳۶	زید بن حارثہؓ اور اسامہ بن زیدؓ کے فضائل۔	۲۳۹
۶۰۱	حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کے مناقب۔	۲۵۶	۵۳۷	فضائل حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ۔	۲۴۰
۶۰۱	حضرت جعفر بن ابی طالب اور اسماء بنت عمیسؓ اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت۔	۲۵۷	۵۳۹	فضائل ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔	۲۴۱
۶۰۳	حضرت سلمانؓ و صہیبؓ اور بلالؓ کے فضائل۔	۲۵۸	۵۴۲	ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔	۲۴۲
۶۰۴	انصار کے فضائل۔	۲۵۹	۵۵۲	حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل۔	۲۴۳
۶۰۹	قبیلہ غفار، اسلم، حمینہ، اشج، مزینہ، تمیم، دوس اور طہنی کے فضائل۔	۲۶۰	۵۵۷	ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔	۲۴۴
۶۱۵	بہترین حضرات۔	۲۶۱	۵۵۸	ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے فضائل۔	۲۴۵
۶۱۶	قریش کی عورتوں کے مناقب۔	۲۶۲	۵۵۸	حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے فضائل۔	۲۴۶
۶۱۸	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ کرانا۔	۲۶۳	۵۵۹	حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیمؓ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۴۷
۶۱۹	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی صحابہ کرام کے لئے باعث امن و برکت تھی اور صحابہ کرام امت کے لئے باعث امن ہیں۔	۲۶۴	۵۶۲	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کی والدہ کے مناقب۔	۲۴۸
۶۲۰	صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت۔	۲۶۵	۵۶۷	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کے فضائل۔	۲۴۹
۶۲۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جو اس وقت صحابی موجود ہیں، سو سال کے بعد ان میں سے کوئی نہیں رہے گا۔	۲۶۶	۵۶۸	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب۔	۲۵۰
۶۲۷	صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنا حرام ہے۔	۲۶۷	۵۷۰	حضرت ابودجانہ سہاک بن خرشہؓ کے مناقب۔	۲۵۱
۶۲۸	حضرت ابولیس قرنی رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۶۸	۵۷۰	حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد عبداللہ بن عمرو بن حرام کے فضائل۔	۲۵۲
۶۳۰	اہل مصر کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت۔	۲۶۹	۵۷۱	حضرت جلیپب رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۵۳
			۵۷۲	حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۲۵۴
			۵۷۸	حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب۔	۲۵۵
			۵۸۰	فضائل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔	۲۵۶
			۵۸۰	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل۔	۲۵۷

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۶۶۳	نہیت کی حرمت۔	۲۹۲	۶۳۱	عنان والوں کی فضیلت۔	۲۷۰
۶۶۳	جس بندہ کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ پوشی کی، اس کی آخرت میں بھی کرے گا۔	۲۹۳	۶۳۱	ثقیف کا کذاب اور ظالم۔	۲۷۱
۶۶۵	جس سے برائی کا اندیشہ ہو اس کے ساتھ مدارات کرنا۔	۲۹۳	۶۳۳	فارس والوں کی فضیلت۔	۲۷۲
۶۶۶	رفیق اور نری کی فضیلت۔	۲۹۵	۶۳۳	انسانوں کی مثال اونٹوں کی طرح ہے کہ سو میں بھی ایک سواری کے قابل نہیں ملتا۔	۲۷۳
۶۶۷	جانوروں پر لعنت کرنے کی ممانعت۔	۲۹۶	۶۳۳	کِتَابُ الْبِرِّ وَالصَّلَاةِ	
۶۷۰	جس کسی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی یا اس کے لئے بددعا وغیرہ کی اور وہ اس کا اہل نہیں تھا، تو یہ اس کے لئے باعث اجر و رحمت ہوگی۔	۲۹۷	۶۳۳		۲۷۴
۶۷۳	دورے شخص کی مذمت اور اس کے افعال کی حرمت۔	۲۹۸	۶۳۶	والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور انہیں حسن سلوک میں مقدم رکھنا۔	۲۷۵
۶۷۵	جھوٹ کی حرمت اور اس کے جواز کی شکلیں۔	۲۹۹	۶۳۰	والدین کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت۔	۲۷۶
۶۷۶	چٹپلی کی حرمت۔	۳۰۰	۶۳۱	بھلائی اور برائی کے معنی۔	۲۷۷
۶۷۷	جھوٹ کی برائی اور سچ کی اچھائی اور اس کی فضیلت۔	۳۰۱	۶۳۲	صلہ رحمی کا حکم اور قطع رحمی کی حرمت۔	۲۷۸
۶۷۸	غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو پانے کی فضیلت اور کس چیز سے جاتا رہتا ہے۔	۳۰۲	۶۳۳	حسد، بغض اور دشمنی کی حرمت۔	۲۷۹
۶۸۰	انسان کی تحقیق بے قابو ہونے ہی پر ہے۔	۳۰۳	۶۳۶	تین شانہ روز سے زائد اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلقی کرنے کی حرمت۔	۲۸۰
۶۸۱	چہرے پر مارنے کی ممانعت۔	۳۰۴	۶۳۷	بدگمانی، جاسوسی اور حصر و طمع کی حرمت۔	۲۸۱
۶۸۲	انسانوں کو ناحق عذاب دینے پر سخت وعید۔	۳۰۵	۶۳۸	مسلمان پر ظلم کرنا اور اسے ذلیل کرنا، اس کی آبروریزی کرنا سب حرام ہیں۔	۲۸۲
۶۸۳	مسجد یا بازار وغیرہ میں تیرے کر نکلنے کے وقت اس کی پوریاں پکڑ لینی چاہئیں۔	۳۰۶	۶۳۹	کیہ نہ اور دشمنی رکھنے کی ممانعت۔	۲۸۳
۶۸۵	کسی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت۔	۳۰۷	۶۵۰	حب بنی اللہ کی فضیلت۔	۲۸۴
۶۸۵	راستہ سے تکلیف دہ چیز کے ہٹا دینے کی فضیلت۔	۳۰۸	۶۵۱	مریض کی عیادت کی فضیلت۔	۲۸۵
۶۸۷	بلی وغیرہ اور ایسے ہی جو جانور ایذا نہ پہنچائیں انہیں ستانے کی حرمت۔	۳۰۹	۶۵۳	مومن کو بیماری یا غم و پریشانی لاحق ہونے پر ثواب۔	۲۸۶
۶۸۸	کبر و غرور کی حرمت۔	۳۱۰	۶۵۷	ظلم کی حرمت۔	۲۸۷
۶۸۸	اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا حرام ہے۔	۳۱۱	۶۶۱	مسلمان بھائی کو اپنے مسلمان بھائی کی ہر حال میں خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، مدد کرنا چاہئے۔	۲۸۸
۶۸۸	ضعفاء اور خاکساروں کی فضیلت۔	۳۱۲	۶۶۲	مومنین کو باہم تنہد اور ایک دوسرے کا معین و مددگار ہونا چاہئے۔	۲۸۹
۶۸۹	لوگ تباہ ہو گئے، اس جملہ کے استعمال کی ممانعت۔	۳۱۳	۶۶۳	گالی گلوچ کی حرمت۔	۲۹۰
۶۸۹	ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک اور بھلائی کرنا۔	۳۱۴	۶۶۳	عنقر اور تواضع کی فضیلت۔	۲۹۱

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۷۲۵	آخر زمانہ میں علم کا ختم ہو جانا، جہالت اور فتنوں کا ظاہر ہونا۔	۳۳۳	۶۹۱	ملاقات کے وقت خوش روئی کے ساتھ پیش آنے کا احتیاب۔	۳۱۵
۷۳۰	جو اسلام میں اچھا یا برا طریقہ جاری کرے یا ہدایت یا گمراہی کی دعوت دے۔	۳۳۳	۶۹۱	امور جائزہ میں شفاعت کا احتیاب۔	۳۱۶
۷۳۲	کِتَابُ الذِّكْرِ		۶۹۲	صلحاء کی صحبت اختیار کرنا اور بروں کی صحبت سے بچنا۔	۳۱۷
۷۳۲	ذکر الہی کی ترغیب۔	۳۳۵	۶۹۲	لاذکیوں کے ساتھ احسان کرنے کی فضیلت۔	۳۱۸
۷۳۳	اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان اور ان کے یاد رکھنے کی فضیلت۔	۳۳۶	۶۹۳	بچوں کے انتقال پر مہر کرنے کی فضیلت۔	۳۱۹
۷۳۳	پیشگی کے ساتھ دعا مانگنے اور اسے شیت الہی پر مصلح نہ کرے۔	۳۳۷	۶۹۶	جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتا ہے تو جبریل امین کو بھی اس چیز کا حکم ہوتا ہے، پھر تمام آسمان والے اور زمین والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔	۳۲۰
۷۳۵	مصیبت کے آنے پر موت کی تمنا نہ کرنی چاہئے۔	۳۳۸	۶۹۸	تمام روہیں اجتماعی شکل میں تھیں۔	۳۲۱
۷۳۶	جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔	۳۳۹	۶۹۸	انسان کا مشر اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔	۳۲۲
۷۳۹	ذکر دعا اور تقرب الی اللہ کی فضیلت۔	۳۴۰	۷۰۱	نیک آدمی کی تعریف اس کے لئے فوری بشارت ہے۔	۳۲۳
۷۴۰	آخرت کے عوض دنیاوی میں نزول عذاب کی دعا کرنے کی ممانعت۔	۳۴۱	۷۰۲	کِتَابُ الْقَدَرِ	
۷۴۱	محاسن ذکر کی فضیلت۔	۳۴۲	۷۰۲	علم کا درمیں آدمی کی تخلیق کی کیفیت، موت و رزق اور سعادت و شقاوت کا کھنا جانا۔	۳۲۴
۷۴۲	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر کیا دعا مانگا کرتے تھے۔	۳۴۳	۷۱۰	حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ۔	۳۲۵
۷۴۳	لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت۔	۳۴۴	۷۱۳	اللہ تعالیٰ جس طرح وہ چاہے قلوب انسانی کو پھیر دیتا ہے۔	۳۲۶
۷۴۶	درس قرآن اور ذکر الہی کے لئے جمع ہونے کی فضیلت۔	۳۴۵	۷۱۳	تقوا و قدر کے احاطے کو کوئی چیز باہر نہیں۔	۳۲۷
۷۴۸	استغفار کی فضیلت اور اس کی کثرت رکھنا۔	۳۴۶	۷۱۵	ابن آدم پر زنا وغیرہ کا حصہ بھی مقدر ہے۔	۳۲۸
۷۴۹	توبہ کا بیان۔	۳۴۷	۷۱۵	ہر ایک مولود فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اور کفار اور مسلمانوں کے بچوں کا حکم۔	۳۲۹
۷۵۰	مواقع مشروعہ کے علاوہ آہستہ ذکر کرنے کا حکم۔	۳۴۸	۷۲۰	مقدر شدہ عمر اور روزی اور رزق میں زیادتی کی نہیں ہوتی۔	۳۳۰
۷۵۲	دعوات اور تعویذ۔	۳۴۹	۷۲۱	تقدیر پر ایمان اور یقین ضروری ہے۔	۳۳۱
۷۵۵	سوئے وقت کی دعا۔	۳۵۰	۷۲۲	کِتَابُ الْعِلْمِ	
۷۵۹	دعاؤں کا بیان۔	۳۵۱	۷۲۲	مشابہات قرآن اور قرآن کریم میں اختلاف کرنے کی ممانعت اور اس پر وعید۔	۳۳۲
۷۶۵	علی الصباغ اور سوتے وقت تسبیح پڑھنا۔	۳۵۲			
۷۶۷	مرغ کے اذان دینے کے وقت دعا مانگنے کا احتیاب۔	۳۵۳			

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۳۵۴	مصیبت کے وقت کی دعا۔	۷۶۷	۳۵۳	شق قمر۔	۸۳۹
۳۵۵	سبحان اللہ و بحمدہ کی فضیلت۔	۷۶۸	۳۵۲	کفار کا بیان۔	۸۴۱
۳۵۶	مسلمانوں کے لئے پس پشت دعا کرنے کی فضیلت۔	۷۶۹	۳۵۱	مومن کو بیکوں کا بدلہ دینا و آخرت میں اور کافر کو صرف دنیا ہی میں ملے گا۔	۸۴۳
۳۵۷	کھانے پینے کے بعد شکر الہی کا استحباب۔	۷۷۰	۳۵۰	مومن اور کافر کی مثال۔	۸۴۵
۳۵۸	جب تک کہ غلبت میں اظہار شکایت نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے۔	۷۷۱	۳۴۹	مومن کی مثال گھجور کے درخت کی طرح ہے۔	۸۴۶
۳۵۹	اکثر اہل جنت فقراء ہوں گے اور دوزخ میں زیادہ عورتیں داخل ہوں گی۔	۷۷۲	۳۴۸	شیطان کا برا بھینٹ کرنا اور لوگوں کو فتنہ اور فساد میں مبتلا کرنے کے لئے اپنے لشکر کا روانہ کرنا۔	۸۴۸
۳۶۰	اصحاب غار کا واقعہ اور اعمال صالحہ کے ساتھ توسل۔	۷۷۵	۳۴۷	جنت میں بغیر رحمت خداوندی کے کوئی اپنے عمل کی وجہ سے داخل نہیں ہوگا۔	۸۵۱
	کِتَابُ التَّوْبَةِ	۷۷۷	۳۴۶	اعمال صالحہ کی کثرت اور عبادت الہی میں کوشش کی ترغیب۔	۸۵۳
۳۶۱	استغفار کی فضیلت۔	۷۸۱	۳۴۵	وعظ و نصیحت میں اعتدال کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔	۸۵۵
۳۶۲	دوام ذکر اور امور آخرت کے متعلق فکر کرنے کی فضیلت۔	۷۸۲	۳۴۴	کِتَابُ الْحَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَاهْلِهَا	۸۵۶
۳۶۳	اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غصہ سے بہت ہی زائد ہے۔	۷۸۳		(جنت اور جنت کی نعمتیں اور جنت والوں کا بیان)	
۳۶۴	توبہ قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کہ گناہ کے بعد توبہ بھی ہوتی رہے۔	۷۸۹	۳۸۲	جہنم کا بیان، اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے پناہ دے۔	۸۶۲
۳۶۵	اللہ تعالیٰ کی غیرت اور تحریم فواحش۔	۷۹۰	۳۸۳	دنیا کے فنا ہونے اور روزِ حشر کا بیان۔	۸۷۲
۳۶۶	فرمان الہی اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ۔	۷۹۲	۳۸۴	قیامت کے دن کی حالت۔	۸۷۹
۳۶۷	قاتل کی توبہ قبول ہے اگرچہ بہت قتل کئے ہوں۔	۷۹۶	۳۸۵	کن صفات کے ذریعہ سے اہل جنت اور اصحاب ناکو دنیا ہی میں پہچان لیا جاتا ہے۔	۸۸۰
۳۶۸	مؤمنین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی سہقت اور دوزخ سے چھٹکارے کے لئے ہر ایک مسلمان کے عوض ایک کافر کا فدیہ میں دیا جاتا۔	۷۹۷	۳۸۶	میت پر جنت یا دوزخ کا مقام پیش کیا جانا اور عذاب قبر اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان۔	۸۸۳
۳۶۹	کعب بن مالکؓ اور ان کے ساتھیوں کی توبہ کا بیان۔	۷۹۹	۳۸۷	موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کا حکم۔	۸۸۹
۳۷۰	حدیث اکف اور تہمت لگانے والوں کی توبہ کا قبول ہونا۔	۸۰۹	۸۹۱	کِتَابُ الْفِتَنِ وَأَشْرَاطِ السَّاعَةِ	
۳۷۱	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم کی برأت اور عصمت۔	۸۱۸		(فتنے اور علامات قیامت)	
	کِتَابُ صِفَاتِ الْمُتَّقِينَ	۸۱۹	۳۸۸	ابن مسعود کا بیان۔	۹۳۶
	(یعنی متقین کی صفات اور ان کے احکام)		۳۸۹	سج و جال کا بیان۔	۹۳۳
۳۷۲	قیامت اور جنت دوزخ کے احوال۔	۸۲۸	۳۹۰	دجال کے جاسوس کا بیان۔	۹۳۷

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر	صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۹۸۰	زبان کی حفاظت۔	۳۰۰	۹۵۳	دجال کے بیان کے متعلق بقیہ احادیث۔	۳۹۱
۹۸۰	جو شخص دوسروں کو نصیحت کرے اور خود عمل پیرا نہ ہو اس کا عذاب۔	۳۰۱	۹۵۵	فتنہ اور فساد کے زمانہ میں عبادت الہی کی فضیلت۔	۳۹۲
۹۸۱	انسان کو اپنے گناہوں کے اظہار کی ممانعت۔	۳۰۲	۹۵۵	قرب قیامت۔	۳۹۳
۹۸۲	چھینکنے والے کا جواب دینا اور بھائی لینے کی ممانعت۔	۳۰۳	۹۵۸	نفتخین کے درمیان وقفہ۔	۳۹۴
۹۸۳	احادیث متفرقہ۔	۳۰۴	۹۵۹	کِتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ	
۹۸۶	کسی کی اتنی زائد تعریف کرنے کی جس سے اس کے فتنہ میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو، ممانعت۔	۳۰۵		(ترک دنیا اور یاد خداوندی کی رغبت)	
۹۸۹	حدیث کو سمجھ کر پڑھنا اور کتابت علم کا حکم۔	۳۰۶	۹۷۵	دیار قوم ثمود پر سے روتے ہوئے گزرنے کا حکم۔	۳۹۵
۹۸۹	اصحاب اُحدود کا واقعہ	۳۰۷	۹۷۶	بیوہ، یتیم اور مسکین کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کی فضیلت۔	۳۹۶
۹۹۲	قصہ ابو الیسرؓ اور حضرت جابرؓ کی طویل حدیث۔	۳۰۸	۹۷۶	مسجد بنانے کی فضیلت۔	۳۹۷
۱۰۰۰	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا واقعہ۔	۳۰۹	۹۷۷	مساکین اور مسافروں پر خرچ کرنے کی فضیلت۔	۳۹۸
۱۰۰۳	کتاب التفسیر		۹۷۸	ریاء اور نمائش کی حرمت۔	۳۹۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْأَمَارَةِ

(۱) بَابُ النَّاسِ تَبِعَ لِقْرِيشٍ وَالْخِلَافَةَ فِي

باب (۱) لوگ خلافت میں قریش کے تابع ہیں۔

قْرِيش *

۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِيَانِ الْحِزَامِيَّ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَمْرُو رَوَايَةُ النَّاسِ تَبِعَ لِقْرِيشٍ فِي هَذَا الشَّانِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ *

۱- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی (دوسری سند) زہیر بن حرب، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگ اس معاملہ (حکومت و خلافت) میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان ان کے قریش کے مسلمانوں کے اور کافران کے قریش کے کافروں کے تابع ہیں۔

۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبِعَ لِقْرِيشٍ فِي هَذَا الشَّانِ مُسْلِمُهُمْ تَبِعَ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبِعَ لِكَافِرِهِمْ *

۲- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں۔ چنانچہ چند احادیث بیان کیں اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس امر میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان قریش کے مسلمانوں کے اور کافر قریش کے کافروں کے تابع ہیں۔

۳- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۳- یحییٰ بن حبیب حارثی، روح، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ خیر اور شر میں

قریش کے تابع ہیں۔ (۱)

۴۔ احمد بن عبد اللہ یونس، عاصم بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ امر (خلافت) قریش ہی میں رہے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں میں دوسری آدمی باقی رہ جائیں۔

۵۔ قتیبہ بن سعید، جریر، حصین، جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے (دوسری سند) رفاعہ بن یثم، خالد بن عبد اللہ الطحان، حصین، حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا یہ خلافت تام نہ ہوگی جب تک کہ اس میں بارہ خلفاء نہ ہو جائیں، پھر آپ نے آہستہ سے کچھ فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آپ نے کیا فرمایا، انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ سب قریش ہی میں ہوں گے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کسی نے اس کے خلاف نہیں کیا، صحابہ کرامؓ کے زمانہ سے لے کر آج تک خلافت قریش ہی میں ہے اور اسی پر تمام اہل اسلام کا اجتماع ہے، اور ان بارہ خلیفوں سے خلافت عامہ مراد ہے اور پھر بارہ میں انحصار نہیں اور خلافت نبوت بفرمان اقدس تیس سال رہی، اور اس میں امام حسنؓ سمیت پانچ خلیفہ ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۶۔ ابن ابی عمر، سفیان، عبد الملک بن عمیر، حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ ہمیشہ لوگوں کا کام چلتا رہے گا، یہاں تک کہ ان کی حکمرانی بارہ آدمی کریں (۲)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبَعَ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ *
۴- وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ *

۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ح وَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ وَالْفَلْظُ لَهُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَنْقُضِي حَتَّى يَمْضِيَ فِيهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ قَالَ فَقُلْتُ لَأَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ *

۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَا ضَافُوا مَا وَلِيَهُمْ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ثُمَّ

(۱) خلیفہ کے لئے قریشی ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ یہ مسئلہ اہل علم اور فقہاء کے مابین مختلف فیہ رہا ہے۔ اسی بات طے ہے کہ خلافت کی شرائط جب کسی قریشی میں پائی جائیں تو وہی خلافت کا سب سے زیادہ اہل ہو گا اور اگر قریشی میں یہ شرائط نہ پائی جائیں کسی غیر قریشی میں پائی جائیں تو وہ غیر قریشی ہی خلافت کا اہل ہو گا۔

(۲) ان بارہ خلفاء سے کون مراد ہیں؟ احادیث میں تو تعین نہیں ہے شرح حدیث کے اقوال مختلف ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فوراً بعد کے بارہ خلفاء مراد ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آخری زمانہ میں یعنی قیامت سے پہلے یہ بارہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

پھر آپؐ نے آہستہ سے ایک بات کہی جو میں نے نہیں سنی، پھر میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آپؐ نے کیا فرمایا ہے، انہوں نے کہا کہ یہ فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

۷۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، سماک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت کرتے ہیں، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ برابر یہ کام چلتا رہے گا۔

۸۔ ہباب بن خالد ازدی، حماد بن سلمہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے، بارہ خلیفوں کی خلافت تک ہمیشہ اسلام غالب رہے گا، پھر آپؐ نے ایک بات فرمائی، جسے میں نہیں سمجھا، میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ آپؐ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، داؤد، شعبی، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اسلام ہمیشہ بارہ خلیفوں تک غالب رہے گا پھر آپؐ نے ایک بات فرمائی، جسے میں نہیں سمجھ سکا، میں نے اپنے والد سے کہا، کیا فرمایا، وہ بولے یہ کہا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

۱۰۔ نصر بن علی جعفی، یزید بن زریج، ابن عون (دوسری سند) احمد بن عثمان نوقلی، ازہر، ابن عون، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور میرے ساتھ میرے والد بھی تھے، آپؐ نے فرمایا یہ دین بارہ خلیفوں کی خلافت تک ہمیشہ غالب

تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ فَسَأَلْتُ أَبِي مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ *

۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَا ضَمِنَا *

۸- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ *

۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ *

۱۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

(بقیہ گزشتہ صفحہ) عادل خلفاء ہوں گے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ ابتداء اسلام سے لے کر قرب قیامت تک کے بارہ نامور عادل خلفاء مراد ہیں۔ ان اقوال میں اتنی بات طے ہے کہ اس سے شیعوں کے بارہ امام بہر حال مراد نہیں کیونکہ حدیث میں بارہ حکام یا خلفاء کا ذکر ہے جبکہ شیعوں کے مروجہ بارہ اماموں میں سے اکثر کو خلافت یا حکومت نہیں مل سکی۔

اور مضبوط رہے گا، پھر آپؐ نے کچھ ارشاد فرمایا، جو لوگوں نے مجھے سننے نہیں دیا، میں نے اپنے والد سے پوچھا، کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا، یہ فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

۱۱- القحیم بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، حاتم بن اسماعیل، مہاجر بن مسار، حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا اور اپنے غلام نافع کے ہاتھ روانہ کیا کہ مجھ سے بیان کریں جو آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، چنانچہ انہوں نے مجھے لکھا کہ میں نے جمعہ کی شام کو جس دن معز اسلمی رجم کئے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو، یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور سب کے سب قریش میں سے ہوں، اور نیز میں نے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ مسلمانوں کی ایک قلیل جماعت کسری کے سفید محل کو فتح کرے گی (۱)، اور میں نے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ قیامت کے قریب جھوٹے پیدا ہوں گے تو ان سے بچنا اور سنا فرما رہے تھے کہ جب اللہ تم سے کسی کو دولت عطا کرے تو پہلے اپنے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے اور نیز میں نے سنا کہ میں تمہارا وحش کوثر پر پیش خیمہ ہوں گا۔

۱۲- محمد بن رافع، ابن ابی فدیہ، ابن ابی ذئب، مہاجر بن مسار، عامر بن سعد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے ابن سمیرہ عدویٰ کی طرف اپنے غلام کو بھیجا کہ ہم سے بیان فرمائیے، جو آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، تو انہوں نے کہا میں نے آپؐ سے سنا فرما رہے تھے اور حاتم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ أَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَبِيعًا إِلَى الثَّانِي عَشَرَ خَلِيفَةً فَقَالَ كَلِمَةً صَنِيعَهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ *

۱۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَنْ أَخْبِرَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رُحِمَ الْأَسْلَمِيُّ يَقُولُ لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عُصْبَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَحُونَ الْبَيْتَ الْأَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرَى أَوْ آلَ كِسْرَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ *

۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَنَا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ

(۱) یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور آپ کی اخبار صادقہ میں سے ایک ہے آپ نے جس طرح خبر دی تھی بعد میں اسی طرح فتح ہوئی اور یہ فتح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہوئی تھی۔

نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمٍ *

(۲) بَابُ الْإِسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهِ *

باب (۲) خلیفہ کا انتخاب اور عدم انتخاب۔

۱۳۔ ابو کریب، محمد بن علاء، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد (حضرت عمرؓ) جب زخمی ہوئے تو میں ان کے پاس تھا، حاضرین نے ان کی تعریف کی، اور فرمایا جزاک اللہ خیراً، انہوں نے کہا کہ لوگ مجھ سے امیدوار بھی ہیں اور ڈرتے بھی ہیں۔ میں اللہ کی رحمت کا امیدوار ہوں اور اس کے عذاب سے ڈرتا بھی ہوں۔ لوگوں نے کہا آپؓ کسی کو خلیفہ کر جائیے، وہ بولے کہ میں تمہارا زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی بوجھ اٹھاؤں، میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے مجھے اتنا ہی ملے کہ نہ مجھ پر کوئی وبال ہو اور نہ مجھے کچھ ثواب ہو، اور اگر میں کسی کو خلیفہ کر جاؤں تو یہ ہو سکتا ہے کیونکہ جو مجھ سے بہتر تھے یعنی ابو بکرؓ وہ مجھے خلیفہ کر گئے، اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کروں تو بھی ٹھیک ہے، کیونکہ جو مجھ سے بہتر تھے، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ (علانیہ) کسی کو خلیفہ نہیں کر گئے۔ عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ خلیفہ جس وقت انتقال کرنے لگے تو اسے درست ہے کہ کسی کو خلیفہ کر دے یا ویسے ہی مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دے اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ خلیفہ کروینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور خلافت کو جماعت کے اوپر چھوڑنا بھی باجماع اہل اسلام صحیح ہے اور مسلمانوں پر ایک خلیفہ کا تقرر کرنا واجب اور ضروری ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۔ اسحق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حفصہؓ کے پاس گیا، انہوں نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے باپؓ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے، میں نے کہا ایسا نہیں کریں گے انہوں نے کہا، وہ ایسا کریں گے، میں نے قسم کھائی کہ میں اس بارے میں ان سے گفتگو کروں گا، پھر میں خاموش رہا اور دوسرے دن صبح کو بھی

۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَضَرْتُ أَبِي حِينَ أُصِيبَ فَأَتَيْنَا عَلَيْهِ وَقَالُوا جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَالَ رَأَيْتُمْ وَرَأَيْتُمْ قَالُوا اسْتَخْلَفَ فَقَالَ أَتَحْمِلُ أَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا لَوْ دِدْتُ أَنَّ حَظِّي مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَإِنْ اسْتَخْلَفَ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَإِنْ أَتْرَكْتُكُمْ فَقَدْ تَرَكْتُكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حِينَ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مُسْتَخْلَفٍ *

۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِبْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ وَأَلْفَاطُهُمْ مُتَّفَاعَةً قَالَ إِسْحَاقُ وَعَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَتْ أَعْلِمْتُ أَنَّ أَبَاكَ غَيْرَ مُسْتَخْلَفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ

ان سے تذکرہ نہیں کیا لیکن میرا حال (قسم کھانے کی وجہ سے) ایسا تھا کہ جیسے کوئی پہاڑ ہاتھ میں لئے ہوں۔ آخر میں لوٹا، اور ان کے پاس گیا انہوں نے لوگوں کا حال دریافت کیا، میں بیان کرتا رہا، پھر میں نے کہا کہ میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تو قسم کھائی کہ آپ سے ضرور اس کا تذکرہ کروں گا، وہ کہتے ہیں کہ آپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے اور اگر آپ کا اونٹوں یا بکریوں کا کوئی چرواہا ہو پھر وہ آپ کے پاس ان اونٹوں اور بکریوں کو چھوڑ کر چلا آئے تو آپ سمجھیں گے کہ اس نے ان جانوروں کو ضائع کر دیا تو لوگوں کی نگہبانی تو بہت ضروری ہے، میرے اس کہنے سے انہیں خیال ہوا اور کچھ دیر تک وہ سر جھکائے رہے، پھر میری جانب سر اٹھایا اور فرمایا، اللہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کرے گا، اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (علانیہ) کسی کو خلیفہ نہیں کیا تھا، اور اگر میں خلیفہ کروں تو ابو بکرؓ نے خلیفہ کیا تھا، عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ذکر کیا تو میں نے جان لیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو نہیں کرنے والے، اور وہ خلیفہ نہیں کریں گے۔

(فائدہ) گو حضرت ابو بکر صدیقؓ کا فعل بھی خلاف شرع نہیں تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی زیادہ مقدم ہے اور مترجم کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے دونوں باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بین بین طریقہ اختیار فرمایا کہ خلیفہ بھی مقرر نہیں کیا اور ایک اعتبار سے خلیفہ کا تعین بھی فرمادیا۔

باب (۳) امارت کی طلب اور حرص کی ممانعت۔

۱۵۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، حسن، عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے عبد الرحمن امارت کی درخواست مت کرو، کیونکہ اگر درخواست کے بعد تجھے ملی تو تیرے سپرد کر دی جائے گی (امداد خداوندی نہ ہوگی) اور اگر

إِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ فَخَلَفْتُ أَنِّي أَكَلَمُهُ فِي ذَلِكَ فَسَكَتُ حَتَّى غَدَوْتُ وَلَمْ أَكَلَمُهُ قَالَ فَكُنْتُ كَأَنَّمَا أُحْمِلُ بِيَمِينِي جَبَلًا حَتَّى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْ حَالِ النَّاسِ وَأَنَا أُخْبِرُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ إِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ مَقَالَةً قَالَتْ أَنْ أَقُولَهَا لَكَ زَعَمُوا أَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِي إِبِلٍ أَوْ رَاعِي غَنَمٍ ثُمَّ جَاءَكَ وَتَرَكَهَا رَأَيْتَ أَنْ قَدْ ضَيَّعَ فِرَاعِيَهُ النَّاسُ أَشَدُّ قَالَ فَوَافَقَهُ قَوْلِي فَوَضَعَ رَأْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِينَهُ وَإِنِّي لَكِنْ لَا أَسْتَخْلِفُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَإِنْ أَسْتَخْلِفُ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَدْ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيُعْدِلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ *

(۳) بَابُ النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا *

۱۵۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ أَكَلْتَهَا وَإِنْ

بغیر درخواست کے ملی تو تیری (منجانب اللہ) مدد کی جائے گی۔
 ۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، یونس، (دوسری سند) علی بن حجر سہدی، ہشیم، یونس، منصور، حمید (تیسری سند) ابوالکامل جحدری، حماد بن زید، سہاک بن عطیہ، یونس بن عبید، ہشام بن حسان، حسن، حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جریر کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

أُعْطِيَتْهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُنْعِنَتْ عَلَيْهَا *
 ۱۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةٍ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهَشَامِ بْنِ حَسَّانٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ *

۱۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن علاء، ابوالسامہ، برید بن عبد اللہ، ابوبردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا، اور میرے ساتھ میرے دو چچا زاد بھائی تھے۔ ان میں سے ایک بولا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ملک اللہ نے آپ کو دیے ہیں ان میں سے کسی ملک کی حکومت ہمیں دے دیجئے اور دوسرے نے بھی یہی کہا، (۱) آپ نے فرمایا، خدا کی قسم ہم کسی کو اس امر کا حاکم نہیں بناتے، جو اس حکومت کی درخواست کرے اور نہ اس کو جو اس کی حرص کرے۔

۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَا وَاللَّهِ لَا نُؤَلِّي عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ *

۱۸۔ عبد اللہ بن سعید، محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید القطان، قرۃ بن خالد، حمید بن ہلال، ابوبردہ، ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو آدمی تھے، ایک میرے دائیں اور دوسرے بائیں اور دونوں نے حضورؐ سے کام کی درخواست کی، اور آپؐ مسواک فرما رہے تھے، آپؐ نے فرمایا، اے ابو موسیٰ، یا اے عبد اللہ بن قیس، تم کیا کہتے ہو، میں نے کہا، قسم ہے اس

۱۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكَلَاهُمَا سَأَلَ

(۱) منصب امامت یا قضا یا کسی دوسرے منصب کو از خود مانگنا اور اس کا سوال کرنا اہل کے لئے تو مطلقاً ممنوع ہے اور اس منصب کا اہل اگر حجب مال یا حجب جاہ کے لئے اس عہدے کو طلب کرتا ہے تو اس کے لئے بھی ممنوع ہے اور اگر وہ لوگوں میں اصلاح اور عدل کے لئے اور اس کام کے فضاں حاصل کرنے کے لئے سوال کرتا ہے خاص طور پر جبکہ وہ بلاشبہ دوسروں سے زیادہ اہل اور مستحق ہو تو پھر طلب کرنا جائز ہے۔

الْعَمَلُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ
فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ
قَيْسٍ قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا
أُطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ
أَنْهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى
سِوَاكِه تَحْتَ شَفْتَيْهِ وَقَدْ قَلَصْتُ فَقَالَ لَنْ أَوْ
لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنْ أَذْهَبُ
أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ
فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا
قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ أَنْزِلْ وَأَلْقَى لَهُ وَسَادَةً وَإِذَا
رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوْتَقٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا كَانَ
يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السُّوءِ فَتَهَوَّدَ
قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
فَقَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ
قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فُقِتِلَ
ثُمَّ تَذَاكُرَا الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مُعَاذُ
أَمَا أَنَا فَأَنَا وَمُؤْمِنٌ وَأَقْوَمُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو
فِي قَوْمَتِي *

ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، ان دونوں نے
اپنے دل کی بات مجھے نہیں بتائی اور میں نہیں سمجھ سکا کہ یہ آکر
کام کی درخواست کریں گے، گویا کہ (اس وقت) میں آپ کی
مسواک کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ہونٹ کے نیچے بٹھری ہوئی تھی،
آپ نے فرمایا، ہم اس کو یہ کام (حکومت) کبھی سپرد نہیں
کرتے جو اس کی درخواست کرے لیکن تم جاؤ، اے ابو موسیٰ یا
عبداللہ بن قیس، چنانچہ آپ نے مجھے یمن کا حکمران بنا کر بھیج
دیا، اور میرے پیچھے معاذ بن جبل کو بھی روانہ کر دیا، جب معاذ
وہاں پہنچے تو ابو موسیٰ نے فرمایا، اترے اور ایک گدا ان کے لئے
بجھادیا گیا، بیان کرتے ہیں کہ اس وقت ایک آدمی رسیوں میں
جکڑا ہوا میرے پاس موجود تھا، معاذ نے کہا یہ کیا ہے؟ میں نے
کہا یہ یہودی تھا اور مسلمان ہو اور پھر اپنے برے دین کی طرف
لوٹ آیا، اور یہودی ہو گیا، معاذ نے کہا کہ میں نہیں بیٹھوں گا،
تاوقتیکہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے مطابق قتل نہ
کیا جائے، میں نے کہا، اچھا بیٹھے تو، معاذ بولے میں نہیں بیٹھوں
گا۔ یہی اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے، تین مرتبہ یہی ہوا،
پھر ابو موسیٰ نے حکم دیا، چنانچہ وہ قتل کیا گیا، اس کے بعد
دونوں میں قیام اللیل کا تذکرہ ہونے لگا، معاذ بولے، میں تو
رات کو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑتا ہوں، اور جس چیز کا نماز
کی حالت میں امیدوار ہوں، اسی کا اپنے سونے کی حالت میں

امیدوار ہوں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، مرتد کے قتل پر اہل اسلام کا اجماع ہے اب اس بات میں اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کرائی جائے گی یا نہیں،
تو جہور علمائے سلف و خلف کا قول یہ ہے کہ توبہ کرائی جائے گی اور ابن قسار نے اس بات پر صحابہ کرام کا اجماع نقل بھی نقل کیا ہے اور
توبہ کرنا واجب ہے۔ اب فی الفور توبہ کرائی جائے اور ایک روایت میں ہے کہ تین دن کی مہلت دیں گے، یہی قول ہے، امام مالک، امام
ابو حنیفہ اور شافعی و احمد کا۔ اور اپنے سونے میں بھی اسی چیز کا امیدوار ہوں، مطلب یہ کہ قوت حاصل کرنے کے لئے سوتا ہوں تاکہ نماز کی
طاقت باقی رہے تو جس ثواب کی نماز کی حالت میں امید ہے اسی ثواب کی سونے کی حالت میں امید رکھتا ہوں۔

باب (۴) بلا ضرورت طلب امارت کی کراہت۔

۱۹۔ عبد الملک، شعیب، لیث بن سعد، یزید بن زریج، مکر بن

(۴) بَاب كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَةٍ *

۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ

عمرو، حارث بن یزید حضری، ابن جبر، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے عامل نہیں بناتے۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے شانے پر مارا، اور فرمایا، ابوذر تو کمزور ہے اور یہ امانت ہے، اور قیامت کے دن اس سے سوائے رسوائی اور شرمندگی کے اور کچھ نہیں ہے مگر جو اس کے حقوق ادا کرے اور جو ذمہ داریاں اس پر عائد ہیں انہیں پورا کرے (۱)۔

۲۰۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، مقری، عبد اللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، عبید اللہ بن ابی جعفر قرشی، سالم بن ابی سالم حیثانی، بواسطہ والد حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر! میں تجھے کمزور پاتا ہوں اور تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے کرتا ہوں، لہذا دو آدمیوں پر بھی امیر مت بن اور نہ یتیم کے مال کا متولی بن۔

باب (۵) حاکم عادل کی فضیلت اور ظالم کی برائی۔

۲۱۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انصاف کرنے والے اللہ عزوجل کے پاس پروردگار کے دہائی منبروں پر ہوں گے، اور اللہ رب العزت کے دونوں ہاتھ بیکین (دائے) ہیں اور یہ انصاف کرنے والے وہ حضرات ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے

حَدَّثَنِي أَبِي شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ ابْنِ حُجْرَةَ الْأَكْبَرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِزْبِي وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا *

۲۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ الْمُقَرَّرِيِّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْحَيْثَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأْمُرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ *

(۵) بَابُ فَضِيلَةِ الْعَادِلِ وَالْعَاقِلِ وَعَقُوبَةِ الْحَاثِرِ *

۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرِ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرَ

(۱) اس حدیث میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو شخص امارت اور قضا جیسی ذمہ داریاں پوری کرنے میں اپنے آپ کو کمزور پائے تو یہ ذمہ داریاں نہ لے اور یہ ذمہ داریاں قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا باعث اس شخص کے لئے ہوں گی جو ان کا اہل نہ ہو یا اہل ہو مگر انصاف نہ کرے۔ جو اہل بھی ہو اور پوری طرح انصاف بھی کرے تو اس کے لئے احادیث میں فضائل بیان ہوئے ہیں۔

مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَلَّمَا يَدَيْهِ يَمِينِ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلَوْ *

ہیں، اور اپنے بال بچوں اور عزیز واقارب میں، اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے، ان میں انصاف کرتے ہیں، (اپنے اور بے گانے کا لحاظ نہیں کرتے)

(فائدہ) یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے، اس کا ذکر میں پہلے بھی کر چکا ہوں، کہ ان احادیث کے ظاہری معنی مروا نہیں ہوتے، بلکہ جیسا کہ اللہ رب العزت کی شان کے لائق و مناسب ہیں، اور یہی ہمارا اعتقاد ہے، اور بس اس میں کسی قسم کی تاویل کی ضرورت نہیں ہے، اور اعتقاد میں نہ کیفیت معلوم کرنے کی حاجت ہے، کیونکہ اس کی ذات تو ایسے کٹھنہ شے ہے، بس ان صفات متشابہ کے بیان کرنے سے مقصد اتنا ہے کہ ان کے ذریعہ ہم اپنے خالق کو پہچان سکیں، اس کی شان اس سے برتر ہے، کہ کسی عقلی یا حسی شے کو اس پر قیاس کر سکیں، لیکن تقریب الی الفہم کے لئے ان کی زبان اور محاورات میں اس کا ذکر کر دیا جاتا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۲- حَدَّثَنِي هَارُوثُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي عَزَاتِكُمْ هَذِهِ فَقَالَ مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا إِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَ الْبُعِيرِ فَيُعْطِيهِ الْبُعِيرَ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيهِ الْعَبْدُ وَيَحْتَاجُ إِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَحْيَى أَنْ أُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَيْتِي هَذَا اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْتَقَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَفَرَّقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ *

۲۲- ہارون بن سعید ایللی، ابن وہب، حرمہ، عبد الرحمن بن شماسہ بیان کرتے ہیں، کہ میں حضرت عائشہ کے پاس کچھ پوچھنے کے لئے گیا، انہوں نے فرمایا، تو کن لوگوں میں سے ہے؟ میں نے کہا مصر والوں سے، انہوں نے کہا کہ تمہارے حاکم کا اس لڑائی میں کیا حال تھا۔ میں نے کہا۔ ہم نے ان کی کوئی برائی نہیں دیکھی، ہم میں سے کسی کا اونٹ مر جاتا ہے تو وہ اسے اونٹ دیتے ہیں، اور غلام مر جاتا ہے تو غلام دے دیتے ہیں اور نفقہ کا محتاج ہوتا ہے تو نفقہ اور خرچ دے دیتے ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا میرے بھائی محمد بن ابوبکر کا جو حال ہو، وہ مجھے اس بات کی اطلاع کر دینے سے نہیں روکتا، جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کمرے میں سنا ہے، الہی جو میری امت میں سے کسی بھی شے کا ولی اور حاکم ہو، اور وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی ان پر سختی کر، اور جو شخص میری امت میں سے کسی چیز کا حاکم ہو، اور وہ ان پر نرمی کرے تو تو بھی ان پر نرمی کر۔

۲۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حَرَمَلَةَ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۳- محمد بن حاتم، ابن مہدی، جریر بن حازم، حرمہ مصری، عبد الرحمن بن شماسہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ

۲۴- قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث،

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے، اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا، لہذا جو لوگوں کا امیر ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا، مرد اپنے گھر والوں کا محافظ ہے، اس سے ان کا سوال ہوگا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی نگران ہے، اس سے ان کا سوال ہوگا، اور غلام اپنے مالک کے مال کا راعی ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا، آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے، اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔

(فائدہ) حتیٰ کہ جو مجرد ہے وہ اپنے نفس اور اعضاء کا محافظ ہے، اس سے ان کے متعلق باز پرس ہوگی۔

۲۵۔ ابو بکر بن شیبہ، محمد بن بشر،

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد

(تیسری سند) ابن شیبہ، خالد بن حارث

(چوتھی سند) عبید اللہ بن سعید، یحییٰ القطان، عبید اللہ

(پانچویں سند) ابوالریث، ابوکامل، حماد بن زید (چھٹی سند) زہیر

بن حرب، اسماعیل، ایوب، (ساتویں سند) محمد بن رافع، ابن ابی

فدیک، ضحاک بن عثمان

(آٹھویں سند) ہارون بن سعید ابلی، ابن وہب، اسامہ، نافع،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لیٹ کی روایت کی طرح

حدیث مروی ہے، اور ابواسحاق بھی بواسطہ حسن بن

بشر، عبد اللہ بن نمیر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے لیٹ عن نافع کی روایت کی طرح حدیث نقل

کرتے ہیں۔

۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن

جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ
رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ
مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ
وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ
بَيْعِهَا وَلَوْلَاهُ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ
عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ
رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ *

۲۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي

ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ

الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

يَحْيَى يَعْنِي الْقَطَّانَ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنِي

مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فِدْلَةَ أَخْبَرَنَا

الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ

سَعِيدٍ الْأَلْبَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ كُلُّ

هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ

عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشْرٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ *

۲۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ

وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں باقی ابن شہاب زہری کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے، اور اس سے اس کی باز پرس ہوگی۔

۲۷۔ احمد بن عبد الرحمن بن وہب، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، بسر بن سعید، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہی معنی میں حدیث روایت کرتے ہیں۔

۲۸۔ شیبان بن فروخ، ابوالاھب، حسن بیان کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد، معقل بن یسار کی عیادت کے لئے آئے، جس بیماری میں ان کا انتقال ہوا، معقل بولے کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں، جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، اور اگر مجھے امید ہوتی کہ میں ابھی زندہ رہوں گا تو تم سے نہ بیان کرتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ جسے اللہ نے کسی رعیت کا گھرانہ بنایا ہو، اور پھر وہ اس حال میں مرے کہ اپنی رعایا کے حقوق میں خیانت کرنے والا ہو، تو اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔

۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریج، یونس، حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن زیاد، معقل بن یسار کے پاس ان کی بیماری میں گئے، اور ابوالاھب کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اتنی زیادتی ہے کہ ابن زیاد نے کہا تم نے یہ حدیث

بُنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْتَوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ *

۲۷۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَاهُ وَعَمَرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكِيرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى *

۲۸۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارَ الْمَزْنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةَ مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٍ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ *

۲۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَهُوَ وَجَعٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ وَزَادَ قَالَ أَلَا كُنْتُ

مجھے پہلے کیوں نہ بیان کی، انہوں نے کہا کہ میں نے نہیں بیان کی، یا میں تم سے کیوں بیان کرتا۔

۳۰۔ ابو عثمان سمعی، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثقی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد، معقل بن یسار کے پاس ان کی بیماری میں گیا، معقل بولے کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں، اگر موت کی حالت میں نہ ہوتا تو ہرگز بیان (۱) نہ کرتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ جو حاکم مسلمانوں کے کام کا ذمہ دار ہو، اور ان کے فائدے کی کوشش نہ کرے، اور ان کی خیر خواہی نہ کرے، تو وہ ان مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۳۱۔ عقبہ بن مکرم غمی، یعقوب بن اسحاق، سوادہ بن ابی الاسود، ابوالاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معقل بن یسار بیمار ہو گئے تو ان کے پاس عبید اللہ بن زیاد بیمار پرسی کرنے کے لئے آیا اور حسن عن معقل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۳۲۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، حسن بیان کرتے ہیں کہ عاصم بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے، اور فرمایا، بیٹا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ بدترین چرواہا ظالم بادشاہ ہے، لہذا تو ان میں سے نہ ہو، عبید اللہ بولا، بیٹھ جاؤ، تم بیٹھ جاؤ، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی بہو سی تھی، انہوں نے کہا کہ کیا ان کے لئے بہو سی تھی، بہو سی تو بعد والوں اور غیر لوگوں میں ہے۔

حَدَّثَنِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ أَوْ لَمْ أَكُنْ لِأَحَدٍ نَكْ

۳۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ دَخَلَ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْ أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أَحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ *

۳۱۔ وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقٍ أَخْبَرَنِي سَوَادَةُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ مَرَضَ فَأَتَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ يَعُوذُهُ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ *

۳۲۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ أَيُّ بُنَيِّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نَحَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ

(۱) حضرت معقل بن یسار نے یہ بات اس لئے ارشاد فرمائی کہ عبید اللہ بن زیاد کے بارے میں اندازہ تھا کہ انہیں نصیحت کرنا نفع مند نہیں ہوگا نیز اس کی طرف سے ضرر پہنچنے کا بھی اندیشہ ہے۔ دوسری طرف کتمان علم سے بھی ڈرتے تھے اور عبید اللہ بن زیاد کی موت قریب ہونے کی وجہ سے اس کی طرف سے ضرر کا امکان کم تھا اس لئے یہ ارشاد سنا دیا۔

لَهُمْ نُحَالَةٌ إِنَّمَا كَانَتْ النُّحَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ *

(فائدہ) یہ بھی ابن زیاد کی گستاخی تھی، جیسا انسان ہوتا ہے اسے دوسرے بھی ویسے ہی نظر آتے ہیں، صحابہؓ کی شان تو یہ ہے، اصحابی کالنجوم فباہیم اقتدیتم اھتدیتم رضی اللہ عنہم۔

(۶) بَابُ غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ *
باب (۶) مال غنیمت میں خیانت کرنا حرام سخت گناہ ہے۔

۳۳- زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ابو حیان، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہمارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپؐ نے غنیمت کے مال میں چوری کرنے کو بیان کیا، اور اس کا بہت بڑا گناہ ہونا بتلایا، اور فرمایا کہ میں تم میں سے قیامت کے دن کسی کو اس حال میں نہ پاؤں، کہ وہ آئے اور اس کی گردن پر ایک اونٹ بڑا رہا ہو، پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے، میں کہوں کہ مجھے کچھ اختیار نہیں، میں تجھ کو احکام الہی پہنچا چکا، قیامت کے دن میں تم کو ایسی حالت میں نہ پاؤں، کہ گھوڑا تمہاری گردن پر سوار ہو، اور وہ چہنارہا ہو اور تم کہہ رہے ہو یا رسول اللہ فریاد رسی کیجئے اور میں کہوں، میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں تمہیں پہنچا چکا، قیامت کے دن میں تم کو اس حال میں نہ پاؤں کہ تمہاری گردن پر بکری سوار ہو اور وہ منٹناری ہو، اور تم کہو یا رسول اللہ فریاد رسی کیجئے اور میں کہوں میں کچھ نہیں کر سکتا، میں احکام الہی پہنچا چکا، میں قیامت کے دن کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ کوئی جان شور کرتی تمہاری گردن پر سوار ہو، اور تم کہو، یا رسول اللہ فریاد رسی کیجئے اور میں کہوں کہ میں کچھ نہیں کر سکتا میں نے تو حکم پہنچا دیا، کسی کو قیامت کے دن میں اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ آئے اور اس کی گردن پر کپڑے لدے ہوئے ہوں جو حرکت کر رہے ہوں، پھر کہے یا رسول اللہ میری فریاد رسی کیجئے، میں کہوں کہ میں کچھ نہیں کر سکتا، میں احکام پہنچا چکا، میں کسی کو تم میں سے قیامت

۳۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ لَا أَلْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أَلْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمَحَمَةٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أَلْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا نَعَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أَلْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِبَاحٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أَلْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَحْقِيقٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أَلْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْنَيْتَنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ *

کے روز اس حالت میں نہ پاؤں کہ سونا چاندی اس کی گردن پر لدا ہوا ہو، وہ آئے اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے اور میں جواب دوں کہ میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے احکام الہی پہنچا دیئے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ غنیمت کے مال میں خیانت کرنا اور چراینا حرام اور سخت گناہ ہے، حدیث کا مضمون کلام اللہ کی تشریح ہے، اللہ فرماتا ہے وما کان لنبی ان یغل ومن یغلل ینات بما غل ینوم القیمۃ اگر آپ کوئی مال لے لیا ہے تو اسے واپس کرے، ایسے شخص کو امام جو مناسب سزا سمجھے دے سکتا ہے، لیکن اس کے سامان کو نہ جلائے، امام مالک، شافعی، ابو حنیفہ، صحابہ کرام اور تابعین کا یہی قول ہے۔

۳۴۔ ابو بکر بن شیبہ، عبد الرحیم بن سلیمان، ابو حیان، (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر، ابو حیان، علامہ ابن قعقاع، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسماعیل عن ابی حیان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۳۵۔ احمد بن سعید بن صخر الدارمی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، یحییٰ بن سعید، ابو زرعہ بن عمرو بن جریر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت میں خیانت کا تذکرہ فرمایا اور اسے بہت بڑا گناہ بتایا اور حسب سابق حدیث بیان کی، حماد کہتے ہیں کہ اس حدیث کے بیان کرنے کے بعد میں نے یحییٰ سے خود کسی توانہوں نے اسی طرح بیان کیا، جیسا کہ ایوب نے۔

۳۶۔ احمد بن حسن بن خراش، ابو معمر، عبد الوارث، ایوب یحییٰ بن سعید بن حیان، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق حدیث کی روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۷) سرکاری ملازمین کو ہدایا لینے کی ممانعت۔

۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو بن ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن

۳۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَيَّانٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي حَيَّانٍ وَعُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَيَّانٍ *
۳۵۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بَعْدَ ذَلِكَ يُحَدِّثُهُ فَحَدَّثَنَا بَنَحُو مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ أَبُو ب *
۳۶۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بْنِ حَيَّانٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُو حَدِيثَهُمْ *

(۷) بَابُ تَحْرِيمِ هَدَايَا الْعُمَّالِ *

۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو

عیبہ، زہری، عروہ، ابو حمید ساعدی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسد کے ایک شخص کو جسے ابن النبیہ کہتے تھے زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل بنایا، جب یہ اپنی خدمت مفوضہ سے واپس آیا تو کہنے لگا، یہ مال تو آپ کا ہے اور یہ مال مجھے ہدیہ میں ملا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا کیا وجہ ہے کہ بعض لوگوں کو میں حاکم بنا کر بھیجتا ہوں، اور وہ واپس آکر کہتے ہیں، کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ میں ملا ہے۔ آخر وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا کہ معلوم ہو جا تا اس کے پاس ہدیہ آتا ہے، یا نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے تم میں سے کوئی شخص ایسا مال نہ لے گا مگر یہ کہ قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر لا کر لاے گا، اونٹ ہوگا تو بڑا بڑا رہا ہوگا، گائے چلاری ہوگی، بکری منٹناری ہوگی، اس کے بعد آپ نے اپنے ہاتھوں کو اتار بلند اٹھایا کہ ہمیں آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آگئی، پھر آپ نے دو مرتبہ فرمایا، اٰلِیٰ میں نے تیرے احکام کی پوری پوری تبلیغ کر دی ہے۔

۳۸۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ ازد کے ایک شخص ابن النبیہ نامی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل زکوٰۃ بنا کر بھیجا، جب ابن النبیہ مال لے کر واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال پیش کر کے کہنے لگا کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ مال بطور تحفہ کے مجھے ملا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا، پھر معلوم ہوتا کہ ہدیہ ملتا ہے یا نہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے بقیہ حدیث سفیان کی روایت کی طرح بیان کی ہے۔

۳۹۔ ابو کریب محمد بن علاء، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد

النَّافِذُ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَالْفُظُ لَأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسَدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ النَّبِيَّةِ قَالَ عَمَرُو وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا لِي أَهْدِي لِي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ غَامِلٍ أَبْعَثَهُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أَهْدِي لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى يَنْظُرَ أَيُّهُدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَنَالُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُعَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا حَوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَبْعُرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا غُفْرَتِي يُبْطِئُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ مَرَّتَيْنِ *

۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ النَّبِيَّةِ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَتَنْظُرَ أَيُّهُدَى إِلَيْكَ أَمْ لَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى
صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنُ الْأَنْبَبَةِ فَلَمَّا جَاءَ
حَاسِبُهُ قَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتُ
فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأَمَّاكَ حَتَّى تَأْتِيكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ
كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ حَاطَبْنَا فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمَلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ
عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللَّهُ فَيَأْتِيَنِي يَقُولُ هَذَا
مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي
بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ
صَادِقًا وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا
بَغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى بِحِمْلِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَلَا عَرَفْنَ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ
بَغِيرًا لَهُ رِغَاءً أَوْ بَقْرَةً لَهَا حَوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَعْرِ
ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطِئِهِ ثُمَّ قَالَ
اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ بَصَرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي *

ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسد کے ایک شخص ابن العلیہ کو
بنی سلیم کی زکوٰۃ کا محصل مقرر فرمایا، جب وہ واپس آیا تو حضور
نے اس سے حساب لیا تو اس نے کہا یہ آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ
ہے (جو مجھے ملا ہے) آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو سچا ہے تو اپنے
مال باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا، کہ تیرا ہدیہ وہیں آجاتا، پھر
آپ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد
فرمایا، خدا نے جس کام کا مجھے والی بنایا ہے اس میں سے بعض
حصوں کا میں تم سے کسی کو والی بنا کر بھیجتا ہوں، مگر وہ مجھ سے
آکر کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے (۱) اور یہ مجھے تحفہ میں ملا ہے،
اگر وہ سچا ہے تو اپنے مال باپ کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا کہ اس
کے پاس وہیں ہدیہ آجاتا، خدا کی قسم تم میں سے جو کوئی ناحق چیز
لے گا قیامت کے دن جب اس کا خدا سے سامنا ہوگا تو وہ چیز
اس پر لدی ہوگی اور میں پچانوں گا، تم میں سے اس شخص کو کہ
اللہ سے اونٹ اٹھائے ہوئے ملے گا، اور وہ بڑبڑاتا ہوگا، یا گائے
اٹھائے ہوگا جو چلاتی ہوگی، یا بکری اٹھائے ہوئے جو منسار ہی
ہوگی، اس کے بعد آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر اٹھائے
کہ بغلوں کی سفیدی نظر آگئی، اور فرمایا الٰہی میں نے تیرے
احکام پہنچا دیئے، ابو حمید بیان کرتے ہیں کہ یہ میری آنکھوں
نے دیکھا اور کانوں نے سنا۔

۴۰۔ ابو کریب، عبدہ، ابن نمیر، ابن معاویہ۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الرحیم بن سلیمان۔

(تیسری سند) ابن عمر، سفیان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ

۴۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ وَابْنُ نُمَيْرٍ
وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عامل کو اور کسی عہدے پر فائز شخص کو اپنی ذمہ داری کے دوران کسی سے ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں ہے ہاں
البتہ وہ شخص جو اسے اس کے عامل بننے سے پہلے بھی ہدیہ دیا کرتا تھا اور اس کی پہلے سے یہ عادت تھی تو اس سے سابقہ عادت کے مطابق
ہدیہ لینا جائز ہے۔ کسی اور سے ہدیہ قبول کرنا اس لئے جائز نہیں ہے کہ ظاہر ہی ہے کہ وہ اس کے صاحب منصب ہونے کی وجہ سے ہدیہ
دے رہا ہے اور یہ عامل ہدیہ قبول کر کے اس سے نری کا برتاؤ کرے گا تو خطرہ ہے کہ اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں کوتاہی نہ کرے اس لئے
یہ ہدیہ رشوت کی طرح ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں ہوگا۔

بعض روایتوں کے الفاظ میں معمولی سے تغیر کے ساتھ حدیث روایت کی گئی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ ابو حمید نے کہا کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا اور کہا کہ زید بن ثابتؓ سے دریافت کر لو کیونکہ وہ اس وقت میرے ساتھ موجود تھے۔

أَبِي عَمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ وَابْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبَهُ كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ تَعْلَمَنَّ وَاللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ بَصُرْتُ عَيْنِي وَسَمِعْتُ أُذُنَايَ وَسَلُّوْا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِيَ *

۴۱۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، شیبانی، عبد اللہ بن ذکوان، ابو الزناد، عروہ بن زبیر، ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل بنایا، وہ بہت سی چیزیں لے کر آیا اور کہنے لگا یہ آپ کی ہیں اور یہ مجھے تحفہ میں ملی ہیں، حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے دریافت کیا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان سنا تھا؟ وہ بولے آپ کے دہن مبارک ہی سے میرے کانوں تک پہنچا۔

۴۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذَكْوَانَ وَهُوَ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيرٍ فَجَعَلَ يَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أَهْدِي إِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِأَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ فِيهِ إِلَى أُذُنِي *

۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع بن الجراح، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، عدی بن عسیرہ کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے تم میں سے جس شخص کو ہم کسی چیز کا والی بنائیں اور وہ ہم سے ایک سوئی یا اس سے کوئی چھوٹی چیز چھپالے تو یہ خیانت ہوگی قیامت کے دن اسے لے کر آئے گا، یہ سن کر ایک سانوا لہ نصاریٰ کھڑا ہوا، گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کام مجھ سے واپس لے لیجئے، آپ نے فرمایا، کیوں کیا بات ہے؟ وہ بولے میں نے آپ کو ایسا ایسا فرماتے سنا ہے، آپ نے فرمایا میں اب بھی وہی کہتا ہوں کہ جس کو ہم نے کسی چیز کا والی بنایا وہ چھوٹی بڑی ہر چیز لے کر حاضر ہوگا، اس کے بعد جو اسے دیا جائے لے لے اور

۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكُنْمَا مَخْطَأًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْبِلْ عَنِّي عَمَلِكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوْتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نَهِيَ عَنْهُ

انتہی *

جونہ دیا جائے اس سے باز رہے۔

۴۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، محمد بن بشر (دوسری سند) محمد بن رافع، ابوسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۴۴۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، فضل بن موسیٰ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، عدی بن عمیرہ الکندی سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۸) حاکم کی اطاعت ان کاموں میں واجب ہے جو گناہ نہ ہوں اور امور معصیت میں اطاعت حرام ہے۔

۴۵۔ زبیر بن حرب، ہارون بن عبد اللہ، جاح بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ابن جریج نے بیان کیا کہ یہ آیت یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم عبد اللہ بن حذافہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لشکر کا سردار بنا کر روانہ کیا تھا، ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ یہ چیز مجھ سے یحییٰ بن مسلم نے بواسطہ سعید بن جبیر ابن عباس سے نقل کی ہے۔

(فائدہ) جمہور مفسرین اور فقہاء کے نزدیک اولی الامر سے مسلمانوں کے حاکم اور امیر مراد ہیں اور بعض حضرات کے نزدیک علماء مراد ہیں، اور بعض کے نزدیک علماء اور امراء دونوں مراد ہیں اور مترجم کے نزدیک بھی یہی قول زیادہ انسب ہے کیونکہ حاکم اور امیر کو بھی عالم ہونا چاہئے اور خیر القرون میں اکثر علماء ہی حکام ہوا کرتے تھے باقی علماء سے علماء سوء مراد نہیں نہ اہل بدعت۔

۴۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مغیرہ بن عبد الرحمن حزامی، ابوالزناد اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی

۴۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۴۴۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

(۸) بَابُ وَجُوبِ طَاعَةِ الْأَمْرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ *

۴۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ) فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ *

(فائدہ) جمہور مفسرین اور فقہاء کے نزدیک اولی الامر سے مسلمانوں کے حاکم اور امیر مراد ہیں اور بعض حضرات کے نزدیک علماء مراد ہیں، اور بعض کے نزدیک علماء اور امراء دونوں مراد ہیں اور مترجم کے نزدیک بھی یہی قول زیادہ انسب ہے کیونکہ حاکم اور امیر کو بھی عالم ہونا چاہئے اور خیر القرون میں اکثر علماء ہی حکام ہوا کرتے تھے باقی علماء سے علماء سوء مراد نہیں نہ اہل بدعت۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو حاکم پابند شرع کی اطاعت کرے، اس نے میری اطاعت کی اور جو ایسے حاکم سے نافرمانی کرے، اس نے میری نافرمانی کی۔

۳۷۔ زہیر بن حرب، ابن عیینہ، ابو الزناد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، لیکن اس میں یہ نہیں کہ جس نے ایسے حاکم کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۳۸۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس شخص نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(فائدہ) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسولؐ کی اطاعت کا حکم دیا اور رسولؐ نے امیر کی اطاعت کا حکم دیا، لہذا ایک دوسرے کے ساتھ تلازم ثابت ہوگا، مترجم کہتا ہے اور آپؐ کا امیر وہی ہو سکتا ہے جو کہ پابند شرع اور عادل و منصف ہو، واللہ اعلم بالصواب۔

۳۹۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن ابراہیم، ابن جریج، زیاد، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور اسی طرح روایت مروی ہے۔

۵۰۔ ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، یحییٰ بن عطاء، ابو علقمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ در منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ یحییٰ بن عطاء، ابو علقمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ يَعْصِيَنِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يَطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي *

۴۷۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي *

۴۸۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي *

۴۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَلَهُ سَوَاءٌ *

۵۰۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ سَمِعَ أَبَا عُلْقَمَةَ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ حَدِيثِهِمْ *

۵۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۵۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيَّوَةَ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ وَقَالَ مَنْ أَطَاعَ الْأَمِيرَ وَلَمْ يَقُلْ أَمِيرِي وَكَذَلِكَ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۵۳- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَثَقِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ *

۵۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْجَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأَطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ *

۵۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا فِي الْحَدِيثِ عَبْدًا حَبْشِيًّا مُجَدَّعَ

۵۱- ابن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۵۲- ابو الطاہر، ابن وہب، حیوہ، ابویونس مولیٰ ابو ہریرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی بلکہ صرف امیر کی اطاعت کا ذکر ہے اور اسی طرح ہمام بن منبہ کی روایت میں ہے۔

۵۳- سعید بن منصور، ثقیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، ابو حازم، ابو صالح السمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تجھ پر سننا اور اطاعت کرنا، (امیر عادل اور پابند شرع کی) لازم ہے، تکلیف میں بھی اور راحت میں بھی، خوشی میں بھی اور رنج میں بھی اور جس وقت تجھ پر کسی اور کو ترجیح دیں۔

۵۴- ابوبکر بن ابی شیبہ، عبد الرحمن بن براد اشعری، ابو کریب، ابن ادریس، شعبہ، ابو عمران، عبد اللہ بن صامت، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کی اگرچہ ایک غلام یا تھپاؤں کا کتا ہو احکام ہو۔

۵۵- محمد بن بشار، محمد بن جعفر (دوسری سند) اسحاق، نصر بن شمیل، شعبہ، ابو عمران سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس کے یہ الفاظ ہیں کہ اگرچہ ایک حبشی ہو، جس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں، تمہارا حکم ہو۔

الْأَطْرَافِ *

۵۶۔ عید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ ابو عمران سے اسی سند کے ساتھ ابن اور لیس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۵۷۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، یحییٰ بن حصین اپنی دواہی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرما رہے تھے کہ اگرچہ تم پر ایک غلام کو حاکم بنادیا جائے، جو تم پر اللہ کی کتاب کے موافق حکم کرے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

۵۶۔ وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ *
۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِي تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُولُ وَلَوْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا *

(فائدہ) مقصود تمام احادیث کا یہی ہے کہ اگر کتاب اللہ اور سنت رسول کے موافق حکمرانی کرنے تو اس کی اطاعت واجب ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی میں کسی کی بھی اطاعت واجب نہیں ہے ”لا طاعة للخلق في معصية الخالق“ بلکہ اطاعت حرام ہے۔

۵۸۔ ابن بشر، محمد بن جعفر، عبد الرحمن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اس میں حبشی غلام کا ذکر ہے۔

۵۸۔ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا *

۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع بن الجراح، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ حبشی غلام جس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں۔

۵۹۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا *

۶۰۔ عبد الرحمن بن بشر، بہز، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں حبشی ہاتھ پاؤں کٹے کا ذکر نہیں اتنی زیادتی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ یا عرفات میں سنا۔

۶۰۔ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى أَوْ بَعْرَفَاتِ *

۶۱۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن امیہ، معقل، زید بن ابی اسیر، یحییٰ بن حصین، اپنی دواہی ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کا حج کیا تو آپ نے بہت سی باتیں بیان فرمائیں، پھر میں نے سنا، آپ فرما رہے تھے، اگر تمہارے اوپر ہاتھ پاؤں کٹا اور غالباً یہ بھی فرمایا کہ سیاہ رنگ کا غلام ہی

۶۱۔ وَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُبَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امیر ہو، جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی کتاب کے موافق تمہاری قیادت کرے تو اس کی بات سنو، اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔

۶۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا مسلمان آدمی پر (حق بات کا) سننا، اور اطاعت کرنا واجب ہے، خواہ اسے پسند ہو یا نہ ہو، لیکن اگر گناہ کا حکم کیا جائے تو نہ سنا چاہئے اور نہ ماننا۔

۶۳۔ زبیر بن حرب، محمد بن ثنی، یحییٰ قطان (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۶۴۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، زبید، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور ان پر ایک شخص کو امیر بنادیا، چنانچہ اس نے آگ جلائی اور لوگوں سے کہا اس میں گھس جاؤ، بعض حضرات کا ارادہ ہوا کہ اس میں گھس جائیں اور بعض نے کہا کہ ہم آگ ہی سے بھاگ کر آئے ہیں (اسلام لائے ہیں) غرضیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا گیا۔ آپؐ نے ان سے جنہوں نے گھسنے کا ارادہ کیا تھا فرمایا کہ اگر تم اس میں گھس جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے اور جو گھسنے پر راضی نہ تھے ان کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں بلکہ اطاعت تو نیک کام میں ہے۔

(فائدہ) یعنی شریعت کے خلاف جو بات ہو اسے ہرگز نہ ماننا چاہئے، بادشاہ نہیں، بادشاہ کا باپ حکم دے دے، سب مل کر ایسے بادشاہ اور حاکم کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت پر مجبور کریں، نہیں مانتا تو معزول کر دیں کیونکہ وہ بھی اور انسانوں کی طرح ہے اس کی اطاعت بالذات نہیں ہے بلکہ اصل مقصود تو شریعت کی اطاعت ہے تو جب تک وہ شریعت کے موافق قیادت کرے تو درست ہے ورنہ کر ہی اس کے اوپر اور وہ نیچے ہے۔

قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ أَمْرَ عَلَيْنَا عَبْدًا مُجَدِّعًا حَسِبْنَاهَا قَالَتْ أَسْنُوذُ يَقُوذُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا *

۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ *

۶۳۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالْفَلْفُزِيُّ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَأَرَادَ نَارًا أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّا قَدْ فَرَزْنَا مِنْهَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَرَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ *

۶۵۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، ابوسعید اشج، وکیع، اعمش، سعد بن عبیہ، ابو عبد الرحمن، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور ان پر ایک انصاری کو امیر بنادیا، اور لوگوں کو ان کی اطاعت کرنے اور ان کی بات سننے کا حکم دیا، پھر ان لوگوں نے انہیں کسی بات سے غصہ دلایا، انہوں نے کہا لکڑیاں جمع کرو سب نے لکڑیاں جمع کیں، انہوں نے کہا آگ جلاؤ، سب نے آگ جلا دی پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں میری بات سننے اور اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا تھا، سب نے کہا بیشک انہوں نے کہا تو اس میں داخل ہو جاؤ، یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم تو آگ ہی سے بھاگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے ہیں، وہ اسی حال میں رہے حتیٰ کہ ان کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور آگ بجھادی گئی جب لوٹ کر آئے تو حضور سے اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا اگر آگ میں گھس جاتے تو اسی میں رہتے، اطاعت تو صرف امر معروف میں واجب ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، انہوں نے یہ بات بطور امتحان کی تھی یا بطور مذاق، بہر حال خلاف شریعت امور میں حاکم اور سردار کی اطاعت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۶۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، یحییٰ بن سعید، عیاد اللہ بن عمر، عبادۃ بن ولید، عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر سختی اور راحت میں اور خوشی اور ناخوشی کی حالت میں بیعت کی ہے اور گو ہمارے اوپر دوسروں کو ترجیح دی جائے اور اس امر پر کہ ہم اس شخص کی سرداری میں

۶۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ وَتَقَارَبُوا فِي اللَّفْظِ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيَطِيعُوا فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَحَمَعُوا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوا ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتَطِيعُوا قَالُوا بَلَى قَالَ فَاذْخُلُوهَا قَالَ فَتَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَكَانُوا كَذَلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطَفِئَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ *

۶۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا

جو اس کا اہل ہے جھگڑا نہیں کریں گے اور جہاں بھی ہوں گے
چچ بات کہیں گے، اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی
لامت سے نہیں ڈریں گے۔

۶۸۔ ابن نمیر، عبد اللہ بن ادریس، ابن عکبان، عبید اللہ بن
عمر، یحییٰ بن سعید، عبادۃ بن الولید سے اسی سند کے ساتھ اسی
طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۶۹۔ ابن ابی عمر، عبد العزیز اور دی، یزید بن الہاد، عبادہ بن
ولید، ولید بن عبادۃ، حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور ابن ادریس کی
روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۷۰۔ احمد بن عبد الرحمن بن وہب بن مسلم، عبد اللہ بن وہب،
عمرو بن حارث، بکیر، بسر بن سعید، جنادہ بن ابی امیہ بیان کرتے
ہیں کہ ہم عبادہ بن صامت کے پاس گئے اور وہ یہاں تھے، تو ہم
نے کہا، ہم سے حدیث بیان کیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو اچھا کرے،
ایسی حدیث جس سے ہمیں فائدہ حاصل ہو، جو کہ تم نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، تو انہوں نے کہا، کہ ہمیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا تو ہم نے آپ سے بیعت
کی، اور آپ نے جو عہد لے ان میں سے یہ بھی تھا کہ ہم بات
سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کرتے ہیں، خوشی، ناخوشی، سختی
اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہونے میں اور ہم اس شخص
کی خلافت میں جو اس کے لائق ہو جھگڑا نہیں کریں گے ہاں اگر
(ان کے حکم میں) تم کو کھلا ہوا کفر نظر آئے جس کی واضح دلیل
خدا کی طرف سے تمہارے پاس ہو۔ (۱)

وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ
بِالْحَقِّ إِنَّمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّائِمَةً*

۶۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي
ابْنَ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ
فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ*

۶۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
يَعْنِي الذَّرَّازِدِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ
عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ
أَبِيهِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ*

۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ
وَهْبٍ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ
عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ
دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ
فَقُلْنَا حَدِّثْنَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللَّهَ بِهِ
سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبَايَعَنَا فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى
السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَظِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا
وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ
قَالَ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ
فِيهِ بُرْهَانٌ*

(۱) امام کے فاسق ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ ایسا فسق جو اس کی ذات پر بند ہو لوگوں کی طرف متعدی نہ ہو ایسے فسق کی بنا پر اس کے خلاف
خروج کرنا جائز نہیں ہے۔ دوسرا ایسا فسق جو متعدی ہو پھر اس کی بہت سی اقسام ہیں بعض میں خروج جائز نہیں اور بعض میں خروج جائز
ہے۔ اس موضوع پر تحقیقی مواد کے لئے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی تحریر جزل الکلام فی عزل الامام کا مطالعہ مناسب ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ کفر سے مراد معاصی ہیں، مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اس وقت خاموش نہ رہو، اور اس سے کہہ دو، اور حق بات بیان کرو، باقی مسلمان حاکم سے لڑنا، اور بغاوت کرنا، باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو ظالم ہو، حرام ہے، اہل سنت والجماعت کے نزدیک امام فسق سے معزول نہیں ہوگا، ہاں نماز پڑھنا چھوڑے یا کسی بدعت کو ایجاد کرے۔

باب (۹) امام مسلمانوں کی ڈھال ہے۔

۷۱۔ زہیر بن حرب، شاہد، ابو ققاء، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، امام ڈھال ہے، اس کے پیچھے سے مسلمان لڑتے ہیں، اور اس کے ذریعے سے بچاؤ کیا جاتا ہے، اب اگر امام تقویٰ اور انصاف کے ساتھ حکم دے گا تو اسے ثواب ملے گا اور اس کے خلاف حکم دے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

باب (۱۰) جس خلیفہ سے پہلے بیعت کی ہو، اسی کی بیعت کو پورا کرنا چاہیے۔

۷۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، فرات قزاز، ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پانچ سال تک بیٹھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے تھے کہ آپؐ نے فرمایا، بنی اسرائیل کی سیاست ان کے پیغمبر قائم رکھتے تھے، ایک نبی کے بعد دوسرا نبی ان کا جانشین ہوتا تھا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، بلکہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے صحابہ نے عرض کیا پھر آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، آپؐ نے فرمایا جس سے پہلے بیعت کر لو اسی کی بیعت پوری کرو، اور ان کا حق ادا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو کام ان کے سپرد کیا، اس کی باز پرس ان سے خود کر لے گا۔

۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن براہ شمری، عبد اللہ بن اوریس، حسن بن فرات اپنے والد سے اسی سند کے ساتھ، اسی طریقے سے روایت نقل کرتے ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جائے پھر اس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت کریں تو اول ہی کی

(۹) بَابُ الْإِمَامِ حِجَّةٌ *

۷۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ حِجَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُقْفَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ أَمَرَ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ *

(۱۰) بَابُ وَجُوبِ الْوَفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ الْأَوَّلِ فَلَاؤُل *

۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ تَكْثُرُ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بَبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَلَاؤُل وَأَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَأَلَهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ *

۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ أَبِيهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت حرام ہے اور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک زمانہ میں دو خلیفہ نہیں ہو سکتے، اگرچہ دارالاسلام بہت وسیع ہو۔

۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْاُخْوَصِ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمُ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا غُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي آثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُتَكَبَّرُ نَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَكَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ تَوَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ *

۷۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاخوص، وکیع (دوسری سند) ابو سعید اشجی، وکیع (تیسری سند) ابو کریب، ابن نمیر، ابو معاویہ (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن حشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش۔

(پانچویں سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، زید بن وہب، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عقرب میرے بعد حق تلفیاں ہوں گی اور ایسے امور ہوں گے جو تم کو ناگوار ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہم میں سے جو شخص اس زمانہ میں ہو اسے آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا جو حق تم پر واجب ہے، اسے پورا کرنا اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا۔

۷۵- زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، زید بن وہب، عبدالرحمن بن عبد رب الکعبہ بیان کرتے ہیں، کہ میں مسجد میں گیا وہاں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھتے تھے اور آدمی ان کے پاس جمع تھے، میں بھی جا کر ان کے پاس بیٹھ گیا کہنے لگے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے ایک بڑاؤ پر اترے، بعض حضرات اپنا خیمہ درست کرنے لگے اور بعض تیر مارنے لگے، اور بعض اپنے مویشیوں ہی میں موجود رہے، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ نماز تیار ہے ہم سب آپ کے پاس جمع ہو گئے، آپ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے جو نبی گزرا ہے، اس پر لازم تھا کہ اپنی امت کو اپنے علم کے موافق بھلائی کا راستہ بتائے، اور جو چیز اس کی نظر میں ان کے لئے بری ہو اس سے ڈرائے، اب تمہاری اس امت کی

۷۵- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِيَابَهُ وَمِنَّا مَنْ يَتَضَلُّ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي حَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَذَلَّ

عافیت اس کے ابتدائی حصہ میں ہے اور اس کے اخیر میں مصائب ہیں اور ایسے امور پیش آئیں گے جو تمہیں ناگوار گزریں گے اور ایسا فتنہ پیدا ہوگا جس کا ایک حصہ دوسرے کو کمزور کر دے گا ایک فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا کہ یہ میری تباہی کو لے کر آیا ہے، پھر یہ فتنہ جاتا رہے گا، پھر دوسری مصیبت آئے گی تو مومن کہے گا کہ یہ میری ہلاکت لے کر آئی ہے، لہذا جو شخص آگ سے دور رہنا اور جنت میں داخل ہونا چاہے تو لازم ہے کہ اس کا انتقال اسی حالت میں ہو، اور خدا اور روز قیامت پر اس کا ایمان ہو اور جو سلوک اپنے ساتھ ہونا پسند کرتا ہے، وہی لوگوں سے کرے، اگر کسی نے امام کی بیعت کر لی ہو اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ اور اپنے دل کا ثمرہ دے چکا ہے تو بقدر امکان اس کی اطاعت کرے، اگر کوئی دوسرا امام اس کا مقابل کھڑا ہو جائے تو دوسرے کی گردن مار دو۔ یہ حدیث سن کر میں عبد اللہ کے قریب ہوا اور کہا کہ آپ کو خدا کی قسم دے کر میں پوچھتا ہوں کہ آپ نے خود حضور سے یہ حدیث سنی ہے؟ تو انہوں نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اپنے ہاتھوں سے اشارہ کر کے فرمایا، میرے کانوں نے سنا اور میرے قلب نے محفوظ رکھا۔ میں نے عرض کیا آپ کے یہ پچازاد بھائی معاویہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم آپس میں بیجا طور پر مال کھائیں اور اپنی جانیں قتل کریں، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تاكلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تكون تجارة عن تراض منکم ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیماً قال فسکت ساعة ثم قال اطعہ فی طاعة اللہ واعصہ فی معصیۃ اللہ *

۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو سعید اشج، وکیع (دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طریقہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

أَمَّتْ عَلَى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرُهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنَّ أَمَّتْكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكَرُونَهَا وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيَرْفُقُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ مُهْلِكِي ثُمَّ تَتَكَشَّفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزْخَرَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْيَأْتِ مَنِيَّتَهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفَقَةً يَدِهِ وَثَمَرَةً قَلْبِهِ فَلْيَطْعُهُ إِنْ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخِرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخِرِ فَذَنُوبٌ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ أَنْشُدْكَ اللَّهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْوَى إِلَى أُذُنَيْهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ وَقَالَ سَمِعْتُهُ أَذْنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقُلْتُ لَهُ هَذَا ابْنُ عَمَلِكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللَّهُ يَقُولُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا) قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ أَطِيعُهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ *

۷۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۷۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ *

(۱۱) بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوَلَاةِ وَاسْتِثْنَائِهِمْ *

۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فَلَانَا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي آثَرَهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ *

۷۹- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۰- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۷۷- محمد بن رافع، ابوالمنذر اسماعیل بن عمر، یونس بن ابی اسحاق ہمدانی، عبد اللہ بن ابی السفر، عامر، عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ صائدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کی ایک جماعت کو کعبہ کے پاس دیکھا اور اعمش کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

باب (۱۱) حاکموں کے ظلم پر صبر کرنے کی ہدایت۔

۷۸- محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک، اسید بن حذیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوت میں عرض کیا کہ حضورؐ نے جس طرح فلاں شخص کو عامل بنایا ہے، مجھے بھی حاکم بنادیتے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب میرے بعد تمہیں اپنے نفوس پر دوسرے آدمیوں کی ترجیح نظر آئے گی، تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے حوض کوثر پر ملو۔

۷۹- یحییٰ بن حبیب الحارثی، خالد بن حارث، شعبہ بن الحجاج، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ حضرت اسید بن حذیر سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انصاریوں سے ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوت میں عرض کی اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۸۰- عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں علیحدہ ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۸۱- محمد بن مثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، سماک بن حرب، علقمہ بن وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے

نقل کرتے ہیں کہ سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا نبی اللہؐ فرمائیے، اگر ہم پر ایسے حاکم مسلط ہوں جو اپنے حقوق کا تو مطالبہ کریں اور ہمارے حقوق نہ دیں تو اس وقت آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے اعراض فرمایا، سلمہ نے پھر وہی سوال کیا، آپؐ نے پھر ان سے اعراض فرمایا (۱) پھر دوسری باتیری مرتبہ سلمہؓ نے یہی سوال کیا تو اشعث بن قیس نے انہیں کھینچ لیا تو حضورؐ نے فرمایا، تم ان کی بات سننا اور اطاعت کرنا، کیوں کہ ان کا باران پر ہے اور تمہارا بار تم پر ہے۔

۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شاہ، شعبہ، ساک سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور بیان کیا جب اشعث بن قیس نے انہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ان کی بات سننا اور اطاعت کرنا کیونکہ ان کا باران پر ہے اور تمہارا بار تم پر ہے۔

باب (۱۲) قتلوں کے وقت جماعت مسلمین کے ساتھ رہنے کا حکم۔

۸۳۔ محمد بن شیبہ، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، بسر بن عبید اللہ الحضری، ابودریس خولانی، حذیفہ بن الیمان بیان کرتے ہیں کہ اور لوگ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کی باتیں دریافت کرتے تھے اور میں آپؐ سے بری چیزوں کو دریافت کرتا تھا، اس ڈر سے کہ کہیں برائی میں نہ پڑ جاؤں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم جہالت اور برائی کی حالت میں تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر (اسلام) عطا فرمایا، اب کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا، اس شر کے بعد کیا کوئی خیر ہوگی؟ فرمایا ہاں،

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ سَلْمَةَ بْنَ يَزِيدَ الْجُعْفِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ فَحَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ *

۸۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ فَحَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ *

(۱۲) بَابُ الْأَمْرِ بِالزُّوْمِ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَتَحْذِيرِ الدُّعَاةِ إِلَى الْكُفْرِ *

۸۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ حَدِيثَ بَنِي الْإِيمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكَنتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُذَكِّرَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرِّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ

(۱)۔ یہ اعراض فرمانا تو وحی کے انتظار کی بنا پر تھا یا اس لئے کہ سائل کے انداز سے آپؐ سمجھ گئے تھے کہ وہ اپنے امراء کے خلاف خروج کی اجازت مانگ رہا ہے تو انکار کرنے کے لئے آپؐ نے اعراض فرمایا کہ خروج کی اجازت نہیں ہے۔

لیکن اس میں کچھ آمیزش اور کدورت ہوگی، میں نے عرض کیا، وہ آمیزش و کدورت کیا ہے؟ فرمایا ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے طریقہ کے سوا دوسروں کا راستہ اختیار کریں گے، ان میں اچھی باتیں بھی ہوں گی اور بری بھی، میں نے عرض کیا، پھر اس کے بعد برائی ہوگی، آپؐ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ جو جہنم کے دروازوں کی طرف لوگوں کو بلائیں گے، جو ان کی بات ماننے لگا انہیں جہنم میں جھونک دیں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ان کی حالت بیان فرمائیے، آپؐ نے فرمایا ان کا رنگ ہم جیسا ہوگا اور ہماری زبان بولیں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر میں اس زمانہ کو پاؤں تو کیا کرو، آپؐ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا، میں نے کہا کہ اگر ان کی جماعت اور امام نہ ہو تو، فرمایا، تو ان تمام فرقوں سے الگ رہنا، خواہ تم کو مرنے دم تک درخت کی چڑچڑانا پڑے۔

(فائدہ) یعنی جنگل میں چلا جائے اگرچہ کچھ کھانے کو نہ ملے، اور پھر ان بے دینوں سے نہ ملے، اس حدیث میں خوارج اور قرامط وغیرہ مگر وہ فرقوں کی پیش گوئی ہے اور کدورت والا زمانہ بنو امیہ کی خلافت کے بعد ہوا، اس زمانہ میں بھلائی بھی تھی، مگر بدعات اور رسومات پھیل گئی تھیں اور اس کے بعد اس سرے دینی اور گرائی اور نیجرت کا دور شروع ہو گیا۔

۸۴- وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا بِبَشَرٍ فَجَاءَ اللَّهُ بِخَيْرٍ فَفَنَحْنُ فِيهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي أُمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَذَايَ وَلَا يَسْتَنُونَ

۸۴- محمد بن سہل بن عسکر تمیمی، یحییٰ بن حسان (دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام، زید بن سلام، ابو سلام، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ ہم برائی میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے بھلائی دی، اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے، آپؐ نے فرمایا، ہاں، میں نے عرض کیا، پھر اس کے بعد بھی بھلائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں، میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد برائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں، میں نے عرض کیا کیسے؟ آپؐ نے فرمایا، میرے بعد وہ لوگ حاکم ہوں گے جو میری راہ پر نہ چلیں گے اور میری سنت پر عمل نہ کریں گے اور ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں

شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخْنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتَنْكَرُ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دَعَا عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَحْبَبَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ مِنْ جَلَدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِاللَّسِنَتَيْنَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَرَى إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلَزُمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ فَقُلْتُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةً وَلَا إِمَامًا قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعْصَى عَلَى أَصْلٍ شَجَرَةٍ حَتَّى يَذَرِكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ *

بَسُنْتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رَجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ
الشَّيَاطِينِ فِي جُحُمَانٍ اِنْسَ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ
اَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ اُذِرْتُ ذَلِكَ قَالَ
تَسْمَعُ وَتَطِيعُ لِلْاَمِيرِ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ
مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ *

جیسے ہوں گے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اگر میں ایسے زمانے کو پالوں تو کیا کروں، آپؐ نے فرمایا
حاکم کی بات سن اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کر، اگرچہ وہ
تیری کمر توڑ دے، اور تیرا سب مال جھین لے پھر بھی تو اس کی
بات سنے، اور اس کی فرمانبرداری کئے جا۔

(فائدہ) کیونکہ اجر اور سلامتی خاموشی اور اطاعت میں ہے اور ایسے مواقع پر ہونا تو اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا
تلقوا بايديكم الى التهلكة، ہاں یہ اطاعت اور لزوم جماعت امور غیر معصیت میں ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ
أَبِي قَيْسٍ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ
الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً
جَاهِلِيَّةٍ وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ
لِعَصْبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصْبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصْبَةً
فَقَتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمِّيٍّ
يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ
مُؤْمِنِيهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي
وَلَكَسْتُ مِنْهُ *

۸۵۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، غیلان بن جریر،
ابو قیس بن ریحاح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو
شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جائے اور جماعت کا ساتھ
چھوڑ دے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی اور جو شخص
اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے کہ غصہ ہو عصیت کی وجہ سے
یا ملاتا ہو عصیت کی طرف، یا مدد کرتا ہو عصیت کی (اور خدا کی
رضامندی مقصود نہ ہو) پھر وہ مارا جائے تو اس کی موت جاہلیت
کی ہوگی اور جو میری امت پر دست درازی کرے کہ اچھے
بروں کو قتل کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے
عہد ہے اس کا عہد بھی پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے تعلق نہیں
رکھتا اور میں اس سے تعلق نہیں رکھتا۔

۸۶۔ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو التَّوَارِقِيِّ، حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، الْيُوبُ، غَيْلَانُ بْنُ
جَرِيرٍ، زَيْدُ بْنُ رِيَّاحٍ الْقَيْسِيُّ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا اور جریر کی طرح روایت مروی ہے، باقی
اس میں "لا تتحاش" الف مقصورہ کے بغیر ہے۔

۸۷۔ زَيْدُ بْنُ حَرْبٍ، عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، مَهْدِيُّ بْنُ
مَيْمُونٍ، غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، زَيْدُ بْنُ رِيَّاحٍ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے باہر ہو گیا اور اسی

۸۶۔ وَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو التَّوَارِقِيِّ
حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ
جَرِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رِيَّاحٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْخُورُ
حَلِيثُ جَرِيرٍ وَقَالَ لَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِيهَا *

۸۷۔ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ
الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ
عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حال میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مر اور جو شخص کسی ایذا دہندہ جھنڈے کے نیچے مارا جائے، جو قوم کی وجہ سے غضبناک ہو اور قوم ہی کے لئے لڑتا ہو، وہ میری امت میں سے نہیں، اور جو شخص میری امت سے میری امت کے خلاف اٹھا کہ ان کے نیک و بد سب کو مارنے لگا، مومن تک کو نہیں چھوڑا اور معاہدہ والوں کے معاہدہ کو بھی پورا نہیں کرتا، تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۸۸۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، غیلان بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ابن ثنیٰ راوی نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روایت میں ذکر نہیں کیا ہے، باقی ابن بشار نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اور انہیں کی طرح روایت مروی ہے۔

۸۹۔ حسن بن ربیع، حماد بن زید، جعدانی عثمان، ابورجاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حاکم کی طرف سے کوئی ناگوار بات دیکھے تو صبر کرے، کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک باشت ہٹ کر مرے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

۹۰۔ شیبان بن فروخ، عبدالوارث، جعد، ابورجاء، عطار دی، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جسے حاکم کی طرف سے کوئی ناگوار بات پہنچ جائے تو چاہئے کہ اس پر صبر کرے، کیونکہ جو شخص بادشاہ سے ایک باشت بھی جدا ہو کر مرتا ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

۹۱۔ ہریم بن عبدالاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو مجلز، جندب بن عبد اللہ بنجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندھا دھند

وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَةٍ يَغْضَبُ لِلْعَصْبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصْبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي وَمَنْ خَرَجَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرِّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَنْحَاشُ مِنْ مُؤْمِنِيهَا وَلَا يَفِي بِذِي عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي *

۸۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا ابْنُ الْمُثَنَّى فَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ وَأَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِي رَوَاتِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُو حَدِيثَهُمْ *

۸۹۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا فَمَاتَ فَمِيتَةً جَاهِلِيَّةً *

۹۰۔ وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْجَعْدُ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْغَطَارِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شَبْرًا فَمَاتَ عَلَيْهِ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً *

۹۱۔ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ

جھنڈے کے نیچے لڑکر مارا جائے کہ وہ تعصب قوی کی طرف
بلا تاہے یا عصبيت کی وجہ سے مدد کرتا ہے تو اس کا قتل جاہلیت
کا سا ہوگا۔

۹۲۔ عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ اپنے والد، عاصم بن محمد
بن زید، زید بن محمد، نافع بیان کرتے ہیں کہ جب یزید بن
معاویہ کے زمانے میں حرہ کا واقع ہوا تو حضرت عبد اللہ بن عمر،
عبد اللہ بن مطیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے،
مطیع نے کہا، ابو عبد الرحمن کے لئے (یہ ان کی کنیت ہے) گد پلا
ڈال دو، ابن عمر نے کہا کہ میں تمہارے پاس بیٹھنے کے لئے نہیں
آیا بلکہ ایک حدیث سنانے آیا ہوں، میں نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے جو شخص اپنا ہاتھ اطاعت
سے نکال لے وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ
اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی، اور جو اس حالت میں مرے
کہ کسی سے بیعت نہ کی ہوگی تو اس کی موت جاہلیت کی سی
ہوگی۔

۹۳۔ ابن نمیر، یحییٰ بن عبد اللہ بن کبیر، لیث، عبید اللہ بن ابی
جعفر، کبیر بن عبد اللہ بن الاثح، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ابن مطیع کے پاس آئے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی اور اسی
طرح روایت مروی ہے۔

۹۴۔ عمرو بن علی، ابن مہدی (دوسری سند) محمد بن عمرو بن
جلہ، بشر بن عمر، ہشام بن سعد، زید بن اسلم بواسطہ اپنے والد،
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے نافع عن ابن عمر کی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۱۳) مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے
والے کا حکم۔

۹۵۔ ابو بکر بن نافع، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، زیاد بن

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ
تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَذْعُو عَصْبِيَّةً أَوْ يَنْصُرُ
عَصْبِيَّةً فَقَتَلَهُ جَاهِلِيَّةٌ *

۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُمَرِيُّ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ حِينَ كَانَ مِنْ أَمْرِ
الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنُ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ
اطْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَادَةً فَقَالَ إِنِّي
لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ أَتَيْتُكَ لِأَحَدِنَا حَدِيثًا
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ لِقِيَّ اللَّهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي
عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً *

۹۳۔ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُطِيعٍ فَذَكَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ح وَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ
عُمَرَ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ *

(۱۳) بَابُ حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ
وَهُوَ مُجْتَمِعٌ *

۹۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

علاقہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرفجہ سے سنا کہتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے اور فساد بہت قریب ہیں تو پھر جو شخص اس امت کے کام (اتفاق) کو بگاڑنا چاہے گا تو اسے تلوار سے مارو، چاہے کوئی بھی ہو۔

بَشَّارٌ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَفْرُقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَأَنَّهُ مَنْ كَانَ *

(فائدہ) یعنی اگر سمجھائے اور تنبیہ کرنے کے باوجود وہ اپنے کام سے باز نہ آئے تو اس کا خون ہدر ہو گیا، اب اتفاق امور دین کا یہ نسبت امور دنیا کے زیادہ اہم ہے اس اتفاق کو جو بھی بگاڑے۔ اس کا یہی حکم ہے۔

۹۶۔ احمد بن حراش، حبان، ابو عوانہ۔

(دوسری سند) قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان۔
(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، مصعب بن مقدم، قحطی، اسراہیل۔

(چوتھی سند) حجاج، عارم بن الفضل، عبد اللہ بن مختار، زیادہ بن علاقہ، عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایتیں مروی ہیں، باقی ان تمام روایتوں میں ”فَاتْلُوا“ کا لفظ ہے، یعنی ایسے آدمی کو مار ڈالو۔

۹۶۔ وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُصْعَبُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْخُثَمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ح وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُخْتَارِ وَ رَجُلٌ سَمَّاهُ كُلُّهُمْ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَاتْلُوهُ *

۹۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، یونس بن ابی یعفور بواسطہ اپنے والد، عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت سے سنا کہ جو شخص تمہارے پاس آئے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جمے ہوئے ہو اور وہ تم میں بیعت اور جدائی ڈالنا چاہے تو اسے مار ڈالو۔

۹۷۔ وَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يَفْرُقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاتْلُوهُ *

باب (۱۴) دو خلیفوں سے بیعت۔

۹۸۔ وہب بن بقیہ واسطی، خالد بن عبد اللہ، جریری، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱۴) بَابُ إِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ * ۹۸۔ وَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بُوِيعَ لِخِيَلَيْتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا *
(فائدہ) یعنی اگر بغیر قتل کے کوئی چارہ کار نہ ہو تو اسے قتل کر دو، کیونکہ ایک زمانہ میں دو خلیفوں کا ہونا درست نہیں اور جب ایک خلیفہ سے بیعت کر لی گئی، تو دوسرے خلیفہ کی بیعت باطل ہے۔

(۱۵) بَابُ وَجُوبِ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأَمْرَاءِ فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ وَتَرْكِ قِتَالِهِمْ مَا صَلُّوا وَنَحْوِ ذَلِكَ *

۹۹- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِخْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِّئَ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوا *

۹۹۔ ہداب بن خالد، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، حسن، ضبہ بن مخصن، ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عتق رب تم پر ایسے حاکم مقرر ہونگے، کہ تم ان سے اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی، پھر جو کوئی ان کے برے کام پہچان لے وہ بری ہوا، جس نے برے کام کو برا مانا وہ بھی بچ گیا لیکن جو برے کام پر راضی ہوا اور تابعداری کی وہ برباد ہوا، صحابہ نے کہا ہم ان سے جنگ کریں، فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھتے ہیں۔

۱۰۰۔ ابو غسان مسعمی، محمد بن بشار، معاذ بن عسّان، معاذ بن ہشام دستوائی، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حسن، صہ بن مخصن، عزیٰ، ام سلمہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر ایسے امیر مقرر ہونگے جن سے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی، پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے، وہ گناہ سے بچا اور جس نے اس کام کو برا کہا وہ بھی بچا، لیکن جس نے خوشی ظاہر کی، اور ان امور کی پیروی کی، وہ ہلاک اور برباد ہوا، صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ان سے جہاد کیوں نہ کریں، فرمایا، نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں (برا سمجھنے سے مراد دل میں برا سمجھنا اور انکار سے دل کا انکار مراد ہے)۔

۱۰۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو عَسَانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْفَلْظِ لِأَبِي عَسَانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِخْصَنٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِّئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوا أَيَّ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ *

(فائدہ) یعنی جس میں ہاتھ اور زبان سے امور منکرہ کے بدلنے کی طاقت نہ ہو، اور پھر اپنے ہی دل میں ان چیزوں کو برا سمجھے اور ان پر تکبر کرے، تو وہ گناہ سے بچ جائے گا، لیکن ان کی ہاں میں ہاں ملانے والے اور ایسے لوگوں کے نقش قدم پر چلنے والے گنہگار ہوں گے۔

۱۰۱۔ ابو الریح عتکی، حماد بن زید، معطل بن زیاد، ہشام، حسن، ضہ بن محسن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حسب سابق روایت ہے، لیکن اس میں ہے کہ جس نے کیکری کہ وہ بری ہو گیا اور جس نے برا سمجھا، سالم رہا۔

۱۰۲۔ حسن بن ربیع الجلی، ابن مبارک، ہشام، حسن، ضہ بن محسن حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسب سابق روایت مروی ہے۔ ”من رضی وتابع، کا تذکرہ نہیں ہے۔“

باب (۱۶) اچھے اور برے حاکم۔

۱۰۳۔ اسحاق بن ابراہیم خطلی، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، یزید بن یزید بن جابر، رزق بن حیان، مسلم بن قرظہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں بہترین حاکم وہ ہیں جنہیں تم چاہتے ہو اور وہ تمہیں چاہتے ہیں اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے برے حاکم وہ ہیں، جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو، وہ تم پر لعنت کرتے ہیں، عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہم ایسے حاکموں کو کوار سے کیوں نہ دفع کر دیں، فرمایا نہیں، جب تک وہ نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں، اپنے حاکموں سے جب کوئی بری بات نظر آئے تو ان کے اعمال کو برا سمجھو، مگر اطاعت سے دست کنی مت کرو۔

(فائدہ) آج کل حکام تو کیا دیگر حضرات بھی نماز نہیں پڑھتے، لہذا علت تدافع بالقتل کی اب باقی نہیں رہی۔

۱۰۴۔ واوہ بن رشید، ولید بن مسلم، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، رزق بن حیان، مسلم بن قرظہ، عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی

۱۰۱۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زَيَْادٍ وَهَيْشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِخْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُوا ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرَأَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ *

۱۰۲۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِخْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ لَمْ يَذْكُرْ *

(۱۶) بَابُ خِيَارِ الْأَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ *
۱۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْطَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ رَزِيقِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ أَعْمَتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ أَعْمَتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تُنَابِذُهُمُ بِالسَّيْفِ فَقَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَادْكُرْهُوا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوا يَدًا مِنْ طَاعَةٍ *

(۱۰۴) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَخْبَرَنِي مَوْلَى ابْنِي فَزَارَةَ وَهُوَ رَزِيقُ بْنُ حَيَّانَ أَنَّهُ

اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ تمہارے بہترین حاکم وہ ہیں جنہیں تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں تم ان کے لئے دعا کرتے ہو، اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور تمہارے برے حاکم وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں، تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسے برے حاکم کو ہم دور نہ کر دیں، آپ نے فرمایا، نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں، لیکن جب کوئی کسی حاکم کو برا کام کرتے دیکھے تو اسے برا جانے، جو کہ وہ اللہ کی نافرمانی کا کام کر رہا ہے مگر اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو، ابن جابر بیان کرتے ہیں کہ جب رزق بن حیان نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تو میں نے کہا، ابو مقدم خدا کی قسم دے کر تم سے دریافت کرتا ہوں کہ تم سے یہ حدیث مسلم بن قرقطہ نے بیان کی (یا سنی) اور آپ نے عوف بن مالک سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے یہ سن کر رزق گھٹنوں کے بل بھجک پڑے، اور قبلہ کی طرف منہ کر کے فرمایا، بے شک مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے یہ حدیث مسلم بن قرقطہ سے سنی ہے اور انہوں نے حضرت عوف بن مالک سے اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنی ہے۔

۱۰۵۔ اسحاق بن موسیٰ انصاری، ولید بن مسلم، ابن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور انہوں نے رزق بن حیان بنی فزارہ سے کہا ہے، امام مسلم بیان کرتے ہیں کہ اس روایت کو معاویہ بن صالح نے بواسطہ ربیعہ بن یزید، مسلم بن قرقطہ، عوف بن مالک، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

باب (۱۷) لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت

سَمِعَ مُسْلِمٌ بْنُ قَرْطَةَ ابْنَ عَمِّ عَوْفٍ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ أَمَّتِكُمُ الَّذِينَ تَجِبُونَهُمْ وَيَجِبُونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَمَّتِكُمُ الَّذِينَ تَبْغِضُونَهُمْ وَيَبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قَالُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ أَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالْأَمْرَ فَإِنِّي شَيْفَا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلْيَكْرَهُ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةِ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ يَعْنِي لِرُزْقِي حِينَ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ اللَّهُ يَا أَبَا الْمُقَدِّمِ لِحَدَّثَكَ بِهَذَا أَوْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ مُسْلِمٍ بْنُ قَرْطَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَنَّا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةَ فَقَالَ إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُسْلِمٍ بْنِ قَرْطَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۰۵۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ رُزْقُ بْنُ مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ قَالَ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ قَرْطَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْهِ *

(۱۷) بَابُ اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْإِمَامِ

لینے کا استہباب اور درخت کے نیچے بیت رضوان کا بیان۔

۱۰۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد (دوسری سند) محمد بن رافع، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے، تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرہ رضوان کے نیچے تھے اور یہ سرہ کار درخت ہے اور ہم نے آپ سے نہ بھاگنے پر بیعت کی اور موت پر۔

۱۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ (دوسری سند) ابن نمیر، سفیان، ابو الزبیر، حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے موت پر بیعت نہیں کی تھی، بلکہ (جہاد سے) نہ بھاگنے پر ہم نے آپ سے بیعت کی۔

۱۰۸۔ محمد بن حاتم، حجاج، ابن جریج، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ تم حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہم چودہ سو آدمی تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرہ کے درخت کے نیچے آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے مگر جد بن قیس انصاری نے بیعت نہیں کی۔ وہ اپنے اونٹ کے پیٹ کے نیچے چھپ گیا۔

(فائدہ) منقول ہے کہ انہوں نے اس کے بعد توبہ کر لی تھی اور ان کی توبہ قبول ہو گئی تھی۔

۱۰۹۔ ابراہیم بن دینار، حجاج بن محمد الامور، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں بیعت لی، انہوں نے کہا نہیں، صرف آپ نے وہاں نماز پڑھی اور حدیبیہ میں جو درخت ہے اس کے علاوہ آپ نے اور کسی درخت کے نیچے بیعت نہیں

الْحِشَّ عِنْدَ إِرَادَةِ الْقِتَالِ وَبَيَانَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ *

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعَنَاهُ وَعُمَرُ أَخَذَ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَايَعَنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَ وَلَمْ نَبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ *

۱۰۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَايَعَنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَ *

۱۰۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يَسْأَلُ كَمْ كَانُوا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ كُنَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَبَايَعَنَاهُ وَعُمَرُ أَخَذَ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَبَايَعَنَاهُ غَيْرَ جَدِّ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ اخْتِبَاءً تَحْتَ بَطْنِ بَعِيرِهِ *

۱۰۹۔ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْمُورِيُّ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَاذٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَسْأَلُ هَلْ بَايَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ صَلَّى

لی۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابوالزیر نے بیان کیا۔ انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے کنوئیں پر دعا کی (اس کا پانی بڑھ گیا)۔

۱۱۰۔ سعید بن عمرو اشعثی، سدید بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن عبدہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن تم سب زمین پر رہنے والوں سے افضل اور بہتر ہو، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اگر میری بیٹائی ہوتی، تو میں تم کو اس درخت کی جگہ دکھا دیتا۔

بِهَا وَلَمْ يُبَايِعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ إِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي بِالْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بئرِ الْحُدَيْبِيَّةِ *
۱۱۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَ سَعِيدٌ وَإِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ لَوْ كُنْتُ أَبْصِرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ *

(فائدہ) کیونکہ وہ درخت باقی نہیں رہا تھا، حضرت عمرؓ نے جب سنا کہ لوگ اس کے پاس جمع رہتے ہیں، تو انہوں نے اسے کنواں تھا کہ کہیں لوگ اس چیز کو ثواب کہا شروع کر دیں اور شریعت نے جس چیز کو ثواب یا باعث خیر و برکت قرار نہیں دیا، اسے اپنی رائے سے ثواب اور باعث خیر و برکت سمجھنا ہی بدعت ہے، اور جو شخص بدعت ایجاد کرتا ہے، تو وہ دین کی تکمیل کرنا چاہتا ہے، تو کیا دین کا کل نہیں ہوا، جو اسے ان رسومات اور بدعات ایجاد کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک بدعت کو گمراہی اور دوزخ میں لے جانے والی فرمایا ہے اور بدعت ایجاد کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ بدعت پر عمل کرنے سے ایک تو بدعت پر عمل کرنے کا گناہ اور دوسرا بڑا گناہ اسے ثواب سمجھنا ہے، اسی لئے بدعتی کو توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی، سچ ہے کافر کا مسلمان ہونا آسان، پر بدعتی کا توبہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے، اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اخیر عمر میں نگاہ جاتی رہی تھی۔

۱۱۱۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ حضرت سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ اصحابِ شجرہ کتنے تھے؟ انہوں نے کہا کہ اگر ہم لاکھ آدمی بھی ہوتے تب بھی وہاں کا کنواں ہم کو کافی ہو جاتا، ہم پندرہ سو تھے۔

۱۱۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مَرْثَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةً أَلْفٍ لَكَفَّانَا كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ *

(فائدہ) جس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم حدیبیہ پہنچے ہیں، تو اس کے کنوئیں میں ایک تمہ کے بقدر بھی پانی نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں تھوکا اور برکت کی دعا کی، چنانچہ سب نے پانی پیا اور سیراب ہو گئے بعض روایات میں تیرہ سو کی تعداد آ رہی ہے، اور بعض میں پندرہ سو کی اور اکثر روایات میں چودہ سو کی اور صحیح یہ ہے کہ چودہ سو سے زائد تھے، تو بعض نے کسر کو پورا کر کے پندرہ سو کہہ دیا، اور بعض سے کسر کو حذف کر کے چودہ سو لکھ دیا، اور جن کو صحیح تعداد معلوم نہ ہو سکی تو انہوں نے تیرہ سو کہہ دیا۔

۱۱۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبد اللہ بن ادریس، (دوسری سند) رفاعہ بن یحییٰ، خالد طحان، حصین، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو پھر بھی وہ پانی ہم سب کو کفایت کر جاتا، مگر ہم اس وقت پندرہ سو تھے۔

۱۱۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعش، سالم بن ابی الجعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ تم اس روز (حدیبیہ کے دن) کتنے تھے؟ انہوں نے کہا، چودہ سو۔

۱۱۴۔ عبد اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمرو بن مرہ، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب شجرہ تیرہ سو تھے اور اسلم (ایک قبیلہ کا نام) کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

۱۱۵۔ ابن قتی، ابوداؤد (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، حضرت نصر بن ہشیل، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریج، خالد، حکم بن عبد اللہ بن اعرج، مفضل بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے بیعت لے رہے تھے اور میں اس درخت کی ایک شاخ کو آپ کے سر سے اٹھائے ہوئے تھا، اور ہم چودہ سو تھے، ہم نے آپ سے مرنے پر بیعت نہیں کی، بلکہ نہ بھاگنے پر کی ہے۔

۱۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، یونس سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۱۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ كِلَاهُمَا يَقُولُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَّانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً *

۱۱۳- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةً *

۱۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو يَعْنِي ابْنَ مَرْثَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثَمَنَ الْمُهَاجِرِينَ *

۱۱۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۱۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ وَأَنَا رَافِعُ غَضَنًا مِنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَأْسِيهِ وَنَحْنُ أَرْبَعُ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلَكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَ *

۱۱۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۱۸۔ حامد بن عمر، ابو عوانہ، طارق، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ان لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شجرہ کے پاس بیعت کی تھی، انہوں نے کہا، پھر جب آئندہ سال ہم حج کو آئے تو اس کی جگہ معلوم نہیں ہوئی اور اگر تمہیں معلوم ہو جائے تو تم زیادہ جانتے ہو۔

(فائدہ) اس وقت اس درخت کے چھپ جانے میں یہ مصلحت تھی کہ کہیں لوگ اس کی خبر و برکت دیکھ کر اس کی پرستش نہ شروع کر دیں اور اس کا چھپ جانا یہ اللہ کی رحمت تھی۔

۱۱۹۔ محمد بن رافع، ابو احمد، نصر بن علی، ابی احمد، سفیان، طارق بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جس سال شجرہ کی بیعت ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور پھر دوسرے سال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس درخت کو بھول گئے۔

۱۲۰۔ حجاج بن شاعر، محمد بن رافع، شابہ، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے شجرہ رضوان کو دیکھا تھا، مگر پھر جو اس کے پاس آیا تو اسے پہچان نہ سکا۔

۱۲۱۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، مولیٰ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ تم نے حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کی؟ انہوں نے کہا ہر جانے پر۔

۱۲۲۔ اسحاق بن ابراہیم، حماد بن مسعدہ، یزید، حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے اسی طریقہ سے حدیث مروی ہے۔

۱۲۳۔ اسحاق بن ابراہیم، مخزومی، وہیب، عمرو بن یحییٰ، عباد بن تمیم، عبد اللہ بن زید کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا کہ یہ ابن حنظلہ لوگوں سے بیعت لے رہا ہے، انہوں نے کہا، کس چیز پر

۱۱۸۔ وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِينَ فَحَقَّقِي عَلَيْنَا مَكَانَهَا فَإِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ *

۱۱۹۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ وَقَرَأْتُهُ عَلَى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسَوَهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ *

۱۲۰۔ وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدَ فَلَمْ أَعْرِفْهَا *

۱۲۱۔ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ يَغْنَبِي ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ لِسَلْمَةَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ *

۱۲۲۔ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلْمَةَ بِمِثْلِهِ *

۱۲۳۔ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَتَاهُ

آتٍ فَقَالَ هَا ذَاكَ اَنْتُمْ حَضَلْتُمْ يُتَابِعُ النَّاسَ فَقَالَ
عَلَىٰ مَاذَا قَالَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا يُتَابِعُ عَلَىٰ هَذَا
اَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

بیعت لے رہا ہے، وہ بولا موت پر، تو انہوں نے جواب دیا کہ
میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد موت پر کسی
سے بیعت کرنے والا نہیں ہوں۔

(فائدہ) مسلم بن خلفہ نے یزید کی بیعت تو ذکر عبد اللہ بن زبیر سے بیعت کر لی تھی اور لوگوں سے اس لشکر کے قتال کے لئے بیعت کی جا
رہی تھی، جو یزید نے مسلم بن عقبہ مری کی قیادت میں حرہ کے دن روانہ کیا تھا، مجاشع بن مسعود کی روایت میں ”علی السلام والجمہاد“ اور
حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں ”علی السمع والطاعة“ ہے اور مسلم کے علاوہ دوسری کتب میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں بیعت
علی العصر کا ذکر آیا ہے، علماء نے فرمایا ہے، سب کے معنی ایک ہی ہیں، مقصود یہ ہے کہ میدان جنگ سے نہ بھاگیں گے، یا کامیابی حاصل
ہو جائے یا پھر شہید ہو جائیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۸) بَابُ تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى
اِسْتِطْطَانِ وَطَنِهِ *

باب (۱۸) جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر
جائے پھر اسے وطن بنانا حرام ہے۔

۱۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ
يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ
فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ
تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبُذُو *

۲۴- قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید بیان
کرتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع حجاج کے پاس گئے، تو وہ
بولا، اے ابن اکوع (عیاذ باللہ) تو مرتد ہو گیا، پھر جنگل میں
رہنے لگا، سلمہ بولے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت دی ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا حرام ہے اور سلمہ اپنے
وطن نہیں گئے ہوں گے، بلکہ کسی اور مقام پر جنگل میں رہنے ہو گئے، دوسرے یہ کہ مدینہ میں رہنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
موجودگی میں فرض تھا، یا فتح مکہ سے قبل اس کی فرضیت تھی، کیونکہ مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد تھی اور جب مکہ مکرمہ فتح
ہو گیا تو اب اس کی حاجت باقی نہ رہی، اسی لئے آپؐ نے فرمایا، لا ہجرۃ بعد الفتح۔

(۱۹) بَابُ الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى
الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى لَا
هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ *

باب (۱۹) فتح مکہ مکرمہ کے بعد اسلام یا جہاد یا امور
خیر پر بیعت ہونا، اور اس کے بعد ہجرت کا حکم نہ
رہنے کا مطلب۔

۱۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبُو جَعْفَرٍ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَاءَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ
عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ حَدَّثَنِي مُجَاشِعُ بْنُ
مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۵- محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، عاصم الاحول، ابو عثمان
نہدی، مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت پر
بیعت کرنے کے لئے آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ ہجرت تو مہاجرین کے لئے گزر گئی ہے لیکن اب اسلام، جہاد اور نیکی کے کاموں پر بیعت کرو۔

وَسَلَّمَ أَبَايَعُهُ عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ إِنَّ الْهَجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ *

(فائدہ) یعنی جس فضیلت والی ہجرت کا فتح مکہ سے قبل حکم ہوا تھا، اس کا ثواب تو مہاجرین حاصل کر چکے اب تو اس کا حکم باقی نہیں رہا ہے واللہ اعلم بالصواب

۱۲۶۔ سوید بن سعید، علی بن مسہر، عاصم، ابو عثمان، مجاشع بن مسعود سلمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے بھائی ابو معبد کو مکہ فتح ہو جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا، اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے ہجرت پر بیعت لیجئے، آپ نے فرمایا، ہجرت تو مہاجرین کے ساتھ ہو چکی، میں نے عرض کیا، پھر آپ کس چیز پر اس سے بیعت کریں گے؟ فرمایا، اسلام، جہاد اور امور خیر پر، ابو عثمان کہتے ہیں کہ میں ابو سعید سے ملا اور ان سے مجاشع کا قول نقل کیا، انہوں نے کہا مجاشع نے سچ کہا۔

۱۲۶- وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السَّلْمِيُّ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبُدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعُهُ عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ قَدْ مَضَتْ الْهَجْرَةُ بِأَهْلِهَا قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ تَبَايَعُهُ قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مَجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ *

۱۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، عاصم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ باقی اس میں مجاشع کے بھائی سے ملنے کا تذکرہ ہے، ان کے بھائی ابو معبد کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

۱۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مَجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا مَعْبُدٍ *

۱۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، مجاہد، طاووس، حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا کہ اب ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جس وقت تم سے جہاد میں نکلنے کے لئے کہا جائے تو جہاد کے لئے نکلو۔

۱۲۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيَّةٌ وَإِذَا اسْتَفْرَغْتُمْ فَأَنْفِرُوا *

(فائدہ) امام نووی دار الحرب سے دار الاسلام تک تو قیامت تک ہجرت باقی رہنے کے قائل ہیں، مقصود یہ ہے کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے کا حکم باقی نہیں رہا کیونکہ وہ دار الاسلام ہو گیا، یا یہ کہ وہ خصوصی اور فضیلت والی ہجرت جس کا صحابہ کو حکم ہوا تھا اور انہوں نے اس فضیلت کو حاصل کر لیا، اب وہ باقی نہیں رہی۔

۱۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، کجع، سفیان، (دوسری

۱۲۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو

سند) اسحاق بن منصور، ابن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل بن مہملہل (تیسری سند) عبد بن حمید، عبید اللہ بن موسیٰ، اسراہیل منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۳۰۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ بن حبیب بن ابی ثابت، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین، عطاء، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت ہے اور جس وقت تم سے جہاد میں جانے کے لئے کہا جائے تو چل پڑو۔

(فائدہ) اعرابی نے اہل و عیال اور اسباب چھوڑ کر مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقارنت چاہی تھی، آپؐ نے اس وجہ سے یہ فرمایا کہ کہیں اس سے آپؐ پر عمل نہ ہو سکے اور پھر یہاں سے چلا جائے۔

۱۳۱۔ ابو بکر بن خالد باہلی، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن عمرو اوزاعی، ابن شہاب زہری، عطاء بن یزید لیشی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا، ارے ہجرت بہت مشکل ہے، آپؐ نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں، اس نے کہا، جی ہاں! تو آپؐ نے ارشاد فرمایا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے، وہ بولاجی ہاں! تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مسندروں کے پار عمل کرتا رہ، اللہ تعالیٰ تیرے کسی بھی عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔

۱۳۲۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، محمد بن یوسف اوزاعی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو نہیں چھوڑے گا، باقی اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ جب وہ پانی پینے آتے ہیں، تو ان کا دودھ دھو تا ہے، وہ بولاجی

کَرِيبًا قَالًا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ يَعْنِي ابْنَ مَهْمَلَهْل ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۳۰۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهَجْرَةِ فَقَالَ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَانْفِرُوا *

۱۳۱۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْدٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهَجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَوَيْتَ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَزَالَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا *

۱۳۲۔ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَوْزَاعِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَنْ يَزَالَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَهَلْ

نَحْلِبُهَا يَوْمَ وَرَدِهَا قَالَ نَعَمْ*

(۲۰) بَابُ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَاءِ*

ہاں۔

باب (۲۰) عورتوں سے کس طرح بیعت لینی

چاہئے۔

۳۳۱۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ مسلمان عورتیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے آئیں تو آپ اس آیت کے ذریعے ان کا امتحان لیتے، یا ایہا النبی ارح، یعنی اے نبی جب تیرے پاس مسلمان عورتیں اس بات پر بیعت کرنے آئیں کہ اللہ کا شریک نہ ٹھہرائیں گی، چوری نہ کریں گی اور نہ زنا کریں گی (آخر تک) حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں پھر ان مسلمان عورتوں میں سے جو کوئی ان باتوں کا اقرار کرتی تو گویا بیعت کا اقرار کرتی، اور جب اپنی زبان سے اقرار کر لیتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیتے جاؤ، بس اب میں تم سے بیعت لے چکا، خدا کی قسم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا، البتہ آپ ان سے بیان کے ذریعہ بیعت لیتے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کبھی بھی کسی چیز کا اقرار نہیں لیا ہے مگر جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبھی نہیں لگی، بلکہ جب وہ اقرار کر لیتیں تو آپ زبانی فرمادیتے کہ جاؤ، میں تم سے بیعت کر چکا۔

۱۳۳- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرَحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتْ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْتَحَنَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِخْنَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقَرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُنَّ وَلَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا مَسَّتْ كَفَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّ امْرَأَةً قَطُّ وَكَانَ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُنَّ كُلَّامًا*

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہئے، ان کا ہاتھ چھونے اور پکڑنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے اور مردوں سے زبان سے بھی اور ہاتھ پکڑ کر بھی بیعت لینی چاہئے آج کل جو دستور چلا آ رہا ہے کہ پیر صاحب مرید کی ہاتھ پکڑتے ہیں، پردہ وغیرہ کا کوئی اہتمام نہیں ہے اور نیز پیر صاحب کی ساجزادی سے مریدوں کو پردہ واجب نہیں اور نہ مریدی کو پیر صاحب وغیرہ ذلک، یہ تمام چیزیں ناجائز، منکرات اور گمراہ ہیں، ایسے پیر صاحب سے بیعت کس خوبی کی جائے کہ جس کی ابتدا ہی معصیت اور گمراہی پر ہے۔

اللہم احفظنا۔

۱۳۴- ہارون بن سعید ایلی، ابو الطاہر، ابن وہب، مالک ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں کی بیعت کے متعلق فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کبھی بھی کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا، البتہ آپ زبانی عہد لیتے، پھر جب زبانی عہد لیتے اور وہ اسے منظور کر لیتیں تو آپ فرماتے جاؤ، میں نے تجھ سے بیعت کر لی۔

باب (۲۱) حسب استطاعت فرمان پذیری اور اطاعت شعاری پر بیعت۔

۱۳۵- یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، عبد اللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمان سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی اور آپ نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی کہو، کہ جتنا مجھ سے ہو سکے گا۔

باب (۲۲) سن بلوغ۔

۱۳۶- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لڑائی کے لئے پیش ہوا اور میں چودہ سال کا تھا، آپ نے مجھے اجازت نہ دی اور پھر خندق کے دن پیش ہوا، اور اس وقت میں پندرہ سال کا تھا، تو آپ نے مجھے اجازت دیدی، نافع بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں عمر بن عبد العزیز خلیفہ تھے میں نے ان کے سامنے آکر یہ حدیث بیان کی، انہوں نے کہا یہی بالغ اور سننے کی حد ہے، چنانچہ انہوں نے اپنے عاملوں کو لکھ دیا کہ جو پندرہ سال کا ہو جائے اس کا حصہ لگائیں اور جو اس سے کم کا ہو اسے بچوں ہی میں شام کریں۔

۱۳۴- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيهِ امْرَأَةٌ قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ قَالَ أَذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكَ *

(۲۱) بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ *

۱۳۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ أَيُّوبَ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ *

(۲۲) بَابُ بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوغِ *

۱۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرْضَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُحْزَنِي وَعَرْضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ فَكَتَبَ إِلَى عُمَارَةَ أَنْ يَفْرَضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ *

۱۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، عبد الرحیم بن سلیمان (دوسری سند) محمد بن ثنی، عبد الوہاب ثقفی، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ بھی ہے کہ میں چودہ برس کا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوٹا سمجھا۔

باب (۲۳) جب اس بات کا ذکر ہو کہ قرآن مجید کفار کے ہاتھ لگ جائے گا تو ان کے ملک میں لے جانے کی ممانعت۔

۱۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں قرآن کریم دشمن کے ملک میں لے جانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

۱۳۹۔ قتیبہ، لیث (دوسری سند) ابن ربیع، لیث، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے قرآن مجید کو دشمن کے ملک میں لے جانے سے منع فرمایا ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ پڑ جائے۔

۱۴۰۔ ابو ربیع عتکی، ابو کامل، حماد، ایوب، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن لے کر نہ جاؤ، مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے، ایوب بیان کرتے ہیں کہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے اور وہ تم سے جھگڑا کر نا شروع کر دیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ کہیں دشمن اس کی بے ادبی نہ کریں اور اگر اس کا خدشہ نہ ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں، یہی امام ابو حنیفہ اور دیگر ائمہ کا مسلک ہے۔

۱۳۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي الثَّقَفِيَّ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَاسْتَصْغَرَنِي *

(۲۳) بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ إِلَى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ وَقُوعُهُ بِأَيْدِيهِمْ *

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ *

۱۳۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ *

۱۴۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا أَمْنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ قَالَ أَيُّوبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمَوْكُمْ بِهِ *

۱۴۱۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

عمر، سفیان، ثقفی، ایوب (تیسری سند) ابن رافع، ابن ابی ندیک، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی ابن علیہ اور ثقفی کی روایت میں ”فانی اخاف“ کا لفظ ہے اور سفیان اور ضحاک بن عثمان کی روایت میں ”مخافة ان ینا لہ العدو“ کا لفظ ہے۔

إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَالثَّقَفِيُّ كُلُّهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُذَيْلٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَلِيٍّ وَالثَّقَفِيِّ فَإِنِّي أَخَافُ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ مَخَافَةٌ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ *

(۲۴) بَابُ الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْحَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا *

باب (۲۴) گھوڑ دوڑ (۱) اور گھوڑوں کو اس کے لئے تیار کرنا۔

۱۴۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بِالْحَيْلِ الَّتِي قَدْ أَضْمَرْتُ مِنَ الْخَفِيَاءِ وَكَانَ أَمْدُهَا نَبِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْحَيْلِ الَّتِي لَمْ تَضْمَرَ مِنَ النَّبِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا *

۱۴۲- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مالک، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی جو کہ دوڑ کے لئے تیار کئے تھے، مقام ہیاء سے، وہیہ سے بنی زریق کی مسجد تک دوڑ کرائی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے دوڑ کرائی۔

(فائدہ) مقام ہیاء اور ہویہ الوداع کے درمیان تقریباً چھ میل کا فاصلہ ہے اور ایسے ہی ہویہ الوداع اور مسجد بنی زریق کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے، بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں اس مسافت کا بیان ہے، امام نووی اور امام بدر الدین یحییٰ فرماتے ہیں کہ گھوڑ دوڑ، گھوڑوں کو دوڑ کے لئے تیار کرنا یا جماع امت جائز ہے، امام قرطبی فرماتے ہیں اس کے جواز میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور گھوڑوں کی تضمیر یہ ہے کہ ان کا دائرہ چارہ کم کر کے اور ایک گرم بھول پہنا کر بند کو ٹھڑی میں بند کر دیں تاکہ اسے خوب پسینہ آئے اور گوشت کم ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ دوڑنے میں تیزی ہو۔ (نووی جلد ۲ ص ۱۳۲) یعنی جلد ۴ ص ۵۸ اور جلد ۱۳ ص ۱۶۰

(۱) گھوڑ دوڑ بلا عوض ہو تو بالاتفاق جائز ہے اور اگر بالعوض ہو تو پھر اس کی کئی صورتیں ہیں۔ (۱) عوض اور انعام کسی ایسے شخص کی طرف سے ہو جو مقابلہ میں شریک نہ ہو جیسے امام یا کوئی اور شخص جیتنے والے کے لئے یا سب کے لئے درجہ بدرجہ انعام مقرر کر دے تو یہ صورت بھی بالاتفاق جائز ہے۔ (۲) مقابلہ میں شریک حضرات میں سے کسی ایک کی طرف سے عوض کی شرط ہو دوسروں کی طرف سے نہ ہو جیسے دو مقابلہ کرنے والوں میں سے ایک کہے کہ اگر تو جیت گیا تو میں تمہیں کچھ انعام وغیرہ دوں گا اگر میں جیت گیا تو تیرے ذمہ کچھ نہیں، یہ صورت بھی ائمہ اربعہ کے ہاں جائز ہے۔ (۳) مقابلہ میں شریک افراد میں سے ہر ایک کی طرف سے عوض کی شرط ہو کہ جو ہار گیا اس کے ذمہ کچھ عوض وغیرہ واجب ہے جو بھی ہار گیا جیتنے والے کے ذمہ کچھ نہیں۔ یہ بالاتفاق حرام ہے اور یہ صورت قمار اور جوا ہے۔

۱۴۳- یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن روح، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد۔
(دوسری سند) خلف بن شہام، ابوالریح، ابوالکامل، حماد بن زید،
ایوب۔

(تیسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل ایوب۔

(چوتھی سند) ابن نمیر، یواسطہ اپنے والد۔

(پانچویں سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ۔

(چھٹی سند) محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ قطان، عبید اللہ۔

(ساتویں سند) علی بن جرود احمد بن عبدہ، ابن ابی عمر، سفیان،

اسماعیل بن امیہ۔

(آٹھویں سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن

عقبہ۔

(نویں سند) ہارون بن سعید الطی، ابن وہب، اسماء، نافع،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مالک کی روایت کی

طرح حدیث مروی ہے، باقی ایوب کی روایت جو بواسطہ حماد اور

ابن علیہ کے ہے، اس میں اتنی زیادتی ہے کہ حضرت عمرؓ نے

فرمایا میں آگے بڑھ گیا اور گھوڑا مجھے لے کر مسجد پر چڑھ گیا۔

باب (۲۵) گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر

(فضیلت) رکھی گئی ہے۔

۱۴۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی میں خیر اور برکت قیامت تک موجود

ہے۔

۱۴۵- قتیبہ، ابن روح، لیث بن سعد۔ (دوسری سند) ابوبکر بن

ابی شیبہ، علی بن مسہر، عبد اللہ بن نمیر، (تیسری سند) ابن

۱۴۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ

رُمَح وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ

حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ

قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَ

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ

ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو

بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا

يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ

حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خُنْجَرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ

أَبِي عَمْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

أُمَيَّةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ

عُقَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَلْبَلِيُّ حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كُلُّ

هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ

مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنْ رِوَايَةِ

حَمَّادٍ وَابْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَجِئْتُ سَابِقًا

فَطَفَفْتُ بِي الْفَرَسَ الْمَسْجِدَ *

(۲۵) بَابُ الْخَيْلِ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ

إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۱۴۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي

نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۱۴۵- وَحَدَّثَنَا قَتِيبَةُ وَابْنُ رُمَح عَنْ اللَّيْثِ بْنِ

سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

نمیر، بواسطہ اپنے والد (چوتھی سند) عبید اللہ بن سعید، یحییٰ، عبید اللہ (پانچویں سند) ہارون بن سعید ابلی، ابن وہب، اسامہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مالک عن نافع“ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا
ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ
حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
حَدَّثَنِي أَسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ
عَنْ نَافِعٍ *

۱۴۶۔ نصر بن علی جہضمی، صالح بن حاتم بن وردان، یزید بن زریج، یونس بن عبید، عمرو بن سعید، ابو زرہ بن عمرو بن جریر، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گھوڑے کی پیشانی کے بال اپنی انگلی سے مل رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک کے لئے خیر اور برکت وابستہ ہے، یعنی ثواب اور غنیمت۔

۱۴۶- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ
وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمٍ بْنِ وَرْدَانَ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ
قَالَ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا
يُونُسُ بْنُ عَبْدِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي
زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُولُ
الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ *

۱۴۷۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، یونس سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۴۷- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا
عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (ذکر کیا، عامر، عروہ باقری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خیر و برکت گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک کے لئے وابستہ ہے یعنی اجر و ثواب اور غنیمت۔

۱۴۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ
الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ *

۱۴۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل، ابن ادریس، حصین، شعبی، عروہ باقری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی پیشانی سے بندھی

۱۴۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ فَضِيلٍ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ
الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ہوئی ہے، عرض کیا گیا، یا رسول اللہؐ کس وجہ سے آپؐ نے فرمایا، ثواب اور غنیمت ہے، قیامت تک کے لئے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَقْصُودٌ بِنَوَاصِي الْحَبْلِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِ ذَاكَ قَالَ الْآخِرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

(فائدہ) اس لئے قیامت تک جہاد باقی رہے گا، اور کسی بھی وقت خیر و برکت اس سے جدا ہونے والی نہیں ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ ان احادیث سے جہاد کے لئے گھوڑا رکھنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے، اور دیگر احادیث میں جو آیا ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہے، اس سے وہ گھوڑے مراد ہیں جو جہاد کے لئے نہ ہوں، یا بعض گھوڑے مبارک ہیں اور بعض منحوس، مترجم کہتا ہے جن حضرات کو گھوڑا رکھنے کا شوق ہو اور ان کے پاس گھوڑا نہ ہو اور نہ اس کی طاقت رکھتے ہوں، تو انہیں اعمال بالنیات، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں بھی ثواب سے محروم نہیں فرمائے گا۔

۱۵۰۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، حصین سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، لیکن اس میں عروہ بن جعد کہا ہے۔

۱۵۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عُرْوَةُ ابْنُ الْمُجَلَّدِ *

۱۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، خلف بن ہشام، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان، شیبہ بن غرقہ، عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، باقی اس میں اجر و ثواب کا تذکرہ نہیں ہے اور سفیان کی روایت میں لفظ ”عن“ کے بجائے ”سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنْ شَيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآخِرُ وَالْمَغْنَمُ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۵۲۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابن شعث، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی اسحاق، عیزار بن حرث، عروہ بن جعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت مروی ہے، باقی اس میں ثواب اور غنیمت کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۵۲۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْعِزَّارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْحَجَّادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْآخِرُ وَالْمَغْنَمُ *

(فائدہ) عروہ بن جعد اور عروہ بارقی دونوں ایک ہی ہیں۔

۱۵۳۔ عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن شعث، ابن بشار، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوالتیاج، حضرت انس

۱۵۳۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

۱۵۳۔ یحیٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوالتیاہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور حسب سابق بیان کیا۔

باب (۲۶) گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں۔

۱۵۵۔ یحیٰ بن یحیٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابو کریب، کعبہ سفیان، مسلم بن عبد الرحمن، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اشکل گھوڑے کو برا تصور فرماتے تھے۔

۱۵۶۔ محمد بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) عبد الرحمن بن بشر، عبد الرزاق، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی عبد الرزاق کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اشکل گھوڑا وہ ہے جس کا داہنا پاؤں اور بائیں ہاتھ سفید ہو، یا داہنا ہاتھ اور بائیں پاؤں سفید ہو۔

(فائدہ) اور اکثر اہل لغت کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک پاؤں گھوڑے کے اپنے رنگ کا، یا تین ہم رنگ اور ایک سفید، اور ابن وریہ بیان کرتے ہیں کہ اشکل وہ ہے جس کے ایک طرف کا ہاتھ اور پاؤں سفید ہو، یا ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پیر، مترجم کہتا ہے کہ حضور کا اشکل گھوڑے کو اچھا نہ سمجھنے کی ممکن ہے یہ وجہ ہو کہ اس کو رکھنے کے بعد آپ نے اس میں کوئی خوبی محسوس نہ فرمائی ہو، واللہ اعلم۔

۱۵۷۔ محمد بن بشر، محمد بن جعفر (دوسری سند) محمد بن شافعہ، وہب بن جریر، شعبہ، عبد اللہ بن یزید نخعی، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اشکل گھوڑا وہ ہے جس کا داہنا پاؤں اور بائیں ہاتھ سفید ہو، یا داہنا ہاتھ اور بائیں پاؤں سفید ہو۔

يَحْتَمِي بَنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ * ۱۵۴ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْلِهِ *

(۲۶) بَاب مَا يُكْرَهُ مِنَ صِفَاتِ الْخَيْلِ *

۱۵۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشَّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ *

۱۵۶ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَمِيصًا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشَّكَالُ أَنْ يَكُونَ الْفَرْسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى *

۱۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ حَرِيرٍ حَدَّثَنَا جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

وسلم سے وکیع کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی وہب کی روایت میں ”عبداللہ بن یزید“ کا لفظ ہے اور نخعی کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۲۷) جہاد فی سبیل اللہ اور راہ خدا میں نکلنے کی فضیلت۔

۱۵۸۔ زبیر، جریر، عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص کا ضامن ہے جو اللہ کے راستہ میں نکلے اور نہ نکلے مگر میرے راستہ میں جہاد کے لئے اور مجھ پر ایمان رکھتا ہو، اور میرے رسولوں کی تقدیق کرتا ہو، اللہ فرماتا ہے ایسا شخص میری حفاظت میں ہے، یا تو میں اسے (شہادت دے کر) جنت میں داخل کروں گا یا اسے اس کے گھر کی طرف ثواب اور غنیمت دے کر واپس کروں گا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، کوئی زخم بھی ایسا نہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لگے مگر وہ قیامت کے دن اسی شکل میں آئے گا جیسا کہ دنیا میں لگا تھا، اس کا رنگ تو خون کا ہو گا اور خوشبو مشک جیسی، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، اگر مسلمان پر دشوار نہ ہو تا تو میں کسی بھی ایسے لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا، لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں کہ مسلمانوں کو سواریاں دوں اور نہ ان کے پاس اتنی گنجائش ہے اور مسلمانوں پر یہ شاق ہو گا کہ وہ میرے ساتھ نہ چلیں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کروں، پھر مارا جاؤ، پھر جہاد کروں، پھر مارا جاؤ، پھر جہاد کروں اور پھر مارا جاؤں

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِ حَلِيبٍ وَكَيْمٍ وَقِي رَوَايَةً وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَزِيمَةَ وَأَمَّا يَذْكُرُ النَّخَعِيُّ *

(۲۷) بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۱۵۸۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَلِمَا نَا بِي وَتَصَدِّقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أَذْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلِمٍ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِينَ كَلِمَ لَوْثُهُ لَوْثُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِسْكٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا وَلَكِنْ لَا أَحُدُ سَعَةً فَأَخْلِفُهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوِ دِدْتُ أَنِّي أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَقْتُلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأَقْتُلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأَقْتُلُ *

(فائدہ) یعنی بار بار راہ خدا میں جہاد کروں، پھر شہید ہوں، پھر زندہ ہوں، پھر شہید ہوں، اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور نیز معلوم ہوا کہ اس کے برابر اور کوئی دوسری عبادت نہیں ہے نیز حدیث سے بشریت رسول بھی ہو گئی کیونکہ شہادت ملائکہ کی

شان نہیں ہے، مگر تادم کے لئے اترے ہیں، شہادت انبیاء کرام اور دوسرے انسانوں ہی کو حاصل ہوا کرتی ہے۔

۱۵۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ابُو كَرِيبٌ، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *
۱۵۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن فضیل، عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۶۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعَيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ *
۱۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مغیرہ بن عبد الرحمن حنزی، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے اور اس کے گھر سے نکلنے کی وجہ صرف جہاد فی سبیل اللہ اور تصدیق کلمۃ اللہ ہو، بایں طور کہ اللہ تعالیٰ اسے (شہادت دے کر) جنت میں داخل کرے گا، یا مع ثواب اور غنیمت کے اس کے گھر میں واپس کر دے گا، جہاں سے وہ نکلا تھا۔

۱۶۱۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَرْحُهُ يَنْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرَّيْحُ رِيحُ مِسْلِكٍ *
۱۶۱۔ عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کوئی ایسا نہیں جو کہ راہ خدا میں زخمی ہو تا ہو اور اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے، اس شخص سے جو کہ راہ خدا میں زخمی ہوتا ہے۔ مگر قیامت کے دن جب وہ آئے گا تو اس کا زخم بہتا ہوگا رنگ تو اس کا خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

۱۶۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلِمَةٍ يُكَلِّمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ تَفَحَّرَ دَمُ اللَّوْنِ لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرَفُ عَرَفُ الْمِسْكِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ

سبب نہ ہوتا تو میں راہ خدا میں لڑنے والے کسی دستہ فوج سے پیچھے نہ ہوتا، لیکن مجھ میں اتنی تنگی نفس نہیں کہ سب مسلمانوں کو سواریاں دوں، اور ان میں بھی اتنی وسعت نہیں کہ سب میرے ساتھ جائیں اور یہ بھی انہیں گوارا نہیں ہے کہ وہ سب میرے بعد بیٹھے رہیں۔

۱۶۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ اگر مسلمانوں کو دشواری نہ ہوتی تو میں ہر لشکر کے ساتھ چلتا، بقیہ حدیث اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میری آرزو ہے کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں جیسا کہ حدیث ابو زرہ عن ابی ہریرہ میں مضمون گزر چکا ہے۔

(فائدہ) موت و حیات کا طائر ہونا اور اس بات کی تمنا و خواہش کرنا، یہ سب بشریت کے خواص اور لوازمات میں سے ہیں، ملائکہ کے اندر تو یہ جذبات اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کئے اس حدیث سے بھی صاف طور پر بشریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی فعلیات ثابت ہو گئی۔ اور نیز آپ کی تمنا و خواہش بتا رہی ہے کہ انبیاء کرام کے قبضہ میں کوئی چیز نہیں ہے، ان الحکم الامارہ۔

۱۶۴۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب ثقفی (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ (تیسری سند) ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، یحییٰ بن سعید، ابوصالح، حضر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میری امت کو دشواری نہ ہوتی تو میں کسی بھی لشکر سے پیچھے رہنا پسند نہ کرتا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۶۵۔ زہیر بن حرب، جریر، سیبیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ اس شخص کا ضامن ہے جو اس کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلے (یہاں تک) کہ آپ نے فرمایا میں کسی بھی لشکر سے جو کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلے، پیچھے

فِي يَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَغْلِبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِعَدِيَّ *

۱۶۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أَحْيَا بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۱۶۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي الثَّقَفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۱۶۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ مَا تَخَلَّفْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى *

نذر ہوتا۔

باب (۲۸) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہید ہونے کی فضیلت۔

۱۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر، شعبہ، قتادہ، حمید، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور خدا کے ہاں اس کے لئے کوئی درجہ خیر بھی ہو تو وہ نہیں چاہتا کہ دنیا میں لوٹ کر جائے اور نہ دنیا و مافیہا لینا پسند کرتا ہے، البتہ شہید جب شہادت کی فضیلت دیکھتا ہے تو آرزو کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آئے اور پھر مارا جائے۔

۱۶۷۔ محمد بن ثقفی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہو جاتا ہے وہ دنیا میں لوٹ کر جانا پسند نہیں کرتا، اگرچہ روئے زمین کی تمام چیزیں اسے مل جائیں، البتہ شہید جب اپنی عزت و تکریم کو دیکھتا ہے تو آرزو اور خواہش کرتا ہے کہ لوٹ کر جائے اور دس مرتبہ پھر (خدا کی راہ میں) شہید کیا جائے۔

۱۶۸۔ سعید بن منصور، خالد بن عبد اللہ الواسطی، سہیل بن ابی صالح، یواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ جہاد فی سبیل اللہ کے برابر بھی کوئی چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا لوگوں میں اس چیز کی طاقت نہیں ہے، صحابہ نے دو یا تین مرتبہ اسی چیز کا اعادہ کیا، آپؐ نے فرمایا، اس کے برابر (عمل کرنے کی) کسی میں طاقت نہیں، تیسری مرتبہ فرمایا، مجاہد فی سبیل اللہ جہاد فی سبیل اللہ سے واپسی تک ایسا ہوتا ہے جیسا کہ صائم الدہر شب زندہ دار ہو، ہر وقت احکام الہی کی

باب فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى *

۱۶۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا أَنَّهَا تَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَا أَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ *

۱۶۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُجِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرِ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ *

۱۶۸ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ قَالَ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ وَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ مِثْلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَفْتَرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ

تقیل میں مصروف ہو، روزہ اور نماز سے کسی قسم کی سستی بھی نہ پیدا ہوتی ہو۔

الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى *

۱۶۹۔ تقیہ بن سعید، ابو عوانہ، (دوسری سند) زبیر بن حرب، جریر، (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ ابو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہیل سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۷۰۔ حسن بن علی حلوانی، ابو توبہ، معاویہ بن سلام، زید بن سلام، ابو سلام، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس تھا ایک شخص بولا کہ مسلمان ہو جانے کے بعد سوائے حاجیوں کو پانی پلانے کے میں اور کسی عمل کو اتنا نہیں سمجھتا، دوسرا بولا میں مسلمان ہونے کے بعد مسجد حرام کو آباد کرنے اور اسے تعمیر کرنے کے علاوہ اور کسی عمل کو اس کے برابر نہیں سمجھتا، تیسرا بولا کہ تم لوگوں نے جو کچھ کہا، اس سے جہاد فی سبیل اللہ افضل ہے، حضرت عمرؓ نے انہیں ڈانٹا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس آوازیں مت بلند کرو اور یہ جمعہ کا دن تھا، اور جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد خدمت اقدس میں حاضر ہو کر تمہارے آپس کے اختلاف کو حضور سے دریافت کر دوں گا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اجعلتم سقایۃ الحاج و عمارة المسجد الحرام کمن امن بالله والیوم الاخر و جاهد فی سبیل اللہ، آخر آیت تک۔

۱۶۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *
۱۷۰- حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَنِبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا أَبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا مَا أَسْقَى الْحَاجَّ وَقَالَ آخَرُ مَّا أَبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَوَجَّهَهُمْ عُمَرُ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مَنِبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَكِنْ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (أَجْعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ) الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا *

(فائدہ) یعنی جہاد فی سبیل اللہ کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔

۱۷۱۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ، زید، ابو سلام، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اور ابو توبہ کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۷۱- وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَنِبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِثَلٍ حَدِيثُ أَبِي تَوْبَةَ *

باب (۲۹) صبح یا شام کو راہ خدا میں نکلنے کی فضیلت۔

۱۷۲۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبح یا شام کو راہ خدا میں نکلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

۱۷۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن ابو حازم، بواسطہ اپنے والد، سہل بن سعد الساعدی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا صبح کے وقت میں بندہ کارہ خدا میں نکلنا دنیا و ما فیہا سے افضل ہے۔

۱۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، ابو حازم، سہل بن سعد ساعدی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو ایک مرتبہ نکلنا دنیا و ما فیہا سے افضل ہے۔

۱۷۵۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، یحییٰ بن سعید، ذکوان بن ابی صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میری امت سے کچھ لوگ ایسے نہ ہوتے اور حدیث بیان کی اور اس کے بعد آخر میں فرمایا، راہ خدا میں شام کو یا صبح کو نکلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

۱۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، زہیر بن حرب، مقرئ عبد اللہ بن یزید، سعید بن ابی ایوب، شریک بن جہل، معافری، ابو عبد الرحمن بن حبلی، حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت

(۲۹) بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا جَحَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا *

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْغَدْوَةُ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا *

۱۷۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي جَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا *

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي وَسَاقَ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ وَلَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا *

۱۷۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَإِسْحَاقَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَحْرَانِ حَدَّثَنَا الْمُقَرَّرِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

آب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہ خدا میں ایک مرتبہ صبح نکلتا یا ایک مرتبہ شام کو نکلتا، ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر آفتاب نکلتا ہے، یا غروب ہوتا ہے۔

۱۷۷۔ محمد بن عبد اللہ بن قہزاذ، علی بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، سعید بن ابی ایوب، حیوہ بن شریح، شریح بن ابی ایوب، ابو عبد الرحمن بن جریج، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۳۰) مجاہد کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت میں کیا کیا درجات تیار کئے ہیں۔

۱۷۸۔ سعید بن منصور، عبد اللہ بن وہب، ابویہانی خولانی، ابو عبد الرحمن حمیلی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابو سعید جو اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا، اس کے لئے جنت واجب ہے، ابو سعید کو یہ فرمان بہت عمدہ معلوم ہوا، انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ پھر فرمائیے، حضور نے پھر فرمایا، اور فرمایا ایک بات اور بھی ہے جس کے ذریعہ بندہ کے جنت میں سو درجے بلند ہوتے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان، میں نے کہا وہ کیا ہے یا رسول اللہ، فرمایا جہاد فی سبیل اللہ، جہاد فی سبیل اللہ۔

باب (۳۱) جو راہ خدا میں مارا جائے، قرض کے

أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي شَرْحِبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ الْمَعْفَرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ *

۱۷۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْزَادَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَحْيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدَّثَنِي شَرْحِبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سِوَاءَ *

(۳۰) بَابُ بَيَانِ مَا أَعَدَّ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمُجَاهِدِ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ *

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِيٍّ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجَبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعْلَهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

(۳۱) بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

علاوہ اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں

۱۷۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ نے صحابہ کرام کے مجمع میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ جہادی سبیل اللہ اور ایمان باللہ سب سے افضل اعمال ہیں، یہ سر کا ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ فرمائیے، اگر میں راہ خدا میں مارا جاؤں، تو میرے گناہوں کی معافی ہو جائے گی؟ آپ نے فرمایا ہاں، اگر راہ خدا میں مارے جاؤ، اور ایمان پر رہے رہو اور ثواب کی امید رکھو، دشمن کی جانب متوجہ رہو، اور پشت پھیر کر نہ بھاگو، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے کیا کہا تھا۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے کہا تھا کہ اگر میں راہ خدا میں مارا جاؤں تو میرے گناہوں کی معافی ہو جائے گی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں بشرطیکہ تم جھے رہو، ایمان اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے دشمن کی جانب متوجہ رہو اور پشت پھیر کر نہ بھاگو، مگر قرض معاف نہیں ہو گا کیونکہ جبریل نے مجھ سے ابھی یہی کہا ہے۔

۱۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن شعث، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، سعید بن ابی سعید مقبری، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کر دیا جاؤں اور لیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۸۱۔ سعید بن منصور، سفیان، عمرو بن دینار، محمد بن قیس (دوسری سند) محمد بن عثمان، محمد بن قیس، عبد اللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ کی زیادتی کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ

كَفَرْتُ خَطَايَاهُ إِلَّا الدِّينَ *

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَكْفُرَ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرٌ مُدْبِرٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتَكْفُرَ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرٌ مُدْبِرٌ إِلَّا الدِّينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي ذَلِكَ *

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْنَى ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ *

۱۸۱۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خبر پر تشریف فرماتے، کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا اگر میں اپنی تلوار سے مار جاؤں، تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ اور بقیہ روایت مقبری کی روایت کی طرح ہے۔

۱۸۲۔ زکریا بن یحییٰ بن صالح مصری، بفضل بن فضالہ، عیاش بن عباس قتبی، عبداللہ بن یزید، ابی عبدالرحمن حللی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شہید کے قرض کے علاوہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(فائدہ) معلوم ہوا حقوق اللہ کی معافی ہو جاتی ہے، حقوق العباد کی معافی نہیں ہوتی (تو ہی جلد ۲ ص ۳۵)

۱۸۳۔ زہیر بن حرب، عبداللہ بن یزید مقری، سعید بن ابی ایوب، عیاش بن عباس قتبی، ابی عبدالرحمن حللی، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، راہ خدا میں مارا جانا قرض کے علاوہ تمام گناہوں کی معافی کا سبب ہے۔

باب (۳۲) شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور وہ اپنے رب کے نزدیک رزق دیئے جاتے ہیں۔

۱۸۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، عیسیٰ بن یونس، اعمش (تیسری سند) محمد بن عبداللہ بن نمیر اسباط، ابو معاویہ، اعمش، عبداللہ بن مرہ، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے آیت ”وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ“ کی تفسیر وریافت کی، تو

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ أَحَدَهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْعَجِيرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمُقْبَرِيِّ *

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَغْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عِيَّاشٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ *

۱۸۳۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ *

(۳۲) بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي الْحَيَّةِ وَأَنَّهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ *

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بَنِ مَرَّةً عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ) قَالَ أَمَّا إِنَّا فَدُ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَرَأَوْنَاهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خَضِرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرُحُ مِنَ الْحَنَةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطْلَعُ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اظْلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَنْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا أَيْ شَيْءٍ نَنْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرُحُ مِنَ الْحَنَةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُفْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا قَالُوا يَا رَبُّ نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرَأَوْنَاهُمْ فِي أَحْسَانِدِنَا حَتَّى نَقْتُلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تَوَكَّلُوا *

فرمایا کہ ہم نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی چیز دریافت کی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا، ان کی روحمیں ہرگز ہرندوں کے پوتوں میں رہتی ہیں، ان کے لئے کچھ قندیل عرش میں آویزاں ہیں، جنت کے اندر جہاں چاہتے ہیں یہ ہرندے سیر کرتے ہیں، پھر لوٹ کر ان قندیلوں کے پاس آجاتے ہیں، ان کا پروردگار ان کی جانب متوجہ ہوتا ہے، اور فرماتا ہے، کسی اور چیز کی خواہش ہے، وہ عرض کرتے ہیں کہ اب ہم کس چیز کی خواہش کریں، جنت میں جس جگہ چاہتے ہیں، سیر کرتے ہیں۔ ان کا رب ان کے ساتھ تین مرتبہ یہی فرماتا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ بغیر درخواست کے چارہ نہیں ہے، تو عرض کرتے ہیں کہ اے رب ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے تاکہ ہم پھر دوبارہ تیری راہ میں مارے جائیں، جب اللہ تعالیٰ ملاحظہ فرماتا ہے کہ انہیں کوئی حاجت نہیں ہے، تو انہیں اسی حالت میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(۶۴) ترجمہ آیت مذکورہ فی اللہ بیٹ کا یہ ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کئے گئے ہیں انہیں مردہ مت خیال کرو بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں، انہیں رزق بھی ملتا ہے، اور وہ خوش ہیں، اس چیز سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے۔ حضرت حکیم الامت بیان القرآن جلد اول ص ۸۷ پر تحریر فرماتے ہیں، گو اس کی نسبت یہ کہنا، کہ وہ مر گیا، صحیح اور جائز ہے، لیکن اس کی موت کو دوسرے مردوں کی سی موت سمجھنے کی ممانعت کی گئی ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ مرنے کے بعد گور بنی زندگی ہر ایک شخص کی روح کو حاصل ہے۔ اور اسی سے جزا و سزا کا دار اک ہوتا ہے۔ لیکن شہید کو اس حیات میں اور مردوں سے ایک گونہ امتیاز ہے، اور وہ امتیاز یہ ہے کہ اس کی یہ حیات آثار میں اور لوگوں سے قوی ہے۔ حتیٰ کہ شہید کی اس حیات کی قوت کا ایک اثر پر خلاف معمولی مردوں کے اس کے جسد ظاہری تک بھی پہنچا ہے کہ اس کا جسد باوجود مجموعہ گوشت و پوست ہونے کے خاک سے متاثر نہیں ہوتا اور مثل جسد زندہ کے صحیح و سالم رہتا ہے۔ جیسے کہ احادیث اور مشاہدات شاہد ہیں، پس اس امتیازی وجہ سے شہداء کو احیاء کہا گیا۔ اور اس کو دوسرے اموات کے برابر اموات کہنے کی ممانعت کی گئی ہے اور یہی حیات ہے جس میں حضرات انبیاء علیہم السلام شہداء سے بھی زیادہ امتیاز اور قوت رکھتے ہیں، حتیٰ کہ بعد موت ظاہری کے سلامت جسد کے ساتھ ایک اثر اس حیات کا اس عالم کے احکام میں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مثل ازواج احیاء کے ان کی ازواج سے کسی کو نکاح جائز نہیں ہوتا، اور ان کا کامل میراث میں تقسیم نہیں ہوتا اور اس حیات میں سب سے قوی تر انبیاء ہیں، پھر شہداء اور پھر معمولی مردے، البتہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اولیاء بھی اس فضیلت میں شہداء کے شریک ہیں۔ سو مجاہدہ نفس میں مرنے کو بھی معنی شہادت میں داخل سمجھیں گے۔ اس طرح سے وہ بھی شہداء ہونے، بایوں کہا جائے کہ شخصیں شہداء کی عام مردوں کے اعتبار سے اضافی ہے ان خواص کے اعتبار سے حقیقی نہیں۔ نیز جلد ۲ ص ۴۳ پر تحریر فرماتے ہیں اور رزق ملنے کی کیفیت

احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ ان کی ارواح قادیل عرفی میں رہتی ہیں اور جنت کی انہار سے پانی پیتے ہیں اور اس کے اثمار سے کھاتے ہیں، رواہ احمد و ابوداؤد والی کم عن ابن عباس مرفوعاً کذا فی لباب الفضول، نیز تحریر فرماتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ یہ حصہ انہار و اثمار کا کی ایسے مقام سے مل جاتا ہوگا، جو جنت کے متعلق ہوگا، پھر یہ اشکال لازم ہی نہیں آتا کہ جنت میں جا کر پھر حشر کے وقت کیسے نکالے جائیں گے، اتنی کلامہ، امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت موجود ہے اور اسی جنت سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اتارے گئے تھے، یہی اہل سنت و الجماعت کا مسلک ہے البتہ معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا کی جائے گی، اور آدم علیہ السلام جس جنت سے نکالے گئے وہ اور تھی، اور نیز معلوم ہوا کہ روح کو فنا نہیں اور روح کی حقیقت میں اختلاف ہے، اکثر علمائے کرام فرماتے ہیں، ہندوؤں کو اس کی حقیقت معلوم نہیں، قل الروح من امر ربی اور تمام اقوال میں واضح یہ ہے کہ ارواح اجسام لطیفہ ہیں، جو بدن میں سائے ہوئے ہیں جب وہ جدا ہوتے ہیں، تو آدمی مر جاتا ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۳۶)

باب (۳۳) جہاد اور دشمن سے حفاظت کرنیکی فضیلت۔

۱۸۵۔ منصور بن ابی مزاحم، یحییٰ بن حمزہ، محمد بن الولید زبیدی، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کون شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرے، اس نے دریافت کیا، پھر کون؟ آپ نے فرمایا، وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

۱۸۶۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کونسا شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا وہ مومن جو راہ خدا میں اپنی جان و مال سے جہاد کرے، اس نے پوچھا، پھر کون؟ آپ نے فرمایا، وہ شخص جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

۱۸۷۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، محمد بن یوسف، ابوداؤد، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں صرف ”رجل“ ہے ثم رجل نہیں ہے۔

۱۸۵- حَدَّثَنَا مُنْصَوْرُ بْنُ أَبِي مَزَاهِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شَيْعِبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ *

۱۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مُغْتَزِلٌ فِي شَيْعِبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ *

۱۸۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْوَزَائِعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ.

وَرَجُلٌ فِي شَيْعِبٍ وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ رَجُلٌ *

۱۸۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرَعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَتَغَيُّ الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مِطْأَنَهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ *

۱۸۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ يَعْنِي ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَذْرٍ وَقَالَ فِي شُعْبَةٍ مِنْ هَذِهِ الشُّعَابِ خِلَافَ رَأْيَةِ يَحْيَى *

۱۹۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ فِي شَيْعِبٍ مِنَ الشُّعَابِ *

۱۸۸- یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، مجھ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، آدمیوں میں بہترین زندگی اس شخص کی زندگی ہے جو راہ خدا میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اس کی پشت پر اڑا جا رہا ہو۔ جہاں دشمن کی آہٹ یا خوفناک آواز سنتا ہے۔ اسی طرف اڑ جاتا ہے۔ اور ہر قتل گاہ میں موت کا طالب رہتا ہے، یا اس آدمی کی زندگی بہتر ہے جو تھوڑی سی بکریاں لئے ان پہاڑوں میں کسی کی چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں رہتا ہے۔ نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ سوائے بھلائی کے لوگوں کے کسی جھگڑے میں نہیں ہوتا۔

۱۸۹- قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن ابی حازم، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، ابی حازم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ”عن مجھ بن عبد اللہ بن بدر“ ہے اور ”شعبۃ من هذه الشعاب“ کے الفاظ مروی ہیں۔ یعنی یحییٰ کی روایت کے برخلاف۔

۱۹۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، اسامہ بن زید، مجھ بن عبد اللہ جہنی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اور ابی حازم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اس میں ”شعب من الشاب“ کا لفظ ہے۔

(فائدہ) حدیث میں دو شخصوں کو افضل قرار دیا ہے ایک مجاہد جاثار کو دوسرے عابد درکنار کو اور حقیقتاً جب فساد کا زمانہ ہو، جیسا یہ زمانہ تو عزالت افضل ہے۔ اور حدیث اسی زمانہ پر محمول ہے اور اگر فتنوں سے حفاظت ہو سکے اور اس کی عزالت سے لوگوں کو نقصان ہو، تو پھر اختلاط ہی افضل ہے۔

(۳۴) بَابُ بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا بَابُ (۳۳) قَاتِلٍ أَوْ مَقْتُولٍ دُونِ كَيْسٍ صَوْرَتِ

سے جنت میں داخل ہو گئے

الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ *

۱۹۱۔ محمد بن ابی عمر کی، سفیان، ابوالثراد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو شخصوں کو دیکھ کر ہنستا ہے کہ ایک نے دوسرے کو قتل کیا اور پھر دونوں جنت میں گئے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ، یہ کس طرح؟ فرمایا، یہ اللہ کی راہ میں قتال کرتا ہے اور پھر شہید ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے (اس کے) قاتل پر رحمت فرمائی اور وہ مشرف باسلام ہو اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا پھر وہ بھی شہید ہو گیا۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْتَشْهَدُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيَسْلِمُ فَيَقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَسْتَشْهَدُ *

(تاکمہ) امام نووی فرماتے ہیں، ہنسنے سے مراد رضا ثواب اور ان کی تعریف ہے، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ ہنسنے سے اللہ رب العزت کی رضا اور خوشنودی مراد ہے کیونکہ انسان جس وقت خوش ہوتا ہے تو ہنستا ہے، لہذا بطور استعارہ کے یہ استعمال کیا گیا ہے اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں علامہ طبری سے نقل کیا ہے کہ ”یضحک“ کا صلوٰۃ ”الی“ لانا، یہ دال ہے انبساط اور توجہ علی العبد پر، کہا جاتا ہے، نصیحت الی فلان، یعنی فلاں کی طرف متوجہ ہوا، اور خوش اخلاقی سے پیش آیا۔

۱۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، سفیان، ابوالثراد سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۹۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۳۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ، ان چند مرویات سے نقل کرتے ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ چنانچہ چند احادیث کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں سے خوش ہوتا ہے کہ ایک نے دوسرے کو قتل کیا، اور پھر دونوں جنت میں داخل ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح؟ فرمایا یہ قتل کیا جاتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے، پھر اللہ دوسرے پر توجہ فرماتا ہے۔ اسے اسلام کی توفیق دیتا ہے۔ یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے پھر شہید کر دیا جائے۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ اللَّهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَقْتُلُ هَذَا فَيَلْبِغُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْآخَرَ فَيُهْدِيهِ إِلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَسْتَشْهَدُ *

(۳۵) بَاب مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سُدَّ *

باب (۳۵) جو کافر کو قتل کرے اور نیک عمل پر قائم رہے۔

۱۹۴۔ یحییٰ بن ایوب قتیبہ، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اور اس کا مارنے والا مسلمان ہمیشہ دونوں دوزخ میں نہیں رہیں گے۔

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَغُلَيْبُ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا *

۱۹۵۔ عبد اللہ بن عون الہمالی، ابوالخلق فراری، ابراہیم بن محمد، سمیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ دونوں جہنم میں اکٹھا نہ ہوں گے، جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچا دیں۔ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے اور پھر نیک پر قائم رہے۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهَمَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْفَرَارِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَصُرُّ أَحَدُهُمَا لِآخَرٍ قِيلَ مَنْ هُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سُدَّ *

(قائد) امام نووی فرماتے ہیں، اس پر یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان جو کہ نیکی پر قائم ہو۔ وہ تو دوزخ میں جائے گا ہی نہیں، پھر کیجئے ہونے کا کیا مطلب ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ روایت سے غلطی ہو گئی ہو۔ مضمون یہ ہو کہ جو کافر کسی مسلمان کو قتل کرے، اس کے بعد وہ مشرف باسلام ہو جائے جیسا کہ اس سے پہلے باب میں احادیث گزر چکی ہیں۔ یا یہ مطلب ہو کہ ایمان پر تو قائم ہو، لیکن اور گناہوں سے نہ بچے، تو ایسا مومن جہنم میں جا سکتا ہے، لیکن اس کافر کے ساتھ نہ رہے گا، قاضی عیاض فرماتے ہیں۔ ایسے مسلمان کو کسی اور طریقہ پر اس کے گناہوں کی سزا دی جائے گی۔ جیسا کہ اعراف وغیرہ میں یاد دوزخ میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے نہیں۔

(۳۶) بَاب فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

باب (۳۶) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت۔

۱۹۶۔ ابوالخلق بن ابراہیم خطلی، جریر، اعش، ابو عمرو شیبانی، ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ایک اونٹنی نکیل سمیت لایا، اور بولایہ اللہ کے راستہ میں دیتا ہوں رسالت بآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا کہ اس کے بدلے میں تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹیاں جن کے نکیل پڑی ہوگی ملیں گی۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ *

۱۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، زائدہ، (دوسری سند) بشیر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۷) غازی کی سواری وغیرہ کے ذریعہ سے مدد کرنے کی فضیلت۔

۱۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن ابی عمر، ابو معاویہ، اعمش، ابو عمرو و شیبانی، ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ میرا جانور جاتا رہا اب میری مدد کیجئے، آپ نے فرمایا، میرے پاس سواری نہیں ہے، ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں اسے وہ شخص بتلا دوں، جو اسے سواری دیدے، آپ نے فرمایا، جو نیکی کا راستہ بتلا دے، اس کو نیکی کرنے والے کے برابر ہی ثواب ملتا ہے۔

۱۹۹۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، (تیسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۰۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، انس بن مالک (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ السلم کے ایک نوجوان نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس مسلمان نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا فلاں کے پاس جاؤ اس نے جہاد کا سامان کیا تھا، مگر وہ بیمار ہو گیا۔ وہ نوجوان اس کے پاس آیا، اور کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں سلام کیا ہے، اور فرمایا ہے کہ وہ سامان جہاد جو تم نے تیار

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(۳۷) بَابُ فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَكُوبٍ وَغَيْرِهِ *

۱۹۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَبْدَعُ بِي فَأَحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَذْلُهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ *

۱۹۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۰۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزَا وَكَيْسَ مَعِيَ مَا أَتَجَهَّزُ قَالَ أَنْتَ فَلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرَضَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

کیا تھا وہ مجھے دیدو، انہوں نے (اپنی بی بی سے) کہا اے فلائی وہ سب سامان اسے دے دے، اور کوئی اس سے نہ رکھ، بخدا جو چیز تو اس میں سے رکھ لے گی، اس میں برکت نہیں ہوگی۔

۲۰۱۔ سعید بن منصور، ابوالطاهر، ابن وہب، عمرو بن حارث، کبیر بن اشج، بسر بن سعید، حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کسی عازی کا سامان کر دیا، اس نے بھی جہاد کیا، اور جس نے عازی کے گھربار کی خیر رکھی، اس نے بھی جہاد کیا (۱)۔

۲۰۲۔ ابوالریح الزہرائی، یزید بن زریع، حسین معلم، یحییٰ بن کثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، بسر بن سعید حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی عازی کا (جہاد کے لئے) سامان تیار کر دیا، اس نے جہاد کیا اور جس نے عازی کے گھربار کی خبر رکھی اس نے جہاد کیا۔

۲۰۳۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، علی بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسعید مولے مہری، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحيان کی طرف، جو ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے، ایک لشکر روانہ کیا اور ارشاد فرمایا، ہر (گھر کے) دو مردوں میں سے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرُكَ السَّلَامُ وَيَقُولُ أَغْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ قَالَ يَا فَلَانَةُ أَغْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْسَبِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللَّهِ لَا تَحْسَبِي مِنْهُ شَيْئًا فَيَبَارِكَ لَكَ فِيهِ *

۲۰۱۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَقَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا *

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمَعْلَمُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَارِيًّا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَارِيًّا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا *

۲۰۳۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إسماعيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمُهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي

(۱) مجاہد کے لئے سامان مہیا کرنے والا اور اس کے جانے کے بعد اس کے اہل و عیال کی خبر گیری کرنے والا مجاہدین کے زمرے میں لکھا تو جاتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ بالفضل جہاد کرنے والے کے اجر کے برابر اجر و ثواب بھی حاصل کر لے اس لئے کہ مشقت میں پڑنے، خطروں میں کود پڑنے اور اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے جیسے اعمال شاقہ کے اعتبار سے اجر و ثواب بھی مختلف ہوگا۔ حاصل یہ کہ مجاہدین میں شمار تو سب کا ہوگا البتہ اجر و ثواب ہر ایک کو اس کے عمل اور محنت کے اعتبار سے حاصل ہوگا۔ اس لئے اجر و ثواب میں برابری ضروری نہیں ہے۔

ایک مرد نکلے، اور ثواب دونوں کو ملے گا۔

۲۰۴۔ اسحاق بن منصور، عبد الصمد بن عبد الوارث، بواسطہ اپنے والد، ابوسعید مولیٰ مہری، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۵۔ اسحاق بن منصور، عبد اللہ بن موسیٰ، شیبان یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۰۶۔ سعید بن منصور، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، یزید بن ابی سعید، ابوسعید مولیٰ مہری، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا، اور فرمایا، ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی نکلے، پھر رہنے والے سے فرمایا، جو بھی تم میں سے جانے والے کے گھر کی خبر دے، خوشی سے خبر رکھے، تو اس کو جہاد میں جانے والے کے آدھے ثواب کے بقدر ملے گا۔

باب (۳۸) مجاہدین کی عورتوں کی حرمت اور ان میں خیانت کرنے والا۔

۲۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، کونج سفیان، علقمہ بن مرید، سلیمان بن بریدہ، بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجاہدین کی عورتوں کی حرمت، گھروں میں رہنے والوں پر ایسی ہے جیسا کہ ان کی ماؤں کی حرمت اور جو شخص بھی گھروں پر رہنے والوں میں سے کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے، اور پھر اس میں خیانت کرے، تو وہ قیامت دن کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد اس کے عمل

لَحْيَانٍ مِنْ هَذَا فَقَالَ لَيْسَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ بَيْنَهُمَا *

۲۰۴۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ بَعْثًا بِمَعْنَاهُ *

۲۰۵۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۰۶۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى بَنِي لَحْيَانَ لِيَخْرُجَ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْفَاعِدِ أَتَيْكُمْ خَلْفَ الْخَارِجِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ يَصْنَفُ آخِرَ الْخَارِجِ *

(۳۸) بَابُ حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ وَإِثْمِ مَنْ خَانَهُمْ فِيهِمْ *

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْفَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْفَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وَقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

میں سے جو چاہے گالے لے گا۔ اب تمہارا کیا خیال ہے۔

(فائدہ) یعنی مجاہد کو اگر کہا جائے گا، تو وہ کوئی نیکی باقی نہیں چھوڑے گا۔ اب تمہاری کیا رائے ہے، چاہے اپنی نیکیاں زیادہ کر لو اور چاہے ہیں ان کو بھی لٹا دو، تاکہ عاری رہ جاؤ۔

۲۰۸۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مسعر، علقمہ بن مرثدہ، ابن بریدہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور ثوری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۰۹۔ سعید بن منصور، سفیان، قعب، علقمہ بن مرثدہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس کی نیکیوں میں سے تو جو چاہے، لے یہ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، پھر تمہارا کیا خیال ہے۔

باب (۳۹) معذورین پر جہاد فرض نہیں ہے۔

۲۱۰۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت لایستوی اح یعنی گھر بیٹھے والے اور لڑنے والے مسلمان برابر نہیں، کی تفسیر میں بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو حکم دیا کہ وہ ایک شانہ کی ہڈی لے کر آئیں، اور اس پر یہ آیت لکھیں۔ تب عبد اللہ بن ام مکتوم نے اپنی بیٹائی کی شکایت کی، تو اس وقت ”غیر اولے الضر“ کا لفظ اور نازل ہوا یعنی جو لوگ معذور نہیں ہیں، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سعد بن ابراہیم نے ایک آدمی کے واسطے سے، حضرت زید بن ثابت سے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح یہ روایت بیان کی ہے اور ابن بشار نے اپنی روایت میں سند اس طرح بیان کی ہے، سعد بن ابراہیم عن ابیہ عن رجل عن زید بن ثابت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ *

۲۰۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ يَعْْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضِي حَدِيثَ الثَّوْرِيِّ *

۲۰۹۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قُعْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَالتَفْتُ لَيْتِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ *

(۳۹) بَابُ سَقُوطِ فَرَضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُورِينَ *

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْفَلْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ يَقُولُ فِي هَذِهِ آيَةِ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) وَالْمَجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَفٍ يَكْتُبُهَا فَشَكَا إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَتَنَزَّلَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ آيَةِ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) بِمِثْلِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي رِوَايَتِهِ سَعْدُ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

ثابت*

۲۱۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشْرٍ عَنْ
مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) كَلِمَةُ
ابْنِ أُمٍّ مَكْتُومٌ فَنَزَلَتْ (غَيْرِ أُولِي الضَّرَرِ) *

(۴۰) بَابُ ثُبُوتِ الْحَنَةِ لِلشَّهِيدِ *

۲۱۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الشَّعْبِيُّ
وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ
أَيُّنَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِي الْحَنَةِ
فَأَلْقَى تَمْرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ
وَفِي حَدِيثٍ سُوَيْدٌ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ *

۲۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
الْبَصِصِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ
زَكَرِيَاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
مِنْ بَنِي النَّبِيتِ قَبِيلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ
حَتَّى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ
هَذَا يَسِيرًا وَأَجْرٌ كَثِيرًا *

۲۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْبَرَاءِ عَنْ
النَّضْرِ وَهَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ
وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَّفَاعَةً قَالُوا حَدَّثَنَا
هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانٌ وَهُوَ ابْنُ
الْمُعِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

۲۱۱- ابو کریب، ابن بشر، مسعر، ابواسحاق، حضرت براء رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت لایسوی الخ
نازل ہوئی، تو ابن ام مکتوم نے آپ سے گفتگو کی، اس کے بعد
”غیر اولی الضرر“ کا لفظ نازل ہوا۔

باب (۴۰) شہید کے لئے جنت کا ثبوت۔

۲۱۲- سعید بن عمرو شعبی، سدید بن سعید، سفیان، عمرو حضرت
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں مارا جاؤں، تو کہاں ہوں گا۔ آپ
نے فرمایا، جنت میں، یہ سن کر اس نے چند گھجوریں جو اس کے
ہاتھ میں تھیں پھینک دیں، پھر لڑا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا،
اور سدید کی روایت میں ہے کہ احد کے دن ایک آدمی نے
حضور سے یہ عرض کیا تھا۔

۲۱۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، زکریا، ابواسحاق، حضرت
براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (دوسری سند) احمد
بن حنبل، المصیی، عیسیٰ بن یونس، زکریا، ابواسحاق، حضرت
براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے خاندان بنی
عبیت کا ایک شخص حاضر ہوا، اور کہنے لگا کہ اشدان لاله الا اللہ و
انک عبدہ ورسولہ، پھر آگے بڑھا اور لڑکر شہید ہو گیا۔ رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس نے عمل تو بہت
کم کیا۔ لیکن ثواب بہت زیادہ پایا۔

۲۱۴- ابو بکر بن نصر بن ابی النصر، ہارون بن عبد اللہ، محمد بن
رافع، عبد بن حمید، ہاشم بن قاسم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان
کے قافلہ کی خبر لانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسیہ کو جاسوس بنا کر بھیجا، چنانچہ وہ لوٹ کر آیا، اور اس

وقت گھر میں میرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا، راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی کس بی بی کا ذکر کیا، چنانچہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمیں ایک بات کی طلب ہے، تو جس کی سواری موجود ہو، وہ ہمارے ساتھ سوار ہو جائے، یہ سن کر کچھ لوگوں نے مدینہ کے بالائی حصہ سے اپنی سواریاں لانے کی اجازت طلب کی۔ ارشاد فرمایا نہیں، صرف وہی حضرات چلیں، جن کی سواریاں (یہاں) موجود ہیں، بالآخر حضور اور صحابہ چل دیئے اور مشرکین سے پہلے چاہ بدر پہنچ گئے، اور مشرک بھی آگئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میں آگے نہ بڑھوں تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف پیش قدمی نہ کرے، جب مشرکین قریب ہی آگئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اب اس جنت میں جانے کے لئے تیار ہو جاؤ، جس کا عرض آسمان وزمین کے برابر ہے، عمیر بن حمام انصاری نے عرض کیا، یا رسول اللہ جنت کا عرض آسمان وزمین کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا، عمیر نے کہا، واہ، واہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس واہ واہ کہنے کی کیا وجہ، عمیر بولے، خدا کی قسم، یا رسول اللہ میں نے یہ بات اس امید پر کہی تھی کہ میں بھی اہل جنت میں سے ہو جاتا آپ نے فرمایا، تم جنت والوں ہی میں سے ہو، عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ چھوہارے اپنے ترش سے نکالے، اور انہیں کھانا شروع کیا، پھر کہنے لگے کہ اگر میں ان چھوہاروں کے ختم کرنے تک زندہ رہوں گا، تو یہ بڑا وقت ہو جائے گا، چنانچہ انہوں نے جو کھجوریں ان کے پاس تھیں، وہ پھینک دیں، اور کفار سے اتالہ لے کر شہید ہو گئے۔

۲۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، قتیبہ بن سعید، سلیمان، ابو عمران جونی، ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَذْرِي مَا اسْتَنْتَى بَعْضُ نِسَائِهِ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثُ قَالَ فَحَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ جَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا فَجَعَلَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظَهْرَانِهِمْ فِي عُلُوِّ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ جَاضِرًا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقَدِّمَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَى شَيْءٍ حَتَّى أَكُونَ أَنَا دُونَهُ فَذَنَّا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا إِلَى حَنَّةٍ عَرَضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ قَالَ يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَنَّةٌ عَرَضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخِ بَخِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلَيَّ قَوْلِكَ بَخِ بَخِ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا رَجَاءَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرْنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَيْنَ أَنَا حَبِيبٌ حَتَّى أَكُلَ تَمَرَاتِي هَذِهِ إِنِّهَا لِحَيَاةٍ طَوِيلَةٍ قَالَ فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ *

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ

نقل کرتے ہیں کہ وہ دشمن کے سامنے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ کے نیچے ہیں، یہ سن کر ایک فرسودہ لباس والا آدمی کھڑا ہو گیا، اور بولا، اے ابو موسیٰ (یہ ان کی کنیت ہے) کیا تم نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے کہا، ہاں، یہ سکر وہ آدمی اپنے ساتھیوں کی طرف گیا اور بولا میں تم کو ”السلام علیکم“ کہتا ہوں پھر تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی، اور اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف بڑھا اور مارتے مارتے شہید ہو گیا۔

۲۱۶۔ محمد بن حاتم، عفان، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیجئے جو ہمیں قرآن وحدیث سکھائیں، آپ نے ان کے ساتھ ستر انصاریوں کو دریا، جنہیں قراء کہتے تھے، ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے، یہ انصاری قرآن کریم پڑھا کرتے تھے اور رات کو قرآن کریم کے درس و تدریس اور سیکھنے میں مصروف رہتے اور دن میں پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور (جنگل) سے لکڑیاں لا کر فروخت کر کے کھانا خرید کر اہل صفہ اور دیگر فقراء کو کھلایا کرتے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روانہ کر دیا، تو منزل مقصود تک پہنچنے سے قبل ہی کفار نے انہیں مار ڈالا۔ اس وقت ان شہداء نے کہا۔ الہی تو ہمارے نبی کو اطلاع پہنچا دے کہ ہم اللہ سے ملائی ہو گئے پس ہم اس سے راضی ہیں وہ ہم سے راضی ہو گیا۔ اسی واقعہ میں میرے ماموں حرام کے پیچھے سے ایک شخص نے آکر نیزہ مارا کہ آپ مار کر نکل گیا۔ حرام بولے رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا، غرضیکہ آنحضرت نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کہ تمہارے بھائی شہید ہو گئے، اور انہوں نے کہا ہے کہ

يَحْيَىٰ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوَظِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلِّالِ السِّيُوفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثٌ الْهَيْئَةَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَنْحَنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ *

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَنْ أَبْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يَعْلَمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَدَارَسُونَ بِاللَّيْلِ يَعْلَمُونَ وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَحْيَوْنَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْطِطُونَ فِيهِمْ وَيَشْرَبُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَلْتَمِسُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيَتْ عَنَّا قَالَ وَاتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسَ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتَّى أَنْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كُنْتُمْ قَدْ قَتَلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ

وَرَضِيتَ عَنَّا *
 الہی ہمارے نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے ہیں اور ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔

(فائدہ) یہ خبر آپ کو جبریل نے پہنچائی، اسی کا نام اطلاع غیب ہے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اور نہ آپ حاضر و ناظر تھے اور صحابہ کرام کا بھی یہی عقیدہ تھا اس لئے انہوں نے اللہ رب العزت کے حضور میں درخواست کی کہ ہمارا یہ پیغام پہنچا دیجئے۔

۲۱۷۔ محمد بن حاتم، ہنر، سلیمان، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا، وہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر نہیں تھے، اور یہ غیر حاضری انہیں بہت شاق گزری تھی، کہنے لگے، پہلا معرکہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور میں غیر حاضر تھا، خیر آئندہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی میں کوئی دوسرا معرکہ دکھایا، تو خدا تعالیٰ بھی دیکھ لے گا، میں کیا کرتا ہوں اور اس کے علاوہ اور کلمات کہنے سے ڈرے، الغرض جنگ احد کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معرکہ میں حاضر ہوئے اور سامنے سے سعد بن معاذ آتے نظر پڑے، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے ابو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس طرف؟ مجھے تو احد پہاڑ کی جانب سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے پھر وہ کافروں سے لڑے، یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور ان کے جسم پر اسی سے کچھ اوپر تلوار اور نیزہ اور تیر کے زخم موجود تھے ان کی بہن یعنی میری چھو بھی ریح بنت العضر نے کہلہ کے میں نے اپنے بھائی کی لاش اٹھایوں سے پہچانی، اور یہ آیت نازل ہوئی کہ جہاں صد قواۃ یعنی دو لوگ جنہوں نے اپنے اس عہد کو جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا پورا کر دکھایا، بعض تو ان میں سے اپنا کام کر چکے اور بعض انتظار میں ہیں، صحابہ کہتے ہیں کہ یہ آیت انس اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

باب (۴۱) جو شخص دین کا بول بالا ہونے کیلئے لڑے، تو وہی راہ خدا میں لڑتا ہے۔

۲۱۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ عَمِّي الَّذِي سَمِعْتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا قَالَ فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ أَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْبَتْ عَنْهُ وَإِنْ أَرَانِي اللَّهَ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيرَانِي اللَّهَ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ أَنَسُ يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْنَ فَقَالَ وَأَهَا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَحَدُهُ دُونَ أُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بَضْعٌ وَتَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمِيَةٌ قَالَ فَقَالَتْ أُخْتُهُ عَمَّتِي الرَّبِيعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَحْيًى إِلَّا بِنَيَّاهُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ (رَحَالٌ صَلَّوْا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا) قَالَ فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ *

(۴۱) بَاب مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۲۱۸۔ محمد بن عثمان ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو وائل، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آدی مال غنیمت کے لئے لڑتا ہے اور بعض نام آوری کے لئے لڑتے ہیں اور بعض اظہار دیرری و شجاعت کے لئے لڑتے ہیں تو ان سب میں سے راہ خدا میں کون سا لڑتا ہے؟ تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمہ کا بول بالا ہو وہی راہ خدا میں لڑتا ہے۔

۲۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو بہادری دکھانے کے لئے لڑتا ہے یا اپنی قوم اور خاندان کی عزت کی وجہ سے لڑتا ہے یا ناموس کی وجہ سے، ان میں سے راہ خدا میں کون سا لڑتا ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس لئے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ راہ خدا میں ہے۔

۲۲۰۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش، شقیق، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور کہا کہ یا رسول اللہ! آدی شجاعت کے لئے لڑتا ہے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۲۱۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابو وائل، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد فی سبیل اللہ کے متعلق دریافت کیا اور عرض کیا کہ آدی غصہ کی وجہ سے لڑتا ہے اور انسان اپنی قوم کی طرف داری کی وجہ سے لڑتا ہے، چنانچہ آپ

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِأَبْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّ رَجُلًا أَغْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذَكِّرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيَرَى مَكَانَهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ أَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ * ۲۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حِمِيَةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيْ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۲۲۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَةً فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۲۲۱۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ

نے اپنا سر اس کی طرف اٹھایا کیونکہ وہ کھڑا تھا اور ارشاد فرمایا، کہ جو اس لئے لڑے تاکہ اعلاء کلمۃ اللہ ہو تو وہی راہ خدا میں لڑنے والا ہے۔

باب (۴۲) ریاء اور شہرت کے لئے لڑائی کرنے والا جہنمی ہے۔

۲۲۲۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، ابن جریج، یونس بن یوسف، سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے متفرق ہوئے تو شامیوں میں سے نائل نامی ایک شخص نے کہا، اے شیخ مجھ سے ایک حدیث بیان کرو جو کہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی، ابوہریرہ نے کہا، اچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن جس کا سب سے پہلے فیصلہ ہو گا وہ ایک شخص ہو گا جو کہ شہید ہو گیا ہو گا، اسے طلب کیا جائے گا اور جو نعمتیں اس کو دی گئی تھیں وہ اسے دکھائی جائیں گی وہ انہیں پہچان لے گا۔ پھر ارشاد ہو گا کہ تو نے ان نعمتوں کو کس طرح استعمال کیا، وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں قتال کیا حتیٰ کہ شہید ہو گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو اس لئے لڑا تھا کہ تاکہ تجھے بہادر کہا جائے، سو وہ ہو گیا پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا، چنانچہ اسے منہ کے بل کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، ایک اور شخص ہو گا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا ہو گا، اس کو اللہ کے حضور میں حاضر کیا جائے گا اور تمام نعمتیں دکھائی جائیں گی وہ انہیں پہچان لے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کا کیا کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری خوشنودی کے لئے قرآن کریم پڑھا، ارشاد ہو گا تو جھوٹا ہے تو نے صرف اس لئے علم سیکھا تھا کہ تجھے عالم کہا جائے، اور اس لئے قرآن کریم پڑھا کہ تجھ کو قاری کہا جائے، چنانچہ وہ کہا جا چکا، پھر حکم ہو گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹے ہوئے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، ایک

حَبِيبَةُ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَاتِلًا فَقَالَ مَنْ قَاتِلٌ لِيَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

(۴۲) بَاب مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالشَّمْعَةِ اسْتَحَقَّ النَّارَ *

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَوْسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَائِلٌ أَهْلُ الشَّامِ أَيُّهَا الشَّيْخُ حَدَّثَنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُفْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُجِبَ عَلَيْهِ وَجْهِهُ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ يُقَالَ عَلَيْهِ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ يُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُجِبَ عَلَيْهِ وَجْهِهُ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُجِبُ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ

اور شخص ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا مال دیا ہو گا وہ بھی اللہ کے پاس لایا جائے گا اور اللہ اسے اپنی تمام نعمتیں دکھلائے گا وہ پہچان لے گا، ارشاد ہو گا کہ تو نے ان نعمتوں کا کس طرح استعمال کیا؟ وہ کہے گا میں نے تیرے لئے جن طریقوں میں تو خرچ کرنا پسند کرتا تھا، اسی طریقہ پر خرچ کیا، کوئی طریقہ باقی نہیں چھوڑا، ارشاد ہو گا تو جھوٹا ہے تو نے اس لئے یہ کیا تھا کہ تجھے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

۲۲۳۔ علی بن خشرم، حجاج بن محمد، ابن جریج، یونس بن یوسف، سلیمان بن یبار بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متفرق ہو گئے تو ایک شام کے رہنے والے آدمی نے جس کا نام ناقل تھا ان سے کہا، اور بقیہ حدیث خالد بن حارث کی روایت کی طرح مروی ہے۔

باب (۴۳) جس غازی کو غنیمت ملی اور جسے غنیمت نہیں ملی، دونوں کے ثواب کا تفاوت۔

۲۲۴۔ عبد بن حمید، عبد اللہ بن یزید، ابو عبد الرحمن، حیوہ بن شریح، ابوبہائی، ابو عبد الرحمن حبلی، عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لشکر راہ خدا میں لڑے اور غنیمت کا مال کمائے تو اسے ثواب اخروی کے دو حصے تو فوراً مل جاتے ہیں اور ایک حصہ باقی رہ جاتا ہے اور جس کو غنیمت کا مال نہ ملے تو سب کا سب ثواب آخرت ہی میں ملے گا (مطلب یہ ہے کہ مجاہد کو اگر جہاد سے غنیمت نہ ملے تو یہی اس کے حق میں بہتر ہے)۔

۲۲۵۔ محمد بن سہل، اسمعی، ابن ابی مریم، نافع بن یزید، ابوبہائی، ابو عبد الرحمن حبلی، عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لشکر یا جہادی دستہ جہاد کرتا، مال غنیمت لوٹا، اور سالم رہتا ہے

وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ لَمْ أَمْرِ بِهِ فَسُحِبَ عَلَيَّ وَجْهِهُ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ *

۲۲۳۔ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ يَغْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَوْسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَسَّارٍ قَالَ تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَابِلُ الشَّامِيِّ وَأَقْصَرُ الْحَدِيثِ بَعْثِلْ حَدِيثَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ *

(۴۳) بَابُ بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَمْ يَغْنَمْ *

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ جُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي هَانِيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ إِلَّا تَعَجَّلُوا ثَلَاثِي أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثَّلَاثُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ *

۲۲۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِيٍّ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ

تو اسے فوری طور پر ثواب کا دو تہائی حصہ (دنیا میں) مل جاتا ہے (۱) اور جو لشکر یا جہادی دستہ خالی ہاتھ آتا ہے اور نقصان اٹھاتا ہے، تو اس کو آخرت میں پورا اجر ملے گا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلِمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثَلَاثِي أَجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَةٍ تُخَفِّقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أَجُورُهُمْ *

(قائدہ) جو مجاہدین سالم رہیں اور غنیمت بھی حاصل کریں تو انہیں بہ نسبت ایسے مجاہدین کے جو خالی ہاتھ آئیں اور سالم رہیں، یا سالم بھی نہ رہیں ثواب کم ملے گا۔

باب (۴۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک کہ ”اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے“ اور یہ چیز جہاد کو بھی شامل ہے۔

(۴۴) بَابُ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَأَنَّهُ يَدْخُلُ فِيهِ الْغَزْوُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَعْمَالِ *

۲۲۶۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنبل، مالک، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم، علقمہ بن وقاص، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہے چنانچہ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اسی لئے ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهَاجَرَتْهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهَاجَرَتْهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ *

۲۲۷۔ محمد بن ریح بن مہاجر، لیث۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيُّ ح وَ

(دوسری سند) ابوالربیع عتکی، حماد بن زید۔
(تیسری سند) محمد بن ثنی، عبد الوہاب الثقفی۔
(چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو خالد احمد، سلیمان بن حیوان۔

(۱) اگر تو ثواب مصیبت اور مشقت کے بقدر حاصل ہوتا ہے اس لئے جس مجاہد نے مال غنیمت اپنی جان کی سلامتی کے ساتھ حاصل کر لیا اسے آخرت میں صرف دخول جنت حاصل ہوگا اور جس نے مال غنیمت حاصل نہ کیا اس کو اس کے بقدر مزید اجر حاصل ہوگا اور اسی طرح جسے سلامتی حاصل نہ ہوئی اسے بھی اس کے عوض اجر حاصل ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں سلامتی، مال غنیمت اور دخول جنت۔ دخول جنت تو ہر ایک مجاہد کے لئے ہے اور پہلی دو چیزیں یا ان میں سے ایک اگر دنیا میں حاصل نہ ہوئیں تو ان کے عوض مزید اجر حاصل ہوگا۔

(پانچویں سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، حفص بن غیاث، یزید بن ہارون۔

(چھٹی سند) محمد بن علاء الہمدانی، ابن مبارک۔

(ساتویں سند) ابن ابی عمر سفیان، یحییٰ بن سعید سے مالک کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی حدیث مذکور ہے، باقی سفیان کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ منبر پر یہ فرمان بیان کر رہے تھے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَيزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمُنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء کا اتفاق ہے، امام شافعی فرماتے ہیں یہ حدیث ثلث ایمان ہے اور فقہ کے ستر بابوں میں اس حدیث کو دخل ہے اور بعض نے ربیع اسلام کہا ہے، عبد الرحمن بن مہدی، اور امام بخاری نے فرمایا ہے جو کوئی کتاب تصنیف کرے تو اولاً اس حدیث سے ابتدا کرے اور امام بخاری نے اس حدیث کو صحیح بخاری میں سات جگہ ذکر کیا ہے اور اس حدیث میں ایک لطف یہ ہے کہ تین تابعی اس حدیث کو ایک دوسرے سے نقل کرتے ہیں، یحییٰ، محمد، اور علقمہ اور یحییٰ پر آکر یہ حدیث پھیلی ہے اور دو سو محدثین سے زائد اس کے نقل کرنے والے ہیں جیسا کہ پہلے میں کتاب الایمان میں اس کے متعلق لکھ چکا۔

(۴۵) بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى *

۲۲۸- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أَطْعَمَ اللَّهُ لَوْنَهُ نَصِيْبُهُ *

۲۲۹- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَالْفُظَيْ لِحَرَمَلَةَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَحْبَرَنَا وَقَالَ حَرَمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيْحٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أَمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنَ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ بِصِدْقٍ *

طلب کرنے کا استحباب۔

۲۲۸- شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ، ثابت، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت کا طلب گار ہو تو اسے شہادت کا ثواب دیا جاتا ہے، خواہ اسے شہادت نہ نصیب ہو۔

۲۲۹- ابو الطاہر، حرملہ، عبد اللہ بن وہب، ابو شریح، سہل بن ابی امامہ، بواسطہ اپنے والد حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص دل سے اللہ رب العزت سے شہادت کا طلب گار ہوتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے بھی شہید کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی مرے۔

باب (۳۶) جو شخص بغیر جہاد کے مر جائے اور اس کے دل میں جہاد کی امنگ بھی نہ ہو، اس کی مذمت و برائی۔

۲۳۰۔ محمد بن عبد الرحمن بن سہم الانصاری، عبد اللہ بن مبارک، وہیب بن علی، عمر بن محمد بن منکر، عیسیٰ، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مر جائے اور جہاد نہ کرے اور جہاد کرنے کا دل میں ارادہ بھی نہ ہو تو اس کی موت نفاق کے ایک شعبہ پر ہوگی، ابن سہم بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا، ہمارا خیال ہے کہ یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے متعلق تھا۔

(قائدہ) باتی حدیث کا حکم عام ہے، یعنی وہ منافقوں کے مشابہ ہو گیا، اس لئے کہ ترک جہاد نفاق کا ایک شعبہ ہے۔

باب (۳۷) جو بیماری یا کسی عذر کی بنا پر جہاد میں نہ جاسکے اس کے ثواب کا بیان۔

۲۳۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعش، ابو سفیان، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جہاد میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، آپ نے فرمایا مدینہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ تم جہاں کہیں سفر کرتے ہو اور جس وادی کو طے کرتے ہو، وہ تمہارے ساتھ ہیں، مگر مرض نے انہیں روک لیا ہے۔

۲۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید الخدری، وکیع (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی وکیع کی روایت ہے کہ وہ ثواب میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔

(۴۶) بَابُ ذِمِّ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ *

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ الْأَنْطَاكِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَهَيْبِ الْمَكِّيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ فَنَرَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۴۷) بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ أَوْ عَذْرٌ آخَرُ *

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرَجُلًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَاْدِيًّا إِلَّا كَأَنَّاوَا مَعَكُمْ حَسِبْتُمْ الْمَرَضُ *

۲۳۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ إِلَّا شَرَكُواكُمْ فِي الْآخِرِ *

باب (۴۸) دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت۔

۲۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جایا کرتے، اور وہ آپ کو کھانا کھلاتیں اور ام حرام بنت ملحان، عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے، انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور سر مبارک سے جو نیس نکالے بیٹھ گئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گئے، تھوڑی دیر کے بعد مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کس بات سے ہنس آ رہی ہے؟ فرمایا میری امت کے کچھ جہاد کرنے والے میرے سامنے پیش گئے جو سطح سمندر پر سوار ہو رہے تھے، جیسے بادشاہ تخت پر متمکن (۱) ہوتے ہیں، یا بادشاہوں کی طرح تخت پر، ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ، خدا تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی اس میں شامل فرادے، آپ نے دعا فرمائی اور پھر سر مبارک رکھ کر سو گئے، تھوڑی دیر کے بعد پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ مجاہدوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا جیسے پہلے فرمایا تھا، ام حرام بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کر دے، فرمایا تم پہلے لوگوں میں ہو، چنانچہ ام حرام بنت ملحان، حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں سمندر میں سوار ہوئیں اور سمندر سے نکلنے کے بعد سواری پر سے گر کر انتقال کر گئیں۔

باب فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ *

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتَطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمْتُهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَقْلِبِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرَكِبُونَ نَجْحَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِيرَةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ يَشْكُ إِلَيْهِمَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْغُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَدْ عَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْغُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبْتِ أُمُّ حَرَامِ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرَعَتْ عَنْ دَائِبَتِهَا حِينَ غَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ *

(۱) نپادشاہوں کی طرح تختوں پر سوار ہوں گے، اس سے مراد یا تو ان کی آخرت کی حالت کو بیان کرتا ہے کہ جنت میں اس طرح تختوں پر بیٹھے ہوں گے یا غزوہ کے بعد کثرت غنائم کی بنا پر آسودگی کی حالت کو بیان کرنا مقصود ہے کہ فتوحات اور غنیمتوں کی کثرت کی بنا پر عمدہ سواریاں عمدہ لباس اور عمدہ رہائش گاہوں اور عمدہ مجلسوں والے ہوں گے۔ یا ان کی جہاد کے موقع کی حالت بیان کرنا مقصود ہے کہ پانیوں پر کشتیوں اور جہازوں میں انتہائی سکون کے ساتھ بیٹھ کر جہاد کریں گے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

۲۳۴- حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ خَالَةُ أَنَسٍ قَالَتْ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقِظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ أُرَيْتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْمَكُونُ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَإِنَّكَ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقِظَ أَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَتَرَوُجَهَا عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَعْدَ غَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ قُرْبَتُ لَهَا بَعْلَةُ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَ عُنُقَهَا فَاذْدَقَتْ عُنُقَهَا *

۲۳۴- خلف بن ہشام، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن حببان، انس بن مالک، ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا، انس بن مالک کی خالہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، اور آپ نے ہمارے ہی ہاں قیلولہ فرمایا، پھر ہتے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو سطح سمندر پر سوار ہو رہے تھے، جیسا کہ بادشاہ تخت پر متمکن ہوتے ہیں، میں نے عرض کیا دعا کیجئے اللہ مجھے بھی ان سے کر دے، فرمایا تو ان میں سے ہے، بیان کرتی ہیں کہ آپ سو گئے اور ہتے ہوئے بیدار ہوئے میں نے وجہ پوچھی، آپ نے وہی جواب دیا، میں نے عرض کیا، دعا کیجئے اللہ مجھے ان سے کر دے، فرمایا تو پہلے گروہ میں سے ہے، اس کے بعد عبادہ بن صامت نے ان سے نکاح کیا اور لوگوں نے سمندر میں جہاد کیا، عبادہ ان کو بھی اپنے ساتھ لے گئے جب واپس آئیں تو ایک خنجر ان کے سامنے لایا گیا اس پر چڑھیں لیکن اس نے انہیں گرا دیا اور ان کی گردن ٹوٹ گئی اور شہید ہو گئیں۔

۲۳۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ابْنُ الْمُطَهَّرِ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى

۲۳۵- محمد بن ریح بن مہاجر، یحییٰ بن یحییٰ، لیث، یحییٰ بن سعید، ابن حبان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خالہ ام

(بقیہ گزارشہ صفحہ) ”فی زمن معاویہ“ سے مراد وہ زمانہ ہے جب حضرت معاویہؓ حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت کے زمانہ میں ملک شام کے امیر تھے۔

اس حدیث میں دو بحرِ غزووں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور صحیح بخاری کی روایت کو سامنے رکھا جائے تو اس روایت میں بیان کردہ دوسرے غزوے کی تعیین بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ پر حملے کے ارادے سے جانے والا سب سے پہلا لشکر ہو گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس غزوے کے شرکاء کے لئے جنت کی خوشخبری بھی سنائی ہے۔ اور زیادہ تر تاریخی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس غزوے میں یزید بن معاویہ بھی شریک تھے بلکہ اس لشکر کے امیر تھے۔ اس روایت کی بنا پر بعض حضرات یزید بن معاویہ کی منفیت اور فضیلت پر استدلال بکارتے ہیں جو کہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ مغفرت کی بشارت مشروط ہے اس کے معافی کا مومن کے نہ پائے جانے کی شرط کے ساتھ۔ اور اس لئے بھی کہ جہاد ساتھ گناہوں کی مغفرت کا تو ذریعہ بناتا ہے نہ کہ بعد والوں کے لئے بھی اور اس غزوے میں شرکت کے بعد یزید سے بڑے گناہوں کا صدور ہوا جن کی وجہ سے اب اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

حرام بنت ملحان سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے قریب ہی سو گئے پھر آپ جا گئے تو آپ ہنس رہے تھے، بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں، فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اس بحرِ اخضر پر سوار ہو رہے تھے، پھر حماد بن زید کی طرح روایت بیان کی۔

بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامَ بِنْتِ مِلْحَانَ أَنَهَا قَالَتْ نَأَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَقْبَضَ فَيَسَّمُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ نَأَسَ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهَرَ هَذَا الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ *

۲۳۶۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن عبد الرحمن، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی خالہ بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور اپنا سر مبارک ان کے پاس رکھ دیا اور حسب سابق بقیہ روایت اسحاق بن ابی طلحہ، اور محمد بن یحییٰ بن جان کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۳۶۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ مِلْحَانَ خَالََةَ أَنَسٍ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ *

(فائدہ) یہ ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محرم تھیں یعنی رضاعی خالہ تھیں اور یہ جہاد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت امیر معاویہ کی سرداری میں ملکِ روم ۳۷ھ میں ہوا ہے۔ اور نیز معلوم ہوا کہ محرم کے ساتھ خلوت درست ہے۔

باب (۴۹) خدا کے راستہ (۱) میں پہرہ دینے کی فضیلت۔

(۴۹) بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۳۷۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن بہرام الدارمی، ابو الولید الطیالسی، لیث بن سعد، ایوب بن موسیٰ، مکحول، شریح بن سمط، حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دن اور رات کا پہرہ دینا ایک

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ بَهْرَامٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السَّمْعَطِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) مسلمانوں کی حفاظت کے لئے پہرہ دینا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ”ربابا مسلمانوں کے خون کی حفاظت کے لئے شروع ہے جبکہ جہاد کا فروغ اور مشرکوں کا خون بہانے کے لئے شروع ہے اور مجھے مسلمانوں کے خون کی حفاظت مشرکوں کے خون بہانے سے زیادہ محبوب ہے۔“ اس بنا پر کہی حضرات نے رباط کو جہاد سے افضل عمل قرار دیا ہے۔

مہینہ بھر روزے رکھنے اور عبادت کرنے سے افضل ہے، اور اگر مر جائے گا تو اس کا وہی عمل جاری رہے گا جو کرتا تھا اور اس کا رزق جاری کر دیا جائے گا اور قبر کے فتنہ سے مامون رہے گا۔

۲۳۸۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عبد الرحمن بن شریح، عبد الکریم بن حارث، ابو عیدۃ بن عقبہ، شریح بن سبط، حضرت سلمان خیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیٹ عن ایوب بن موسیٰ کی حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۵۰) شہیدوں کا بیان۔

۲۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سبی، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص جارہا تھا اس نے راستہ میں ایک کانٹے دار شاخ دیکھی، وہ ہٹا دی، اللہ تعالیٰ نے اسے اس کا بدلہ دیا اور اس کی مغفرت فرمادی اور فرمایا شہید پانچ ہیں، جو طاعون میں مرے، جو پتھ کے عارضے میں مرے، جو ڈوب کر مرے، جو دب کر مرے، جو راہ خدا میں شہید ہو جائے۔

(فائدہ) شہداء کی تعداد امام مالک کی روایت میں سات اور ابن ماجہ کی روایت میں آٹھ اور ایک دوسری روایت میں نو اور ایک تیسری روایت میں گیارہ آئی ہے، امام یحییٰ فرماتے ہیں کہ یہ تعداد میں اختلاف باعتبار اختلاف وحی کے ہے، امام نووی فرماتے ہیں مقتول فی سبیل اللہ کے علاوہ دوسرے شہداء کو شہداء فی سبیل اللہ کے برابر ثواب ملے گا، باقی دنیا میں انہیں غسل بھی دیا جائے گا اور ان پر نماز بھی پڑھی جائے گی، اور شہید فی سبیل اللہ کو غسل نہیں دیا جائے گا اور اس پر نماز پڑھی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۴۰۔ زہیر بن حرب، جریر، سبیل، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو جانتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارا جائے وہ شہید ہے، آپؐ نے فرمایا، تب تو میری امت میں شہید بہت کم ہوں گے، صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَقُولُ رَبَّاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَصِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِي عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفِتَانَ *

۲۳۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ شُرْحِبِيلِ بْنِ السَّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى *

(۵۰) بَابُ بَيَانِ الشَّهَدَاءِ *

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَمْنَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غَضَنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ وَقَالَ الشَّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْعَرَقُ وَصَاحِبُ الْهَذَمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۴۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعْلَمُونَ الشَّهِيدَ فَيَكُمُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ إِنَّ شَهِدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيتُ قَالُوا فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ

يَقُولُ رَبَّاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَصِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِي عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفِتَانَ *

پھر شہید کون کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے، اور جو راہ خدا میں (جنگ وغیرہ کو جاتے ہوئے) مر جائے وہ شہید ہے، جو طاعون میں مرے وہ بھی شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے، ابن مقسم بیان کرتے ہیں کہ میں حیرے باپ کے اوپر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے جو ڈوب کر مر جائے وہ بھی شہید ہے۔

۲۴۱۔ عبد الحمید بن بیان الواسطی، خالد، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی سہیل کی روایت میں یہ بھی ہے کہ مجھے عبید اللہ بن مقسم نے ابوصالح سے روایت کیا کہ میں حیرے بھائی پر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ زیادتی بھی بیان کی ہے کہ جو غرق ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔

۲۴۲۔ محمد بن حاتم، ہمز، وہیب، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس روایت میں ہے کہ مجھ سے عبد اللہ بن مقسم نے ابوصالح سے نقل کیا اور یہ زیادتی بیان کی ہے کہ جو غرق ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔

۲۴۳۔ حامد بن عمر براکوی، عبد الواحد بن زیاد، عاصم، حفصہ بنت سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے انس بن مالکؓ نے دریافت کیا کہ یحییٰ بن ابی عمرہ کاکس عارضہ سے انتقال ہوا؟ میں نے کہا، طاعون سے تو انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، طاعون ہر ایک مسلمان کی شہادت ہے۔

۲۴۴۔ ولید بن شجاع، علی بن مسہر، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طریقہ سے روایت بیان کرتے ہیں۔
باب (۵۱) تیر اندازی کی فضیلت۔

۲۴۵۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابوعلی ثمامہ بن شفی، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ

تُبَلِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَبِيكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ *

۲۴۱۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سَهِيلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَهِيلٌ قَالَ عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَخِيكَ أَنَّهُ زَادَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ *

۲۴۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا سَهِيلٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَزَادَ فِيهِ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ *

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَغْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِمَ مَاتَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُونِ قَالَتْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ *

۲۴۴۔ وَحَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شِجَاعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

(۵۱) بَابُ فَضْلِ الرَّمْيِ *

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ثَمَامَةَ بْنِ شَفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ

علیہ وسلم سے سنا، آپؐ منبر پر فرما رہے تھے ”واعبدوا لہم ما استطعتم من قوۃ“ قوت سے تیر اندازی مراد ہے، قوت سے تیر اندازی مراد ہے، قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔

يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ (وَأَعْبُدُوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ) أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيَ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيَ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث سے جہاد کے لئے تیر اندازی کرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اسی پر ہر ایک ہتھیار اور اسلحہ کی مشق کہ جیسا کہ بندوق وغیرہ قیاس کر لینا چاہئے اور ایسے ہی گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ جب کہ جہاد کی نیت سے ہو، اور اگر کسی کو یہ چیزیں میسر نہ ہوں اور نہ ہی استطاعت رکھتا ہو تو صرف شوق اور تمنا ہی پر، جیسا کہ سابقہ روایات عدم شوق جہاد کی مذمت پر دال ہیں، ثواب ملتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۴۶۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث ابو علی، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ عنقریب تمہارے ہاتھوں پر کئی ملک فتح ہوں گے اور اللہ تمہارے لئے کافی ہے، لہذا کوئی تم میں سے اپنے تیر کا کھیل یعنی نشانہ کی مشق کو نہ چھوڑے۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرْضُونَ وَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ *

۲۴۷۔ داؤد بن رشید، ولید، بکر بن معز، عمرو بن حارث، ابو علی ہمدانی، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۴۷۔ وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۴۸۔ محمد بن ریح بن مہاجر، لیث، حارث بن یعقوب، عبد الرحمن بن شامہ بیان کرتے ہیں کہ فقیم النخعی نے عقبہ بن عامرؓ سے کہا تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو، بوڑھے ضعیف ہو کر تم پر مشکل ہوتا ہوگا، عقبہ بن عامرؓ نے کہا کہ میں نے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا، حارث کہتے ہیں کہ میں نے ابن شامہ سے کہا، وہ کیا بات تھی، انہوں نے کہا آپؐ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سکھے، پھر اسے چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں، یا وہ گناہ گار ہے۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّ فَقِيمًا النَّخَعِيَّ قَالَ لِعَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْقَرْصَتَيْنِ وَأَنْتَ كَبِيرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عَقْبَةُ لَوْ لَأَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَعَانِيهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شِمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى *

باب (۵۲) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا

باب قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمان، میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، کسی کی بھی مخالفت اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

۲۴۹۔ سعید بن منصور، ابوالریح عسکری، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ابوب، ابوقلابہ، ابواسامہ، ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق (۱) پر قائم رہے گا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے اور وہ اسی حال پر ہوں گے اور قتیبہ کی روایت میں ”وہم کذلک“ (یعنی وہ اسی حال پر ہوں گے) نہیں ہے۔

۲۵۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، (دوسری سند) ابن نمیر، وکیع، عبدہ، اسماعیل بن ابی خالد (تیسری سند) ابن ابی عمر، مروان فزاری، اسماعیل، قیس، حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ لوگوں پر غالب رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا امر آ جائے اور وہ غالب ہی ہوں گے۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا قیامت مراد ہے یا وہ ہمارا ہے جس سے ہر مومن مر جائے گا اور یہ گروہ وہ امام بخاری فرماتے ہیں، اہل علم کا ہے اور امام احمد فرماتے ہیں، اس سے مراد اہل سنت والجماعت ہیں، مترجم کہتا ہے، اور علماء دیوبند کے اہل سنت والجماعت ہونے میں کسی قسم کا کوئی اشکال نہیں ہے، اور نہ شبہ ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۵۱۔ محمد بن رافع، ابواسامہ، اسماعیل، قیس، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما

(۱) یعنی ایسا طاغوت ہمیشہ رہے گا جو مخالفوں پر غالب رہے گا۔ قوت کے ساتھ یا دلیل کے ساتھ متصف ہوگا۔ اس طاغوت سے کون مراد ہیں رائج یہ ہے کہ ایمان والوں کی مختلف انواع کے لوگ اس طاغوت میں داخل ہیں، ان میں مجاہدین بھی داخل ہیں اور فقہاء، محدثین، زہاد، امرا المعروف اور غی عن المنکر کرنے والے اور خیر کے دوسرے کاموں میں مشغول لوگ بھی داخل ہیں۔

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ *

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّيْعِ الْعَسْكَرِيُّ وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قَتِيبَةَ وَهُمْ كَذَلِكَ *

۲۵۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ بْنُ كِلَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْفُزَارِيُّ لَمْ يَذْكُرَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ الْفَزَارِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ *

رہے تھے اور مروان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۵۲۔ محمد بن یحییٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ساک بن حرب، حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور اس پر قیامت قائم ہونے تک (مخالفین سے) مسلمانوں کی ایک جماعت لڑتی رہے گی۔

۲۵۳۔ ہارون بن عبد اللہ، جاج بن شاعر، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ ہمیشہ میری امت سے میں سے ایک گروہ حق پر قیامت تک لڑتا رہے گا اور قائم رہے گا۔

(فائدہ) چنانچہ علماء دیوبند، اہل باطل اور اہل بدعت کی تردید اور طہرین کے مذاقہ ثابت کرنے سے عرصہ دراز سے مصروف ہیں اور انشاء اللہ رہیں گے۔

۲۵۴۔ منصور بن ابی مزاحم، یحییٰ بن حمزہ، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، عمیر بن ہانی، حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر معاویہؓ سے سنا وہ منبر پر فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا اللہ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی انہیں بگاڑنا چاہے یا ان کی مخالفت کرنا چاہے وہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے اور وہ لوگوں پر غالب رہیں گے۔

۲۵۵۔ اسحاق بن منصور، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیر معاویہ بن ابوسفیان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان کرتے سنا، میں نے ان کے علاوہ کسی کو منبر پر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعَثْتُ حَدِيثَ مَرْوَانَ سَوَاءً *

۲۵۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ *

۲۵۳۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَاجُّ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ هَانِيٍّ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ *

۲۵۵۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بَرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو بیان کرتے نہیں سنا ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرمادیتا ہے اور مسلمانوں کا ایک گروہ برابر حق پر لڑتا رہے گا اور اپنے مخالفین پر قیامت تک غالب رہے گا۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِثْرِهِ حَدِيثًا غَيْرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَاهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۲۵۶۔ ابن عبد الرحمن بن وہب، عبد اللہ بن وہب عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، عبد الرحمن بن شماسہ مہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسلمہ بن خالد کے پاس تھا اور ان کے پاس عبد اللہ بن عمرو بن العاص بھی تھے، عبد اللہ کہنے لگے کہ قیامت ایسی شریر اور بدتر مخلوق کے زمانے میں آئے گی جو اہل جاہلیت سے بھی زیادہ بدتر ہوگی۔ خدا تعالیٰ سے جس چیز کی دعا مانگے گی اللہ ان کی دعا رد فرمادے گا اسی سلسلہ گفتگو میں عقبہ بن عامر بھی آگئے مسلمہ نے ان سے کہا عقبہ بنے، عبد اللہ کیا کہہ رہے ہیں، عقبہ بولے یہ زیادہ واقف ہیں مگر میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میری امت کا ایک گروہ برابر امر الہی پر لڑتا رہے گا، اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا، مخالفین انہیں ضرر نہیں پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ اسی حالت پر قیامت آجائے گی، عبد اللہ نے فرمایا بیشک اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی اور بدن کو گلنے میں وہ ریشم کی معلوم ہوگی جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا اسے بغیر روح قبضہ کئے نہ چھوڑے گی، اس کے بعد سب شریر لوگ رہ جائیں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔

۲۵۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، داؤد بن ابی ہند، ابو عثمان حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہمیشہ اہل غرب حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شِمَاسَةَ الْمُهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُسْلِمَةَ بْنِ مُحَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرُّ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُونَ اللَّهَ بَشِيءٍ إِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَيَنْبِئُهُمْ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ عَقِبَهُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ لَهُ مُسْلِمَةُ يَا عَقِبَةُ اسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ عَقِبَةُ هُوَ أَعْلَمُ وَأَنَا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ عَصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ فَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَجَلٌ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ مَسْهُهَا مَسَّ الْحَرِيرِ فَلَا تَرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا قَبِضَتْهُ ثُمَّ يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ *

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى

الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ*

(فائدہ) علی بن ابی الدیلمی بیان کرتے ہیں کہ غرب سے مراد عرب ہیں اور غرب بڑے ڈول کو بولتے ہیں، کیونکہ یہ خصوصیت اکثر ان ہی کو حاصل ہے بوجہ فیضان معرفت کے اور قاضی عیاض فرماتے ہیں، غرب سے مراد سختی والے حضرات ہیں کیونکہ غرب ہر ایک چیز کا انتہا اور کمال کو بولا جاتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ وہ بیت المقدس والے ہیں، اور معاذ فرماتے ہیں کہ شام والے ہیں، امام نووی فرماتے ہیں کہ حق پر غالب آنے والی جماعت کی بہت سی قسمیں ہیں، جیسا کہ مجاہدین، فقہاء، محدثین، زہاد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے، اور دیگر اصحاب خیر تو یہ سب کو شامل ہے اور ان سب جماعتوں کا ایک مقام پر جمع ہونا بھی ضروری نہیں اور اس میں اجمال امت کے جمت ہونے پر بھی دلیل ہے۔

باب (۵۳) سفر میں جانوروں کی مراعات، اور رات کو راستہ میں اترنے کی ممانعت۔

۲۵۸۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم موسم بہار میں سفر کرو تو زمین سے اونٹوں کو ان کا حصہ لینے دو اور جب قطر کے زمانہ میں سفر کرو تو ان پر جلدی چلے جاؤ اور جب رات کو کہیں اترو تو راستہ سے ہٹ کر اترو، کیونکہ وہ موذی جانوروں کا ٹھکانہ ہے۔

(۵۳) بَابُ مُرَاعَاةِ مَصْلِحَةِ الدَّوَابِّ فِي

السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّغْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ*

۲۵۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَيْبِ فَأَعْطُوا الْبَابَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ*

۲۵۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَيْبِ فَأَعْطُوا الْبَابَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نَفْيَهَا وَإِذَا عَرَسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طَرَفُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ*

(۵۴) بَابُ السَّفَرِ قِطْعَةً مِنَ الْعَذَابِ

۲۵۹۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن محمد، سہیل بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم سبزہ زار میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حصہ دو، اور خشک سال میں سفر کرو تو تیز چلو، تاکہ اونٹوں کی قوت فنا (۱) نہ ہو جائے اور اگر اخیر شب میں کہیں قیام کرو تو راستہ سے بچ کر ٹھہرو، کیونکہ راستہ رات میں چوہاؤں کی گزر گاہ اور کیڑے مکوڑوں کا مسکن اور پناہ گاہ ہوتی ہیں۔

باب (۵۴) سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے اور

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین بنا کر معبود فرمائے گئے ہیں چنانچہ آپؐ نے لوگوں کو سواریوں پر سوار ہونے کے آداب اور اونٹ، گھوڑے، گدھے وغیرہ سواریوں کی رعایت رکھنے کے بھی آداب سکھائے اور انھیں ان کی ہمت سے زیادہ کسی کام کا مکلف بنانے سے اور زیادہ بوجھ لانے سے منع فرمایا۔ جب جانوروں کی اتنی رعایت رکھنے کا اہتمام ہے تو اپنے ان ملازموں کا جو انسان ہوں ان کے کھانے، پینے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا زیادہ ضروری ہے جس سے بہت سے اہل ثروت حضرات غافل ہیں۔

فراغت امور کے بعد گھر جلدی واپس ہونا چاہئے۔

وَأَسْتَحْبَابِ تَعَجِيلِ الْمُسَافِرِ إِلَى أَهْلِهِ
بَعْدَ قَضَاءِ شُغْلِهِ *

۲۶۰۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنعب، اسماعیل بن ابی اویس، ابو مصعب زہری، منصور بن ابی مزاحم، قتیبہ بن سعید، مالک، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ تميمی، مالک، سہی، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، سونے، کھانے اور پینے سے تم کو روک دیتا ہے، اس لئے تم میں سے جب کسی کا کام پورا اور ختم ہو جائے تو اپنے گھر آنے میں جلت کرے۔

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَنْعَبٍ
وَأِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ وَأَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ
وَمَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا
حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى
التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ
سَمِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ
الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا
قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيَعْجَلْ إِلَى أَهْلِهِ
قَالَ نَعَمْ *

(فائدہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دوسری مروی ہے کہ سفر کرو، تندرست رہو گے، چنانچہ ابن جوزی سے دریافت کیا گیا کہ سفر کو عذاب کا ٹکڑا کیوں فرمایا انہوں نے کہا اس لئے کہ سفر میں انہماج سے جدا ہوتی ہے، لہذا ان دونوں روایتوں میں کسی قسم کا تعارض نہیں کیونکہ شقت اور محنت سفر میں ضرور ہوتی ہے اس وجہ سے صحت ٹھیک رہتی ہے۔

باب (۵۵) مسافر کو رات کے وقت گھر واپس
آنے کی کراہت۔

(۵۵) بَابُ كَرَاهَةِ الطَّرُوقِ وَهُوَ الدُّخُولُ
لَيْلًا *

۲۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہمام، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے اپنے گھر میں رات کو نہ آتے بلکہ دن کے وقت صبح یا شام کو تشریف لاتے۔

۲۶۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا
يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غَدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً *

۲۶۲۔ زبیر بن حرب، عبد الصمد بن عبد الوارث، ہمام، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں "لا یدخل" کا لفظ ہے۔

۲۶۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِعَثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ *

۲۶۳۔ اسماعیل بن سالم، ہشیم، سیار (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، سیار، شعبی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جہاد میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، جب واپس مدینہ آئے تو ہم شہر میں داخل ہونے لگے، آپ نے فرمایا تمہارے رات کو یعنی شام کو داخل ہوں گے تاکہ پرانگندہ بالوں والی کنگھی کر لے اور جس کا شوہر غائب ہے، وہ اپنا بناؤ سنگار کر لے۔

۲۶۳- حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَالْفُظَّاءُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ دَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَهْلُهَا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعْبَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغَيَّبَةُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جو بے سفر پر گیا ہو اس کے لئے اچانک گھر آنا کر وہ ہے ہاں پہلے سے اطلاع کر دینی چاہئے مگر کہیں قریب ہی گیا ہو اسے تو یوں کو شام میں آنے کی توقع ہے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے، باقی یہ کراہت تخریج ہے۔

۲۶۴۔ محمد بن یحییٰ، عبد الصمد، شعبہ، سیار، عامر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی رات کو سفر سے واپس آئے تو (اچانک) رات کو اپنے گھر والوں میں نہ جا بیچے اتنی مہلت دے کہ جس کا شوہر غیر حاضر تھا وہ اپنی اصلاح کر لے اور پرانگندہ بالوں والی کنگھی چوٹی کر لے۔

۲۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طُرُوقًا حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغَيَّبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعْبَةُ *

۲۶۵۔ یحییٰ بن حبیب، روح بن عبادہ، شعبہ، سیار سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۶۵- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۶۶۔ محمد بن یحییٰ، محمد بن جعفر، شعبہ، عامر، شعبی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب آدمی مدت سے سفر میں ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچانک رات کو گھر آنے سے منع کیا ہے۔

۲۶۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طُرُوقًا *

۲۶۷۔ یحییٰ بن حبیب، روح، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۶۷- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۶۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، محارب، جابر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ

۲۶۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَوَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

کوئی شخص طویل سفر سے رات کو اپنے گھروالوں پر جا پہنچے اور ان کے حالات کا متلاشی اور خیانت کاریوں کا تجسس ہو۔

۲۶۹۔ محمد بن ثقی، عبد الرحمن، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ یہ آخری الفاظ بھی حدیث میں ہیں یا نہیں۔

۲۷۰۔ محمد بن ثقی، محمد بن جعفر۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محارب، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو اچانک گھر آنے کی کراہت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں آخری جملہ نہیں ہے۔

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ * .
۲۶۹- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ سُفْيَانُ لَا أَذْرِي هَذَا فِي الْحَدِيثِ أَمْ لَا يَغْنِي أَنْ يَتَخَوَّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ *
۲۷۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَرَاهَةِ الطَّرُوقِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالِدَّبَائِحِ

باب (۵۶) سکھلائے ہوئے کتوں سے شکار کرنا۔

۲۷۱۔ اسحاق بن ابراہیم خطلی، جریر، منصور، ابراہیم، ہمام بن حارث، عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سکھلائے ہوئے کتوں کو چھوڑتا ہوں اور وہ شکار کو میرے لئے پلڑ کر روک رکھتے ہیں اور میں (ان کو چھوڑتے وقت) بسم اللہ بھی کہہ لیتا ہوں، آپ نے فرمایا جب تو اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ کا نام بھی لے تو کھا، جو وہ شکار کرے، میں نے کہا، اگرچہ وہ مار ڈالے، آپ نے فرمایا، اگرچہ وہ مار ڈالے، بشرطیکہ کہ کوئی غیر کتا اس کے ساتھ مل نہ گیا ہو، میں نے عرض کیا کہ میں بغیر تم کا تیر شکار کے مارتا ہوں اور وہ مر جاتا ہے، آپ نے فرمایا جب تم بغیر

(۵۶) بَابُ الصَّيْدِ بِالْكِتَابِ الْمُعَلَّمَةِ *

۲۷۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيَمْسِكُنَّ عَلَيَّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ إِذَا أُرْسَلَتْ كَلْبُكَ الْمُعَلَّمُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَنَ مَا لَمْ يَشْرُكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قُلْتُ لَهُ فَإِنِّي أُرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيِّدَ فَأَصِيبُ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرَقَ فَكُلْهُ وَإِنْ أَصَابَهُ

بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلُهُ *

پر کا تیر شکار کے بارہ، اور تیر پار ہو جائے تو شکار کو کھا سکتے ہو اور اگر تیر کے عرض سے شکار مر جائے تو پھر اسے مت کھاؤ۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، شکاری اباحت پر علماء کا اتفاق ہے اور کتاب و سنت اور اجماع امت کے بکثرت دلائل اس کی اباحت پر دال ہیں، اور ہر ایک شکاری کے کئے کا شکار حلال ہے، جب کہ اسے چھوڑتے وقت، بسم اللہ کہے، امام ابو حنیفہ، مالک اور جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے اور اگر سد ہوا نہ ہو یا سد ہوا تو ہو مگر بغیر چھوڑے شکار کرے تو اس کا شکار بالاجماع حرام ہے، اور تیر کے شکار کے متعلق جیسا کہ حدیث میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے یہی مسلک ہے شافعی، مالک، ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا، باقی گوی وغیرہ کا شکار مطلقاً حرام نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۲۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن فضیل، بیان، شعبی، عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ان کتوں سے شکار کھیتے ہیں، آپ نے فرمایا، جب تم اپنے شکاری کتے کو چھوڑو اور چھوڑتے وقت بسم اللہ کہہ دو جو شکار کتوں نے تمہارے لئے روک رکھا ہے، خواہ اسے قتل کر دیا ہو، تم کھا سکتے ہو اور اگر کتا بھی اس جانور سے کھالے تو پھر نہ کھاؤ، مجھے اندیشہ ہے کہ شاید کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہو، اور اگر تمہارے کتوں کے ساتھ اور دوسرے کتے بھی مل جائیں، تب بھی اس شکار کو مت کھاؤ۔

۲۷۳۔ عبید اللہ بن معاذ خزمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبید اللہ بن ابی اسفر، شعبی، عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر پر کے تیر کے شکار کا حکم دریافت کیا، آپ نے فرمایا، اگر شکار تیر کی دھار سے مرا ہو تو کھالو اور عرض سے مرا ہو تو موقوفہ ہے (اور حرام ہے) اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے شکار کا حکم دریافت کیا، فرمایا جب تم شکار پر کتے چھوڑو اور بسم اللہ کہہ لو تو شکار کھا سکتے ہو، لیکن اگر کتا خود اس میں سے کچھ کھالے تو پھر نہ کھاؤ، کیونکہ اس صورت میں کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہو گا، اور میں نے عرض کیا کہ اگر میرے کتے کے ساتھ دوسرا شریک ہو جائے اور معلوم نہ ہو کہ کس کتے نے شکار کیا ہے، فرمایا نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے، دوسرے کتے پر نہیں۔

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَّالٍ عَنْ بَيَّانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهِذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ الْمُعْلَمَةُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ *

۲۷۳۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْخَزَمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي اسْفَرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَقَتْلُ فَإِنَّهُ وَفِيدٌ فَلَا تَأْكُلْ وَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ فَلَا أَذْرِ أَحَدَهُمَا أَحَدَهُ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمِعْتُ عَلَى كِلَابِكَ وَلَمْ تَسْمَعْ عَلَى غَيْرِهِ *

۲۷۴- یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، شعبہ، عبد اللہ بن ابی السفر، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر کے شکار کے بارے میں دریافت کیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۷۵- ابو بکر بن نافع العبیدی، غندر، عبد اللہ بن ابی السفر، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر کے شکار کے بارے میں دریافت کیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۷۶- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا، عامر عدی بن حاتم بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر کے شکار کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا اگر نوک سے لگے تو کھالے اور اگر پٹ لگے تو وہ مروارہ ہے، اور میں نے آپ سے کتے کے شکار کے متعلق دریافت کیا، فرمایا جس جانور کو کتا بکڑے اور اس میں سے کچھ نہ کھائے تو اسے کھا لے اس لئے کہ اس کا ذبح کتے کا پکڑنا ہی ہے، اور اگر اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی دیکھے، اور تجھے اس بات کا خوف ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہو گا اور مار ڈالا ہو گا تو پھر اسے نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے، دوسرے کتے پر نہیں لیا۔

۲۷۷- اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، زکریا بن ابی زائدہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۷۸- محمد بن ولید بن عبد الحمید، محمد بن جعفر، شعبہ، سعید بن مسروق، فضی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور وہ ہمارے ہمساہ اور شریک کار تھے مقام نہر میں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۷۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغِرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۲۷۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَعَنْ نَاسٍ ذَكَرَ شُعْبَةُ عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغِرَاضِ بِمِثْلِ ذَلِكَ *

۲۷۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ صَيْدِ الْغِرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخَذَهُ فَإِنْ وَحَدَّتْ عَنْدَهُ كَلْبًا آخَرَ فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كُلِّكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ *

۲۷۷- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۷۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا حَارًا

وَدَخِيلًا وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ لَا أَذْرِي أَهْمًا أَخَذَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمِعْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَسْمَعْ عَلَى غَيْرِهِ *

۲۷۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ *

۲۸۰- حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَادْكُرْهُ حَيًّا فَادْكُرْهُ وَإِنْ أَذْرَكَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكَلِّهِ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَذْرِي أَهْمًا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَحْدِ فِيهِ إِلَّا أَقْرَبَ سَهْمَكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيفًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ *

سے دریافت کیا کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں اور اپنے کتے کے ساتھ ایک دوسرا کتا پاتا ہوں اور شکار پکڑا ہوا ہوتا ہے، اب نہیں معلوم کہ شکار کس نے پکڑا ہے؟ آپ نے فرمایا، مت کھاؤ، کیونکہ تم نے ہم اللہ! اپنے کتے پر پڑھی ہے دوسرے کتے پر نہیں پڑھی۔

۲۷۹- محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۸۰- ولید بن شجاع السکونی، علی بن مسہر، عاصم، شعبی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ تیرے شکار کو روک لے اور تو اسے زندہ پائے تو ذبح کر لے اور اگر وہ مار ڈالے، لیکن اس سے کھائے نہیں تو بھی اس سے کھا لے اور اگر تو اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا بھی پائے اور جانور مارا گیا تو مت کھا، اس لئے کہ تجھے معلوم نہیں کہ کس نے قتل کیا ہے اور اگر تو تیرا دے تو بھی ہم اللہ کہہ لے پھر اگر اس کے بعد تیرا شکار ایک دن تک غائب رہے اور تو اس میں اپنے تیرے علاوہ اور کسی مار کا نشان نہ پائے تو اگر چاہے تو کھا لے، اور اگر پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو مت کھا۔

(فائدہ) اگر تیرا مارنے کے بعد شکار غائب رہے اور پھر وہ تلاش کے بعد پانی میں ڈوبا ہوا لے تو اس کا کھانا با اتفاق علماء کرام حرام ہے (قال النووی) کیونکہ احتمال ہے کہ پانی میں ڈوب کر مر گیا ہو کیونکہ اصل حرمت ہے اور حلت تیر لگنے کی بناء پر ہے اور شک کی وجہ سے حلت ختم ہو گئی، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۸۱- یحییٰ بن ایوب، عبد اللہ بن مبارک، عاصم، شعبی، عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا جب تم اپنا تیر پھینکو تو ہم اللہ کہو، پھر اگر اسے مرا ہوا

۲۸۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ

پاؤ تو اسے کھالو مگر یہ کہ وہ پانی میں پڑا ہوا ملے تو نہ کھاؤ، کیونکہ تم کو معلوم نہیں ہے کہ وہ دوب کر ماریا تمہارے تیر کی وجہ سے مرا ہے۔

۲۸۲۔ ہناد بن سری، ابن مبارک، حیوہ بن شریح، ربیع بن یزید دمشقی، ابودریس، عازد اللہ، ابو ثعلبہ خثنی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں ہم ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے، میں اپنی کمان سے شکار کرتا ہوں اور اپنے سکھائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے سے جو سکھایا ہوا نہیں ہے تو فرمائیے، ان میں سے کون سا شکار ہمارے لئے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا تمہارا یہ کہنا کہ ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں، ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں تو اگر تم کو اور برتن مل سکیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ، اور اگر اور برتن نہ ملیں تو انہیں دھو لو اور پھر ان میں کھاؤ، اور یہ جو تم نے بیان کیا کہ ہم شکار کے ملک میں ہیں تو جو تم نے اپنی کمان کے ساتھ شکار کیا ہے تو اگر اس پر اللہ کا نام لیا ہے تو کھالو اور جو تمہارا سکھایا ہوا آتشکار کرے تو (چھوڑتے وقت) اس پر اللہ کا نام لو، اور پھر اسے کھالو اور جو غیر سکھائے ہوئے کتے سے شکار کیا ہے تو اگر اس کو ذبح کر تو کھالو (ورنہ نہیں)

سَهْمَكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ إِنْ أُنْ تَجَدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي الْمَاءَ قَتْلَهُ أَوْ سَهْمَكَ *

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدَّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَثَنِيَّ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آيَتِهِمْ وَأَرْضٌ صَيِّدٌ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمَعْلَمِ أَوْ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمَعْلَمٍ فَأَخْبَرَنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنْكُمْ بَارِضٌ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُونَ فِي آيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاعْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بَارِضٌ صَيِّدٌ فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمَعْلَمِ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمَعْلَمٍ فَادْكُرْ ذِكْرَهُ فَكُلْ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ابوداؤد کی روایت میں اتنی زیادتی اور ہے کہ وہ اہل کتاب اپنی ہاتھیوں میں سر پکاتے ہیں اور برتنوں میں شراب پیتے ہیں، اب اگر ان برتنوں کی نجاست یقینی ہے تو انہیں دھونا واجب ہے ورنہ مستحب، اور دھونے کے بعد فقہاء کے نزدیک خواہ اور برتن ملے یا نہ ملے ان کا استعمال جائز ہے اور یہ حکم بطور احتیاط اور تقویٰ کے ہے اور فتویٰ جواز پر ہے اور فقہاء کی مراد ان برتنوں سے وہ ہے جن میں اس قسم کی نجاست کا استعمال نہ ہو تاہو، واللہ اعلم۔

۲۸۳۔ ابوطاہر، ابن وہب، (دوسری سند) زہیر بن حرب، مقرئ حیوہ سے اس سند کے ساتھ، ابن مبارک کی روایت کی حدیث نقل کرتے ہیں باقی ابن وہب کی روایت میں کمان کے ساتھ شکار کرنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۲۸۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْمُقَرَّرُ كِلَاهُمَا عَنْ حَيَّوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ

يَذْكُرُ فِيهِ صَيْدُ الْقَوْسِ *

۲۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَمَّادُ بْنُ حَالِدٍ الْخِطَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَعَابَ عَنْكَ فَأَذْرِكْهُ فَكُلَّهُ مَا لَمْ يَبْتِنِ *

۲۸۴- محمد بن مهران رازی، ابو عبد اللہ حماد بن خالد الخياط، معاویہ بن صالح، عبد الرحمن بن جبیر، بواسطہ اپنے والد ابو ثعلبہ نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، جب تو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جائے اور اس کے بعد طے تو اس کو کھا سکتے ہو، بشرطیکہ بدو دار نہ ہو جائے۔

(فائدہ) یہ حکم احتیالی ہے اور ایک روایت میں کہنے کے شکار کے متعلق بھی یہی حکم آیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ کراہت تنزیہی پر محمول ہے نہ کہ کراہت تحریمی پر۔

۲۸۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ أَبِي حَلْفٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ نُفَيْرِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَذْرُكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ فُكْلَهُ مَا لَمْ يَبْتِنِ *

۲۸۵- محمد بن احمد بن ابی خلف، معن بن عیسیٰ، معاویہ، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد ابو ثعلبہ نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں جس کو تین روز سے غائب ہونے کے بعد شکار ملا ہو، فرمایا اسے کھا سکتے ہو۔ بشرطیکہ بدو نہ پیدا ہوئی ہو۔

۲۸۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُهُ فِي الصَّيْدِ ثُمَّ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَبِي الرَّاهِرِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ تَوَتُّؤَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ كُلَّهُ بَعْدَ ثَلَاثِ إِلَّا أَنْ يَبْتِنَ فِدَعُهُ *

۲۸۶- محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح، علاء، مکحول، ابو ثعلبہ نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے بارے میں حدیث روایت کرتے ہیں، ابن حاتم، ابن مہدی، معاویہ بن صالح، عبد الرحمن بن جبیر، ابو الزہریہ، جبیر بن نفیر، حضرت ابو ثعلبہ نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علاء کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے لیکن اس میں بو کا ذکر نہ نہیں ہے، ہاں یہ ہے کہ اگر کتے کا مارا ہو شکار تین دن کے بعد طے تو کھا سکتے ہو، ہاں اگر اس میں بدو ہو گئی ہے تو چھوڑ دو۔

باب (۵۷) ہر ایک دانت والے ورنڈے اور بچے والے پر نڈے کے گوشت کھانے کی حرمت۔

(۵۷) بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ *

۲۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ

بن عیینہ، زہری، ابو اوریس، ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے ممانعت فرمائی ہے، اسحاق اور ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی روایت میں یہ زیادتی نقل کی ہے کہ زہری نے بیان کیا کہ ملک شام میں آنے تک ہم نے اس حدیث کو نہیں سنا۔

۲۸۸۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو اوریس خلوانی، ابو ثعلبہ خثنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے منع کیا ہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، کہ ہم نے یہ حدیث اپنے علماء سے حجاز میں نہیں سنی، یہاں تک کہ مجھ سے ابو اوریس نے بیان کیا، اور وہ فقہاء شام میں سے تھے۔

۲۸۹۔ ہارون بن سعید الجلی، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب، ابو اوریس خلوانی، حضرت ابو ثعلبہ خثنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۲۹۰۔ ابو الطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، ابن ابی ذئب، عمرو بن حارث، یونس بن یزید، وغیرہم۔

(دوسری سند) محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر۔

(تیسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، یوسف بن بلشون۔

(چوتھی سند) خلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، ابو صالح، زہری سے اسی سند کے ساتھ، یونس اور عمرو کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور سب نے کھانے کا ذکر کیا ہے، مگر صالح اور یوسف کی روایت میں

إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَحْرَانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ زَادَ إِسْحَقُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهَذَا حَتَّى قَدِمْنَا الشَّامَ * ۲۸۸- وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَثَنِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ عِلْمَانِنَا بِالْحِجَازِ حَتَّى حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ وَكَانَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ *

۲۸۹- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ *

۲۹۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ أَبِي ذَيْبٍ وَعُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَغَيْرُهُمْ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الْمَاجَشُونِ ح وَحَدَّثَنَا الْخَوْلَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ

صرف ہر ایک دانت والے درندے کی ممانعت ہے۔

۲۹۱۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمن بن مہدی، مالک، اسماعیل بن ابی حکیم، عبیدہ بن سفیان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے کے متعلق فرمایا کہ اس کا کھانا حرام ہے۔

۲۹۲۔ ابو الطاہر، ابن وہب، حضرت انس بن مالک سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۹۳۔ عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے، اور بچہ والے پرندے سے منع کیا ہے۔

۲۹۴۔ حجاج بن شاعر، سہل بن حماد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۲۹۵۔ احمد بن حنبل، سلیمان بن داؤد، ابو عوانہ، حکم، ابو بشر، میمون بن مہران، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے، اور بچہ والے پرندے سے منع کیا ہے۔

۲۹۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، ابو بشر۔

(دوسری سند) احمد بن حنبل، ہشیم، ابو بشر، میمون بن مہران، ابن عباس۔

(تیسری سند) ابوالکامل جحدری، ابو عوانہ، ابو بشر، میمون بن مہران، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَعَمَرُو كُلُّهُمْ ذَكَرَ الْأَكْلَ إِلَّا صَالِحًا وَيُوسُفَ فَإِنَّ حَدِيثَهُمَا نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ *

۲۹۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ *

۲۹۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ *

۲۹۴۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۹۵۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ وَأَبُو بَشَرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبْعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ *

۲۹۶۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشَرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَبُو بَشَرٍ أَخْبَرَنَا عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى ح وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْثِلٍ حَدِيثَ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ *

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور شعبہ عن الحکم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ان احادیث میں امام شافعی امام ابو حنیفہ امام مالک امام احمد اور داؤد اور جمہور علمائے کرام کے مذہب کی دلیل موجود ہے۔ کہ ہر ایک درندہ دانت سے شکار کرنے والا اور ہر ایک پرندہ پیچھے سے شکار کرنے والا حرام ہے، امام یحییٰ فرماتے ہیں کہ حدیث عام ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں صاف طور پر ارشاد ہے ”اکلہ حرام“ اور گوہ بھی دانت والی ہے، اس لئے اس کا کھانا بھی حرام ہے، اور حضرت جابر کی روایت میں جو اباحت موجود ہے، وہ حدیث مشہور نہیں اور پھر محمل ہے اور محرم کو محمل پر ترجیح ہوا کرتی ہے، اس لئے گوہ کا کھانا حرام ہی ہے اور سبکی حسن بصری، سعید بن مسیب، اوزاعی، ثوری، عبد اللہ بن مبارک، امام ابو حنیفہ، قاضی ابو یوسف، اور امام محمد کا مسلک ہے۔

(۵۸) بَابُ إِبَاحَةِ مَيْتَاتِ الْبَحْرِ *
۲۹۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ عَلَيْنَا أبا عُبَيْدَةَ نَتَلَقَى عِيرًا لِقَرْيَشٍ وَرَوَدْنَا جَرَابًا مِنْ تَمَرٍ لَمْ يَحِذْ لَنَا غَيْرُهُ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بَعْضُنَا الْخِطَّ ثُمَّ نَبْلُهُ بِالْمَاءِ فَتَاكُلُهُ قَالَ وَأَنْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرَفَعْنَا لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَيْسِ الصَّخْمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ دَابَّةٌ تَدْعِي الْعَبِيرَ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ اضْطَرَرُّنَا فَكُلُوا قَالَ فَأَقْمَنَّا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتَّى سَمِينَا قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْنَا نَعْتَرِفَ مِنْ وَقَبِ عَيْنِهِ

باب (۵۸) دریا کے مرے ہوئے جانور کی اباحت۔
۲۹۷۔ احمد بن یونس، زہیر، ابو الزہیر، جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابو الزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیر قیادت قریش کے قافلہ سے ملنے کے لئے روانہ کیا اور ایک بوری چوہاروں کی زاوراہ کے طور پر دی، اور اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں دی۔ ابو عبیدہ ہم کو ایک کھجور (یومیہ) دیا کرتے، ابو الزہیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ تم ایک کھجور کا کیا کرتے تھے، بولے بچہ کی طرح اسے چوس لیتے تھے اور پھر اس پر پانی پی لیتے۔ وہ ہمیں سارا دن کافی ہوتی اور لاشیوں سے درخت کے پتے جھاڑ کر پانی میں تر کر کے بھی کھاتے تھے اور ساحل سمندر پر چلے جاتے تھے کہ اتفاق سے ساحل پر ریت کے ایک بڑے ٹیلے کی طرح بڑی ہوئی ایک چیز نظر آتی، ہم اس کے پاس گئے، دیکھا کہ ایک جانور ہے جسے غمز بولتے ہیں۔ ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے یہ مردہ ہے، پھر کہنے لگے کہ نہیں ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور اللہ کے راستہ میں نکلے ہیں اور تم بھوک کی وجہ سے بیقرار ہو، لہذا اسے کھاؤ، جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم وہاں ایک مہینہ

رہے اور ہم تین سو آدمی تھے، کھاتے کھاتے موٹے ہو گئے، مجھے یاد ہے کہ مٹکوں سے بھر بھر کر ہم نے اس جانور کی آنکھ کے حلقے سے چربی نکالی تھی اور اس میں سے تیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے غرضیکہ ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے تیرہ آدمیوں کو لیا، تو وہ سب اس کی آنکھ کے حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اس کی پسلیوں میں سے اٹھا کر کھڑکی کی، پھر ان اوتوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے سب سے بڑے اونٹ پر کیا داکسا، تو وہ اس کے بچے سے نکل گیا اور ہم نے اس کے گوشت میں سے توشہ کے لئے وشائق (ابلا ہوا گوشت) بنائے، جب ہم مدینہ منورہ آئے اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ واقعہ بیان کیا، آپؐ نے فرمایا، وہ اللہ کا رزق تھا، جو اس نے تمہارے لئے نکالا تھا۔ اب اگر تمہارے پاس اس گوشت میں سے کچھ ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ، جاہل بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس کا گوشت آپؐ کے پاس بھیجا، آپؐ نے کھایا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، حضرت ابو عبیدہؓ اولاً اسے اپنے اجتہاد سے مردہ سمجھ کر اور پھر ان کا اجتہاد بدل گیا، کیونکہ اگر مردہ بھی ہوتا تو مضطر کے لئے مردار کھانا بھی حلال ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کادل خوش کرنے کے لئے اس میں سے کھایا، یا بطور تبرک کے اور نیز مضمون ہوا کہ آدمی کو اپنے دوست سے کسی چیز کا اتنا دارست ہے، اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ آپؐ کو علم غیب نہیں تھا اور بخاری کی روایت اور نیز مسلم کی روایت میں ہے کہ سمندر نے ایک مچھلی باہر پھینک دی جسے غمزہ بولا جاتا ہے، اور قسطلانی فرماتے ہیں کہ اس کا طول پچاس ذراع تھا اور اس کو بالہ کہا جاتا ہے۔ اور یہ غزوہ ۱۰ھ میں صلح حدیبیہ سے پہلے ہوا اور قاسموس میں ہے کہ عذر ایک دریائی جانور کا گوبر ہے، یا ایک چشمہ نکلتا ہے، جو دریائے حجاز میں ہے اور غمزہ مچھلی کا بھی نام ہے اور اتفاقاً اہل اسلام مچھلی حلال ہے۔

۲۹۸۔ عبد الجبار بن العلاء، سفیان، عمرو، جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روانہ کیا، اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے اور ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے، تو ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے ہوئے، یہاں تک کہ بچے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام ہی چوں کا لشکر ہو گیا، پھر سمندر نے ہمارے لئے ایک جانور پھینک دیا،

بِالْقَالِ الدَّهْنُ وَنَقَطِمْ مِنْهُ الْفِدْرَ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَبِ عَيْنِهِ وَأَخَذَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَرَوْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَاقِقٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٍ فَنَقَطِعُوهَا قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ *

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عُمَرُو جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ رَاكِبِينَ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرِضُدْ عِيرًا لِقَرِيشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبْطَ فَسَمِعِي جَيْشَ الْخَبْطِ فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ

جسے غزیر کہتے ہیں (۱)۔ پھر اسے نصف مہینہ تک کھاتے رہے اور اس کی چربی بدن پر ملتے رہے حتیٰ کہ ہم خوب موٹے ہو گئے پھر ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ایک پہلی لے کر کھڑی کی اور سب سے لمبا آدمی لشکر میں تلاش کیا۔ اور ایسے ہی سب سے لمبا اونٹ اور پھر اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا، وہ اس پہلی کے نیچے سے نکل گیا اور اس کی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے، جاہل بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس کی آنکھ کے حلقہ سے اتنے اتنے کھڑے چربی کے بھرے اور ہمارے ساتھ کھجوروں کی ایک بوری تھی، ابو عبیدہ ہمیں ایک ایک مٹھی کھجور کی دیتے تھے پھر ایک ایک کھجور دینے لگے، جب وہ بھی نہ ملی تو ہمیں اس کا نہ ملنا معلوم ہو گیا۔

(فائدہ) یعنی اولاً بقدر ایک مٹھی کے دیتے تھے اور جب کھجوریں کم ہو گئیں، تو پھر ایک ایک دینا شروع کر دیں اور جب ایک بھی نہ رہی تو ایک کی قیمت معلوم ہونے لگی اور بعض لشکر نے گوشت نصف مہینہ کھایا ہوگا۔

۲۹۹۔ عبد الجبار بن العلاء، سفیان، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چٹوں کے لشکر میں ایک دن ایک شخص نے تین اونٹ کاٹے، پھر تین کاٹے، پھر ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کر دیا۔

ذَابَةُ يَقَالُ لَهَا الْعَبْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهْنَا مِنْ وَدَكِهَا حَتَّى ثَابَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ صَلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ وَأَطْوَلَ جَمَلٍ فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ وَجَلَسَ فِي حِجَاجٍ عَلَيْهِ نَفَرٌ قَالَ وَأَخْرَجْنَا مِنْ وَقَبِ عَيْنِهِ كَذَا وَكَذَا قُلَّةً وَذَكَ قَالَ وَكَانَ مَعَنَا حِرَابٌ مِنْ تَمَرٍ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يَعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنْهَا قُبْضَةً قُبْضَةً ثُمَّ أَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِي وَجَدْنَا فَقْدَهُ *

۲۹۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجُبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرُوَ جَابِرًا يَقُولُ فِي جَيْشِ الْخَبَطِ إِنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ *

(فائدہ) کہ کہیں لشکر میں سے اونٹ ختم ہی نہ ہو جائیں۔

۳۰۰۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ أَزْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا *

۳۰۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي نَعِيمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ

۳۰۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، وہب بن کیسان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں روانہ کیا اور ہم تین سو آدمی تھے اور ہمارا تو شہ ہمارے گردنوں پر تھا۔

۳۰۱۔ محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہدی، مالک بن انس، ابو نعیم، وہب بن کیسان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ

(۱) یہ عمر نامی جاہل اور ایک مچھلی تھی جیسا کہ بخاری کی روایت میں اس کے لئے حوت کا لفظ آیا ہے اور اتنی بڑی تھی کہ ایک مہینہ تک روزانہ تین سو آدمی پیٹ بھر کر اس میں سے کھاتے رہے۔

علیہ وسلم نے تین سو کا ایک لشکر روانہ فرمایا، اور ان کا سرور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو متعین فرمایا اور جب ان کا گوشہ ختم ہو گیا، تو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب کے گوشہ وان جمع کئے اور ہم کو یومیہ ایک ایک کھجور دیا کرتے تھے۔

۳۰۲۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ولید بن کثیر، وہب بن کیسان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کے کنارے ایک لشکر روانہ فرمایا، اور میں بھی ان ہی میں تھا، بقیہ حدیث عمرو بن وہاب اور ابو الزبیر کی روایت کی طرح ہے، باقی وہب بن کیسان کی روایت میں یہ ہے کہ ہم لشکر والوں نے اٹھارہ دن تک اس کا گوشت کھایا۔

اللَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةَ ثَلَاثِ مِائَةٍ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَفَى زَادَهُمْ فَجَمَعَ أَبُو عُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِي مَزُودٍ فَكَانَ يَقُوتُنَا حَتَّى كَانَ يُصَيِّبُنَا كُلُّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ *

۳۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يُعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً أَنَا فِيهِمْ إِلَى سَيْفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوا جَمِيعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ فَأَكَلَ مِنْهَا الْحَيْشُ ثَمَانِي عَشْرَةَ نِزْلَةً *

(قائد) بعض حضرات نے اٹھارہ دن تک اور بعض نے ایک ماہ تک اور کچھ حضرات نصف مہینہ تک اس کا گوشت کھاتے رہے۔ واللہ اعلم

۳۰۳۔ حجاج بن الشاعر، عثمان بن عمر، (دوسری سند) محمد بن رافع، ابو المنذر القرظی، واؤد بن قیس، عبید اللہ بن مقسم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارض حبشہ کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور اس پر ایک شخص کو امیر بنایا، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۳۰۳۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ الْقُرَظِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا إِلَى أَرْضِ حَبَشَةَ وَأَسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَحْلًا وَسَاقَ الْحَدِيثِ بَنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

(قائد) امام عینی فرماتے ہیں کہ قریش کے ساتھ ساتھ قبیلہ حبشہ پر بھی حملہ کا ارادہ ہوگا، لہذا سابقہ احادیث اور اس روایت میں کسی قسم کا کوئی تعارض نہیں ہے۔

باب (۵۹) شہری گدھوں کے کھانے کی حرمت۔

بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ *

۳۰۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک بن انس، ابن شہاب، عبد اللہ بن محمد

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

بن علی، حسن بن محمد بن علی، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۳۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، زبیر بن حرب، سفیان، (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ (تیسری سند) ابوالطاهر، حرملہ، ابن وہب، یونس (چوتھی سند) اسحاق، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور یونس کی حدیث میں ہے کہ شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۳۰۶۔ حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب ابودریس، حضرت ابوشلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔

۳۰۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ نافع، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۳۰۸۔ ہارون بن عبد اللہ، محمد بن بکر، ابن جریج، نافع، ابن عمر (دوسری سند) ابن ابی عمر، بواسطہ اپنے والد، معن بن عیسیٰ، مالک بن انس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے دن شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا، حالانکہ لوگوں

عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرٍ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ *

۳۰۶۔ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ *

۳۰۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ وَسَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ *

۳۰۸۔ وَحَدَّثَنِي هَرُؤُنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبِي وَمَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کو اس کی حاجت تھی۔

وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرٍ وَكَانَ النَّاسُ اخْتَجَعُوا إِلَيْهَا *

۳۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے بستی کے گدھوں کے گوشت کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ خیبر کے دن ہمیں بھوک لگی اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم نے یہود کے گدھے جو شہر سے نکل رہے تھے پکڑے تھے چنچتا ہم نے انہیں کاٹا اور ان کا گوشت ہماری ہاٹیوں میں ابل رہا تھا، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا، ہاٹیوں کو الٹ دو اور گدھوں کا گوشت مت کھاؤ، میں نے کہا، آپؐ نے گدھوں کا گوشت کیسے حرام کیا ہم نے آپس میں یہ باتیں کیں، بعض بولے کہ آپؐ نے انہیں قطعاً حرام کر دیا اور بعض نے کہا اس لئے حرام کر دیا کہ ابھی ان کا شس نہیں نکلا تھا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں صحابہ کرام، تابعین اور علمائے کرام کے نزدیک گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے اور یہ سب احادیث صحیحہ اسی پر دل ہیں، واللہ اعلم۔

۳۱۰۔ ابو کامل، فضیل بن حسین، عبد الواحد بن زیاد، سلیمان شیبانی، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کی راتوں میں ہم بھوکے ہوئے، جب خیبر کا دن ہوا تو ہم بستی کے گدھوں پر متوجہ ہوئے، انہیں کاٹا اور جب ہاٹیاں اٹنے لگیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہاٹیاں الٹ دو اور ان گدھوں کے گوشت میں سے کچھ بھی نہ کھاؤ، اس وقت بعض حضرات نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے ممانعت فرمائی ہے کہ ان سے شس نہیں نکلا، اور بعض بولے کہ آپؐ نے انہیں قطعاً (ہمیشہ کے لئے) حرام کر دیا۔

۳۱۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَغْيِي ابْنُ زَيْادٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ أَصَابَتْنَا مَحَاةٌ لَيْلِي خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرٍ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَاتَّخَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اكْتَفُوا الْقُدُورَ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهَا لَمْ تُحَمَّسْ وَقَالَ آخَرُونَ نَهَى عَنْهَا أَلْبَنَةٌ *

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا، اور انہیں پکایا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو۔

۳۱۲۔ ابن شعث، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے خیر کے دن گدھے پکڑے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو۔

۳۱۳۔ ابوکریب، اسحاق بن ابراہیم، ابن بشر، مسعر، ثابت بن عبید، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم کو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا گیا۔

۳۱۴۔ زہیر بن حرب، جریر، عاصم، شعبی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدھوں کے گوشت پھینک دینے کا حکم فرمایا، کچا ہو یا پکا، پھر اس کے کھانے کا ہمیں حکم نہیں دیا۔

۳۱۵۔ ابوسعید انج، حفص بن غیاث، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۳۱۶۔ احمد بن یوسف ازدی، عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، عاصم، عامر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے اس واسطے منع کیا کہ وہ بار برداری کے کام آتے ہیں یا آپ نے خیر کے دن (ان کے) نجس ہونے کی وجہ سے (گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔

۳۱۷۔ محمد بن عباد، قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولَانِ أَصَبْنَا حُمْرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْفَتُوا الْقُدُورَ *

۳۱۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ الْبَرَاءُ أَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرٍ حُمْرًا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اكْفَتُوا الْقُدُورَ *

۳۱۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَرَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ نَهَيْتُنَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ *

۳۱۴۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ نِفَقَةً وَنَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهَا *

۳۱۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَقْبِي ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۳۱۶۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَوْسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَذْرِي إِنَّمَا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةً النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَمُهُ فِي يَوْمٍ خَيْبَرٍ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ *

۳۱۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ وَقَتِيبَةُ بْنُ

ابی عبید، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے، پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کر دیا جس دن خیبر فتح ہوا اس روز شام کو لوگوں نے بہت آگ جلائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ کیسی ہے اور کیا چیز پکا رہے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا گوشت پکاتے ہیں، آپ نے فرمایا کیا چیز کا گوشت؟ صحابہ نے عرض کیا، گدھوں کا گوشت ہے، آپ نے فرمایا گوشت گرا دو اور ہانٹیاں توڑ دو، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم گوشت گرا دیں اور ہانٹیاں صاف کر لیں، آپ نے فرمایا چلو ایسا ہی کر لو۔

۳۱۸۔ اسحاق بن ابراہیم، حماد بن مسعدہ، صفوان بن عیسیٰ (دوسری سند) ابو بکر بن النضر، ابو عامر النہلی، یزید بن ابی عبید سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۱۹۔ ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، محمد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا تو گاؤں سے جو گدھے نکل آئے تھے ہم نے انہیں پکڑا، پھر ان کا گوشت پکایا، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی، خبردار ہو جاؤ، اللہ اور اس کا رسول تم کو گدھے کے گوشت سے منع کرتے ہیں، کیونکہ وہ نجس ہے اس کا کھانا شیطانی عمل ہے، چنانچہ ہانٹیاں الٹ دی گئیں، اور گوشت ان میں جوش مار رہا تھا۔

۳۲۰۔ محمد بن منہال ضریر، یزید بن زریع، ہشام بن حسان، محمد بن یرین، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ گدھے کھائے گئے اور دوسرا آیا تو وہ بولا یا رسول اللہ گدھے ختم ہو گئے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

سَجِدَ قَالًا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ يَوْمَ الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَبِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النَّارُ عَلَى أَيْ شَيْءٍ تَوْقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيْ لَحْمٍ قَالُوا عَلَى لَحْمِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَرِيقُوهَا وَاكْشِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ نَهْرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ *

۳۱۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَصَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ج وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ *

۳۱۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَانِكُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَأَكْفَيْتِ الْقُدُورَ بِمَا فِيهَا وَإِنَّهَا لَتَقُورُ بِمَا فِيهَا *

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِثَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ

ابو طلحہ کو حکم دیا، انہوں نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تم کو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں، کیونکہ وہ پلید ہے، یا ناپاک، چنانچہ جو کچھ ہڈیوں میں تھا وہ سب الٹ دیا گیا۔

باب (۶۰) گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت۔

۳۲۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوالریح عسکری، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عمرو بن دینار، محمد بن علی، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر (صحیح ہونے) کے دن بستی گدھوں کے گوشت سے ممانعت فرمائی اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

۳۲۲۔ محمد بن قاسم، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خیر کے زمانہ میں گھوڑوں اور گور خروں کا گوشت کھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھریلو گدھوں سے منع کیا۔

۳۲۳۔ ابوالطاهر، ابن وہب (دوسری سند) یعقوب دورق، احمد بن عثمان، نوفی، ابوعاصم، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۲۴۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، حفص بن غیاث، وکیع، ہشام، قاطعہ، حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا لایا اور پھر اس کا گوشت کھایا۔

۳۲۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابومعاویہ (دوسری سند) ابوالکریم، ابواسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

اللَّهُ أَفْنَيْتِ الْحُمْرَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ فَنَادَى إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ فَإِنَّهَا رَجَسٌ أَوْ رَجَسٌ قَالَ فَأَكْفَيْتِ الْقُدُورَ بِمَا فِيهَا *

(۶۰) بَاب فِي أَكْلِ لُحُومِ الْحَيْلِ *

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَسْكَرِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْرٍ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَكْدَنَ فِي لُحُومِ الْحَيْلِ *

۳۲۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَكَلْنَا زَمَنَ خَيْرِ الْحَيْلِ وَحُمُرِ الْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ *

۳۲۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدُّورَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كُلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۲۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ *

۳۲۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَةَ كُلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(فائدہ) گھوڑے کا گوشت امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مکروہ ہے، امام مالکؒ موطا میں استدلال فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”والخیل والبیغال والحمر لتركبوها وزينة“ کہ ہم نے گھوڑے، گدھے اور ایسے ہی نچر سواری وغیرہ کے لئے بنائے ہیں اور جو جانور کھانے کے لئے ہیں ان کا اس سے پہلی آیت میں ذکر کر دیا ہے، والد مرحوم کشف المحجوب شرح موطا میں امام مالکؒ کے استدلال کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہی مسلک امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور نیز ابو داؤد اور نسائی وابن ماجہ اور لحاوی میں حضرت خالد بن ولید سے روایت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے، باقی مشہور یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے اپنے انتقال سے تین دن پہلے اس سے رجوع فرمایا اور وہ بھی امام شافعیؒ کی طرح حلت کے قائل ہو گئے چنانچہ در مختار میں یہی چیز مرقوم ہے اور اسی پر فتویٰ ہے، واللہ اعلم۔

باب (۶۱) گوہ کے گوشت کا حکم۔

۳۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن جریر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے گوشت کے متعلق دریافت کیا گیا آپؐ نے فرمایا، میں اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔

(۶۱) بَابُ إِبَاحَةِ الضَّبِّ *

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَعْيُوبٍ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الضَّبِّ فَقَالَ لَسْتُ بِأَكْلِهِ وَلَا مُحَرَّمِهِ *

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث نہ حلت پر دال ہے اور نہ حرمت پر، بس کہ اہت سمجھ میں آتی ہے اور یہی امام ابو حنیفہؒ کا مسلک ہے کہ گوہ کا گوشت کھانا مکروہ تنزیہی ہے، امام بدر الدین عینیؒ فرماتے ہیں کہ امام لحاوی نے شرح معانی الآثار میں اس مسئلہ پر مفصل کلام کیا ہے اور گوہ کی اباحت کو راجح قرار دیا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے کھانے میں کسی قسم کا مضائقہ نہیں ہے، باقی ہادیہ میں ہے کہ ”ویکرہ اکل الضب“ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تناول نہیں فرمائی، اس لئے مترجم نے نزدیک کہ اہت کا قول ہی اولیٰ بالمعمل ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۲۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن رحم، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے کھانے کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا میں نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔

۳۲۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أَحَرِّمُهُ *

۳۲۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرماتے ایک شخص نے آپؐ سے گوہ کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا میں نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام کرتا ہوں۔

۳۲۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أَحَرِّمُهُ *

۳۲۹۔ عید اللہ بن سعید، یحییٰ، عید اللہ سے اسی طرح اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۳۰۔ ابوالریح، قتیبہ، حاد۔

(دوسری سند) زبیر بن حرب، اسماعیل، ایوب۔

(تیسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد مالک بن مغول۔

(چوتھی سند) ہارون بن عبد اللہ، محمد بن بکر، ابن جریج۔

(پانچویں سند) ہارون بن عبد اللہ، شجاع بن الولید، موسیٰ بن عقبہ۔

(چھٹی سند) ہارون بن سعید ابی، ابن وہب، اسامہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیث عن نافع کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی ایوب کی روایت میں ہے کہ حضور کے پاس گویا لائی گئی تو آپ نے نہ اسے کھانا نہ حرام قرار دیا، اور اسامہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے۔

۳۳۱۔ عید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، توبہ، غبری، شععی، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے کچھ صحابی تھے، ان میں سعد بھی تھے اور گوہ کا گوشت لایا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک نے آواز دے کر کہا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کھاؤ، اس لئے کہ یہ حلال ہے مگر میرا کھانا نہیں ہے۔

۳۳۲۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، توبہ، غبری بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے شععی نے کہا تم نے حسن کی حدیث سنی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور میں

۳۲۹۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۳۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا

حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ ثَمِيرٍ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح وَحَدَّثَنِي

هَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى

بْنَ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

الضَّبِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ

حَدِيثَ أَيُّوبَ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَضْبٌ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَكَمْ يُحَرِّمُهُ وَفِي حَدِيثِ

أَسَامَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ *

۳۳۱۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ

سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ وَأَتُوا

بِلَحْمٍ ضَبٍّ فَنَادَتْ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَحْمٌ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ

وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي *

۳۳۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ

لِيَ الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ

گوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بڑھادی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ کسی کھانے کی طرف اس وقت تک ہاتھ نہ بڑھاتے تھے جب تک کہ آپ کو بتانہ دیا جاتا اور اس کھانے کا نام نہ لے دیا جاتا، بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا تو موجودہ عورتوں میں سے ایک نے کہا جو کچھ تم نے پیش کیا ہے، آپ کو بتادو، وہ بولیں گوہ ہے، یہ سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا، تو خالد بن ولیدؓ بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا گوہ حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ ہم لوگوں کی سر زمین میں نہیں ہوتی، اس وجہ سے مجھے اس سے کراہت معلوم ہوئی، خالد کہتے ہیں کہ میں نے اسے کھینچ کر کھانا شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے رہے۔ آپؐ نے مجھے منع نہیں کیا۔

۳۳۵۔ ابو بکر بن النضر، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح بن کيسان، ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل بن حنیف، حضرت ابن عباسؓ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت میمونہؓ کے گھر گیا اور حضرت میمونہؓ میری خالہ تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ کا گوشت پیش کیا گیا جو ام حنیہ بنت حارث نجد سے اپنے ساتھ لائی تھیں اور یہ ام حنیہ قبیلہ بنی جعفر کے کسی آدمی کے نکاح میں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ یہ تھا کہ جب تک یہ معلوم نہ ہو جاتا کہ یہ کیا چیز ہے اس وقت تک کسی چیز کو تناول نہ فرماتے، اور یقیناً حدیث پولس کی روایت کی طرح ہے، باقی حدیث کے آخر میں اتنی زیادتی ہے کہ ابن الاصم نے حضرت میمونہؓ سے نقل کیا اور وہ ان کی پرورش میں تھے۔

عَبَّاسٌ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حَفِيدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدِمَتْ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَمًا يُقَدَّمُ إِلَيْهِ طَعَامٌ حَتَّى يُحَدِّثَ بِهِ وَيُسَمِّيَ لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْمُحْضُورِ أَخْبِرَنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدَّمْتَنَ لَهُ قُلْنِ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحْرَامُ الضَّبِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَأَجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهِنِي *

۳۳۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ النُّضَرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهِ أُمُّ حَفِيدَةَ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَثَلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي حَجْرِهَا *

۳۳۶۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابوالامہ بن سہل بن حنفیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم میمونہ کے گھر میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو عدد بھونے ہوئے گوہ لائے گئے۔ حسب سابق روایت مروی ہے، باقی یزید بن الاصم عن میمونہ کا ذکر نہیں ہے۔

۳۳۷۔ عبد الملک بن شعیب، شعیب بن لیث، بواسطہ اپنے والد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، ابن المنکدر، ابوالامہ بن سہل بن حنفیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ حضرت میمونہ کے گھر میں تھے اور حضرت خالد بن ولید بھی موجود تھے، حضور کے سامنے گوہ کا گوشت پیش کیا گیا، بقیہ حدیث زہری کی روایت کی طرح ہے۔

۳۳۸۔ محمد بن بشر، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، ابوبشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ ام حنیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ گھی، کچھ پنیر، اور چند گوہں پیش کیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر میں سے تو کچھ کھالیا اور گوہ کو نفرت سے چھوڑ دیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر گوہ کھائی گئی ہے اور اگر حرام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ تناول کی جاتی۔

۳۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، یزید بن اصم بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک دلہانے ہماری دعوت کی اور تیرہ عدد گوہ ہمارے سامنے رکھے، ہم میں سے بعض نے گوہ کھائی اور بعض نے چھوڑ دی، دوسرے دن میں ابن عباس سے ملا تو بہت سے آدمی بھی تھے جو ان کے چاروں طرف سے آگئے، ایک شخص بولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۳۳۶۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنْفِيٍّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بَضْبَيْنِ مَشْوِيَتَيْنِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ *

۳۳۷۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ حَدَّثِي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَلْحَمِ صَبَّ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ *

۳۳۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهْدَتْ خَالَتِي أُمُّ حَفِيدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضْبًا فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْأَقِطِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقْدَرًا وَأَجَلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أَكَلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ دَعَانَا عَرُوسٌ بِالْمَدِينَةِ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَأَكَلْتُ وَتَارَكْتُ فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْغَدِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

میں نہ اسے کھاتا ہوں نہ اس سے منع کرتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں، ابن عباسؓ بولے تم نے صحیح نہیں کہا، حضورؐ تو اسی لئے مجبوت ہوئے کہ حلال و حرام بیان کر دیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونہؓ کے مکان میں تھے فضل بن عباسؓ، خالد بن ولیدؓ اور ایک عورت بھی پاس موجود تھی، سب کے سامنے ایک خوان پیش کیا گیا، اس میں گوشت تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تناول فرمانے کا ارادہ کیا تو حضرت میمونہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گوہ کا گوشت ہے، یہ سن کر حضورؐ نے اپنا ہاتھ روک لیا اور فرمایا یہ گوشت میں نے کبھی نہیں کھایا اور حاضرین سے فرمایا تم کھاؤ، چنانچہ فضل بن عباسؓ، خالد بن ولیدؓ اور اس عورت نے کھایا اور میمونہؓ نے فرمایا میں وہی چیز کھاؤں گی جس میں سے حضورؐ نے کھایا ہے۔

۳۳۰۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، ابن جریج، ابوالثیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گوہ پیش کی گئی، آپ نے اسے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا مجھے معلوم نہیں ہے (شاید) ان قوموں میں سے ہو جو مسخ ہو گئیں۔

(فائدہ) یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہے جب کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے نہیں بتلایا تھا کہ مسخ شدہ اور عذاب شدہ قومیں تین دن سے زائد زندہ نہیں رہا کرتیں، حضرت ابن عباسؓ کا بھی یہی قول ہے کہ وہ نہ کھاتی ہیں اور نہ جیتی ہیں، ابن خالویہ نے بیان کیا ہے کہ گوہ سات سو سال تک زندہ رہتی ہے اور پانی بالکل نہیں جیتی، چالیس دن میں پیشاب کا ایک قطرہ کرتی ہے اور اس کے دانت نہیں ٹوٹتے اور یہ بھی منقول ہے کہ اس کے دانت ایک سات جڑے ہوئے ایک ہی دانت کی شکل میں ہوتے ہیں اور اس کے کھانے سے پیاس بجھ جاتی ہے۔

۳۴۱۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن علی، معقل، ابوالثیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابرؓ سے گوہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے نفرت کا اظہار کیا اور فرمایا اسے مت کھاؤ، اور فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أَتَنَاهِي عَنْهُ وَلَا أَحَرِّمُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَشَرٌ مَّا قُلْتُمْ مَّا بَعَثَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُجَلًّا وَمُحَرَّمًا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَهَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى إِذْ قَرَّبَ إِلَيْهِمْ خَوَازِجَ عَلَيْهِمْ لَحْمٌ فَلَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ إِنَّهُ لَحْمٌ ضَبَّ فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ هَذَا لَحْمٌ لَمْ أَكُلْهُ قَطُّ وَقَالَ لَهُمْ كُلُوا فَأَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْمَرْأَةُ وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ لَا أَكُلُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَيْءٌ يَأْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبِّ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ لَا أَذْري لَعَلَّهُ مِنَ الْفُرُونِ الَّتِي مُسَبَّحَتُ *

۳۴۱۔ وَحَدَّثَنِي سَلْمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ الضَّبِّ فَقَالَ لَا تَطْعَمُوهُ وَقَلْبَرُهُ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّبِيَّ

نے اسے حرام قرار نہیں دیا، خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ سے بہتوں کو فائدہ پہنچاتا ہے عموماً چرواہوں کی غذا ایسی ہے اور اگر میرے پاس ہوتی تو میں بھی اسے کھاتا۔

۳۴۲۔ محمد بن شعث، ابن ابی عدی، داؤد، ابو نصر، حضرت ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایسی زمین میں ہیں جہاں گاوہ بکثرت پائی جاتی ہے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کی صورت بگاڑ کر گاوہ کی شکل کر دی گئی تھی، غرضیکہ حضورؐ نے حکم دیا اور نہ ہی منع کیا، ابو سعید کہتے ہیں کہ کچھ زمانہ کے بعد حضرت عرسے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس سے بہت آدمیوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، عموماً چرواہوں کی غذا ایسی ہے اگر میرے پاس ہوتی تو میں کھاتا، حضورؐ نے تو صرف اظہار کراہت فرمایا تھا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ یہی ہمارے امام امام ابو حنیفہؒ العنمان کا مسلک ہے کہ وہ اس کو مکروہ تنزیہی قرار دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قائل نہیں فرمائی اور احادیث میں جو اس کے کھائے جانے کے واقعات ہیں تو وہ دوسے زیادہ نہیں، بالقرض ولتقدیر اگر کسی کو روایات سے کراہت معلوم نہ ہو تو نفاست تو اس کے کھانے کو گوارا نہیں کرتی۔

۳۴۳۔ محمد بن حاتم، ہز، ابو عقیل دورقی، ابو نصر، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم ایسی نشیبی زمین میں رہتے ہیں جہاں گاوہ بکثرت ہوتی ہے اور میرے گھروالوں کی عموماً یہی غذا ہے، حضورؐ نے کوئی جواب نہیں دیا، ہم نے اسے کہا کہ دوبارہ عرض کر، اس نے پھر عرض کیا مگر آپ نے تین مرتبہ کوئی جواب نہیں دیا، پھر تیسری مرتبہ حضورؐ نے اسے آواز دی، اور فرمایا اے اعرابی اللہ نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر لعنت کی یا غصہ کیا اور انہیں جانور کر دیا، جو زمین پر پھرتے تھے مجھ کو معلوم نہیں کہ شاید یہ بھی انہیں سے ہو اس لئے نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔

باب (۶۲) مڈی کا کھانا درست ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْفَعُ بِهِ غَيْرٌ وَاجِدْ فَإِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي طَعْمُهُ *

۳۴۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بَارِضٌ مَّصْبِيٌّ فَمَا تَأْمُرُنَا أَوْ فَمَا تُفْتِنُنَا قَالَ ذَكَرَ لِي أَنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِيخَتْ فَلَمْ يَأْمُرْ وَكَمْ يَنْهَى قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرٌ وَاجِدْ وَإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةٍ هَذِهِ الرِّعَاءُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَطَعْمُهُ إِنَّمَا عَافَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۳۴۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فِي غَائِطٍ مَّصْبِيٍّ وَإِنَّهُ عَامَّةٌ طَعَامُ أَهْلِي قَالَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَلْنَا عَاوِدْهُ فَعَاوِدْهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ يَا أَعْرَابِي إِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ أَوْ غَضِبَ عَلَى سَبِيْطٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَسَحَتْهُمْ دَوَابٌّ يَذُبُّونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَذْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا فَلَسْتُ أَكْلُهَا وَلَا أَنْهَى عَنْهَا *

۶۲۰) بَابُ إِبَاحَةِ الْحَرَادِ *

۳۴۴۔ ابو کمال جحدری، ابو عوانہ، ابو یغفور، عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کئے جس میں ہم ٹڈیاں کھاتے رہے۔

۳۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، ابو یغفور سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ابو بکر نے اپنی روایت میں سات غزوات کا ذکر کیا ہے اور اسحاق نے چھ کا اور ابن ابی عمر نے چھ یا سات شک کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۳۴۶۔ محمد بن ثنی، ابن ابی عدی (دوسری سند) ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو یغفور سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں سات غزوات کا تذکرہ ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ٹڈی کے حلال ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے، اور امام ابو حنیفہ، شافعی، احمد اور جہور علماء کے نزدیک ہر حال میں حلال ہے خواہ ذبح کی جائے یا نہ، مسلمان شکار کرے یا جو سی یا خود مر جائے۔

باب (۶۳) خرگوش کا کھانا حلال ہے۔

۳۴۷۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جارہے تھے تو ہم نے مقام مر الظہران میں ایک خرگوش کا پیچھا کیا، پہلے لوگ اس پر دوڑے، لیکن وہ تھک گئے پھر میں دوڑا، اور میں نے اسے پکڑ لیا اور ابو طلحہ کے پاس لایا انہوں نے اسے ذبح کیا اور پھر اس کا پٹہ اور دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آیا، آپ نے اسے قبول فرمایا۔

۳۴۸۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی یحییٰ کی روایت میں پٹہ، یا دونوں رانیں شک کے ساتھ مذکور ہے۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْحَرَادَ *

۳۴۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِبْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رَوَاتِهِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَ قَالَ إِسْحَاقُ سِتٌّ وَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ سِتٌّ أَوْ سَبْعٌ *

۳۴۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ *

(۶۳) بَابُ إِبَاحَةِ الْأَرْنَبِ *

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَفْخَنَّا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغَبُوا قَالَ فَسَعَيْتُ حَتَّى أَذْرَكْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بَوْرِكُهَا وَفَجَدَّيْهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهُ *

۳۴۸۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَغْنِي ابْنَ الْحَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بَوْرِكُهَا

أَوْ فَخِذَیْهَا *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، خرگوش امام مالک، ابو حنیفہ، شافعی، اور احمد اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے اور کسی حدیث سے اس کی ممانعت ثابت نہیں ہے۔

(۶۴) بَابُ إِبَاحَةِ مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى الْبَاصِطِيَّادِ وَالْعَدُوِّ وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ *
باب (۶۴) شکار اور دوڑنے میں جن اشیاء کی ضرورت ہو ان سے مدد لینے کی اباحت اور خذف کی کراہیت۔

۳۴۹۔ عبید اللہ بن معاذ غبریٰ بواسطہ اپنے والد، کہس، ابن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مغفل نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو خذف کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا خذف مت کرو، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے برا سمجھتے تھے یا خذف سے منع کرتے تھے، کیونکہ نہ اس سے شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن مرتا ہے، بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے اس کے بعد پھر عبد اللہ نے اسے خذف کرتے دیکھا تو فرمایا، میں تجھ سے حضور کا فرمان بیان کرتا ہوں کہ آپ خذف کو برا سمجھتے تھے یا اس سے منع کرتے تھے اگر میں نے تم کو پھر خذف کرتے دیکھا تو تم سے کبھی بات نہ کروں گا۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمَغْفَلِ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُهُ أَوْ قَالَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ فَإِنَّهُ لَا يُضْطَادُّ بِهِ الصَّيِّدُ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلَكِنَّهُ يَكْثِرُ السِّنُّ وَيَقْفَأُ الْغَيْنُ ثُمَّ رَأَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أَخْبِرَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُهُ أَوْ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ أَرَاكَ تَخْذِفُ لَا أَكْمَلْتُ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا ح *

(فائدہ) خذف قاذوۃ مجملہ کے ساتھ دواگھوں یا انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان نکلری رکھ کر مارنے کو بولتے ہیں، اس میں کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں ہے ہاں نقصان ضرور ہے، اسی واسطے آپ نے اسے اچھا نہیں سمجھا، امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسق لوگوں سے ترک ملاقات کر دینی چاہئے، اور ایسے ہی ان لوگوں سے بھی جو جان بوجھ کر حدیث پر عمل نہ کریں اور ان لوگوں سے ہمیشہ کے لئے ترک ملاقات درست ہے اور جو تین دن سے زیادہ ترک ملاقات پر ممانعت آئی ہے تو وہ اس وقت ہے جب کہ دنیاوی امور کے لئے ترک ملاقات کرے، لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ کے لئے ترک ملاقات کر دینی چاہئے اور اس حدیث کی موید اور بھی بہت سی احادیث ہیں (جو گزر چکیں یا آجائیں گی) ابھی کلام النووی جلد ۲۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا كَهْمَسٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *
۳۵۰۔ ابو داؤد سلیمان بن معبد، عثمان بن عمر، کہس سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۳۵۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا قِثَادُ بْنُ صُهْبَانَ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے منع فرمایا ہے، ابن جعفر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ یہ طریقہ نہ تو دشمن کو مارتا ہے اور نہ ہی شکار کو قتل کرتا ہے، لیکن دانت کو توڑ دیتا ہے اور آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے، اور ابن مہدی نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے کہ یہ طریقہ نہ دشمن کو مارتا ہے اور آنکھ پھوڑنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۳۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، ایوب، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مغفل کے کسی قریبی رشتہ دار نے خذف کیا عبد اللہ نے انہیں روکا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ اس سے نہ شکار ہوتا ہے نہ دشمن مرتا ہے، لیکن دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے، انہوں نے پھر یہی کیا، عبد اللہ بولے میں تجھ سے حضور کی حدیث بیان کرتا ہوں کہ آپ نے خذف سے منع کیا اور تو پھر بھی خذف کرتا ہے، میں تجھ سے کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔

۳۵۳۔ ابن ابی عمر، ثقیف، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۶۵) ذبح اور قتل اچھی طرح کرنا چاہئے، اور ایسے ہی چھری کا تیز کرنا۔

۳۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، خالد حذاء، ابو قلابہ، ابوالاعث، شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو باتیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھی ہیں، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز میں بھلائی فرض کی ہے لہذا جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو، اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تم میں سے ہر ایک کو اپنی چھری تیز کر لینی چاہئے اور اپنے جانور کو آرام دینا چاہئے۔

۳۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم۔

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهَبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَنْتَكُ الْعَدُوَّ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَقْطَعُ الْعَيْنَ وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ إِنَّهَا لَا تَنْتَكُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَقْفًا الْعَيْنَ *

۳۵۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ قَرِيبًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ خَذَفَ قَالَ فَفَنَهَا وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْتَكُ عَدُوًّا وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَقْطَعُ الْعَيْنَ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ تَخَذَفُ لَا أَكَلِمَتُ أَبَدًا *

۳۵۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(۶۵) بَابُ الْأَمْرِ بِإِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْلِيدِ الشَّفَرَةِ *

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ ثَبَّانَ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلِجِدِّ أَحَدُكُمْ شَفَرَةً فَلْيُرْخْ ذَبِيحَتَهُ *

۳۵۵۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد الوہاب، ثقیفی۔

(تیسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ۔

(چوتھی سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، محمد بن یوسف، سفیان۔

(پانچویں سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، خالد حذاء سے ابن علیہ کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

باب (۶۶) جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت۔
۳۵۶۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید بن انس بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے دادا حضرت انس بن مالکؓ کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر گیا، وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا، اور اس پر تیر مار رہے تھے، بیان کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) یہ ممانعت تحریمی ہے، کیونکہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی ہے اور مال تلف ہوتا ہے، اسی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ عربی میں اسے صبر کہتے ہیں یعنی جانور کو باندھ دینا اور وہ زندہ ہو تو پھر اسے تیروں وغیرہ سے مارنا۔

۳۵۷۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن بن مہدی۔
(دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث۔
(تیسری سند) ابو کریب، ابواسامہ، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔

۳۵۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔

ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سَفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ بِإِسْنَادٍ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ *

(۶۶) بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ *
۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّي أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصْبِرَ الْبَهَائِمَ *

۳۵۷۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۳۵۸۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْحَدُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا *

۳۵۹۔ محمد بن یسار، محمد بن جعفر، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۳۶۰۔ شیان بن فروخ، ابوالکامل، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ چند لوگوں پر سے گزرے جنہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنارکھا تھا اور اس پر تیر چلا رہے تھے، جب انہوں نے ابن عمرؓ کو دیکھا تو وہاں سے متفرق ہو گئے، ابن عمرؓ نے فرمایا یہ کام کس نے کیا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توایا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

۳۶۱۔ زہیر بن حرب، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ قریش کے چند نوجوانوں پر سے گزرے انہوں نے ایک پرندہ کو نشانہ بنارکھا تھا اس پر تیر مار رہے تھے اور صاحب پرندہ سے یہ ٹھہرا تھا کہ جو تیر نشانہ پر نہ لگے، اس کو وہ لے لے، جب انہوں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا تو ہٹ گئے، ابن عمرؓ نے فرمایا یہ کس نے کیا ہے اللہ نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور حضورؐ نے اس پر جو کسی جاندار کو نشانہ بنائے لعنت فرمائی ہے۔

۳۶۲۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج۔
(دوسری سند) عبد بن حمید، حمید بن بکر، ابن جریج۔
(تیسری سند) ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو پاندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۵۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۳۶۰۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قُرُوحٍ وَأَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَتَرَامُونَهَا فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا *

۳۶۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِفَتَيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَتَرَامُونَهُ وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلِّ خَاطِطَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا *

۳۶۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْأَضَاحِي

باب (۶۷) قربانی کا وقت۔

(۶۷) بَابُ وَقْتِهَا *

۳۶۳۔ احمد بن یونس، زہیر، اسود بن قیس (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو یوسف، اسود بن قیس، جناب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا، آپ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نماز سے فراغت کا سلام بھی نہیں پھیرا تھا کہ قربانیوں کا گوشت نظر آنے لگا اور وہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی ذبح ہو چکی تھیں، آپ نے فرمایا جس نے اپنی یا ہماری نماز سے پہلے ہی قربانی ذبح کر لی وہ اس جگہ دوسری قربانی کرے، اور جس نے ابھی ذبح نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيمَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنِي جُنْدَبُ بْنُ سَفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَغْدُ أَنْ صَلَّى وَفَرَّغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَرَى لَحْمَ أَضْحَايٍ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ *

(فائدہ) حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی واجب ہے اگر واجب نہ ہوتی تو آپ اعادہ کا حکم نہ فرماتے اور سنن ابن ماجہ اور مسند حاکم میں صحیح الاسناد، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت موجود ہے کہ جس کے پاس گنجانا ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے، امام عینی فرماتے ہیں کہ ہمارے مذہب کی ترجمانی صاحب ہدایہ نے کی ہے، ”الاضحیۃ واجبة علی کل مسلم حر مقیم موسر فی یوم الاضحی عن نفسه و اولاده الصغار“ اور قربانی کا وقت دیہات والوں کے لئے دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لئے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو، نہیں ہوتا، ای بر احادیث وال ہیں۔

۳۶۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالاحوص، سلان بن سلیم، اسود بن قیس، جناب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو بکریوں کو دیکھا کہ وہ کٹ چکی ہیں تو آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لی ہے وہ اس کی جگہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۳۶۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ جُنْدَبِ بْنِ سَفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلَى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ *

۳۶۵۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، اسود بن قیس سے ابو الاضاحی کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۳۶۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَلَى اسْمِ اللَّهِ كَحَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ *

۳۶۶۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، اسود، جندب بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید الاضاحی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے وہ اس کی جگہ دوسری کرے جس نے نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَسْوَدِ سَمِعَ جُنْدَبًا الْجَلْبَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ أَضْحَى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ *

۳۶۷۔ محمد بن یشار، ابن یشار، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۳۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، مطرف، عامر، براہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہے، ابو بردہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے، فرمایا اس کی قربانی کر لے اور تیرے علاوہ کسی کے لئے کافی نہیں، پھر فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اس نے اپنے نفس کے لئے ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کی قربانی کامل ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پایا۔

۳۶۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ضَحَّى حَالِي أَبُو بَرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةٌ لَحْمٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً مِنَ الْمَعَزِ فَقَالَ ضَحَّ بِهَا وَلَا تَصْلُحْ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحَّى قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ *

۳۶۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، عثیم، داؤد، شعبی، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کر لی اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے کہ جس میں گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے، اور میں نے اپنی قربانی جلدی کی تاکہ

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ خَالَهٖ أَبَا بَرْدَةَ بَنَ نِيَّارٍ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمَ اللَّحْمِ فِيهِ مَكْرُوهَةٌ وَإِنِّي عَجَلْتُ

نَسِيكَمِي لِأَطْعَمَ أَهْلِي وَجِئَانِي وَأَهْلَ دَارِي
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَدُّ
نُسْكًَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ
هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ
نَسِيكَمِي وَلَا تَحْزِي جَذْعَةً عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ *

اپنے بال بچوں بمساویں اور گھر والوں کو کھلا دوں، آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر قربانی کرو، وہ بولا یا رسول اللہ
میرے پاس ایک کمن دودھ والی بکری ہے اور وہ میرے
نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے، فرمایا یہ تیری دو نوں
قربانیوں میں بہتر ہے، اب تیرے بعد ایک سال سے کم کی
بکری کسی کے لئے درست نہ ہوگی۔

۳۷۰۔ محمد بن شعیبہ، ابن ابی عدی، داؤد، شعبی، براء رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
یوم النحر کو خطبہ دیا اور فرمایا کوئی نماز سے پہلے قربانی نہ کرے،
میرے ماموں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ
دن ہے جس میں گوشت کی خواہش رکھنا مکروہ ہے (۱)، پھر بقیہ
ہشتم کی روایت کی طرح بیان کی۔

۳۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن
نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا، فراس، عامر، حضرت براء رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی
طرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے تو وہ قربانی نہ
کرے جب تک کہ ہم نماز نہ پڑھ لیں، میرے ماموں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی
کر لی ہے، فرمایا تو نے اپنے گھر والوں کے لئے جلدی کر لی،
انہوں نے کہا کہ میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے
بہتر ہے، فرمایا اس کی قربانی کر، وہ تیری قربانیوں میں بہتر

ہے۔

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
النَّحْرِ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَالَ
خَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ لِللَّحْمِ فِيهِ
مَكْرُوهَةٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ هُثَيْمٍ *

۳۷۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ
الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنَسَكَ
نُسْكَانَا فَلَا يَذْبَحُ حَتَّى يُصَلِّيَ فَقَالَ خَالِي يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَدْ نَسَكْتُ عَنْ ابْنِ لَبِي فَقَالَ ذَاكَ
شَيْءٌ عَمِلْتَهُ لِأَهْلِكَ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي شَاةَ خَيْرٍ
مِنْ شَاتَيْنِ قَالَ ضَحَّ بِهَا فَإِنَّهَا خَيْرٌ نَسِيكَمِي *

(۱) اس جملہ کی مروا متعین کرنے میں شرح حدیث کے اقوال مختلف ہیں (۱) اس دن قربانی کی نیت کے علاوہ محض گوشت حاصل کرنے
کے لئے جانور ذبح کرنا مکروہ ہے (۲) گوشت کا طلب کرنا اور اس کا سوال کرنا اس دن مکروہ ہے (۳) جو کہ اس دن گوشت زیادہ ہوتا ہے تو
اس لئے لوگ اس سے آگاہ جاتے ہیں اور اس کو مکروہ سمجھتے لگتے ہیں اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی قربانی کی تاکہ گوشت کی
کثرت اور اسے ناپسند سمجھے جانے سے پہلے پہلے قربانی ہو جائے کیونکہ اس دن ابتداء میں گوشت کی طرف رغبت ہوتی ہے بعد میں رغبت
باقی نہیں رہتی۔

۳۷۲۔ محمد بن قثی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، زبید الایامی، شععی، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج سب سے پہلے ہم نماز پڑھیں گے اور پھر واپس جا کر قربانی کریں گے، جو شخص ایسا کرے گا وہ ہماری سنت کو پالے گا اور جو شخص پہلے ذبح کر چکا، اس نے اپنے گھر والوں کے لئے پہلے سے گوشت تیار کر لیا، عبادت سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور ابو بردہ بن نیار پہلے ذبح کر چکے تھے وہ بولے یا رسول اللہ میرے پاس ایک سال سے کم بچہ ہے جو ایک سال سے زائد عمر والوں سے بہتر ہے، فرمایا اچھا اسے ذبح کرو، مگر تمہارے بعد اور کسی کے لئے درست نہ ہوگا۔

۳۷۳۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، زبید، شععی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت مروی ہے۔

۳۷۴۔ قتیبہ بن سعید، ہناد بن سری، ابوالاحوص، (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، شععی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ یوم النحر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کے بعد خطبہ دیا اور بقیہ حدیث حسب سابق نقل کرتے ہیں۔

۳۷۵۔ احمد بن سعید بن صخر الداری، ابوالعباس عازم بن الفضل، عبدالواحد بن زیاد، عاصم احول، شععی، براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یوم النحر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے کوئی شخص بھی قربانی نہ کرے، ایک شخص نے عرض کیا، کہ میرے پاس ایک سال سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے، آپ نے فرمایا اسی کی قربانی

۳۷۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالْفُطَيْ لِبْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا بُدِّئَ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَتَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النَّسْكِ فِي شَيْءٍ وَكَانَ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِي حَذَقَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ أَذْبَحُهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ *

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَمْعَانَ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۳۸۴۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهْنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۳۷۵۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَازِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ نَحْرِ فَقَالَ لَا يُضَحِّجَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ رَجُلٌ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ

کر لے اور تیرے بعد پھر کسی کے لئے جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی۔

۳۷۶۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سلمہ، ابو حنیفہ براہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو بردہ نے نماز سے قبل قربانی کر دی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے بدلے دوسری قربانی کرو، ابو بردہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے کم کا بچہ ہے، شعبہ کہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا کہ وہ بچہ ایک سال سے زیادہ عمر والی بکری سے بہتر ہے، آپ نے فرمایا اس کی جگہ میں اس کی قربانی کر دو مگر تمہارے بعد اور کسی سے یہ کفایت نہیں کرے گا۔

۳۷۷۔ ابن شیبہ، وہب بن جریر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور یہ شک مذکور نہیں ہے۔

۳۷۸۔ یحییٰ بن ایوب، عمر و ناقد، زہیر بن حرب، ابن علیہ، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، محمد، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر کو فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے وہ اس کا اعادہ کرے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ دن ایسا ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اس نے اپنے ہمسایوں کی محتاجی کا حال بیان کیا، گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی، پھر اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک سال سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے مجھے زیادہ پسند ہے کیا میں اسے ذبح کر لوں؟ آپ نے اسے اجازت دی، راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کو بھی تھی یا نہیں، اس کے بعد حضور و و مینڈھوں کی جانب متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا، پھر لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بکریوں کو تقسیم کر لیا۔

قَالَ فَصَحَّ بِهَا وَلَا تَحْزَنِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ *

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدِينُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَطْنُهُ قَالَ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِينَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَحْزَنِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ *

۳۷۷۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشُّكَّ فِي قَوْلِهِ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِينَةٍ *

۳۷۸۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَمَرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عَلِيٍّ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِوَارِيهِ كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهُ قَالَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَأَذْبَحُهَا قَالَ فَرَحَّصَ لَهُ فَقَالَ لَا أَذْري أَبْلَغْتَ رُحْصَتَهُ مِنْ سِوَاهُ أَمْ لَا قَالَ وَانْكَفَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَتَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ إِلَى غَنِيمَةٍ فَتَوَزَّعُوا هَا أَوْ قَالَ فَتَحَزَّعُوا *

۳۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهَشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَثَلِ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْمٍ *

۳۸۰- وَحَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ يُحْيَى الْحَسَنِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ بِغَنِي ابْنِ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى قَالَ فَوَجَدَ رِيحَ لَحْمٍ فَهَاهُمْ أَنْ يَذْبَحُوا قَالَ مَنْ كَانَ ضَحَّى فَلْيُعِدْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَثَلِ حَدِيثِهِمَا *

(۶۸) بَابُ سِنِّ الْأَضْحِيَّةِ *

۳۸۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَغْسِرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذْعَةً مِنَ الضَّئَانِ *

۳۷۹- محمد بن عبید غبری، حماد بن زید، ایوب، ہشام، محمد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر خطبہ پڑھا اور حکم دیا کہ جو قربانی ذبح کر چکا ہے وہ پھر ذبح کرے، اور ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۳۸۰- زیاد بن یحییٰ حسانی، حاتم بن وردان، ایوب، محمد بن سیرین، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوم الآخر کو خطبہ پڑھ رہے تھے کہ گوشت کی کچھ بو محسوس ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو (نماز سے پہلے) ذبح کرنے سے منع کیا، فرمایا کہ جو شخص قربانی کر چکا ہے وہ پھر اعادہ کرے۔

باب (۶۸) قربانی کے جانوروں کی عمریں۔

۳۸۱- احمد بن یونس، زہیر، ابوالزہیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قربانی میں منہ کے علاوہ اور کچھ ذبح نہ کرو، البتہ اگر منہ نہ مل سکے تو دہنے کا پورے چھ مہینہ کا بچہ ذبح کرلو۔

(فائدہ) منہ ہر قربانی کا جدا اجزا ہوتا ہے مثلاً بکری وغیرہ ایک سال کی اور گائے دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کا، ان تین قسم کے جانوروں کے علاوہ جہور علماء کرام کے نزدیک قربانی درست نہیں، اور ان میں ہر ایک کا سنہ ہوتا ضروری ہے اور وہ سنہ کے علاوہ کسی جانور کا جذعہ یعنی چھریاں یا آٹھ مہینہ کا بچہ قربان کرنا درست نہیں ہے، اور اس پر علمائے کرام کا اجماع ہے۔

۳۸۲- محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوالزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یوم الآخر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مدینہ منورہ میں نماز پڑھائی تو کئی آدمیوں نے جلدی ہی (نماز سے پہلے) قربانی کر لی، اور سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قربانی کر لی ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کر لی ہے وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کریں اس وقت

۳۸۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِينَةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلًا فَنَحَرُوا وَظَلَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ أَنْ يُعِيدَ بِنَحْرِ آخَرَ وَلَا يَنْحَرُوا حَتَّى يَنْحَرَ النَّبِيُّ

تک قربانی نہ کرو۔

(فائدہ) اور حضور نمازی کے بعد قربانی کریں گے اس لئے بطور زجر اور تنبیہ کے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تاکہ کوئی نماز سے پہلے قربانی نہ کر سکے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۳۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابو الحیر، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ بکریاں عنایت فرمائیں تاکہ میں صحابہ کرام کو قربانی کے لئے تقسیم کر دوں، آخر میں بکری کا ایک سالہ بچہ رہ گیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے بیان کیا تو آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کرو۔

۳۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد الجعفی، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے لئے بکریاں دیں، میرے حصہ میں جذعہ (ایک سال سے کم عمر کا بچہ) آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا ہے، آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کرو۔

۳۸۵۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، یحییٰ بن حسان، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن عبد اللہ، حضرت عقبہ بن عامر جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان قربانی تقسیم فرمائی اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۶۹) قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اور ایسے ہی بسم اللہ اور تکبیر کہنا مستحب ہے۔

۳۸۶۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمَجٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَفْسِمُهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَوْدٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحَّ بِهِ أَنْتَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَلَى صَحَابَتِهِ *

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا ضَحَايَا فَأَصَابَنِي جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَصَابَنِي جَذَعٌ فَقَالَ ضَحَّ بِهِ *

۳۸۵۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ بِعِثَلٍ مَعْنَاهُ *

(۶۹) بَابِ اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوَكُّلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ *

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَّانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا *

دست مبارک سے دو سفید سینکدار مینڈھوں کی قربانی کی تھی اور آپؐ نے بسم اللہ اور تکبیر کہی اور کاٹنے کے وقت قدم مبارک دونوں کی گردنوں کے ایک پہلو پر رکھا تھا۔

(فائدہ) اگر اچھی طرح ذبح کرنا آتا ہو تو خود ذبح کرنا، ورنہ ذبح کے وقت موجود رہنا مستحب ہے اور بسم اللہ پڑھنا شرط ہے اور تکبیر کہنا مستحب ہے، نیز صاحب مرقاۃ تحریر فرماتے ہیں کہ حدیث سے معلوم ہوا کہ زکاذب کرنا نادہ سے افضل ہے کیونکہ اس کا گوشت زیادہ اچھا ہوتا ہے۔

۳۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمَّى وَكَبَّرَ *

۳۸۷- یحییٰ بن یحییٰ، وکیع، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سفید سینکدار مینڈھوں کی قربانی کی تھی، میں نے خود دیکھا کہ حضورؐ نے انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور دیکھا کہ دونوں کی گردن کے ایک پہلو پر قدم مبارک رکھا ہے اور بسم اللہ اور اللہ اکبر بھی کہا تھا۔

۳۸۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ *

۳۸۸- یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۳۸۹- دَرَّأَ مُحَمَّدٌ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَقُولُ بِاسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ *

۳۸۹- محمد بن شعث، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں ”سمی وکبر“ کی بجائے بسم اللہ اللہ اکبر ہے۔

۳۹۰- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ قَالَ حَيَّوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنٍ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأَتَى بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلَمْيَ الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ

۳۹۰- ہارون بن معروف، عبد اللہ بن وہب، حیوۃ، ابو صخر، یزید بن قسیط، عروۃ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سینکدار مینڈھا لانے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلتا ہو۔ اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو، پتاچہ ایسا مینڈھا قربانی کے لئے لایا گیا، آپؐ نے فرمایا، اے عائشہ چھری لاؤ، پھر فرمایا اسے پتھر سے تیز کر دے، میں نے تیز کر دی، آپؐ نے چھری لی مینڈھے

کو پکڑا پھر اسے لٹایا اور ذبح کیا، اور فرمایا "بسم اللہ اللہم تقبل من محمد وآل محمد ومن امتہ محمد" چنانچہ اس طرح سے آپ نے قربانی کی۔

اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبِشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ *

باب (۷۰) دانت، ناخن، اور ہڈی کے علاوہ ہر چیز سے جو کہ خون بہا دے ذبح کرنا درست ہے۔

(۷۰) بَابُ حَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنَهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفْرَ وَسَائِرَ الْعِظَامِ *

۳۹۱۔ محمد بن شذیہ عنی، یحییٰ بن سعید، سفیان، بواسطہ اپنے والد، عبادیہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل دشمن سے مقابلہ ہو گا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، آپ نے فرمایا تیزی کرنا، جس چیز سے خون بہہ جائے اور خدا کا نام لے لیا جائے اسے کھا لینا بشرطیکہ دانت اور ناخن نہ ہو، اس کی وجہ میں تجھ سے بیان کروں گا، دانت تو ایک قسم کی ہڈی ہے اور ناخن حبشہ والوں کی چھری ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں لوٹ میں اونٹ اور بکریاں ملیں، پھر ان میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا تو اس کو ایک شخص نے تیر مارا، چنانچہ وہ ٹھہر گیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی بعض وحشی ہوتے ہیں جیسا کہ جنگلی جانوروں میں وحشی ہوتے ہیں، اگر ان میں سے کوئی تمہارے قبضہ میں نہ آئے تو اس کے ساتھ یہی طریقہ اختیار کرو۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْوُ الْعَدُوَّ عَدَاً وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْجَلُ أَوْ أَرْبَى مَا أَنَهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ وَسَاحِدُ ثَلَاثٍ أَمَّا السِّنُّ فَعِظْمٌ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ قَالَ وَأَصْبَنَا نَهَبَ إِبِلَ وَعِغَمَ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَجَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے علاوہ اور دیگر قوموں کا رویہ اور چال چلن، لباس وغیرہ اختیار کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ناخن سے ذبح کرنا، اسی بنا پر ناجائز ہوا کہ وہ اہل حبشہ کی چھری ہے، اگر اونٹ بگڑ جائے تو اسے تیز برجمی وغیرہ سے مارو، اگر اس زخم سے مر جائے تو حلال ہے اور نہ مرے تو ذبح کر ڈالو، جمہور علما کے کرام کا یہی مسلک ہے اور نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخن ہڈی اور دانت سے ذبح کرنا درست نہیں ہے، باقی اس کے علاوہ ہر ایک چیز سے ذبح کرنا درست ہے، باقی اگر ہڈی اور دانت بدن سے جدا ہوں تو ان سے ذبح کرنا بھی درست ہے مگر کراہت کے ساتھ۔

۳۹۲۔ اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان بن سعید بن مسروق، بواسطہ اپنے والد، عبادیہ بن رفاعہ، رافع بن خدیج بیان کرتے

۳۹۲۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ

ہیں کہ ہم ذوالحلیفہ، مقام تہامہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، کچھ بکریاں اور اونٹ ہمارے ہاتھ لگے، لوگوں نے تیزی کر کے ان کا گوشت ہانڈیوں میں ابا ناس شروع کیا، حضورؐ نے ہانڈیاں الٹ دینے کا حکم دیا تو حسبِ احکام ہانڈیاں الٹ دی گئیں، پھر آپؐ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مساوی قرار دیا، بقیہ حدیث یحییٰ بن سعید کی روایت کی طرح ہے۔

(فائدہ) کیونکہ قیمت کامل تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہیں اس لئے آپؐ نے یہ حکم دیا تھا۔

۳۹۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل بن مسلم، سعید بن مسروق، عبایہ، رافع، عمر بن سعید بن مسروق، بواسطہ اپنے والد، عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہوگا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانس کے چھلکے سے ذبح کریں؟ اٹھ اس میں یہ بھی ہے کہ ہمارا ایک اونٹ بگڑ گیا، ہم نے اسے تیروں سے مارا یہاں تک کہ اسے گرا دیا۔

۳۹۴۔ قاسم بن زکریا، حسین بن علی، زائدہ، سعید بن مسروق سے حسبِ سابق تمام و کمال آخر تک روایت مروی ہے اس میں یہ بھی بیان ہے کہ ہمارے پاس چھریاں نہیں تو کیا ہم بانس سے ذبح کر لیں۔

۳۹۵۔ محمد بن الولید بن عبد الحمید، محمد بن جعفر، شعبہ، سعید بن مسروق، عبایہ بن رفاعہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کل ہم دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں اور حسبِ سابق روایت مروی ہے باقی یہ نہیں ہے کہ لوگوں نے جلدی کر کے ہانڈیاں چڑھا دیں اور بقیہ تمام واقعہ مذکور ہے۔

أَبِيهِ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَذَى الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصْبَنَّا غَنَمًا وَإِبِلًا فَجَعَلُ الْقَوْمُ فَأَعْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِّتْ ثُمَّ عَدَلْ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ *

۳۹۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْرَبُ الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدَى فَذَكَّيْ بِاللَّيْطِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فَذَكَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتَّى وَهَضْنَاهُ *

۳۹۴۔ وَحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدَى أَفَذَكَّ بِالْقَصَبِ *

۳۹۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْرَبُ الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدَى وَسَاقِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ فَأَعْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِّتْ وَذَكَرَ

سَائِرُ الْقِصَّةِ *

باب (۷۱) تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت اور اس حکم کے منسوخ ہونے اور جس وقت تک طبیعت چاہے گوشت کھانے کی اباحت۔

۳۹۶۔ عبد الجبار بن العلاء، سفیان، زہری، ابو عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید کی نماز میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھا انہوں نے پہلے نماز پڑھی، اس کے بعد خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد ہمیں اپنی قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

۳۹۷۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو عبیدہ مولیٰ ابن ازہر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا اور پھر حضرت علیؓ کے ساتھ شریک ہوا اور میں نے حضرت علیؓ کے ساتھ خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، پھر انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو تین شب سے زیادہ اپنی قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے لہذا امت کھاؤ۔

۳۹۸۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن ابی ابن شہاب۔
(دوسری سند) حسن حلوانی، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح۔
(تیسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۹۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ

(۷۱) بَابُ بَيَانِ مَا كَانَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لَحْمٍ الْأَصَاحِيَّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَإِبَاحَتِهِ إِلَى مَتَى شَاءَ *

۳۹۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لَحْمٍ نُسَكِّنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ *

۳۹۷۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلَّى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لَحْمَ نُسَكِّكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوا *

۳۹۸۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَجٍ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۳۹۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَمِيحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زائد نہ کھائے۔

۴۰۰۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، (دوسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی ذئب، ضحاک بن عثمان، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور لیث کی حدیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔

۴۰۱۔ ابن ابی عمر، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین شب کے بعد کھانے کی ممانعت فرمایا ہے، سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کا گوشت تین شب کے بعد نہیں کھاتے تھے اور ابن ابی عمرؓ نے ”فوق“ کے لفظ کے بجائے ”بعد“ کا لفظ بولا ہے۔

۴۰۲۔ اسحاق بن ابراہیم خطلی، روح، مالک، عبد اللہ بن ابی بکر، عبد اللہ بن واقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زائد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔ عبد اللہ بن ابی بکر کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کا عمرہ کے سامنے تذکرہ کیا، عمرہ نے کہا کہ ابن واقد نے سچ کہا کیونکہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ آپؐ کے زمانہ میں عید الاضحیٰ کے قریب کچھ دیہاتی آگئے تھے، حضورؐ نے فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد رکھو اور اس کے بعد جو رہ جائے وہ صدقہ کر دو، لیکن اس کے بعد صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ لوگ اپنی قربانیوں (کی کھالوں) سے مشکیزے بناتے تھے اور ان میں چربی پگھلاتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب کیا ہوا، صحابہ نے عرض کیا کہ آپؐ نے ہمیں تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے

نَافِعُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدٌ مِنْ لَحْمِ أَضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ *

۴۰۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ *
۴۰۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُوَكَّلَ لَحُومُ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ لَحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ *

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لَحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ ذَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى زَمَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخِرُوا ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَلَّلُونَ الْأَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمَعُونَ مِنْهَا الْوَدَّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

منع کر دیا، آپؐ نے فرمایا میں نے تمہیں ان مختا جوں کی وجہ سے جو اس وقت آگئے تھے منع کیا تھا، چنانچہ اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ تین دن سے زائد قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے اور وہ حکم منسوخ ہو چکا ہے، جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے اور نیز معلوم ہوا کہ قربانی میں سے صدقہ بھی کرنا چاہئے اور کھانا بھی چاہئے۔

۴۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شب کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے کی ممانعت کر دی تھی مگر اس کے بعد فرمایا کھاؤ، زارواہ بناؤ، اور جمع کرو۔

وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا نَهَيْتَ أَنْ تُؤْكَلَ لَحُومُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّفَاعَةِ الَّتِي دَفَعْتُ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا *
 ۴۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ كُلِّهَا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا *

۴۰۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر (دوسری سند) یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر (تیسری سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، عطاء حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مقام مثنیٰ میں ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت عطا فرمادی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ، میں نے عطاء سے کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی بیان کیا، یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ آگئے انہوں نے کہا ہاں۔

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْفَلْفُزُّ لُهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لَحُومِ بُذْنَانِ فَوْقَ ثَلَاثٍ مِنِّي فَأَرْخَصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا قُلْتُ لِعَطَاءٍ قَالَ جَابِرٌ عَنِّي جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ *

۴۰۵۔ اسحاق بن ابراہیم، زکریا بن عدی، عبید اللہ بن عمرو، زید بن ابی ایوب، عطاء، ابن ابی رباح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس میں سے توشہ بنانے اور تین دن سے زیادہ کھانے کا حکم دے دیا۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَطَاءٍ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا لَا نُمْسِكُ لَحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَأْكُلَ مِنْهَا يَعْنِي فَوْقَ ثَلَاثٍ *

۴۰۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، عطاء، حضرت

۴۰۶۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانیوں کا گوشت بطور زادراہ مدینہ تک لے جایا کرتے تھے۔

۳۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ جریری، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید خدریؓ۔

(دوسری سند) محمد بن ثنی، عبد الاعلیٰ سعید، قتادہ، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مدینہ والو، قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ مت کھاؤ اور ابن شثنیٰ کی روایت میں تین دن کا ذکر ہے، صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ہمارے اہل و عیال اور نوکر چاکر ہیں، آپؐ نے فرمایا کھاؤ، کھلاؤ، رکھ لو یا رکھ چھوڑو، ابن شثنیٰ بیان کرتے ہیں کہ ان الفاظ میں عبد الاعلیٰ کو شک ہے۔

۳۰۸۔ اسحاق بن منصور، ابو عاصم، یزید بن ابی عیینہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے قربانی کرے، تو تین دن کے بعد اس کے گھر میں اس سے کچھ نہ رہے، جب دوسرا سال ہوا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اسی طرح کریں جیسا گزشتہ سال کیا تھا، آپؐ نے فرمایا نہیں، وہ سال محتاجی کا تھا تو اس لئے میں نے چاہا کہ سب کو گوشت مل جائے۔

۳۰۹۔ زہیر بن حرب، معن بن عیسیٰ، معاویہ بن صالح، ابو الزہریہ، جبیر بن نفیر، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی ذبح کی اور پھر فرمایا، ثوبان اس کا گوشت سنبھال کر رکھو، چنانچہ مدینہ منورہ پہنچنے تک میں برابر حضورؐ کو اسی قربانی کا گوشت کھلاتا رہا۔

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ الْحَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا لَحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَشَكَرُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَاحْبِسُوا أَوْ ادَّخِرُوا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى شَكَ عَبْدُ الْأَعْلَى *

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُضْبِحَنَّ فِي بَيْتِهِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ شَيْئًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفَعَلْ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ أَوَّلٍ فَقَالَ لَا إِنَّ ذَلِكَ عَامَ كَانَ النَّاسُ فِيهِ يَجْهَدُونَ فَأَرَدْتُ أَنْ يَفْشَوْ فِيهِمْ *

۴۰۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ فَلَمْ أَزَلْ أَطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ *

۴۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن رافع، زید بن حباب (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم خطلی، عبدالرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۴۱۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۴۱۱۔ اسحاق بن منصور، ابومسمر، یحییٰ بن حمزہ، زبیدی، عبدالرحمن بن جبر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت ثوبان مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یہ گوشت احتیاط سے رکھ لو، چنانچہ میں نے اس گوشت کو بیکار کھا، مدینہ پہنچنے تک حضورؐ اسی کو کھاتے رہے۔

۴۱۱۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَصْلَحَ هَذَا لَحْمٌ قَالَ فَاصْلَحْتُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يَا مُحَلٌّ مِنْهُ حَتَّى بَلَغَ الْمَدِينَةَ *

۴۱۲۔ عید اللہ بن عبدالرحمن الدارمی، محمد بن مبارک، یحییٰ بن حمزہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں حجۃ الوداع کا تذکرہ نہیں ہے۔

۴۱۲۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

۴۱۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، محمد بن فضیل، ابوسنان، ضرار بن مرہ، محارب بن بريدہ بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) محمد بن عبداللہ بن نفیر، محمد بن فضیل، ضرار بن مرہ، محارب بن دثار، عبداللہ بن بريدہ، بريدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا لیکن اب زیارت کیا کرو، اور میں نے تم کو تین شب سے زیادہ قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا لیکن اب جب تک دل چاہے قربانی کا گوشت روک رکھو اور میں نے تم کو مکینزے کے علاوہ تمام برتنوں میں نیزہ کے استعمال سے منع کیا تھا اب تمام برتنوں میں پیا کرو مگر نشہ والی چیزیں مت ہوں۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مَرْثَةَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَنْسِكُوا مَا بَدَأَ لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْفِيقَةِ كُلَّهَا

وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا *

(فائدہ) اس حدیث میں ناخ اور منوش دونوں کا بیان ہے، چنانچہ کبھی اسی طرح معلوم ہوتا ہے اور کبھی صحابی کے کہنے سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری امر یہ تھا اور کبھی تاریخ سے، مگر اجماع بذات خود ناخ نہیں ہے، مگر نسخ کے وجود کی دلیل ہے غرضیکہ ان تمام روایتوں سے حکم سابق کا نسخ ثابت ہو گیا۔ واللہ اعلم

۳۱۴- حجاج بن شاعر، ضحاک بن خالد، سفیان، علقمہ بن مرثدہ، ابن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو منع کرتا تھا اور ابوسنان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۴۱۴- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانِ *

باب (۷۲) فرغ اور عتیرہ۔

۳۱۵- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ (دوسری سند) محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ فرغ کوئی چیز ہے اور نہ عتیرہ، ابن رافع نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی، کہ فرغ اونٹنی کا پہلا بچہ ہے جسے مشرک ذبح کیا کرتے تھے۔

(۷۲) بَابُ الْفَرَاغِ وَالْعَتِيرَةِ * ۴۱۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ آخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَاغَ وَلَا عَتِيرَةَ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ وَالْفَرَاغُ أَوَّلُ النَّتَاجِ كَانَ يُنْتَجِ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ *

(فائدہ) اور عتیرہ وہ ڈبیر ہے جسے رجب کے اول عشرہ میں ذبح کیا کرتے تھے اور اس کو رجبی کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں موقوف کر دیا اور فرمایا کہ ان کی کوئی اصلیت نہیں، ہاں بوجہ اللہ بغیر کسی قید کے یہ کام کئے جائیں تو درست ہیں، دوسری روایات میں اس کی تصریح آگئی ہے۔

باب (۷۳) جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی کرنے تک ناخن اور بال نہ کٹوائے۔

(۷۳) بَابُ نَهْيٍ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ مُرِيدُ التَّضَحِّيَةِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا *

۳۱۶۔ ابن ابی عمر کی، سفیان، عبد الرحمن بن حمید بن عبد الرحمن بن عوف، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کچھ نہ لے، سفیان سے کہا گیا کہ بعض اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے انہوں نے کہا میں تو مرفوع بیان کرتا ہوں۔

۳۱۷۔ اسحاق بن ابراہیم، سفیان، عبد الرحمن بن حمید بن عبد الرحمن بن عوف، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مرفوعاً روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جب ذی الحجہ کا عشرہ اول آجائے اور اس کے پاس قربانی موجود ہو تو وہ اپنے بال نہ لے نہ ناخن تراشے۔

۳۱۸۔ حجاج بن شاعر، یحییٰ بن کثیر مغیری ابو عثمان، شعبہ، مالک بن انس، عمرو بن مسلم، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہتا ہو تو اپنے بال اور ناخن سابقہ حالت پر ہی رہنے دے۔

۳۱۹۔ احمد بن عبد اللہ بن حکم ہاشمی، محمد بن جعفر، شعبہ، مالک بن انس، عمر بن عمرو بن مسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۳۲۰۔ عبید اللہ بن معاذ مغیری، بواسطہ اپنے والد، محمد بن عمرو لیثی، عمر بن مسلم، سعید بن مسیب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس ذبح کرنے کے لئے جانور ہو اور ذی الحجہ کا چاند

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ الْعَشْرَ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْحِيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَ لَكِنِّي أَرْفَعُهُ *

۴۱۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ أَضْغِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يَصْحِيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلَمَنَّ ظَفْرًا *

۴۱۸۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْغُبَرِيُّ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْحِيَ فَلْيَمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ *

۴۱۹۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ أَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۴۲۰۔ وَحَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ أَكِيمَةَ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ

نظر آجائے تو جب تک وہ قربانی نہ کر لے تب تک وہ اپنے بالوں اور ناخنوں سے چیز نہ لے۔

سَلَمَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ
ذَنْبٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهْلٌ هَلَالٌ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا
يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى
يُصْحَى *

۳۲۱۔ حسن بن علی حلوانی، ابواسامہ، محمد بن عمرو، عمرو بن مسلم بن عمار لیش بیان کرتے کہ عید الاضحیٰ سے ذرا پہلے ہم حمام میں تھے تو اس میں بعض لوگوں نے نورہ سے بال صاف کئے، بعض حمام والے بولے کہ سعید بن مسیب اسے مکروہ کہتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں، چنانچہ میں سعید بن مسیب سے ملا، اور ان سے اس کا تذکرہ کیا، انہوں نے کہا اے مجھے یہ تو حدیث ہے جسے لوگوں نے بھلا دیا، چھوڑ دیا، مجھ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جیسا کہ معاذ عن محمد بن عمرو کی روایت گزر چکی۔

۴۲۱۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو
حَدَّثَنَا عَمْرٍو بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ عَمَّارٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ
كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْأَضْحَى فَاطَّلَى فِيهِ نَاسٌ
فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَمَّامِ إِنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ
يَكْرَهُ هَذَا أَوْ يَنْهَى عَنْهُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ
الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي
هَذَا حَدِيثٌ قَدْ نَسِيتُ وَتَرَكْتُ حَدِيثَنِي أُمُّ سَلَمَةَ
زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى
حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو *

۴۲۲۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْيَى ابْنِ وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَبِيبَةُ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ
الْحَنْدَعِيِّ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ
زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ *

(فائدہ) یہ علم احتیاتی ہے، اگر کوئی ایسا نہ کرے تو کسی قسم کی کراہت نہیں ہے۔

باب (۷۴) جَوَالِدُ اللَّهِ كَيْدُ اللَّهِ كَيْدُ اللَّهِ كَيْدُ اللَّهِ
کے لئے جانور ذبح کرے وہ شخص ملعون اور ذبیحہ
حرام ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللَّهِ
تَعَالَى وَلَعْنِ فَاعِلِهِ *

۴۲۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ مَرْوَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّفِيلِ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسُ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْمَعُ قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَوَى مُحَدِّثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْمَآرِضِ *

۴۲۳- زہیر بن حرب، سرتج بن یونس، مروان بن معاویہ فزاری، منصور بن حیان، ابوالطفیل، عامر بن وائلہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا، اسنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو چھپا کر کیا بتاتے تھے؟ یہ سن کر حضرت علیؑ غصہ ہو گئے اور فرمایا آپ نے مجھے کوئی ایسی چیز نہیں بتائی جو اوروں کو نہ بتائی ہو، مگر آپ نے مجھے چار باتوں کا فرمایا ہے، اس نے کہا اے امیر المؤمنین وہ کیا ہیں؟ حضرت علیؑ نے فرمایا جو شخص اپنے والدین پر لعنت کرے، اللہ اس پر لعنت نازل کرے اور جو اللہ کے علاوہ اور کسی کی تعظیم کے لئے ذبح کرے اللہ اس پر لعنت کرے اور لعنت کرے اس پر جو کسی بدعتی کو پناہ دے اور جو شخص زمین کی حد بندی کے نشانات کو مٹائے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے۔

(فائدہ) آپ پیغمبر تھے اور آپ کو تمام امت کی تعلیم مقصود تھی لہذا یہ رخصیوں کا طوقان حماقت ہے کہ آپ نے حضرت علیؑ کو خصوصی علوم بتائے، نیز بدعتی کا کیا حال ہوگا، جبکہ بدعتی کو پناہ دینے والے اور ان کو بلا کر تقاریر کرانے والوں کا یہ حشر ہے، اللہم احفظنا

۴۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ قُلْنَا لِغُلَامٍ مِنْ أَبِي طَالِبٍ أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسْرَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَسْرَ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَوَى مُحَدِّثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ *

۴۲۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد احمر سلیمان بن حیان، منصور بن حیان، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت علیؑ سے کہا ہمیں وہ بات بتائیے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو خفیہ طور پر بتائی ہے، انہوں نے کہا کہ آپ نے مجھے کوئی ایسی بات نہیں بتائی جو اوروں سے چھپائی ہو، لیکن میں نے آپ سے سنا ہے کہ اللہ ایسے شخص پر لعنت کرے جو خدا کے علاوہ کسی اور کے لئے جانور کاٹے اور اس پر جو کسی بدعتی کو جگہ دے اللہ لعنت کرے، اور جو اپنے والدین پر لعنت کرے، اللہ اس پر لعنت فرمائے، اور جو زمین کے نشانات بدل دے اللہ اس پر لعنت کرے۔

۴۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْفُفْطُ لَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ

۴۲۵- محمد بن قس، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قاسم بن ابی بزہ، ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

أَبِي بَرَّةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سَمِعْتُ
عَلِيَّ أَخَصَّكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً
إِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابٍ سَنَفِيٍّ هَذَا قَالَ فَأَخْرَجَ
صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لغيرِ
اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللَّهُ
مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحَدِّثًا *

تمہیں کسی چیز کے ساتھ خاص فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی ایسی خاص بات
نہیں فرمائی جو کہ تمام لوگوں سے نہ فرمائی ہو، البتہ چند باتیں
میری تلوار کے نیام میں ہیں، چنانچہ حضرت علیؑ نے ایک کاغذ
نکالا جس میں لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو خدا کے
علاوہ اور کسی کے لئے جانور ذبح کرے لعنت فرمائی ہے، اور اللہ
تعالیٰ نے اس شخص پر جو زمین کی نشانی چرائے لعنت فرمائی ہے
اور لعنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو اپنے والدین پر
لعنت کرے اور لعنت کی ہے اللہ نے اس پر جو کسی بدعتی کو جگہ

دے۔

(فائدہ) یہ حدیث کتاب الحج کے اخیر میں گزر چکی ہے اور جہاں تک خیال ہے، میں نے اس پر کچھ تحریر کیا ہے، مگر پھر احتیاطاً چند سطور لکھ
دیتا ہوں، امام نووی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کے لئے ذبح کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کا نام لے کر ذبح کرے،
جیسے بت کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ علیہا السلام کا یا کسی پیر یا ولی کا وغیرہ ذبح، یہ سب حرام ہے، اور ذبیحہ مردار ہے، خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا
نصرانی اور یہودی ہو، امام شافعیؒ نے اس کے متعلق تصریح کر دی ہے۔ لہذا فی اللہ والحق، اور شیخ ابراہیم مردی اصحاب شافعیہ میں سے
فرماتے ہیں کہ بادشاہ کی سواری کے آنے کے وقت اس کی خوشی میں جو جانور کاٹے جاتے ہیں، اہل بخارا ان کی حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں
کیونکہ وہ ”ماہل بغير الله“ میں داخل ہیں (نووی جلد ۲ ص ۱۶۱ و عینی جلد ۲۱ ص ۲۳ و اکمال الاکمال و شرحہ مکمل الاکمال جزء خامس
ص ۳۰۸)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاشریبة

باب (۷۵) شراب کی حرمت اور یہ کہ شراب
انگور اور کھجور سے تیار ہوتی ہے۔

۳۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابن
شہاب، علی بن حسین بن علی، بواسطہ اپنے والد حسین بن
علی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر
کے مال غنیمت سے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَيَبَيِّنُ أَنَّهَا
تَكُونُ مِنْ عَصِيرِ الْعِنَبِ *

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ
أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ
عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي

ساتھ ایک اونٹنی لی اور آپؐ نے مجھے ایک اور اونٹنی عنایت کر دی، میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازہ پر بٹھلایا اور میرا ارادہ تھا کہ ان پر ازخ گھاس لاد کر لاؤں اور فروخت کروں اور میرے ساتھ بنی قبیقاع کا ایک سار بھی تھا، غرضیکہ میں نے حضرت فاطمہؑ کے ولیہ کے لئے تیاری کا ارادہ کیا اور اسی گھر میں حضرت حمزہؑ شراب پی رہے تھے اور ان کے پاس ایک باندی تھی جو اشعار پڑھ رہی تھی، آخر اس نے یہ شعر پڑھا کہ ”اے حمزہ موٹی اونٹنیوں کو ذبح کرنے کے لئے اٹھو یہ سن کر حمزہ اپنی تلوار لے کر ان پر دوڑے (۱)، اور ان کی کوہان کاٹ لی اور ان کی کھوکھیں پھاڑ ڈالیں اور ان کا کلیجہ نکال لیا، ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب سے کہا کہ کوہان بھی لئے یا نہیں، وہ بولے کوہان تو کاٹ ہی لئے، ابن شہاب کہتے ہیں حضرت علیؑ نے کہا، میں نے جب یہ خطرناک منظر دیکھا تو فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپؐ کے پاس زید بن حارثہ بھی تھے، میں نے سارا واقعہ بیان کیا آپؐ نکلے اور آپؐ کے ساتھ زید بھی تھے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ چلا، حمزہؑ کے پاس تشریف لے گئے اور ان پر غصہ کا اظہار کیا، حمزہؑ نے حضورؐ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور بولے تم لوگ میرے باپ دادا کے غلام ہو، یہ سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے پاؤں لوٹ کھڑے ہوئے حتیٰ کہ وہاں سے چلے آئے۔

طَالِبٌ قَالَ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَعْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرَى فَأَتَحْتَهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِأَبِيعَهُ وَمَعِيَ صَالِحٌ مِنْ بَنِي قَيْنِقَاعَ فَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْرَةَ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ تُغْنِيهِ فَقَالَتْ أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرْفِ النَّوَاءِ فَتَارَ إِلَيْهِمَا حَمْرَةَ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتُهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لَابْنِ شِهَابٍ وَمِنْ السَّيِّئِ قَالَ قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتُهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَظَفَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْطَعُنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْحَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْرَةَ فَغَضِبَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْرَةَ بَصْرَهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عِبِيدٌ لِبَابَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْهَقُهُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ *

(فائدہ) شراب پیا اس زمانہ میں مباح تھا اور یہ امور نشر کی حالت میں صادر ہوئے جبکہ انہیں خبر نہ تھی، لہذا ان امور کے صادر ہونے پر ان پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے اور عمر بن شیبہ کی کتاب میں ہے کہ حضورؐ نے حضرت حمزہؑ سے حضرت علیؑ کو ان دونوں اونٹنیوں کا تاوان دلادیا تھا اور حضرت حمزہؑ نے یہ جو کہا تم میرے باپ دادا کے غلام ہو، یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں تھا بلکہ حضرت زید اور حضرت علیؑ کو تھا، زید تو واقعہ حضورؐ کے غلام ہی تھے اور حضرت علیؑ حضرت حمزہؑ سے چھوٹے اور بھتیجے بھی تھے اور پھر نشر کی حالت میں ان سے یہ کلمات صادر ہوئے، جن کا انسان مکلف نہیں ہے۔

(۱) اس حدیث کو کتاب الاثر ہی کے شروع میں لا کر حرمت محرکی حکمت بیان کرنا مقصود ہے کہ شراب اس لئے حرام کی گئی ہے کہ اس کے پینے کے بعد شراب پینے والے کو اپنے آپ پر قدرت نہیں رہتی۔ دست درازی اور غیر مناسب چیزوں کا ارتکاب کرنے لگتا ہے۔

۴۲۷- وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *
 ۴۲۸- وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ عَفِيرٍ أَبُو عَثْمَانَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمْسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَنِي بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعَدْتُ رَجُلًا صَوَاعِمًا مِنْ نَبِيِّ قِنَقَاعٍ يَرْتَحِلُ مَعِيَ فَنَاتِي بِإَذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أُبِيعَهُ مِنَ الصَّوْاعِقِ فَأَسْتَعِينُ بِهِ فِي وَلِيمَةِ غُرُوبِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفِي مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِجَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانَ إِلَى جَنْبِ خُحْرَةٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَمَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِفَايَ قَدْ اجْتَبَتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبَقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمَّ أَمْلِكُ عَيْنِي حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبِ مِنَ الْأَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَبْنَةٌ وَأَصْحَابُهَا فَقَالَتْ فِي غَنَائِهَا أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرَفِ النَّوَاءُ فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَاجْتَبَتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبَقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا فَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَقَالَ عَلِيُّ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَذْخَلَ عَلِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۴۲۷- عبد بن حمید، عبد الرزاق، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔
 ۴۲۸- ابو بکر بن اسحاق، سعید بن کثیر بن عفر ابو عثمان مصری، عبد اللہ بن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، علی بن حسین بن علی، حسین بن علی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن مالِ فہیمت میں سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور اسی روز جس میں سے ایک اونٹنی آپؐ نے مجھے عنایت کی جب میں نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوت کرنا چاہی تو نبی قینقاع کے ایک سناڑے سے اپنے ساتھ چلے گا وعدہ لے لیا تاکہ ہم دونوں اذخر گھاس لاکر سناروں کے ساتھ فروخت کریں اور پھر اس کی قیمت سے میں اپنی شادی کا ویسہ کروں، چنانچہ میں اپنی اونٹنیوں کا سامان یعنی پالان کے تختے بوریوں اور رسیاں جمع کرنے لگا اور دونوں اونٹیاں ایک انصاری کے گھر کے پاس بیٹھی تھیں، جب میں سامان جمع کر چکا تو دیکھتا ہوں کہ ان دونوں اونٹنیوں کے کوہان کٹے ہوئے ہیں یہ منظر دیکھ کر میرے آنسو نکل پڑے میں نے دریافت کیا یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا، حمزہ بن عبد المطلب نے اور حمزہ اسی مکان میں چند شراب پیئے والے انصاریوں کے ساتھ موجود ہیں ان کو اور ان کے ساتھیوں کو گانے والی نے ایک شعر سنایا تھا کہ ”الایا حمزہ للشرف النواء“ اسی وقت حمزہ تلوار لے کر کھڑے ہوئے اور دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے، پہلو چور دیئے اور جگر نکال لئے، میں فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل دیا، اس وقت حضورؐ کے پاس زید بن حارثہ بھی موجود تھے مجھے دیکھتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے کے آثار سے میری کیفیت معلوم کر لی تھی، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج کی طرح خطرناک منظر میں نے

باہر جا کر اس شراب کو بہا دو، میں نے باہر نکل کر بہادی، اس وقت بعض نے کہا کہ فلاں اور فلاں تہا ان کے بیٹوں میں شراب ہے (راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ حضرت انسؓ کی حدیث کا حصہ ہے یا نہیں) تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ لیس علی الدین الخ یعنی جو لوگ ایماندار ہیں اور نیک کام کئے ان پر کوئی گناہ نہیں جو کھائے، جب آئندہ پرہیز گار بنیں، ایماندار ہیں نیک کام کریں۔

فَأَهْرَقَهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوا أَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فَلَانٌ قُتِلَ فَلَانٌ وَهِيَ فِي بَطْنِهِمْ قَالَ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) *

(فائدہ) امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک انگور اور کھجور کا شیرہ خواہ قلیل ہو یا کثیر سب حرام ہے اور اس کے علاوہ دیگر مسکرات جس سے نشہ پیدا ہو، وہ حرام ہے۔ باقی احمد، مالک اور شافعی اور احمد بن حنبلؒ اور تمام محدثین کا یہ مسلک ہے کہ ہر ایک نشہ کی چیز حرام ہے، خواہ کثیر ہو یا قلیل مگر محققین کے نزدیک فتویٰ امام محمدؒ کے قول پر ہے چنانچہ کتب خفیہ جیسا کہ نہایہ اور بیہی اور زیلعی، در مختار، اشباہ و انظائر، فتاویٰ عا، فتاویٰ حمادی، شرح مواہب الرحمن وغیرہ اور شرح وہابیہ وغیرہ میں امام ابو حنیفہ کا قول بھی امام محمدؒ کے قول کے موافق نقل کیا ہے، اس صورت میں تمام ائمہ مجتہدین اور محدثین کا اتفاق ہو گیا اور بیگ اور جو گھاس کہ نشہ لائے اور ایون کا کھانا حرام ہے، اس لئے کہ عقل کو ختم کرتی اور اللہ کے ذکر سے غافل بناتی ہے اور جو بیگ کو حلال سمجھے وہ زندیق اور بدعتی ہے، اور فقیہ نجم الدین نے اس کے قتل کو جائز قرار دیا ہے اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے حد کا پیمانہ ذکر بھی بتایا ہے کیونکہ حد نوش کے منہ سے بہت بری بدیہ آتی ہے اور دوزخیوں کے ساتھ مشابہت ہے کہ منہ سے دھواں نکلتا رہتا ہے۔ لہذا وہ بیڑی ہو یا سگریٹ پینے والے اس کا حکم خود ہی سمجھ لیں، باقی سابقہ بیان میں اس کے متعلق لکھ چکا ہوں۔ (عمدۃ القاری جلد ۲، اکمال الاکمال و شرحہ مکمل الاکمال جلد ۵۔ نووی ۲)

۴۳۱۔ یحییٰ بن ابوب، ابن علیہ، عبدالعزیز بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت انسؓ مالکؒ سے فضیخ شراب کے متعلق دریافت کیا انہوں نے کہا تمہارے پاس فضیخ کے علاوہ ہماری کوئی شراب ہی نہ تھی اور میں یہی فضیخ ابو طلحہ، ابویوب اور بعض دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں کھڑا پلا رہا تھا، اتنے میں ایک فیض آیا اور بولا کہ تمہیں خبر ملی ہے؟ ہم نے کہا نہیں، کہنے لگا شراب حرام ہو گئی، ابو طلحہ نے کہا، انس ان مشکوں کو بہا دو، اس خبر کے بعد پھر ان لوگوں نے کبھی شراب نہیں پی اور نہ شراب کے حکم کی تحقیق کی۔

۴۳۱۔ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْفُضِيخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فُضِيخِكُمْ هَذَا الَّذِي تُسَمُّوهُ الْفُضِيخَ إِنِّي لَقَاتِمٌ أَسْفِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوبَ وَرَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَّغَكُمْ الْخَبْرَ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَرَأَيْكَ هَذِهِ الْقِلَالُ قَالَ فَمَا رَاجَعُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ *

(فائدہ) گدڑی کھجوروں کو توڑ کر پانی میں ڈال دیتے ہیں اور اسے اسی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ جوش مارنے لگے، اسے فضیخ کہتے ہیں۔ (ہكذا قاله ابراهيم الحربي)

۴۳۲۔ یحییٰ بن ابوب، ابن علیہ، سلیمان جعفی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا، اپنے بچازاد قبیلہ والوں کو فصیح پلارہا تھا اور میں عمر میں سب سے کم تھا اتنے میں ایک شخص نے آکر کہا شراب حرام کر دی گئی، حاضرین نے کہا، انس اس کو بہادو، میں نے بہادیا، سلیمان جعفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کس چیز کی تھی؟ انہوں نے کہا گدڑی اور پکی ہوئی کھجور کی، ابو بکر بن انس کہتے ہیں ان دونوں ان کی شراب یہی تھی، سلیمان بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے انس سے بیان کیا وہ یہی کہتے تھے۔

۴۳۳۔ محمد بن عبدالاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث مذکور ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ ابو بکر بن انس بولے ان دونوں کی شراب یہی تھی اور انس بھی اس وقت موجود تھے انہوں نے کسی قسم کی تکمیر نہیں کی، ابن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے معتمر نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، انہوں نے کہا کہ بعض حضرات نے جو میرے ساتھ تھے، انہوں نے خود حضرت انس سے سنا کہ ان دونوں ان کی شراب یہی تھی۔

۴۳۴۔ یحییٰ بن ابوب، ابن علیہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو طلحہ، ابودجانہ، معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلارہا تھا کہ آنے والے نے آکر کہا، آج ایک نئی بات ہو گئی ہے کہ شراب کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا، یہ سننے ہی ہم نے اس شراب کو اسی دن بہادیا اور وہ شراب گدڑی اور خشک کھجوروں کی تھی، قتادہ کہتے ہیں کہ انس نے فرمایا کہ جب شراب حرام ہوئی تو عام طور پر ان کی شراب یہی تھی، یعنی گدڑی اور خشک کھجوروں سے بنی ہوئی۔

۴۳۵۔ ابو عثمان مسمعی، محمد بن ثقی، ابن بشار، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ

۴۳۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّجَمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلَى عُمُومَتِي أَسْفِيهِمْ مِنْ فُضِيخٍ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا أَكْفَيْهَا يَا أَنَسُ فَكَفَّاهَا قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَرُطْبٌ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا *

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَنَسُ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْفِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيٍّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ وَأَنَسٌ شَاهِدٌ فَلَمْ يُبَكِّرْ أَنَسٌ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِيَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ *

۴۳۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَسْفِيهِمْ أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِمْ فَدَخَلَ فَقَالَ حَدَّثَ خَيْرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَأَكْفَانَاهَا يَوْمَئِذٍ وَإِنَّهَا لَخَلِيطُ الْبُسْرِ وَالشَّمْرِ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَّةُ خَمُورِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيطُ الْبُسْرِ وَالشَّمْرِ *

۴۳۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ

عنه بیان کرتے ہیں کہ میں ابو طلحہ، ابو جانہ اور سہیل بن بیضاء کو اس مخپیزے میں سے جس میں گدڑی اور خشک کھجوروں کی شراب تھی پلا رہا تھا، بقیہ حدیث سعید کی روایت کی طرح ہے۔

۳۳۶۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن سرح، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ بن دعامہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک اور گدڑی کھجور ملا کر بھگونے سے اور پھر اس کے پینے سے منع فرمایا ہے اور جب شراب حرام ہوئی تو عام طور پر ان لوگوں کی شراب یہی تھی۔

۳۳۷۔ ابو الطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو عبیدہ بن الجراح، ابو طلحہ، اور ابی بن کعبؓ کو فقیح کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک آنے والا آیا اور بولا کہ شراب حرام کر دی گئی، ابو طلحہ بولے انسؓ اٹھو، اور یہ گھڑا چھوڑ ڈالو، میں نے پھر کایا کیا گھڑا اٹھایا اور اس گھڑے کے پیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا۔

۳۳۸۔ محمد بن ثنی، ابو بکر حنفی، عبد الحمید بن جعفر، بواسطہ اپنے والد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وہ آیت نازل فرمائی جس میں شراب کو حرام کیا تھا اور اس وقت مدینہ میں کھجور کے علاوہ اور کوئی شراب نہیں بی جاتی تھی۔

باب (۷۶) شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے۔

۳۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد الرحمن بن مہدی (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن سفیان، سعدی، یحییٰ بن عباد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُحَّانَةَ وَسَهِيلَ بْنَ بِيضَاءَ مِنْ مَزَادَةٍ فِيهَا خَلِيطٌ بُسْرٍ وَتَمْرٌ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَعِيدٍ *

۴۳۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرَحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ ابْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَإِنَّ ذَلِكَ كَانَ عَامَةً خُمُورِهِمْ يَوْمَ حُرْمَتِ الْخَمْرِ *

۴۳۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأَبِيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فُضِيخٍ وَتَمْرٍ فَأَنَّهُمْ آتَ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجَرَّةِ فَكَسِّرْهَا فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى تَكَسَّرَتْ *

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي الْحَنْفِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ إِلَّا مِنْ تَمْرٍ *

(۷۶) بَابُ تَحْرِيمِ تَحْلِيلِ الْخَمْرِ *

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ

علیہ وسلم سے شراب کو سرکہ بنانے کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا نہیں۔

السُّدِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمِيٍّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَّلَ عَنْ الْحَمْرِ تَتَّخَذَ خَلًّا فَقَالَ لَا *

(فائدہ) یہ ابتدائے امرائے فرمائی تھی کہ لوگ شراب کے بہت عادی تھے اب اگر شراب میں کوئی چیز ڈال کر سرکہ بنالیا جائے، یا خود بخود بن جائے تو حلال ہے۔

باب (۷۷) شراب سے علاج کرنا حرام ہے۔

(۷۷) بَابُ تَحْرِيمِ التَّدَاوِي بِالْحَمْرِ *

۴۴۰۔ محمد بن شمس، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سہاک بن حرب، علقمہ بن وائل، وائل حضری، حضرت طارق بن سويد بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب سے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے اس سے منع فرمایا، یا اسے ناپسند فرمایا، انہوں نے عرض کیا کہ میں دوا کے لئے بناتا ہوں، آپؐ نے فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْفُضْطُ لِبَابِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَمْرِ فَنَهَاهُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ *

(فائدہ) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں صاف طور سے مذکور ہے کہ شراب دوا نہیں ہے لہذا اس کے ساتھ دوا کرنا حرام ہے، جبور علماء کرام کا یہی مسلک ہے، نیز مترجم کہتا ہے کہ دوسری حدیث میں مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیز کے اندر شفا نہیں رکھی ہے، لہذا شراب سے زیادہ اور کس چیز کی حرمت ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔

باب (۷۸) کھجور اور انگور سے جو شراب بنائی جائے، وہ بھی خمر ہے۔

(۷۸) بَابُ بَيَانِ أَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا

۴۴۱۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، حجاج بن ابی عثمان، یحییٰ بن ابی کثیر، البوکثیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ شراب ان دونوں درختوں یعنی کھجور اور انگور سے ہوتی ہے۔

يَتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمَّى خَمْرًا *

۴۴۱۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ *

۴۴۲۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر بواسطہ اپنے والد، اوزاعی، البوکثیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

۴۴۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ شراب ان دو درختوں سے یعنی کھجور اور انگور سے ہوتی ہے۔

۴۴۳۔ زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، اوزاعی، عکرمہ بن عمار، عقبہ بن توام، البوکیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور سے ہوتی ہے، ابو کریب نے اپنی روایت میں کرم اور نخل بغیر تاکے بولا ہے۔

(فائدہ) ان احادیث کا یہ مطلب نہیں کہ جواریا شہدیا جو کی شراب نہیں ہوتی کیونکہ دوسری روایت میں موجود ہے کہ ان کی بھی شراب ہوتی ہے، امام بدر الدین بھی فرماتے ہیں کہ خمر امام ابو حنیفہ کے نزدیک انگور کے پانی کو کہتے ہیں، جب وہ گھٹا اور سخت ہو جائے اور چھاگ اٹھنے لگے۔

باب (۷۹) کھجور اور انگور کو ملا کر نیبذ بنانے کی کراہیت کا بیان۔

۴۴۴۔ شیمان بن فروخ، جریر بن حازم، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کھجور یا انگور کو یاہکی اور گدڑی کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

۴۴۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کھجور اور انگور کو، یاہکی اور گدڑی کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

۴۴۶۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، ابن جریج (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْأَعْنَبَةِ *

۴۴۳۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ وَعِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ وَغُفَيْةُ بْنُ التَّوَّائِمِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَفِي رَوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ الْكَرْمُ وَالنَّخْلُ *

(۷۹) بَابُ كَرَاهَةِ انْبِذِائِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ مَحْلُوطَيْنِ *

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رِبَاحٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ الزَّيْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ *

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَطَاءَ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الرُّطْبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا *

۴۴۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَالْفُضْلُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِي

ارشاد فرمایا ہے کہ بکی ہوئی اور گدڑی کھجور اور انگور کھجور کو آپس میں ملا کر مت بھگوؤ۔

۳۴۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابوالزیر کی مولے، حکیم بن حزام، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور ایسے ہی گدڑی اور پختہ کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

۳۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریح، تمیمی، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور دونوں کو ساتھ ملا کر بھگونے سے اور ایسے ہی پختہ اور گدڑی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

۳۴۹۔ یحییٰ بن ابیوب، ابن علیہ، سعید بن یزید ابو مسلمہ، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کر دیا ہے کہ انگور اور کھجور اور ایسے ہی گدڑی اور پختہ کھجور ملا کر بھگوئیں۔

۳۵۰۔ نصر بن علی جهمی، بشر بن مفضل، ابو سلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۳۵۱۔ قتیبہ بن سعید، وکیع، اسماعیل بن مسلم عبدی، ابوالتموکل ثامی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم سے نیچے تو صرف انگور کی یا کھجور کی یا صرف گدڑی کھجور کی ہے۔

عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّيْبِ وَالْتَمْرِ نَبِيذًا *

۴۴۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمْعٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ مَوْلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الزَّيْبُ وَالْتَمَرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا *

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ الثَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا *

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي وَبَّاحٍ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْلُطَ بَيْنَ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ وَأَنْ نَخْلُطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ *

۴۵۰۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرٌ يَعْنِي ابْنَ مَفْضَلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۴۵۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرَبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَيْبًا فَرْدًا أَوْ تَمْرًا فَرْدًا أَوْ بُسْرًا فَرْدًا *

۳۵۲۔ ابو بکر بن اسحاق، روح بن عبادہ، اسماعیل بن مسلم عہدی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدڑی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے ساتھ یا انگوروں کو پختہ کھجوروں کے ساتھ یا انگوروں کو گدڑی کھجوروں کے ساتھ ملا کر بھگونے سے منع کیا ہے، بقیہ روایت کو کجی کی روایت کی طرح ہے۔

۳۵۳۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گدڑی اور پختہ کھجوروں کو اور انگور اور کھجوروں کو ملا کر مت بھگوؤ، بلکہ ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ اور علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

۳۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر عہدی، حجاج بن ابی عثمان، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۳۵۵۔ محمد بن ثنی، عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ گدڑی اور پختہ کھجوروں کو ملا کر نہ بھگوؤ اور نہ کھجوروں اور انگوروں کو ایک ساتھ ملا کر بھگوؤ، بلکہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ، یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے ملے تو انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت بیان کی۔

۳۵۶۔ ابو بکر بن اسحاق، روح بن عبادہ، حسین معلم، یحییٰ بن ابی کثیر، سے ان دونوں سندوں کے ساتھ حسب سابق کچھ الفاظ کے تغیر سے روایت مروی ہے۔

۴۵۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَخْلُطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيًّا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيًّا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثٍ وَكَيْفَ *

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّبَذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا وَلَا تَتَّبَذُوا الزَّيْبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَاتَّبَذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى جِدَّتِهِ *

۴۵۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ وَهَّابٍ الْمُبَارِكُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّبَذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا وَلَا تَتَّبَذُوا الرُّطْبَ وَالزَّيْبَ جَمِيعًا وَلَكِنْ اتَّبَذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى جِدَّتِهِ وَزَعَمَ يَحْيَى أَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا *

۴۵۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ

قَالَ الرَّطْبُ وَالزَّهْوُ وَالْتَمَرُ وَالزَّيْبُ *

۴۵۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٌ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّيْبِ وَالْتَمَرِ وَقَالَ اتَّبِعُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حَدِيثِهِ *

۴۵۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ *

۴۵۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ يُبْنَدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ *

۴۶۰- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَذْيَنَةَ وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۴۶۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ حُرَّاشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ *

۳۵۷- ابو بکر بن اسحاق، عفان بن مسلم، ابان العطار، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوہاروں اور خشک کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے اور کچے انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے ممانعت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

۳۵۸- ابوسلمہ بن عبد الرحمن ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۳۵۹- زہیر بن حرب، ابو کریب، وکیع، عکرمہ بن عمار، ابو کثیر حنفی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں اور پختہ کھجوروں کو، اسی طرح گدیری اور پختہ کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ بھگوؤ۔

۳۶۰- زہیر بن حرب، ہاشم بن قاسم، عکرمہ بن عمار، یزید بن عبد الرحمن بن اذینہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۳۶۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، حبیب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پختہ کھجوروں اور انگوروں کو ساتھ ملا کر اور ایسے ہی گدیری اور پختہ کھجوروں کو ساتھ ملا کر بھگونے سے منع فرمایا، اور آپ نے جرش والوں کو لکھا کہ کھجوروں اور انگوروں کو ملا کر بھگونے سے منع کرتے تھے۔

۴۶۲۔ وہیب بن بقیہ، خالد طحان، شیبانی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں صرف کھجوروں اور کش مش کا ذکر ہے۔

۴۶۳۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں گدیری اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے اور کھجوروں اور کش مش کو ملا کر بھگونے سے منع کیا گیا ہے۔

۴۶۴۔ ابو بکر بن اسحاق، روح، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں گدیری اور پختہ کھجوروں اور ایسے کسی کش مش اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے ممانعت کی گئی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس طرح کھجوروں اور انگوروں کو ساتھ ملا کر بھگوانا، اور ان کا نیبہ تیار کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ اور جب تک اس میں نشہ نہ ہو، حرام بھی نہیں ہے۔ جمہور علمائے کرام کا یہی مسلک ہے، باقی امام ابو حنیفہ اور قاضی ابویوسف کے نزدیک اس طرح نیبہ بنانے میں کسی طرح کراہت نہیں اور یہ ممانعت ابتدا و اسلام میں تھی، ابوداؤد میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایسی نیبہ بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلائی تھی، اور اسی طرح دوسری روایت صفیہ بنت عقیہ کی ہے، وہ بھی حضرت عائشہؓ سے یہی مضمون روایت کرتی ہیں اور اسی کے ہم معنی روایت امام محمد نے کتاب الاطعمہ میں نقل کی ہے۔ لہذا ان روایات کی بناء پر کسی قسم کی کوئی کراہت نہیں، امام بدر الدین یعنی عمدة القاری شرح صحیح بخاری جلد ۲۵ میں فرماتے ہیں کہ پس شیخ ابی اسود کی امام ابو حنیفہ کے دلائل پر طعن کرنا اور ایسے ہی امام نووی کا خلاف حدیث کہنا فضول ہے۔

باب (۸۰) روغن قیر ملے ہوئے برتن اور توہنے، سبز گھڑے اور لکڑی کے برتن میں نیبہ بنانے کی ممانعت اور اس کا حکم منسوخ ہونا۔

۴۶۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توہنے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نیبہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

۴۶۶۔ عمرو بن ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، حضرت انس بن

۴۶۲۔ وَحَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى الطَّحَّانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزَّيْبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ *

۴۶۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ نَهَى أَنْ يُبْنَدَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا *

۴۶۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ نَهَى أَنْ يُبْنَدَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّيْبُ جَمِيعًا *

(۸۰) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِنْتِثَادِ فِي الْمُرْقَتِ وَالِدَّبَّاءِ وَالْحَتَمِ وَالْقَيْرِ وَبَيَانِ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ *

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدَّبَّاءِ وَالْمُرْقَتِ أَنْ يُبْنَدَ فِيهِ *

۴۶۶۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توبی اور روغن قیر طے ہوئے برتن میں نیبڈ بنانے سے منع کیا ہے۔ ابوسلمہ نے ابواسطہ سفیان، حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ حضور نے ارشاد فرمایا، کدو کی توبی اور روغن قیر طے ہوئے برتن میں نیبڈ مت بناؤ، اور ابوہریرہ یہ بھی فرماتے تھے کہ بزرگھڑوں سے بھی اجتناب رکھو۔

۳۶۷۔ محمد بن حاتم، بہز، وہب، سمیل، ابواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روغن قیر حتم اور ککڑی کے برتن سے منع فرمایا ہے، ابوہریرہ سے دریافت کیا گیا، کہ حتم کیا ہے؟ بولے بزرگھڑے۔

۳۶۸۔ نصر بن علی جعفی، نوح بن قیس، امین عون، محمد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبد القیس کے وفد سے فرمایا، میں تم کو کدو کی توبی، بزرگھڑے، ککڑی کے گھٹلے، روغن کئے ہوئے برتن اور منہ کئے ہوئے مشکیزے سے منع کرتا ہوں صرف اپنے مشکیزوں میں پیا کرو اور اس کا منہ باندھ دیا کرو۔

۳۶۹۔ سعید بن عمرو اشعثی، عبید (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر (تیسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ اعش، ابراہیم جمی، حارث بن سدید، حضرت علی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توبی اور روغن قیر طے ہوئے برتن میں نیبڈ بنانے سے منع کیا ہے، یہ جریر کی روایت کا مضمون ہے اور عبید اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدو کی توبی اور روغن قیر طے ہوئے برتن سے منع فرمایا ہے۔

۳۷۰۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور،

عَبْنَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَةِ أَنْ يَنْتَبَذَ فِيهِ قَالَ وَأَخْبَرَهُ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَاءِ وَلَا فِي الْمُرْقَةِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَائِمَ *

۴۶۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُرْقَةِ وَالْحَنَمِ وَالْقَبْرِ قَالَ قِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ مَا الْحَنَمُ قَالَ الْجَرَارُ الْحَضَرُ *

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَوْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنَمِ وَالْقَبْرِ وَالْمُرْقَةِ وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ وَلَكِنْ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ *

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبَّئَرُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ كُلِّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَبَذَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَةِ هَذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَفِي حَدِيثِ عَبَّئَرٍ وَشُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَةِ *

۴۷۰۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسود سے کہا کہ تم نے ام المومنین عائشہؓ سے دریافت کیا ہے کہ کن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے۔ انہوں نے کہا، ہاں میں نے ام المومنین سے عرض کیا تھا کہ مجھے بتلائیے کہ کن برتنوں میں حضورؐ نے آپ کو نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں اہل بیت کو آپ نے تو بنے اور روغن قیرلے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے، میں نے ان سے کہا کہ آپ نے حتم اور ٹھلیکا ذکر نہیں کیا، بولیں میں نے وہ بیان کیا جو میں نے سنا ہے، کیا میں وہ بیان کروں، جو میں نے نہیں سنا۔

۴۷۱۔ سعید بن عمرو اشعثی، عہر، اعش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بنے اور روغن قیرلے ہوئے برتن کے استعمال سے منع کیا ہے۔

۴۷۲۔ محمد بن حاتم، یحییٰ قطان، سفیان، شعبہ، منصور، سلیمان، حماد، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتی ہیں۔

۴۷۳۔ شیمان بن فروخ، قاسم بن فضل، ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اور ان سے نبیذ کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے کہا کہ عبد القیس کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے، اور انہوں نے آپ سے نبیذ کے متعلق دریافت کیا، آپ نے انہیں کدو کی توبی اور روغن قیرلے ہوئے برتن اور لکڑی کے گٹھلے اور بنز برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۴۔ یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، اسحاق بن سوید، معاذہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توبی بنز کھڑے لکڑی کے گٹھلے

إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُتَبَذَّرَ فِيهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرِينِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَبَذَّرَ فِيهِ قَالَتُ نَهَانَا أَهْلُ الْبَيْتِ أَنْ نَتَبَذَّرَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَةِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَمَا ذَكَرْتَ الْحَتَمَ وَالْحَرَّ قَالَ إِنَّمَا أَحَدُثُكَ بِمَا سَمِعْتُ أَوْ حَدَّثْتُكَ مَا لَمْ أَسْمَعْ *

۴۷۱۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَةِ *

۴۷۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَسَلِّمَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَغْنِي ابْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقَشِيرِيُّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِذِ فَحَدَّثَتْنِي أَنَّ وَفَدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِذِ فَهَأَهُمْ أَنْ يُتَبَذَّرَ فِي الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُرْقَةِ وَالْحَتَمِ *

۴۷۴۔ وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد الوہاب ثقفی، اسحاق بن سويد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی انہوں نے ”مزفت“ کی جگہ ”مقیر“ کا لفظ بولا ہے۔

۴۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، عباد بن عباد، ابو جمرہ، ابن عباس (دوسری سند) خلف بن ہشام، حماد بن زید، ابو جمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، تمہیں کدو کی توبی، سبز گھڑے، لکڑے کے گٹھلے اور روغن قیر سے ملے ہوئے برتن کے استعمال سے منع کرتا ہوں، اور حماد کی روایت میں ”مقیر“ کے بجائے ”مزفت“ کا لفظ ہے۔

۴۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، حبیب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توبی، سبز برتن، روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے گٹھلے سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، حبیب بن ابی عمرہ، سعید بن ابی جبیر، ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدو کی توبی، سبز گھڑا، روغن برتن اور لکڑی کے گٹھلے سے اور کچی اور گدڑی کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۹۔ محمد بن ثقی، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ یحییٰ بھرانی، ابن عباس (دوسری سند) محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، یحییٰ بن ابی عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توبی، لکڑی کے گٹھلے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن کے استعمال سے منع

وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْقَيْرِ وَالْمَزْفَتِ *

۴۷۵ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمَزْفَتِ الْمُقِيرَ *

۴۷۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عِبَادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِيمٌ وَقَدْ عَبْدَ الْفَقِيسَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَهَا كُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْقَيْرِ وَالْمُقِيرِ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقِيرِ الْمَزْفَتِ *

۴۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمَزْفَتِ وَالْقَيْرِ *

۴۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمَزْفَتِ وَالْقَيْرِ وَأَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ *

۴۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ

فرمایا ہے۔

۳۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن ذریج، تمیمی (دوسری سند) یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سلیمان تمیمی، ابو نضرہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھڑوں میں نیبذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

۳۸۱۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توبی، سبز گھڑے، لکڑی کے گھٹلے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا ہے۔

۳۸۲۔ محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ سے حسب سابق روایت مروی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ ان۔

۳۸۳۔ نصر بن علی جعفی، بواسطہ اپنے والد، ثنی بن سعید، ابو التوکل، ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے اور کدو کی توبی اور لکڑی کے گھٹلے میں پینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سرج بن یونس، مروان بن معاویہ، منصور بن حیان، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے گواہی دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی توبی، سبز گھڑے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے گھٹلے سے منع فرمایا ہے۔

عَبَّاسٌ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْقَتِ *

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّمِيمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِّ أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ *

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْقَتِ *

۴۸۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۴۸۳۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى يَغْنِي ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرْبِ فِي الْحَتَمَةِ وَالِدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ *

۴۸۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَالْفُظَّيْلِيُّ لَأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَمْرٍو وَأَبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالْمَرْقَتِ وَالنَّقِيرِ *

۳۸۵۔ شیاب بن فروخ، جریر بن حازم، یحییٰ بن حکیم، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ٹھلیا کی نبیذ کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو حرام کیا ہے، اس کے بعد میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آکر کہا، کیا آپ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نہیں سنا، انہوں نے فرمایا وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے، میں نے پوچھا ٹھلیا کی نبیذ کیا ہوتی ہے؟ فرمایا جو چیز مٹی سے بنائی جائے (وہ ٹھلیا ہے)

۳۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد میں لوگوں کو خطاب فرمایا، میں بھی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف چل دیا، لیکن میرے پیچھے سے قبل ہی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریر ختم فرمادی، میں نے پوچھا، آپ نے کیا فرمایا؟ حاضرین نے کہا، حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کدو کی توبی اور دو غن قیر لے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

۳۸۷۔ قتیبہ، ابن ریح، لیث بن سعید۔

(دوسری سند) ابوالربیع، ابوکامل، حماد۔

(تیسری سند) زہیر بن حرب، اسعیل، ایوب۔

(چوتھی سند) ابن نمیر، بواسطہ اسے والد، عبید اللہ۔

(پانچویں سند) ابن شہاب، ابن ابی عمر، ثقیفی، یحییٰ بن سعید۔

(چھٹی سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدیہ، ضحاک بن عثمان۔

(ساتویں سند) ہارون ابی، ابن وہب، اسامہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مالک کی روایت کی طرح حدیث

مروی ہے اور جہاد کا ذکر مالک اور اسامہ کے علاوہ اور کسی نے

نہیں کیا۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْحَرِّ فَقَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْحَرِّ فَأَنْتِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْحَرِّ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْحَرِّ فَقُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ نَبِيذُ الْحَرِّ فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ *

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَأَنْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَتْلُعَهُ فَسَأَلْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوا نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَابِ وَالْمَرْفَتِ *

۴۸۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَرْجٍ أَخْبَرَنَا الصَّحَّاحُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ الْأَلْبَلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَمَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي بَعْضِ

مَغَارِبِهِ إِلَّا مَالِكٌ وَأَسَامَةُ*

۴۸۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْحَرِّ قَالَ فَقَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَلِكَ قُلْتُ أَنَّهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَلِكَ*

۴۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُرَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَبِيذُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْحَرِّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ*

۴۹۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ أَنَّهُ نَبِيذُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُنْبَذَ فِي الْحَرِّ وَالِدُّبَاءُ قَالَ نَعَمْ*

۴۹۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِّ وَالِدُّبَاءُ*

۴۹۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْحَرِّ وَالِدُّبَاءُ وَالْمَزْفَتِ قَالَ نَعَمْ*

۴۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۴۸۸- یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نیبذ سے منع فرمایا ہے، انہوں نے کہا کہ لوگوں کا یہی خیال ہے، پھر میں نے کہا، کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نیبذ سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا لوگوں کا یہی خیال ہے۔

۴۸۹- یحییٰ بن ابی بربہ، سلیمان تیمی، طاؤس بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نیبذ سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، پھر طاؤس نے کہا، بخدا میں نے یہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا ہے۔

۴۹۰- محمد بن حاتم، عبد الرزاق، ابن جریر، ابن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور توہنے میں نیبذ بنانے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۴۹۱- محمد بن حاتم، بہز، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور توہنے سے منع کیا ہے۔

۴۹۲- عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نیبذ، اور توہنے اور لکڑی کے برتن سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۴۹۳- محمد بن مثنیٰ، ابن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، محارب بن وثار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز برتن، توہنہ اور لکڑی کے گھٹلے سے منع کیا ہے، محارب بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بار بار سنا ہے۔

۳۹۴۔ سعید بن عمرو اشعثی، شیبانی، محارب بن دثار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں روغن قیر طے ہوئے برتن کا بھی ذکر ہے۔

۳۹۵۔ محمد بن ثقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عقبہ بن حریث، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹھلیا اور توہنہ اور گھٹلے سے منع کیا ہے اور فرمایا مشکیزوں میں نیبہ بنانا۔

مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَتَمِ وَالذَّبَابِ وَالْمَزْفَرِ قَالَ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ *

۴۹۴۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ وَأَرَاهُ قَالَ وَالنَّبِيرَ *

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِّ وَالذَّبَابِ وَالْمَزْفَرِ وَقَالَ اتَّبِعُوا فِي الْأَسْقِيَةِ *

(فائدہ) ان احادیث کا بیان کتاب الایمان میں گزر چکا ہے شروع میں جب آپ نے شراب کو حرام فرمایا، تو ان برتنوں کے استعمال کی بھی ممانعت فرمادی کہ کہیں شراب کا اثر ان میں نہ رہ جائے اور پھر بعد میں ان کے استعمال کی اجازت دے دی، جیسا کہ آنے والی روایات اس پر شاہد ہیں، نیز مشکیزوں میں نیبہ بنانے کے لئے فرمایا کیونکہ مشکیزوں میں شدت پیدا نہیں ہوتی ہے اور اگر ہو جاتی ہے جو کہ نشہ وغیرہ کا باعث ہے تو اس کا فوراً علم ہو جاتا ہے، اس بنا پر آپ نے خصوصیت کے ساتھ مشکیزوں میں نیبہ بنانے کو فرمایا۔

۳۹۶۔ محمد بن ثقی، محمد بن جعفر، شعبہ، جبلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حتم سے منع کیا ہے؟ میں نے عرض کیا حتم کیا ہے، فرمایا ٹھلیا۔

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَتَمَةِ فَقُلْتُ مَا الْحَتَمَةُ قَالَ الْحَرَّةُ *

۳۹۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمرو بن مرہ، زاذان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ان شراب کے (برتنوں کے متعلق) بیان کرو، جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور اپنی زبان میں بیان کرو اور پھر مجھے میری زبان میں سمجھاؤ، کیونکہ تمہاری اور ہماری زبان جدا جدا ہے، انہوں نے کہا کہ حضور

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرَّةٍ حَدَّثَنِي زَاذَانُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ حَدِّثْنِي بِمَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَشْرَبَةِ بَلِّغْتِكَ وَفَسَّرَهُ لِي بَلِّغْتَنَا فَإِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوَى لُغَتِنَا فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَتَمِ

نے حتم سے منع کیا ہے اور وہ ٹھلیا ہے، دبا ہے وہ تو نبی ہے، اور مزفت سے اور وہ روغن قیر ملا ہوا برتن ہے اور قیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے، جو چھیل کر بنائی جاتی ہے، آپ نے مٹکیوں میں نبیذ بنانے کا حکم فرمایا ہے۔

۳۹۸۔ محمد بن یحییٰ، ابن بشر، ابو داؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے۔

۳۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، عبدالحق بن سلمہ، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے اس منبر کے پاس سنا فرما رہے تھے اور اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کی طرف اشارہ کیا کہ عبد القیس کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور انہوں نے آپ سے شراب کے (برتنوں کے متعلق) پوچھا، آپؐ نے انہیں توہنی، گھٹلے اور سبز گھڑے سے منع کیا۔ میں نے کہا اے ابو محمد اور ”مزفت“ سے بھی ہمارا خیال تھا کہ یہ اس لفظ کو بھول گئے۔ انہوں نے کہا اس دن تک میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ لفظ نہیں سنا، لیکن وہ اسے مکر وہ سمجھتے تھے۔“

۵۰۰۔ احمد بن یونس، زہیر، ابو الزبیر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خلیفہ، ابو الزبیر، حضرت جابر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھٹلے اور روغن قیر والے برتن اور توہنی سے منع فرمایا ہے۔

۵۰۱۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ ٹھلیا اور توہنی اور روغن برتن سے منع فرما رہے تھے، ابو الزبیر بولے اور میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور روغن برتن اور لکڑی کے گھٹلے

وَهِيَ الْحَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقْبَرُ وَعَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تَنْسَحُ نَسْحًا وَتَنْقَرُ نَقْرًا وَأَمَرَ أَنْ يُتَبَذَّ فِي الْأُسْقِيَةِ *

۴۹۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۴۹۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَالِقِ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا الْمَنْبَرِ وَأَشَارَ إِلَى مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِيمٍ وَقَدْ عَبْدَ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرَبَةِ فَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَتَمِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمُزَفَّتِ وَطَلْنَا أَنَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعُهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ *

۵۰۰۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالِدُّبَاءِ *

۵۰۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْحَرَّةِ وَالِدُّبَاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سے منع فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیذ بنانے کے لئے جب کوئی برتن نہ ملتا، تو آپ کے لئے پتھر کے بڑے برتن میں نبیذ بنایا جاتا۔

۵۰۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو عوانہ، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پتھر کے بڑے پیالہ میں نبیذ بنایا جاتا تھا۔

۵۰۳۔ احمد بن یونس، زہیر، ابو الزبیر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو یوسف، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزے میں نبیذ بنائی جاتی اور جب مشکیزہ نہ ملتا، تو پتھر کے برتن میں بنائی جاتی، قوم میں سے بعض حضرات نے کہا میں نے ابو الزبیر سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ وہ برتن برام یعنی پتھر کا تھا۔

۵۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثقی، محمد بن فضیل، ابوسنان، ضرار بن مرہ، محارب، ابن بردہ اپنے والد سے (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن فضیل، ضرار بن مرہ، ابوسنان، محارب بن دثار، عبد اللہ بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو مشکیزوں کے علاوہ اور برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا، اب سب برتنوں میں پیو، لیکن نشہ والی چیز نہ پیو۔

۵۰۵۔ حجاج بن شاعر، ضحاک بن خالد، سفیان، علقمہ بن مرید، ابن بریدہ، حضرت بریدہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں نے تم کو برتنوں سے منع کیا تھا، مگر برتنوں سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوتی ہے، باقی ہر

وَسَلَّمَ عَنْ الْحَجَرِ وَالْمَرْقَةِ وَالْقَبْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْبِذُ لَهُ فِيهِ بُيْذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ * ۵۰۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبِذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ *

۵۰۳۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً يُنْبِذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَأَنَا أَسْمَعُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ بَرَامٍ قَالَ مِنْ بَرَامٍ *

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مَرْثَدَةَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأُسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا *

۵۰۵۔ وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا ضَحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ

الظُرُوفَ وَإِنَّ الظُّرُوفَ أَوْ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ *
 (فائدہ) معلوم ہوا کہ مدارِ حرمت مسکر اور نشہ پر ہے، خواہ تنہا کھجوروں کی نیب یا جانی یا ملا کر بنائی جائے، اس میں کسی قسم کی قباحت نہیں ہے، وہو المطلوب وہو مذہب ابی حنیفہ کا مقدمہ واللہ اعلم۔

۵۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، معرف بن واصل، محارب بن دثار، ابن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے تم کو چڑوں کے برتنوں سے منع کیا تھا، اب ہر ایک برتن میں پیو، لیکن نشہ لانے والی چیز مت پیو۔

۵۰۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مُعْرِفِ بْنِ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرَبَةِ فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَأَشْرَبُوا فِي كُلِّ وَعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا *
 ۵۰۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْزِ فِي الْأَوْعِيَةِ قَالُوا لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَأَرَحَصَ لَهُمْ فِي الْحَرِّ غَيْرِ الْمَرْقَةِ *

۵۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، سلیمان احو، مجاہد، ابو عیاض، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں میں نیب بنانے کی ممانعت فرمادی تو صحابہ کہنے لگے کہ ہر شخص کے پاس تو چوڑے کی مشک نہیں، چنانچہ آپ نے اس ٹھیلی کی جو روغنی نہ ہو اجازت مرحمت فرمادی۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، ابْنُ شِهَابٍ، ابْنُ سَلَمَةَ، ابْنُ عَدِيٍّ الرَّحْمَنُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ *
 ۵۰۹۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ

(فائدہ) ولا آپ نے صرف ٹھیلی کی اجازت دی، پھر سب برتنوں کی اجازت مرحمت فرمادی۔

باب (۸۱) ہر ایک نشہ والی شراب حرام ہے اور ہر ایک خمر حرام ہے۔

(۸۱) بَابُ بَيَانِ أَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَأَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ *

۵۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا، جو شراب بھی نشہ پیدا کرے، وہ حرام ہے۔

۵۰۹۔ حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ، ابْنُ وَهْبٍ، يُونُسُ عَنْ ابْنِ عَجْبَرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ

۵۰۹۔ حرمہ بن یحییٰ تحیمی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا، جو شراب بھی نشہ پیدا کرے، وہ حرام ہے۔

۵۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن عیینہ۔ (دوسری سند) حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح۔ (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی سفیان اور صالح کی روایت میں دریافت کرنے کا تذکرہ نہیں ہے، یہ صرف معمر کی روایت میں ہے، اور صالح کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرمادے تھے کہ ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

شِهَابٌ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ*
۵۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمَرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَائِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ*

۵۱۱۔ قتیبہ بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، شعبہ سعید بن ابی بردہ، بواسطہ اپنے والد، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ملک میں ایک شراب جو سے فتنی ہے، اسے مزر کہتے ہیں اور ایک شراب شہد سے تیار کی جاتی ہے، اسے حج بولتے ہیں آپؐ نے فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

۵۱۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْبِزْرُ مِنَ الشَّعِيرِ وَشَرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبَيْعُ مِنَ الْفَسْلِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ*

۵۱۲۔ محمد بن عباد، سفیان، عمرو، سعید بن ابی بردہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعرئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور ان سے فرمایا کہ لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو سَعِيدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُمَا بَشِيرًا وَيَمِيرًا وَعَلِيمًا

آسانی کرتا، اور دین کی باتیں سکھانا اور نفرت نہ دلانا، اور میرا خیال ہے، یہ بھی فرمایا کہ دونوں اتفاق سے رہنا، جب آپؐ نے پشت پھیری تو ابو موسیٰ لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن میں شہدے ایک شراب پکائی جاتی ہے جو جم جاتی ہے اور مزر شراب جو سے پکائی جاتی ہے آپؐ نے فرمایا، جو شراب نماز سے مدھوش بنادے وہ حرام ہے۔

۵۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن احمد بن ابی خلف، زکریا بن عدی، عبید اللہ بن عمرو، زید بن ابی اسبیہ، سعید بن ابی بردہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ کو یمن روانہ کیا، چنانچہ فرمایا، لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا اور انہیں خوش رکھنا اور نفرت نہ دلانا اور آسانی کرنا، دشواری مت ڈالنا، انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں دو شرابوں کے متعلق فتویٰ دیجئے، جنہیں ہم یمن میں بنایا کرتے تھے، ایک توجع ہے اور وہ شہد کی تیاری جاتی ہے، تا آنکہ اس میں جھاگ پیدا ہو جائیں اور سخت ہو جائے اور دوسری مزر ہے جو جوار یا جو کو بھلو کر تیار کرتے ہیں، یہاں تک کہ وہ سخت ہو جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ام الکلم اپنے کمال کے ساتھ عطا کئے گئے تھے آپؐ نے فرمایا، میں منع کرتا ہوں، ہر نشہ والی شراب سے جو کہ نماز سے غافل کر دے۔

۵۱۴۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز دروردی، عمارہ بن غزیہ، ابوالثریر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حیثان سے آیا اور حیثان یمن کا ایک شہر ہے، اس نے اس شراب کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، جو اس کے ملک میں پیتے تھے، اور وہ جوار سے بنتی تھی اس کو مزر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا وہ نشہ والی ہے؟ اس نے کہا ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نشہ والی چیز حرام ہے، اور اللہ

وَلَا تَنْفِرُوا وَأَرَاهُ قَالَ وَتَطَاوَعَا قَالَ فَلَمَّا وَلَّى رَجَعَ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَهُمْ شَرَابًا مِنَ الْعَسَلِ يُطْبَخُ حَتَّى يَغْفَدَ وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكُرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهُوَ حَرَامٌ *

۵۱۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ وَالْفَلْظُ لِابْنِ أَبِي خَلْفٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَخْتَبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُوا النَّاسَ وَيَشْرَا وَلَا تَنْفِرُوا وَيَسْرًا وَلَا تَعْسِرُوا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتِنَا فِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ الْبَتَّعَ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حَتَّى يَشْتَدَ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الذَّرَّةِ وَالشَّعِيرِ يُنْبَذُ حَتَّى يَشْتَدَ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَانِي جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ فَقَالَ أَنْهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ أَسْكُرَ عَنِ الصَّلَاةِ *

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَغْنِي الدَّرَاوَزْدِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةٍ عَنْ أَبِي الثَّوْبَرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ حَيْثَانَ وَحَيْثَانُ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذَّرَّةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

تعالیٰ نے یہ چیز طے فرمائی ہے کہ جو نشہ والی چیز ہے گا، اسے طبیعت النہال پلائے گا، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طبیعت النہال کیا چیز ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو زخیوں کا پینہ ہے۔

۵۱۵۔ ابو الریح عتکی، ابو کائل، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک نشہ کرنے والی شراب خمر ہے، اور ہر ایک نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پئے گا اور مر جائے گا، در آنحالیکہ اس کے نشہ میں مست ہوگا اور توبہ نہیں کرے گا تو اسے آخرت میں شراب طہور نہیں ملے گی۔

(فائدہ) علامہ زر قانی شرح مؤطا مالک میں شیخ ابن عربی کا قول نقل کرتے ہیں، کہ حدیث سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ اسے جنت میں شراب طہور نہیں ملے گی، کیونکہ جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ فرمایا تھا، اس نے اس کو جلدی ہی حاصل کرنا چاہا، تو وہ حاصل ہوگئی، لہذا جب اس شراب کا وقت آئے گا، تو اس شرابی کو محروم کر دیا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

۵۱۶۔ اسحق بن ابراہیم، ابو بکر بن اسحق، روح بن عبادہ، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نشہ لانے والی شے خمر ہے اور ہر ایک نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

۵۱۷۔ صالح بن مسارسلے، معن، عبدالعزیز بن عبدالمطلب موسیٰ بن عقبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۵۱۸۔ محمد بن ثقی، محمد بن حاتم، یحییٰ قطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی چیز خمر ہے اور ہر ایک خمر حرام ہے۔

۵۱۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

إِنَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِبْنَةِ الْحَبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِبْنَةُ الْحَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ *

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتَبَّ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ *

(فائدہ) علامہ زر قانی شرح مؤطا مالک میں شیخ ابن عربی کا قول نقل کرتے ہیں، کہ حدیث سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ اسے جنت میں شراب طہور نہیں ملے گی، کیونکہ جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ فرمایا تھا، اس نے اس کو جلدی ہی حاصل کرنا چاہا، تو وہ حاصل ہوگئی، لہذا جب اس شراب کا وقت آئے گا، تو اس شرابی کو محروم کر دیا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

۵۱۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ *

۵۱۷۔ وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسَارِ السَّلْمِيِّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۵۱۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُيَيْدٍ اللَّهِ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ *

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

عنها سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو دنیا میں شراب پے گا، وہ اس سے آخرت میں محروم کر دیا جائے گا۔

۵۲۰۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنبل، مالک، نافع، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ جو دنیا میں شراب پے اور توبہ نہ کرے تو وہ آخرت میں اس سے محروم کر دیا جائے گا، اسے نہیں پے گا، امام مالک سے پوچھا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۵۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو دنیا میں شراب پے گا وہ آخرت میں نہیں پے گا مگر یہ کہ وہ اپنے اس فعل سے توبہ کرے۔

۵۲۲۔ ابن ابی عمر، ہشام بن سلیمان مخزومی، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے عبید اللہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۸۲) جس نبیذ میں تیزی نہ پیدا ہوئی ہو، اور نہ اس میں نشہ آیا ہو، وہ حلال ہے۔

۵۲۳۔ عبید اللہ بن معاذ عُمَری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ بنی بن عبید اللہ بن عمر ابهرانی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اول شب میں نبیذ بھگو دیتے تھے، چنانچہ آپ اسے اس دن صبح کو اور رات کو پیتے تھے، پھر اگلے دن پھر تیسری رات کو اور پھر دن میں صبح تک، پھر اگر کچھ باقی رہتی اور اس میں نشہ کے آثار نہ ہوتے، تو آپ خادم کو پلا دیتے یا اس کے بہادینے کا حکم فرمادیتے۔

عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَ فِي الْآخِرَةِ *

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَ فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَها قِيلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ *

۵۲۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يُتُوبَ *

۵۲۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَلِيمَانَ الْخَزُومِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُيَيْنَةَ اللَّهِ *

(۸۲) بَابُ إِباحَةِ النَّبِيذِ الَّذِي لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا *

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُيَيْنَةَ أَبِي عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَبَذُّ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَاللَّيْلَةُ الَّتِي تَحِيَّ وَالغَدَّ وَاللَّيْلَةُ الْآخِرَى وَالغَدَّ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ

أَوْ أَمَرَ بِهِ فَصَبَّ *

۵۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيَّ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرِبُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَاءِ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمُ أَوْ صَبَّهُ *

۵۲۴- محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، یحییٰ بہرانی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عبد اللہ بن عباس کے سامنے نبیؐ کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشکیزے میں نبیذ بنایا جاتا تھا، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ ہیر کی رات کو، پھر آپ اسے ہیر کے دن اور منگل کے دن عصر تک پیتے تھے، پھر اگر اس میں سے کچھ بچ جاتا تو خادم کو پلا دیتے، یا بہا دیتے۔

۵۲۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، ابو عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے انگور بھگوئے جاتے تھے، آپ انہیں اس روز پیتے پھر دوسرے دن، پھر تیسرے دن، شام تک پیتے، پھر آپ اس کے پینے کا حکم فرماتے، یا بہا دینے کا حکم دیتے۔

۵۲۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّيْبُ فَيَشْرِبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ إِلَى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيَسْقَى أَوْ يَهْرَاقُ *

(فائدہ) یعنی اگر کسی قسم کا تھیر نہ ہوتا تو پھر پینے کا حکم فرماتے، ورنہ بہا دینے کا، اور نبیذ کا باجماع امت پینا جائز ہے۔

۵۲۶- اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، یحییٰ بن ابی عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک میں انگور بھگوئے جاتے، آپ اس دن پھر دوسرے دن اور پھر تیسرے دن کی شام کو اسے پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا، اسے بہا دیتے۔

۵۲۶- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبِذُ لَهُ الزَّيْبُ فِي السِّقَاءِ فَيَشْرِبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَإِذَا كَانَ مَسَاءَ الثَّالِثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ *

۵۲۷- محمد بن احمد بن ابی خلف، زکریا بن عدی، عبید اللہ، زید، یحییٰ بن ابی عمر نخعی بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے شراب کی بیچ اور اس کی تجارت کے متعلق دریافت کیا، وہ بولے کہ تم مسلمان ہو۔ انہوں نے کہا جی ہاں، ابن عباس نے فرمایا، نہ تو اس کی بیچ درست ہے اور نہ

۵۲۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى أَبِي عُمَرَ النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلَ قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتَّجَارَةِ فِيهَا فَقَالَ أُمْسِلُمُونَ أَنْتُمْ قَالُوا نَعَمْ

خرید، اور نہ تجارت، پھر ان لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبیذ کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر کیلئے نکلے، پھر لوٹے، تو آپ کے کچھ اصحاب نے سبز گھڑوں، گھٹلوں اور توبی میں نبیذ بنائی تھی، آپ نے اس کے متعلق حکم دیا وہ بہادی گئی، پھر آپ نے ایک مشک میں نبیذ بنانے کے متعلق فرمایا، پھر صبح کو آپ نے اس میں سے پیا اور دوسری رات اور دوسرا دن صبح تا شام پیا اور پلایا، پھر تیسرے دن جو بیچ گئی اس کے بہادیے کا حکم دیا، وہ بہا دی گئی۔

۵۲۸۔ ۵۲۸۔ شیبان بن فروخ، قاسم بن فضل حدانی، ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اور ان سے نبیذ کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے ایک حبشی باندی کو بلایا، اور فرمایا اس سے پوچھو، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نبیذ تیار کیا کرتی تھی تو وہ حبشہ عورت بولی کہ میں آپ کے لئے رات کو مشک میں نبیذ بھگوئی اور اس کا منہ باندھ کر لٹکادیا کرتی، صبح کو آپ اس سے پیتے۔

۵۲۹۔ محمد بن ثقی عزی، عبد الوہاب ثقفی، یونس، حسن، بواسطہ اپنی والدہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مشک میں نبیذ بناتے اور اس کے اوپر کے حصہ کو باندھ دیتے اور اس مشک میں سوراج تھے، صبح کو ہم نبیذ تیار کرتے آپ اسے شام کو پیتے اور شام کو بھگوئے تو صبح کو پیتے۔

۵۳۰۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن ابی حازم، ابو حازم، سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابواسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی شادی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، اور ان کی بیوی ہی اس روز کام کر رہی تھی اور وہی دلہن تھی، سہل نے کہا، کہ تم جانے ہو کہ اس

قَالَ فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا التَّجَارَةُ فِيهَا قَالَ فَسَأَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي حَتَائِمٍ وَتَغْيِيرٍ وَدَبَاءٍ فَأَمَرَ بِهِ فَأُهْرِقَ ثُمَّ أَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَيْبٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَكَلَّتُهُ الْمُسْتَقْبَلَةَ وَمِنْ الْغَدِ حَتَّى أَمْسَى فَشَرِبَ وَسَقَى فَلَمَّا أَصْبَحَ أَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَأُهْرِقَ *
۵۲۸۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ الْحُدَانِيَّ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ الْقَشِيرِيَّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَذَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ سَلْ هَذِهِ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ أَبْنِدُ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ وَأُوكِيهِ وَأَعْلَقُهُ فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ *

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوَكِّي أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ تَنْبِذُهُ غَدَوَةٌ فَيَشْرَبُهَا عِشَاءً وَتَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهَا غَدَوَةٌ *

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْوِيهِ فَكَانَتْ أَمْرَاتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَتَهُمْ وَهِيَ الْعُرْسُ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پایا تھا، اس نے رات کو ایک بڑے پیالہ میں چند کھجوریں بھگو دی تھیں، جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے وہی آپ کو پایا۔

۵۳۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، ابو حازم، حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو اسید ساعدی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے وعاک، اور حسب سابق روایت مروی ہے لیکن فیذیلانے کا ذکر نہیں ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، معلوم ہوا کہ میزبان بعض مہمانوں کی تخصیص کر سکتا ہے، بشرطیکہ دیگر مہمان ناراض نہ ہوں اور یہاں تو صحابہ کرام اس چیز سے اور زیادہ خوش اور مسرور تھے۔

۵۳۲۔ محمد بن سہل تميمی، ابن ابی مریم، محمد بن ابی غسان، ابو حازم، سہل بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث مروی ہے، اور اس میں پتھر کا پیالہ کہا ہے اور اتنی زیادتی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے ان کھجوروں کو پایا اور خصوصیت کیساتھ صرف آپ کو یہ پایا۔

۵۳۳۔ محمد بن سہل تميمی، ابو بکر بن اسحاق، ابن سہل، ابن ابی مریم، محمد بن مطرف، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر آیا۔ آپ نے ابو اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیام دیئے کا حکم فرمایا، انہوں نے پیام دیا، اور وہ آئی، اور بنی ساعدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلعوں میں اتری، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اس کے پاس تشریف لے گئے، جب وہاں پہنچے تو دیکھا، کہ سر جھکائے ہوئے ایک عورت ہے، آپ نے اس سے بات کی، وہ بولی، میں تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ نے فرمایا، تو نے اپنے آپ کو مجھ سے محفوظ کر لیا۔ حاضرین بولے تو جانتی ہے، یہ کون تھے؟ وہ

قَالَ سَهْلٌ تَذَرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ *

۵۳۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ *

۵۳۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَسَّانٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاتَهُ فَسَقَتْهُ تَخَصُّصُهُ بِذَلِكَ *

۵۳۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مَطْرَفٍ أَبُو غَسَّانٍ أَخْبَرَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَزَلَّتْ فِي أَجْمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَذَحَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنْكَسَةً رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ

بولی نہیں، میں نہیں جانتی۔ حاضرین نے کہا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے، تجھے پیغام دینے کے لئے تشریف لائے تھے وہ بولی، تب تو میں بہت زیادہ بد قسمت رہی، سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت تشریف لائے، حتیٰ کہ ستیفہ بنی ساعدہ میں، آپؐ اور آپؐ کے اصحاب بیٹھے، پھر آپؐ نے حضرت سہل سے فرمایا ہمیں پلاؤ، سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے یہ پیالہ نکالا، اور اس میں سے آپؐ کو پلا دیا، ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ سہل نے وہ پیالہ نکالا اور ہم نے بھی اس میں سے پیا، پھر اس کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز نے وہ پیالہ سہل سے مانگا، سہل نے انہیں دیدیا، اور ابو بکر بن اسحاق کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، اے سہل ہمیں پلاؤ۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار سے برکت لینا جائز ہے اور جس چیز کو آپؐ نے چھوا، یا پہنا اور استعمال کیا، وہ سب حبر کہ ہیں اور سلف و خلف کا اجماع ہے، کہ جن مقامات پر آپؐ نے نماز پڑھی، وہاں نماز پڑھنا افضل و بہتر ہے، لیکن شرط یہ ہے، کہ ان اشیاء، و اماکن کا صحیح ثبوت ہو، اس قسم کے نظائر احادیث میں کثرت موجود ہویں، مگر مترجم کہتا ہے (اور یہ اپنی رائے سے نہیں کہتا ہے) کہ جن مقامات پر آپؐ نے نماز پڑھی ہے، وہاں صرف نماز پڑھنا ہی افضل اور بہتر ہے، اور بس، یعنی زیارت آثار حبر کہ کی لغویات اور فضول باتوں سے پاک و صاف ہو کے کرنی چاہئے، واللہ اعلم۔

۵۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، عوفان، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے اس پیالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی تمام چیزیں پلائی ہیں، یعنی شہد اور نبیہ، اور پانی اور دودھ۔

باب (۸۳) دودھ پینے کا جواز۔

۵۳۵۔ عبید اللہ بن حفاظ عمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، اسحاق، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے چلے، تو ہمارا گزر ایک چرواہے پر ہوا اور حضورؐ پیاسے تھے، چنانچہ میں

قَالَ قَدْ أَعَدْتُكَ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا أَتَذَرِينَ مَنْ هَذَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَكَ لِيَحْبُطَكَ قَالَتْ أَنَا كُنْتُ أَشْفَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا لِسَهْلٍ قَالَ فَأَخْرَجْتُ لَهُمْ هَذَا الْقَدَحَ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرَبْنَا فِيهِ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْبَهْهُ بَعْدَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوْبَهْهُ لَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ *

۵۳۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ بِقَدَحِي هَذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلُ وَالنَّبِيذَ وَالْمَاءَ وَاللَبَنَ *

باب (۸۳) جَوَازُ شُرْبِ اللَّبَنِ *

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَبْتُ لَهُ كُتْبَةً مِنْ
لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ *

نے تھوڑا سا دودھ دہا اور لے کر حاضر ہوا اور آپؐ نے اسے
پیا، یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

(قائد) ممالک عرب میں یہ دستور تھا اور پھر وہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو جانتا بھی ہوگا، اس لئے آپؐ کے دودھ نکالنے سے ناراض نہیں ہوا،
میں کہتا ہوں کہ صدیق اکبرؓ نے اس سے اجازت لے کر نکالا ہوگا تو اب کیا اشکال باقی رہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ
وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ
الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا أَقْبَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى
الْمَدِينَةِ فَأَتَبَعَهُ سَرَّاقَةٌ ابْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشَمٍ قَالَ
فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْغِ اللَّهُ لِي وَلَا أَضْرُكَ
قَالَ فَدَعَا اللَّهُ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَرُوا بِرَاعِي غَنَمٍ قَالَ أَبُو
بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَأَخَذْتُ فَدَحَاً فَحَلَبْتُ فِيهِ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتْبَةً مِنْ
لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ *

۵۳۶- محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق
ہمدانی، حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ آئے تو سراقہ بن
مالک جعشم نے آپؐ کا تعاقب کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسے بدعادی تو اس کا گھوڑا دھنس گیا اس نے عرض کیا،
آپؐ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے میں آپؐ کو نقصان
نہیں پہنچاؤں گا، چنانچہ آپؐ نے اللہ سے دعا کی (اسے نجات
ملی) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیا سے ہوئے اور بکریوں
کے ایک چرواہے پر گزر رہا، ابو بکرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے
پیالہ لیا اور تھوڑا سا دودھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
دہا اور وہ لے کر حاضر ہوا، چنانچہ آپؐ نے پیا، حتیٰ کہ میں خوش
ہو گیا (۱)۔

۵۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
وَاللَّفْظُ لِابْنِ عُبَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ أَخْبَرَنَا
يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو
هُرَيْرَةَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى لَيْلَةً
أُسْرِيَ بِهِ بِبِلَالِيَاءَ بَعْدَ حَتَمٍ مِنْ خَمْرٍ وَلَكِنْ فَظَرَ
إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ
غَوَتْ أُمَّتُكَ *

۵۳۷- محمد بن عباد، زہیر بن حرب، ابو صفوان، یونس، زہری،
ابن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ شب معراج بیت المقدس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں دو پیالے لائے گئے ایک میں شراب تھی اور
دوسرے میں دودھ، آپؐ نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ
لے لیا، تو آپؐ سے جبریلؑ نے کہا تمام تعریفیں اس کے لئے
ہیں جس نے آپؐ کو فطرت کی ہدایت کی، اگر آپؐ شراب کا
پیالہ لے لیتے تو آپؐ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

(۱) یہ اٹکھار ہے اس پر پناہ محبت کا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں تھی کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب سیر ہو کر دودھ نوش فرمایا تو اس سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وہ بے قراری ناکل ہو گئی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر
جھوک کا اثر دیکھ کر پیدا ہو گئی تھی۔ محبت صادق کو اپنے حبیب کی راحت سے راحت حاصل ہوتی ہے۔

(فائدہ) فطرت سے مراد دین اسلام ہے، باقی یہ روایات کتاب الایمان میں معراج کے بیان میں گزر چکی ہے، وہیں اس کے متعلق لکھ دیا گیا ہے، نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کا بھی عقیدہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں ہے اور نہ کوئی کسی چیز کو جانتا اور سنتا ہے، اور نہ کسی شے کے کرنے پر بغیر مرضی اللہ العالمین کوئی قادر ہے۔

۵۳۸۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن امین، معقل، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے حسب سابق روایت مروی ہے، اور بیت المقدس کا ذکر نہیں ہے۔

باب (۸۴) سوتے وقت برتنوں کے ڈھکنے، مشکیزوں کا منہ باندھنے، اور دروازہ بند کرنے اور ایسے ہی چراغ گل کرنے اور آگ بجھا دینے کا استحباب۔

۵۳۹۔ زہیر بن حرب، محمد بن شعث، عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریج، ابو الزبیر، جابر بن عبد اللہ، حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مقام نقیع سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا جو ڈھکا نہیں تھا، آپ نے فرمایا، اسے ڈھکا کیوں نہیں، ایک لکڑی کی آڑی اس پر دیتے، ابو حمید بیان کرتے ہیں کہ آپ نے حکم فرمایا، رات کو مشکیزے کا منہ باندھ دینے اور دروازہ بند کرنے کا۔

۵۴۰۔ ابراہیم بن دینار، روح بن عبادہ، ابن جریج، زکریا بن اسحاق، ابو الزبیر، جابر بن عبد اللہ حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دودھ کا پیالہ لے کر آیا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی زکریا بن عبد اللہ کا قول رات کو بیان نہیں کیا۔

۵۳۸۔ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَابِيَاءَ *

(۸۴) بَابِ اسْتِحْبَابِ تَحْمِيرِ الْإِنَاءِ وَإِكْمَاءِ السِّقَاءِ وَإِعْلَاقِ الْأَبْوَابِ وَاطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ النَّوْمِ *

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ لَبَنٍ مِنَ النَّبِيعِ لَيْسَ مُحْمَرًّا فَقَالَ أَلَا حَمَرْتَهُ وَلَوْ تَعَرَّضَ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ إِنَّمَا أُمِرَ بِالنَّاسِقِيَةِ أَنْ تُوكَأَ لَيْلًا وَبِالنَّابِئِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا *

۵۴۰۔ وَحَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَكَرِيَاءُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ لَبَنٍ بَيْتِهِ قَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَاءُ قَوْلَ

أَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ *

۵۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا فَقَالَ بَلَى قَالَ فَحَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعَى فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا حَمْرَتُهُ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ عَوْدًا قَالَ فَشَرِبَ *

۵۴۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش، ابوصالح، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نے پانی مانگا، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم حضور کو نبیذ نہ پلائیں، فرمایا کیوں نہیں، وہ شخص دوڑتا ہوا گیا اور ایک پیالہ میں نبیذ لے کر آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اسے ڈھانکا کیوں نہیں، کم از کم ایک لکڑی ہی اس کے عرض پر رکھ دیتے، پھر آپ نے پی لیا۔

۵۴۲- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّبِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا حَمْرَتُهُ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ عَوْدًا *

۵۴۲- عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، ابوصالح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ابوحید نامی خدمت گرامی میں مقام نبیع سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا، آپ نے فرمایا تم نے اسے ڈھانکا کیوں نہیں، کم از کم اس پر عرض میں ایک لکڑی ہی رکھ دیتے۔

۵۴۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَأُطْفِئُوا السَّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْزُضَ عَلَى إِنَائِهِ عَوْدًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ تُضْرَمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْنَهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ *

۵۴۳- قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتن کو ڈھانک دیا کرو، مشکیزہ کا منہ باندھ دیا کرو، دروازہ بند کر دیا کرو، چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان ایسے مشکیزے کو نہیں کھولتا، اور ڈھکے برتن کا سرپوش نہیں اتارتا، اور اگر کسی کو تم میں سے ڈھکنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو صرف برتن پر عرض میں ایک لکڑی ہی رکھ دے یا خدا کا نام ہی اس پر لے دیا کرے تو ایسا ہی کرے، اس لئے کہ چوہا لوگوں کے گھر جلاتا ہے، قتیبہ نے اپنی روایت میں دروازے بند کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

۵۴۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ

۵۴۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں حسب سابق روایت مروی ہے اور اس میں ”واکفوا الاناء یا حمر والا ناء“ کا لفظ ہے، باقی عرض میں لکڑی رکھنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۴۵۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزہیر، حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازے بند کرو، اور لیٹ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے مگر اس میں ”خمر و الاناء“ کا لفظ ہے اور یہ ہے کہ چوہا گھروالوں کے کپڑے جلادیتا ہے۔

۵۴۶۔ محمد بن ثنی، عبدالرحمن، سفیان، ابوالزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ ہے کہ ارشاد فرمایا، چوہا گھروالوں کو جلادیتا ہے۔

۵۴۷۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، ابن جریج، عطاء حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کی تاریکی یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو باہر نہ نکلے دیا کرو، اس لئے کہ شیطان اس وقت پھیل جاتا ہے پھر جب رات کی ایک ساعت گزر جائے تو انہیں چھوڑ سکتے ہو اور دروازے بند کر لو اور اللہ کا نام لے لو، کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور مشکیزوں کے منہ بسم اللہ کر کے باندھ دیا کرو اور بسم اللہ کر کے برتنوں کو ڈھانک دیا کرو اور اگر یہ نہ ہو تو کم از کم برتنوں کے اوپر آؤ یا کچھ رکھ دو اور اپنے چرخ بچھادیا کرو۔

۵۴۸۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، ابن جریج، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اور حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں ”اذکروا اسم اللہ عزوجل“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاسْكُفُوا الْإِنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الْإِنَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ تَغْرِضُ الْعُودَ عَلَى الْإِنَاءِ *

۵۴۵۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلِقُوا الْبَابَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَخَمِّرُوا الْإِنَاءَ وَقَالَ تَضَرُّمٌ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ *

۵۴۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ وَالْفَوْسَقَةُ تَضَرُّمُ الْبَيْتِ عَلَى أَهْلِهِ *

۵۴۷۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكَفُّوا صَبِيحَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُرُوا قِرْبَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرُوا آيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّ تَغْرِضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفَعُوا مَصَابِيحَكُمْ *

۵۴۸۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَحْنُ مِمَّا أَخْبَرَ عَطَاءٌ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَقُولُ

اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۵۴۹۔ احمد بن عثمان نوقلی، ابو عاصم، ابن جریج، اس حدیث کو عطاء اور عمرو بن دینار سے روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۵۵۰۔ احمد بن یونس، زہیر، ابو الزبیر، جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سورج غروب ہونے کے بعد اپنے جانوروں اور بچوں کو نہ چھوڑو حتیٰ کہ شام کی تاریکی جاتی رہے، اس لئے کہ شیطان سورج غروب ہوتے ہی شام کی تاریکی اور سیاہی ختم ہونے تک چھوڑ دیے جاتے ہیں۔

۵۴۹۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ النُّوفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَطَاءٍ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ كَرَوَايَةِ رُوِيَ *
۵۵۰۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْسُلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَصَبِيَّانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَخَمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَتَّبِعُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَخَمَةُ الْعِشَاءِ *

(فائدہ) میں کہتا ہوں کہ کتاب الصلوٰۃ میں جو حدیث گزری ہے کہ سورج شیطان کے دونوں سیٹگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے ان روایتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے، یہی توجیہ انبہ معلوم ہوتی ہے کہ اس وقت شیطان کا اور شیطان کے لشکر کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۵۱۔ محمد بن یحییٰ، عبد الرحمن، سفیان، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زہیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۵۵۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ *

۵۵۲۔ عمرو ناقد، ہاشم بن قاسم، لیث بن سعد، یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن الہادی، یحییٰ بن سعید، جعفر بن عبد اللہ بن حکیم، قحطاع بن حکیم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ برتن ڈھانک دو اور مکینزے کا دہانہ بند کر دو، اس لئے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے، پھر وہ وبا جو برتن یا مشک کھلی پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے۔

۵۵۲۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ الْقَحْطَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّفَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غَطٌّ أَوْ سِفَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ *

(فائدہ) پھر جو اس چیز کو کھاتا پیتا ہے اسے وہاں ہو جاتی ہے اور اسی طرح وہاں پھلتی ہے، معلوم ہوا کہ وہاں حکم الہی ہے، پانی یا دیگر اشیا کے فساد سے نہیں ہوتی، اور نہ کسی کی بیماری اور وہاں کسی کو لگتی ہے، جیسا کہ آئندہ انشاء اللہ العزیز اس کا بیان آجائے گا۔

۵۵۳۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيهِ وَبَاءٌ وَرَأَدٌ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ قَالَ اللَّيْثُ فَلَا عَاجِزَ عِنْدَنَا بِتَقْوَنَ ذَلِكَ فِي كَانُونَ الْأَوَّلِ *

۵۵۳۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، لیث بن سعد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس روایت میں یہ ہے کہ سال میں ایک دن ایسا ہوتا ہے کہ جس میں وبا ترقی ہے، لیث بیان کرتے کہ ہمارے طرف کے عجمی لوگ ”کانون اول“ میں اس سے بچتے ہیں۔

(فائدہ) کانون اول دسمبر کو کہتے ہیں اور کانون ثانی جنوری کو یہ محض ان کا بطل عقیدہ بیان کیا گیا ہے حدیث عام ہے جس وقت حکم الہی ہو اور جس جگہ اور جس چیز میں ہو، وہیں وہاں نازل ہوگی۔

۵۵۴۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمر وائد، زہیر بن ربیع، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ نہ چھوڑا کرو۔

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمَرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرَكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ *

۵۵۵۔ سعید بن عرواضی، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو عامر اشعری، ابو کریب، ابواسامہ، برید، ابوبرزہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رات کو ایک گھر کے اندر گھر والے جل گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا اب آگ تمہاری دشمن ہے جب سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو وَالأَشْعَثِيُّ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَ أَبُو حُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ) قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ بَرْوَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْوَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اخْتَرَقَ بَيْتٌ عَلَى أَهْلِهِ بِالْمَدِينَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهِمْ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارُ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِعَمْتُمْ فَاظْفِقُوا عَنْكُمْ *

باب (۸۵) کھانے اور پینے کے آداب و احکام۔

(۸۵) بَابِ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهِمَا *

۵۵۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابومعاویہ، اعمش، ضمیمہ، ابوحذیفہ، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو ہم اپنے

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو حُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَبْرِئَةَ عَنْ أَبِي حَذِيفَةَ عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ

ہاتھ نہ ڈالتے تاوقتیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شروع نہ فرماتے اور اپنا دست مبارک نہ ڈالتے، ایک مرتبہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے پر موجود تھے کہ ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی جیسا کہ کوئی اسے ہانک رہا ہے، اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا، آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک دیہاتی دوڑتا ہوا آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا، پھر فرمایا کہ شیطان اس کھانے کو حلال کر لیتا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، چنانچہ وہ ایک لڑکی کو یہ کھانا حلال کرنے کے لئے لایا، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر اس دیہاتی کو اسی مقصد کے لئے لے آیا میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ، میرے ہاتھ میں ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھانے اور پینے سے پہلے بسم اللہ کہنا مستحب ہے اور بہتر یہ ہے کہ ذرا دور سے کہے تاکہ جو بھول گیا ہے وہ بھی متنبہ ہو جائے اور اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے کے وقت ”بسم اللہ اولہ و آخرہ“ کہہ لے اور جنابت اور حیض بسم اللہ کہنے سے مانع نہیں، بلکہ ان کے لئے بھی بسم اللہ کہنا مستحب ہے، اب ناظرین سمجھ لیں کہ پھر کھانے پینے میں کیا کراہت ہو سکتی ہے اور اس کی تائید میں بکثرت روایات کتاب الطہارۃ میں گزر چکی، نیز امام نووی فرماتے ہیں کہ درست یہی ہے کہ یہ حدیث اور دیگر احادیث جن میں شیطان کے کھانے کا تذکرہ آیا ہے وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں، تاویل کی حاجت اور ضرورت نہیں، جمہور علماء سلف، خلف، فقہاء محدثین اور متکلمین کا یہی مسلک ہے (نووی جلد ۳ ص ۱۷۱)

۵۵۷۔ اسحاق بن ابراہیم خطلی، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ضیفہ بن عبد الرحمن، ابو حذیفہ الارجمی، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دعوت میں جاتے، اور معاویہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اور حدیث میں لڑکی کے آنے سے پہلے دیہاتی کے آنے کا تذکرہ ہے اور روایت کے اخیر میں اتنی زیادتی بھی ہے، پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور کھایا۔

كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَفْئِدَتَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَانَتْهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَانَتْمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ يَدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّ جَاءَ بِهِذِهِ الْجَارِيَةِ لَيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذَتْ يَدَهَا فَجَاءَ بِهِذَا الْأَعْرَابِيُّ لَيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذَتْ يَدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا*

۵۵۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْطَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خُثَيْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَذِيفَةَ الْأَرْجَمِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ كَانَتْمَا يُطْرَدُ وَفِي الْجَارِيَةِ كَانَتْمَا تُطْرَدُ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْأَعْرَابِيِّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْجَارِيَةِ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ وَأَكَلَ*

۵۵۸۔ ابو بکر بن نافع، عبد الرحمن، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں لڑکی کا آناد بیہا کی سے پہلے بیان کیا گیا ہے۔

۵۵۹۔ محمد بن قسطنطینی، ضحاک ابو عامر، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے جب آدمی اپنے گھر جاتا ہے تو داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ آج اس گھر میں تمہارے لئے شب باشی کا مقام اور نہ شام کا کھانا اور اگر داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے شب باشی کا مقام تول گیا اور جب کھاتے وقت خدا کا نام نہیں لیتا تو کہتا ہے شب باشی کا مقام اور رات کا کھانا مل گیا۔

۵۶۰۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور ابو عامر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں اس طرح ہے کہ اگر کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا اور اگر گھر میں داخل ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا ہے الخ۔

۵۶۱۔ قتیبہ بن سعید، لیث، محمد بن ریح، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

۵۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، زبیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، ابو بکر بن عید اللہ بن عبد اللہ بن عمر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم

۵۵۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَدْ مَجِيءُ الْحَارِثِيَّةِ قَبْلَ مَجِيءِ الْأَعْرَابِيِّ *

۵۵۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ *

۵۶۰۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعْثَلُ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ دُخُولِهِ *

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ *

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْفَلْظُ لَابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنے دامن سے ہاتھ سے کھائے، اور جب بچے تو اپنے دامن سے ہاتھ سے پئے، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

۵۶۳۔ قتیہ بن سعید، مالک بن انس۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) ابن شنف، یحییٰ قطان، عبید اللہ زہری سے سفیان کی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے۔

۵۶۳۔ ابو الطاہر، حرملہ، عبد اللہ بن وہب، عمر بن محمد، قاسم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ہر گز اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہر گز اس سے پئے، اس لئے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اسی سے پیتا ہے، اور نافع کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز لے اور نہ ہی دے اور ابو الطاہر کی روایت میں ”احد منکم“ کے بجائے ”احد کم“ ہے۔

بْنِ عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ *

۵۶۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قَرَأَ عَلَيْهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْثَى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كِلَاهُمَا عَنْ عُبيدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ *

۵۶۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ حَرَمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عُثَيْدٍ اللَّهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، دامن سے کھانا اور پینا اور ایسے لینا اور دینا مستحب ہے اور بغیر غدار اور مجبوری کے بائیں ہاتھ سے ان امور کا کرنا مکروہ ہے۔ کلابادی فرماتے ہیں کہ شیطان کے دامن ہاتھ بھی ہے، مگر چونکہ اس کی خلقت ہی منکوسیت ہے اس لئے وہ اٹلے ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استسجاء کے لئے متعین فرمایا ہے اور پھر کافر کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس لئے شیطان کے دونوں ہاتھ (بائیں) ہی ہونے چاہئیں، مترجم کے نزدیک یہی بھی چیز انسب ہے کیونکہ رحمن کے دونوں ہاتھ یمن (دائیں) میں اور بائیں ہاتھ سے کھانے میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی اہانت ہوتی ہے اور علامہ تورچسٹی فرماتے ہیں کہ شیطان اپنے باروں کو بائیں ہاتھ سے کھانے پر آمادہ کرتا ہے، اور مرقا شرح مشکوٰۃ میں ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ پھر امور کرامت میں سے یہی ہے کہ ان اعضا میں بھی فرق چاہئے جو کہ نعمت کے لئے ہیں اور جو گندگی دور کرنے کے لئے ہیں۔

۵۶۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، عکرمہ بن عمار، اباس بن سلمہ بن ابی کوع، حضرت سلمہ بن ابی کوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَارٍ حَدَّثَنِي

بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا، تو آپؐ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ بولا مجھ سے نہیں ہو سکتا، فرمایا، خدا کرے تو اسے اٹھا ہی نہ سکے اس نے ایسا غرور سے کہا تو وہ اپنے ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھا سکا۔

(قائدہ) ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ یہ شخص بسر بن راعی العید منافق تھا لہذا خدا اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی سزا اور لپائی اور یہ جملہ کہ اس نے کبریٰ وجہ سے یہ کیا تھا، یہ حضرت سلمہ کا قول ہے معلوم ہوا کہ جو بلا عذر شرعی کی مخالفت کرے اس پر بدکار نادرست ہے۔

۵۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، ولید بن کثیر، وہب بن کیسان، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور میرا ہاتھ پیالہ کے سب اطراف میں گھوم رہا تھا، تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا، اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور اپنے واسطے ہاتھ سے ہاتھ اور اپنے قریب (سامنے) سے کھاؤ۔

۵۶۷۔ حسن بن علی حلوانی، ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، محمد بن عمرو بن حنظلہ، وہب بن کیسان، عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالہ کے سب اطراف سے گوشت لینا شروع کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب سے کھاؤ۔

۵۶۸۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

إِبَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَاعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ *

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطْيِشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي يَا غُلَامُ سَمِ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ *

۵۶۷۔ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَنْظَلَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَخْذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ *

(قائدہ) کیونکہ یہ بری عادت ہے اور آداب طعام کے خلاف ہے۔

۵۶۸۔ وَحَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَانِ الْأَسْقِيَةِ *

۵۶۹۔ حرلمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کو الٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے کو منع فرمایا ہے۔

۵۷۰۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ان کا اختناث یہ ہے کہ مشکوں کا منہ الٹ کر اس سے پانی پیا جائے۔

(قائدہ) باتفاق علمائے کرام یہ کراہت خنزیریہ ہے کیونکہ مشک کے منہ سے پانی پینے میں خطرہ ہے کہ کوئی کیز یا موزی چیز پیٹ میں چلی جائے اور پھر وہ نقصان کرے اور اس قسم کی تمام اشیاء کا بھی حکم ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب (۸۶) کھڑے ہو کر پانی پینے کی کراہت۔

۵۷۱۔ ہر اب، بن خالد، ہمام، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

۵۷۲۔ محمد بن یحییٰ، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ انسان کھڑے ہو کر پیئے، قتادہ کہتے ہیں کہ ہم نے دریافت کیا اور کھڑے ہو کر کھانا، انسؓ نے فرمایا یہ تو اور بھی برا اور بدتر ہے۔

۵۷۳۔ قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی قتادہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

۵۷۴۔ ہر اب، بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

۵۶۹۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا *

۵۷۰۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاخْتِنَاثُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ *

(۸۶) بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّرْبِ قَائِمًا *

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا هَذَابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا *

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَاكْأَكُلْ فَقَالَ ذَلِكَ أَشْرُّ أَوْ أَخْبَثُ *

۵۷۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ *

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا هَذَابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عِيْسَى السَّوَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا *

۵۷۵۔ زبیر بن حرب، محمد بن ثقی، ابن بشار، یحییٰ بن سعید، شعبہ، قتادہ، ابو عیسیٰ اسواری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔

۵۷۵۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ وَأَبْنِ الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عِيْسَى السَّوَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا *

۵۷۶۔ عبد الجبار بن العلاء، مروان فزاری، عمر بن حمزہ، ابو غطفان مری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے کھڑے ہو کر نہ پئے، اور جو بھولے سے پی لے وہ قے کر ڈالے۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ الْفَزَارِيِّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو غُطَفَانَ الْمُرِّيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِفْ *

(فائدہ) باتفاق علمائے کرام کھڑے ہو کر پینا مکروہ تحریمی ہے، اور امام نووی فرماتے ہیں، قے کرنا مستحب ہے کیونکہ حدیث صحیح میں اس چیز کا حکم ہے اور اس حکم کو جو بے رحمول کرنا دشوار ہے، لہذا احتیاج ہی پر حمل کیا جائے گا، واللہ اعلم۔

۵۷۷۔ ابو کامل جحدری، ابو عونہ، عاصم، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمرم کا پانی پلایا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

۵۷۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ *

۵۷۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، سفیان، عاصم، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم ایک ڈول سے کھڑے ہو کر پیا۔

۵۷۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ *

۵۷۹۔ سرتج بن یونس، ہشیم، عاصم احول (دوسری سند) یعقوب دورق، اسماعیل بن سالم، ہشیم، عاصم احول، مغیرہ شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی (۱) کھڑے ہو کر پیا۔

۵۷۹۔ وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ ح وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

(۱) متعدد احادیث میں منع کرنے کی بنا پر کھڑے ہو کر پینا پسندیدہ اور کھڑے ہو کر کھانا یا دھو قحج ہے مگر یہ کہ اہت تب ہے جبکہ پیہ کر پینے کی جگہ آسانی سے میسر ہو گا اسی جگہ ہی نہ ہو یا وہاں بیٹھنا مشکل ہو تو کھڑے ہو کر پینا بلا کہت جائز (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ابن عباسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ *

۵۸۰- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقَى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ *

۵۸۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَأَيُّتُهُ بِذَلِكَ *

(۸۷) بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ *

۵۸۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ *

۵۸۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا *

۵۸۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ

۵۸۰- عید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عاصم، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زحرم کا پانی پلایا آپ نے کھڑے ہو کر پیا اور آپ نے بیت اللہ کے پاس پانی مانگا۔

۵۸۱- محمد بن ثقی، محمد بن بشار، (دوسری سند) محمد بن ثقی، وہب بن جریر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور دونوں روایاتوں میں ہے کہ ڈول لے کر آیا۔

باب (۸۷) پانی کے برتن میں سانس لینے کی کراہت اور برتن کے باہر تین مرتبہ سانس لینے کا استحباب۔

۵۸۲- ابن ابی عمر، ثقیف، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن ہی میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

۵۸۳- قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، عروہ بن ثابت، انصاری، ثمامہ بن عبد اللہ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں (اسے منہ سے ہٹا کر) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

۵۸۴- یحییٰ بن یحییٰ، عبد الوارث، (دوسری سند) شیبان بن فروخ، عبد الوارث، ابو عاصم، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(بقیہ کرشتہ صفحہ) ہے۔ ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑے ہو کر زحرم پینا بھی اسی بنا پر ہو کیونکہ عموماً دہا پر رش کے زیادہ ہونے کی وجہ سے پیٹھ کر پینا مشکل ہوتا ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں تین مرتبہ سانس لیتے اور فرمایا ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے اور پانی خوب ہضم ہوتا ہے، انس کہتے ہیں کہ میں بھی پانی میں تین مرتبہ سانس لیتا ہوں۔

۵۸۵۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام و ستوائی، ابو عاصم، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے اور اس میں برتن کا تذکرہ ہے۔

باب (۸۸) دودھ یا پانی یا اور کسی چیز کو شروع کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا۔

۵۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی ملا دودھ پیش کیا گیا، اس وقت آپ کے داہنی طرف ایک اعرابی اور بائیں طرف ابو بکر تھے، حضور نے خود پی کر اعرابی کو دے دیا، اور فرمایا، داہنی طرف سے شروع کرنا چاہئے اور پھر داہنی طرف سے۔

۵۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، سفیان بن عیینہ، زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں آئے تو میری عمر دس سال تھی اور حضور کی وفات کے وقت میں تیس سال کا تھا اور میری ماں مجھے حضور کی خدمت کرنے کی ترغیب دیتی تھیں، ایک مرتبہ آپ ہمارے گھر تشریف لائے ہم نے آپ کے لئے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دھویا اور گھر کے کوئیں کا پانی پیش کیا، تو حضور نے یہ اس وقت حضرت ابو بکرؓ کے بائیں طرف تھے، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ ابو بکر کو دے دیجئے، آپ نے ایک

فَرُوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي عَصَامٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ إِنَّهُ أَرَوَى وَأَثَرًا وَأَمْرًا قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا *

۵۸۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالََا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ أَبِي عَصَامٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثْلِهِ وَقَالَ فِي الْإِنَاءِ *

(۸۸) بَابِ اسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَنَحْوَهُمَا عَنْ يَمِينِ الْمُبْتَدِئِ *

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَلْبَنٍ قَدْ شِيبَ بَمَاءٍ وَعَنْ بَيْعِهِ أَغْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْإِمَامُ فَالْأَيْمَنَ *

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَالْفَلْظُ لِيُزْهِرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ وَكَانَ أُمَّهُاتِي يَحْتَضِنَنِي عَلَى عِذْمَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاوٍ دَاجِنٍ وَشِيبَ لَهُ مِنْ بَرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِ أَبَا

دیہاتی کو دیا جو آپ کی داہنی طرف تھا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، داہنے سے شروع کرنا چاہئے اور پھر داہنے سے۔

۵۸۸۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر بن حزم الانصاری، حضرت انس بن مالک (دوسری سند) عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، عبد اللہ بن عبد الرحمن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور بیٹے کا پانی مانگا ہم نے بکری کا دودھ دوہ کر اپنے اس کنویں کا پانی ملا کر خدمت اقدس میں پیش کیا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور حضرت ابو بکرؓ آپ کے ہاتھیں طرف اور حضرت عمرؓ سامنے اور ایک دیہاتی داہنی طرف بیٹھے ہوئے تھے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود پی چکے تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ ابو بکرؓ ہیں، حضرت عمرؓ کے یہ الفاظ حضرت ابو بکرؓ کے لئے اشارہ کر رہے تھے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتی کو دے دیا اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو چھوڑ دیا اور فرمایا داہنی طرف والے، داہنی طرف والے، داہنی طرف والے، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ بس یہی سنت ہے، یہی سنت ہے، یہی سنت ہے (یعنی ہر کام دائیں طرف سے شروع کرنا)

بَكَرٍ فَأَعْطَاهُ أَغْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ فَالْيَمِينُ *

۵۸۸- (۵۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتِيبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ بْنِ حَزْمٍ أَبِي طَوَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْبٍ (وَاللَّفْظُ) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ (يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَحْدِثُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَا فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاءَ ثُمَّ شَبَّهَهُ مِنْ مَاءٍ بَفَرٍّ هَذِهِ قَالَ فَأَعْطَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ وَجَاهَةُ وَأَغْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شُرْبِهِ قَالَ عُمَرُ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُرِيدُهُ إِيَّاهُ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَغْرَابِيَّ وَتَرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ وَالْيَمِينُ الْيَمِينُونَ الْيَمِينُونَ قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ *

(فائدہ) کسی شخص کو خواہ مخواہ ہو یا ولی، علم غیب اور قدرت مطلقہ اور ابنور دنیا کے تصرف میں خدا کے ساتھ شریک بنانا شرک ہے، اور ایسی نداء غیر خدا کے لئے سب کفر و شرک ہیں، قرآن مجید، احادیث شریف اور کتب فقہیہ اس سے لبریز ہیں جو مسلم شریف کے اس ترجمہ کو دیانت کے ساتھ یہاں تک پڑھتا آیا ہو گا اب اسے کسی دلیل کی احتیاج باقی نہ رہے گی، ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں تحریر فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام غیب کی باتوں میں سے کسی بھی بات کا علم نہیں رکھتے تھے بجز ان باتوں کے جن کو قافو قائلہ تعالیٰ نے انہیں معلوم کر دیا تھا اور حنیہ نے اس بات پر اعتقاد کہ انبیاء کو علم غیب ہے، صراحتہ تقریر بیان کیا ہے، اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ”قل لا یعلم من فی السموات“

والارض الغیب اللہ“ کے معارض اور مخالف ہے، اور بزاز نے اور اس کے علاوہ اور دیگر فتاویٰ کی کتابوں میں ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ بزرگوں کی رو میں حاضر و موجود ہیں اور وہ غیب جاتی ہیں تو کافر ہو جائے گا اور یہی چیز شیخ فخر الدین حنفی نے اپنے رسالہ میں لکھی ہے اور اسی چیز پر بحر الرائق شرح کنز الدقائق پر کفر کا فتویٰ موجود ہے، جو ان پر عقیدہ رکھے وہ کافر ہے، واللہ اعلم۔ حررہ عابد الرحمن۔

۵۸۹۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچنے کی کوئی چیز لائی گئی، آپ نے نبی اور دہائی طرف آپ کے لڑکا تھا، اور بائیں جانب بڑے حضرات تھے، آپ نے لڑکے سے فرمایا تو مجھے پہلے ان لوگوں کو دینے کی اجازت دیتا ہے، وہ بولا نہیں، ”بخدا میں تو اپنا حصہ جو آپ سے مل رہا ہوں کسی کو دینا نہیں چاہتا“ یہ سن کر آپ نے پیالہ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

۵۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن ابی حازم (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے لیکن ”قتلہ“ دونوں روایتوں میں نہیں، لیکن یعقوب کی روایت میں ہے کہ انہیں دے دیا۔

باب (۸۹) انگلیاں اور برتن چاٹنے کا استحباب۔

۵۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ثاقب، اسحاق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر، سفیان، عمرو، عطار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنا داہنا ہاتھ نہ پونچھے تا وقتیکہ اسے چاٹ نہ لے یا چٹانہ دے۔

۵۹۲۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد (دوسری سند) عبد بن حمید، ابو حازم، ابن جریج، (تیسری سند) زہیر بن حرب، روح

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْتِدُنِي لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْتِرُ بِنَبِيِّي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ *

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَتَلَّهَ وَلَكِنْ فِي رِوَايَةِ يَعْقُوبَ قَالَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ *

(۸۹) بَاب اسْتِحْبَابِ لَعْنِ الْأَصَابِعِ

وَالْقَصَصَةِ *

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عَمَرَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلْتَ أَحَدَكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا *

۵۹۲۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

ابن عبادہ، ابن جریج، عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ اسے چاٹ نہ لے یا (اپنے بچہ وغیرہ کو جو برآمد مانے بلکہ خوش ہو) چٹانہ دے۔

أَخْبَرَنِي أَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْفُظْلُ بْنُ حَدَّانٍ رُوِيَ عَنْ ابْنِ عَبَّادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعِقَهَا *

۵۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، محمد بن حاتم، ابن مہدی، سفیان، سعد بن ابی راہیم، ابن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے بعد اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے ہوئے دیکھا، ابن حاتم نے تین کا تذکرہ نہیں کیا اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں عبدالرحمن بن کعب بن مالک کے الفاظ ہیں۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ حَاتِمٍ الثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رَوَاتِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ *

۵۹۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عبدالرحمن بن سعد، ابن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور ہاتھ پونچھنے سے پہلے ان کو چاٹ لیتے تھے۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِلَثَاثِ أَصَابِعٍ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا *

۵۹۵۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، یواسطہ اپنے والد، ہشام، عبدالرحمن بن سعد، عبدالرحمن بن کعب بن مالک، یا عبداللہ بن کعب، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے اور جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹتے۔

۵۹۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبٍ بْنَ مَالِكٍ أَوْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِلَثَاثِ أَصَابِعٍ فَإِذَا فَرَغَ لَعَقَهَا *

(فائدہ) تین انگلیوں سے کم کے ساتھ نہ کھانا چاہئے، کیونکہ فرمانِ اقدس ہے کہ ایک انگلی کے ساتھ کھانا شیطان کا کھانا ہے، اور دو انگلیوں کے ساتھ کھانا شکر بن اور مغرور بن کا کھانا ہے، امام نوویؒ فرماتے ہیں، ان روایات میں کھانے کے آداب مذکور ہیں اور ان سے ان کا احتساب ثابت ہوتا ہے (۱) تین انگلیوں کے ساتھ کھانا، (۲) کھانے کے بعد انگلیوں کا چاٹنا، کیونکہ اس میں حصول برکت اور ستیظیف ہے، (۳) ایسا ہی پیالہ اور برتن کا چاٹنا اور صاف کرنا، (۴) نیز گرے ہوئے لقمہ کا اٹھا کر کھالینا کیونکہ کھانے والے کو معلوم نہیں کہ کھانے کے

۵۹۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَبْدَ كَسٍ جَزِيں برکت ہے۔ لہذا ان امور پر عمل کرنے سے برکات کا حصول اور کبر کا اختتام ہوتا ہے۔ سابقہ روایات اور آنے والی روایات اس پر شاہد ہیں۔

الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدُهُمَا عَنْ أَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۵۹۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بَلْعَقَ الْأَصَابِعِ وَالصَّفْحَةَ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي أَبِي الْبَرَكَةِ *

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةٌ أَحَدَكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بَهَا مِنْ أَدَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحَ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةَ *

(فائدہ) سنوئی شرح صحیح مسلم میں ہے کہ کبر اور اس لقمہ کو حقیر سمجھ کر نہ چھوڑے، کیونکہ اس چیز پر براہیختہ کرنا شیطان کا کام ہے، مایہ کہ یہ لقمہ اگر چھوڑ دے گا، تو شیطان کھالے گا، اس کی غذا بن جائے گی بشرطیکہ وہ کسی نجس چیز پر نہ گر اہو، اور اگر ایسا ہو، تو پھر کسی جانور کو کھلا دے کیونکہ بے کار پڑے رہنے میں اشاعت مال ہے، اور اس کے ساتھ ہی کبر اور حدیث پر عمل نہ کرنا بھی ہے، اور ان تمام چیزوں کی ممانعت ہے (شرح سنوئی جرم خامس)

۵۹۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ سَفْيَانَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَنَحْنُ حَدِيثُهُمَا وَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا وَمَا بَعْدَهُ *

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

دونوں یا ان میں سے ایک اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت بیان کرتے ہیں۔

۵۹۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، ابو الزبیر، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور پیالے کے چائے اور صاف کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا کہ تم نہیں چائے کہ برکت کس میں ہے۔

۵۹۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بوساطہ اپنے والد، سفیان، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھالے اور جو کوڑا وغیرہ لگ جائے اسے صاف کرے اور کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے، اور جب تک انگلیاں نہ چاٹ لے اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ کس کھانے میں برکت ہے۔

۵۹۹۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو داؤد حفری (دوسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور ان دونوں روایتوں میں ہے کہ اپنے ہاتھ کو رومال سے نہ پونچھے، تاوقتیکہ انگلیاں نہ چاٹ لے، یا چٹانہ دے۔

۶۰۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعش، ابوسفیان، حضرت جابر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کے پاس ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے حتیٰ کہ کھانے کے بھی، لہذا اگر تم سے کسی کا نوالہ گر پڑے، تو اس سے مٹی وغیرہ صاف کر دے اور کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیاں چاٹ لے، اس لئے کہ اسے معلوم نہیں کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللَّقْمَةُ فَلْيَبِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذَى ثُمَّ لْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَرَكَةُ *

۶۰۱۔ ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی ایک کا لقمہ گر پڑے، آخر حدیث تک، باقی حدیث کا پہلا حصہ کہ شیطان تمہارے پاس حاضر رہتا ہے، یہ مذکور نہیں ہے۔

۶۰۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ *

۶۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، اعمش، ابی صالح، ابی سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چائے کے بارے میں روایت نقل کرتے ہیں اور ابو سفیان حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اس میں لقمہ کا ذکر ہے۔

۶۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِكْرِ اللَّقْمِ وَعَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ اللَّقْمَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا *

۶۰۳۔ محمد بن حاتم، ابو بکر بن نافع العبدی، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کھانا کھاتے، تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے اور فرماتے، جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر جائے، تو اسے صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور ہمیں یہاں صاف کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔

۶۰۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعَقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَبِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقِصْعَةَ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ *

۶۰۴۔ محمد بن حاتم، بہز، حبیب، سہیل بواسطہ اپنے والد

۶۰۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے، تو اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ کون سی انگلی میں برکت ہے۔

۶۰۵۔ ابو بکر بن نافع، عبد الرحمن بن مہدی، حماد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ تم سے ہر ایک پیالہ پونچھ لے اور فرمایا کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے، یا تمہارے لئے برکت ہوتی ہے۔

باب (۹۰) اگر مہمان کے ساتھ اور آدمی بھی آجائیں تو مہمان کیا کریں؟

۶۰۶۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو داؤد، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار میں ابو شعیب نامی ایک شخص تھا اور اس کا ایک غلام تھا، جو گوشت بچھا کرتا تھا، اس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے چہرہ انور پر بھوک کے آثار معلوم ہوئے، انہوں نے اپنے غلام سے کہا، ارے پانچ آدمیوں کے لئے کھانا تیار کر دے۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنا چاہتا ہوں اور آپ پانچ آدمیوں کے پانچوں ہیں، حسب الحکم اس نے کھانا تیار کر لیا، وہ انصاری آپ کو بلانے کے لئے حاضر ہوئے، چنانچہ پانچوں تھے، پانچ کے ساتھ ایک آدمی ہو گیا جب آپ دروازہ پر پہنچے تو فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تمہاری مرضی ہو تو اجازت دو ورنہ واپس ہو جائے گا، انصاری نے عرض کیا، نہیں یا رسول اللہ میں اجازت دیتا ہوں (۱)۔

حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّهِنَّ الْبَرَكَةُ *

۶۰۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٌ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهِذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَلَيْسْتُ أَحَدُكُمْ الصَّخْفَةَ وَقَالَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ أَوْ يَبَارِكُ لَكُمْ *

(۹۰) بَاب مَا يَفْعَلُ الضَّيْفُ إِذَا تَبِعَهُ غَيْرٌ مِّنْ دَعَاةِ صَاحِبِ الطَّعَامِ *

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَتَقَارَبَا فِي الْفَلْظِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَامٌ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَقَالَ لِغُلَامِهِ وَيْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِحِمْسَةٍ نَفَرٍ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِسَ حِمْسَةٍ قَالَ فَصَنَعَ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاةَ حَامِسَ حِمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اتَّبَعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ لَا بَلْ أَذْنُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ *

(۱) جو شخص بن بلائے کسی دعوت میں چلا جائے اسے طفیلی کہا جاتا ہے یہ نسبت ایک طفیل نامی شخص کی طرف ہے جو عبد اللہ بن غطفان کی اولاد میں سے تھا اس کی عادت یہ تھی کہ وہ تقاریب اور دعوتوں میں بن بلائے شریک ہو جلیا کرتا تھا اس لئے ایسا کرنے والوں کو طفیلی کہا جاتا ہے۔ ایسا کرنے والے کی حدیث میں مذمت بیان کی گئی ہے اس لئے اس سے بچنا چاہئے۔

۶۰۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ كُتْلُومٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُو حَدِيثَ جَرِيرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي رَوَاتِهِ لِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

۶۰۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۶۰۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ نَائِبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ حَارًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرْقِ فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ فَقَالَ وَهَذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَعَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذِهِ قَالَ لَا قَالَ

۶۰۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ۔ (دوسری سند) نصر بن علی جمہضمی، ابو سعید اشجی، ابو اسامہ۔ (تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد شعبہ۔ (چوتھی سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، محمد بن یوسف، سفیان، اعمش، ابو داؤد، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت جریر کی حدیث کی طرح مروی ہے، باقی نصر بن علی نے اس حدیث کی اس طرح سند بیان کی ہے۔ حدیث، ابو اسامہ، حدیث، الاعمش، حدیث شقیق بن سلمہ، حدیث ابو مسعود الانصاری۔

۶۰۸- محمد بن عمرو بن حبلہ، ابو الجواب، عمار بن رزق، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر (دوسری سند) سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، زہیر، اعمش، شقیق، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں، اعمش، ابو سفیان حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی روایت مروی ہے۔

۶۰۹- زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مہمایہ فارسی تھا اور وہ شہر باہت اچھا پکاتا تھا۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا، اور پلانے کے لئے حاضر ہوا، آپ نے حضرت عائشہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اور ان کی بھی دعوت ہے؟ وہ بولا نہیں، آپ نے فرمایا، تو میں بھی نہیں آتا، وہ دوبارہ پلانے کے لئے آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ان کی بھی

ہے؟ وہ بولا نہیں، آپؐ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا، وہ سہ بارہ بلائے کے لئے آیا، تو پھر آپؐ نے پوچھا اور ان کی بھی ہے؟ چنانچہ وہ تیسری بار میں بولا ہاں (ان کی بھی ہے) پھر دونوں چلے، تا آنکہ ان کے مکان پر پہنچے۔

(قائدہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی بھوکى ہوں گی، اس لئے آپؐ نے تنہا دعوت قبول کرنا پسند نہیں فرمایا، اور یہ حسن معاشرت اور محاسن اخلاق میں سے ہے، کہ آپؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بغیر دعوت کھانا پسند نہیں فرمائی، اور دعوت کے قبول اور عدم قبول میں آپؐ بخیر تھے، اس لئے آپؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بغیر دعوت قبول نہیں فرمائی (ہكذا قالہ النووی فی شرح صحیح مسلم)

باب (۹۱) معتمد شخص کے ہاں اپنے ساتھ کسی اور کو لے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۶۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علف بن خلیفہ، یزید بن کسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن یا ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے، راستہ میں حضرت ابو بکر، و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی مل گئے، دریافت فرمایا کہ اس وقت تمہارے نکلنے کا کیا سبب ہے؟ دونوں صاحبوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ بھوک، آپؐ نے فرمایا قسم ہے، اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جو سبب تمہارے نکلنے کا ہے، وہی میرے نکلنے کا ہے، (۱) اٹھو، حسب الحکم دونوں کھڑے ہو گئے، حضورؐ ایک انصاری کے مکان پر آئے انصاری گھر میں موجود نہ تھے، انصاری کی بیوی نے دیکھ کر مہربانہ اور خوش آمدید کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ فلاں کہاں ہے؟ عورت نے کہا کہ ہمارے لئے شیریں پانی لینے گئے ہیں، اتنے میں انصاری بھی آگئے،

وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْتِ عَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذِهِ قَالَ نَعَمْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَاغَعَانِ حَتَّى أَتَيَا مَنْزِلَهُ *

(۹۱) بَابُ جَوَازِ اسْتِثْبَاعِهِ غَيْرَهُ إِلَى دَارٍ مِنْ يَتَّقُ بِرِضَاةٍ بِذَلِكَ *

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ قَالََا الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُخْرِجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قَوْمُوا فَقَامُوا مَعَهُ فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فَلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْدِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَظَنَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر اختیار ہی تھا باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کے لئے پہاڑوں کو سونے کے پہاڑ بنادے جانے کی پیشکش ہوئی تھی مگر آپؐ نے فقر کو غنا پر ترجیح دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حالات پیش آئے ان میں آپؐ کی امت کے فقر اور غرباء کے لئے تسلی کا سامان موجود ہے۔ ایسے حالات پیش آنے پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حقیقت حال کے مطابق کسی تکلیف کا ذکر کر دینا اور اپنی بھوک کا اظہار کر دینا زہد اور توکل کے منافی نہیں ہے بشرطیکہ یہ تذکرہ اور اظہار شکایت کے طور پر نہ ہو۔

وَصَاحِبِيهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدُ الْيَوْمِ
أَكْرَمَ أَصْيَافًا مِنِّي قَالَ فَاَنْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعَذْقٍ
فِيهِ بُسْرٌ وَتَمَرٌ وَرَطَبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هَذِهِ
وَأَخَذَ الْمُدِّيَّةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاكَ وَالْحُلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا
مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعِذْقِ وَشَرَبُوا فَلَمَّا أَنْ
شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيَأْبَى بَكْرٌ وَعُمَرُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَتَسْأَلَنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمْ
مِنْ بُيُوتِكُمْ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى
أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صاحبوں کو دیکھ کر
کہا، الحمد للہ، آج میرے مہمانوں سے زیادہ کسی کے مہمان
معزز نہیں اور چلے گئے، اور پھر کھجوروں کا ایک خوش لے کر
آئے جس میں گدڑی، سوکھی اور تازی کھجوریں تھیں اور
عرض کیا، اس میں سے کھائیے، پھر انہوں نے چھری لی،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، دودھ والی بکری
مت کاٹنا، انہوں نے ایک بکری ذبح کی، سب نے اس کا گوشت
کھایا، کھجوریں کھائیں اور پانی پیا، جب کھانے اور پینے سے سیر
ہوئے، تو آپ نے حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں
میری جان ہے تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کا سوال ہوگا،
تم کو تمہارے گھروں سے بھوک نکال لائی، یہاں تک کہ تم کو
یہ نعمت مل گئی۔

(۱۰۷) یہ انصاری ابو الہیثم مالک بن الہیثم تھے، معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی زندگی کس طرح
بسر ہوئی ہے، اور معلوم ہوا کہ بھوک کی حالت میں اپنے دوست کے پاس جانا اور اسے تکلیف نہ ہو تو درست ہے، نیز حدیث سے یہ بھی
معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اور انبیاء کرام کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں ہے چہ جائیکہ بیکر و فقیر۔
تاکثر مطلق محض اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور ضرورت کے وقت انہی عورت سے کلام کرنا جائز ہے۔

۶۱۱- وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
أَبُو هِشَامٍ يَغْنِي الْمَغِيرَةَ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَيْنَا أَبُو بَكْرٍ
قَاعِدٌ وَعُمَرُ مَعَهُ إِذْ أَتَاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَفْعَدَكُمَا هَاهُنَا قَالَا
أَخْرَجَنَا الْجُوعُ مِنْ بُيُوتِنَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
ثُمَّ ذَكَرْنَا حَدِيثَ خَلْفِ بْنِ خَلِيفَةَ *

۶۱۱- اسحاق بن منصور، ابو ہشام، عبد الواحد بن زیاد، یزید، ابو
حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
ایک روز حضرت صدیق اکبر، اور فاروق اعظم بیٹھے ہوئے تھے،
اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے
ارشاد فرمایا، یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا، قسم ہے
اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ ہم دونوں کو
اپنے اپنے گھر سے بھوک نے نکالا ہے۔ بقیہ حدیث خلف بن
خلیفہ کی طرح ہے۔

۶۱۲- حجاج بن شاعر، ضحاک بن مخلد، ظہلہ بن ابی سفیان، سعید
بن میناء، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ جب خندق کھدوی گئی تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

۶۱۲- حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي
الصُّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ مِنْ رُقْفَةَ عَارِضَ لِي بِهَا
ثُمَّ قَرَأَهُ عَلَيَّ قَالَ أَخْبَرَنَاهُ خَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي

سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا حُفِرَ الْحَنْدَقُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَصًا فَأَنْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ لِي جَرَابًا فِيهِ صَاغٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنْتُ وَفَرَّغْتُ إِلَى فَرَاغِي فَقَطَعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضُخْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ قَالَ فَحَنَنَتْهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاغًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ فِي نَفَرٍ مَعَكَ فَصَاخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا أَهْلَ الْحَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا فَحَيَّ هَلَّا بِكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْزِلْنَ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَحْبِزْنَ عَجِينَتَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَحَنَنَتْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بَلَى وَبَكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتَ لِي فَأَخْرَجَتْ لِي عَجِينَتًا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ اذْجِي حَابِزَةً فَلْتَحْبِزْ مَعَكُمْ وَأَقْدِجِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تَنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ لَا كُلُّوْا حَتَّى تَرْكُوهُ وَانْحَرِفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَتَنَا أَوْ كَمَا قَالَ الصَّحَابُ لَتَحْبِزُ كَمَا هُوَ *

و مسلم کو بھوکا پایا، میں اپنی بیوی کے پاس آیا، اور پوچھا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا پایا، اس نے ایک تھیلہ نکالا، جس میں ایک صاب جو تھے، اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ پلا ہوا تھا، میں نے اسے ذبح کیا، اور میری بیوی نے آٹا پیسا، وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی، میں نے اس کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا، اس کے بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا، بیوی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے سامنے مجھے رسوا نہ کرنا (یعنی زیادہ آدمیوں کی دعوت نہ کر دینا) جب میں آپ کے پاس آیا تو چپکے سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاب جو کا آٹا ہمارے پاس تھا، وہ تیار کیا ہے۔ تو آپ چند لوگوں کو ساتھ لے کر تشریف لے چلے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اور فرمایا اے خندق والو جابر نے تمہاری دعوت کی ہے۔ لہذا چلو، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے آنے تک ہانڈی نہ اتارنا، اور نہ گوندھے ہوئے آنے کی روٹی پکانا، چنانچہ میں وہاں سے آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے اور آپ سب لوگوں کے آگے تھے، میں اپنی بیوی کے پاس آیا، وہ بولی تمہاری ہی فضیلت و رسوائی ہوگی، میں نے کہا، میں نے وہی کیا، جو تو نے کہا تھا۔ بالآخر اس نے گوندا ہوا آٹا نکالا، آپ نے اس میں تھوک دیا اور برکت کی دعا کی، پھر ہانڈی میں تھوکا، اس کے بعد فرمایا، ایک روٹی پکانے والے کو اور بلا لے جو میرے ساتھ روٹی پکائے اور ہانڈی میں سے سامان نکالا، مگر اس کو اوپر سے نہ اتارنا، حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ اس وقت حاضرین ایک ہزار تھے اور میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ سب نے کھایا، یہاں تک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور ہماری ہانڈی کا وہی حال تھا کہ اہل ربی تھی اور آٹا بھی اسی طرح تھا، اس کی روٹیاں پک رہی تھیں۔

(قائد) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بہت بڑا معجزہ مذکور ہے، اور اسی طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری روایت میں معجزہ مذکور ہے کہ چند جوگی روئیاں ستر یا سی آدمیوں کو کافی ہو گئیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶۱۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفَ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَتْ الْخَبِزَ بِيَعْضِهِ ثُمَّ دَسَتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدْتَنِي بِيَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْتُكَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ الْطَّعَامُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قَوْمُوا قَالَ فَاَنْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جَعْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَاَنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمْنِي مَا عِنْدَكَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ فَأَنْتَ بِذَلِكَ الْخَبِزِ فَأَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتِّ

۶۱۳- یحییٰ بن یحییٰ، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم (انس کی والدہ) سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھوکے ہیں، لہذا تیرے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ وہ بولیں ہاں ہے، پھر انہوں نے جوگی روئیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی لی اور اس میں ان روٹیوں کو پلٹا، اور میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور کچھ نیچے اوڑھ دیا، پھر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، میں اسے لے کر گیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا، اور آپ کے پاس صحابہ کرام موجود تھے۔ میں کھڑا رہا، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا، کھاتا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا، اٹھو چنانچہ آپ چلے اور میں سب سے آگے تھا، یہاں تک کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور انہیں صورت حال بتائی، ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کو لے کر آگئے ہیں اور ہمارے پاس ان کے کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ وہ بولیں، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھ کر لے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تعریف لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کچھ تیرے پاس ہے، وہ لے آ، وہ وہی روئیاں لے کر آئیں، تو آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے ان کے توڑے جانے کا حکم دیا، وہ توڑی گئیں، پھر ام سلیمؓ نے تھوڑا سا گھی اس پر نچوڑ دیا (جو موجود تھا) گویا وہ سالن ہو گیا، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو منظور خدا تھا اس کے متعلق دعا فرمائی، اس کے بعد فرمایا، دس آدمیوں کو بلاؤ، انہوں نے کھایا، یہاں تک کہ سیر ہو گئے، اور وہ چلے گئے، پھر فرمایا، دس آدمیوں کو اور بلاؤ، چنانچہ دس آدمیوں کو اور بلا دیا، انہوں نے کھایا اور سیر ہو کر چلے گئے، پھر فرمایا دس کو اور بلاؤ یہاں تک کہ (اسی طرح) سب لوگوں نے کھایا اور سیر ہوئے اور سب ستر یا سی آدمی تھے۔

(فائدہ) آپؐ نے دس کو بلا دیا تھا کیونکہ پیالہ چھوٹا ہو گا اور روایت سے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی دانتاکی اور دیندار سی ثابت ہوئی کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو گھبرا گئے، پر وہ نہ گھبرائیں رضی اللہ عنہا۔

۶۱۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سعد بن سعید، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کے لئے بھیجا، اور کھانا انہوں نے تیار کر رکھا تھا۔ میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے میری جانب دیکھا مجھے شرم آئی، میں نے عرض کیا، ابو طلحہ کی دعوت قبول کیجئے، آپؐ نے لوگوں سے فرمایا، چلو، ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا رسول اللہ میں نے تو آپؐ کے لئے تھوڑا سا کھانا تیار کیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کو چھوا، اور اس میں برکت کی دعا کی، پھر آپؐ نے فرمایا، میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلاؤ، آپؐ نے فرمایا کھاؤ اور اپنی انگلیوں کے درمیان میں سے کچھ نکالا، چنانچہ انہوں نے کھایا، یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور چلے گئے، پھر آپؐ نے فرمایا، دس اور بلاؤ، چنانچہ وہ بھی کھا کر چلے گئے، چنانچہ آپؐ اسی طرح دس دس بلائے رہے اور دس دس جاتے رہے حتیٰ کہ کوئی باقی نہ رہا، جو سیر نہ ہوا، پھر آپؐ نے بٹایا کھانا جمع کیا، تو وہ اتنا ہی تھا جتنا کہ شروع

وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلِمَ عَكَةً لَهَا فَأَدَمَّتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ أَذِنَ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أَذِنَ لِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ أَذِنَ لِعَشْرَةٍ حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ *

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْأَفْطُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَدْعُوهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ فَأَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّاسِ فَظَنَرُ إِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ أَحْبَبَ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ قُومُوا فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ فَمَسَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ أَذْخِلْ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِي عَشْرَةً وَقَالَ كُلُوا وَأَخْرِجْ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجُوا فَقَالَ أَذْخِلْ عَشْرَةً فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَمَا زَالَ يَدْخِلُ عَشْرَةً وَيُخْرِجُ عَشْرَةً حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلَهَا حِينَ أَكَلُوا

کرنے کے وقت تھا۔

مِنْهَا *

۶۱۵۔ سعید بن یحییٰ اموی، بواسطہ اپنے والد، سعد بن سعید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، اور ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ پھر جو کھانا بچا، آپ نے اسے جمع کیا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی اور بیان کیا کہ وہ جتنا پہلے تھا، پھر اتنا ہی ہو گیا، اس کے بعد آپ نے فرمایا اسے لے لو۔

۶۱۵- وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ يَنْخُوحُ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَحَمَمَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبُرْكَهْ قَالَ فَقَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكُمْ هَذَا *

۶۱۶۔ عمرو الناقد، عبد اللہ بن جعفر رقی، عبید اللہ بن عمرو، عبد الملک بن عمیر، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص کر کھانا تیار کرے اور مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا، اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اتنا اضافہ ہے کہ آپ نے اپنا ہاتھ اس کھانے پر رکھا اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا۔ پھر فرمایا، دس دس آدمیوں کو آنے کی اجازت دو، انہوں نے دس کو اجازت دی، وہ اندر آئے آپ نے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو، انہوں نے کھایا حتیٰ کہ اسی آدمیوں کے ساتھ اسی طرح کیا، پھر سب کے بعد آپ نے اور گھر والوں نے کھایا، تب بھی کھانا بچ گیا۔

۶۱۶- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سَلِيمٍ أَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً ثُمَّ أُرْسِلَنِي إِلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَسَمَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَتَذُنْ لِعَشْرَةٍ فَأُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ كُلُوا وَسَمُّوا اللَّهَ فَأَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِسَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَهْلَ الْبَيْتِ وَتَرَكَوا سُورًا *

۶۱۷۔ عبد بن حمید، عبد اللہ بن مسلمہ، عبد العزیز بن محمد، عمرو بن یحییٰ، بواسطہ اپنے والد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی واقعہ مذکور ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم تشریف لائے، تو انہوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! توھوڑا سا کھانا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، اسی کو لے آ، اللہ رب العزت

۶۱۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيهِ فَقَامَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتَّى آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ

اسی میں برکت عطا فرمائے گا۔

۶۱۸۔ عبد بن حمید، خالد بن مخلد بنجلی، محمد بن موسیٰ، عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی قصہ مروی ہے باقی اس میں یہ بھی بیان ہے کہ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور گھروالوں نے کھایا، اس کے بعد اتنا کھانا قاف رہا کہ ہم نے اپنے پڑوسیوں کو بھیجا۔

۶۱۹۔ حسن بن علی حلوانی، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، جریر بن زید، عمرو بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ کا پیٹ پیٹھ سے لگ گیا تھا، تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آکر کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹا ہوا دیکھا ہے اور حضور کا پیٹ پیٹھ سے لگ رہا ہے، میں سمجھتا ہوں، کہ آپ بھوکے ہیں، پھر حسب سابق روایت بیان کی اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سب سے آخر میں، میں نے کھانا کھایا اور پھر بھی کچھ کھانا قاف رہا، تو ہم نے اپنے پڑوسیوں کو بھیج دیا۔

۶۲۰۔ حرملہ بن یحییٰ الحمکی، عبد اللہ بن وہب، اسامہ، یعقوب بن عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اور ان سے باتیں کر رہے تھے اور حکم مبارک پر ایک پٹی بندھی ہوئی تھی، میں نے صحابہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حکم مبارک پر پٹی کیوں باندھ رکھی ہے؟ انہوں نے کہا بھوک سے، میں فوراً ابو طلحہ

هَلُمَّ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَجْعَلُ فِيهِ الْبَرَكَةَ *

۶۱۸۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَأَفْضَلُوا مَا أُلْفَعُوا حَيْرَانَهُمْ *

۶۱۹۔ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَأَتَى أُمَّ سَلِيمٍ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَأَطْنَهُ جَائِعًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ وَأُمُّ سَلِيمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَفَضَلَةُ فَاهْدَيْنَاهُ لِحَيْرَانِنَا *

۶۲۰۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْحَمَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ عَصَبَ بَطْنُهُ بِعَصَابَةٍ قَالَ أَسَامَةُ وَأَنَا أَشْكُ عَلَى حَجَرٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لِمَ عَصَبَ رَسُولُ اللَّهِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی ام سلیم بنت ملحان کے شوہر کے پاس آیا اور ان سے آکر کہا (۱) ابا، میں نے دیکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عظم مبارک پر پٹی باندھ رکھی ہے۔ تو میں نے صحابہ کرام سے وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ آپ نے بھوک کی وجہ سے ایسا کر رکھا ہے۔ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر میری والدہ کے پاس آئے اور ان سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں روٹی کے چند ٹکڑے اور کچھ چھوڑے ہیں، اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنہا تشریف لے آئیں، تو آپ کی سیری کے لئے کافی ہیں اور اگر کوئی اور بھی آپ کے ساتھ آیا تو کم ہوں گے، چنانچہ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

۶۲۱۔ حجاج بن الشاعر، یونس بن محمد، حرب بن میمون، نصر بن انس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے ابو طلحہ کے کھانے کے بارے میں روایت کرتے ہیں اور بقیہ حدیث بیان کی۔

باب (۹۲) شور باکھانا جائز ہے اور کدو کھانے کا استحباب۔

۶۲۲۔ تحیہ بن سعید، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک ورزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور کچھ کھانا تیار کیا، انس کہتے ہیں کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کھانے پر گیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو کی روٹی اور شور باجس میں کدو پڑا ہوا تھا، اور بھنا ہوا گوشت لایا گیا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنُهُ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَذَهَبَتْ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَصَبَ بَطْنِهِ بِعَصَابَةٍ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى أُمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِي كِسْرٌ مِنْ خُبْزٍ وَكَمْرَاتٌ فَإِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ أَشْبَعْنَاهُ وَإِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قُلْ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ *

۶۲۱۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَعَامٍ أَبِي طَلْحَةَ نَحْوُ حَدِيثِهِمْ *

(۹۲) بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمَرْقِ وَاسْتِحْبَابِ أَكْلِ الْيَقِطِينِ *

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خِيَامًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والد ماجد مالک بن نصر تھے اور ان کی والدہ حضرت اُمّ سلیم تھیں جن کا نام سہلہ، رملیہ یا غیمہ تھا۔ اپنے خاوند مالک بن نصر کی وفات کے بعد انہوں نے حضرت ابو طلحہ سے نکاح کر لیا تھا تو ان کے ساتھ ان کے بیٹے انس بن مالک بھی حضرت ابو طلحہ کی پرورش اور تربیت میں آگئے تھے اس لئے انہیں ”ابناتہ“ کہا جانے لگا۔

کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا کہ آپؐ پیالہ کے کناروں سے کدو کو تلاش کر کے کھا رہے تھے، اسی روز سے مجھ کو بھی کدو سے محبت ہو گئی۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْرًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الصَّنْحَفَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ درزی کی کمانی حلال ہے اور اس کی دعوت قبول کرنا، درست اور شور با پکانا جائز اور کدو کا کھانا مستحب ہے اور دوسری روایتوں میں جو دوسرے کے سامنے سے کھانے کی ممانعت آئی ہے وہ اس وقت کے لئے ہے، جب کھانا کھانے والے اسے برا سمجھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھوٹے اور تیرک کے قوسب عاشق تھے۔ لہذا قالہ النووی، میں کہتا ہوں کہ آپؐ اپنی طرف سے کدو کے قلعے تلاش کر رہے ہوں گے، ہر طرف سے نہیں، واللہ اعلم۔

۶۲۳- محمد بن العلاء، ابو کریب، ابو اسامہ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے دعوت کی، میں بھی آپؐ کے ساتھ گیا، حضور کے سامنے کدو پڑا ہوا شور با پیش کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو بہت پسند تھا اسی کو کھانے لگے میں نے جب یہ کیفیت دیکھی تو کدو حضور کے سامنے رکھنے لگا اور خود نہ کھاتا تھا، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد مجھے کدو پسند آنے لگا۔

۶۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِئَءَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ ذَلِكَ الدُّبَّاءِ وَيُعْجِبُهُ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ جَعَلْتُ أَتْلِقِيهِ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعُمُهُ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَمَا زِلْتُ بَعْدَ يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ *

۶۲۴- حجاج بن الشاعر، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ثابت، یحییٰ، عامر احول، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، باقی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ ثابت کہتے ہیں، میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ پھر جو کھانا بھی اس کے بعد تیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا، تو اس میں کدو ضرور شریک کر لیا۔

۶۲۴- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ وَعَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا خَبِطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ فَمَا صَنَعَ لِي طَعَامٌ بَعْدَ أَقْدِرَ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ *

(فائدہ) کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے، اور خصوصیت سے گرم ممالک میں گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا لازمی ہے تاکہ گوشت کی حرارت نقصان نہ پہنچائے اور کدو حرارت صفر کو بجھاتا اور حقیقی کو دور کرتا ہے اور صفری بخار اور تپ دق کو نہایت مفید ہے، واللہ اعلم۔

باب (۹۳) کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے اور ایسے ہی مہمان کا میزبان کے لئے

(۹۳) بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوَى خَارِجَ التَّمْرِ وَاسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الصَّيْفِ لِأَهْلِ الطَّعَامِ

دعا کرنا اور میزبان کا مہمان صالح سے دعاء کرنا۔
 ۶۲۵۔ محمد بن قسطنطینی، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید بن خنیز،
 عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کے پاس نزول
 فرمایا، ہم نے کھانا اور وطہ پیش کیا، آپ نے تناول فرمایا، پھر
 سوکھی کھجوریں آئیں آپ انہیں کھاتے تھے اور گھٹلیاں دونوں
 انگلیوں یعنی شہادت اور درمیانی انگلی کے بیچ میں ڈالنے لگے،
 شعبہ کہتے ہیں کہ میرا بی بی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس
 حدیث میں ہے انشاء اللہ تعالیٰ کہ گھٹلیاں دونوں انگلیوں کے
 درمیان ڈالنا، پھر پینے کی چیز لائی گئی، آپ نے اسے پیا اور اپنی
 داہنی طرف جو بیٹھا تھا، اسے دیا، پھر میرے والد نے آپ کے
 جانور کی لگام تھامی اور عرض کیا ہمارے لئے دعا کیجئے، آپ نے
 فرمایا اٰلِیٰہِی اٰلِیٰہِیٰ کی روزی میں برکت عطا فرما اور ان کی مغفرت فرما
 اور ان پر رحم کر۔

(فائدہ) صحیح لفظ وطہ، یہ ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجوروں سے بنایا جاتا ہے جیسا کہ بخیر اور آپ گھٹلیاں جدا رکھتے تھے، کھجوروں میں نہیں
 ملاتے تھے اور نیز روایت سے اہل اللہ حضرات اور علماء باطنین سے برکت و مغفرت اور رحمت کی دعا کرانے کا انتخاب ثابت ہوا۔

۶۲۶۔ محمد بن بشار، ابن ابی عدی، (دوسری سند) محمد بن قسطنطینی،
 یحییٰ بن حماد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے،
 باقی اسی میں گھٹلیاں رکھنے کے متعلق شک مذکور نہیں ہے۔

باب (۹۴) کھجور کے ساتھ کلڑی کھانا۔

۶۲۷۔ یحییٰ بن یحییٰ حمیسی، عبد اللہ بن عون، الہلالی ابراہیم بن
 سعد، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول
 اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھجور کے ساتھ کلڑی کھاتے
 ہوئے دیکھا ہے۔

(فائدہ) اس میں بڑی مصلحت ہے کہ کھجور کی حرارت اور کلڑی کی برودت مل کر اعتدال پیدا ہو جائے، اور کھجور کی شدت صفر ختم ہو جائے۔

وَطَلَبُ الدُّعَاءِ مِنَ الضَّيْفِ الصَّالِحِ *
 ۶۲۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ
 بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ نَزَلَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي
 قَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ
 أَتَى بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ
 إصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ
 هُوَ ظَنِّي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْفَاءُ النَّوَى بَيْنَ
 الْإِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاولَهُ
 الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ بِلِحَامِ
 دَائِيَةِ اذْغُ اللَّهُ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا
 رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ *

۶۲۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو
 عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
 وَلَمْ يَشْكَا فِي الْفَاءِ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ *

(۹۴) بَابُ أَكْلِ الْقَنْءِ بِالرُّطْبِ *

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ
 اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهَلَالِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ
 ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقَنْءَ بِالرُّطْبِ *

باب (۹۵) کھانے کے لئے تواضع اور کھانے کیلئے بیٹھنے کا طریقہ۔

۲۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید الخدری، حفص بن غیاث، مصعب بن سلیم، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کے طریقہ پر بیٹھے ہوئے کھجور کھاتے دیکھا ہے (۱)۔

۲۲۹۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، مصعب بن سلیم، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں لائی گئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں تقسیم کرنے لگے اور آپ اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جیسا کہ کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے اور جلد اس میں سے کھا رہے تھے۔

(فائدہ) یعنی انکروں بیٹھے تھے اور اقامہ کے بھی یہ معنی ہیں کہ دونوں پٹلیاں کھڑی کر لی جائیں اور سرین زمین سے لگادی جائے، واللہ اعلم بالصواب۔

باب (۹۶) جماعت کے ساتھ دو، دو کھجوریں یا دو، دو لقمہ کھانے کی ممانعت۔

۲۳۰۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، جہلہ بن شمیم، کعب بن جہلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کھجوریں ملا کر مت کھاؤ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ملا کر کھانے سے منع کیا ہے۔ مگر جب کہ اپنے ساتھی سے اجازت لے لے، شعبہ بیان کرتے

(۹۵) بَابِ اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْاَكْلِ وَصِفَةِ قُعُودِهِ *

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٌ الْأَشْجِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَلِيمٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَلِيمٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا *

۶۲۹۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَرْنَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَرًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْقِسُهُ وَهُوَ مُخْتَفِزٌ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا وَفِي رَوَايَةِ زُهَيْرٍ أَكْلًا حَبِثًا *

(۹۶) بَابُ نَهْيِ الْاَكْلِ مَعَ جَمَاعَةٍ عَنْ قِرَآنِ تَمَرَتَيْنِ *

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ جَبَلَةَ بْنَ سَحْبَمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرِزُّنَا التَّمْرَ قَالَ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ وَكُنَّا نَأْكُلُ فِيمَا عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُولُ لَا تَقَارِنَا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(۱) ٹیک لگا کر کھانا اگر تکبر کی وجہ سے ہو تو مطلقاً ممنوع ہے اور اگر کسی عذر کی وجہ سے ہو تو بلا کر اہت جائز ہے اور اگر اس لئے ٹیک لگائی تاکہ کھانا زیادہ کھایا جاسکے تو پھر خلاف اولیٰ ہے اور کھانے کے آداب میں یہ ہے کہ کھانے میں تواضع کی صورت اختیار کی جائے اور بغیر کسی چیز کا سہارا لئے کھانا کھایا جائے۔

ہیں کہ یہ اپنے بھائی سے اجازت طلب کرنا، میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول سمجھتا ہوں۔

۶۳۱۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سہ) محمد بن بشار، عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور دونوں روایتوں میں شعبہ کا قول مذکور نہیں اور نہ لوگوں کی خط سالی کا تذکرہ ہے۔

۶۳۲۔ زہیر بن حرب، محمد بن غثی، عبدالرحمن، سفیان جبہ بن جهم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ کوئی اپنے ساتھیوں کی اجازت کے بغیر دو، دو کھجوریں ملا کر کھائے۔

(فائدہ) دو لقمہ یاد و کھجوریں یا زیادہ ایک باریک اٹھا کر کھانا منع ہے، اس لئے کہ جماعت میں اوروں کو ناگوار ہوگا، اور پھر یہ کہ کھانے میں سب کا حق ہے، لہذا یہ چیز مروت کے خلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو بغیر اجازت اور شرکاء کے اس طرح کھانا حرام ہے اور اگر ایک شخص کا ہو اور کھانا بھی قلیل ہو، تب بھی اس کی رضامندی کے بغیر اس طرح کھانا حرام ہے اور اگر کھانا زیادہ بھی ہو، تب بھی اب کے خلاف اور مکروہ ہے۔ (کووی جلدی ۱۸۱ ص ۱۸۱)

باب (۹۷) کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ اپنے بال بچوں کے لئے جمع کر کے رکھنا

۶۳۳۔ عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جن گھروالوں کے پاس کھجوریں ہوں، وہ بھوکے نہیں ہوتے۔

۶۳۴۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قنبر، یعقوب بن محمد بن طحلاء، ابوالجال محمد بن عبدالرحمن، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِفْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ لَأَرَى هَذِهِ الْكَلِمَةَ إِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ يَعْنِي الْإِسْتِئْذَانَ *

۶۳۱۔ وَحَدَّثَنَا عُثَيْبُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَلَا قَوْلَهُ وَقَدْ كَانَ أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ *

۶۳۲۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُوَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ *

(۹۷) بَاب فِي ادِّخَارِ التَّمْرِ وَنَحْوِهِ مِنَ الْأَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ *

۶۳۳۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْوُغُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ *

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَنْبَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ أَبِي الرَّجُلِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ عنہا جس گھر میں کھجوریں نہیں ہیں۔ اس گھر کے مالک بھوکے ہوں گے، اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس گھر میں کھجوریں نہیں، وہ بھوکے ہیں، دو مرتبہ، یا تین مرتبہ آپؐ نے یہی فرمایا۔

(فائدہ) اس روایت سے ہال بچوں کے لئے اسباب و طعام جمع کرنے کا جواز ثابت ہوا، شیخ مناوی فرماتے ہیں کہ روایت میں کھجوروں کو خاص طور اہل حجاز کے لئے فرمایا، کیونکہ عام طور پر ان کا کھانا یہی ہے اور مبارک میں ہے کہ حدیث میں قاعدت کی ترغیب ہے اور شیخ ابی فرماتے ہیں کہ یہ حکم کھجوروں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ جو بھی جس کی روزی ہو۔

باب (۹۸) مدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت۔

۶۳۵۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنبل، سلیمان بن بلال، عبد اللہ بن عبد الرحمن، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو صبح کو مدینہ کے دونوں پتھر لے کناروں کے درمیان کی سات کھجوریں کھائے گا تو اسے شام تک زہر نقصان نہ پہنچائے گا۔

۶۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہاشم بن حاشم، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ جس نے صبح کو مدینہ منورہ کی سات کھجوریں کھائیں، اس کو اس روز نہ زہر نقصان پہنچا سکے گانہ چادو۔

۶۳۷۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ فزاری (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو بدر شجاع بن الولید، ہاشم بن ہاشم سے اسی سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت مروی ہے، باقی دونوں روایتوں میں، سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ نہیں ہے۔

۶۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ابیوب، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، شریک، عبد اللہ بن ابی عتیق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ يَبْتَ لَا تَمُرْ فِيهِ جِإَاعَ أَهْلُهُ يَا عَائِشَةُ يَبْتَ لَا تَمُرْ فِيهِ جِإَاعَ أَهْلُهُ أَوْ جِإَاعَ أَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا *

(۹۸) بَابُ فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِينَةِ *

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتَّى يُمِيتَ *

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ *

۶۳۷۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ كِلَاهُمَا عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَا يَقُولَانِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۶۳۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَبِي حَبْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عالیہ مدینہ کے بالائی حصہ کی عجوہ قسم کی کھجوروں میں شفا ہے یا علی الصبح ان کا استعمال کر لینا تریاق ہے۔

(باب ۹۹) کھسی کی فضیلت اور اس سے آنکھ کا علاج۔

۶۳۹۔ قتیبہ بن سعید، جریر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، عمرو بن عبید، عبد الملک بن عمیر، عمرو بن حرث، حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ کھسی من کی ایک قسم ہے، اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

(فائدہ) یعنی وہ من جو کہ بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا، وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّاءَ وَلِلْمَنَّاءِ اس کا پانی بذاتہ شفا ہے۔ یادوا میں ملا کر طے حسب الاحوال والاقسام کذا قال النووی فی شرح صحیح مسلم۔

۶۴۰۔ محمد بن ثقی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الملک بن عمیر، عمرو بن حرث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ کھسی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

۶۴۱۔ محمد بن ثقی، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم بن عتیہ، حسن عرنی، عمرو بن حرث، حضرت سعید بن زید، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے شعبہ بیان کرتے ہیں کہ جب مجھ سے حکم نے یہ روایت بیان کی تو میں نے عبد الملک کی روایت کی وجہ سے اسے مکر نہیں سمجھا۔

وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَجْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً أَوْ إِنَّهَا تَرِياقٌ أَوَّلُ الْبُكَرَةِ *

(۹۹) بَابُ فَضْلِ الْكَمَاءِ وَمُدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا *

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعَمْرُو بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

(۶۴۰) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرٍو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

۶۴۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُثَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْنِيِّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أَتُكِّرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ *

۶۴۲- سعید بن عمرو اشعثی، عبید، مطرف، حکم، حسن، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کہنی اس من میں سے ہے، جسے اللہ رب العزت نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

۶۴۳- اسحاق بن ابراہیم، جریر، مطرف، حکم بن عتیہ، حسن، عری، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ کھنسی اس من سے ہے جو اللہ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

۶۴۴- ابن ابی عمر، سفیان، عبد الملک بن عمیر، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھنسی اس من سے ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

۶۴۵- یحییٰ بن حبیب حارثی، حماد بن زید، محمد بن حبیب، شہر بن حوشب، عبد الملک بن عمیر، عمرو بن حریث، حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کھنسی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے (مناسب ادویات کے ساتھ اگر استعمال کیا جائے)۔

باب (۱۰۰) پیلو کے سیاہ پھل کی فضیلت۔

۶۴۶- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، یونس ابن شہاب، ابو سلمہ

۶۴۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبِيدٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُمَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

۶۴۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْغُرَنِيِّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكُمَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

۶۴۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرٍو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُمَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

۶۴۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ شَهْرٍ بْنِ حَوْشَبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ فَلَقِيتُ عَبْدَ الْمَلِكِ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُمَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ *

(۱۰۰) بَابُ فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَابِ *

۶۴۶- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ

بن عبد الرحمن، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مقام مر الظهران میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم پہلو جن رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس میں سے سیاه تلاش کرو ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا آپ نے بکریاں چرائی ہوں، آپ نے فرمایا ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا، جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں، اوکا کمال۔

(۶) بکریاں چرائی کوئی عیب نہیں، اس سے تو وضع پیدائی ہے اور خلوت کی وجہ سے قلب صاف ہوتا ہے اور نیز بکریوں کی نگہبانی کرنے سے انسانوں کی نگہبانی اور خبر گیری کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

(۱۰۱) بَابُ فَضِيلَةِ الْخَلِّ وَالْتَأْدَمِ بِهِ *
جگہ استعمال کرنا۔

۶۴۷۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، یحییٰ بن سفیان، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین سالن سرکہ ہے۔

۶۴۸۔ موسیٰ بن قرظ بن نافع تميمی، یحییٰ بن صالح، الوحاظی، سلیمان بن بلال سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں "الادام" کا لفظ بغیر شک کے مذکور ہے۔

۶۴۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو عوانہ، ابو البشر، ابو سفیان، جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھروالوں سے سالن مانگا، تو کہنے لگے کہ سرکہ کے علاوہ ہمارے پاس کچھ نہیں، آپ نے سرکہ منگوایا اور اسی سے روٹی کھائی شروع کر دی، اور فرماتے جاتے، سرکہ اچھا سالن ہے، سرکہ اچھا سالن ہے۔

۶۵۰۔ یعقوب ابن ابراہیم دورقی، اسماعیل بن علیہ، ثقی بن

وَهَبٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ وَنَحْنُ نَحْبِي الْكِبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا أَوْ نَحْوَ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ *

(۶) بَابُ فَضِيلَةِ الْخَلِّ وَالْتَأْدَمِ بِهِ *

۶۴۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعَمَ الْأَدَمُ أَوْ الْإِدَامُ الْخَلُّ *

۶۴۸۔ وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قُرَيْشٍ بْنُ نَافِعٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ نِعَمَ الْأَدَمُ وَلَمْ يَشْكُ *

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأَدَمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نِعَمَ الْأَدَمُ الْخَلُّ نِعَمَ الْأَدَمُ الْخَلُّ *

۶۵۰۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ

سعید، طلحہ بن نافع، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے، خدمت گرامی میں چند روٹی کے ٹکڑے پیش کئے گئے، آپ نے فرمایا کچھ سالن ہے؟ **ہل خلد** نے کہا نہیں، بس کچھ سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سرکہ **ق** اچھا سالن ہے۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا، مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی اور طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے، مجھے بھی سرکہ سے محبت ہو گئی ہے۔

۶۵۱۔ نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، ثنی بن سعید، طلحہ بن نافع، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا، اور مجھے اپنے گھر لے گئے اور ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے بعد کا حصہ یعنی جابر اور طلحہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

۶۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حجاج بن ابی زئب، ابوسفیان طلحہ بن نافع، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ اوپر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔ میری جانب اشارہ کیا تو میں اٹھ کھڑا ہوا۔ حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چل دیے اور ازواج مطہرات میں سے کسی کے حجرے پر پہنچے اور پھر اندر تشریف لے گئے، اس کے بعد مجھے بھی اجازت دی تو میں بھی اندر چلا گیا، انہوں نے پردہ کر رکھا تھا، آپ نے فرمایا کچھ کھانا ہے؟ عرض کیا جی ہاں، پھر تین روٹیاں آپ کے سامنے لائی گئیں اور جھال کے دسترخوان پر رکھی گئیں آپ نے ایک روٹی لے کر اپنے سامنے رکھی، پھر دوسری لے کر میرے سامنے رکھ دی، اور پھر تیسری روٹی لے کر توڑی اور نصف اپنے آگے

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى مَنْزِلِهِ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فَلَقَا مِنْ خُبْرٍ فَقَالَ مَا مِنْ أَدَمٍ فَقَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ فَإِنَّ الْخَلَّ نَعْمُ الْأَدَمُ قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أَحِبُّ الْخَلَّ مِنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ أَحِبُّ الْخَلَّ مِنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ *

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ إِلَى مَنْزِلِهِ بَعَثَ حَدِيثَ ابْنِ عَلِيٍّ إِلَى قَوْلِهِ فَنَعْمُ الْأَدَمُ الْخَلَّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۶۵۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَى بَعْضَ حَجَرٍ نِسَائِهِ فَدَخَلَ ثُمَّ أَدْنَى لِي فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوا نَعَمْ فَأَتَيْتُ بِلَثَاثَةِ أَقْرَصَةٍ فَوَضَعْنَ عَلَى نَبِيِّ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ أَخَذَ الثَّلَاثَ

فَكَسَّرَهُ بَانْتِنٍ فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْ نِمْ ثُمَّ قَالَ هَلْ مِنْ أَدَمُ قَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوهُ فَنِعِمَّ الْأَدَمُ هُوَ *

رکھ لی اور نصف میرے آگے رکھ دی، پھر آپؐ نے فرمایا کچھ سالن ہے؟ حاضرین نے کہا نہیں، مگر کچھ سرکہ ہے، فرمایا تو لاؤ سرکہ بہتر سالن ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ حدیث سے سرکہ کی فضیلت اور کھانے کی چیزوں میں حاضرین کے درمیان مساوات اور پردہ کا ثبوت ثابت ہوتا ہے، خطابِ نبوی اور قاضی فرماتے ہیں معلوم ہوا کہ کھانے میں اعتدال رکھنا چاہیے اور ہمیشہ لذیذ اور مرغین چیزوں پر نظر نہ ہونی چاہیے مترجم کہتا ہے کہ بس مزالہی ہی زندگی میں ہے جو ملا کھالیا اور جو ملا پہن لیا۔

باب (۱۰۲) لہسن کھانے کا جواز۔

۲۵۳۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سہاک بن حرب، جابر بن سرہ، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کھانا آتا، آپ اس میں سے تناول فرماتے اور جو بچتا، وہ مجھے بھی بھیج دیتے، ایک مرتبہ آپؐ نے کھانا بھیجا اور اس میں سے کچھ تناول نہیں فرمایا تھا کیونکہ اس میں لہسن تھا، میں نے عرض کیا کیا لہسن حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا، نہیں، لیکن اس کی بو کی وجہ سے میں اسے پسند نہیں کرتا، میں نے عرض کیا، جو حضورؐ کو ناپسند ہے وہ مجھے بھی پسند نہیں ہے۔

۲۵۴۔ محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۵۵۔ حجاج بن الشاعر، احمد بن سعید بن صخر، ابو النعمان، ثابت، عاصم بن عبد اللہ بن حارث، ابی موسیٰ ابی ایوب، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آتے، تو آپؐ نیچے کے حصہ میں رہے، اور ابوایوب اوپر کے حصہ میں، ایک رات کو ابوایوب بیدار ہوئے اور بولے ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلتے ہیں چنانچہ رات کو بٹ کر ایک کونے میں ہو گئے، اس کے بعد ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر تشریف لے جانے کے متعلق عرض کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیچے

(۱۰۲) بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ الثُّومِ *

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنِّي فِيهَا ثُومًا فَسَأَلْتُهُ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ *

۶۵۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۶۵۵۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ وَاللَّفْظُ مِنْهُمَا قَرِيبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ فِي رِوَايَةٍ حَجَّاجُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو زَيْدٍ الْأَخْوَلُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّفْلِ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي الْعُلُوِّ قَالَ فَانْتَبَهَ أَبُو أَيُّوبَ لَيْلَةً فَقَالَ نَمَشِي فَوْقَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا

سعید، طلحہ بن نافع، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے، خدمت گرامی میں چند روٹی کے ٹکڑے پیش کئے گئے، آپ نے فرمایا کچھ سالن ہے؟ اہل خانہ نے کہا نہیں، بس کچھ سرکہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سرکہ تو اچھا سالن ہے۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا، مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی اور طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے، مجھے بھی سرکہ سے محبت ہو گئی ہے۔

۶۵۱۔ نصر بن علی جعفی، بواسطہ اپنے والد، ثنی بن سعید، طلحہ بن نافع، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا، اور مجھے اپنے گھر لے گئے اور ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے بعد کا حصہ یعنی جابر اور طلحہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

۶۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حجاج بن ابی زینب، ابوسفیان طلحہ بن نافع، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ اوپر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔ میری جانب اشارہ کیا تو میں اٹھ کھڑا ہوا۔ حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم چل دیے اور ازواج مطہرات میں سے کسی کے حجرے پر پہنچے اور پھر اندر تشریف لے گئے، اس کے بعد مجھے بھی اجازت دی تو میں بھی اندر چلا گیا، انہوں نے پردہ کر رکھا تھا، آپ نے فرمایا کچھ کھانا ہے؟ عرض کیا جی ہاں، پھر تین روٹیاں آپ کے سامنے لائی گئیں اور چھال کے دسترخوان پر رکھی گئیں آپ نے ایک روٹی لے کر اپنے سامنے رکھی، پھر دوسری لے کر میرے سامنے رکھ دی، اور پھر تیسری روٹی لے کر توڑی اور نصف اپنے آگے

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثَيْبٍ عَنْ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى مَنْزِلِهِ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فَلَقَا مِنْ خُبْرٍ فَقَالَ مَا مِنْ أَدَمٍ فَقَالُوا لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ فَإِنَّ الْخَلَّ نِعَمٌ الْأَدَمُ قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أَحِبُّ الْخَلَّ مِنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ أَحِبُّ الْخَلَّ مِنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ *

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَبِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِي إِلَى مَنْزِلِهِ بَعَثَ حَدِيثَ ابْنِ عُثَيْبٍ إِلَى قَوْلِهِ فَنِعَمٌ الْأَدَمُ الْخَلُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۶۵۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَى بَعْضَ حُجَرٍ نِسَائِهِ فَدَخَلَ ثُمَّ أَدِنَ لِي فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوا نَعَمْ فَأَتَيْتُ بِلَآئَةٍ أَقْرَصَةٍ فَوَضِعَنَ عَلَى نَبِيٍّ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ أَخَذَ الثَّالِثَ

رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَحْلِي فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوْتُ صَبْيَانِي قَالَ فَعَلَّيْهِمْ بِشَيْءٍ فَإِذَا دَخَلَ ضَيَّفْنَا فَأَطْفِئِ السَّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى لِيَأْكُلَ فَقَوْمِي إِلَى السَّرَاجِ حَتَّى تُطْفِئِيهِ قَالَ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ صَبِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ *

کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ ہمارے پاس پانی کے علاوہ کچھ نہیں، بالآخر آپؐ نے فرمایا جو شخص آج رات اس کی مہمانی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا، یہ سن کر ایک انصاری نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں، چنانچہ انصاری اس شخص کو لے کر گھر پہنچے بیوی سے پوچھا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا میرے پاس سوائے بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہیں، انصاری نے کہا کہ بچوں کو کسی چیز سے بہلا دو اور جب مہمان آئے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا کہ گویا ہم بھی کھا رہے ہیں جب مہمان کھانے کی طرف ہاتھ بڑھائے تو تم چراغ بجھا دینا، عرض سب لوگ بیٹھ گئے، مگر صرف مہمان نے ہی کھایا، جب صبح ہوئی تو دونوں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ نے (یہ سن کر) فرمایا آج رات جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ سلوک کیا، اللہ تعالیٰ نے اس پر تعجب کیا ہے۔

(فائدہ) یعنی اللہ کے فرشتوں نے تعجب کیا، یا اللہ نے اس کام کو پسند فرمایا، حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں، اگر ایسا ہو تو حضورؐ سے بڑھ کر کسی کا مقام نہیں اور صحابہ سے بڑھ کر کسی بیرونی کا درجہ نہیں۔ ہر ایک آسمان سے ماندہ اتر سکتا ہے، کیا ساری کراٹھیں، اور کارخانہ خدائی بیرونی کو مل گیا اور کیا ساری عبادتیں گیارہویں اور عرس ہی ہو گئیں کہ جن کا نام اللہ نے حکم دیا، اس کے رسول نے، اہل بدعت کے عقائد کے پیش نظر تو معاۃ اللہ نہ خدا کی حاجت باقی رہی اور نہ شریعت اور دین مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اللھم احفظنا۔

۶۵۷۔ ابو کریم محمد بن العلاء، کعب، طفیل بن مردان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری کے پاس مہمان آیا، اور اس کے پاس سوائے اپنے اور اپنے بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہ تھا، اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ بچوں کو سلا دو اور چراغ بجھا دو، اور کچھ تمہارے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دو، تب یہ آیت نازل ہوئی دیو ثرون علی انفسہم الخ یعنی اپنی راحت پر دوسروں کے آرام کو مقدم رکھتے ہیں اگرچہ خود محتاج ہوں۔

۶۵۸۔ ابو کریم، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد، ابو حازم،

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ صَبِيٌّ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوْتُهُ وَقُوْتُ صَبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوْمِي الصَّبِيَّةَ وَأَطْفِئِ السَّرَاجَ وَقَرَّبِي لِلصَّبِيِّ مَا عِنْدَكَ قَالَ فَتَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ (وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ) *

۶۵۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا اور آپ کے پاس مہمان نوازی کے لئے کچھ نہ تھا، آپ نے فرمایا، کون شخص ہے جو اس کی مہمانی کرتا ہے اللہ اس پر رحم فرمائے، ایک انصاری بولے جنہیں ابو طلحہ کہتے تھے میں کرتا ہوں، پھر وہ اسے اپنے گھر لے گئے بقیہ روایت جریر کی روایت کی طرح ہے اور اس میں نزول آیت کا بھی ذکر ہے، جیسا کہ کتب کی روایت میں ہے۔

۶۵۹۔ ابو بکر بن بن ابی شیبہ، شاہب بن سوار، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور تکلیف سے ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی چنانچہ ہم اپنے آپ کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کرتے تھے مگر کوئی ہم کو قبول نہیں کرتا تھا بالآخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ہمیں اپنے گھر لے گئے وہاں تین بکریاں تھیں، آپ نے فرمایا ان کا دودھ نکالو ہم سب ہی چیں گے، پھر ہم ان کا دودھ نکالتے اور ہر ایک ہم سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے اور آپ رات کو تشریف لاتے تو ایسی آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگے والا سن لے، پھر آپ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے اور پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اسے پیتے، ایک رات کو شیطان میرے پاس آیا اور میں اپنا حصہ پی چکا تھا، شیطان نے کہا کہ حضور تو انصار کے پاس جاتے ہیں اور وہ آپ کو تحفے دیتے ہیں اور جو آپ کو احتیاج ہوتی ہے وہ مل جاتا ہے، آپ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہوگی، میں آیا اور وہ دودھ پی لیا، جب دودھ پیٹ میں سا یا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب دودھ ملنے کی کوئی سبیل نہیں تو شیطان نے مجھے ندامت دلائی اور کہا تیری خرابی ہو تو نے کیا کام کیا، تو نے تو حضور کا حصہ پی لیا اب

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُضَيِّفَهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضَيِّفُهُ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُ هَذَا رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَذَكَرَ فِيهِ نَزُولُ آيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكَيْفَ *
۶۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْمِقْدَادِ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْنَانُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا ثَلَاثَةٌ أَغْنَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَبُوا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنَّا نَصِيبَهُ وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ قَالَ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّبَلِ فَيَسْلُمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْبَقِظَانَ قَالَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَأَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيَتَجَفَّوْنَ وَيَصِيبُ عَنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْحُرْعَةِ فَأَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا أَنُ وَعَلَيْتُ فِي بَطْنِي وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ قَالَ نَدَمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَبَحَلْتُ مَا صَنَعْتُ أَشْرَبْتُ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ

فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ
وَعَلَيَّ شِمْلَةٌ إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمِي خَرَجَ
رَأْسِي وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ
وَجَعَلَ لَا يَحِثُّنِي النَّوْمُ وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا
وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَخَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى
الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ
فَلَمْ يَحِثْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ
فَقُلْتُ أَلَا يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ فَقَالَ اللَّهُمَّ
أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي قَالَ
فَعَمَدْتُ إِلَى الشِّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ
الشِّفْرَةَ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْزَنِ أَيُّهَا أَسْمَنُ
فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا هِيَ حَافِلَةٌ وَإِذَا هُنَّ حُفْلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ
إِلَى إِنَاءٍ لَالٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ فَحَلَيْتُ فِيهِ
حَتَّى عُلِّتْ رَغْوَةٌ فَحَنَنْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْرَبْتُمْ شَرَابَكُمْ اللَّيْلَةَ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْرَبْتُ فَتَرَبَّ ثُمَّ
نَاوَلَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْرَبْتُ فَتَرَبَّ ثُمَّ
نَاوَلَنِي فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى وَأَصْبَتْ دَعْوَتَهُ صَحِجْتُ
حَتَّى أَقْبَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَدَى سَوَاتِكَ يَا مِقْدَادُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا
وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ أَفَلَا كُنْتَ
أَذَنْتَنِي فَنَوْقَطَ صَاحِبَيْنَا فَيَصْبِيَانِ مِنْهَا قَالَ

وہ آکر دودھ نہ پائیں گے تو تجھ پر بددعا کریں گے، تو تیری دنیا و
آخرت دونوں برباد ہو جائیں گی اور میں ایک چادر اوڑھے تھا
جب اسے پاؤں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب سر ڈھانکا تو پیر
کھل جاتے اور نیند بھی مجھے نہ آئی اور میرے ساتھی سو گئے اور
انہوں نے وہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا، آخر آپ
تشریف لائے اور معمول کے مطابق سلام کیا، پھر مسجد میں
آئے اور نماز پڑھی اس کے بعد دودھ کے پاس آئے اور برتن
کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا، آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا
میں سمجھا کہ اب آپ بددعا کریں گے اور میں تباہ ہو جاؤں گا،
آپ نے فرمایا الٰہی جو مجھے کھلائے تو اس کو کھلا جو مجھے پلائے
تو اس کو پلا، یہ سن کر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور
چھری اور بکریوں کی طرف چلا کہ جوان میں سے موٹی ہو، اسے
حضور کے لئے ذبح کروں دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھرا
ہے، میں نے آپ کے گھروالوں کا ایک برتن لیا جس میں دودھ
دوہتے تھے اور اس میں دودھ دوہا کہ اوپر تک جھاگ آگئی اور
اسے میں آپ کے پاس لے کر آیا، آپ نے فرمایا تو نے اپنے
حصہ کا دودھ رات کو پیا نہیں، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ دودھ پیچے آپ نے پیا، پھر مجھے دیا میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پیچے آپ نے
اور پیا، پھر مجھے دیا جب مجھے معلوم ہوا کہ آپ سیر ہو گئے ہیں
اور آپ کی دعا میں نے لی، اس وقت میں ہنسیاں تک
خوشی کی وجہ سے زمین پر لوٹ گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مقدار تو نے کوئی بری بات کی ہے؟ میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرا حال ایسا ہو اور میں نے یہ قصور کیا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت کا دودھ محض
رحمت الٰہی تھی تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ بیان کر دیا ہم اپنے
دونوں ساتھیوں کو بھی چکا دیتے وہ بھی یہ دودھ پی لیتے، میں نے
عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا

ہے اب مجھے کوئی پرواہ نہیں، جب میں نے اللہ کی رحمت حاصل کی اور آپ کے ساتھ کی کہ کوئی دوسرا ابھی اسے حاصل کرے۔
۶۶۰۔ اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شعیل، سلیمان بن مغیرہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۶۶۱۔ عبید اللہ بن معاذ عتیری، حامد بن عمر بکراوی، معتمر بن سلیمان بواسطہ اپنے والد، عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سوتیں آوی تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ میرے ساتھ ایک آوی تھا اس کے پاس ایک صاع یا اس کے بقدر آٹا نکلا، اس کو گوندھا گیا اس کے بعد ایک مشرک پر آگندہ پال، دراز قامت بکریاں پٹکا ہوا آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم فروخت کرو گے یا یونہی دو گے؟ اس نے کہا، نہیں بیچتا ہوں، آپ نے ایک بکری اس سے خریدی، اور اس کا گوشت تیار کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کچھ بھوننے کا حکم دیا، راوی بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم ایک سوتیں آدمیوں میں سے کوئی ایسا نہ بچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کا کھر کاٹ کر اسے نہ دیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اسی وقت دے دیا ورنہ اس کا حصہ رکھ چھوڑا اور دیا ویلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت نکالا اور پھر ہم بنے اس میں سے کھایا اور سیر ہو گئے، پیالوں میں بیچ گیا اور میں نے اسے اونٹ پر رکھ لیا اور کہا قال یعنی جس طرح راوی نے بیان کیا۔

فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثْتُ بِالْحَقِّ مَا أَبَالِي إِذَا أَصْبَتْهَا وَأَصْبَتْهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ *
۶۶۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُعَيْلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۶۶۱۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى جَمِيعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لَابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عَثْمَانَ وَحَدَّثَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْتَعًا طَوِيلٌ بَغَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِيعْ أَمْ عَطِيئَةٌ أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةٌ فَقَالَ لَا بَلْ نَبِيعُ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةٌ فَصَبِغَتْ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبُطْنِ أَنْ يُشَوَّى قَالَ وَابَيْمُ اللَّهُ مَا مِنَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةً إِلَّا حَزْرٌ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزْرَةٌ حَزْرَةٌ مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا حَبَا لَهُ قَالَ وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا مِنْهُمَا أَجْمَعُونَ وَشَبَعْنَا وَفَضَّلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبُعَيْرِ أَوْ كَمَا قَالَ *

(فائدہ) اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو عظیم الشان معجزوں کا ظہور اور اس کا بیان ہے ایک تو کھجی کا اس قدر زائد ہو جانا کہ ایک سوتیں آدمیوں کو مل گئی اور دوسرے ایک صاع آٹے کا بڑھ جانا، فسخان من اظہر المعجزۃ علیہ علیہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۶۶۲۔ عبید اللہ بن معاذ عتیری، حامد بن عمر بکراوی، محمد بن عبد اللہ قیس، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان،

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین کو لے جائے اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچوں یا چھٹے کو بھی لے جائے، اور حضرت ابو بکر تین آدمیوں کو لے آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو لے گئے اور حضرت ابو بکر تین آدمیوں کو لائے تھے (اس لئے کہ گھر میں) میں اور میرے والدین تھے، راوی بیان کرتے ہیں کہ شاید اپنی بیوی کو کہا اور ایک غلام جو میرے اور حضرت ابو بکر دونوں کے گھر میں تھا، عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر نے رات کا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا اور پھر نماز سے فارغ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے، یہاں تک حضورؐ سو گئے غرضیکہ بڑی رات گزرنے کے بعد کہ جتنا منظور خدا تھا ابو بکر گھر لوٹے، ان کی بیوی نے کہا تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے؟ حضرت ابو بکر نے کہا کہ تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا، انہوں نے کہا کہ مہمانوں نے تمہارے آئے بغیر کھانے سے انکار کر دیا انہوں نے تو مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا مگر وہ نہ کھانے میں غالب رہے۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں (ذر سے) چھپ گیا ابو بکر نے فرمایا او جاہل اور مجھے برا بھلا کہا اور مہمانوں سے کہا کھاؤ، خدا کرے برکت نہ ہو اور بخدا میں تو یہ کہی نہ کھاؤں گا، عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ بخدا ہم جو لقمہ اٹھاتے تھے نیچے سے اتنا ہی کھانا اور بڑھ جاتا تھا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا، حضرت ابو بکر نے اس کھانے کو دیکھا تو وہ اتنا ہی یا اس سے زیادہ ہو گیا تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا اے بنی فراس کی بہن یہ کیا ہے؟ بیوی نے کہا کہ میری خشکی چشم کی قسم کھانا تو پہلے سے بھی سہ گنا ہے، پھر حضرت ابو بکر نے اس میں سے کھایا اور فرمایا یہ قسم

الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَالْقَلْبُ
لِابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ
أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّفَةِ كَانُوا نَاسًا
فَقَرَاءَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ
بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ
بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ
جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ بِثَلَاثَةٍ قَالَ فَهَوَّ وَأَنَا
وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَذْرِي هَلْ قَالَ وَأَمْرَأَتِي وَخَادِمٌ
بَيْنَ بَيْنَا وَبَيْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ
تَعَسَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
لَبَثَ حَتَّى صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبَثَ حَتَّى
نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ
بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ
امْرَأَتُهُ مَا حَسْبُكَ عَنْ أَصْيَابِكَ أَوْ قَالَتْ
ضَيْفُكَ قَالَ أَوْ مَا عَشِيْتُهُمْ قَالَتْ أَبُوءَا حَتَّى
تَحْيَا قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَعَلُّوهُمْ قَالَ فَذَهَبْتُ
أَنَا فَاجْتَبَيْتُ وَقَالَ يَا غَنَظْرُ فَحَدِّثِي وَسَبِّ وَقَالَ
كُلُوا لَا هَيْبًا وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ
فَأَيْمُ اللَّهِ لَوْ كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبًّا مِنْ
أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتَّى شَبِعْنَا وَصَارَتْ
أَكْثَرُ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَظَنَرُ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ
فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ قَالَ لِامْرَأَتِي يَا
أُحْتُ نَبِيِّ فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةُ عَيْنِي
لَهَا الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ قَالَ
فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ

جو میں نے (غصہ میں) کھائی تھی شیطان کی طرف سے تھی، پھر ایک لقمہ اس میں کھایا اور اس کے بعد وہ کھانا حضور کی خدمت میں لے گئے چنانچہ کھانا صبح تک وہیں رہا، اس زمانہ میں ہمارا ایک قوم سے معاہدہ صلح تھا اور معاہدہ کی مدت ختم ہو چکی تھی تو حضور نے ہمارے بارہ افسر مقرر کئے اور ہر ایک کے ساتھ ایک خاص جماعت تھی کہ جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے کتنی تھی، غرضیکہ یہ کھانا حضور نے انہیں بھیج دیا اور سب نے سیر ہو کر اسے کھایا، اوکھا قال۔

الشَّيْطَانُ يَعْنِي يَجْعَلُهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلَ فَعَرَفْنَا أَنَّا عَشَرُ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَا اللَّهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ إِلَّا أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ *

(فائدہ) حضرت ابو بکرؓ نے بدو عا نہیں کی تھی بلکہ فرمایا تھا کہ کھانا کیوں کہ بے وقت ہے تو اس میں خوشگوار نہیں ہوگی اور نیز روایت میں حضرت ابو بکرؓ کی کرامت مذکور ہے اور کرامت اولیا کرام کی برحق ہے، باقی انشاء اللہ العزیز کرامت کی حقیقت آئندہ کسی فائدہ میں ذکر کروں گا۔

۶۶۳۔ محمد بن ثنی، سالم بن نوح الطرار، جریری، ابو عثمان، عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس مہمان اترے اور میرے والد رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باتیں کیا کرتے تھے، وہ چلے اور مجھ سے کہہ گئے کہ اے عبدالرحمن تم مہمانوں کی خبر گیری کرنا، جب شام ہوئی تو ہم نے مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا مگر انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور بولے جب تک گھروالا نہ آجائے گا اور ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھائے گا اس وقت تک ہم کھانا نہیں کھائیں گے میں نے کہا وہ تیز مزاج آدمی ہیں اگر آپ نہ کھائیں گے تو مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ان سے مجھے کوئی تکلیف نہ اٹھانی پڑے، مہمانوں نے پھر بھی انکار کیا جب صدیق اکبرؓ تشریف لائے تو پہلے مہمانوں ہی کے متعلق پوچھا، کیا تم مہمانوں سے فارغ ہو گئے؟ عرض کیا نہیں بخیر ابھی فارغ نہیں ہوئے، انہوں نے کہا، کیا میں نے عبدالرحمن کو حکم نہیں دیا تھا، عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ میں ان کے سامنے سے سرک گیا، انہوں نے پکارا عبدالرحمن میں سرک گیا تو بولے نالائق میں تجھے قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سنتا

۶۶۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الطَّرَارُ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا أَضْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ أَبِي يَتَحَدَّثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ افْرُغْ مِنْ أَضْيَافِكَ قَالَ فَلَمَّا أُمْسِنْتُ جِئْنَا بِقِرَاهِمُ قَالَ فَأَبَوْا فَقَالُوا حَتَّى يَجِيءَ أَبُو مَنَزِلَنَا فَيَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّهُ رَجُلٌ حَدِيدٌ وَإِنكُمْ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا خِفْتُ أَنْ يُبْصِيَنِي مِنْهُ أَدَى قَالَ فَأَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ أَفْرَعْتُمْ مِنْ أَضْيَافِكُمْ قَالَ قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا فَرَعْنَا قَالَ أَلَمْ أَمُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ قَالَ فَقَالَ يَا غَثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتُ تَسْمَعُ صَوْتِي إِلَّا جِئْتُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا لِي ذَنْبٌ هَؤُلَاءِ أَضْيَافُكَ فَسَلِّمُهُمْ قَدْ أَتَيْتُهُمْ

يَقْرَأُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يَطْعَمُوا حَتَّى تَحْيِيَ قَالَ فَقَالَ
مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قَرَأْتُمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو
بَكْرٍ فَوَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا فَوَاللَّهِ لَا
نَطْعَمُهُ حَتَّى تَطْعَمَهُ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ كَالشَّرِّ
كَاللَّيْلَةِ قَطُّ وَلَيْلَكُمْ مَا لَكُمْ أَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا
قَرَأْتُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْأُولَى فَمِنْ الشَّيْطَانِ
هَلُمُّوا قَرَأْتُمْ قَالَ فَحْيَى بِالطَّعَامِ فَسَمَى فَأَكَلَ
وَأَكَلُوا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَرُّوا
وَحَيْثُ قَالَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ بَلْ أَنْتَ أَبْرَهُمْ
وَأَخْبَرُهُمْ قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِي كَفَّارَةً *

ہے تو آج، میں حاضر ہو گیا اور عرض کیا خدا کی قسم میرا کوئی
قصور نہیں یہ آپ کے مہمان ہیں ان سے پوچھ لیجئے، میں نے
کھانا حاضر کر دیا مگر آپ کے آنے سے پہلے انہوں نے
کھانے سے انکار کر دیا، ابو بکرؓ نے کہا کیا بات ہے کہ آپ طعام
مہمان کیوں قبول نہیں کرتے، ابو بکرؓ نے کہا بخدا آج کی رات
میں کھانا نہیں کھاؤں گا، مہمانوں نے کہا کہ اگر آپ نہیں
کھائیں گے تو بخدا ہم بھی نہیں کھائیں گے، ابو بکرؓ نے کہا میں
نے ایسی بری رات کبھی نہیں دیکھی، افسوس آپ طعام مہمانی
کیوں قبول نہیں کرتے، کچھ دیر کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے
فرمایا میں نے جو قسم کھائی ہے وہ شیطانی تھی لاؤ کھانا لاؤ، اور کھانا
لایا گیا، ابو بکرؓ نے بسم اللہ کہہ کر کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا،
جب صبح ہوئی تو ابو بکرؓ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا
یا رسول اللہؐ مہمانوں کی قسم تو چچی ہوئی اور میری جھوٹی یہ کہہ
کر واقعہ بیان کیا، آپؐ نے فرمایا نہیں تمہاری قسم سب سے
زیادہ پوری ہوئی اور تم سب سے زیادہ سچے ہو، عبد الرحمن کہتے
ہیں کہ مجھے ان کے کفارہ دینے کا علم نہیں ہے۔

باب (۱۰۴) قلیل کھانے میں مہمان نوازی کی
فضیلت۔

۶۶۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو کافی ہوتا
ہے اور تین کا کھانا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔

۶۶۵۔ اسحاق بن ابراہیم، روح بن عبادہ (دوسری سند) یحییٰ بن
حبیب، روح، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ
عنه سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرماتے تھے ایک کا
کھانا، دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو کافی ہوتا ہے اور چار کا آٹھ

(۱۰۴) بَابُ فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ
الْقَلِيلِ *

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَعَامُ الثَّلَاثِينَ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ
كَافِي الْأَرْبَعَةِ *

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ
بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ
حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو
الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آدمیوں کو کافی ہے اور ابواسحاق کی روایت میں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ ہے "سمعت" کا نہیں۔

۶۶۶۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان (دوسری سند) محمد بن ثنی، عبدالرحمن، سفیان، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۶۶۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاذیہ، اعش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کر جاتا ہے اور دو کا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔

۶۶۸۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کر جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار کو کافی ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہے۔

(فائدہ) یہ روایتوں میں اختلاف اور مواقع کے اعتبار سے بیان کیا جا رہا ہے اور ابی شرح صحیح مسلم جلد خامس میں ہے کہ مقصود اس سے غذا حاصل کرنا اور کفایت کر جاتا ہے، سیر ہونے اور پیٹ بھر جانے کو بیان نہیں کیا جا رہا اور نیز روایات سے معلوم ہوا کہ کھانے پر اجتماع مستحب ہے کیونکہ اجتماع کی صورت میں برکت کا نزول ہوتا ہے اور معجم طبری میں ابن عمر کی روایت ہے "کلوا حیوا ولا تفرقوا" لہذا انہما کھانے سے یہ بہتر ہے کہ دوسرے کو بھی ساتھ شریک کر لیں اسی طرح اگر دو کھا رہے ہوں تو تیسرے یا چوتھے کو بھی شامل کر لیں اسی ترتیب کے مطابق جیسا کہ روایات میں مذکور ہوا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب (۱۰۵) مومن ایک آمنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ وَفِي رَوَايَةٍ اِسْحَقُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ *

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سَفِيَانُ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفِيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ *

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْأَحْزَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ *

۶۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي أَرْبَعَةً وَطَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةً *

(۱۰۵) بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ *

۶۶۹۔ زبیر بن حرب، محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحیی القطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کافرسات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے (۱)۔

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْتَنَى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ *

۶۷۰۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوسعادہ، ابن نمیر، عبید اللہ۔ (تیسری سند) محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۶۷۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَوْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

(۱) علامہ نے بیان کیا ہے کہ ہر ایک آدمی کی سات آنتیں ہوتی ہیں ایک معدہ اور تین آنتیں بائیں اور تین موٹی، کافر حرص و طمع کی وجہ سے ان سب کو پر کرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی آنت کا بھرتا کفایت کر جاتا ہے، بشرطیکہ مومن کامل ہو مسلمان یعنی صرف کلمہ گو نہ ہو۔

۶۷۱۔ ابو بکر بن خالد الباہلی، محمد بن جعفر، شعبہ، واقد بن محمد بن زید، نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک مسکین کو دیکھا کہ اس کے سامنے کھانا رکھا جاتا تھا اور وہ کھانا جاتا تھا غرضیکہ بہت کھا گیا، تب انہوں نے فرمایا کہ یہ میرے پاس نہ آئے کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ کافرسات آنتوں میں کھاتا ہے۔

۶۷۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا قَالَ رَأَى ابْنُ عُمَرَ مِسْكِينًا فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَجَعَلَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ لَا يَدْخُلُنْ هَذَا عَلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ *

(۱) اس حدیث کی شرح میں محدثین کے مختلف اقوال بیان کئے گئے ہیں (۱) یہ بات متعین کافر کے بارے میں ہے عام کفار کے لئے نہیں ہے۔ (۲) مومن صرف حلال کھاتا ہے جبکہ کافر حلال و حرام کھاتا ہے اس لئے وہ زیادہ کھاتا ہے۔ (۳) یہ حدیث غالب کے اعتبار سے ہے کہ عام طور پر کافر زیادہ اور مومن کم کھاتا ہے۔ (۴) کفر اور ایمان کا تقاضا بیان کرنا مقصود ہے کہ کفر کا تقاضا زیادہ کھانا ہوتا ہے کیونکہ کفار کے سامنے صرف دنیاوی دنیا ہے جبکہ ایمان کا تقاضا کم کھانا ہوتا ہے۔

۶۷۲۔ محمد بن ثقی، عبد الرحمن، سفیان، ابو الزبیر، حضرت جابر، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

۶۷۳۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد سفیان، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی حضرت ابن عمر کا ذکر نہیں۔

۶۷۴۔ ابو کرب، ابو سامہ، برید، بواسطہ اپنے جد امجد، حضرت ابو موسیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

۶۷۵۔ قتیبہ، عبد العزیز بن محمد، علماء، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۶۷۶۔ محمد بن رافع، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا، آپ نے اس کی ضیافت فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کے دودھ دوہنے کا حکم دیا چنانچہ وہ دوہا گیا وہ پی گیا، پھر دوسری کا حکم دیا، اس کا بھی دودھ پی گیا، پھر تیسری کا وہ بھی پی گیا حتیٰ کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر اگلے دن وہ مسلمان ہو گیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کے دودھ کا حکم دیا، وہ دوہا گیا چنانچہ وہ پی گیا، پھر دوسری کا حکم دیا تو وہ اس کے دودھ کو پورا نہ کر سکا، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن

۶۷۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ *

۶۷۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عُمَرَ *

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ *

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۶۷۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَخْرَى فَشَرِبَهُ ثُمَّ أَخْرَى فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَاسْتَمَرَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَمِمْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَى

وَاجِدٌ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ * ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے فرمایا ہے یہ احادیث اسی کافر کے بارے میں مختص ہیں ہر ایک کا یہ حکم نہیں ہے (کذا فی النووی ج ۵ ص ۱۷۶) امام قرطبی فرماتے ہیں، شہوات طعام سات ہیں۔ (۱) شہوت طبع (۲) شہوت نفس (۳) شہوت عین (۴) شہوت نم (۵) شہوت اذن (۶) شہوت انف (۷) شہوت جوع، ساتویں شہوت جو بھوک کی ہے مومن اسی کو پورا کرتا ہے، لیکن کافر تو وہ ان ساتوں شہوتوں کو پورا کرتا ہے اور حضرت ابن عمرؓ نے جو اس مسکین کے متعلق فرمایا کہ اسے میرے پاس نہ آنے دینا کیونکہ اس نے کفار سے مشابہت اختیار کی ہے، اس لئے مومن کامل کی شان تو کم کھانا یعنی زہادت ہے اور زیادتی طعام تو کفار کا شیوہ ہے، واللہ اعلم۔

(۱۰۶) بَابُ لَا يَعْيبُ الطَّعَامَ * باب (۱۰۶) کھانے میں عیب نہ نکالنا چاہئے۔

۶۷۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَحْزَانُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَى شَيْئًا أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ * ۶۷۷- یحییٰ بن یحییٰ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعش، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، (۱) آپؐ کی طبیعت چاہتی تو تناول فرمالیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

۶۷۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشِي بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ * ۶۷۸- احمد بن یونس، زہیر، سلیمان، اعش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۶۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ الْحَضْرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * ۶۷۹- عبد بن حمید، عبد الرزاق، عبد الملک بن عمرو، عمر بن سعد، ابو داؤد الحضری، سفیان، اعش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۶۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَمَرُو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى آلِ جَعْفَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ * ۶۸۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، محمد بن شیبہ، عمر وناقہ، معاویہ، اعش، ابو یحییٰ مولیٰ آل جعدہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپؐ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نکالا جو آپؐ کی طبیعت چاہتی تو تناول فرمالیتے اگر نہ چاہتی تو خاموش رہتے۔

(۱) کھانے میں عیب نہ نکالنے سے مقصود کھانے کی تحقیر ہو یا نعمت کی ناشکری ہو یا کھانا بنانے والے کی تحقیر ہو تو مکروہ ہے اور اگر بنانے والے کی اصلاح کیلئے اس طریقے سے ہو جس میں اس کی دل شکنی نہ ہو تو جائز ہے اور اسی طرح اگر عیب نکالنا مقصود نہ ہو صرف کسی چیز کے بارے میں اپنی طبیعت یا پسندیدگی ظاہر کرنا ہو تو اس کی بھی مبالغہائیں ہے بشرطیکہ نعمتوں کی ناشکری کا پہلو اس میں نہ پایا جاتا ہو۔

كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَهِهِ سَكَتَ *
 ۶۸۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
 قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي
 حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِعَيْنِهِ *

(۱۰۷) بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ أَوَانِي
 الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَغَيْرِهِ
 عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ *

۶۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
 عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
 الصَّدِيقِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا
 يُحَرِّجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ *

۶۸۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ زُمْعٍ عَنْ
 اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ
 السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ عَنْ
 أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
 شَيْبَةَ وَالزَّوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
 مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ
 حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ
 فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِعَيْنِهِ

۶۸۱- ابو کریب، محمد بن ثنی، ابو معاویہ، اعمش، ابو حازم،
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۱۰۷) مرد اور عورت کو سونے اور چاندی
 کے برتنوں کا کھانے اور پینے وغیرہ میں استعمال
 حرام ہے۔

۶۸۲- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، زید بن عبد اللہ، عبد اللہ بن
 عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ
 جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ
 غٹ جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

۶۸۳- قتیبہ، محمد بن زعم، علی بن حجر سندی، اسماعیل بن علیہ، ایوب۔
 (دوسری سند) علی بن حجر سندی، اسماعیل بن علیہ، ایوب۔
 (تیسری سند) ابن نمیر، محمد بن بشر۔
 (چوتھی سند) محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید۔
 (پانچویں سند) ابو کریم بن ابی شیبہ، ولید بن شجاع، علی بن مسہر،
 عبید اللہ۔
 (چھٹی سند) محمد بن ابی بکر المقدی، فضل بن سلیمان، موسیٰ
 بن عقبہ۔

(ساتویں سند) شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، عبد الرحمن
 بن السراج، نافع سے مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح
 نافع کی سند کے ساتھ سابق حدیث مروی ہے، باقی علی بن
 مسہر کی روایت میں عبید اللہ سے یہ زیادتی مروی ہے کہ جو کوئی

کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی اور سونے کے برتن میں، باقی ابن مسہر کی روایت کے علاوہ کھانے اور سونے کے برتن کا کسی روایت میں ذکر نہیں ہے۔

۶۸۴۔ زید بن یزید، ابو معن الرقاشی، ابو عاصم، عثمان بن مرہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سونے اور چاندی کے برتن میں پیا، اس نے پیٹ میں جہنم کی آگ بھری۔

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ذِكْرُ الْأَكْلِ وَالذَّهَبِ إِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ *
۶۸۴ - وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مَرْوَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجْرُجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام کا اجماع ہے کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے اور تمام ضروریات میں استعمال کرنا حرام ہے حتیٰ کہ سرمدانی اور سلائی تک بھی سونے اور چاندی کی استعمال کرنا حرام ہے۔ (کووی جلد ۲ ص ۱۸۷)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب اللباس والزینة (۱)

(۱۰۸) بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ اِنَاءِ
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ عَلَى الرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ
وَحَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ عَلَى الرَّجُلِ
وَاِبَاحَتِهِ لِلنِّسَاءِ *

۶۸۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ
أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ
ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ يُونُسَ
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ
سُوَيْدٍ بْنُ مَقْرُونٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْكِرَاءِ بْنِ
عَازِبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

باب (۱۰۸) مردوں اور عورتوں کو سونے اور
چاندی کے برتنوں کے استعمال کی حرمت اور
سونے کی انگوٹھی اور ریشم مردوں پر حرام اور
عورتوں کو اس کی اجازت۔

۶۸۵- یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، ابو خثیمہ، اشعث بن ابی الشعثاء (دوسری
سند) احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہری، اشعث، معاویہ بن سوید
بن مقرن بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازبؓ کے
پاس گیا تو میں نے ان سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات چیزوں کا حکم دیا اور سات
چیزوں سے منع فرمایا، ہمیں حکم دیا ہے (۱) بیماری کی عیادت کرنے

(۱) انسانی ضروریات میں کھانے پینے کے بعد سب سے اہم چیز لباس ہے جس سے ستر عورت، خوبصورتی اور سردی گرمی سے بچاؤ کا سامان
ہوتا ہے۔ چونکہ دین اسلام دین فطرت ہے جس میں زندگی کے تمام شعبوں کے متعلق تعلیمات موجود ہیں اس لئے شریعت اسلامیہ میں
لباس کے بارے میں بھی تعلیمات موجود ہیں جو مقدمات اور اصول کی صورت میں ہیں۔ شریعت نے کسی خاص قسم کا، خاص ہیئت کا لباس
ضروری قرار نہیں دیا بلکہ چند اصول تعلیم فرمائے ہیں جن کی رعایت کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے، وہ یہ ہیں:

(۱) مرد و عورت کے لئے اپنے جسم کے جتنے حصے کا چھپانا ضروری ہے وہ لباس اس حصے کو چھپانے والا ہو لہذا اگر وہ حصہ یا اس کا کچھ حصہ اس
لباس سے باہر ہے یا لباس بہت باریک ہے جس سے وہ حصہ نظر آتا ہے یا لباس بہت تنگ ہے جس سے اعضاء کی بناوٹ معلوم ہوتی ہے تو ایسا
لباس جائز نہیں ہے۔

(۲) لباس باعث زینت بھی ہے۔ قرآن کریم میں بھی لباس کا یہ مقصد بیان فرمایا ہے چنانچہ اپنی استطاعت کے مطابق لباس ایسا ہونا چاہیے
جو زینت کا باعث بنے۔

(۳) لباس سے مقصود اظہار تکبر اور ریاء نہ ہو۔

(۴) فاسق اور کافروگوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے کے ارادے سے ان جیسا لباس نہ پہننا جائے۔

(۵) مردوں کے لئے ریشم کا لباس حرام ہے اسی طرح مردوں کے لئے اسباب ازار بھی ممنوع ہے۔

(۶) لباس میں مردوں کے لئے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا اور عورتوں کے لئے مردوں کی مشابہت اختیار کرنا بھی ممنوع ہے۔

کا (۲) جنازہ کے پیچھے جانے کا (۳) چھینکے والے کی چھینک کا جواب دینے کا (۴) قسم پوری کرنے کا (۵) اور مظلوم کی مدد کرنے کا (۶) دعوت قبول کرنے کا (۷) اور سلام کے پھیلانے کا، اور منع کیا ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے (۲) چاندی کے برتن میں پینے سے (۳) ریشمی کدوں پر بیٹھنے سے (۴) قسی کے کپڑے پہننے سے (۵) اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور (۶) استبرق اور (۷) کو بیاج پہننے سے۔

(قائد) قسی ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے جو کہ مصر کے شہروں میں سے مقام قس کا بنا ہوتا ہے، واللہ اعلم۔

۶۸۶۔ ابوالریح الحنفی، ابو عوانہ، ابو سعید بن سلیم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے مگر اس حدیث میں ”قسم پوری کرنے کا“ ذکر نہیں ہے اور اس کے بجائے گم شدہ چیز کو ڈھونڈنے کا تذکرہ ہے۔

۶۸۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، شیبانی، ابو سعید بن ابی العلاء سے اسی سند کے ساتھ زہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور اس میں ”ابرار القسم“ (قسم کو پورا کرنا) بغیر شک کے مذکور ہے اور حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا، اس لئے کہ جو شخص دنیا میں چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ آخرت میں چاندی کے برتن میں نہیں پئے گا۔

۶۸۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن ابی شیبہ، ابوالساق شیبانی، لیث بن ابی سلیم، ابو سعید بن ابی العلاء سے ان ہی سندوں کے ساتھ روایت مروی ہے باقی جریر اور ابن مسہر کی زیادتی مذکور نہیں ہے۔

۶۸۹۔ محمد بن یحییٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللَّهِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعِ أَمْرًا بَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْحَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوْ الْمُقْسِمِ وَنَضْرِ الْمَظْلُومِ وَإِحَابَةِ الدَّاعِيِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ أَوْ عَنْ تَحْنَمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شَرْبِ بِالْفِضَّةِ وَعَنْ الْمَيَازِ وَعَنْ الْقَسِيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالذِّيَّاجِ *

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَنَكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوْ الْمُقْسِمِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَجَعَلَ مَكَانَهُ وَإِسْنَادَ الضَّالِّ *

۶۸۷۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ إِبْرَارَ الْقَسَمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَعَنْ الشَّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ *

۶۸۸۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ وَلَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ جَرِيرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ *

۶۸۹۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنِي بَهْرٌ قَالُوا جَمِيعًا
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِمْ
وَمَعْنَى حَدِيثِهِمْ إِلَّا قَوْلَهُ وَإِفْشَاءَ السَّلَامِ فَإِنَّهُ قَالَ
بَذَلَهَا وَرَدَّ السَّلَامَ وَقَالَ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ
أَوْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ *

۶۹۰- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ آدَمَ وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِهِمْ وَقَالَ وَإِفْشَاءِ
السَّلَامِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ *

۶۹۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَهْلٍ بِنِ
إِسْحَقَ بْنِ مُحَمَّدٍ بِنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُهُ عَنْ أَبِي
فَرَوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ
حَدِيثِهِ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى حَدِيثُهُ فَجَاءَهُ دِهْقَانٌ
بِشَرَابٍ فِيهِ إِنَاءٌ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي
أُخْبِرُكُمْ أَنِّي قَدْ أَمَرْتُهُ أَنْ لَا يَسْقِيَنِي فِيهِ فَإِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا
فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيَّاجَ
وَالْحَرِيرَ فَإِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

(چوتھی سند) عبدالرحمن بن بشر، بہر، شعبہ، اشعث بن سلیم
سے ان ہی سندوں اور ان ہی روایات کے ہم معنی روایت
مروی ہے باقی اس میں سلام پھیلانے کے بجائے سلام کا جواب
دینا آیا ہے اور یہ ہے کہ ہمیں سونے کی انگوٹھی یا سونے کے
چھلے سے منع فرمایا ہے۔

۶۹۰- اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، عمرو بن محمد، سفیان،
اشعث بن ابی الشعثاء سے ان ہی سندوں کے ساتھ روایت
مروی ہے باقی اس میں ”افشاء السلام“ اور ”خاتم الذهب“ کے
لفظ بغیر شک کے مذکور ہیں۔

۶۹۱- سعید بن عمرو بن سہل بن اسحاق بن محمد بن الاشعث بن
قیس، سفیان بن عیینہ، ابوفروہ، عبد اللہ بن حکیم بیان کرتے
ہیں کہ ہم مدائن میں حضرت حدیفہ کے ساتھ تھے تو حدیفہؓ
نے پانی مانگا، ایک گاؤں والا ایک چاندی کے برتن میں پانی لایا،
انہوں نے پھینک دیا اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں اس
سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں پانی نہ لانا اس لئے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونے اور چاندی کے
برتنوں میں مت پیو اور دیباج اور حریر کو مت پہنو کیونکہ یہ
کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں
قیامت کے دن۔

(فائدہ) مدائن بغداد کے قریب ایک بڑا شہر ہے جسے نو شیر وان نے بنایا تھا، امام بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ مدائن وجہ کے کنارے ایک
بڑا شہر ہے بغداد اور مدائن کے درمیان سات فرسخ کا فاصلہ ہے اور فارس کے بادشاہوں کا مسکن یہی شہر رہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنه کی خلافت میں حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے یہ شہر فتح ہوا۔ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ
کے زمانہ خلافت میں وہاں پر حضرت حدیفہؓ عامل اور گورنر تھے اور وفات تک عامل رہے۔ اسی شہر میں حضرت حدیفہؓ کی قبر ہے۔ واللہ اعلم
بالصواب۔

۶۹۲- ابن ابی عمر، سفیان، ابوفروہ جعفی، عبد اللہ بن حکیم بیان
کرتے ہیں کہ ہم حضرت حدیفہؓ کے ساتھ مدائن میں تھے اور

۶۹۲- وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
أَبِي فَرَوَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

حسب سابق روایت مروی ہے، باقی روایت میں قیامت کا ذکر نہیں ہے۔

۶۹۳۔ عبد الجبار بن العلاء، سفیان، ابن ابی نعیم، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حذیفہ، یزید، ابن ابی لیلیٰ، حذیفہ، ابو فروہ، عبد اللہ بن حکیم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدائن میں تھے اور حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اس میں قیامت کے دن کا تذکرہ نہیں ہے۔

۶۹۴۔ عبید اللہ بن معاذ عمیری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حکم، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ کے ساتھ میں بھی موجود تھا کہ انہوں نے مدائن میں پانی مانگا تو ایک آدمی چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا قیہ حدیث ”ابن حکیم عن حذیفہ“ کی روایت کی طرح ہے۔

۶۹۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، بوکح۔

(دوسری سند) ابن شقی، ابن بشار، محمد بن جعفر۔

(تیسری سند) محمد بن شقی، ابن ابی عدی۔

(چوتھی سند) عبد الرحمن بن بشر، بہز، شعبہ سے معاذ کی روایت اور اس کی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے باقی معاذ کے علاوہ کسی نے روایت میں یہ بیان نہیں کیا کہ میں حضرت حذیفہؓ کے ساتھ موجود تھا صرف اتنا ذکر کیا ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے پانی مانگا۔

۶۹۶۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور۔

(دوسری سند) محمد بن شقی، ابن ابی عدی، ابن عون، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سابقہ روایات کے مطابق

عُكِمَ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ حَذِيفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۶۹۳۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوَّلًا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حَذِيفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ سَمِعَهُ مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حَذِيفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا أَبُو فَرَوَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُكَيْمٍ فَظَنَنْتُ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حَذِيفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۶۹۴۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعُمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ شَهِدْتُ حَذِيفَةَ اسْتَسْقَى بِالْمَدَائِنِ فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حَذِيفَةَ *

۶۹۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا بِهِزٌ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَإِسْنَادِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ شَهِدْتُ حَذِيفَةَ غَيْرَ مُعَاذٍ وَحَدَّهِ إِنَّمَا قَالُوا إِنَّ حَذِيفَةَ اسْتَسْقَى *

۶۹۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

حدیث نقل کرتے ہیں۔

لَيْلَى عَنْ حَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثٍ مَنْ ذَكَرْنَا *

۶۹۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سیف، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں کہ حدیث نے پانی مانگا تو ایک مجوسی چاندی کے برتن میں ان کے لئے پانی لے کر آیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے حریر اور دیباخت مت پہنو، اور سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ کھاؤ ان کی رکابیوں میں کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں فساد کے لئے ہیں۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ اسْتَسْقَى حَدِيثَهُ فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا *

(فائدہ) امام عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث دال ہے دیباخت اور حریر کی حرمت اور ایسے ہی سونے اور چاندی کے برتنوں کی حرمت پر، اور یہی اکثر محدثین اور ائمہ اربعہ کا مسلک ہے، امام نووی شرح صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۸۸ پر فرماتے ہیں کہ حریر اور استبرق اور دیباخت کی حرمت پر ائمہ کرام کا اجماع ہے کہ یہ مردوں کے لئے حرام ہے اور احادیث صحیحہ اس پر دال ہیں اور قسطلانی شارح صحیح بخاری فرماتے ہیں کہ ریشتی کپڑا مردوں پر حرام ہے اور علت حرمت تقاضا اور تکبر ہے اور پھر یہ کہ اس قسم کے کپڑے زینت کے لئے ہیں جو مردوں کی شان کے مطابق نہیں ہے اور ابن زبیر کے نزدیک مرد اور عورت دونوں کو پہننا حرام ہے، باقی پھر اس بات پر اجماع ہو گیا ہے کہ اس قسم کے کپڑوں کا مردوں کے لئے پہننا حرام اور عورتوں کو جائز ہے، لہذا قال القاضی رحمہ اللہ۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةَ سِمْرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا لِلنَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَلَوْ قَدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَّةٌ فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْنِي بِهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عِطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا

۶۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مسجد کے دروازے پر ایک ریشتی جوڑا دیکھا تو عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور باہر کے لوگ جس وقت آپ کے پاس آتے تو آپ اسے پہن لیتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو وہ پہننے کا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے کئی جوڑے آئے آپ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو دے دیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے یہ پہناتے ہیں اور آپ ہی نے عطارد (بیچنے والے) کے جوڑے میں ایسا فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کے لئے نہیں دیا تھا چنانچہ حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے شرک بھائی کو جو مکہ میں تھا

دے دیا۔

عُمَرُ أَخَا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ *

۶۹۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ
 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
 ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ
 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح
 وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ
 مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُفَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَنَحُو حَدِيثَ مَالِكٍ *

۷۰۰۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع، حضرت ابن
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے عطارد
 جیسی کو بازار میں ایک ریشتی جوڑا رکھے ہوئے دیکھا اور وہ ایسا
 شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا تھا اور ان سے روپیہ
 وصول کرتا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم میں نے عطارد کو دیکھا ہے کہ اس نے بازار میں بیچنے کے
 لئے ایک ریشتی جوڑا رکھا ہے اگر آپ اسے خرید لیں اور جب
 عرب کے وفد آپ کے پاس آیا کریں تو آپ اسے پہن لیا
 کریں تو بہتر ہو۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میرا خیال ہے جمعہ
 کے دن بھی پہننے کے متعلق فرمایا، تو آپ نے حضرت عمرؓ سے
 فرمایا دنیا میں ریشم وہ پہننے کا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں
 اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند ریشتی
 جوڑے آئے حضور نے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو بھیجا اور ایک
 اسامہ بن زید کو بھیجا اور ایک حضرت علیؓ کو بھیجا اور فرمایا کہ
 اسے پہنا کر اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنادینا، حضرت عمرؓ اس
 جوڑے کو اٹھا کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا
 رسول اللہ آپ نے یہ جوڑا میرے پاس بھیجا ہے حالانکہ کل
 عطارد کے جوڑے کے متعلق وہ فرمایا تھا، پھر شاد فرمایا میں نے
 تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ خود پہنو بلکہ اس لئے بھیجا

۷۰۰۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ
 بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى
 عُمَرُ عَطَّارًا التَّمِيمِيَّ يَبِيعُ بِالسُّوقِ حُلَّةَ
 سَبْرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْنَى الْمُلُوكَ وَيُصِيبُ
 مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ
 عَطَّارًا يَبِيعُ فِي السُّوقِ حُلَّةَ سَبْرَاءَ فَلَوْ
 اشْتَرَيْتَهَا فَلَبَسْتُهَا لَوْفُودِ الْعَرَبِ إِذَا قَدِمُوا
 عَلَيْكَ وَأَطْنَهُ قَالَ وَلَبَسْتُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ
 لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ
 الْحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ
 فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلِّ سَبْرَاءَ فَبَعَثَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ
 وَبَعَثَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَأَعْطَى عَلِيَّ
 بْنُ أَبِي طَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ شَقَقَهَا خُمْرًا بَيْنَ
 نِسَائِكَ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتَيْهِ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهِذِهِ وَقَدْ قُلْتَ بِالْأَمْسِ
 فِي حُلَّةِ عَطَّارٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ
 بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ
 لِتُصِيبَ بِهَا وَأَمَّا أُسَامَةُ فَرَأَحَ فِي حُلَّتَيْهِ فَنَظَرَ

تھا کہ اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اسامہ وہی جوڑا پہن کر حاضر ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نظر بھر کر دیکھا جس سے انہوں نے پہچان لیا کہ میری یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار معلوم ہوئی ہے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ مجھے کیا دیکھتے ہیں، آپ ہی نے تو مجھے یہ بھیجا تھا، آپ نے فرمایا میں نے اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم خود پہنو بلکہ اس لئے بھیجا تھا کہ اس کو چھڑا کر اپنی عورتوں کے لئے اوڑھنیاں بنالو۔

۷۰۱۔ ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بازار میں استبرق کا ایک جوڑا بکنا ہوا دیکھا اس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے خرید لیجئے اور عید کے دن اور وفود کی آمد پر اسے پہن لیا لیجئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، پھر حضرت عمرؓ جتنا منظور خدا تھا ٹھہرے رہے، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک دیباغ کا جبہ بھیجا، حضرت عمرؓ اسے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو فرمایا تھا یہ اس شخص کا لباس ہے، یادہ شخص پہنتا ہے کہ جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے، پھر آپ نے مجھے یہ کیوں بھیجا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو اسے بیچ دے اور اس کی قیمت اپنے کام میں لا۔

۷۰۲۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۷۰۳۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابو بکر بن حفص،

إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا عَرَفَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ فَأَنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ لِإِبْسَاسِهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَشَقَّقَهَا حُمْرًا بَيْنَ نِسَائِكَ *

۷۰۱۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ وَحَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ خُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرِقٍ تَبَاعَ بِالسُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْتَعِ هَذِهِ فَتَحْتَلَّ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوَفْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِنْ لَا خَلْقَ لَهُ قَالَ فَلَيْتَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَبَّةٍ دِيْبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِنْ لَا خَلْقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ ثُمَّ أُرْسِلْتَ إِلَيَّ بِهِذِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعْهَا وَتَصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ *

۷۰۲۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۷۰۳۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى

سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے خاندان عطار کے ایک شخص کو دیباچ یا حریر کا قبا پہنے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر آپ اسے خرید لیتے تو بہتر تھا، آپ نے فرمایا اس کو وہی لوگ پہنتے ہیں جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں پھر حضورؐ کے پاس ایک ریشمی جوڑا تھا میں آیا، تو آپ نے وہ میرے پاس بھیج دیا، میں نے عرض کیا کہ یہ آپ نے میرے پاس بھیج دیا ہے اور میں آپ سے سن چکا ہوں کہ جو آپ نے اس باب میں فرمایا تھا فرمایا میں نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ تو اس سے (بچ کر کسی مشرک سے) فائدہ اٹھالے۔

۷۰۴۔ ابن نمیر، روح، شعبہ، ابو بکر بن حفص، سالم بن عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاندان عطار کے ایک آدمی کو دیکھا اور یحییٰ بن سعید کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ میں نے انہیں اس لئے بھیجا تھا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ، اس لئے نہیں بھیجا کہ تم اسے پہنو۔

۷۰۵۔ محمد بن یحییٰ، عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن ابی اسحاق بیان کرتے ہیں کہ سالم بن عبد اللہ نے مجھ سے استبرق کے متعلق دریافت کیا میں نے کہا وہ سنگین اور سخت دیباچ ہے، سالم نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کے پاس استبرق کا جوڑا دیکھا تو اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے باقی اس روایت کے اخیر میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں نے تجھے اس لئے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کرے۔

۷۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، عبد الملک، عبد اللہ سے روایت ہے جو مولیٰ ہیں اسماء بنت ابی بکر الصدیقؓ کے اور عطار کے لڑکے کے ماموں ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء نے

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَطَّارٍ قَبَاءَ مِنْ دِيْبَاجٍ أَوْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اشْتَرَيْتَهُ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَأَهْدِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سَيِّرَاءٍ فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ قَالَ قُلْتُ أُرْسَلَتْ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتُ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَسْتَمِيعَ بِهَا *

۷۰۴۔ وَحَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَطَّارٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَسْتَمِيعَ بِهَا وَلَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا *

۷۰۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْإِسْتَبْرَقِ قَالَ قُلْتُ مَا غَلْظَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَخَشَنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةَ مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَسْمِعَ بِهَا مَالًا *

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ

مجھے عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا اور کہلویا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم تین چیزوں کو حرام کہتے ہو، کپڑے کے ربشی نقش و نگار کو، اور سرخ گدیے (زمین پوش) کو تیسرے تمام رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کو، عبد اللہ نے جواب دیا کہ تم نے جو رجب کے روزوں کا ذکر کیا ہے تو جو شخص (ایام تشریق کے علاوہ) ہمیشہ روزے رکھتا ہو وہ رجب کے روزوں کو حرام کیوں کر کہہ سکتا ہے اور رہے کپڑوں کے نقش و نگار، تو میں نے حضرت عمرؓ سے سنا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ ربشیم صرف وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، تو مجھے اندیشہ ہوا کہ ربشی نقش و نگار بھی اس حکم میں داخل نہ ہو اور رہا سرخ گدیا تو خود عبد اللہ کا گدیا سراخ ہے، میں نے یہ سب حضرت اسماء سے جا کر بیان کر دیا، انہوں نے کہا حضور کا یہ جبہ موجود ہے پھر اسماءؓ ایک طیلسی کسروانی جبہ نکال کر لائیں جس کا گریبان دیا بن کا تھا اور اس کے دامن پر دیباچ کی نیل تھی، اسماءؓ نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہؓ کے انتقال تک ان کے پاس تھا، جب وہ انتقال کر گئیں تو میں نے آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے اب ہم اسے دھو کر اس کا پانی شفا کے لئے پیاروں کو پلاتے ہیں۔

(فائدہ) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اہم تشریق کے علاوہ بارہ مہینے روزے رکھتے تھے تو پھر وہ کہنے رجب کے مہینے میں روزوں کو حرام کہہ سکتے ہیں اور ربشیم کے پھولوں کے متعلق تو وہ ان کا تقویٰ اور احتیاط تھی اور رہا سرخ گدیا تو مجھے ربشیم کا ہوتا ہے اور کبھی اون کا تو ان کے ہونے میں کسی قسم کی حرمت نہیں اور حضرت ابن عمرؓ کا گدیا اون ہی کا ہوتا تھا اور رہا جبہ اور عمامہ پر ربشیم کی پٹی لگانا تو چار انگل کے بقدر درست ہے اور اس سے زائد حرام، حضرت عمرؓ کی روایت جو آری ہے اس پر دال ہے نیز معلوم ہوا کہ علماء کرام اور بزرگان دین کی طرف غلط باتیں منسوب کرنے کا پہلے ہی سے دستور چلا آرہا ہے، اور اب ترقی کا زمانہ ہے خواہ کس چیز میں ہو۔

۷۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عید بن سعید، شعبہ، خلیفہ بن کعب ابی ذبیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ سے سنا خطبہ کے دوران فرما رہے تھے کہ آگاہ ہو جاؤ، اپنی عورتوں کو ربشیم نہ پہناؤ، کیونکہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا فرما رہے تھے کہ حضورؐ نے فرمایا حریر (ربشیم) نہ پہننا اس لئے کہ جو

عَطَاءُ قَالَ أُرْسَلْتَنِي أَسْمَاءُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ بَلِّغْنِي أَنَّكَ تُحَرِّمُ أَشْيَاءَ ثَلَاثَةَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ وَمِثْرَةَ الْأَرْجُوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَفَيْ بِمَنْ يَصُومُ الْآبَدَ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَخِفْتُ أَنْ يَكُونَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَأَمَّا مِثْرَةُ الْأَرْجُوَانِ فَهَذِهِ مِثْرَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَإِذَا هِيَ أَرْجُوَانٌ فَرَجَعْتُ إِلَى أَسْمَاءَ فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةً طَيَالِسَةً كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لَبْنَةٌ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَتُهَا مَكْفُوفَتَيْنِ بِالْذَّبْيَاجِ فَقَالَتْ هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قُبِضَتْهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا *

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ أَبِي ذَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ أَلَا لَا تَلْبَسُوا نِسَاءَكُمْ الْحَرِيرَ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مِنْ لِبَسَةِ
فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ *

(فائدہ) یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک تھا جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا۔ ظہیر راجع ہے۔

۷۰۸۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زبیر، عاصم الاحول، ابو عثمان
بیان کرتے ہیں کہ ہم آؤر بائیمان میں تھے کہ حضرت عمرؓ نے
ہمیں لکھا کہ اے عتبہ بن فرقہ یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیری
جانشانی سے حاصل ہوا اور نہ تیرے باپ کی جانشانی سے اور نہ
تیری ماں کی جانشانی سے، لہذا مسلمانوں کو ان کی قیام گاہ پر
بھر پور طور پر وہ چیز بھی پہنچا دے جو تو اپنی قیام گاہ پر دیتا ہے، تم کو
عیش پسندی اور مشرکین کا لباس اور ریشم پہننے سے اجتناب کرنا
چاہئے، کیونکہ حضورؐ نے ریشمی لباس پہننے سے ممانعت فرمائی
ہے مگر اتنا اور حضورؐ نے ہمارے سامنے اپنی درمیانی انگلی اور
انگشت شہادت کو اٹھایا اور دونوں کو ملایا زہیر راجع کر کے
ہیں کہ عاصم نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح تحریر میں لکھا ہوا ہے
اور زہیر نے اپنی دونوں انگلیوں کو اٹھا کر بتلایا۔

(فائدہ) سند ابو عوانہ میں اسنا صحیح کے ساتھ یہ زیادتی بھی مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے لکھا: بندہ باحو، اور اپنے باپ اسماعیل علیہ السلام
کا لباس اختیار کرو اور نیز دوسری روایات میں صاف فرمان اقدس موجود ہے کہ جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ان ہی میں
سے ہے اب ناظرین سمجھ لیں کہ انبیاء کرام اور بزرگان دین جیسا لباس پہننا باعث خیر و فلاح ہے یا ناپاک لگانا اور فحشوں کو ڈھانکنا وغیرہ فلک من
الخرافات، اللہم احفظنا۔

۷۰۹۔ زہیر بن حرب، جریر بن عبد الحمید (دوسری سند) ابن
نیر، حفص بن غیاث، عاصم اسی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے روایت مروی ہے۔

۷۱۰۔ ابن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم خطلی، جریر، سلیمان تمیمی،
ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ ہم عتبہ بن فرقہ کے پاس تھے کہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان آیا (جس میں لکھا تھا) کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ریشم نہیں
پہننا، مگر وہ شخص جس کو آخرت میں کچھ ملے والا نہیں ہے، مگر

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي
عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرِيحَانَ
يَا عَتَبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَذَلِكَ وَلَا مِنْ
كَذِّ ابْنِكَ وَلَا مِنْ كَذِّ أُمِّكَ فَأَنْشِيعِ الْمُسْلِمِينَ
فِي رَحَالِهِمْ مِمَّا تَشْتَبِعُ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ وَإِيَّاكُمْ
وَالْتَنَعْمَ وَزَيَّ أَهْلَ الشَّرْكِ وَكَبُوسَ الْحَرِيرِ فَإِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ
كَبُوسِ الْحَرِيرِ قَالَ إِلَّا هَكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إصْبَعِيهِ الْوُسْطَى
وَالسَّبَابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ هَذَا
فِي الْكِتَابِ قَالَ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ إصْبَعِيهِ *

۷۰۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ
عَبْدِ الْحَمِيدِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ
بْنُ غِيَاثٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهِذَا الْإِسْنَادُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيرِ بِمِثْلِهِ *

۷۱۰۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهُوَ عُثْمَانُ
وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ
جَرِيرٍ وَالْفَلْظُ لِلْإِسْحَاقِ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ
سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ
عَتَبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ

اتنا درست ہے اور ابو عثمان نے اپنی ان دونوں انگلیوں سے جو کہ انگوٹھے کے پاس کی ہیں، اشارہ کر کے بتایا، پھر مجھے طیالہ چادروں کے پلے ان دونوں انگلیوں کے بعد بتائے گئے، یہاں تک کہ میں نے طیالہ کو دیکھ لیا ہے۔

۷۱۱۔ محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان سے جریہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۷۱۲۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو عثمان نہدی بیان کرتے ہیں کہ ہم آذربائیجان یا شام میں عقبہ بن فرقد کے ساتھ تھے کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط آیا (جس میں تحریر تھا) اما بعد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے، مگر ہاں اتنا دو انگشت کے برابر، ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ ہم اس آخری جملہ سے فوراً سمجھ گئے کہ آپ کی مروا نقش و نگار ہیں۔

۷۱۳۔ ابو غسان سمعی، محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ابو عثمان کا قول مذکور نہیں ہے۔

۷۱۴۔ عید اللہ بن عمر قواریری، ابو غسان سمعی، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنی، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، عامر شعبی، حضرت سدید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام جابیہ میں ایک خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر (ریشم) پہننے سے منع فرمایا ہے، مگر دو انگشت یا تین چار انگشت کے برابر۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا هَكَذَا وَقَالَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلَيَّانِ الْإِبْهَامَ فَرَأَيْتُهُمَا أَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حِينَ رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ* (قائدہ) طیالہ ملک عرب کی سیاہ چادروں کو کہتے ہیں۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ*

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِأَبْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِجَانَ مَعَ عُثْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَوْ بِالشَّامِ. أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا إِصْبَعَيْنِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَمَا عَنَّمَا أَنَّهُ يَعْني الْأَعْلَامُ*

۷۱۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي عُثْمَانَ*

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا

مَوْضِعٍ إِيصَبَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ *

(فائدہ) یہی ہمارا اور جمہور علماء کرام کا مسلک ہے، جیسا کہ پہلے لکھ چکا تھا، قاضیان نے بروایت بشر عن ابی یوسف عن ابی حنیفہ یہی چیز نقل کی ہے کہ جب حریر چار انگشت کے بقدر یا اس سے کم لگا ہو، تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے، واللہ اعلم بالصواب

۷۱۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّهْمَنِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۷۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاسْتَقْبَحَ ابْنُ إِسْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْفَلْفَظِيُّ ابْنُ حَبِيبٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَدَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَبَاءَ مِنْ دِيَّاجٍ أَهْدِي لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيلَ لَهُ قَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَهَانِي عَنْهُ جَبْرِيلُ فَجَاءَهُ عُمَرُ يَنْكِحُنِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ فَمَا لِي قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكْهُ لِيَلْبَسَهُ إِنَّمَا أُعْطِيتُكَ تَبِيعَهُ فَبَاعَهُ بِالْفَنِيِّ ذَرَهُمْ *

۷۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سَيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِيَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِيُشَقِّقَهَا خُمْرًا بَيْنَ النِّسَاءِ *

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ حدیث ۷۱۵ اور ۷۱۶ دونوں کو ناظرین بغور پڑھیں اور خود مقام حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مقام حضرت

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سمجھ لیں کہ دونوں میں کس کا مقام بلند اور افضل ہے، اسی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمادیا،
واشدہم فی امر اللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۷۱۸- وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ فَأَمَرَنِي فَاطْرُئَهَا بَيْنَ نِسَائِي وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ فَاطْرُئَهَا بَيْنَ نِسَائِي وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمَرَنِي *

۱۸- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی عون سے اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے، ہاتی معاذ کی روایت میں ہے کہ آپ نے مجھے حکم دیا اور میں نے اپنی عورتوں میں اسے تقسیم کر دیا، اور محمد بن جعفر کی روایت میں ہے کہ میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا اور حکم دینے کا ذکر نہیں ہے۔

۷۱۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْفُضْلُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَاقُ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أُمِّكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيرٍ فَأَعْطَاهُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ شَقَقَهُ حُمْرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ بَيْنَ النَّسَوَةِ *

(فائدہ) ازہری اور ہروی اور جمہور بیان کرتے ہیں کہ تینوں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فاطمہ بنت اسد، حضرت علی کی والدہ، اور فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مراد ہیں، اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ پہلی ہاشمیہ ہیں جن کا نام فاطمہ رکھا گیا، اور دومہ مدینہ منورہ سے تین منزل پر ایک شہر ہے اور وہاں کے بادشاہ کو اکیدر کہتے تھے۔ واللہ اعلم۔

۷۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سَبْرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَأَرَأَيْتَ الْفَضْبَ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي *

۷۲۱- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ وَأَبُو كَامِلٍ وَالْفُضْلُ بْنُ أَبِي كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۲۰- ابو بکر ابی شیبہ، غندر، شعبہ، عبد الملک بن ميسرة، زيد بن وهب، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے، مجھے ایک ریشمی جوڑا دیا، میں اسے پہن کر نکلا، تو آپ کے چہرہ انور پر غصہ کے آثار ظاہر ہوئے تو میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۲۱- شیبان بن فروخ، ابو کامل، ابو عوانہ، عبد الرحمن بن اصم، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنه کو ایک سندس کا جبہ بھیجا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، آپؐ نے مجھے یہ بھیجا ہے، اور آپؐ اس کے بارے میں ایسا فرما چکے ہیں آپؐ نے فرمایا، میں نے تمہیں پہننے کے لئے نہیں بھیجا ہے، بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تم اس کی قیمت سے فائدہ حاصل کرو۔

۷۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو دنیا میں خریدیں گے، وہ اس کو آخرت میں نہیں پہننے گا۔

۷۲۳۔ ابراہیم بن موسیٰ الرازی، شعیب بن اسحاق و مشقی، اوزاعی، شداد ابو عمار، ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں خریدیں گے، وہ آخرت میں نہیں پہننے گا۔

۷۲۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تحفہ میں ایک حریر کی قبا آئی، آپؐ نے اسے پہنا اور اس میں نماز پڑھی اور نماز پڑھ کر اسے بہت زور سے اتارا، جیسا کہ اسے بہت ہی برا جانتے ہیں، پھر فرمایا، یہ متقین کے مناسب نہیں ہے۔

۷۲۵۔ محمد بن ثنیٰ، ضحاک، ابوعاصم، عبدالحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(باب ۱۰۹) مرد کو خارش وغیرہ اور کسی عذر سے حریر پہننے کی اجازت ہے۔

۷۲۶۔ ابو کریب، محمد بن الطاء، ابواسامہ، سعید بن ابی

قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ بِحَبِئَةٍ سُدُنْسٍ فَقَالَ عُمَرُ بَعَثَتْ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ قُلْتُ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَإِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَسْتَفْعَلَ بِمِثْلِهَا *

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ *

۷۲۳۔ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الدَّمَشْقِيُّ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ *

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُوجَ حَرِيرٍ فَلَبَسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَزَعَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ *

۷۲۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(۱۰۹) بَابُ إِبَاحَةِ لَبْسِ الْحَرِيرِ لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ بِهِ حِكَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا *

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

عروہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خارش یا اور کسی بیماری کی وجہ سے سفر میں رہی کرتے پہننے کی اجازت دے دی تھی۔

۷۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں سفر کا ذکر نہیں ہے۔

۷۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، کعب، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف، اور زبیر بن العوام کو خارش ہونے کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دے دی تھی یا دیدی گئی تھی۔

۷۲۹۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۷۳۰۔ زبیر بن حرب، عفان، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑوں کی شکایت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو جہاد میں ریشم کا کرتے پہننے کی اجازت دے دی۔

(فائدہ) سابقہ روایات اور اس روایت میں کسی قسم کی منافقات نہیں ہے، کیونکہ خارش اور کھجی جوڑوں ہی کی بنا پر ہوا کرتی ہے۔ واللہ اعلم

باب (۱۱۰) النَّهْيُ عَنْ بُنْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبِ الْمُعَصَّرِ *

۷۳۱۔ محمد بن ثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، محمد بن

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَاهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي الْقُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكْمَةٍ كَانَتْ بِهِمَا أَوْ وَجَعَ كَانَ بِهِمَا *

۷۲۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السَّفَرِ *

۷۲۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَحَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ رَحَّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي بُنْسِ الْحَرِيرِ لِحِكْمَةٍ كَانَتْ بِهِمَا *

۷۲۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۷۳۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَوَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمَلَ فَرَحَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا *

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ

ابراہیم بن حارث، ابن معدان، جبیر بن نفیر، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عصر سے رنگے ہوئے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھ کر فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں، انہیں مت پہنو۔

۷۳۲۔ زبیر بن حرب، یزید بن ہارون، مشام (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، علی بن مبارک یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں خالد بن معدان ہے۔

۷۳۳۔ داؤد بن رشید، عمر بن ایوب موصلی، ابراہیم بن نافع، سلیمان احول، طاؤس، عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عصر کے رنگے ہوئے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھ کر فرمایا کیا تیرا مال نے تجھے یہ کپڑے پہنے کا حکم دیا ہے، میں نے عرض کیا میں انہیں دھوؤں گا، آپ نے فرمایا، بلکہ جلاؤ۔

۷۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، ابراہیم بن عبداللہ بن حنین، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ کسی (ایک قسم کا ریشی کپڑا) پہننے سے، اور عصر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور روکھ میں قرآن کریم پڑھنے سے۔

(فائدہ) یعنی سونے کی انگوٹھی پہننا مردوں کو جائز نہیں ہے، عورتوں کو اس کی اجازت ہے، مردوں کو چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے،

اور ذخیرہ میں ہے کہ ایک مشقال کے بقدر ہو، اس سے زائد نہ ہو۔

۷۳۵۔ وحدثنیٰ حرملۃ بن یحییٰ أخبرنا ابن وہب أخبرنی یونس عن ابن شہاب حدثنیٰ ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین أن أباه حدثه

بن هشام حدثنیٰ أبی عن یحییٰ حدثنیٰ محمد بن ابراہیم بن الحارث أن ابن معدان أخبره أن جبیر بن نفیر أخبره أن عبد اللہ بن عمرو بن العاص أخبره قال رأى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ثوبین معصفرین فقال إن هذه من ثياب الکفار فلا تلبسها *

۷۳۲۔ وحدثننا زهير بن حرب حدثننا يزيد بن هارون أخبرنا هشام ح و حدثننا أبو بكر بن أبي شيبة حدثننا وکیع عن علي بن المبارک کلأهما عن یحییٰ بن أبي کثیر بهذا الإسناد وقال عن خالد بن معدان *

۷۳۳۔ حدثننا داؤد بن رشيد حدثننا عمر بن أيوب الموصلي حدثننا ابراہیم بن نافع عن سليمان الأحول عن طاؤس عن عبد اللہ بن عمرو قال رأى النبي صلی اللہ علیہ وسلم علي ثوبین معصفرین فقال أممك أمرتك بهذا قلت أغسلهما قال بل أخرقهما *

۷۳۴۔ حدثننا یحییٰ بن یحییٰ قال قرأت علی مالک عن نافع عن ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین عن أبيه عن علي ابن أبي طالب أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهى عن لبس القسي والمعصفر وعن تختم الذهب وعن قراءة القرآن في الرمكوع *

(فائدہ) یعنی سونے کی انگوٹھی پہننا مردوں کو جائز نہیں ہے، عورتوں کو اس کی اجازت ہے، مردوں کو چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے،

اور ذخیرہ میں ہے کہ ایک مشقال کے بقدر ہو، اس سے زائد نہ ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا کہ کوئی حالت میں قرآن پڑھنے سے اور سونا پہننے اور عصفر سے رنگا ہوا لباس پہننے سے۔

۷۳۶۔ عبد بن حمید، عبد الرحمن، معمر، زہری، ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین، بواسطہ اپنے والد، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے قسبی پہننے سے اور عصفر سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور ایسے ہی کوئی اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبَسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ *
۷۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقِسِيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

(فائدہ) عصفری یعنی کسم ہے رنگے ہوئے کپڑوں کو پہننا جمہور صحابہ کرام اور تابعین اور امام ابو حنیفہ اور مالک وشافعی کے نزدیک مباح ہے، باقی ان کا ترک اولیٰ و افضل ہے اور جوہر میں ہے کہ مردوں کے لئے کسم اور زعفران اور پیری کے پتوں سے رنگا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں، کربخی باب الکفن میں بھی اسی طرح اشارہ موجود ہے۔

وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ *

باب (۱۱۱) دھاریدار یعنی چادروں کی فضیلت۔

۷۳۷۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا لباس زیادہ محبوب یا زیادہ پسند تھا، انہوں نے فرمایا دھاریدار یعنی چادر۔

(۱۱۱) بَابُ فَضْلِ لِبَاسِ ثِيَابِ الْحَبِيرَةِ *

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْنَا لَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيْ اللَّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَعْجَبَ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَبِيرَةُ *

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَبِيرَةُ *

۷۳۸۔ محمد بن حنفی، معاذ بن ہشام بواسطہ اپنے والد قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑوں سے زیادہ پسند دھاریدار یعنی چادر تھی۔

باب (۱۱۲) لباس میں تواضع اور خاکساری اختیار کرنا، اور موٹا اور سادہ لباس پہننا۔

(۱۱۲) بَابُ التَّوَاضُّعِ فِي اللَّبَاسِ

وَالْإِقْتِصَارَ عَلَى الْعِلَاطِ مِنْهُ *

۷۳۹۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید، ابو بردہ بیان

۷۳۹۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے ایک مونا تہ بند نکالا جو کہ یمن میں بنتا ہے، اور ایک چادر جسے ملبدہ کہا جاتا ہے، پھر اللہ رب العزت کی قسم کھائی کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات مبارک ان ہی دو کپڑوں میں ہوئی ہے۔ -

۷۴۰۔ علی بن حجر سندی، محمد بن حاتم، یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، اسماعیل، ایوب، حمید بن ہلال حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے سامنے ایک تہ بند اور ایک پیوند لگا ہوا کپڑا نکالا اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ان ہی کپڑوں میں ہوئی ہے، ابن ابی حاتم نے مونا تہ بند کہا ہے۔

۷۴۱۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں مونا تہ بند مذکور ہے۔

۷۴۲۔ سرتج بن یونس، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابراہیم بن موسیٰ، ابن ابی زائدہ، (تیسری سند) احمد بن حنبل، یحییٰ بن زکریا، بواسطہ اپنے والد، مصعب بن شبیبہ، صفیہ بنت شبیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کالے بالوں کا کمل اوڑھے ہوئے نکلے، اس پر پالان کے نقشے تھے۔

۷۴۳۔ ابو بکر بن ابی شبیبہ، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر جس پر آپ سوتے تھے، چڑے کا تھا، اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

بُنِ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءٌ مِنَ اللَّيْلِ يُسْمَوْنَهَا الْمُلْبَدَةُ قَالَ فَأَقْسَمَتْ بِاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ *

۷۴۰۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا وَكِسَاءً مُلْبَدًا فَقَالَتْ فِي هَذَا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ إِزَارًا غَلِيظًا *

۷۴۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِزَارًا غَلِيظًا *

۷۴۲۔ وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَاءَ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَاءَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرْحَلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ *

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ سَادَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَتَكَبَّرُ عَلَيْهَا مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْفَ *

۷۴۴۔ علی بن حجر سعدی، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا بستر جس پر آپ سوتے تھے، چڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

۷۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اس میں "فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کا لفظ ہے، ترجمہ وہی ہے۔

۷۴۴۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشَوُهُ لَيْفٌ *

۷۴۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا ضِجَّاجُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ *

(فائدہ) آدمی کو لباس کے وقت اجتنام سے مندوبات کی طرف رغبت اور مکرہات سے اجتناب ہونا چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عموماً یہ لباس اختیار فرماتا، تواضع کی وجہ سے تھا۔ اس لئے یہ نیت تواضع و انکساری لباس فاخرہ نہ پہننا افضل و بہتر ہے، بشرطیکہ کسی اور معترض کی جانب مفسد نہ ہو، لیکن اگر کوئی دینی مصلحت تقاضا کرتی ہو، تو پھر عمدہ لباس پہننا بھی افضل اور مندوب ہے، روایات سے اس کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

باب (۱۱۳) قالین یا سوزینوں کا جواز۔

۷۴۶۔ قتیبہ بن سعید، عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو نے سوزنیاں بنائی ہیں، میں نے عرض کیا ہمارے پاس سوزنیاں کہاں، آپ نے فرمایا اب غریب ہوں گی۔

۷۴۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، سفیان، محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تیرے پاس سوزنیاں ہیں؟ میں نے عرض کیا ہمارے پاس سوزنیاں کہاں، آپ نے فرمایا، اب ہو جائیں گی، جابر کہتے ہیں میری بیوی کے پاس ایک سوزنی ہے، میں کہتا ہوں کہ یہ مجھ سے دور کر، وہ کہتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

(۱۱۳) بَابُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ *

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْفُظَّاعُ لَعَمْرُو قَالَ عَمْرُو وَقُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُثَنِّكِدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ اتَّخَذْتُ أَنْمَاطًا قُلْتُ وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ *

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذْتُ أَنْمَاطًا قُلْتُ وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَ امْرَأَتِي نَمَطٌ فَأَنَا أَقُولُ نَحْيِهِ عَنِّي وَتَقُولُ فَذَقْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّهَا سَتَكُونُ *

علیہ وسلم نے فرمایا، اب سوزنیاں ہوں گی۔

(فائدہ) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زینت کی وجہ سے سوزنی کا استعمال اچھا نہیں سمجھتے تھے اور ان کی بیوی حضورؐ کی پیش گوئی سے استدلال جواز کرتی تھی واللہ اعلم

۴۸-۷۷۸۔ محمد بن قثی، عبد الرحمن، سفیان اسی سند کے ساتھ معمولی سے تبدل سے روایت مروی ہے۔

۷۷۸-۷۷۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَادَعُهَا *

باب (۱۱۴) حاجت سے زائد بستر اور لباس بنانے کی کراہت۔

(۱۱۴) بَاب كَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ *

۴۹-۷۷۹۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن سرح، ابن وہب، ابو ہانی، ابو عبد الرحمن، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ایک بستر آدمی کے لئے ہونا چاہئے اور ایک بستر اس کی بیوی کے لئے اور تیسرا (بستر) مہمان کا اور چوتھا شیطان کا (۱)۔

۷۷۹-۷۷۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلشَّيْطَانِ *

(فائدہ) یعنی بلا ضرورت بسترے پڑے رہیں، تو شیطان ہی ان پر بیٹھے گا، نیز ضرورت سے زائد سامان دنیا جمع کرنا مکروہ اور کبر و غرور کے لئے سامان دنیا کی کثرت حرام ہے۔

باب (۱۱۵) تکبر اور غرور سے کپڑا لٹکا کر چلنے کی حرمت۔

(۱۱۵) بَاب تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خِيَلَاءَ *

۵۰-۷۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، عبد اللہ بن دینار، زید بن اسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اپنا کپڑا زمین پر غرور سے گھسیٹ کر چلے، اللہ تعالیٰ اس پر نظر نہیں فرمائے گا۔

۷۷۰-۷۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ كُلُّهُمْ يُخْبِرُهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ *

۵۱-۷۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابو اسامہ۔

۷۷۱-۷۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

(۱) اس حدیث میں بستر کی تین یا چار تک تحدید مقصود نہیں ہے مقصود یہ ہے کہ ضرورت اور حاجت کے لئے تو بستر رکھنا صحیح ہے جتنے بھی ہوں اور ضرورت سے زائد کفر و ریاء کے لئے بستر رکھنا مذموم ہے اور مذموم چیز کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے کیونکہ وہی ان چیزوں پر ابھارنے والا ہے۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) محمد بن ثقی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ قطان،

عبید اللہ۔

(چوتھی سند) ابو الریح، ابو کمال، حماد۔

(پانچویں سند) زہیر بن حرب، اسلمیل ایوب۔

(چھٹی سند) قتیبہ، ابن رخ، لیث بن سعد۔

(ساتویں سند) ہارون ابی، ابن وہب، اسامہ، نافع، حضرت

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

مالک کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اتنی

زیادتی ہے کہ قیامت کے دن۔

اللَّهُ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ
اللَّهُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ
كُلُّهُم عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو
كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ كُلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح وَ
حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ
حَدَّثَنَا هَارُونُ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي
أُسَامَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ
وَزَادُوا فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۷۵۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَسَلِّمَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجْرُ يُبَايَةُ
مِنَ الْخِيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۷۵۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
كُلَاهُمَا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ وَجَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ *

۷۵۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا
حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ
نَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۷۵۲- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، عمر بن محمد، بواسطہ اپنے
والد، سالم بن عبد اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا جو شخص تکبر سے کپڑا کھینچ کر چلتا ہے، قیامت
کے دن اللہ تعالیٰ اس پر نظر نہیں فرمائے گا۔

۷۵۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، (دوسری
سند) ابن ثقی، محمد بن جعفر، شعبہ، محارب بن دثار، جبلیہ بن
حکیم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۷۵۴- ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، حنظلہ، سالم، حضرت ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان
کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تکبر سے
اپنا کپڑا اٹھیٹا (۱) ہے، اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر

(۱) اسہال ازار یعنی مردوں کے لئے ٹٹوں سے نیچے لباس لٹکانے کی حرمت کی اصل علت تو تکبر ہے جیسا کہ احادیث میں صراحت ہے
لیکن تکبر کا ہونا ایک امر مخفی ہے جس پر مطلع ہونا مشکل ہے تو ظاہری اسہال ازار کو ہی تکبر کے قائم مقام سمجھ لیا گیا لہذا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

نہیں فرمائے گا۔

۷۵۵۔ ابن نمیر، اسحاق بن سلیمان، حظلہ بن ابی سفیان، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ فرما رہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے اور ”توبہ“ کے بجائے ”ثیابہ“ ہے۔

۷۵۶۔ محمد بن قثی، محمد بن جعفر، شعبہ، مسلم بن یزید۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار کھینچ رہا تھا، انہوں نے دریافت کیا تو کس قبیلہ کا ہے؟ معلوم ہوا بنی لیث کا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے پچھنا، تو کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دونوں کانوں سے سنا ہے فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنا ازار لٹکاے اور اس کی نیت غرور کے سوا اور کچھ نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔

۷۵۷۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبدالملک۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، ابو یونس۔ (تیسری سند) ابن ابی خلف، یحییٰ بن ابی کبیر، ابراہیم بن نافع، مسلم بن یزید، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی ابو یونس کی روایت میں ”عن مسلم ابو الحسن“ کا لفظ ہے، اور تمام روایتوں میں ازار کا ذکر ہے، ”ثوب“ کا لفظ نہیں ہے۔

۷۵۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا حَظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثِيَابُهُ *

۷۵۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَجْرُ إِزَارَهُ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَانْتَسَبَ لَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذْنِي هَاتَيْنِ يَقُولُ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ لَا يُرِيدُ بِذَلِكَ إِلَّا الْمَحِيلَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۷۵۷۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَغْنِي ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ یَغْنِی ابْنِ نَافِعٍ کُلُّهُمْ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ یَزِیدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِی حَدِیثِ أَبِي یُونُسَ عَنْ مُسْلِمِ أَبِي الْحَسَنِ وَفِی رَوَاتِهِمْ جَمِیعًا مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ وَلَمْ يَقُولُوا تَوْبَهُ *

۷۵۸۔ وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ وَالْفَاطِمَةُ مُتَقَارِبَةً قَالُوا

۷۵۸۔ محمد بن حاتم، ہارون بن عبد اللہ، ابن ابی خلف، روح بن عبادہ، ابن جریج، محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ

(بقیہ گزارشہ صفحہ) جب بھی قصد ایہ عمل ہوگا تو وہ ممنوع ہوگا البتہ اگر کسی بے توجہی میں بلا اختیار اسہال ازار ہو جائے تو وہ ممانعت میں داخل نہیں ہے۔

میں نے مسلم بن یسار، مولیٰ نافع بن عبد الحارث کو، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کرنے کا حکم دیا اور میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا تھا کہ کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں سنا ہے جو اپنی ازار غرور سے لٹکائے، انہوں نے کہا ہاں، سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف قیامت کے دن نظر نہیں فرمائے گا۔

۷۵۹۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عمر بن محمد، عبد اللہ بن واقد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا اور میری ازار لٹک رہی تھی، آپ نے فرمایا، اے عبد اللہ اپنی ازار اونچی کر، میں نے اوپر اٹھالی، فرمایا اور اونچی کر، میں نے اور اونچی کر لی پھر میں اٹھا تا رہا یہاں تک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا، کہاں تک اٹھائے، فرمایا نصف پنڈلیوں تک۔

۷۶۰۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا انہوں نے ایک شخص کو اپنا تہ بند لٹکائے ہوئے دیکھا اور وہ زمین کو اپنے پیروں سے مارنے لگا، اور وہ بحرین کا امیر تھا، اور کہتا تھا، امیر آیا، امیر آیا، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور نے فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنی ازار غرور سے لٹکائے۔

۷۶۱۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر (دوسری سند) ابن شنی، ابن ابی عدی شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاکم بنا رکھا تھا، اور ابن شنی کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ پر حاکم تھے۔

حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَادٍ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ أَنْ يَسْأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَأَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَسَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَجْرُ إِزَارُهُ مِنَ الْخِلَاءِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۷۵۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِزَارِي اسْتِزْحَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَرَدْتُ فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى آئِنٍ فَقَالَ أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ *

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَأَى رَجُلًا يَجْرُ إِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ حَاءَ الْأَمِيرِ حَاءَ الْأَمِيرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَجْرُ إِزَارَهُ بَطْرًا *

۷۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَغْنِي ابْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرَّوَانُ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَسْتَخْلِفُ عَلَى الْمَدِينَةِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اسہال یعنی ازار لٹکانا، قیص اور علامہ ہر ایک میں ہوتا ہے، اور ازار کا فخنوں سے نیچے لٹکانا، اگر غرور کی وجہ سے

ہو، تو حرام اور ناجائز ہے، ورنہ مکروہ ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۹۵) اور سنن ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ برائی میری چادر اور عظمت میری ازار ہے۔ لہذا جو شخص بھی ان دونوں میں سے کسی کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے میں اسے ناردوزخ میں جھونک دیتا ہوں۔

(۱۱۶) بَابُ تَحْرِيمِ التَّبَخُّرِ فِي الْمَشْيِ بَابُ كِبْرُؤِ وَغَيْرِهِ پُرَاترانا، یا اکڑ کر چلنا حرام مَعَ إِعْجَابِهِ بِثِيَابِهِ *

ہے۔

۷۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْبَغِي رَجُلًا يَمْشِي قَدْ أَعْجَبَتْهُ جُمُتُهُ وَبُرْدَاهُ إِذْ خَسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَحَلَّجُلُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ *

۷۶۳- عبد الرحمن بن سلام تمیمی، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک شخص جارہا تھا، اسے اپنے سر کے بالوں اور دونوں چادروں سے اتراہٹ پیدا ہوئی، تو فوراً زمین میں دھنسا دیا گیا اور قیامت قائم ہونے تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ یہ شخص اسی امت میں سے تھا، مگر صحیح یہ ہے کہ سابقہ امتوں میں سے تھا اور امام بخاری کا یہی اسرائل کے بیان میں اس روایت کا لانا بھی معنی رکھتا ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۹۵) اور شرح نے اس کا نام قارون بتایا ہے۔

۷۶۳- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ هَذَا *

۷۶۳- عبید اللہ بن معاذ، بشار بن ہاشم، محمد بن جعفر (تیسری سند) محمد بن عثمان، ابن ابی عدی، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۷۶۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ الْكَزَّامِيِّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْبَغِي رَجُلًا يَتَبَخَّرُ يَمْشِي فِي بُرْدِهِ قَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسِفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَحَلَّجُلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ *

۷۶۳- قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزامی، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنی دو چادریں پہن کر اکڑتا ہوا جارہا تھا اور خود ہی اترا رہا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک اسی طرح دھنستا چلا جائے گا۔

۷۶۵- مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، عَبْدِ الرَّزَّاقِ، مَعْمَرُ بْنُ مِهْدَانَ، مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ

۷۶۵- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان روایات میں سے ہے جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی اپنی دو چادروں میں اترا تا ہوا جا رہا تھا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۷۶۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عقیان، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، گزشتہ اقوام میں سے ایک شخص اپنے جوڑے میں اکڑتا ہوا جا رہا تھا، بقید روایت حسب سابق ہے۔

باب (۱۱۷) مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔

۷۶۷۔ عبد اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نیک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا ہے۔

۷۶۸۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور ابن ثنی کی روایت میں ”سمعت النضر بن انس“ کے الفاظ ہیں۔

۷۶۹۔ محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، ابراہیم بن عقبہ، کریب مولیٰ ابن عباس، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، تو فوراً اتار کر پھینک دی اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی جہنم کے انگارے کا ارادہ رکھتا ہے، کہ اسے اپنے ہاتھ میں لے لے گا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے تو اس آدمی سے کہا گیا کہ تم اپنی انگوٹھی لے لو، اور اس سے فائدہ حاصل کرو، وہ

هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّرُ فِي بَرْدَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ بَعْثُهُ *

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَقِيَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخَّرُ فِي حُلَّةٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ *

(۱۱۷) بَابُ تَحْرِيمِ خَاتِمِ الذَّهَبِ عَلَى

الرِّجَالِ *

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ *

۷۶۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ *

۷۶۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ يَغِيذُ أَحَدَكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ فَيَقِيلُ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

بولا نہیں، بخدا میں اسے ہرگز ہاتھ نہیں لگاؤں گا، جس کو حضورؐ نے پھینک دیا ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۷۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) تقیہ، لیث، نافع، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سونے کی انگشتری بنوائی تھی اور پہنتے وقت اس کا نگینہ پھیلی کی طرف کر لیا کرتے تھے، لوگوں نے بھی بنوائیں، آپؐ ایک روز منبر پر تشریف فرما تھے کہ انگوٹھی کو اتار ڈالا، اور فرمایا کہ میں اس انگوٹھی کو پہنتا ہوں تو نگینہ کارخانہ اندر کی طرف کر لیتا ہوں، یہ فرما کر انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا خدا کی قسم پھر کبھی میں اس کو نہیں پہنوں گا۔ یہ دیکھ کر صحابہ نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں اور الفاظ حدیث یحییٰ کے ہیں۔

۷۷۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ حَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُقْبَةَ بْنِ حَالِدٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى *

(فائدہ) سبحان اللہ صحابہ کرامؓ کا یہ تقویٰ اور اتباع تھا، آج کل کی طرح نہیں کہ لوگ اپنی مرضی کریں، اور نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت کے علم سے پہلے انگوٹھی بنوائی تھی، جب اس کی حرمت کا علم ہو گیا، تو اسے پھینک دیا، اور نہ پہننے کے متعلق قسم کھائی، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۹۵ پر فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورتوں کو پہننا درست ہے، اور مردوں کو حرام ہے، واللہ اعلم۔

۷۷۲۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُقْبَةَ بْنِ حَالِدٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى *

۷۷۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر۔ (دوسری سند) زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید۔ (تیسری سند) ابن شثی، خالد بن عمار۔ (چوتھی سند) سہل بن عثمان، عقبہ بن خالد، عبید اللہ، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث مروی ہے، باقی عقبہ بن خالد کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ آپؐ نے اسے داہنے ہاتھ میں پہنا۔

۷۷۴۔ احمد بن عبدہ، عبدالوارث، ایوب۔ (دوسری سند) محمد بن اسحاق، مسیب، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ۔

(تیسری سند) محمد بن عباد، حاتم۔

(چوتھی سند) ہارون ابی، ابن وہب، اسامہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونے کی انگوٹھی کے بارے میں لیث کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۷۷۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد اللہ بن نمیر، عبید اللہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی اور وہی آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی، پھر حضرت ابو بکر کے ہاتھ میں پھر حضرت عمر کے ہاتھ میں اور پھر حضرت عثمان کے ہاتھ میں رہی تھی کہ حضرت عثمان سے چاہا اریس میں گر گئی اور اس انگوٹھی کا نقش محمد رسول اللہ تھا ابن نمیر کی روایت میں کونیں کا نام نہیں ہے۔

(فائدہ) اسی وقت سے اختلاف اور فتنے شروع ہو گئے اور بخاری میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا، محمد ایک سطر میں رسول دوسری سطر میں، اور اللہ تیسری سطر میں، امام نووی فرماتے ہیں کہ باجماع مسلمین مرووں کو چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے، جیسا کہ پہلے لکھ چکا ہوں۔

۷۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، محمد بن عباد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ایوب بن موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تھی، پھر اسے پھینک دیا، اس کے بعد چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نقش کھدوایا، اور فرمایا کہ کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح نہ کھدوائے، اور آپ جب اسے پہنتے تو گھنکھنے کی طرح ہتھیلی کے رخ کی طرف کر لیا کرتے تھے، اور یہی انگوٹھی معقیب کے ہاتھ سے چاہا اریس میں گر گئی۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمَرُو النَّاقِدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِبَادٍ وَأَبُو أَبِي عَمْرٍو وَالْكَفْطُ لَأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ أَلْفَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَفْسِ خَاتَمِي هَذَا وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنِ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مَعْقِبِي فِي بَيْتِ أَرِسٍ *

(فائدہ) آپ نے انگوٹھی، بادشاہوں کے نام جو خطوط لکھے جاتے ان پر مہر کرنے کے لئے بنوائی تھی، اب اگر یہ نقش کوئی کندہ کر دیتا تو

مصلحت فوت ہو جاتی، انگوٹھی اکثر اوقات معقیب (حضرت عثمان کے غلام) کے پاس رہا کرتی تھی، حضرت عثمان نے ان سے مہر کرنے کے لئے منگوائی اس وقت وہ کنوئیں میں گر گئی، اس لئے کرنے کی نسبت دونوں کی طرف ہو گئی۔

۷۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، خلف بن ہشام، ابوالریح العتکی، حماد بن زید، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس میں ”محمد رسول اللہ“ کے لفظ نقش کروائے، اور لوگوں سے ارشاد فرمایا کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے، اور اس میں ”محمد رسول اللہ“ نقش کروایا ہے، لہذا کوئی شخص اس نقش کی طرح اپنی انگوٹھی کو کندہ نہ کرائے۔

۷۷۶۔ احمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبدالعزیز بن صہیب، حضرت انس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں ”محمد رسول اللہ“ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۷۷۷۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شاہ) روم کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا، تو صحابہ نے عرض کیا، وہ لوگ بلا مہر کا خط نہیں پڑھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی، گویا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اس انگوٹھی کی سفیدی اب تک دیکھ رہا ہوں، اس کا نقش ”محمد رسول اللہ“ (صلی اللہ علیہ وسلم) تھا۔

۷۷۸۔ محمد بن ثنیٰ، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل عجم کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا، تو آپ سے کہا گیا، کہ عجم والے بلا مہر کا خط قبول نہیں کرتے، اس

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّيِّحِ الْعَتَكِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ *

۷۷۶۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ *

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالَ قَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَفْرَعُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ *

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا

پر آپؐ نے ایک چاندی کی انگٹری بنوائی گویا کہ میں آپؐ کے دست مبارک میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

۷۷۹۔ نصر بن علی جعفی، نوح بن قیس، خالد بن قیس، قتادہ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کسری، قیس اور نجاشی کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا، تو آپؐ سے کہا گیا کہ یہ بغیر مہر کے خط قبول نہیں کرتے، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا چمچہ چاندی کا تھا، اور اس میں ”محمد رسول اللہ“ نقش کیا گیا تھا۔

يَقْبُلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَبَاضُهُ فِي يَدِهِ *
۷۷۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالْحَاشِيَّ فَقِيلَ لَهُمْ لَا يَقْبُلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلَقْتُهُ فِضَّةً وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ *

۷۸۰۔ ابو عمران محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی، تو سب لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۷۸۰- حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرَقٍ فَلَبِسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُم *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، جمہور محدثین اس طرف گئے ہیں کہ یہ ابن شہاب کا وہم ہے کہ انہوں نے چاندی کی انگوٹھی پھینکنے کا ذکر کیا، ورنہ صحیح روایات جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں ان میں سونے کی انگوٹھی پھینکنے کا ذکر موجود ہے، باقی اس روایت کے بھی علماء نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ جب آپؐ نے چاندی کی انگٹری بنوائی تو صحابہ نے بھی چاندی کی بنوائی، اور جب آپؐ نے سونے کی انگوٹھی پھینکی تو صحابہ نے بھی سونے کی انگوٹھیاں پھینک دیں، واللہ اعلم بالصواب۔

۷۸۱۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، روح، ابن جریج، زیاد، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں، یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۷۸۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ شَهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرَقٍ فَلَبِسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُم *

۷۸۲۔ عقبہ بن کرم عی، ابو عاصم، ابن جریج اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۷۸۳۔ یحییٰ بن ایوب، عبد اللہ بن وہب مصری، یونس بن یزید، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتی چاندی کی تھی اور اس کا گھینہ حبشی تھا۔

۷۸۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، عباد بن موسیٰ، طلحہ بن یحییٰ انصاری، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی دھسنے ہاتھ میں پہنی تھی، اس میں حبشی گھینہ تھا، پہننے وقت آپ گھینہ کو پھیلی کے رخ کی طرف کر لیتے تھے۔

۷۸۵۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یونس بن یزید سے اس سند کے ساتھ طلحہ بن یحییٰ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۷۸۶۔ ابو بکر بن خالد ہاشمی، عبد الرحمن بن مہدی، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ہاتھ میں ہاتھ کی چھنگی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی اس میں ہوتی تھی۔

۷۸۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو کریب، ابن اوریس، عاصم بن کلیب، ابو بردہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس انگلی اور اس کے پاس والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے، عاصم راوی حدیث کو یہ یاد نہیں رہا کہ کون سی دو انگلیاں تھلائی ہیں اور منع فرمایا مجھ کو کسی (کپڑا) پہننے سے اور ریشتی زین پوشوں پر

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا *

۷۸۴۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبَادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الزُّرْقِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ خَاتَمَ فَضَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ *

۷۸۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى *

۷۸۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى *

۷۸۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ وَالْفُظَّيِّ الْأَبِيِّ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي يَغْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هَذِهِ أَوْ الْيَمَنِ تَلِيهَا لَمْ يَذَرِ عَاصِمٌ فِي

بیٹھے سے، انہوں نے بیان کیا کہ کسی توخانہ دار وہ کپڑے ہیں جو مصر اور شام سے آتے ہیں اور زین پوش وہ ہیں، جو عورتیں کجاووں پر اپنے شوہروں کے لئے بچھاتی ہیں، جیسا کہ ارغوانی چادریں ہیں۔

۷۸۸۔ ابن ابی عمر، سفیان، عاصم بن کلیب، ابن ابی موسیٰ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۷۸۹۔ ابن ثقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، عاصم بن کلیب ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، یا مجھے منع فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۷۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الاحوص، عاصم بن کلیب، ابو بردہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درمیان میں اور اس کے برابر والی انگشت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس اور اس انگشت میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

أَيُّ النَّتْنَيْنِ وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَى الْمَيَّائِرِ قَالَ فَأَمَّا الْقَسِيُّ فَيَبَابٌ مُضْلَعَةٌ يُؤْتَى بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شَيْبَةٌ كَذَا وَأَمَّا الْمَيَّائِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ النَّارِجُونَ *

۷۸۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُوهُ *

۷۸۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُنَحِّتُمْ فِي إصْبَعِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ قَالَ فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطَى وَالتَّتِي تَلِيهَا *

(فائدہ) باجماع مسلمین چنگلی میں انگوٹھی پہنانا سنت ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت گزر چکی ہے اور داہنے اور بائیں ہاتھ دونوں میں پہنانا جائز اور درست ہے، باقی افضل کیا ہے، اس میں اختلاف ہے۔ ہذا قالہ النووی

میں کہتا ہوں کہ روایات اس بارے میں مختلف ہیں امام ترمذی نے شامک میں اکثر داہنے ہاتھ میں پہننے کی روایت نقل کی ہیں، امام ترمذی اور امام بخاری نے اس کو راجح قرار دیا ہے، خود علماء حنفیہ میں بھی اختلاف ہے، بعض نے داہنے میں پہنانا افضل قرار دیا اور بعض نے بائیں میں اور بعض نے دونوں کو مساوی کیا ہے۔ علامہ شامی نے ہی دو قول نقل کئے ہیں، ملا علی قاری نے ایک قول دائیں کے افضل ہونے کا لکھا ہے۔ در مختار میں تھتانی سے نقل کیا ہے کہ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی کا پہننا روافض کا شمار ہے، اس لئے اس سے احتراز واجب ہے، صاحب در مختار لکھتے ہیں، ممکن ہے، اب نہ ہو، حضرت گنگوہی نے کوکب درمی میں لکھا ہے کہ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا چونکہ روافض کا شمار ہے، لہذا مکروہ ہے، حضرت مولانا غلام احمد سہارنپوری نے بھی یہی تحریر فرمایا، نیز لکھا ہے کہ روافض کے کفر میں اگرچہ اختلاف ہے، مگر ان کے فاسق ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، اور فساد کے ساتھ تشبیہ سے بھی احتراز ضروری ہے۔

باب (۱۱۸) جو تے پہننے کا استجاب۔

۷۹۱۔ سلمہ بن شعیب، حسن بن امین، معقل، ابو الزبیر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جہاد کے سفر میں جس میں ہم شریک تھے سنا فرما رہے تھے، جو تے زیادہ تر پہنا کو، کیونکہ آدمی جب تک جو تے پہنے رہتا ہے سواروں کے حکم میں رہتا ہے۔

(فائدہ) کیونکہ پیر چوٹ اور تکلیف سے محفوظ رہتے ہیں اور چلنے میں سہولت ہوتی ہے۔

باب (۱۱۹) داہنے پاؤں میں پہلے جو تا پہننا اور بائیں پاؤں سے پہلے اتارنے کا استجاب اور ایک جو تہ پہن کر چلنے کی کراہت۔

۷۹۲۔ عبدالرحمن بن سلام حنفی، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی جو تا پہنے، تو داہنے پاؤں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے، اور دونوں میں پہننا چاہئے، یادو نوں اتار ڈالے۔

۷۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی تم میں سے ایک جو تہ پہن کر نہ چلے، بلکہ دونوں پہنے یادو نوں اتار دے۔

۷۹۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن اوریس، اعش، ابو رزین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا، پھر فرمایا، آگاہ ہو جاؤ، تم بیان کرتے ہو کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتا ہوں تاکہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہو جاؤں،

باب (۱۱۸) بَابِ اسْتِجَابِ لُبْسِ النِّعَالِ *

۷۹۱۔ حَدَّثَنِي سَلْمَةُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي غَزْوَةِ غَزْوَانَا اسْتَكْبَرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا اتَّعَلَ *

باب (۱۱۹) بَابِ اسْتِجَابِ لُبْسِ النِّعْلِ فِي

الْيُمْنَى أَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرَى أَوَّلًا وَكَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ *

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَغْنِي بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اتَّعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لْيُخْلَعْهُمَا جَمِيعًا *

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُخْلَعْهُمَا جَمِيعًا *

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ أَلَا إِنَّكُمْ تَحَدِّثُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

خبردار میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، جب تم میں سے کسی کے جوتہ کا تمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرا جوتہ پہن کر نہ چلے، تاؤ فتیکہ اسے درست نہ کرے۔

۷۹۵۔ علی بن حجر السعدی، علی بن مسہر، اعش، ابوزین ابو صار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان ہی روایات کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں ان احادیث کی وجہ سے ایک جوتہ پہن کر چلنا مکروہ ہے، علماء نے فرمایا ہے کہ اس کا سبب یہ ہے کہ یہ چیز وقار اور تہذیب کے خلاف ہے اور ایسے ہی جوتہ پہننے میں، ادب اور مستحب طریقہ وہی ہے جو کہ حدیث ۷۲۳ میں تعلیم فرمادیا ہے، کیونکہ اس طرح جوتہ پہننے اور اتارنے میں دابنے پاؤں کی تحریم باقی ہے اور امور مکرمہ میں ہدایت بالیقین مستحب ہے (نووی جلد ۲ ص ۱۹۷) واکمال المعلم وشرح جلد ۲ ص ۳۹۱

باب (۱۲۰) ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے، اور ایک ہی کپڑے میں احتباء کی ممانعت۔

۷۹۶۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابوالزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہائیں ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جوتہ میں چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپٹنے سے، یا ایک ہی کپڑے میں احتباء کرنے سے یا اس طور کہ شرمگاہ کھلی ہوئی ہو منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) احتباء یعنی ہاتھ بھی کپڑے میں ہوں اور پنڈلیاں کھڑی کر کے ایک کپڑے میں اس طرح بیٹھے کہ شرمگاہ سامنے سے کھل جائے، جسے گوٹ مار کر بیٹھنا بولتے ہیں۔

۷۹۷۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزہیر، جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابوالزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، کہ جب کسی کے جوتہ کا تمہ ٹوٹ جائے، تو جب تک اسے درست نہ کرے، فقط ایک جوتہ پہن کر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَهَذَّوْاْ وَأَضِلُّ أَلَا وَإِنِّي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شَيْئٌ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمُشْ فِي الْآخِرَى حَتَّى يُصْلِحَهَا *

۷۹۵۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى *

(۱۲۰) بَابُ النَّهْيِ عَنْ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ *

۷۹۶۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمَشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ *

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شَيْئٌ أَحَدِكُمْ أَوْ مِنْ

نہ چلے اور نہ ایک موزہ پہن کر چلے، نہ بائیں ہاتھ سے کھائے، اور نہ ایک کپڑے میں اچھاء کرے اور نہ ہی ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹے۔

۷۹۸۔ قتبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) ابن ریح، لیث ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے، اور ایک کپڑے میں اچھاء کرنے اور چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۷۹۹۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک جوتہ پہن کر مت چلو، اور ایک ازار میں اچھاء نہ کرو اور اپنے بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، اور ایک ہی کپڑا سارے بدن پر مت لپیٹو، اور چت لیٹ کر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر مت رکھو۔

۸۰۰۔ اسحاق بن منصور، روح بن عبادہ، عبید اللہ بن اخص، ابوالزبیر، حضرت جابر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص تم سے چت لیٹ کر ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر نہ رکھے۔

۸۰۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی تھی۔

انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يَصْلِحَ شِسْعُهُ وَلَا يَمْشِي فِي خَفٍ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَلَا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَجِفِ الصَّمَاءَ *

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالِاخْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ *

۷۹۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلَا تَحْتَبِ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَاءَ وَلَا تَضَعِ إِحْدَى رِجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلْقَيْتَ *

۸۰۰۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْأَخْسَسِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى *

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى *

۸۰۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن عیینہ۔
(دوسری سند) ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس۔
(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۱۲۱) مرد کو زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت۔

۸۰۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الریح، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفرانی لباس پہننے سے منع فرمایا ہے، قتیبہ حماد سے نقل کرتے ہیں یعنی مردوں کو۔

۸۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن نمیر، ابو کریب، اسماعیل بن علیہ، عبد العزیز بن صہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفران لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(فائدہ) میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور اب مزید لکھ دیتا ہوں کہ مختار مذہب حنفی میں اس قسم کے کپڑوں کا پہننا مکروہ تحریمی ہے اور نماز اس سے مکروہ ہو جاتی ہے اور صاحب بحر الرائق نے جلد ۸ میں کراہت نقل کی ہے، مگر امام بدر الدین عینی نے عمدۃ القاری جلد ۲۲ ص ۲۲ پر حرمت کا قول نقل کیا ہے اور یہی چیز امام نووی نے شرح صحیح مسلم جلد ۲ ص ۱۹۸ پر نقل کی ہے۔ اور علامہ شامی نے حرمت اور کراہت کے علاوہ خفیہ کے دونوں قول نقل کئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب (۱۲۲) بڑھاپے میں زردی یا سرخی کے ساتھ خضاب کرنے کا استحباب اور سیاہ خضاب کی حرمت۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالََا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالََا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *
(۱۲۱) بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّزْغِفِ *

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَ قَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزْغِفِ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ يَغْنِي لِلرَّجُلِ *

۸۰۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَغِفَ الرَّجُلُ *

(۱۲۲) بَابُ اسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ أَوْ حُمْرَةٍ وَتَحْرِيمِهِ بِالسَّوَادِ *

۸۰۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو عیثمہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال یا فتح مکہ کے دن ابو قحافہ لائے گئے یا خود حاضر خدمت ہوئے ان کا سر اور ان کی داڑھی ٹھام یا ٹھامہ گھاس کی طرح سفید تھی آپ نے ان کی عورتوں کو حکم دیا کہ اس سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو۔

۸۰۶۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ پیش کئے گئے ان کا سر اور داڑھی ٹھامہ گھاس کی طرح سفید تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سفیدی کو کسی چیز کے ساتھ تبدیل کر دو، لیکن سیاحی سے بچو (۱)۔

۸۰۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، ابو سلمہ، سلیمان بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہذا تم ان کی مخالفت کرو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ابو قحافہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد تھے ان کا نام عثمان تھا، فتح مکہ کے دن مشرف باسلام ہوئے۔ اور زرد یا سرخ خضاب عورت اور مرد دونوں کے لئے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے، ہائی اسلاف میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے اور بعض کے لئے ترک خضاب افضل ہے (نووی جلد ۳ ص ۱۹۹) نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ زور دہر کی عادات لباس اور وضع میں کفار اور دیگر قوموں کی مخالفت اور اپنی دینی وضع اور شعار کا باقی رکھنا ضروری ہے اور یہ نہایت ذلت اور بے غیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنیں اور ان کی اندھا دھند تقلید کریں۔

(۱۲۳) بَابُ تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ صُورَةٍ . باب (۱۲۳) جاندار کی تصویر بنانے کی حرمت۔

(۱) سیاہ خضاب استعمال کرنے کی کئی صورتیں ہیں (۱) مجاہد سیاہ خضاب استعمال کرے تاکہ دشمن پر رعب طاری ہو یہ بالاتفاق جائز ہے۔ (۲) صوفیوں کو دینے کے لئے کوئی استعمال کرے تاکہ جو ان نظر آئے حالانکہ وہ جو ان نہ ہو یہ بالاتفاق ممنوع ہے۔ (۳) شوہر بیوی کے لئے یا بیوی شوہر کے لئے کالا خضاب استعمال کرے تو یہ اکثر علماء کے ہاں مکروہ تحریمی ہے بعض نے اجازت دی ہے اور خالص سیاہ خضاب کے علاوہ باقی کسی بھی رنگ کا خضاب مستحب اور پسندیدہ ہے۔

الْحَيَوَانُ *

۸۰۸- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ وَفِي يَدِهِ عَصَا فَالْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ مَا يُحْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ ثُمَّ انْفَتَحَتْ فَإِذَا جَرُّوْا كَلْبَ تَحْتَ سَرِيرِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَتَى دَخَلَ هَذَا الْكَلْبُ هَاهُنَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ فَأَمَرُ بِهِ فَأُخْرِجَ فَجَاءَ جَبْرِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعِدْتَنِي فَحَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ فَقَالَ مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ *

۸۰۸- سويد بن سعید، عبد العزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت میں آنے کا وعدہ کیا، پھر وہ وقت آگیا مگر جبریل امین نہیں آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا اور نہ اس کے قاصد وعدہ خلافی کرتے ہیں، پھر آپ نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک کتے کا پلا تخت کے نیچے دکھائی دیا، آپ نے فرمایا، اے عائشہ یہ کتا یہاں کب آیا؟ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں آپ نے حکم دیا وہ باہر نکال دیا گیا، اسی وقت جبریل امین تشریف لائے، آپ نے فرمایا، تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں تمہارے انتظار میں بیٹھا رہا لیکن تم نہیں آئے انہوں نے کہا کہ یہ جو کتا آپ کے مکان میں تھا اس نے مجھے آنے سے روک دیا تھا ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جاندار کی تصویر بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے، خواہ کپڑے میں ہو یا فرش میں یا اشرفی اور پیسہ اور برتن اور دیوار وغیرہ میں، البتہ جن چیزوں میں جان اور روح نہیں ہے جیسا کہ درخت وغیرہ ان کی تصویر بنانا حرام نہیں اور سایہ دار ہونے اور نہ ہونے کا کوئی فرق نہیں، جمہور علماء، صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین امام ابو حنیفہ، مالک، ثوری اور شافعی کا یہی مسلک ہے اور یہی چیز امام بدر الدین عینی نے توضیح کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ تصویر بنانا سخت حرام ہے اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت خلق کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات میں سے المصور بھی ہے تو مگویا کہ انسان تصویریں بنا کر اور بنا کر اپنے مصور ہونے کا وعید اور بننا چاہتا ہے (معاذ اللہ) ان اللہ ہوا الخلاق ذوالقوة العتین، نیز روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے کیونکہ اگر جبریل علیہ السلام نوری مخلوق ہونے کی وجہ سے کتے کی بنا پر گھر داخل نہیں ہو سکتے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے اس مکان میں موجود رہ سکتے تھے۔ (نووی جلد ۲ ص ۱۹۹ یعنی جلد ۲۳ ص ۷۰)

۸۰۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُحْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ جَبْرِيلَ وَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ

۸۰۹- اسحاق بن ابراہیم حنظلی، محزومی، وہیب، ابی حازم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت آنے کا وعدہ کیا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَأْتِيَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَطُولْهُ كَسَطُ بِلِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ *

۸۱۰- حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مِمْوْنَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مِمْوْنَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ اسْتَكْرْتُ هَيْتَكَ مِنْذُ الْيَوْمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جَبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَانِي أَمْ وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي قَالَ فَطَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَهُ ذَلِكَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جَزُؤُ كُلِّبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جَبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ قَدْ كُنْتَ وَعَدَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْنَا فِيهِ كُلِّبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكَلْبِابِ حَتَّى إِنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كُلِّبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتَرَكُ كُلِّبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ *

بقیہ حدیث حسب سابق ہے مگر اتنی مفصل نہیں جیسا کہ پہلی تھی۔

۸۱۰- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن السباق، عبد اللہ بن عباس، ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپ چپ اٹھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج شروع دن ہی سے میں آپ کی صورت میں تبدیلی دیکھتی ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبریل امین نے اس رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا مگر نہیں ملے اور خدا کی قسم انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی ہے پھر سارا دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح رہے، اس کے بعد آپ کے دل میں ایک کتے کے بچے کا خیال آیا جو ہمارے پنگ کے نیچے تھا، فوراً حکم دے کر اس کو نکلوا دیا، پھر آپ نے پانی لیا اور جہاں وہ کتا تھا وہاں چھڑک دیا، جب شام ہوئی تو جبریل علیہ السلام تشریف لائے آپ نے فرمایا تم نے گزشتہ رات آنے کا مجھ سے وعدہ کیا تھا، انہوں نے کہا ہاں مگر ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا اور تصویر ہو، پھر اسی صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ آپ نے چھوٹے باغ کا بھی کتا قتل کر دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

(فائدہ) کیونکہ بڑے باغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے اور جو فرشتے کتے اور تصویر کی وجہ سے نہیں آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہیں ورنہ محافظ فرشتے تو ہر وقت ساتھ رہتے ہیں اور ہر مقام پر جاتے ہیں کیونکہ وہ اعمال لکھتے ہیں (نووی جلد ۲ ص ۱۹۹ یعنی جلد ۲ ص ۷۰)

۸۱۱- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمر و ناقد، اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ، حضرت ابن عباس، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

۸۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ يَتْنًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ *
(یعنی رحمت کے فرشتے)

(فائدہ) کیونکہ کتے میں نجاست اور گندگی ہوتی ہے اور وہ نجاستوں کو کھاتا ہے اور بھریہ کہ کتابیاطین سے ہے اور فرشتے اس کی ضد ہیں اس لئے دخول ملائکہ اس مقام پر نہیں ہوتا (یعنی جلد ۲۲ ص ۶۹ و شرح سنن سی جلد ۵)

۸۱۲- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ يَتْنًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ *
۸۱۲- ابو الطاہر، حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابن عباس، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جس گھر میں کتاب یا تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(فائدہ) کیونکہ تصویر میں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی معصیت ہے اور اس کی صفت خلق کے ساتھ مشابہت ہے اس لئے ایسے نافرمانیوں کے مقامات سے رحمت کے فرشتے دور رہتے ہیں کیونکہ مندر اور گھردلوں ایک ہی ہوتے ہیں اور جو حضرات فوجیہ میں رکھ کر چلتے ہیں تو وہ رحمت الہی سے محروم ہو کر شیاطین کی مصاحبت اختیار کرتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۸۱۳- إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ، مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَذَكَرَهُ الْأَخْبَارُ فِي الْإِسْنَادِ *
۸۱۳- اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی روایت اور طرز روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۸۱۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَايِكَةَ لَا تَدْخُلُ يَتْنًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ لَمْ أَشْكِكْ زَيْدٌ بَعْدَ فَعْدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْحَوْلَانِي رَيْبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي نَوْبٍ *
۸۱۴- قتیبہ بن سعید، لیث، بکیر، بسر بن سعید، زید بن خالد، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویر ہو، بسر بیان کرتے ہیں کچھ دنوں کے بعد زید بیمار ہوئے ہم ان کی عیادت کے لئے گئے دیکھا کہ ان کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہوا ہے جس میں تصویر ہے میں نے عبید اللہ خولانی پر درود حضرت میمونہ سے کہا کہ خود زید ہی نے ہم سے تصویر کے متعلق حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ پر یہ تصویر ہے) عبید اللہ نے کہا کیا تم نے یہ نہیں سنا تھا کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کپڑے کے نقش اس سے مشکلی ہیں۔

۸۱۵- ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، کبیر بن انج، بسر بن سعید، عبید اللہ خولانی، بسر بن سعید بیان کرتے ہیں اور بسر کے ساتھ عبید اللہ خولانی بھی تھے کہ زید بن خالد جعفی روایت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں جاتے، بسر بیان کرتے ہیں کہ کچھ مدت کے بعد زید بیمار ہوئے ہم ان کی عیادت کے لئے گئے ہم نے دیکھا کہ ان کے گھر میں پردہ ہے جس میں نقش و نگار ہیں، میں نے عبید اللہ سے کہا، کیا زید نے ہم سے تصویروں والی حدیث بیان نہیں کی تھی انہوں نے کہا کہ ہاں یہ بھی تو کہا تھا، مگر جو کچھ دوس پر نقش ہوں تم نے نہیں سنا، میں نے کہا نہیں سنا، انہوں نے کہا، زید نے یہ کہا تھا۔

(فائدہ) پردہ پر غیر جاندار اشیاء کے نقش و نگار بنے ہوئے تھے، تصاویر نہیں تھیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۸۱۶- اسحاق بن ابراہیم، جریر، سہیل بن ابی صالح، سعید بن یسار ابو الجہاد مولیٰ بنی نجار، زید بن خالد جعفی، حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جس گھر میں کتابیا تصویر ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے، زید بن خالد جعفی بیان کرتے ہیں کہ میں یہ سن کر حضرت عائشہ کے پاس آیا اور کہا کہ ابو طلحہ یہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس گھر میں کتابیا تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے تو کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، مگر میں تم سے اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتی ہوں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے تشریف لے گئے، میں نے ایک منقش پردہ لے کر دروازہ پر لٹکادیا، جب حضورؐ واپس تشریف لائے اور پردہ دیکھا تو چہرہ انور پر کچھ ناگواری کے آثار مجھے معلوم ہوئے حضورؐ نے خود اسے کھینچ کر

۸۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ كَبِيرَ بْنَ الْأَشْجَعِ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُعْفِيِّ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرٍ عُبَيْدُ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرَضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعَدَنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بَسِيرٌ فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ قَالَ إِنَّهُ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى ذَكَرَ ذَلِكَ *

۸۱۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْجَهَادِ مَوْلَى بَنِي نَجَّارٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُعْفِيَّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلٌ قَالَ فَأَنْتِ عَائِشَةُ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا يُخْبِرُنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلٌ فَهَلْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ سَأَحْدِثُكُمْ مَا رَأَيْتُهُ فَعَلَّ رَأَيْتُهُ خَرَجَ فِي غَزَايِهِ فَأَحْدَثَ نَمَطًا فَسَرَنَتْهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ قَرَأَ النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَحَدَّثَنِي حَتَّى هَتَكْتُ أَوْ قَطَعْتُ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُو

پھاڑا، پاکٹ دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا ہے کہ چھروں اور مٹی پر کپڑا بنائیں، چنانچہ ہم نے اسے کاٹ کر دو ٹکے بنا ڈالے اور ان میں کھجوروں کی چھال بھری، آپؐ نے ان پر کوئی عیب نہیں لگایا۔

۸۱۷۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، داؤد، عزرة، حمید بن عبد الرحمن، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمارے یہاں ایک پردہ تھا جس پر نعدوں کی تصاویر بنی ہوئی تھیں جب کوئی اندر آتا تو یہ تصاویر اس کے سامنے ہوتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اس کو نکال دو کیونکہ جس وقت میں اندر آتا ہوں تو دنیا یاد آ جاتی ہے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ہمارے پاس ایک چادر تھی جس کے نقوش کو ہم ریشمی کہا کرتے اور اسے پہنا کرتے تھے۔

۸۱۸۔ محمد بن قثی، ابن ابی عدی اور عبدالاعلیٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے محمد بن قثی بیان کرتے ہیں کہ عبدالاعلیٰ نے یہ زیادتیاں بیان کی ہے کہ حضورؐ نے ہمیں اس کے کاٹنے کا حکم نہیں دیا۔

۸۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازہ پر ایک ریشمی پردہ ڈال رکھا تھا جس پر پردار گھوڑوں کی تصاویر تھیں آپؐ نے حکم دیا میں نے اسے پھاڑ ڈالا۔

۸۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ (دوسری سند) ابو کریب، وکیع سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی عبدہ کی روایت میں یہ نہیں کہ سفر سے تشریف لائے۔

۸۲۱۔ منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، زہری، قاسم بن

الْحِجَارَةِ وَالطِّينَ قَالَتْ فَقَطَعْنَا مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ وَحَشَوْنَهُمَا لَيْفًا فَلَمْ يَعْيبْ ذَلِكَ عَلَيَّ *

۸۱۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْنَالٌ طَائِرٌ وَكَانَ الدَّاحِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلِي هَذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قُطِيفَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلِمَهَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَلْبِسُهَا *

۸۱۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بِهِذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَزَادَ فِيهِ يُرِيدُ عَبْدُ الْأَعْلَى فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِهِ * (قائدہ) یہ تصاویر کی حرمت سے پہلے کا بیان ہے، واللہ اعلم۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ عَلَى بَابِي دُرُونًا فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْأَجْنِحَةِ فَأَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ *

۸۲۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ قَدِيمٍ مِنْ سَفَرٍ * ۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا

محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک تصویر والا پردہ ڈال رکھا تھا، یہ دیکھ کر آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اس پردہ کو لے کر پھاڑ ڈالا، پھر فرمایا، قیامت کے دن سب سے سخت ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو مخلوق خدا کی تصویریں بناتے ہیں۔

۸۲۲۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور ابراہیم بن سعد کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ پھر آپ پردے کی طرف بچکے اور اسے اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا۔

۸۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن عیینہ۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اس میں ”ان اشد الناس عذابا“ ہے ”من اشد الناس“ نہیں۔

۸۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عبد الرحمن بن القاسم، بوارسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے اپنے ایک طاق پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا جس میں تصاویر تھیں۔ جب آپ نے یہ دیکھا تو اسے پھاڑ ڈالا اور آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور فرمایا، اے عائشہ قیامت میں سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے اسے کاٹ کر ایک تکیہ یا دو تکیے بنائے۔

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَسْتَرَةٌ بِقِرَامٍ فِيهِ صُورَةٌ فَنَلَوْنُ وَجْهَهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ *

۸۲۲۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا بِعِثَلٍ حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَهْوَى إِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ *

۸۲۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا لَمْ يَذْكُرَا مِنْ *

۸۲۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَالْفُطَيْمِيُّ لُزْهَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلٌ فَلَمَّا رَأَاهُ هَتَكَهُ وَنَلَوْنُ وَجْهَهُ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهَوْنَ بِخَلْقِ اللَّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ *

۸۲۵۔ محمد بن شمس، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں اور وہ ایک طاق پر لٹکا ہوا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف نماز پڑھتے تھے تو آپؐ نے فرمایا اسے میرے سامنے سے ہٹا دے میں نے اسے علیحدہ کر کے اس کے ٹکے بنائے۔

۸۲۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عقبہ بن مکرم، سعید بن عامر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۸۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، کوکج، سفیان، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصاویر تھیں، آپؐ نے اسے ہٹا دیا، میں نے اس کے دو ٹکے بنائے۔

۸۲۸۔ ہارون بن معروف، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، عبد الرحمن بن قاسم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصاویر تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپؐ نے اس پردہ کو ہٹا دیا، میں نے اس کے دو ٹکے بنائے اسی وقت مجلس میں سے ایک شخص جنہیں ربیعہ بن عطاء مولیٰ بنی زہرہ کہا جاتا تھا، بولا تم نے ابو محمد سے نہیں سنا، وہ کہتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر آرام کرتے تھے، ابن قاسم بولے نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا ہے۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ مَمْدُودٍ إِلَى سَهْوَةٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَيْهِ فَقَالَ أَخْرِبِهِ عَنِي قَالَتْ فَأَخَرْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ *

۸۲۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَقِبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَنَحَاهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ *

۸۲۸۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكِيرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَهُ قَالَتْ فَقَطَعْتُهُ. وَسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ أَمَّا سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ لَكِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يُرِيدُ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ *

۸۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ مالک، نافع، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک چھوٹا گدلا خریدا تھا جس میں تصویریں تھیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپؐ دروازہ ہی پر کھڑے رہے اور اندر تشریف نہ لائے تو میں نے پہچان لیا آپؐ کے چہرہ انور پر ناگواری کے آثار معلوم ہوئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے سامنے توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا قصور سرزد ہوا، آپؐ نے فرمایا یہ نکیہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اسے میں نے آپؐ کے بیٹھے کے لئے خریدا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان تصاویر کو بنانے والوں کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو چیزیں تم نے بنائی ہیں انہیں زندہ کرو، پھر فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں وہاں فرشتے نہیں داخل ہوتے ہیں۔

۸۳۰۔ قتیہ، ابن ریح، لیث بن سعد۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ثقیفی، ایوب۔

(تیسری سند) عبد الوارث، عبد الصمد بواسطہ اپنے والد، ایوب۔

(چوتھی سند) ہارون بن سعید ابن وہب اسامہ بن زید۔

(پانچویں سند) ابو بکر بن اسحاق، ابو سلمہ خزاعی، عبد العزیز بن اخی الماشون، عبید اللہ بن عمر، نافع، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی روایت نقل کرتے ہیں کہ باقی بعض راویوں کی حدیث بعض سے کامل ہے، اور ابن اخی الماشون نے یہ زیادتی بیان کی ہے کہ میں نے اس کے دو نکیہ بنائے، آپؐ گھر میں ان پر آرام فرماتے۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نَمْرَقةً فِيهَا تصَاوِيرُ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ أَوْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَمَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ النَّمْرَقةِ فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقَعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ وَيَقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ *

۸۳۰۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَخِي الْمَاجِشُونِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ أَنْتُمْ حَدِيثًا لَهُ مِنْ بَعْضٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَخِي الْمَاجِشُونِ قَالَتْ فَأَخَذَتْهُ فَجَعَلَتْهُ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ *

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى

۸۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، (دوسری سند) ابن ثقیفی، یحییٰ قطان، عبید اللہ (تیسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے

والد، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن انہیں عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جو چیزیں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو۔

۸۳۲۔ ابوالربیع، ابوکامل، حماد۔

(دوسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ۔

(تیسری سند) ابن ابی عمر، ثقیفی، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۸۳۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، (دوسری سند) ابوسعید لہج، وکیع، اعمش، ابوالفضلی، مسروق، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں تصویر بنانے والوں کو ہو گا اور لہج راوی نے ان کا لفظ نہیں بولا، صرف ”اشد الناس“ کہا ہے۔

۸۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی یحییٰ و ابوکریب عن ابی معاویہ کی روایت میں ہے کہ دو زخیوں میں سخت ترین عذاب والے مصور ہوں گے اور سفیان کی روایت و کعب کی روایت کی طرح ہے۔

۸۳۵۔ نصر بن علی جضمی، عبد العزیز بن عبد الصمد، منصور، مسلم بن صبیح بیان کرتے ہیں کہ میں مسروق کے ساتھ ایک

وَهُوَ الْقَطَّانُ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّورَ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقَالُ لَهُمْ أَحْيَا مَا خَلَقْتُمْ *

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّبَعِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَشَجُّ إِنَّ *

۸۳۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رَوَايَةٍ يَحْيَى وَأَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُونَ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانٌ كَحَدِيثِ وَكِيعٍ *

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا

مکان (۱) میں تھا جس میں تصاویر تھیں، مسروق نے کہا یہ کسریٰ کی تصویریں ہیں، میں نے کہا نہیں یہ مریم علیہا السلام کی تصاویر ہیں، مسروق بولے میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا، وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سخت ترین عذاب تصاویر بنانے والوں کو ہوگا۔

مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ فِي يَتِيٍّ فِيهِ تَمَائِيلُ مَرِيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ هَذَا تَمَائِيلُ كِسْرَى فَقُلْتُ لَا هَذَا تَمَائِيلُ مَرِيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ *

۸۳۶۔ نصر بن جمضی، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، یحییٰ بن ابی اسحاق، سعید بن ابی الحسن بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور بولا میں مصور ہوں یہ تصاویر بناتا ہوں، آپ مجھے ان کا مسئلہ بتائیے، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا مجھ سے قریب ہو جاؤ، وہ قریب ہو گیا یہاں تک کہ حضرت ابن عباسؓ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر فرمایا میں تم کو وہ حدیث سناتا ہوں جو میں نے حضورؐ سے سنی ہے میں نے آپؐ سے سنا، فرما رہے تھے کہ ہر ایک مصور جہنم میں جائے گا اور ہر ایک تصویر کے بدلے ایک جاندار شخص بنایا جائے گا جو اسے دوزخ میں تکلیف دے گا، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اگر تم ایسا کرنے پر مجبور ہی ہو تو درخت اور بے جان چیزوں کی تصویریں بناؤ۔

۸۳۶۔ قَالَ مُسْلِمٌ قَرَأْتُ عَلَى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَضَرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصَوِّرُ هَذِهِ الصُّورَ فَأَقْبِنِي فِيهَا فَقَالَ لَهُ أَذُنُ مِنِّي فَذَنَّا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ أَذُنُ مِنِّي فَذَنَّا حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ أَتُبْنُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صُورَةً نَفْسًا فَتَعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ وَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ فَاقْرَأْ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں یا تو ان تصاویر میں دوزخ میں جان ڈال دی جائے گی جو اسے عذاب دیں گی یا ان تصویروں کے بقدر وہاں لوگ اسے عذاب دیں گے، انتہی، اب جسے دوزخ کا داخلہ منظور ہو وہ اپنی تصویر کھنچوائے یا کسی کی بنائے، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۸۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، سعید بن ابی عروبہ، نصر بن انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ فتویٰ تو بتاتے تھے، باقی یہ نہیں فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے، یہاں تک کہ ایک شخص نے دریافت

۸۳۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْنَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُفْتِي وَلَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ

(۱) یہ گھر حضرت یسار بن نمیر کا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کے گھر میں جو یہ تصویریں تھیں تو ظاہر یہی ہے کہ انہوں نے کسی عیسائی سے یہ گھر خریدا تھا اور ان تصاویر کے چہرے مٹا دیے ہوں گے صرف اجسام تصویروں میں باقی رہ گئے ہوں۔

کیا، کہ میں یہ تصویریں بناتا ہوں، ابن عباس نے اس سے کہا، قریب آ جاؤ، وہ قریب ہو گیا، حضرت ابن عباس نے فرمایا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بناتا ہے تو قیامت کے دن اسے مجبور کیا جائے گا، کہ اس میں روح پھونکے، اور وہ نہ پھونک سکے گا۔

رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصَوِّرُ هَذِهِ الصُّوَرَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَذْنُكَ فَذَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كَلَفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ*

(فائدہ)۔ کیونکہ ارشاد ہے قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي، ابن فرشتہ بیان کرتے ہیں کہ تصویر بنانے کا گناہ اور عذاب نافع کسی مسلمان کو قتل کرنے سے بھی زیادہ ہے کیونکہ قتل کی سزا تو غلو فی النار بیان فرمائی ہے، اور غلو دلائل سنت والجماعت کے نزدیک طول مدت اور مکث طویل پر محمول ہے، اور نفخ روح تو بہت اہم ترین مسئلہ ہے اس میں تو محمول کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں، واللہ اعلم۔

۸۳۸۔ ابو غسان سمعی، محمد بن عثمان، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قنادة نصر بن انس بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا، تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت بیان کی۔

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَنَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ*

۸۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو کریب، ابن فضیل، عمارہ، ابو زرعہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر گیا، وہاں تصویریں تھیں، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ رب العزت فرماتا ہے۔ اس سے زیادہ ظالم اور قصور وار کون ہوگا، جو میری مخلوق کی طرح چیزیں بناتے ہیں (اچھا) ایک چیونٹی ایک دانہ گیموں یا جوہی کا پیداکر دیں۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كَرَيْبٍ وَالْفَاطِقُ عَنْ مُتْقَارَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو فَضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي دَارِ مَرْوَانَ فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً*

(فائدہ) یہ فرمان الہی بندوں کی عاجزی ظاہر کرنے اور بتلانے کے لئے ہے کہ جو اپنی پیدائش میں ذات الہی کے محتاج ہیں، وہ کسی اور چیز کو کیا پیدا کر سکتے ہیں، ایسے ہی کوئی ولی، پیر، فقیر کسی مردہ کو کیا زندہ کر سکتا ہے اور کسی کو کیا لڑکا یا لڑلا دلا سکتا ہے، یہ سب کام اللہ رب العزت ہی کے ہیں اور وہی کر سکتا ہے هو الذی احیاکم ثم میتکم ثم یحییکم والیہ النشور۔

۸۴۰۔ زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابو زرعہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں ایک مکان میں گئے، جو بن رہا تھا، سعید کا تھا یا مروان کا، وہاں

۸۴۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ دَارًا بُنِيَ بِالْمَدِينَةِ لِسَعِيدٍ أَوْ لِمَرْوَانَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مصور کو تصویریں بناتا ہوا دیکھا چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسب سابق روایت بیان کی، باقی جو کچھ پیدا کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

۸۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن خالد، سلیمان بن بلال، سمیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس گھر میں مورتیاں، یا تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

باب (۱۲۴) سفر میں گھنٹی اور کتا رکھنے کی ممانعت (۱)۔

۸۴۲۔ ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، بشر بن مفضل، سمیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے ان مسافروں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ کتا یا گھنٹا ہو۔

۸۴۳۔ زہیر بن حرب، جریر (دوسری سند) قتیبہ، عبد العزیز در اوردی، سمیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۸۴۴۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھنٹا شیطان کا باجہ ہے۔

قَالَ فَرَأَى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوْ يَخْلُقُوا شَعِيرَةً *

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلٌ أَوْ تَصَاوِيرُ *

(۱۲۴) بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ (۱)

فِي السَّفَرِ *

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ *

۸۴۳۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِي كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ *

۸۴۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَرْبٍ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ *

(۱) کتے اور گھنٹی کی کراہت اس صورت میں ہے جبکہ ان سے لہو و لعب اور گانا بجانا مقصود ہو جب ایسا مقصود نہ ہو جیسے کتا پہرے کے لئے رکھا ہو تو کراہت نہیں ہے۔ اسی طرح گھنٹی بجانا کسی جائز کام کے لئے ہو تو بھی کراہت نہیں ہے جیسے گشدہ شخص کو قافلہ تک پہنچانے کے لئے گھنٹی بجانا یا جنگل کے درندوں کو دور پٹانے کے لئے گھنٹی بجانا۔

(۱۲۵) بَابُ كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتْرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيرِ *

۸۴۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ لَا يَبْقَيْنُ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ أَرَى ذَلِكَ مِنَ الْعَيْنِ *

باب (۱۲۵) اونٹ کی گردن میں تانت کا قلابہ ڈالنے کی ممانعت۔

۸۴۵- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، عبد اللہ بن ابوبکر، عبد اللہ بن تميم، حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاصد بھیجا، عبد اللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ لوگ اپنے اپنے سونے کے مقامات میں تھے، آپ نے حکم دیا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی تانت کا قلابہ یا ہار نہ رہے، مگر یہ کہ اسے کاٹ دیا جائے، امام مالک فرماتے ہیں میری رائے میں یہ نظر لگنے کی وجہ سے ڈالتے تھے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ مشرکین سمجھتے تھے کہ اس طرح کرنے سے نظر نہیں لگتی، آپ نے اس چیز کو موقوف کر دیا، کہ نظر وغیرہ ان چیزوں سے نہیں رہتی، اب اگر کوئی زینت کی بنا پر ایسا کرے، تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اس روایت سے جاہلوں میں جو چیزیں مشہور ہیں، ان کی صاف تردید ہو گئی کہ یہ سب چیزیں لغو اور باعث اثم ہیں، نیز معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱۲۶) بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِي وَجْهِهِ وَوَسْمِهِ فِيهِ *

۸۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ *

۸۴۷- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنِهِ *

باب (۱۲۶) جانوروں کے منہ پر مارنے اور منہ پر داغ دینے کی ممانعت۔

۸۴۶- ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابن جریر، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پر مارنے اور منہ پر داغ دینے سے منع فرمایا ہے۔

۸۴۷- ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد (دوسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریر، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۸۳۸۔ سلمہ بن ھیب، حسن بن عیین، معقل، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گزرا، جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا، آپؐ نے فرمایا، اللہ اس پر لعنت کرے، جس نے اسے داغا ہے۔

۸۳۹۔ احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، ناعم ابو عبد اللہ مولیٰ اسلم، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا، آپؐ نے اس چیز کو برا کہا، اور فرمایا، خدا کی قسم میں تو داغ نہیں دیتا مگر اس حصہ کو جو چہرہ سے بہت دور ہے، اور اپنے گدھے کے متعلق حکم دیا، چنانچہ اس کے بٹوں پر داغ دیا گیا اور سب سے پہلے آپؐ ہی نے بٹوں پر داغا۔

(فائدہ) انسان کے کسی بھی حصہ پر داغ دینا حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو شرافت عطا فرمائی ہے اور حیوانوں کے منہ کے علاوہ اور مقامات پر داغ لگانا جائز ہے، اور چہرہ خواہ انسان کا ہو، یا حیوان کا چونکہ محترم ہے اور انسان میں یہ پہلو زیادہ غالب ہے، اس لئے اس پر بھی مارنے کی ممانعت فرمادی، باقی امام ابو حنیفہ کے نزدیک جانوروں کو بھی داغ دینا مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ مثلہ ہے اور مثلہ کی ممانعت میں بکثرت احادیث موجود ہیں (نووی و شرح مشکوٰۃ جلد ۵ ص ۴۳) *

باب (۱۲۷) جانور کے منہ کے علاوہ اس کے بدن کے کسی اور حصہ پر داغ دینا درست ہے۔

۸۵۰۔ محمد بن ثنی، محمد بن ابی عدی، ابن عوف، محمد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ جب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بچہ چنا، تو مجھ سے کہا، اے انس، اس بچے کا خیال رکھ کر کہ یہ کچھ کھانے نہ پائے تا وقتیکہ تو اسے صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہ لے جائے اور آپؐ کچھ چبا کر اس کے منہ میں نہ ڈالیں، انس بیان کرتے ہیں کہ پھر میں صبح کو آپؐ کے پاس آیا، اور آپؐ باغ میں تھے اور قبیلہ خویجہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے، اور ان اونٹوں کو داغ دے رہے تھے جو فتح میں آپؐ کو حاصل ہوئے تھے۔

۸۴۸۔ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ جِمَارٌ قَدْ وَسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الَّذِي وَسَمَهُ *

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ نَاعِمًا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ وَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَاذْكُرْ ذَلِكَ قَالَ قَوْلًا لَيْلَى لَا أَسْمُهُ إِلَّا قِيْلَ قَضَى شَيْءٌ مِنَ الْوَجْهِ فَأَمَرَ بِجِمَارٍ لَهُ فَكُوِيَ فِي جَاوَرِيَّتِهِ فَهُوَ أَوَّلُ مَنْ كُوِيَ الْجَاوَرِ تَيْنِ *

(۱۲۷) بَابُ جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرِ الْإِنْسَانِ فِي غَيْرِ الْوَجْهِ *

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سَلِيمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هَذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَعْدُوْهُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَإِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ خُوِيَّتَةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس روایت سے معلوم ہوا کہ تحنیک مولود مستحب ہے، کہ بچہ کو ولادت کے بعد کسی نیک اور صالح آدمی کی خدمت میں لیجانا چاہئے، کہ وہ کھجور وغیرہ چبا کر اس کے منہ میں ڈال دے تاکہ بچہ کے منہ میں سب سے پہلے صالحین ہی کا تھوک داخل ہو، واللہ اعلم۔

۸۵۱۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے جس وقت بچہ جنا، تو فرمایا کہ اس بچہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ، آپ اس کی تحنیک فرمادیں گے، میں نے دیکھا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے گلہ میں تھے اور انہیں داغ رہے تھے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ ان کے کانوں پر داغ لگا رہے تھے۔

۸۵۲۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گلہ میں گئے اور آپ اس وقت بکریوں کے کانوں پر داغ دے رہے تھے۔

۸۵۳۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث (دوسری سند) محمد بن بشار، محمد، یحییٰ، عبدالرحمن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۸۵۴۔ ہارون بن معروف، ولید بن مسلم، اوزاعی، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں داغ دینے کا آلہ دیکھا، آپ صدقہ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

باب (۱۲۸) سر کے کچھ حصہ پر بال رکھنے کی ممانعت۔

۸۵۵۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، عمرو بن نافع

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ أَنَّ أُمَّهُ حِينَ وَلَدَتْ انْطَلَقُوا بِالصَّبِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْثَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ فِي آذَانِهَا *

۸۵۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبَدًا وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا *

۸۵۳۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيْسَمَ وَهُوَ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ *

(۱۲۸) بَابُ كَرَاهَةِ الْقَزَعِ *

۸۵۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى

بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع سے دریافت کیا، قزع کیا ہے؟ بولے بچہ کاسر مونڈھنا اور اس کا کچھ حصہ چھوڑ دینا۔

۸۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور ابو اسامہ کی روایت میں قزع کی تفسیر عبید اللہ کے قول سے کی ہے۔

۸۵۷۔ محمد بن ثقی، عثمان بن عثمان غطفانی، عمر بن نافع (دوسری سند) امیہ بن بسطام، یزید بن زریج، روح، حضرت عمر بن نافع سے عبید اللہ کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، اور محمد بن ثقی، اور امیہ بن بسطام دونوں نے حدیث میں اسی تفسیر کو بیان کیا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس طریقہ سے بالوں کا کٹوانا مکروہ ہے کیونکہ یہ یہودی خصلت ہے، ابھی، ایک روایت میں ہے کہ یا ساراسر مؤظہ و یا ساراجھوڑو، ان احادیث سے ثابت ہوا کہ اگر بڑی بال رکھنا ممنوع ہیں۔

۸۵۸۔ محمد بن رافع، حجاج بن شاعر، عبد بن حمید۔ عبد الرزاق، معمر، ایوب۔

(دوسری سند) ابو جعفر الدارمی، ابو العاصم، حماد بن زید، عبد الرحمن السراج، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۱۲۹) راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت، اور راستوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید۔

۸۵۹۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ

يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُخْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضُ*

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِيرَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ*

۸۵۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغُطَفَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنِي أُمِيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَعْنِي ابْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ وَالْحَقُّ التَّفْسِيرُ فِي الْحَدِيثِ*

۸۵۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَاجُّ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ*

۸۵۹۔ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

(۱۲۹) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطَّرِيقَاتِ وَإِعْطَاءِ الطَّرِيقِ حَقَّهُ*

۸۵۹۔ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

تم راستوں پر بیٹھنے سے بچو، صحابہ نے عرض کیا (۱) یا رسول اللہ ہمیں اپنی مجلسوں میں بیٹھنے بغیر کوئی چارہ کار نہیں، ہم وہاں باتیں کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم بیٹھنا ہی چاہتے ہو، تو پھر راستہ کا حق ادا کرو، عرض کیا، راستہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، لگا ہوں نیچی رکھنا، اور ایذا رسانی سے باز رہنا اور سلام کا جواب دینا، اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا۔

۸۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالعزیز بن محمد المدنی، (دوسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی ندیک، ہشام بن سعد، زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۱۳۰) مصنوعی بال لگانا اور لگوانا، اور گودنا اور گدانا اور پلکوں سے خوبصورتی کیلئے بال نوچنا اور نچوانا اور دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ کی خلقت میں تبدیلی کرنا سب حرام ہے۔

۸۶۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت المنذر، اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میری لڑکی دہن بنی ہے، اس کے چپک ٹکلی، جس سے اس کے بال جھڑ گئے، کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگا سکتی ہوں آپ نے فرمایا اللہ نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

۸۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد عبدہ (تیسری سند) ابو کریب، وکیع، (چوتھی سند)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطَّرَفَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بَدْ مِنْ مَجَالِسِنَا تَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ *

۸۶۰۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْلِكٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

(۱۳۰) بَابُ تَحْرِيمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُنْصَصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُعْمِرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ *

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُثَنَّرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي ابْنَةً عَرَبِيًّا أَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا فَأَفَاصِلُهُ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ *

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَبْدَةُ

(۱) صحابہ کرامؓ سمجھ گئے تھے کہ راستوں میں بیٹھنے سے روکنے میں مقصود لگنا ہوں سے بچانا ہے اور سد ذریعہ کے طور پر منع فرمادیا ہے اس لئے اپنی حاجت بیان فرمادی چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حاجت دیکھ کر انہیں چند شرائط کے ساتھ اس کی اجازت دے دی۔

عمر و نافع، اسود بن عامر، شعبہ، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ ابو معاویہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی وکیع اور شعبہ کی روایت میں تمرط کا لفظ ہے معنی ایک ہی ہے۔

ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ أَخْبَرَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ وَكِيعًا وَشُعْبَةَ فِي حَدِيثِهِمَا فَتَمَرَطَ شَعْرُهَا *

۸۶۳- و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا حَبَّانٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ امْرَأَةً أَنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَأْسِهَا وَزَوَّجَهَا يَسْتَحْسِنُهَا أَفْأَصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَهَا *

۸۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرُو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جَارِيَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرَضَتْ فَتَمَرَطَ شَعْرُهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهُ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ *

۸۶۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ يَنَاقَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتْ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوَّجَهَا يُرِيدُهَا أَفْأَصِلُ شَعْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَاتُ *

۸۶۳- احمد بن سعید الدارمی، حبان، وہیب، منصور، بواسطہ اپنی والدہ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے اور اس کے بال جھڑ گئے ہیں اور اس کا شوہر بالوں کو پسند کرتا ہے، کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگا دو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع کر دیا۔

۸۶۴- محمد بن شعیب، ابن بشار، ابوداؤد، شعبہ، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ابی بکر، شعبہ، عمرو بن مرہ، حسن بن مسلم، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی، پھر وہ بیمار ہو گئی اور اس کے بال جڑ گئے، تو لوگوں نے اس میں جوڑ لگانے کا ارادہ کیا، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا، چنانچہ آپ نے جوڑ لگانے والی، اور لگوانے والی پر لعنت فرمائی۔

۸۶۵- زہیر بن حرب، زید بن الحباب، ابراہیم بن نافع، حسن بن مسلم بن یثاق، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا، پھر وہ لڑکی بیمار ہو گئی اور اس کے بال گر گئے، تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا کہ اس کا خاوند اس کا قصد کرتا ہے، کیا میں اس کے بالوں میں جوڑ لگا دو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوڑ لگانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

۸۶۶۔ محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہدی، ابراہیم بن نافع سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں لگوانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

۸۶۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، یحیی القطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی (۱) پر لعنت فرمائی ہے۔

۸۶۸۔ محمد بن عبد اللہ بن بزیج، بشر بن مفضل، صحر بن جویریہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۸۶۹۔ اسحاق بن ابراہیم، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں پر اور پلکوں کے بال نوچنے والیوں اور نچوانے والیوں پر اور دانتوں کو خوبصورتی کے لئے کشادہ کرنے والیوں پر اور اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے، پھر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو بچپنی، جسے ام یعقوب کہا جاتا تھا اور وہ قرآن پڑھا کرتی تھی، چنانچہ وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی، اور بولی مجھے تمہاری طرف سے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم نے گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور منہ کے بال نوچنے اور نچوانے والیوں اور دانتوں میں خوبصورتی کے لئے کشادگی کرنے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی خلقت میں

۸۶۶۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ لَعْنُ الْمُؤَصِّلَاتِ *

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَالْفُظْ لُزْهَيْرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُتَوَصِّلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوِشِمَةَ *

۸۶۸۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْجٍ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا صَحْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْفُظْ لُزْهَيْرُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعْنُ اللَّهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوِشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَمَصَّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّحَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ فَبَلَّغْ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَغْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَاتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثُ بَلَّغْنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوِشِمَاتِ وَالْمُتَمَصَّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّحَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۱) جسم میں ایسی زیادتی یا کمی جو زینت کے لئے کی جائے اور وہ کسی زیادتی جسم میں مستقل رہنے والی ہو اور دیکھنے میں اصل خلقت کا حصہ معلوم ہوتی ہو تو یہ ممنوع ہے اور بیوی کا خاوند کے لئے بنیامسور نا اور عارضی میک اپ کرنا جو جسم کا مستقل حصہ نہ بنے اور نہ دیکھنے میں اس کا اصل حصہ دکھائی دیتا ہو وہ ممنوع نہیں ہے۔

تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت کی ہے۔ عبد اللہ بولے میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں، جس پر حضور نے لعنت کی ہے۔ اور اللہ کی کتاب میں یہ موجود ہے وہ عورت بولی، میں نے تو قرآن کے دونوں گتوں کے درمیان میں حصہ کو پڑھ ڈالا۔ میں نے تو اسے نہ پایا، عبد اللہ بولے اگر تو قرآن پڑھتی تو ضرور پالیتی، اللہ نے فرمایا ہے، وما اتاکم الرسول فخذوه وما نہاکم عنہ فانتہوا، وہ عورت بولی، ان باتوں میں سے تو بعض باتیں تمہاری بیوی بھی کرتی ہے۔ حضرت عبد اللہ نے کہا جا کر دیکھ لے، وہ ان کی عورت کے پاس گئی، تو کچھ نہیں پایا، پھر لوٹ آئی اور بولی میں نے ان باتوں سے کوئی بات بھی اس میں نہیں دیکھی، عبد اللہ بولے اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس سے صحبت نہ کرتے۔

۸۷۰۔ محمد بن ثقی، ابن بشار، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان (دوسری سند) محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، مفضل بن مہمل، منصور سے اسی سند کے ساتھ جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔ ہاتھی سفیان کی روایت میں الواشمات والموشومات اور مفضل کی روایت میں "الواشمات والموشومات" کے الفاظ ہیں ترجمہ ایک ہی ہے۔

۸۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے اسی سند کے ساتھ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے علاوہ تمام قصے کے ذکر ام یعقوب کے روایت مذکور ہے۔

۸۷۲۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحِي الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَيْنُ كُنْتَ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هَذَا عَلَى أَمْرَاتِكَ الْآنَ . قَالَ أَذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَذَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا *

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَهُوَ ابْنُ مَهْلَهْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلٍ الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُومَاتِ *

۸۷۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ أُمِّ يَعْقُوبَ *

۸۷۲۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُو حَدِيثَهُمْ *

۸۷۳- حسن بن علی الحلوئی، محمد بن رافع، عبدالرزاق، ابن جریج، ابو البرق، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنے سر میں (بالوں کا) جوڑ لگانے سے منع فرمایا ہے۔

۸۷۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن بن عوف بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس سال انہوں نے حج کیا، سنا اور وہ منبر پر تھے، اور ایک بالوں کا چوٹلا اپنے ہاتھ میں لیا، جو غلام کے پاس تھا، اور فرمایا اے مدینہ والو، تمہارے علماء کہاں گئے؟ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ اس قسم کی چیزوں سے منع فرماتے تھے، اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک و برباد ہوئے، جب ان کی عورتوں نے اس قسم کی (عیش و عشرت اور فیشن) کی چیزیں شروع کر دیں۔

۸۷۵- ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (تیسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر زہری سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی معمر کی روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل کو اسی چیز کی بنا پر عذاب دیا گیا۔

۸۷۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) ابن قتی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور ہمارے سامنے تقریر کی اور بالوں کا لپٹا ہوا ایک گچھا نکال کر فرمایا کہ مجھے خیال بھی نہیں تھا کہ یہود کے علاوہ کوئی ایسا کرے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے فعل کی اطلاع پہنچی تھی، آپ نے اسے زور (دعا

۸۷۳- وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ زَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا * ۸۷۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ عَامَ حَجِّ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَتَنَاولَ قِصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِنِّي عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤَهُمْ *

۸۷۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي حَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ إِنَّمَا عَذَّبَ بَنُو إِسْرَائِيلَ *

۸۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَحَطَبْنَا وَأَخْرَجَ كَبَّةً مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَلَعَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورُ *

بازی اور مکاری اور فریب) فرمایا۔

۸۷۷- ابو غسان سمعی، محمد بن قثی، معاذ بن بشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن فرمایا کہ تم نے بری سی پوشش ایجاد کر لی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زور (پالوں) میں جوڑ لگانے سے منع فرمایا ہے۔ اور ایک شخص ایک ککڑی لئے ہوئے آیا جس کی نوک پر لگا ہوا تھا، امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یہی زور ہے۔ قتادہ بیان کرتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ عورتیں کپڑے باندھ کر اپنے پالوں کو لمبا کر لیتی ہیں۔

۸۷۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا أَخْبَرَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ قَدْ أَخَذْتُمْ زِيَّ سَوَاءٍ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّورِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ بَعْضًا عَلَى رَأْسِهَا خِرْقَةً قَالَ مُعَاوِيَةُ أَلَا وَهَذَا الزُّورُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَا يُكْتَنَرُ بِهِ النِّسَاءُ أَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْحَرِيقِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ احادیث سے صراحت معلوم ہوتا ہے کہ مطلق پالوں کا ملنا حرام ہے۔ اور یہی مختار ہے اور امام مالک اور طبری نے فرمایا ہے کہ پالوں میں ہر ایک چیز ملانا، خواہ بال ہو یا ذورے وغیرہ سب حرام ہیں اور لیث نے کہا ہے کہ انہی پالوں کے ساتھ خاص ہے، لہذا پالوں کا ایسی چیز کے ساتھ باندھنا جو پالوں کے مشابہ ہو، جیسا کہ سرخ ذورے وغیرہ جائز ہے، کدائی، گچھا، ہار، نیماز، امام نووی فرماتے ہیں، کہ گودنا، اور گد و نادونوں حرام ہیں، اور وہ جگہ جو گودی جاتی ہے، جس اور پلید ہو جاتی ہے، اب اگر اس کا ازالہ ممکن ہے تو اس کا زائل کرنا واجب ہے، اور اگر ممکن نہ ہو، تو اس صورت میں تو یہ کرے، اور ایسے ہی پالوں کا نچوٹانا مکروہ ہے۔ اور یہ تمام عورتیں اللہ تعالیٰ کی خلقت میں تبدیلی کرنے والی ہیں، اس لئے بحکم الہی موجب لعنت اور منہیات کی مرتکب ہوئیں، جس کی دلیل حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن وحدیث سے محکم طور پر بیان کر دی، مترجم کہتا ہے پالوں کا نچوٹانا عام ہے۔ خواہ داڑھی کے ہوں، یا عورتیں بھوؤں کے بال توچیں، اور پھر یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عنایت میں تبدیلی ہے، اس لئے موجب لعنت اور حرام ہے، چہ جائیکہ پوری دلاڑمی ہی منڈوا دی جائے (نووی جلد ۲ شرح شنیعی جلد ۵)

باب (۱۳۱) ان عورتوں کا بیان جو باوجود کپڑا پہننے کے ننگی ہیں، خود راہ حق سے ہٹ گئیں اور شوہروں کو بھی ہٹا دیتی ہیں۔

بَابُ النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَّاتِ الْمَائِلَاتِ الْمُحْمِلَاتِ *

۸۷۸- زہیر بن حرب، جریر، سمیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو چیزوں کی دو قسمیں ہیں، جنہیں میں نے دیکھا، ایک تو وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیلوں کی رسوں کی طرح کوڑے ہیں، جن سے لوگوں کو مارتے ہیں، دوسرے وہ عورتیں ہیں جو لباس تو پہنتی ہیں، (مگر) ننگی ہیں، سید راہ

۸۷۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَامِيَّاتٍ عَارِيَّاتٍ مُحْمِلَاتٍ مَائِلَاتٍ رُعُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ

سے بہکانے والی اور خود بیکنے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف کو جھکے ہیں، وہ جنت میں داخل نہ ہوگی، اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اور اتنی دور سے آتی ہے۔

(فائدہ) یعنی باریک کپڑا پہنے ہوں گی جس سے تمام بدن نظر آتا ہوگا، یا ظاہری زینت اور فیشن میں گرفتار ہوں گی اور تقویٰ پر بیزارگی کے لباس سے عاری ہوں گی، اللہ رب العزت فرماتا ہے، ولباس التقویٰ ذلک خیر اور بعض علماء نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہنے ہوں گی، گھراس کے شکر سے عاری ہوں گی، یا یہ کہ جسم کا بعض حصہ پوشیدہ ہوگا، اور بعض حصہ عاری اور شائے منکام دکھا کر چلتی ہوں گی، تا کہ خود بھی گمراہ ہوں اور دوسروں کو بھی اپنی جانب مائل کر کے گمراہی میں مبتلا کر دیں، واللہ اعلم۔

باب (۱۳۲) فریب کا لباس پہننے اور جو چیز نہ ہو، اس کے اظہار کرنے کی ممانعت۔

۸۷۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، عبدہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ، میں ظاہر کروں کہ شوہر نے مجھے فلاں چیز دی ہے، حالانکہ شوہر نے مجھے نہیں دی، حضور نے فرمایا، ثیافتہ چیز کو یافتہ ظاہر کرنے والا، جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والوں کی طرح ہے۔

۸۸۰۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبدہ، ہشام، فاطمہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری ایک سوکن ہے، اگر میں اس کے سامنے ظاہر کروں کہ شوہر نے مجھے فلاں مال دیا ہے، حالانکہ اس نے مجھے وہ مال نہیں دیا، تو کوئی گناہ ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ثیافتہ چیز کو یافتہ ظاہر کرنے والا فریب کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

۸۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

(۱۳۲) بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي

الْبَاسِ وَغَيْرِهِ وَالتَّشْبِيعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ *

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُولُ إِنَّ زَوْجِي أَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسَ ثَوْبَيْ زُورٍ *

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِي بِمَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسَ ثَوْبَيْ زُورٍ *

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْآدَابِ

باب (۱۳۳) ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان۔

۸۸۲۔ ابو کریب محمد بن علاء، ابن ابی عمر، مروان فزاری، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ بقیع میں ایک شخص نے دوسرے شخص کو آواز دی، اے ابوالقاسم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ادھر دیکھا وہ شخص بولا یا رسول اللہ میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا، بلکہ میں نے تو فلاں شخص کو پکارا تھا، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام کے موافق نام تو رکھ لیا کرو مگر میری کنیت نہ رکھا کرو۔

(۱۳۳) بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكْنِي بِأَبِي الْقَاسِمِ وَبَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ *
۸۸۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَبْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ إِنَّمَا دَعَوْتُ فَلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمِي وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس مسئلہ میں علماء کے کثرت اقوال ہیں، ایک تو امام شافعی اور اہل ظاہر کا ہے کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا کسی کو درست نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے، اور رکھنا مباح ہے، امام مالک اور جمہور اہل سلف کا یہی قول ہے، تیسرے یہ کہ یہ ممانعت بطور ادب کے تھی، باقی ملا علی قاری حنفی مرتبہ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں خاص تھی، اب وہ حکم باقی نہیں رہا، اور یہی قول زیادہ صحیح ہے، امام نووی نے شرح صحیح مسلم جلد ثانی میں اس پر مفصل کلام کیا ہے جس میں سے کچھ جملے میں نے یہاں نقل کر دیے ہیں، شائقین اس کا مطالعہ کریں۔

۸۸۳۔ ابراہیم بن زیاد، عباد بن عباد، عبید اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمر، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارے ناموں میں سے سب سے زیادہ محبوب نام اللہ رب العزت کو عبد اللہ (۱) اور عبد الرحمن ہے۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ الْمُقَلَّبُ بِسَبِيلَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ عَبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ وَأَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَهُ مِنْهُمَا سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ وَبَابُهُ يُحَدِّثَانِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَاءِكُمْ إِلَيَّ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ *

(۱) یہ دو نام اس لئے پسند ہیں کیونکہ یہ دونوں بندے کی عبدیت پر دلالت کرتے ہیں اور انسان کیلئے وصف عبدیت سب سے افضل مقام ہے۔

۸۸۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، اس نے لڑکے کا نام محمد رکھا تو اس سے اس کی قوم والوں نے کہا کہ ہم تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں رکھنے دیں گے، وہ شخص اپنے بچہ کو اپنی پشت پر اٹھا کر لے چلا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لڑکا پیدا ہوا، اور میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے، میری قوم کہتی ہے کہ ہم تجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں رکھنے دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام تو رکھ لیا کرو مگر میری کنیت نہ رکھا کرو، کیونکہ میں قاسم ہوں (جو کچھ ملتا ہے) تم میں تقسیم کرتا ہوں۔

۸۸۵۔ ہناد بن سری، عبید، حصین، سالم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے لڑکا پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھا، ہم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی کنیت ہم تیری مقرر نہیں ہونے دیں گے جب تک کہ تو حضور سے اجازت نہیں لے گا، وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا میرے لڑکا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام حضور کے نام پر رکھا، مگر میری قوم آپ کی اجازت کے بغیر میری کنیت نہیں ہونے دیتی، آپ نے فرمایا میرا نام تو رکھ لیا کرو، مگر میری کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں قاسم بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

۸۸۶۔ رفاعہ بن یحییٰ الواسطی، خالد الطحان، حصین سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ میں قاسم ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

۸۸۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، (دوسری سند) ابو

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا نَدْعُكَ تَسْمِيًا بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بَابْنِهِ حَامِلَهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْمِي لَا نَدْعُكَ تَسْمِيًا بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ *

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبِيدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَسْتَأْمِرَهُ قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ وَلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَيْتُهُ بِرَسُولِ اللَّهِ وَإِنْ قَوْمِي أَبَوْا أَنْ يَكْتُوبُوا بِهِ حَتَّى تَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمَوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ *

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى الطَّحَّانُ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ *

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

سعید بن جبیر، وکیع، اعمش، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرا نام رکھ لیا کرو مگر میری کنیت نہ رکھا کرو کیونکہ میں ابو القاسم ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں اور ابو بکر کی روایت میں ”ولا تکتھوا“ ہے ترجمہ ایک ہی ہے۔

(فائدہ) یعنی ابو القاسم محض اس بنا پر نہیں ہوں، کہ میں قاسم کا باپ ہوں، بلکہ امور دینی اور دنیوی کے تقسیم کرنے کی بنا پر میں ابو القاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں، اس لئے میں تم سے کسی کی ذات اور صفات میں مشابہ نہیں ہوں، اس بنا پر تمہیں میری کنیت نہ رکھنی چاہیے۔ اور اس معنی کے لحاظ سے ابو بختہ صاحب ہے جیسا ابو الفضل بولا جاتا ہے یعنی بزرگی والا، اگرچہ اس کا بیٹا فضل نہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۸۸۸۔ ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

۸۸۹۔ محمد بن قتی، محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا، آپ نے ارشاد فرمایا انصاری نے اچھا کیا، میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

۸۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن قتی، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور۔

(دوسری سند) محمد بن عمرو بن جبلیہ، محمد بن جعفر۔

(تیسری سند) ابن قتی، ابن ابی عدی، شعبہ، حصین۔

(چوتھی سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، سالم بن ابی الجعد، حضرت جابر بن عبد اللہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(پانچویں سند) اسحاق بن ابراہیم خطلی، اسحاق بن منصور، نصر بن حمیل، شعبہ، قتادہ، منصور، سلیمان، حصین بن عبد الرحمن،

وکیع عن الأعمش ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِي رَوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا تَكْتُبُوا *

۸۸۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ *

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ أَحْسَنْتَ الْأَنْصَارُ سَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي *

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ ح وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلم بن ابی الجحد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی "تفرض شعبۂ" کی روایت میں حصین اور سلیمان کی یہ زیادتی مذکور ہے، کہ حصین نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے تمہارے درمیان (علوم و مقام) تقسیم کرتا ہوں، اور سلیمان نے کہا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں قاسم ہوں، تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَنْصُورٍ وَسَلِّمَانَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا سَمِعْنَا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُو حَدِيثَهُ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَزَادَ فِيهِ حُصَيْنٌ وَسَلِّمَانُ قَالَ حُصَيْنٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَ قَالَ سَلِيمَانُ فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ *

۸۹۱۔ عمرو ناقد، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، سفیان بن عیینہ، ابن المنکدر، حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے لڑکاپنڈا ہوا اس نے لڑکے کا نام قاسم رکھا، ہم نے کہا کہ ہم تیری کنیت ابوالقاسم نہیں ہونے دیں گے اور تیری آنکھ (یہ کنیت رکھ کر) ٹھنڈی نہیں کریں گے، چنانچہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا اپنے لڑکے کا نام عبد الرحمن رکھ لو۔

۸۹۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ سَفْيَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنِّكِيرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ وَلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامًا فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ *

۸۹۲۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریج (دوسری سند) علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، روح بن القاسم، محمد بن المنکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ابن عیینہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ ہم تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں ہونے دیں گے۔

۸۹۲- وَحَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثَ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا *

۸۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، ابوب، محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرا نام رکھ لیا کرو

۸۹۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي بَرْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو

لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو، عمر (راوی) نے ”عن ابی ہریرہ“ کہا ہے ”سمعت ابابہ ریرہ“ نہیں کہا۔

۸۹۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نیر، ابو سعید خدری، محمد بن قثم عزی، ابن ادریس بواسطہ اپنے والد، سماک بن حرب، علقمہ بن وائل، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب میں نجران آیا تو وہاں کے لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم (سورۃ مریم میں) یا اخت ہارون پڑھتے ہو، حالانکہ (حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے بھائی تھے نہ مریم کے) حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ سے اتنی مدت پہلے تھے، چنانچہ جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا (بنی اسرائیل) اپنے انبیاء اور گذشتہ صالحین کے ناموں کے موافق نام رکھتے تھے۔

(فائدہ) یعنی یہ ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی نہیں ہیں، تفسیر جلالین میں ہے کہ یہ حضرت مریم کے زندہ میں ایک صالح شخص تھے، عفت و پاکدامنی میں حضرت مریم کو ان کے ساتھ تشبیہ دی ہے، اور تفسیر بیضاوی میں مزید یہ چیز اور بیان کی ہے کہ ”اخت ہارون“ میں ہارون علیہ السلام ہی مراد ہیں کیونکہ حضرت مریم ان کی نسل میں سے یا ان لوگوں کی اولاد میں سے تھیں جو ہارون علیہ السلام کے ساتھی تھے۔

باب (۱۳۴) برے نام رکھنے کی ممانعت۔

۸۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، معمر بن سلیمان، رکیبن بواسطہ اپنے والد، حضرت سمیرہ بن جندب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ممانعت فرمائی ہے کہ ہم اپنے غلاموں کے چار قسم کے نام رکھیں (ایک) افس (دوسرے) کرباب، (تیسرے) یسار، (چوتھے) نانغ۔

الْفَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي قَالَ عَمْرُو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ *

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَالْأَفْطَاطِيُّ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي فَقَالُوا إِنَّكُمْ تَقْرَعُونَ يَا أختَ هَارُونَ وَمُوسَى قَبْلَ عِيسَى بِكَذَا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ *

(۱۳۴) بَابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ

الْقَبِيحَةِ *

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ الرُّكَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْمِيَ رَقِيقَنَا بِأَرْبَعَةِ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَيَسَارٍ وَنَافِعٍ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، یہ بھی تزئینی ہے اور اس کی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی یہ پوچھے کہ یہاں الف (کامیابی) ہے تو جواب ملے کہ نہیں تو اس میں ایک قسم کی بدفالی ہے۔

۸۹۶- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحًا وَلَا نَافِعًا *

۸۹۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُمَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَمِيْلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بَيِّنٌ بَدَأَتْ وَلَا تُسَمِّينَ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَحِيحًا وَلَا أَفْلَحًا فَإِنَّكَ تَقُولُ أَتَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعُ فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ *

۸۹۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ وَحَدَّثَنِي أُمِيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رُوْحٌ (وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ) ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادٍ زُهَيْرٍ فَأَمَّا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَرُوْحٍ فَكَمِثْلُ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ وَ أَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْأَرْبَعَ *

۸۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْهَى عَنْ

۸۹۶- قتیبہ بن سعید، جریر، رکیبن بن ربیع، بواسطہ اپنے والد، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے غلام کا نام رباح، یسار، الف اور نافع مت رکھو۔

۸۹۷- احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، منصور، ہلال بن یساف، ربیع بن عمیلہ، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند چار کلمے ہیں، سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، جس کلمہ کو چاہو پہلے کہو، کوئی بھی نقصان نہیں ہوگا، اور اپنے غلام کا نام یسار، رباح، الف اور نافع مت رکھو، اس لئے کہ اگر تو پوچھے گا کہ وہ (الف وغیرہ) وہاں ہے؟ وہ کہے گا نہیں، سمرہ کہتے ہیں کہ حضور نے یہی چار نام بیان کئے لہذا مجھ سے زائد نہ نقل کرنا۔

۸۹۸- اسحاق بن ابراہیم، جریر۔ (دوسری سند) امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم۔ (تیسری سند) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور سے زہیر کی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ہاتی جریر اور روح کی روایت زہیر کی روایت کی طرح مفصل مذکور ہے، اور شعبہ کی روایت میں صرف غلام کے نام رکھنے کا ذکر ہے، آخری جملہ چار ناموں والا مذکور نہیں ہے۔

۸۹۹- محمد بن احمد بن ابی خلف، روح، ابن جریج، ابوالزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعلی، برکت، الف، یسار اور نافع وغیرہ نام رکھنے کی ممانعت فرمانے کا

ارادہ فرمایا، پھر آپ خاموش ہو گئے اور کچھ نہیں فرمایا، اور عدم ممانعت کی ہی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے، اور آپ نے اس سے منع نہیں کیا، اس کے بعد حضرت عمرؓ نے اس سے ممانعت کرنی چاہی مگر نہیں کی، اور یونہی رہنے دیا۔

(فائدہ) علامہ طبری فرماتے ہیں کہ حضرت جابر نے نبی کے آثار دیکھے، پھر فرمانِ اقدس اس کے متعلق صادر نہیں ہوا، امام نووی فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی تحریمی کا ارادہ فرمایا تھا، باقی امت پر آسانی کے لئے ان اسماء کو حرام نہیں فرمایا، مترجم کے نزدیک یہی چیز زیادہ بہتر ہے۔

باب (۱۳۵) برے ناموں کو اچھے ناموں کے ساتھ بدلنے کا ”استحباب اور برہ“ کا زینب جویریہ وغیرہ نام تبدیل کرنا۔

۹۰۰۔ احمد بن حنبل، زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، محمد بن بشر، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاصیہ (عورت) کا نام بدل دیا اور فرمایا تو جلیلہ ہے، احمد نے ابن خبری کے بجائے عن کا لفظ بولا ہے۔

۹۰۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، حماد بن سلمہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی ایک صاحبزادی کا نام عاصیہ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جلیلہ رکھ دیا۔

۹۰۲۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان، محمد بن عبد الرحمن، موسیٰ آل طلحہ، کریم، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جویریہ کا نام پہلے برہ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جویریہ رکھ دیا، کیونکہ آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ کہا جائے فلاں شخص برہ

أَنْ يُسَمَّى بِبَغْلَى وَبِرَكَّةٍ وَبِأَفْلَحٍ وَبِيسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذَلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ *

(۱۳۵) بَابِ اسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الْأَسْمِ الْقَبِيحِ إِلَى حَسَنٍ وَتَغْيِيرِ اسْمِ بَرَّةٍ إِلَى زَيْنَبٍ وَجُورِيَّةٍ وَنَحْوِهِمَا *

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةٌ قَالَ أَحْمَدُ مَكَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ *

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَةَ لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةٌ فَسَمَّاها رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةً *

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرُو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُورِيَّةً اسْمُهَا بَرَّةٌ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(نیک) کے پاس سے نکل کر چلا آیا، اور ابن ابی عمر کی روایت میں ”عن کریب قال سمعت ابن عباس“ کا لفظ ہے۔

اسْمَهَا جُورِيَّةٌ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدَ بَرَّةَ وَفِي حَدِيثٍ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ *

(فائدہ) کیونکہ برہ کے معنی نیکو کار اور صالح کے ہیں، اس لئے حضور نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ کہا جائے کہ نیکو کار کے پاس سے چلے آئے، کیونکہ نیک اور صالح کے پاس سے نکل جانا نیک کا چھوڑنا ہے، اس لئے برہ نام رکھنا پسند نہیں فرمایا، اور ”دکان نکرہ“ بظاہر حضرت ابن عباس کا قول معلوم ہوتا ہے، اور اسے فرمانِ اقدس قرار دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۹۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن قسّی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عطاء بن ابی میمونہ، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمَهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تَزَكَّى نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لَهُوَاءُ دُونَ ابْنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ *

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عطاء بن ابی میمونہ، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ زینب کا پہلے نام برہ تھا، لوگوں نے کہا کہ آپ خود اپنے کو معصوم ظاہر کرتی ہیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا اور الفاظ حدیث ابن بشار کے علاوہ اور ادویوں کے ہیں، اور ابن ابی شیبہ نے کہا ہے، حدیث محمد بن جعفر عن شعبہ۔

۹۰۴۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سَكِينٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءِ حَدَّثَنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اسْمِي بَرَّةَ فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ *

(دوسری سند) ابو کریب، ابو اسامہ، ولید بن کثیر، محمد بن عمرو بن عطاء، حضرت زینب بنت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ میرا نام برہ تھا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام زینب رکھ دیا، اور بیان کرتی ہیں کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے پاس آئیں، اور ان کا نام بھی برہ تھا، آپ نے زینب رکھ دیا۔

۹۰۵۔ عمرو ناقد، ہاشم بن قاسم، یزید بن ابی حبیب، محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنی لڑکی کا نام برہ رکھا، تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّيْتُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام سے منع فرمایا ہے، اور میرا نام بھی برہ رکھا گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے کو معصوم قرار نہ دو، اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ تم میں سے کون نیکو کار ہے، لوگوں نے عرض کیا تو ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ نے فرمایا زینب رکھ دو۔

اُنْتَبِي بَرَّةً فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَذَا الْإِسْمِ وَسُمِّيْتُ بَرَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزْكُوا أَنْفُسَكُمْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبَيْرِ مِنْكُمْ فَقَالُوا بِمِ نَسَمِيهَا قَالَ سَمُوهَا زَيْنَبَ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برہ بنت ام سلمہ اور برہ بنت ابی جحش کا نام تبدیل کر کے زینب رکھ دیا، معلوم ہوا کہ برے ناموں کا بدلنا مستحب ہے، مترجم کہتا ہے کہ فرمان اقدس ”لا تزکوا انفسکم“ بالکل فرمان الہی کی ترجمانی کر رہا ہے کہ ”لا تزکوا انفسکم ہو اعلم بمن اتقی“ نیز معلوم ہوا کہ ایسا نام نہ رکھنا چاہئے، جس سے نفس کی پاکی اور بڑائی کا اظہار ہو، بلکہ اسماء میں عبدیت کا اظہار ہونا چاہئے۔

باب (۱۳۶) ملک الاملاک یعنی شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت۔

(۱۳۶) بَابُ تَحْرِيمِ التَّسْمِيَةِ بِمَلِكِ الْمُلْكَ *

۹۰۶۔ سعید بن عمرو اشعری، احمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، ابوالثنا، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ ذلیل اور برائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کا ہے جسے لوگ ملک الملوک کہیں، ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں، اشعری بیان کرتے ہیں، کہ سفیان نے کہا کہ ملک الملوک ”شہنشاہ“ کے مانند ہے اور احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو سے اذخ کے معنی پوچھے، انہوں نے کہا سب سے زیادہ ذلیل۔

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَ الْأَشْعَرِيُّ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسْمَى مَلِكُ الْمُلْكَ زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رَوَاتِهِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ سُفْيَانُ مِثْلُ شَاهَانِ شَاهٍ وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ أَحَنَعَ فَقَالَ أَوْضَعَ *

۹۰۷۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں کہ جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث بیان کیں اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ غضب انگیز حیثیت اور بدترین وہ شخص ہوگا جس کا نام ملک

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَغْيَظُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ

رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاقِ لَا مَلِكَ إِلَّا
الاملاک یعنی شہنشاہ رکھا گیا ہوگا، خدا کے علاوہ کوئی مالک نہیں
اللہ *

(فائدہ) یعنی نہ کوئی غوث ہے اور نہ ہی دستگیر اور نہ ہی مشکل کشا، سب کا مالک اور معطی وہی ہے وحدہ لا شریک لہ ہے، اور بخاری کی روایت
میں بھی سفیان کی ”ملک الاملاک“ کی شہنشاہ کے ساتھ تفسیر موجود ہے اور سفیان کا اس تفسیر سے مقصود یہ ہے کہ یہ حرمت صرف اس لفظ
کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ جو الفاظ بھی جس زبان میں ہوں اور اسی معنی کو ادا کریں، ان کا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کے لئے استعمال
حرام ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مفت ہے، وہی سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور سب اس کے محکوم اور غلام ہیں، امام نووی فرماتے ہیں، یہ نام
اور اسی طرح جو اسماء اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہیں جیسا رحمن اور رزاق وغیرہ ان کا رکھنا حرام ہے (نووی جلد ۲ شرح شنیعی جلد ۵)۔

(۱۳۷) بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْنِيكِ الْمَوْلُودِ
عِنْدَ وَلَدَتِهِ وَحَمْلِهِ إِلَى صَالِحٍ يُحْكُمُهُ
وَجَوَازِ تَسْمِيَّتِهِ يَوْمَ وَلَدَتِهِ وَاسْتِحْبَابِ
التَّسْمِيَةِ بَعْدَ اللَّهِ وَابْرَاهِيمَ وَسَائِرِ أَسْمَاءِ
الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ *

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ
مَالِكٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ
الْأَنْصَارِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ وُلِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
عِبَادَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ
نَعَمْ فَنَاقَلْتُهُ تَمْرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَا كَهْنَ ثُمَّ
فَقَرَأَ الصَّبِيَّ فَمَجَّهَ فِي فِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيَّ يَتَلَمَّظُهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ
الْأَنْصَارِ التَّمْرُ وَسَمَاءُ عَبْدِ اللَّهِ *

(فائدہ) اسی کا نام تحنیک ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ باجماع تحنیک سنت ہے اور کھجور کے ساتھ مستحب اور افضل ہے، اور اگر کھجور
کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ تحنیک کی جائے تو بھی درست ہے، نیز معلوم ہوا کہ کسی صالح انسان یا عورت سے تحنیک کرانی چاہئے،
اور حرمک بآثار الصالحین درست ہے، اور ایسے ہی عبد اللہ نام رکھنا اور کسی نیک آدمی سے نام رکھنا مستحب ہے (نووی جلد ۲ شرح شنیعی
جلد ۵)۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابن عون، ابن

سیرین، حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا، ابو طلحہ باہر گئے وہ لڑکا انتقال کر گیا، جب ابو طلحہ لوٹ کر آئے تو دریافت کیا، بچہ کا کیا حال ہے؟ ام سلیم (ان کی بیوی) نے کہا، اب بہ نسبت پہلے کے آرام میں ہے، پھر ام سلیم شام کا کھانا ان کے پاس لائیں، انہوں نے کھایا، اس کے بعد ام سلیم سے صحبت کی، جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا، جاؤ بچہ کو دفن کر دو، چنانچہ صبح کو ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا، آپ نے دریافت کیا، رات کو تم نے اپنی بی بی سے صحبت کی ہے، انہوں نے کہا ہاں! فرمایا، الی الی ان دونوں کو برکت عطا فرما، پھر ام سلیم کے بچہ پیدا ہوا، ابو طلحہ نے کہا اس بچہ کو اٹھا کر حضور کی خدمت میں لے جا، اور ام سلیم نے اس بچہ کو لیا اور دریافت کیا کہ اس کھجوریں بھیجیں، حضور نے اس بچہ کو لیا اور دریافت کیا کہ اس کے ساتھ بھی کچھ ہے؟ حاضرین نے کہا ہاں کھجوریں ہیں، آپ نے کھجوروں کو لے کر چایا، پھر اپنے منہ سے نکال کر بچہ کے منہ میں ڈالا اور اس کی تحنیک فرمائی اور عبد اللہ نام رکھا۔

(فائدہ) روایت سے ام سلیم کی بہت فضیلت اور منقبت عظیمہ ثابت ہوتی ہے، اور یہ کہ وہ نہایت عاقلہ اور صابرہ تھیں، اور شوہر سے اس چیز کا تو یہ کر لیا کیوں کہ وہ معقول ہوں گے، اور کھانا نہیں کھائیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ان کے حق میں مقبول ہوئی اور اس سے بہتر اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا، امام نووی فرماتے ہیں کہ اس بچہ کی اولاد میں اسحاق پیدا ہوئے اور ان کے نو بھائی ہوئے، اور سب کے سب علماء اور صلحاء تھے، واللہ اعلم بالصواب۔

۹۱۰۔ محمد بن بشر، حماد بن سعید، ابن عون، محمد، انس سے یزید بنی کی روایت کی طرح پورا واقعہ منقول ہے۔

۹۱۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن براۃ الاشعری، ابو کریب، ابواسامہ، برید، ابو بردہ، ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک لڑکا پیدا ہوا، میں اسے حضور کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور کے ساتھ اس کی تحنیک فرمائی۔

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ابْنُ لَأَبِي طَلْحَةَ يَشْكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَبِضَ الصَّبِيَّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ هُوَ أَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَفَرَّقَتْ إِلَيْهِ الْعِشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَغْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَتْ مَعَهُ بَتْمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٍ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَعَهَا ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَحَمَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَكَهُ وَسَمَاهُ عَبْدُ اللَّهِ *

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ *

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ وَلَدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَاهُ إِبْرَاهِيمَ وَحَنَكَهُ بِتَمْرَةٍ *

۹۱۲۔ حکم بن موسیٰ ابو صالح، شعیب بن اسحاق، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیرؓ اور فاطمہ بنت المنذرؓ بیان کرتی ہیں، کہ اسماء بنت ابی بکر الصدیقؓ جب ہجرت کر کے چلیں تو وہ حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ حاملہ تھیں، چنانچہ قبائیں حضرت عبداللہؓ کی ولادت ہو گئی، پھر ولادت کے بعد انہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحنیک کرانے کی غرض سے لے کر آئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کو حضرت اسماء سے لے لیا اور اپنی گود میں بٹھلایا، پھر آپ نے کھجور منگوائی، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ کھجور ملنے سے قبل ہم کچھ دیر تک کھجور تلاش کرتے رہے، بالآخر آپ نے کھجور چٹائی، اور عبداللہ کے منہ میں تھوک دی، چنانچہ سب سے پہلے عبداللہ کے پیٹ میں جو چیز گئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک ہی تھا، اسماء بیان کرتی ہیں، پھر آپ نے عبداللہ پر ہاتھ پھیرا، اور ان کے لئے دعا فرمائی اور ان کا نام عبداللہ رکھا، جب وہ سات یا آٹھ سال کے ہوئے تو حضرت زبیرؓ کے حکم سے حضور کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئے، آپ نے جب انہیں آتے ہوئے دیکھا تو تبسم فرمایا، اور ان سے بیعت کی۔

(فاکہ) یہ بیعت برکت اور تشریف کے لئے تھی کیونکہ حضرت عبداللہ غیر مکلف تھے۔

۹۱۳۔ ابو کریب محمد بن العلاء، ابو اسماء، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن زبیر کے ساتھ حاملہ تھی، جب میں مکہ سے نکلی تو حمل کی مدت پوری ہو چکی تھی چنانچہ مدینہ منورہ آئی اور قبائیں اتری تو عبداللہ پیدا ہوئے، پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے عبداللہ کو اپنی گود میں بٹھلایا، پھر ایک کھجور منگوائی اور اسے چلیا اور عبداللہ کے منہ میں تھوک دیا، تو سب سے پہلے عبداللہ کے پیٹ میں جو چیز گئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا، اس کے بعد آپ نے

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَقَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ حِينَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حُتْلَى بَعْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءَ فَنَفِسَتْ بَعْدَ اللَّهِ بِقُبَاءَ ثُمَّ خَرَجَتْ حِينَ نَفِسَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحْنِكَ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَكَّنْتُنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ أَنْ نَحْدِثَهَا فَمَضَعَهَا ثُمَّ بَصَقَهَا فِي فِيهِ فَإِنْ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنُهُ لَرِيقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ أَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ لِيُبَايِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرَهُ بِذَلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُ مُقْبِلًا إِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ *

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا حَمَلَتْ بَعْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمَّةٌ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَزَلْتُ بِقُبَاءَ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَعَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَكَهُ بِالتَّمْرِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ

عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وَلِدَ فِي الْإِسْلَامِ *

مجبور تالو کو لگائی، پھر ان کے لئے دعا برکت فرمائی، اور یہ سب سے پہلا بچہ تھا جو (ہجرت کے بعد) اسلام میں پیدا ہوا۔

۹۱۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن خالد، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی، اور وہ عبداللہ بن زبیر کے ساتھ حاملہ تھیں، اور ابواسامہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۹۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن نمیر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچوں کو لایا جاتا، آپ ان کے لئے دعائے برکت فرماتے اور ان کی تحنیک کرتے تھے۔

۹۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوالخالد الاحمر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ ہم عبداللہ بن زبیر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحنیک کرانے کے لئے لائے تھے، آپ نے ہم سے چھوہارہ طلب فرمایا جس کے تلاش کرنے میں ہمیں دشواری ہوئی۔

۹۱۷۔ محمد بن سہل تمیمی، ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن مطرف، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسید جب پیدا ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی ران پر رکھا اور ابواسید بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی پیش دست کام میں مصروف ہو گئے، ابواسید نے بچہ کو ران پر سے اٹھا لینے کا حکم دیا، چنانچہ بچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران پر سے اٹھایا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کام سے فارغ ہوئے تب آپ کو اس کا خیال آیا، آپ نے

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَبْلَى بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَسَمَةَ *

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالصَّبِيَّانِ فَيَبْرِكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ *

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا ثَمَرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبَهَا *

۹۱۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَحْذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَأَخْتَلَعَ مِنْ عَلَى فَحْذِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْلَبُوهُ

فرمایا بچہ کہاں ہے؟ ابواسید نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم نے اسے اٹھالیا، آپ نے دریافت فرمایا، اس کا کیا نام ہے؟ عرض کیا فلاں نام ہے، آپ نے فرمایا نہیں، اس کا نام منذر ہے، چنانچہ اس دن سے انہوں نے اس کا نام منذر رکھ دیا۔

باب (۱۳۸) جس کے کوئی لڑکا نہ ہو، اس کو اپنی کنیت اور ایسے ہی بچہ کی کنیت کرنے کا جواز۔

۹۱۸۔ ابوالرجل سلیمان بن داؤد العنکی، عبد الوارث، ابوالتیاح، انس بن مالک، (دوسری سند) شیبان بن فروخ، عبد الوارث، ابوالتیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوش خلق تھے اور میرا ایک بھائی تھا جسے ابو عمیر کہتے تھے، میرا خیال ہے، انس نے کہا ہے کہ اس کا دودھ چھڑایا گیا تھا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے اور اسے دیکھتے تو فرماتے ابو عمیر غمیر کہاں ہے؟ اور وہ بچہ غمیر (لال) سے کھلیا کرتا تھا۔

باب (۱۳۹) کسی اور کے لڑکے کو بیٹا کہنے کا جواز اور بطور شفقت کے ان الفاظ کے استعمال کا استحباب۔

۹۱۹۔ محمد بن عید غمری، ابو عوانہ، ابو عثمان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے میرے چھوٹے سے بیٹے۔

۹۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، یزید بن ہارون، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وصال کے بارے میں کسی نے اتنا دریافت نہیں کیا جتنا میں نے پوچھا، بالآخر آپ نے

فَاسْتَفَاقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْنَ الصَّبِيِّ؟ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَقْلَبْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: مَا اسْمُهُ؟ قَالَ: فَلَانٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ *

(۱۳۸) بَابُ جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُولَدْ لَهُ وَتَكْنِيَةِ الصَّبِيِّ *

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَنْكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُوحٍ وَالْلَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَانَ فَطِيمًا قَالَ فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَاهُ قَالَ أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّعَيْرُ قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهِ *

(۱۳۹) بَابُ جَوَازِ قَوْلِهِ لِغَيْرِ ابْنِهِ يَا بُنَيَّ وَاسْتِحْبَابِهِ لِلْمَلَأُطْفَةِ *

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْغُبَرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ *

۹۲۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَالْلَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ) قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا عَنْ

فرمایا، تو اتنا کیوں رنج میں ہے، وہ تجھے نقصان نہیں پہنچائے گا، میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے پاس پانی کی نہریں اور روٹیوں کے پہاڑ ہوں گے، فرمایا وہ اسی وجہ سے اللہ کے نزدیک ذلیل ہوگا۔

۹۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع (دوسری سند) سرتج بن یونس، ہشیم (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر (چوتھی سند) محمد بن رافع، ابواسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور صرف یزید کی روایت کے علاوہ کسی کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مغیرہ بن شعبہ کے لئے ”اے بیٹا“ مذکور نہیں ہے۔

الدَّجَالُ أَكْثَرُ مِمَّا سَأَلْتَهُ عَنْهُ فَقَالَ لِيْ اَيُّ بَنِي وَهْمٍ يُنْصَبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَنْ يَضُرَكَ قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اِنَّ مَعَهُ اَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْرِ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ *

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَغِيرَةِ اَيُّ بَنِي اِلَّا فِي حَدِيثِ يَزِيدَ وَحْدَهُ *

(فائدہ) عمر میں اگر کوئی کسی لڑکے کے برابر ہو، تو شفقت اور محبت کے طور پر اسے بیٹا کہنا جائز ہے احادیث مذکورہ بالا اس کے جواز پر شاہد ہیں۔

باب (۱۴۰) اجازت طلب کرنے کا استجاب۔

۹۲۲۔ عمرو بن محمد بن کبیر الناقہ، سفیان بن عیینہ، یزید بن خصیفہ، بسر بن سعید، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں ابو موسیٰ اشعری ڈرے ہوئے آئے، ہم نے پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا مجھے حضرت عمرؓ نے بلوایا تھا جب میں ان کے دروازے پر گیا تو تین مرتبہ سلام کیا، لیکن آپ نے جواب نہیں دیا، میں لوٹ آیا، پھر انہوں نے کہا تم میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا میں آپ کے پاس آیا تھا اور آپ کے دروازے پر تین بار سلام کیا، لیکن آپ نے جواب نہیں دیا، آخر لوٹ آیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب کوئی تم میں سے تین مرتبہ اجازت طلب کرے اور پھر اسے اجازت نہ دی جائے تو لوٹ جائے، حضرت عمرؓ نے فرمایا اس حدیث پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں سزا

(۱۴۰) بَابُ الْإِسْتِثْدَانِ *

۹۲۲۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ وَاللَّهُ يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ فِي مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَأَتَانَا أَبُو مُوسَى فَرَعًا أَوْ مَذْعُورًا قُلْنَا مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلَى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ أَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيْتَةَ وَإِلَّا أَوْجَعْتُكَ فَقَالَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ لَا

يَقُومُ مَعَهُ إِلَّا أَصْغَرَ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ
أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَادْهَبْ بِهِ *
دوں گا، ابی بن کعب بولے ابو موسیٰ کے ساتھ وہ شخص جائے
جو ہم لوگوں میں سب سے چھوٹا ہو، ابو سعید بولے میں سب
سے چھوٹا ہوں، ابی نے کہا اچھا تم ان کے ساتھ جاؤ۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے حضرت عمرؓ کو ابو موسیٰ اشعری کی صداقت اور دیانت میں کسی قسم کا شبہ نہیں تھا، مقصود صرف اتنا تھا کہ لوگ پیابکی
کے ساتھ احادیث بیان نہ کریں اور اس چیز کا اسناد ہو جائے، نیز ممکن ہے کہ حضرت عمرؓ پر اس عید ان کی کیفیت مخفی ہو، جیسا کہ اگلی روایت
میں آرہا ہے۔

۹۲۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ
قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ بِهِذَا
الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبُو
سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبَتْ إِلَيَّ عُمَرُ فَشَهِدْتُ *
۹۲۳- قتیبہ بن سعید، ابن ابی عمر، سفیان، یزید بن خصیفہ سے
اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ابن ابی عمر نے اپنی
روایت میں اتنی زیادتی بیان کی ہے کہ ابو سعید نے کہا کہ میں
ابو موسیٰ کے ساتھ کھڑا ہوا، اور حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور
گواہی دی۔

۹۲۴- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ
بْنِ الْأَشَّجِ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ
أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ
أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَأَتَى أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ
مُغْضِبًا حَتَّى وَقَفَ فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ اللَّهُ هَلْ
سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِسْتِثْنَانِ ثَلَاثَ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِنَّا
فَارْجِعْ قَالَ أَبُو بِنِ وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَأذَنْتُ عَلَى
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمْسَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ
لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ
فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي جِئْتُ أَمْسَ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ
انْصَرَفْتُ قَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حَيُّونَ عَلَى
شُغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَأذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ
اسْتَأذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَاللَّهِ لَأَوْجَعَنَّ ظَهْرَكَ وَنَطْلَنَكَ
أَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ أَبُو بِنِ

۹۲۴- ابو الطاهر، عبد اللہ بن عمر، عمرو بن حارث، بکیر بن
اشج، بسر بن سعید، ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ ہم ابی بن کعب کے پاس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ
اتنے میں ابو موسیٰ غصہ میں آئے اور کھڑے ہو کر کہنے لگے،
میں تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم میں
سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ آپ
فرماتے تھے تین مرتبہ اجازت طلب کرنی چاہیے، اگر مل جائے
تو بہتر ہے ورنہ لوٹ جائے، ابی بن کعب بولے تم یہ کیوں
پوچھتے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے کل حضرت عمرؓ کے مکان پر
تین مرتبہ اجازت طلب کی، مجھے اجازت نہ ملی، میں لوٹ آیا،
آج پھر ان کے پاس گیا، اور کہا کل میں تمہارے پاس آیا تھا، اور
تین مرتبہ سلام کیا تھا، حضرت عمرؓ نے کہا، میں نے سنا تھا، ہم
اس وقت کام میں تھے، پھر تم نے اجازت کیوں نہیں مانگی،
تا وقتیکہ تم کو اجازت ملتی، میں نے عرض کیا، آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے جس طرح میں نے سنا ہے، اسی طرح اجازت
طلب کی ہے، انہوں نے کہا، بخدا میں تیری پیٹھ اور پیٹ کو سزا
دوں گا یا تو اس حدیث پر گواہ پیش کر، ابی بن کعب بولے تو خدا

کی قسم تمہارے ساتھ وہ جائے جو ہم سب میں کم سن ہو، ابو سعید کھڑے ہو جاؤ، چنانچہ میں اٹھا اور حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے۔

۹۲۵۔ نصر بن علی جعفی، بشر بن مفضل، سعید بن یزید، ابو نصر، حضرت ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ، حضرت عمرؓ کے دروازے پر آئے اور اجازت طلب کی، حضرت عمرؓ نے فرمایا، یہ ایک بار ہوئی، پھر دوسری مرتبہ اجازت مانگی تو حضرت عمرؓ بولے یہ دوسری بار ہوئی، پھر تیسری مرتبہ اجازت مانگی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا، یہ تیسری مرتبہ ہوئی، اس کے بعد حضرت موسیٰ ٹوٹے، حضرت عمرؓ نے کسی کو ان کے پیچھے بھیجا وہ ان کو لوٹا لایا، عمرؓ بولے اگر تم نے یہ حضور کی کسی حدیث کے موافق کیا ہے تو گواہ لاؤ ورنہ تم کو ایسی سزا دوں گا جو باعث عبرت ہو، ابو سعید کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ ہمارے پاس آئے اور کہا، کیا تمہیں علم ہے کہ حضور نے فرمایا، اجازت مانگی تین دفعہ ہے، حاضرین ہنسنے لگے، میں نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بھائی ڈرا ہوا آیا ہے، اور تم ہنستے ہو، میں نے کہا ابو موسیٰ چل اس تکلیف میں میں تیرا شریک ہوں، وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا، یہ ابو سعید گواہ موجود ہیں۔

۹۲۶۔ محمد بن قسّی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابی مسلمہ، ابو نصر، ابو سعید۔

(دوسری سند) احمد بن الحسن بن الخراش، شاہد، شعبہ، جریری، سعید بن یزید، ابو نصر، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بشر بن مفضل عن ابی مسلمہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۹۲۷۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید القطان، ابن جریر، عطاء، عبید

بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَوْ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَخَذْنَا سِنًا قَمَّ يَا أَبَا سَعِيدٍ فَقُمْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا *

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى أَتَى بَابَ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةً ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَّبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ هَذَا شَيْئًا حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَا وَهَذَا فَلَا جَعْلَ لَكَ عِظَةً قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَاتَّانَا فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ أَتَاكُمْ أَحْوَكُكُمْ الْمُسْلِمُ قَدْ أَفْرَعَ تَضَحَكُونَ انْطَلِقْ فَانَا شَرِيكَكَ فِي هَذِهِ الْعُقُوبَةِ فَاتَّانَاهُ فَقَالَ هَذَا أَبُو سَعِيدٍ *

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحُرَيْرِيِّ وَسَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَا سَمِعْنَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ بِشْرِ ابْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ *

۹۲۷۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا

بن عمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰؓ نے حضرت عمرؓ سے تین مرتبہ (اندر آنے کی) اجازت مانگی، انہوں نے سمجھا کہ وہ کسی کام میں مصروف ہیں، لہذا لوٹ گئے، حضرت عمرؓ نے (حاضرین سے) کہا ہم نے عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ) کی آواز سنی تھی، چنانچہ وہ بلائے گئے، عمرؓ بولے تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا ہمیں ایسا ہی حکم ہوا ہے، عمرؓ بولے تم گواہ لاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھ (سزا کا برتاؤ) کروں گا، چنانچہ ابو موسیٰؓ نکلے اور انصار کی ایک مجلس کی طرف آئے، انہوں نے کہا تمہارے لئے اس چیز پر ہم میں سے وہی گواہی دے، جو ہم میں سے کم سن ہے، ابو سعید اٹھے، انہوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھ سے مخفی رہا، اس حکم سے بازار کے کاروبار نے مجھے مشغول کر دیا۔

۹۲۸۔ محمد بن بشار، ابو عاصم (دوسری سند) حسین بن حریث، نضر بن شمیل، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی نضر کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ بازار کی خرید و فروخت نے اس حدیث سے مجھے غافل کر دیا۔

۹۲۹۔ حسین بن حریث، فضل بن موسیٰ، طلحہ بن یحییٰ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰؓ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو موسیٰؓ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا السلام علیکم ابو موسیٰؓ ہے، السلام علیکم اشعریؓ ہے، بالآخر لوٹ گئے، حضرت عمرؓ نے کہا، بلاؤ، بلاؤ، چنانچہ ابو موسیٰؓ آئے، حضرت عمرؓ نے تم کیوں لوٹ گئے ہم کام میں تھے، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے، اجازت مانگنا تین مرتبہ ہے، پھر اگر اجازت مل جائے تو بہتر ورنہ لوٹ جا، حضرت عمرؓ بولے، اس پر گواہ لاؤ ورنہ میں کروں اور کروں (یعنی سزا دوں گا)، ابو موسیٰؓ یہ سن کر چلے گئے، حضرت عمرؓ

يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَكَأَنَّهُ وَحْدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ إِذْ نَادَا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا قَالَ لَتَقِيمَنَّ عَلَى هَذَا بَيِّنَةٌ أَوْ لَأَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَاَنْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهَذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَّ عَلَى هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ *

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ *

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا أَبُو مُوسَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا الْأَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ رُدُّوْا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أَذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ

بولے اگر ابو موسیٰ کو گواہ لے گا تو شام کو منبر کے پاس تمہیں ملیں گے، جب حضرت عرشام کے وقت منبر کے پاس آئے تو ابو موسیٰ موجود تھے، عمر بولے ابو موسیٰ تم کیا کہتے ہو؟ کیا تم کو گواہ مل گیا؟ وہ بولے ہاں، ابی بن کعب موجود ہیں، عمر بولے بے شک وہ عادل ہیں، عمر بولے اے ابوالطفیل (ابی بن کعب) ابو موسیٰ کیا کہتے ہیں، کعب بولے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ یہی فرماتے تھے، اے ابن خطاب تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر عذاب مت بنو، حضرت عمرؓ بولے سبحان اللہ میں نے تو ایک حدیث سنی تو اس کی تحقیق کرنا اچھا سمجھا۔

قَالَ لَتَأْتِيَنِي عَلَى هَذَا بَيِّنَةٌ وَإِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ أَبُو مُوسَى قَالَ عُمَرُ إِنْ وَحَدَ بَيِّنَةٌ تَجِدُوهُ عِنْدَ الْمُنْبِرِ عَشِيَّةً وَإِنْ لَمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدُوهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى مَا تَقُولُ أَقَدْ وَحَدْتُ قَالَ نَعَمْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ قَالَ عَدَلْتُ قَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُونَنَّ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّبِعَ *

(فائدہ) یعنی میرا مقصود معاذ اللہ ابو موسیٰ کی تکذیب اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانا نہیں ہے، نیز شیخ سنوی فرماتے ہیں کہ ابو موسیٰ نے اجازت طلب کرنے میں نام، کنیت اور نسبت کے بعد دیگرے سب کو ذکر کر دیا تاکہ اگر ایک لفظ کے ساتھ نہ پہچانیں تو دوسرے لفظ سے پہچان لیں۔ (سنوی جلد ۵)۔

۹۳۰۔ عبد اللہ بن عمر بن محمد بن ابان، علی بن ہاشم، طلحہ بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابوالمنذر (ابی بن کعب کی کنیت ہے) تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے، انہوں نے کہا ہاں، اے ابن خطاب! تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لئے باعث عذاب مت بنو، باقی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول سبحان اللہ، اور اس کے بعد والا جملہ روایت میں مروی نہیں ہے۔

۹۳۰۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَىٰ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا الْمُنْبِرِ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا بَعْدَهُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اجازت طلب کرنا باجماع امت مشروع ہے اور سنت طریقتہ یہ ہے کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے اور ہر مرتبہ اجازت مانگے، اور پہلے سلام کا لفظ کہے اور بعد میں اجازت کا، اور علامہ طیبی فرماتے ہیں افضل یہ ہے کہ دونوں کو جمع کرے، اولاً سلام کرے اور پھر اجازت طلب کرے، یہی صحیح ہے، نیز فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اجازت طلب کرنے کی مشروعیت پر بکثرت دلائل موجود ہیں اور شیخ علا علی قاری حنفی مر قاة شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں، اسحاق ان کی اصل اللہ تعالیٰ کا فرمان یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوتنا غیر یتوکلّموا حتی تستانسوا وتسلموا علی اهلہا ہے باقی مترجم کے نزدیک ماوردی کا قول بھی انب ہے کہ اگر آنے والے کی نظر مکان والے پر پڑ جائے تو اولاً سلام کرے ورنہ پہلے اجازت مانگے اور داخل ہونے کے وقت سلام کرے۔

باب (۱۴۱) آواز دینے والے کو کون ہے، کے جواب میں، میں میں کہنے کی کراہت۔

۹۳۱۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن ادریس، شعبہ، محمد بن اسمندر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں، آپ یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے، میں میں۔

۹۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، محمد بن اسمندر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، آپ نے دریافت فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا، میں ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں، میں۔

۹۳۳۔ اسحاق بن ابراہیم، نضر بن ہشیل، ابو عامر عقدی۔

(دوسری سند) محمد بن شعیب، وہب بن جریر۔

(تیسری سند) عبد الرحمن بن بشر، بہز، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے، اور ان روایتوں میں ہے کہ حضور نے ”میں ہوں“ کہنے کو برا جانا۔

(۱۴۱) بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ أَنَا

إِذَا قِيلَ مَنْ هَذَا *

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ أَنَا أَنَا *

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْأَلْفُظُ لَأَبِي بَكْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَنَا *

۹۳۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا بِهِزُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام نے فرمایا ہے ان احادیث کی وجہ سے اجازت طلب کرنے والے کو پوچھنے کے وقت کہ کون ہے؟ میں کہنا مکروہ ہے کیونکہ اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور ابراہیم باقی رہتا ہے، بہتر ہے کہ پوچھے جانے پر اپنا نام وغیرہ بتائے۔

باب (۱۴۲) اجنبی کے مکان میں جھانکنا حرام ہے۔

(۱۴۲) بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ فِي بَيْتِ غَيْرِهِ *

۹۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن ریح، لیث (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، لیث، ابن شہاب، سہل بن سعد ساعی بیان کرتے ہیں

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَالْأَلْفُظُ لِيَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا

کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی درز میں سے جھانکا، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھلانے کا ایک آلہ موجود تھا، جس سے آپ سر کھجا رہے تھے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دیکھا تو فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو تیری آنکھوں میں اسے چھو دیتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اجازت دیکھنے ہی کی وجہ سے تو مقرر کی گئی ہے۔

(فائدہ) تاکہ کسی غیر کے گھر میں نہ جھانکنے پانے جو کہ حرام ہے، نیز معلوم ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا اور نہ ہی آپ حاضر و ناظر تھے۔ واللہ اعلم۔

۹۳۵۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی دراز سے جھانکا اور اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کنگھا تھا جس سے سر کے بالوں کو درست کر رہے تھے، تو ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو تیری آنکھوں میں اس کو چھو دیتا، اللہ تعالیٰ نے اجازت لینے کا قاعدہ تو دیکھنے (ہی) سے بچنے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

۹۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) ابو کامل جحدری، عبد الواحد بن زیاد، معمر، زہری، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے لیٹ اور یونس کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۳۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو کامل فضیل بن حسین، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، عبید اللہ بن ابی بکر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک

قَتِيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرِ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْرَى يَحُلُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ *

۹۳۵۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرِ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْرَى يُرْجِلُ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُ طَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ اللَّهُ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ *

۹۳۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عَمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كُلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ *

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَقَتِيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ وَالْفَلْظُ لِيَحْيَى وَأَبِي كَامِلٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ

شخص نے سوراخ سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں جھانکا، آپ ایک تیر یا بہت سے تیر لے کر اٹھے، گیا میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ چاہتے تھے (اس کی آنکھوں میں) کو بچا دیں۔

۹۳۸۔ زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے گھر میں بغیر ان کی اجازت کے جھانکے تو ان کے لئے اس کی آنکھ پھوڑ دینا جائز ہے۔

۹۳۹۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی آدمی تیرے مکان میں بغیر تیری اجازت کے جھانکے پھر تو اسے نکلری سے مارے اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

(ناگہ) یہ مطلب نہیں کہ ضرور آنکھ ہی پھوڑی جائے، بلکہ تنبیہ کر دینا مناسب ہے۔

باب (۱۴۳) کسی اجنبیہ پر اچانک نگاہ پڑ جانا۔

۹۴۰۔ قتیبہ بن سعید، یزید بن زریق۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، یونس۔ (تیسری سند) زہیر بن حرب، ہشیم، یونس، عمرو بن سعید، ابو زرہ، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق دریافت کیا، آپ نے مجھے نظر پھیرنے کا حکم فرمایا۔

۹۴۱۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن علی، وکیع، سفیان، یونس سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمَشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِفُ لِيَطْعُمَهُ *

۹۳۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَهُوا عَيْنَهُ *

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَاتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ *

(۱۴۳) بَابُ نَظَرِ الْفَجَاءَةِ *

۹۴۰۔ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفَجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي *

۹۴۱۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر بحیثیت عورت پر دفعۃً بلا قصد نظر پڑ جائے تو گناہ نہ ہو گا لیکن اسی وقت نگاہ کا پھیر لینا واجب ہے کیونکہ حدیث میں اس چیز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امر فرمایا ہے اور اللہ رب العزت فرماتے ہیں ”قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ بَعْضُوا مِنْ ابْصَارِهِمْ“ یعنی ایمانداروں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، لیکن اگر پھر دیکھے گا تو گناہگار ہو گا واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ السَّلَامِ

باب (۱۴۴) سوار پیادہ کو اور تھوڑے زائد آدمیوں کو سلام کریں۔

۹۴۲۔ عقبہ بن مکرم، ابو عاصم، ابن جریج۔
(دوسری سند) محمد بن مرزوق، روح، ابن جریج، زیاد، ثابت مولیٰ عبدالرحمن بن زید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوار پیادہ کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور تھوڑے سے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

(۱۴۴) بَابُ يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ *

۹۴۲۔ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدًا أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ سلام کرنا سنت ہے، اور اس کا جواب دینا واجب ہے، اب اگر سلام کرنے والی ایک جماعت ہے تو سلام سنت علی الکفایہ ہے اور ایسے ہی سلام کیا ہے تو وہ بھی ایک جماعت ہے تو اس پر جواب دینا بطور علی الکفایہ واجب ہے، یعنی اگر ایک نے جواب دے دیا تو سب کے ذمہ سے وجوب ساقط ہو گیا، امام قسطلانی شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ حدیث بالا میں سلام کرنے کے آداب مذکور ہیں۔

باب (۱۴۵) راستہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے۔

۹۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، عبدالواحد بن زیاد، عثمان بن حکیم، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، بواسطہ اپنے والد ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے ہم اس میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں

(۱۴۵) بَابُ مِنْ حَقِّ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَامِ *

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ كُنَّا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ نے فرمایا تمہیں راستوں پر بیٹھنے میں کیا فائدہ؟ راستوں پر بیٹھنے سے گریز کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کسی بڑے کام کے لئے نہیں بیٹھتے، ہم آپس میں باتیں کرنے اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں، آپ نے فرمایا اچھا اگر نہیں مانتے تو راستہ کا حق ادا کرو، نگاہ نیچی رکھنا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی باتیں کرنا۔

۹۴۴- سويد بن سعيد، حفص بن ميسره، زيد بن اسلم، عطاء بن يسار، حضرت ابو سعيد خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، راستوں پر بیٹھنے سے بچو، صحابہ نے عرض کیا، ہمیں وہاں بیٹھنے بغیر کوئی چارہ نہیں ہم وہاں باتیں کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم نہیں مانتے تو راستہ کا حق ادا کرو، صحابہ نے عرض کیا راستہ کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا، نگاہیں نیچی رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔

۹۴۵- یحییٰ بن یحییٰ، عبد الحریز بن محمد المدنی (دوسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی ندیک، ہشام، زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

باب (۱۴۶) مسلمان کے حقوق میں سے ایک حق سلام کا جواب دینا ہے۔

۹۴۶- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فَعُوْدًا بِالْأَفْنِيَةِ تَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعَدَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسِ الصُّعَدَاتِ فَقُلْنَا إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَاسَ قَعَدْنَا تَنَذَّرُ وَتَتَحَدَّثُ قَالَ إِنَّمَا لَافَاكُوا حَقَّهُا غَضُ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ *

۹۴۴- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا كُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطَّرَفَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا تَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ غَضُ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ *

۹۴۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(۱۴۶) بَاب مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ *

۹۴۶- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

دسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کے اس کے مسلمان بھائی پر پانچ حق واجب ہیں، سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا، دعوت قبول کرنا، اور بیمار کی عیادت کرنا، اور جنازے کے ساتھ جانا، عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ معمر نے اس روایت کو زہری سے مرسل روایت کیا تھا، پھر عن ابن المسیب عن ابی ہریرہ کی سند سے نقل کر دیا۔

۹۳۷۔ یحییٰ بن ایوب، حمید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں، عرض کیا گیلیار رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تو مسلمان سے ملے تو اسے سلام کر، اور جب تجھے دعوت دے تو قبول کر، اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو نیک مشورہ دے اور جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو جواب دے، اور جب بیمار ہو اس کی عیادت کر، اور جب وفات پائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔

باب (۱۴۷)۔ اہل کتاب کو ابتداء سلام کرنے کی ممانعت اور ان کے سلام کرنے پر انہیں کس طرح جواب دیا جائے؟

۹۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، عبید اللہ بن ابی بکر، انس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (دوسری سند) اسماعیل بن سالم، ہشیم، عبید اللہ بن ابی بکر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم ان کے جواب میں صرف ”وعلیکم“ کہہ دو۔

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيعُ الْعَاطِسِ وَإِحَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ يُرْسِلُ هَذَا الْمَخْذِ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَأَسْنَدُهُ مَرَّةً عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدِ اللَّهَ فَسَمِعْتَهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدَّهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ *

(۱۴۷) بَابُ النَّهْيِ عَنِ ابْتِدَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ *

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ *

۹۴۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالْفُطَيْلِيُّ لَهْمَا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ قُولُوا وَعَلَيْكُمْ *

۹۴۹- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ، (تیسری سند) محمد بن شعیب، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں، ہم انہیں کس طرح جواب دیں؟ فرمایا ”وعلیکم“ کہہ دو۔

۹۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبْنُ حُجْرٍ وَالْفُطَيْلِيُّ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُم السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ *

۹۵۰- یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ابوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہود جب تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں سے ایک کہتا ہے کہ ”السام علیکم“ (یعنی تم مرو) تو تم بھی ”علیک“ کہہ دو (یعنی تو ہی مرے)۔

۹۵۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقُولُوا وَعَلَيْكَ *

۹۵۱- زہیر بن حرب، عبد الرحمن، سفیان، عبد اللہ بن دینار، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں ”فقل“ واحد کے بجائے ”فقولوا“ (جمع) ہے۔

۹۵۲- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْفُطَيْلِيُّ لَزُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُجِبُ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ أَلَمْ

۹۵۲- عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی، چنانچہ انہوں نے ”السام علیکم“ کہا، حضرت عائشہ بولیں تم پر عی سام ہو اور لعنت ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اللہ رب العزت ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے، حضرت عائشہ بولیں، آپ نے نہیں سنا، انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے جو کہہ دیا ”وعلیکم“۔

تَسْمَعُ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ *

۹۵۳- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ وَعَبْدُ
بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا
عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ
عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ *

۹۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّأَمَ عَلَيْكَ يَا أَبَا
الْقَاسِمِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ بَلْ
عَلَيْكُمْ السَّأَمَ وَالذَّامَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاجِشَةً
فَقَالَتْ مَا سَمِعْتُ مَا قَالُوا فَقَالَ أَوْلَيْسَ قَدْ
رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ *

۹۵۵- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَفَطِنْتُ بِهِمْ عَائِشَةَ فَسَبَّهْتُهُمْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَا عَائِشَةُ
فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالْفُحْشُ وَزَادَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا
لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ) إِلَى آخِرِ آيَةِ *

۹۵۶- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ
بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَلَّمَ نَاسٌ مِنْ يَهُودَ

۹۵۳- حسن بن علی خلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم
بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح۔
(دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی
سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور دونوں حدیثوں میں ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ”علیکم“
کہہ دیا ہے اس میں واؤ نہ کو نہیں ہے۔

۹۵۴- ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسروق، حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس کچھ یہودی آئے تو انہوں نے کہا ”السام
علیک یا ابوالقاسم“ آپ نے فرمایا ”وعلیکم“، حضرت عائشہ پردہ
کے پیچھے سے بولیں بلکہ تمہارے ہی اوپر موت اور ذلت ہو،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عائشہ بد زبان مت بنو،
وہ بولیں یہود نے جو کہا ہے وہ آپ نے نہیں سنا، آپ نے فرمایا،
کیا میں نے انہیں جواب نہیں دیا، جو انہوں نے کہا وہی ان پر
پھیر دیا۔

۹۵۵- اسحاق بن ابراہیم، یعلیٰ بن عید، اعمش سے اسی سند کے
ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ
یہود کی بات سمجھ گئی، چنانچہ انہوں نے یہود کو برا بھلا کہا،
آپ نے فرمایا اے عائشہ صبر کر کیونکہ اللہ تعالیٰ بد گوئی پسند
نہیں فرماتا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی واذا جاءوك
الخ یعنی جب آپ کے پاس آتے ہیں تو اس طرح سلام کرتے
ہیں، جیسے اللہ نے انہیں سلام نہیں کہا۔

۹۵۶- ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن الشاعر، حجاج بن محمد، ابن
جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، کہ
یہود کے چند لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام
کیا تو کہا ”السام علیک یا ابوالقاسم“ آپ نے ارشاد فرمایا ”وعلیکم“،

حضرت عائشہؓ غصہ ہوئیں اور بولیں کیا آپ نے ان کا کہنا نہیں سنا، آپ نے فرمایا میں نے سنا اور ان کا جواب بھی دے دیا، اور ہم جو ان پر دعا کرتے ہیں، وہ قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا ہمارے خلاف قبول نہیں ہوتی ہے۔

۹۵۷۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز در اور دی، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہود اور نصاریٰ کوابتدا اسلام مت کرو، اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راستہ میں ملو تو اسے تنگ راستہ کی طرف مجبور کر دو۔

۹۵۸۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، سفیان، (تیسری سند) زبیر بن حرب، جریر، سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور وکیع کی روایت میں ہے کہ جب تم یہود سے ملاقات کرو، اور ”ابن جعفر عن شعبہ“ کی روایت میں ”اہل الکتاب“ کا لفظ ہے اور جریر کی روایت میں ہے کہ جب تم ان سے ملو، اور کسی مشرک کا نام نہیں لیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، با اتفاق علماء کرام کفار کوابتدا اسلام کرنا حرام ہے، اگر وہ اسلام کریں تو صرف ”و علیکم“ یا ”علیکم“ کہہ دے جیسا کہ احادیث بالا اس پر شاہد ہیں اور جس جماعت میں مسلمان اور کافروں موجود ہوں تو مسلمانوں کی نیت سے سلام کرنا درست ہے۔

(۱۴۸) بَابِ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ *

۹۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، سیار، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا۔

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ بَلَى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَإِنَّا نَحَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُحَابُونَ عَلَيْنَا *

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَزْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَعُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ *

(فائدہ) تاکہ کوئے میں چلے، درمیان راستہ کے نہ چلے پائے۔

۹۵۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ إِذَا لَقِيتُمُ الْيَهُودَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، با اتفاق علماء کرام کفار کوابتدا اسلام کرنا حرام ہے، اگر وہ اسلام کریں تو صرف ”و علیکم“ یا ”علیکم“ کہہ دے جیسا کہ احادیث بالا اس پر شاہد ہیں اور جس جماعت میں مسلمان اور کافروں موجود ہوں تو مسلمانوں کی نیت سے سلام کرنا درست ہے۔

(۱۴۸) بَابِ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ *

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ *

۹۶۰۔ اسماعیل بن سالم، ہشیم، سیار سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۹۶۱۔ عمرو بن علی، محمد بن الولید، محمد بن جعفر، شعبہ، سیار بیان کرتے ہیں کہ میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا کہ ان کا گزر بچوں پر سے ہوا تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا، اور ثابت نے بیان کیا ہے کہ وہ حضرت انس کے ساتھ جا رہے تھے کہ بچوں پر سے گزرے تو انہوں نے سلام کیا، اور حضرت انس نے بیان کیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے کہ آپ کا گزر بچوں پر ہوا، تو آپ نے انہیں سلام کیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اگرچہ تمیز رکھتے ہوں تو انہیں سلام کرنا مستحب ہے، اور جو ان عورت کو اجنبی سلام نہ کرے، بلکہ ایسی عورت کے سلام کا جواب دینا بھی مکروہ ہے۔

باب (۱۳۹) طلب اجازت کے لئے پردہ وغیرہ ہلانا یا اور کوئی علامت مقرر کرنے کا جواز۔

۹۶۲۔ ابو کامل جحدری، قتیبہ بن سعید، عبد الواحد، حسن بن عبید اللہ، ابراہیم بن سوید، عبد الرحمن بن زید، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے لئے میرے پاس آنے کی اجازت یہی ہے کہ تم پردہ اٹھاؤ، اور میری راز کی بات سن لو تا وقتیکہ میں متعنه کروں۔

(فائدہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود حضور کے خادم تھے، اس لئے بار بار اجازت لینے کی بناء پر آپ نے یہ علامت متعین کر دی تاکہ کام میں حرج واقع نہ ہو، اور یہ اس وقت ہے کہ جب عورتیں ہوں، اور ہر ایک شخص کو عام یا خاص کیلئے اس قسم کی نشانی متعین کرنا درست ہے۔

۹۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن اوریس، حسن بن عبد اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۹۶۰۔ وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۹۶۱۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتِ الْبُنَّانِيِّ فَمَرَّ بِصُيَّيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثْتُ ثَابِتٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ بِصُيَّيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثْتُ أَنَسٌ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِصُيَّيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ *

(۱۴۹) بَاب حَوَازٍ جَعَلَ الْإِذْنَ رَفْعَ حِجَابٍ أَوْ نَحْوِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ *

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَكَتُ عَلَيَّ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَأَنْ تَسْتَمَعَ سِوَادِي حَتَّى أَتَاهَا *

(فائدہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود حضور کے خادم تھے، اس لئے بار بار اجازت لینے کی بناء پر آپ نے یہ علامت متعین کر دی تاکہ کام میں حرج واقع نہ ہو، اور یہ اس وقت ہے کہ جب عورتیں ہوں، اور ہر ایک شخص کو عام یا خاص کیلئے اس قسم کی نشانی متعین کرنا درست ہے۔

۹۶۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ

عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

(۱۵۰) بَابُ إِبَاحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ

لِقَضَاءِ حَاجَةِ الْإِنْسَانِ *

۹۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْتُ سَوْدَةَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ لِقَضَائِ حَاجَتِهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً جَسِيمَةً تَفْرَعُ النِّسَاءَ جَسَمًا لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَغْرِفُهَا فَرَأَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَاَنْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأْتُ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عِرْقٌ فَذَخَلْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ فَقَالَ لِي عَمْرٌ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأَوْجِئِي إِلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعِرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجِي لِحَاجَتِكُنَّ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ يَفْرَعُ النِّسَاءَ جَسْمُهَا زَادَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَّازَ *

۹۶۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتْ امْرَأَةً يَفْرَعُ النَّاسَ جَسْمُهَا قَالَ وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى *

۹۶۶- وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

باب (۱۵۰) عورتوں کو قضائے حاجت کے لئے نکلنا جائز ہے (۱)۔

۹۶۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ جب ہمیں پردہ کا حکم ہوا تو اس کے بعد حضرت سودہؓ قضائے حاجت کے لئے نکلیں، عورت تھیں قد آور، قد میں سب عورتوں سے اونچی، اس لئے پہچاننے والے سے مخفی نہ رہتی تھیں، حضرت عمرؓ نے انہیں دیکھا اور فرمایا بخدا سودہؓ تم اپنے کو ہم سے نہیں چھپا سکتیں، یہ سن کر وہ لوٹ آئیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے، آپ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی، اسے میں سودہؓ آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نکلی تھی، تو عمرؓ نے مجھے ایسا لیا کہا، اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی کی، پھر وحی کی حالت جاتی رہی اور ہڈی آپ کے ہاتھ میں تھی، آپ نے اسے رکھا نہیں، اور فرمایا تمہیں قضائے حاجت کے لئے نکلنے کی اجازت ہے، ابو بکر کی روایت میں ”یفرع النساء“ ہے اور اپنی روایت میں اتنی زیادتی بیان کی، کہ حاجت سے مراد قضائے حاجت ہے۔

۹۶۵- ابو کریم، ابن نمیر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ”یفرع الناس“ کا لفظ ہے، ترجمہ حسب سابق ہے۔

۹۶۶- سدید بن سعید، علی بن مسہر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(۱) قرآن کریم میں عورتوں کے لئے اصل حکم یہی ہے کہ وہ گھروں میں ہی رہیں اور بغیر ضرورت کے گھر سے باہر نہ نکلیں اور پھر اگر ضرورت کے موقع پر باہر نکلتا ہرے تو پورے پردے کے ساتھ چہرہ اور جسم چھپا کر نکلیں۔ البتہ اگر چہرہ چھپانے میں ضرر لاحق ہوتا ہو یا چہرہ کھولنے کی ضرورت ہو جیسے کوئی دینا تولی کی ضرورت کے موقع پر چہرہ کھولنا جائز ہے مگر مردوں کے لئے غص بھر ہی کا حکم ہے یعنی نظروں کو نیچے رکھیں۔

۹۶۷۔ عبد الملک بن شعیب بن اللیث، شعیب بواسطہ اپنے والد، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات قضائے حاجت کیلئے رات کو نکلا کرتی تھیں، ان مقامات کی طرف جو مدینہ سے باہر تھے، اور وہ صاف کھلی جگہ میں تھے اور حضرت عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ اپنی ازواج کو (قضائے حاجت کے لئے نکلنے سے) بھی پردہ کرائیں، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے تھے، ایک بار ام المومنین سوڈہ بنت زمعہ رات کو عشاء کے وقت باہر نکلیں، اور وہ دراز قد تھیں، تو حضرت عمرؓ نے انہیں آواز دی اور کہا کہ اے سوڈہ! تم کو پہچان لیا ہے اور یہ اس امید سے کہا کہ پردہ کا حکم نازل ہو جائے، پھر حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں، کہ پھر اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم نازل فرمایا۔

(فائدہ) امام بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ قتادہ نے کہا ہے کہ پردہ کا حکم ۵ھ میں نازل ہوا ہے اور ابو سعید نے کہا کہ ۳ھ یا ۴ھ میں قعدہ کا ہے، روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کا حکم عجمی آیت ”یا ایہا النبی امنوا لا تدخلوا (الی) فاسفلھن من وراء حجاب“ حضرت سوڈہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعہ میں نازل ہوا اور حضرت انس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کے وقت پردہ کا حکم نازل ہوا، تو تطبیق یاسی صورت ہے کہ پردے کا سبب یہ دونوں واقعات ہیں، اور اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چہرے کے ڈھکنے کے متعلق فرمایا تھا کہ چہرہ بھی نہ کھلنے پائے (شرح ابی جلد ۵ صفحہ ۳۲۰ نووی جلد ۲)۔

۹۶۸۔ عروہ ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مردی ہے۔

باب (۱۵۱)۔ لاجبیہ عورت سے خلوت کرنے اور اس کے پاس جانے کی حرمت۔

۹۶۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، علی بن حجر، ہشیم، ابوالریرہ، جابر۔ (دوسری سند) محمد بن الصباغ، زہیر بن حرب، ہشیم، ابوالریرہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَرْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْجَحٌ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتْ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَأَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكَ يَا سَوْدَةُ حَرِصًا عَلَيَّ أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحِجَابَ *

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(۱۵۱) بَابُ تَحْرِيمِ الْخُلُوةِ بِالْأَخْنِيَّةِ وَالْدُّخُولِ عَلَيْهَا *

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ خُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ خُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ حَزْرَبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

فرمایا ہے، کہ خبردار کوئی انسان کسی شبہ عورت کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اس عورت کا خاوند یا محرم ہو۔

قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا لَا يَبْتَئَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ نَيْبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، با اتفاق علمائے کرام کسی اجنبیہ کے ساتھ خلوت حرام ہے، اور شبہ کی قید اس لئے لگائی ہے کہ باکرہ تو مردوں سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب شبہ کے لئے خلوت حرام ہے تو باکرہ کے لئے بطریق اولیٰ حرام ہوگی، الا یہ کہ اس کے ساتھ کوئی اس کے ذوی الارحام میں سے موجود ہو تو اس صورت میں اس کے ساتھ خلوت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، قاضی عیاض نے اس روایت کے یہی معنی بیان کئے ہیں (نووی جلد ۲ شرح سنوی دہلی جلد ۵ ص ۳۳۹)۔

۹۷۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو، ایک انصاری بولایا رسول اللہ اگر دیور جائے، آپ نے فرمایا، دیور تو موت ہے۔

۹۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَمْعٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّكُمْ وَالْذُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمَوَ قَالَ الْحَمَوُ الْمَوْتُ *

(فائدہ) ابن اعرابی بیان کرتے ہیں کہ یہ ایسا ہے جیسا کہ عرب کہتے ہیں ”الاسد الموت“، یعنی شیر موت جیسا ہے، ایسا ہی دیور موت کے قائم مقام ہے کیونکہ اس سے خوف بہ نسبت دیگر حضرات کے زیادہ ہے، اس لئے کہ یہ خلوت پر بغیر تکبر کے زیادہ قابو پا سکتا ہے، لہذا دیور سے پردہ بہت ضروری ہے، اور دیور یا جیٹھ کے سامنے بے پردہ آنا بہت ہی قبیح اور بدترین فعل ہے، (شرح ابی جلد ۵، صفحہ ۳۳۲ و نووی جلد ۲)، اللہ تعالیٰ مسلمان عورت کو سمجھ اور ہدایت نصیب کرے، آمین۔

۹۷۱۔ ابو الطاہر، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، لیث بن سعد، حیوہ بن شریح، یزید بن ابی حبیب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۹۷۱۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَحَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۹۷۲۔ ابو الطاہر، ابن وہب کہتے ہیں، کہ میں نے لیث بن سعد سے سنا، فرماتے تھے کہ ”حمو“ سے مراد خاوند کا بھائی اور اس کے عزیز و اقرباء ہیں، جیسے خاوند کے چچا کا بیٹا وغیرہ۔

۹۷۲۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ الْحَمَوُ أَخُ الزَّوْجِ وَمَا أَشْبَهَهُ مِنْ أَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنُ الْعَمِّ وَنَحْوُهُ *

۹۷۳۔ ہارون بن معروف، عبداللہ بن وہب، عمرو، (دوسری سند) ابو الطاہر، عبداللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو

سواہ، عبدالرحمن بن جبیر، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں، کہ بنی ہاشم کے چند لوگ حضرت اسماء بنت عمیس کے پاس گئے اور حضرت ابوبکر صدیق تشریف لائے، اس وقت اسماء ان کے نکاح میں تھیں، انہوں نے ان کو دیکھا اور ان کا آئرا سمجھا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا اور کہا کہ میں نے تو بھلائی کے سوا اور کوئی بات نہیں دیکھی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسماء کو اللہ تعالیٰ نے ان افعال سے پاک کیا ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا، آج سے کوئی شخص اس عورت کے گھر میں نہ جائے، جس کا خاوند (گھر میں) موجود نہ ہو، مگر یہ کہ اس کے ساتھ ایک دو آدمی موجود ہوں۔

(فائدہ) کیونکہ صالحین کی جماعت پر شہ کی تمجاس باقی نہیں رہتی باقی وہ زندہ خیر القرون کا تھا، اور یہ واقعہ بھی نزول حجاب سے پہلے کا ہے آج کل کا زمانہ نہیں، اور نہ آج کل کے صالحین اور اقیام کو اس کی اجازت ہے بلکہ حکم الہی ہے، غاسطوہن من وراء حجاب۔

باب (۱۵۲) جو شخص اپنی بیوی یا محرم کے ساتھ تنہا ہو اور وہ کسی دوسرے آدمی کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ یہ میری بیوی یا محرم ہے تاکہ اسے بدگمانی کا موقع نہ مل سکے۔

۹۷۴۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعب، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ساتھ تھے، اتنے میں ایک شخص سامنے سے گزرا آپ نے اسے بلایا اور فرمایا، اے فلاں یہ میری فلاں زوجہ ہے، اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں کسی پر گمان کرتا تو (معاذ اللہ) آپ پر گمان کرنے والا نہیں، آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے (ممکن ہے کہ تیرے دل میں دوسرے ڈالے)۔

۹۷۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر،

الطاهر أخبرنا عبد اللہ بن وہب عن عمرو بن الحارث أن بکر بن سوادہ حدثہ أن عبد الرحمن بن جبیر حدثہ أن عبد اللہ بن عمرو بن العاص حدثہ أن نفرا من بني هاشم دخلوا على أسماء بنت عميس فدخل أبو بكر الصديق وهي تحته يومئذ قرأهم فكره ذلك فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لم أر إله خيرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله قد برأها من ذلك ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال لا يدخلن رجل بعد يومي هذا على منيعة إلا ومعه رجل أو اثنان *

(۱۵۲) بَاب بَيَانُ أَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رُئِيَ خَالِيًا بِامْرَأَةٍ وَكَانَتْ زَوْجَتَهُ أَوْ مَحْرَمًا لَهُ أَنْ يَقُولَ هَذِهِ فَلَانَةٌ لِيَدْفَعَ ظَنَّ السُّوءِ بِهِ *

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ إِحْدَى نِسَائِهِ فَصَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَقَالَ يَا فَلَانُ هَذِهِ زَوْجَتِي فَلَانَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ *

۹۷۵۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ

حُمَيْدٌ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ
عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُجَيْبٍ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَعَكِّفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ
قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا
فِي دَارِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِكُمَا إِنَّهَا
صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيْبٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ
وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا أَوْ
قَالَ شَيْئًا *

زہری، علی بن حسین، حضرت صفیہ بنت حنیٰ بیان کرتی ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احکاف میں تھے، میں رات کو
آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی، میں نے آپ سے باتیں
کیں، پھر میں جانے کیلئے کھڑی ہوئی، آپ بھی میرے ساتھ
مجھے چھوڑنے کیلئے کھڑے ہوئے اور میرا مکان اسامہ بن زید
کے مکان میں تھا، رات میں انصار کے دو آدمی گزرے، انہوں
نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جلدی جلدی
چلنے لگے، آپ نے فرمایا اطمینان کے ساتھ چلو یہ صفیہ بنت
حنیٰ ہیں، وہ بولے سبحان اللہ یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا شیطان
انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے، اور میں ڈرا کہ
کہیں وہ تمہارے دل میں برا خیال نہ ڈالے یا اور کچھ کلمہ فرمایا۔

(فائدہ) اور اس بڑے خیال کی بنا پر یہ حضرات تباہ ہو جائیں، کیونکہ انبیاء کرام کے ساتھ بدگمانی کفر ہے، اس لئے آپ نے اس چیز کا زالہ فرما
دیا، آپ کی شان ہی بالو مثین رحما ہے، نیران و سواس کا اپنے مواقع پر الزالہ کرنا مستحب ہے اور حضور حضرت صفیہؓ کو مسجد کے دروازے
تک چھوڑنے آئے تھے۔

۹۷۶- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ
زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا
جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ
فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ
مِنْ رَمَضَانَ فَحَدَّثَتْ عَنْهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ
تَنْقَلِبُ وَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا
ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثٍ مَعْمَرٌ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ
يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَلَمْ يَقُلْ يَجْرِي *

۹۷۶- عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، ابوالیمان، شعیب،
زہری، علی بن حسین بیان کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ زوجہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس مسجد میں حالت احکاف میں رمضان کے
آخری عشرہ میں زیارت کے لئے حاضر ہوئیں، پھر کچھ دیر تک
آپ سے باتیں کیں، اس کے بعد جانے کے لئے کھڑی
ہوئیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں رخصت
کرنے کے لئے کھڑے ہوئے، بقیر روایت معمر کی روایت کی
طرح ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، شیطان انسان کے بدن میں خون کی جگہ پہنچتا ہے اور
”مجری“ کا لفظ نہیں (۱)۔

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت احکاف میں مباح امور میں مشغول ہونا جائز ہے۔ کسی آنے والے سے ہم کلام ہونا اور متکلف کی
بوی کا غلطو میں اس کے پاس آنے کی جائز ہے بشرطیکہ قنہ کا اندیشہ نہ ہو۔

(۱۵۳) بَاب مَنْ أَتَى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا وَإِلَّا وَرَاءَهُمْ *

باب (۱۵۳) جو شخص کسی مجلس میں آئے اور آگے جگہ موجود ہو تو وہاں بیٹھ جائے، ورنہ پیچھے ہی بیٹھ جائے۔

۹۷۷۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ، بن ابی طلحہ، ابو مرہ موئی بن عقیل بن ابی طالب، ابو واقد لیث بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور دوسرے حضرات بھی آپ کے ساتھ تھے کہ اتنے میں تین آدمی آئے، دو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگے اور ایک سیدھا چلا گیا، وہ جو دو آئے ایک نے ان میں سے مجلس میں خالی جگہ پائی تو وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے ہی بیٹھ گیا، اور تیسرا چل ہی دیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فراغت پائی تو آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کیا تم میں سے ان تین آدمیوں کی حالت بیان نہ کروں؟ ایک نے تو اللہ تعالیٰ کا حکم لیا، سو اللہ تعالیٰ نے اسے جگہ دے دی اور دوسرا شرم لیا اور پیچھے بیٹھ گیا، اللہ نے بھی اس کی شرم کو پائی رکھا (یعنی اس پر رحم فرمایا)، اور تیسرے نے اعراض کیا، تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے اعراض کر لیا۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي أَبِي وَقِيدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِمُّنَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْفَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ *

۹۷۸۔ احمد بن المنذر، عبد الصمد، حرب بن شداد (دوسری سند) اسحاق بن منصور، حبان، ابان، یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ اسی سند کے ساتھ، اسی روایت کے ہم معنی روایت نقل کرتے ہیں۔

۹۷۸۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمَنْظَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَادٍ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنَى *

۹۷۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح بن المہاجر، لیث نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا،

۹۷۹۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنْ ابْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ *
 (فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں یہ نئی حرمت کے لئے ہے، لہذا جو کوئی مسجد وغیرہ میں جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی جگہ بیٹھ جائے وہی اس جگہ کا حقدار ہے، اور ابی شرح صحیح مسلم میں ایک قول کرہت کا بھی مذکور ہے۔

۹۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد اللہ بن نمیر۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) زہیر بن حرب، یحییٰ القطان۔

(چوتھی سند) ابن ثقی، عبد الوہاب ثقفی، عبید اللہ۔

(پانچویں سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابو اسامہ، ابن نمیر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ خود وہاں نہ بیٹھے، لیکن پھیل جاؤ اور جگہ

دو۔

۹۸۱۔ ابو الریح، ابو کامل، حماد، ایوب۔

(دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، روح۔

(تیسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، ابن جریر۔

(چوتھی سند) محمد بن رافع، ابن ابی فدی، ضحاک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیٹ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے لیکن حدیث کا آخری جملہ کہ ”پھیل جاؤ اور جگہ دو“ مذکور نہیں ہے، باقی ابن جریر کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ میں نے کہا یہ جمعہ کا حکم ہے بولے جمعہ ہو یا غیر جمعہ۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْفَلْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمَنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفْسَحُوا وَتَوَسَّعُوا *

۹۸۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْلٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يُعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي الْحَدِيثِ وَلَكِنْ تَفْسَحُوا وَتَوَسَّعُوا وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا *

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی تم میں

قَالَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ ابْنُ عَمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ *
 سے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے، اور پھر آپ اس کی جگہ پر نہ بیٹھے، اور ابن عمر کے لئے جب کوئی شخص (اپنی خوشی سے) اپنی جگہ سے اٹھتے تو آپ اس جگہ نہ بیٹھتے۔

(فائدہ) کو ایسی صورت میں بیٹھنا جائز ہے مگر یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ تھا کہ ممکن ہے کہ وہ شرما کر کھڑا ہو گیا اور اس کی طبیعت نہ چاہتی ہو، لہذا اس سے اجتناب فرماتے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ایثار بالقریب مکروہ ہے لہذا اپنے عمل سے اس چیز کا دروازہ بھی بند کر دیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

۹۸۳- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *
 ۹۸۳- عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۹۸۴- وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَتَمِّينَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لِيُخَالَفَ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ أَفْسَحُوا *
 ۹۸۴- سلم بن شیبہ، حسن بن ائین، معقل بن عبید اللہ، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی تم میں سے جمعہ کے دن اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ وہاں نہ بیٹھے، لیکن یوں کہہ سکتا ہے کشادہ ہو کر بیٹھو۔

(۱۵۴) بَابُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ *
 باب (۱۵۴) اگر کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور پھر لوٹ کر آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

۹۸۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ أَيْضًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ وَفِي حَدِيثٍ أَبِي عَوَانَةَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ *
 ۹۸۵- قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، عبد العزیز بن محمد، سہیل، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو، اور ابو عوانہ کی روایت میں ہے، کہ جو شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو جائے، پھر وہ لوٹ کر آئے تو اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(فائدہ) محمد بن مسلمہ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مجلس علم مراوے، کہ اگر کوئی ایسی مجلس سے اٹھ کر کسی ضرورت سے چلا جائے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے، باقی جمہور اہل علم کے نزدیک یہ حکم استثناء ہے وجوبی نہیں ہے (ابن دہبلی جلد ۵ صفحہ ۴۴۳)۔

(۱۵۵) بَابُ مَنْعِ الْمُحْتَضِّ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ الْأَجَانِبِ *
 باب (۱۵۵) محض کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے کی ممانعت۔

۹۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
 ۹۸۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، (دوسری سند) ابو

کریم، اسحاق بن ابراہیم، جریر (تیسری سند) ابو کریم، ابو معاویہ، ہشام، (چوتھی سند) ابو کریم، ابو معاویہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، زینب بنت ام سلمہ، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک منٹ ان کے پاس تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں تھے تو اس نے ام سلمہ کے بھائی سے کہا کہ اے عبد اللہ بن ابی امیہ اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف پر تم کو فتح دی، تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی بتا دوں گا، وہ جب سامنے آتی ہے تو (موٹاپے کی وجہ سے) اس کے پیٹ پر چار بیٹیں ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہیں، یہ بات حضور نے سن کر فرمایا، یہ تمہارے پاس نہ آیا کریں۔

كُرَيْبٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُم عَنْ هِشَامِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَيْضًا وَ اللَّفْظُ هَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ مُحَنَّتًا كَانَتْ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِأُحْبِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَإِنِّي أَذُوكَ عَلَى بِنْتِ غِيلَانَ فَإِنَهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَدْخُلُ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ *

(فائدہ) اس منٹ کے نام میں اختلاف ہے قاضی عیاض فرماتے ہیں اس کا نام ہیبت تھا، اور امام نووی فرماتے ہیں اس کا نام حبیب یا حبیب تھا، یا مانع، پہلے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منٹ کو اندر آنے کی اجازت دے دی تھی مگر جب معلوم ہو گیا کہ یہ عورتوں کے اوصاف سے بھی باخبر ہوتے ہیں، تو پھر آپ نے ممانعت کر دی، اور منٹ دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک علقی نامردان پر کوئی عذاب نہیں ہے کیونکہ وہ معذور ہیں، اور دوسرے وہ جو جن جاتے ہیں تو وہ ملعون ہیں، جیسے کہ روایات اس پر دلالت کرتی ہیں (نووی جلد ۲ شرح سنوی والی جلد ۵)۔

۹۸۷۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس ایک منٹ آیا کرتا تھا، اور وہ ان کو ان لوگوں میں سمجھتی تھیں جنہیں عورتوں میں کوئی غرض نہیں ہوتی، ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ ازواج مطہرات میں سے کسی کے پاس تھا اور کسی عورت کی تعریف کر رہا تھا کہ جب سامنے آتی ہے تو چار بیٹیں لے کر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ بیٹیں نمودار ہوتی ہیں، حضور نے فرمایا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ یہاں جو ہیں ان کو بچکا پتا ہے، بس یہ تمہارے پاس نہ آئے، بیان کرتی ہیں کہ پھر اس سے پردہ کرنے لگے۔

۹۸۷۔ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَنَّتٌ فَكَانُوا يُعْدُونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولَى الْإِرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً قَالَ إِذَا أَقْبَلْتُ أَقْبَلْتُ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرْتُ أَدْبَرْتُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَرَى هَذَا يَعْرِفُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلُنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ فَحَجَّوهُ *

باب (۱۵۶) کوئی لاجینیہ عورت اگر راستہ میں تھک گئی ہو تو اسے اپنے ساتھ سوار کرنا جائز ہے۔

۹۸۸۔ محمد بن الطاء، ابو کریب الہمدانی، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت اسامہ بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زہیر بن العوامؓ نے مجھ سے نکاح کیا، اور ان کے پاس نہ کچھ مال تھا نہ غلام، اور نہ اس کے علاوہ کچھ اور، صرف ایک گھوڑا تھا، میں ہی گھوڑے کو چراتی اور اس کا سارا کام کرتی اور اس کی سائیکسی بھی کرتی اور ان کے اونٹ کی گھٹلیاں کوٹتی اور اس کو چراتی اور پانی پلاتی، ڈول سیتی اور آٹا بھی گوندھتی لیکن روٹی اچھی نہ پکا سکتی، تو ہمسایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکا دیتیں، وہ بڑی مخلص عورتیں تھیں، اسلام بیان کرتی ہیں کہ میں زہیرؓ کی اس زمین سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زہیرؓ کو دی تھی، گھٹلیاں اپنے سر پر اٹھا کر لایا کرتی تھی، اور وہ زمین مدینہ منورہ سے دو میل کے فاصلے پر تھی، ایک دن میں گھٹلیاں سر پر اٹھائے آ رہی تھی کہ راستہ میں حضورؐ ملے، اور آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت تھی، آپ نے مجھے بلایا اور اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لئے ان اُخ کہا، کہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیں، میں شرابی اور مجھے غیرت آئی، آپ نے فرمایا بخدا گھٹلیوں کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے، بیان کرتی ہیں کہ پھر حضرت ابو بکرؓ نے میرے پاس ایک خادمہ بھیجی، وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی گویا کہ اس نے مجھے آزاد کر دیا۔

۹۸۹۔ محمد بن عبید الغفری، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملیکہ، حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں زہیرؓ کے گھر کا کام کرتی، ان کا ایک گھوڑا تھا، اس کی سائیکسی بھی کرتی اور کوئی کام مجھ پر گھوڑے کی سائیکسی سے سخت نہیں تھا، اس کے لئے میں گھاس لاتی، اس کی خدمت اور سائیکسی کرتی، پھر مجھے

باب جَوَازِ إِرْدَافِ الْمَرَاةِ

الْإِنْجِلِيزِيَّةِ إِذَا أُعْتِمَتْ فِي الطَّرِيقِ *
۹۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ هِشَامِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرِ فَرَسِهِ قَالَتْ فَكُنْتُ أُغْلِفُ فَرَسَهُ وَأَكْفِيهِ مَقُونَتَهُ وَأَسْوُسَهُ وَأَذُقُ النَّوَى لِنَاضِجِهِ وَأُعْلِفُهُ وَأَسْتَقْبِي الْمَاءَ وَأَحْرُزُ غَرَبَهُ وَأَعْجَنُ وَلَمْ أَكُنْ أَحْسِنُ أَحْبَزُ وَكَانَ يَخْبِزُ لِي جَارَاتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَ بِنِسْوَةٍ صَدِيقٌ قَالَتْ وَكُنْتُ أَتَقْلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ عَلَى ثَلَاثِي فَرَسَخٍ قَالَتْ فَجَنْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِيْخُ إِيْخُ لِيَحْمِلْنِي حَلْفُهُ قَالَتْ فَاسْتَحَبَّيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَحَمْلُكَ النَّوَى عَلَى رَأْسِكَ أَشَدُّ مِنْ رُكُوبِكَ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَفْتَنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقْتَنِي *

۹۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ قَالَتْ كُنْتُ أَخْذُمُ الزُّبَيْرَ خِدْمَةَ النِّبْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ وَكُنْتُ أَسْوُسُهُ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ

ایک باندی مل گئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے، آپ نے مجھے بھی ایک باندی دے دی، وہ سارا کام کرنے لگی اور یہ محنت میرے اوپر سے اس نے اٹھالی، پھر میرے پاس ایک آدمی آیا، اور بولا اے ام عبد اللہ میں محتاج آدمی ہوں میرا ارادہ ہے کہ تمہاری دیوار کے سایہ میں دوکان لگاؤں، میں نے کہا اگر میں تجھے اجازت دیدوں تو ایسا نہ ہو کہ زیر نارض ہوں، لہذا جب زیر موجود ہوں تو ان کے سامنے مجھ سے کہنا، چنانچہ وہ آیا، اور کہنے لگا کہ اے ام عبد اللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں، میں تمہاری دیوار کے سایہ میں دوکان کرنا چاہتا ہوں، میں نے کہا تجھے سارے مدینہ میں میرے گھر کے علاوہ اور کوئی گھر نہیں ملتا، زیر بولے اسماء تم کیوں ایک محتاج کو بیچنے سے منع کرتی ہو، پھر وہ دوکان کرنے لگا، یہاں تک کہ اس نے روپیہ کمایا، اور میں نے وہ باندی اس کے ہاتھ فروخت کر دی جس وقت زیر میرے پاس آئے تو اس کی قیمت کے پیسے میری گود میں تھے، وہ بولے، یہ پیسے مجھے ہبہ کر دو، میں نے کہا یہ تو میں صدقہ کر چکی ہوں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ کام جیسے روٹی پکانا، جانوروں کی خدمت کرنا وغیرہ، یہ وہ کام ہیں جو مروت اور حسن معاشرت میں داخل ہیں، اور زمانہ قدیم سے عورتیں یہ کام کرتی ہیں، نیز جو عورت محرم نہ ہو، اور وہ راستہ میں تھکی ہوئی ملے تو اسے اپنے ساتھ سوار کرنا جائز ہے، بشرطیکہ ایک اور صالح آدمی بھی راستہ میں موجود ہو، قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی، کیوں کہ حضرت اسماء حضرت عائشہ کی بہن اور آپ کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر کی بیوی تھیں، گویا آپ کے گھر والوں کی طرح تھیں، اور کسی کو اس طرح کرنا درست نہیں، مترجم کے نزدیک یہی قول اولیٰ بالعمل ہے کیونکہ آج کل تو ایسی صورت بہت کم پیش آتی ہے، اور پھر بشر القرون ہونے کی بنا پر ہر ایک تھکی ہوئی بن جائے گی اور پھر جو صلحاء کا لباس پہنے ہوئے ہیں، وہ اس لباس کو دھبہ لگا دیں گے۔

باب (۱۵۷)۔ تیسرے کی موجودگی میں بغیر اس کی اجازت کے دو کو سرگوشی کرنے کی ممانعت۔

۹۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، تابع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں میں سے دو بغیر تیسرے کی رضامندی کے

كُنْتُ أَحْسَنُ لَهُ وَأَقْرَبُ عَلَيْهِ وَأَسْوَسُهُ قَالَ ثُمَّ إِنَّهَا أَصَابَتْ خَادِمًا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا فَأَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَّنِي سَيِّئَةً الْفَرَسَ فَأَلْقَتْ عَنِّي مَوْتَتَهُ فَجَاعَنِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ أَرَدْتُ أَنْ أُبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكَ قَالَتْ إِنِّي أَنْ رَخَصْتُ لَكَ أَبِي ذَاكَ الرَّبِيرُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ إِلَيَّ وَالرَّبِيرُ شَاهِدٌ فَجَاءَ فَقَالَ يَا أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ أَرَدْتُ أَنْ أُبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكَ فَقَالَتْ مَا لَكَ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا دَارِي فَقَالَ لَهَا الرَّبِيرُ مَا لَكَ أَنْ تَمْنَعِي رَجُلًا فَقِيرًا يَبِيعُ فَكَانَ يَبِيعُ إِلَيَّ أَنْ كَسَبَ فَبِعْتُهُ الْحَارِيَّةَ فَدَخَلَ عَلَيَّ الرَّبِيرُ وَمَنْعَهَا فِي حَجْرِي فَقَالَ هَبِيهَا لِي قَالَتْ إِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا *

(۱۵۷) بَابُ تَحْرِيمِ مُنَاجَاةِ الْبَاقِيَيْنِ دُونَ الثَّلَاثِ بِغَيْرِ رِضَا * ۹۹۰۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ

سرگوشی نہ کریں (۱)۔

۹۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابن نمیر۔

(دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ۔

(چوتھی سند) قتیبہ، ابن ریح، لیث بن سعد۔

(پانچویں سند) ابو الریح، ابو کمال، حماد، ایوب۔

(چھٹی سند) ابن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، ایوب بن موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۹۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہناد بن السری، ابو الاحوص، منصور۔

(دوسری سند) زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن

ابراہیم، جریر، منصور، ابو داؤد، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جب تم تین آدمی ہو، تو

دو تم میں سے تیسرے کو چھوڑ کر گانا پھوسی نہ کریں، تا آنکہ اور

لوگ تم سے ملیں، اس لئے کہ اسے رنج ہوگا۔

۹۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو کریب، ابو

معادیہ، اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

عنه سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت

(۱) یہ ممانعت تب ہے جب ابتدا سے تین ساتھی اکٹھے بیٹھے ہوئے ہوں پھر ان میں سے دو آپس میں سرگوشی کے انداز میں بات کرنے

لیں۔ لیکن اگر ابتدا ہی سے دو آدمی بیٹھے ہوئے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے ہوں اور تیسرا آدمی ان سے اتنی دور بیٹھا ہو کہ اگر یہ بلند

آواز سے باتیں کریں تو بھی اسے سنائی نہ دے تو پھر ان کے لئے سرگوشی کے انداز میں باتیں کرنا ممنوع نہیں ہے بلکہ اب اگر وہ تیسرا آدمی

ان کی باتیں سننے کے لئے ان کے قریب آتا ہے تو اس کے لئے ان کی باتیں سننا جائز ہے۔

فَلَا يَتَنَاجَى اثنان دونَ وَاحِدٍ *

۹۹۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ

حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ

اللَّهُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ

كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ

عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو

كَامِلٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا

ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ بْنَ مُوسَى كُلُّهُمَا عَنْ

نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ *

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ

بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ

بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ

لِزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثنان دونَ الْآخَرِ حَتَّى

تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزَنَهُ *

۹۹۳۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كَرَيْبٍ وَاللَّفْظُ

لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو، تو تیسرے کو چھوڑ کر دوسرے کو شہ نہ کریں، اس لئے کہ یہ چیز اسے غمگین کر دے گی۔

۹۹۴۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (دوسری سند)، ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں یہ نمی تحریمی ہے، تاکہ تیسرے کو پریشانی اور رنج نہ ہو، اور یہ ممانعت سفر و حضر میں عام ہے، اور اگر چار ہوں تو پھر دوسرے کو شہ کریں، تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَجَاوَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزَنُهُ *

۹۹۴۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ *

(۱۵۸) بَابُ الطَّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرَّقِيِّ *
۹۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَدِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَاهُ جَبْرِيلُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ يُبْرِيكُ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ *

باب (۱۵۸)۔ علاج اور بیماری اور جھاڑ پھونک۔
۹۹۵۔ ابن ابی عراکلی، عبدالعزیز دراوروی، یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن البہاد، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیمار ہوتے تو جبریل امین یہ دعا پڑھ کر آپ کو جھارتے ”بسم اللہ بربک الخ“ یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے میں مدد چاہتا ہوں، وہ تم کو اچھا کرے گا اور ہر ایک بیماری سے شفا دے گا، اور ہر ایک حسد کرنے والے کی برائی سے جس وقت وہ حسد کرے، آپ کو بچائے گا اور ہر ایک بری نظر ڈالنے والے کی نظر سے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ حضرت جبریل علیہ السلام کی جھاڑتی، آیت قرآنیہ اور احادیث نبویہ میں جو ناکار وادعہ مذکور ہیں، ان سے جھاڑنا درست بلکہ سنت ہے۔

۹۹۶۔ بشر بن ہلال الصواف، عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، ابو نضرہ، حضرت ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ جبریل امین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، پور فرمایا اے محمد تم بیمار ہو گئے ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں، حضرت جبریل نے یہ دعا پڑھی، ”بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد، اللہ یشفیک، باسم اللہ ارقیک۔“

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جَبْرِيلَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ *

(قائدہ) معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے بقعہ قدرت میں کوئی چیز نہیں، نہ ہی کوئی کسی کو شفا دے سکتا ہے، شافی اور کافی صرف ذات وحدہ لا شریک ہے۔

۹۹۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان مرویات میں سے روایت کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہیں، چنانچہ چند احادیث بیان کیں، اور فرمایا کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نظر حق ہے۔

۹۹۸۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، حجاج بن الشاعر، احمد بن خراش، مسلم بن ابراہیم، وہیب بن طاووس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نظر حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کر سکتی ہے، تو نظر کر جاتی ہے اور جب تم سے (نظر کے علاج کے لئے) غسل کرنے کو کہا جائے تو غسل کر لو۔

(قائدہ) امام باری فرماتے ہیں کہ جمہور علمائے کرام کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے کہ نظر حق ہے، اور اہل بدعت کا ایک فرقہ اس چیز کا منکر ہے، باقی ان کا قول باطل ہے، اس لئے کہ نظری کا تاثیر خلاف عقل نہیں ہے، اور پھر احادیث سے اس کا ثبوت ہے، اس لئے انکار کی کوئی وجہ نہیں، اور نظر کے غسل کا طریقہ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے، اور مسند بزار میں حضرت انسؓ سے مرفوع روایت ہے کہ لاحول ولا قوۃ الا بالذکر پڑھ لینا نظر بد سے محفوظ کر دیتا ہے، واللہ اعلم۔ (تواریخ جلد ۲ شرح ابی و سنوی جلد ۷ صفحہ ۴۳)۔

باب (۱۵۹)۔ جادو کا بیان!

۹۹۹۔ ابو کریب، ابن نمیر، ہشام بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بنی زریق کے یہودیوں میں سے ایک یہودی نے جسے لبید بن اعصم کہتے ہیں، جادو کیا، یہاں تک کہ آپ کو یہ خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں اور آپ وہ کام نہ کرتے ہوتے، حتیٰ کہ ایک دن یا ایک رات ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اور پھر دعا کی، اور پھر دعا کی، پھر فرمایا عائشہؓ تجھے معلوم نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتلا دیا جو میں نے اس سے پوچھا، میرے پاس دو آدمی آئے،

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ * ۹۹۸۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ حِرَاشٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَكَوْنُ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتَغْسِلْتَ فَاغْسِلْهَا *

(۱۵۹) بَابُ السَّحَرِ *

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٍّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَتْ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ دَعَا ثَمَّ دَعَا ثَمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ أَقْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ

ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس، جو میرے سر کے پاس بیٹھا تھا اس نے اس سے، جو میرے پاؤں کے پاس بیٹھا تھا، کہا کہ اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ وہ بولا اس پر جادو ہوا ہے، اس نے کہا کس نے جادو کیا ہے؟ وہ بولا لہید بن اعصم نے، اس نے کہا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ وہ بولا کھجی میں، اور ان بالوں میں جو کھجی سے جڑے ہیں اور نہ کھجور کے بالے کے خلاف میں، اس نے کہا یہ کہاں رکھا ہے؟ وہ بولا ذی ارادہ کے کنویں میں، بیان کرتی ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنویں پر گئے، پھر آپ نے فرمایا عائشہؓ، خدا کی قسم اس کنویں کا پانی ایسا تھما جیسے مہندی کا پانی، اور وہاں کے کھجور کے درخت ایسے تھے جیسا کہ شیطانوں کے سر، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ نے اسے جلا کیوں نہیں دیا، آپ نے فرمایا مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اچھا کر دیا، اب مجھے لوگوں میں فساد بھڑکانا برا معلوم ہوا، اس لئے میں نے حکم دیا، وہ گاڑ دیا گیا۔

(فائدہ) بخاری کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے محبت نہ کر سکتے تھے چنانچہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے، آپ نے خدا سے اپنی محبت کی دعا کی، پھر یہ حدیث بیان فرمائی، اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس جادوگر یہودی کو سزا دیجئے، اور شہر سے نکلوا دیجئے، آپ نے فرمایا خدا نے مجھے محبت دی، اب میں کیوں فساد برپا کروں اور شور و غل مچاؤں، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی، کہ کافر آپ کے معجزے دیکھ کر جادو گر کہتے، اور مشہور یہ ہے کہ جادو گر پر جادو کا اثر نہیں ہوتا، اور جب آپ پر جادو کا اثر ہو گیا تو ان کے خیال میں بھی آپ جادو گر نہ ہوئے (تحفۃ الاخیار) مترجم کہتا ہے کہ جادو کا اثر کر جانا اور پھر ملائک کا آکر اس کے بارے میں گفت و شنید کرنا، اس بات کی بین دلیل ہے کہ آپ بشر تھے اور پھر آپ کا بارگاہ الہی میں بار بار دعا کرتا ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے قبضہ قدرت میں کوئی چیز نہیں، اور اللہ تعالیٰ سے ایک ایک بات کا پوچھنا اس بات پر دال ہے کہ آپ حاضر و ناظر اور عالم الغیب نہیں تھے۔

۱۰۰۰۔ ابو کریم، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا اور ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث سے مروی ہے، باقی اس میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنویں پر تشریف لے گئے اور اس کنویں پر کھجوروں

فِيهِ جَانِبِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعَ الرَّجُلُ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ قَالَ وَجَفْتُ طَلْعَةً ذَكَرَ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بَفْرِ ذِي أَرْوَانَ قَالَتْ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نَفَاعَةٌ الْجِنَاءِ وَلَكَأَنَّ نَحْلَهَا رُعُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُحْرِقْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَأَمَرْتُ بِهَا فُدْفِنَتْ *

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَفَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ أَبُو كُرَيْبٍ الْحَدِيثَ بِقِسْطِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيهِ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِلَى الْبَيْتِ فَظَنَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَحْلٌ وَقَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْرَجْتُهُ وَلَمْ يَقُلْ أَفَلَا أَخْرَجْتُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمَرْتُ بِهَا فِدْفِنْتُ *

کے درخت تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اسے نکال دیجئے، باقی حدیث میں جلا دینے کا ذکر نہیں ہے، اور نہ ہی دفن کر دینے کا ذکر ہے۔

(فائدہ) امام ہزاری فرماتے ہیں کہ جمہور علما نے کرام کا یہ قول ہے کہ سحر حق ہے اور اس کی ایک حقیقت ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے کہ شیطانوں نے کفر کیا "یعلمون الناس السحر" اور وہ مرد اور عورتوں کے درمیان جدائی ڈالتے، اس سے معلوم ہوا کہ اس کی حقیقت ہے اور احادیث بھی اس پر دال ہیں، اور پھر جلاوہ کا اثر عقلا محال بھی نہیں، شیخ ابی و شیخ سنوسی شرح صحیح مسلم شریف میں تحریر فرماتے ہیں، کہ قرآن کریم اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سحر کی حقیقت پر دال ہیں، لہذا جو اس کا انکار کرے، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تکذیب کرنے والا ہے، اب اگر سر اُنکے تو زندیق ہے، اور اگر اعلانی طور پر اس کا انکار کرتا ہے تو مرتد ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ سحر حرام ہے، اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے، امام مالک کے نزدیک ساحر کا فرہے اور اس کی توبہ مقبول نہیں ہے، شاہ عبدالحزیز صاحب محدث دہلوی نے احکام و اقسام سحر میں مفصل کلام کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اگر سحر میں کوئی قول یا فعل موجب کفر ہو، جیسا کہ بتوں کا نام لینا، اور ارواح خبیثہ کی ایسی تعظیم کرنا جو شیائیں رب العزت ہو، جیسا کہ قدرت اور علم غیب اور علم شکیں کشتائی کا عبادت کرنا یا ذنن الغیر اللہ یا جہود غیر وہ ذکر کیا جائے، تو بلاشبہ ایسا سحر کفر ہے اور اس کا کرنے والا مرتد ہو جاتا ہے اور اس طرح جو کوئی اپنے مطلب کے لئے ایسا سحر کرے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اور مرتد کے احکام اس پر جاری کئے جائیں گے، اور اگر کلمات کفر اور فعل کفر نہ ہوں، لیکن سحر کرنے والا دعویٰ کرتا ہو کہ میں اپنے سحر سے کار خدائی کر سکتا ہوں تو وہ سبب اس دعوے کے کافر اور مرتد ہو جاتا ہے غرضیکہ جلاوہ کا درجہ تو آیت قرآنی اور احادیث بالا سے آشکارا ہو گیا، لیکن جلاوہ تعلیم کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے اور معجزہ تعلیم و تعلم سے حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ مومنات الہی ہے اور پھر یہ کہ سحر فقط خلیل اور نظر بندی ہے کہ جسے جہاد و ثبات نہیں ہے، برخلاف معجزہ ہے، وہ باقی رہ سکتا ہے جیسا کہ خود قرآن مجید میں ہے، اور معجزہ علی روس الاشہاد عقلاء اور عظماء کے سامنے ظاہر کیا جاتا ہے، اور عقلاء ہی اسے تسلیم کرتے ہیں، برخلاف جلاوہ کے، کہ جہاں اور عقل سے بے بہرہ حضرات کا شیوہ ہے، اور انہیں میں وہ درجہ بھی ہوتا ہے اور پھر ساحر نبوت کا انتساب نہیں چاہتا اور غیبر نبوت ہی کے اثبات کے لئے معجزات ظاہر کرتے ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم وعلہ اتم، (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۲۲، و شرح ابی سنوسی جلد ۲، صفحہ ۶)۔

باب (۱۶۰) زہر کا بیان۔

۱۰۰۱۔ یحییٰ بن حبیب الحارثی، خالد بن حارث، شعبہ، و ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زہر ملا کر بکری کا گوشت لے کر آئی، آپ نے اس میں سے کھایا، پھر وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی، آپ نے فرمایا: یہ تو نے کیا کیا؟ وہ بولی (معاذ اللہ) میں آپ کو مار ڈالنا چاہتی تھی، آپ نے فرمایا اللہ تجھے اتنی طاقت دینے والا نہیں، حضرت علیؓ یا صحابہ کرام نے کہا، یا رسول اللہ ہم اسے قتل کر

(۱۶۰) بَابُ السَّمِّ *

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَاقٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِئَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أَقْتُلَكَ قَالَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُسَلِّطَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا

أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَتْ لَا قَالَ فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
دیں، آپ نے فرمایا نہیں، بیان کرتے ہیں میں اس زہر کا اثر ہمیشہ حضور کے کوسے میں پاتا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت یعنی حفاظت مذکور ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”واللہ یصلحکم من الناس“ یہ بھی آپ کا معجزہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اس گوشت نے خود بتادیا کہ مجھ میں زہر ہے، اور یہ غیث عورت مر حب کی بہن تھی، ایک روایت میں ہے کہ اس عورت کو حضور نے بشر بن براہ کے وارثوں کے سپرد کر دیا، وہ اسی زہر میں مر تھا، انہوں نے قصاص میں اس غیث عورت کو قتل کر دیا، لعنہ اللہ علیہا (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۲۳)

۱۰۰۲- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِي لَحْمٍ ثُمَّ آتَتْ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ خَالِدٍ *
۱۰۰۲- ہارون بن عبد اللہ، روح بن عبادہ، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ نے گوشت میں زہر ملایا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی اور خالد کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۱۶۱) مریض کو جھاڑنے کا استحباب۔

۱۰۰۳- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، جَرِيرٌ، اَعْمَشٌ، ابُو النُّعْمَانِ، مَسْرُوقٌ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا دامن ہاتھ پھیرتے، پھر فرماتے اذہب لہاس الخ، یعنی اے انسانوں کے مالک لوگوں سے بیماری کو دور کر دے، اور شفا عطا کر، تو ہی شفا دینے والا ہے، شفا تو تیری ہی شفا ہے، ایسی شفا عطا کر کہ بالکل ہی بیماری نہ رہے، پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوئی تو میں نے ویسا ہی کرنے کو، جیسا کہ آپ کیا کرتے تھے، آپ کا ہاتھ پکڑا، آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چمڑا لیا، پھر فرمایا، اللھم اغفر لی واجعلنی مع الرفیق الاعلیٰ، بیان کرتی ہیں کہ پھر جو میں دیکھنے لگے تو آپ انتقال فرما چکے تھے۔

(فائدہ) آپ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا، انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

۱۰۰۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ۱۰۰۴- یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر۔

(چوتھی سند) ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ۔

(پانچویں سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو بکر بن خالد، یحییٰ القطان، سفیان، اعمش، جریر کی سند کے ساتھ مروی ہے، اور مشیم اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ آپ اپنا ہاتھ پھیرتے اور ٹوری کی روایت میں ہے کہ آپ اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے اور، یحییٰ کی روایت کے بعد ہے کہ سفیان اعمش سے نقل کرتے ہیں، کہ میں نے یہ روایت منصور سے بیان کی، تو انہوں نے مجھ سے بواسطہ ابراہیم، مسروق، حضرت عائشہ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۰۵۔ شیان بن فروخ، ابو عوانہ، منصور، ابراہیم، مسروق، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے ”اذھب الباس، رب الناس، اشفع انت الشافی، لا شفاء الا شفاء وك شفاء لا یغادر سقما“، ترجمہ روایت سابقہ میں گزر گیا۔

۱۰۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، جریر، منصور، ابو نعیم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لاتے تو اس کے لئے (اس طرح) دعا فرماتے ”اذھب الباس، رب الناس، اشفع انت الشافی، لا شفاء الا شفاء وك شفاء لا یغادر سقما“، اور ابو بکر کی روایت میں ”وعالہ“ کا لفظ ہے اور ”انت الشافی“ کہا ہے۔

۱۰۰۷۔ قاسم بن زکریا، عبید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، منصور، ابراہیم، مسلم بن صحیح، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

ہُشِنَمٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو بَكْرٌ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ فِي حَدِيثِ هُشِنَمٍ وَشُعْبَةَ مَسْحَهُ بِيَدِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ مَسْحَهُ بِيَمِينِهِ وَ قَالَ فِي عَقِبِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بَنَحْوِهِ *

۱۰۰۵۔ وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا يَقُولُ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ أَشْفِعْ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا *

۱۰۰۶۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّحْحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَأَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَدَعَا لَهُ وَقَالَ وَأَنْتَ الشَّافِي *

۱۰۰۷۔ وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ

عنها سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو عوانہ اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۰۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جھاڑ کے ساتھ جھاڑا کرتے تھے ”أذهب الباس رب الناس بيدك الشفاء لا كاشف له إلا أنت (ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)۔

۱۰۰۹۔ ابو کریم، ابواسامہ، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۰۱۰۔ سرج بن یونس، یحییٰ بن ایوب، عباد بن عباد، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر معوذات پڑھ کر پھونکتے، جب آپ بیمار ہوئے اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی تو میں آپ پر پھونکتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی کیونکہ آپ کے دست مبارک میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی، اور یحییٰ بن ایوب کی روایت میں ”معوذات“ ہے ”بالمعوذات“ نہیں ہے۔

۱۰۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھتے اور پھونکتے، جب آپ سخت بیمار ہوئے تو میں آپ پر پڑھتی اور برکت کی امید سے آپ کا ہاتھ پھیرتی۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَمُسْلِمٍ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِثْلٍ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَجَرِيرٍ * ۱۰۰۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفِي بِهِذِهِ الرُّقِيَّةَ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ *

۱۰۰۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۰۱۰- حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرَضَ مَرَضُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِيَدِي نَفْسِي لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي وَفِي رِوَايَةٍ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ بِمُعَوِّذَاتٍ *

۱۰۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَفْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِي رَجَاءَ بَرَكَتِهَا *

۱۰۱۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا

۱۰۱۲۔ ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر (تیسری سند) محمد بن عبد اللہ بن

نمیر، روح، (چوتھی سند) عقبہ بن کرم، احمد بن عثمان، نوفلی، ابو عاصم، ابن جریج، زیاد، ابن شہاب سے مالک کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے اور مالک کی روایت کے علاوہ اور کسی کی روایت میں یہ نہیں کہ برکت کی امید سے ایسا کرتی، باقی یونس اور زیاد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھ کر پھونکتے اور اپنا ہاتھ پھیرتے۔

عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ كُلُّهُمَا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ نَحْوُ حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ رَجَاءَ بَرَكِيهَا إِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَزِيَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَعُودَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ *

باب (۱۶۲) نظر اور نملہ اور پچھو سے جھاڑ پھونک کرنے کا استحباب۔

(۱۶۲) بَاب اسْتِحْبَابِ الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظَرَةِ *

۱۰۱۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، شیبانی، عبد الرحمن بن الاسود، اسود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جھاڑ پھونک کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گھروالوں کو زہر کے لئے جھاڑنے کی اجازت دی ہے۔

۱۰۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقِيَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقِيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ *

۱۰۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم، مغیرہ، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گھروالوں کو زہر کے لئے جھاڑنے کی اجازت دی۔

۱۰۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْحُمَةِ *

۱۰۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، عبد ربہ بن سعید، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اسے کوئی زخم لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شہادت کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے بسم اللہ تربة ارضنا بريقة بعضنا الخ،

۱۰۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِبْنِ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ

یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی ہم سے کسی کے تھوک کے ساتھ اس سے شفا پائے گا ہمارا پیار اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں یحییٰ سقیان کا لفظ ہے اور زہیر کی روایت میں یحییٰ کا لفظ ہے (معنی) اور مطلب دونوں کا ایک ہی ہے۔

۱۰۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بشر، مسر، معبد بن خالد، ابن شداد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و ہارک وسلم انہیں نظر سے جھاننے کا حکم فرماتے تھے۔

۱۰۱۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، مسر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۰۱۸۔ ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، معبد بن خالد، عبد اللہ بن شداد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نظر سے جھڑوانے کا حکم فرماتے تھے۔

۱۰۱۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، عاصم الاحول، یوسف بن عبد اللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زہر اور نملہ اور نظر سے جھڑوانے کی اجازت دی گئی ہے۔

(قائدہ) نملہ ایک قسم کی پیاری ہے جس میں ہلی میں زخم پڑ جاتے ہیں، امام نووی فرماتے ہیں، دعا اور جھاڑو وغیرہ پڑھ کر آہستہ سے پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور جمہور صحابہ اور تابعین نے اسے مستحب رکھا ہے۔

۱۰۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، سفیان (دوسری سند) زہیر بن حرب، حمید بن عبد الرحمن، حسن بن صالح، عاصم، یوسف بن عبد اللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

النَّبِيُّ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جَرَحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْصِبُوهَا هَكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بِاسْمِ اللَّهِ تَرْتِبَةً أَرْضًا بَرِيقَةً بَعْضُنَا يُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ يُشْفَى وَ قَالَ زُهَيْرٌ يُشْفَى سَقِيمُنَا *

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو حُرَيْبٌ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو حُرَيْبٍ (وَاللَّفْظُ لَهُمَا) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ *

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۰۱۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ *

۱۰۱۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ يَوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي الرُّقَى قَالَ رُخْصَ فِي الْحَمَةِ وَالْمَلَةِ وَالْعَيْنِ *

(قائدہ) نملہ ایک قسم کی پیاری ہے جس میں ہلی میں زخم پڑ جاتے ہیں، امام نووی فرماتے ہیں، دعا اور جھاڑو وغیرہ پڑھ کر آہستہ سے پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور جمہور صحابہ اور تابعین نے اسے مستحب رکھا ہے۔

۱۰۲۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زہر اور نملہ اور نظر سے جھڑوانے کی اجازت دی ہے اور سفیان کی روایت میں یوسف بن عبد اللہ بن حارث ہے۔

۱۰۲۱۔ ابو الریح سلیمان بن داؤد، محمد بن حرب، محمد بن ولید الزبیدی، زہری، عروہ بن زبیر، زینب بنت ام سلمہ، ام سلمہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کے مکان میں ایک لڑکی کو دیکھا کہ جس کے منہ پر چھائیاں تھیں، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا، اسے نظر لگی ہے اسے جھڑاؤ۔

۱۰۲۲۔ عقیقہ بن کرم العقی، ابو عاصم، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آل حزم کو سانپ کے لئے جھڑوانے کی اجازت دی ہے، اور اسماء بنت عمیس سے فرمایا، کیا وہ ہے کہ میں اپنے بھائی (جعفر بن ابی طالب) کے بچوں کو دہلا پاتا ہوں، کیا وہ جو کے رہتے ہیں؟ اسہ بولیں نہیں، انہیں نظر جلد لگ جاتی ہے، آپ نے فرمایا کوئی منتر کر، میں نے منتر پڑھ لیا، فرمایا کرو۔

۱۰۲۳۔ محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عمرو کو سانپ کے لئے جھڑوانے کی اجازت دی، ابو الزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے ہم میں سے ایک شخص کے بچھونے کاٹ لیا، اور ہم اس

حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ *

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّيْحِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَارِيَةِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَوَاحِشَهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرَفَوْا لَهَا يَعْنِي بَوَاحِشَهَا صَفْرَةً *

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنِي عَقِيْقَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَقِیُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَالَ حَزْمٍ فِي رُقِيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ مَا لِي أَرَى أَحْسَامَ بَنِي أَحْيَى ضَارِعَةً تُصَيِّبُهُمُ الْحَاجَاةُ قَالَتْ لَا وَلَكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ ارْقِيهِمْ قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ارْقِيهِمْ *

۱۰۲۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَرَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُقِيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِي عَمْرِو قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ

وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، ایک آدمی بولایا رسول اللہ میں جھاڑ دوں، فرمایا جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے پہنچا دے۔

۱۰۲۳۔ سعید بن یحییٰ الاموی، بواسطہ اپنے والد ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا، یا رسول اللہ میں اسے جھاڑ دوں؟

۱۰۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید الانصاری، وکیع، اعش، ابو سفیان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ساموں چھوٹے ڈسے ہوئے کو جھاڑتے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ چھوٹک سے منع کر دیا، وہ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے، یا رسول اللہ آپ نے جھاڑنے سے منع کر دیا، اور میں چھوٹے ڈسے ہوئے کو جھاڑتا ہوں، آپ نے فرمایا جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے، وہ پہنچا دے۔

(فائدہ) اگلے روایت میں اس چیز کی وضاحت آجائے گی کہ کس قسم کے جھاڑنے سے آپ نے منع فرمایا ہے۔

۱۰۲۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۰۲۷۔ ابو کریم، ابو معاویہ، اعش، ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ چھوٹک سے منع کر دیا تو عمرو بن حزم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ ہمارے پاس کچھ جھاڑ ہے جس سے ہم چھوٹے ڈسے ہوئے کو جھاڑتے ہیں، اور آپ نے جھاڑنے سے منع کر دیا، راوی کہتے ہیں انہوں نے وہ جھاڑ آپ پر پیش کی، فرمایا اس میں کچھ قباحت نہیں، جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے، وہ پہنچا دے۔

۱۰۲۸۔ ابو الطاہر، ابن وہب، معاویہ بن صالح، عبد الرحمن بن

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرُقِي قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ *

۱۰۲۴۔ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرُقِيهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ أَرُقِي *

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي خَالَ يَرْقِي مِنَ الْعُقْرَبِ فَفَهِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّقِيِّ قَالَ فَأَنَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرَّقِيِّ وَأَنَا أَرُقِي مِنَ الْعُقْرَبِ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ *

۱۰۲۶۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّقِيِّ فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقِيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعُقْرَبِ وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرَّقِيِّ قَالَ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا أَرَى بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ *

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

جبر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جہاڑ کرتے تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ، آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا اپنے منتر مجھ پر پیش کرو، جہاڑ میں کچھ قباحت نہیں، جب تک کہ اس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں۔

باب (۱۶۳)۔ قرآن کریم یا ادعیہ ماثورہ سے جہاڑ کر اس پر اجرت لینے کا جواز۔

۱۰۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، ہشیم، ابوبشر، ابوالتوکل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ سفر پر تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر سے ان کا گزر ہوا تو ان سے دعوت چاہی، انہوں نے دعوت نہ کی، وہ بولے تم میں سے کوئی جہاڑ جانتا ہے؟ کیونکہ اس کے سردار کو بچھونے کا رکھا تھا، صحابہ میں سے ایک بولے ہاں مجھے جہاڑ آتی ہے، چنانچہ وہ گئے اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر اسے جہاڑ، وہ اچھا ہو گیا، انہوں نے ایک بکریوں کا گلہ دیا، انہوں نے لینے سے انکار کیا اور فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں، چنانچہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیان کیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ بخدا میں نے سورۃ فاتحہ کے سوا کوئی جہاڑ نہیں پڑھی، آپ مسکرائے اور فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ جہاڑ ہے؟ پھر فرمایا لے لو، اور میرا بھی حصہ لگنا۔

أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْفِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رَفَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ *

(۱۶۳) بَاب جَوَازِ أَخِذِ الْأُحْرَةَ عَلَى الرُّقِيَّةِ بِالْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ *

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي سَفَرٍ فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَهْبَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضِيفُوهُمْ فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَبَدِيعٌ أَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَإِنَّا هُمْ فَرَفَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَأَعْطِيَهُ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ حَتَّى أَذْكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا رَفَيْتُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ وَمَا أَذْرَاكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِي بِسْمِهِمْ مَعَكُمْ *

(فائدہ) آپ نے انہیں خوش کرنے کے لئے فرمادیا، کہ میرا بھی حصہ لگنا جیسا کہ میں غیر والی روایت میں اس چیز کا تذکرہ کر چکا ہوں، نیز صحابہ کرام کا عقیدہ یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی حاضر و ناظر ہے اور نہ کسی کو علم غیب ہے، اسی لئے ان کو قسم کھانے اور واقعہ بیان کرنے کی حاجت پیش آئی، نیز امام نووی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر قرآن کریم یا اذکار ماثورہ سے جہاڑے تو اس پر اجرت لے سکتا ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۲۳، شرح ابی دوسوی جلد ۶ صفحہ ۶)۔

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ

اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ وہ سورۃ فاتحہ پڑھتا جاتا تھا اور اپنا تھوک جمع کر کے تھوکتا جاتا تھا، یہاں تک کہ وہ اچھا ہو گیا۔

بُنْ نَافِعٍ كَلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَعَلَّ يَفْرَأُ أَمْ الْقُرْآنَ وَيَجْمَعُ بَرَأْفَهُ وَيَتَغَلَّ فَبَرَأَ الرَّجُلُ *

۱۰۳۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، معبد بن سیرین، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک منزل میں اترے، ایک عورت آئی اور بولی، اس قبیلہ کے سردار کو پچھونے کاٹا ہے، لہذا تم میں سے کوئی جھاڑ جانتا ہے؟ ایک آدمی ہم میں سے اس کے ساتھ کھڑا ہوا جس کو ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح جھاڑ جانتا ہوگا، تو اس نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اسے جھاڑا اور وہ اچھا ہو گیا، ان لوگوں نے اسے بکریاں دیں اور ہمیں دودھ پلایا، ہم نے کہا تم کوئی اچھی جھاڑ جانتے ہو؟ وہ بولا میں نے تو صرف سورۃ فاتحہ کے ساتھ جھاڑا ہے، میں نے کہا ان بکریوں کو یہاں سے نہ ہٹاؤ تا وقتیکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہوں، چنانچہ ہم آپ کے پاس گئے اور پورا واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا اسے کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ جھاڑ ہے، ان بکریوں کو بانٹ لو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔

۱۰۳۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِيهِ مَعْبُدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَأَتَانَا امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمَ لُدِغَ فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُفْيَةَ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُفْيَةَ فَقَالَ مَا رُفْيَتُهُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تَحْرُكُوهَا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا كَانَ يُدْرِيه أَنَّهَا رُفْيَةُ أَفْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ *

(فائدہ) اگرچہ وہ بکریاں جھانے والے کا حق تھیں لیکن آپ نے تمہارا اس میں سب کا حصہ کر دیا۔

۱۰۳۲۔ محمد بن قثم، وہب بن جریر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ اس عورت کے ساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا جسے ہم نہیں سمجھتے تھے کہ جھاڑا آتی ہوگی۔

۱۰۳۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَأْنِيهِ بِرُفْيَةٍ *

باب (۱۶۴) دعا کے وقت اپنا ہاتھ دزد کے مقام پر رکھنے کا احتساب۔

(۱۶۴) بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهِ عَلَى

مَوْضِعِ النَّالِمِ مَعَ الدُّعَاءِ *

۱۰۳۳۔ ابو الطاهر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ

شہاب، نافع بن جبیر بن مطعم، حضرت عثمان بن ابی العاص
الغنی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بدن میں درد کی، جو اسلام
کے بعد پیدا ہو گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت
کی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا، کہ
تم اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھو، اور ”بسم اللہ“ تین بار کہو اور
اس کے بعد سات مرتبہ کہو، اعوذ باللہ الخ یعنی میں اللہ تعالیٰ اور
اس کی قدرت سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، جسے میں
پاتا ہوں۔

باب (۱۶۵) نماز میں شیطان کے وسوسہ سے پناہ
مانگنے کا بیان۔

۱۰۳۴۔ یحییٰ بن خلف الباہلی، عبد الاعلیٰ، سعید الجری،
ابو العلاء، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ شیطان میری نماز میں حائل
ہو جاتا ہے، اور مجھ پر قرآن کریم کا پڑھنا ملتیس کر دیتا ہے،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ وہ شیطان ہے
جسے خنزب کہا جاتا ہے، جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو
اللہ کی اس سے پناہ مانگ اور بائیں جانب تین مرتبہ تھوک، بیان
کرتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو
مجھ سے دور کر دیا۔

۱۰۳۵۔ محمد بن ثنیٰ، صالح بن نوح۔

(دوسری سند) ابو العلاء، حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی سالم کی
روایت میں تین مرتبہ کا عدد مذکور نہیں ہے۔

يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الْتَفْقِي أَنَّهُ
شَكَاَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ اسْلَمَ فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ
عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ
ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ
شَرِّ مَا أَجِدُ وَأَحَاطِرُ *

(۱۶۵) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الشَّيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ
فِي الصَّلَاةِ *

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ الْبَاهِلِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ
أَبِي الْعَلَاءِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ أَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقَرَأَتِي
يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ فَإِذَا
أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاقْفِلْ عَلَى يَسَارِكَ
ثَلَاثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي *

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
سَالِمُ بْنُ نُوحٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْجَرِيرِيِّ
عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْثَلَهُ
وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ ثَلَاثًا *

۱۰۳۶۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، سفیان، سعید الجری، یزید بن عبد اللہ بن الشیر، حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۱۶۶) ہر بیماری کی دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے۔

۱۰۳۷۔ ہارون بن معروف، ابو الطاہر، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبد ربہ بن سعید، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا بیماری کے موافق آجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث میں اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے، یہی جمہور علمائے سلف و خلف کا قول ہے، قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ حدیث علم طب کے جوہر اور اس کی صحت پر دال ہے، نیز جب اللہ تعالیٰ شفا عطا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو دوا کو حکم کر دیتا ہے، ورنہ نہیں (شرح الی و سنوٰی جلد اوّل و جلد ۲)۔

۱۰۳۸۔ ہارون بن معروف، ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو، بکیر، عاصم بن عمرو بن قتادہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے متفق کی عیادت کی، پھر فرمایا کہ میں رکوں گا، یہاں تک کہ تم پیچھے نہ لگو، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اس میں شفا ہے۔

۱۰۳۹۔ نصر بن جهمی، بواسطہ اپنے والد، عبد الرحمن بن سلیمان، عاصم بن عمرو بن قتادہ بیان کرتے ہیں کہ جابر بن عبد اللہ ہمارے گھر تشریف لائے اور ایک شخص کو زخم کی شکایت تھی، حضرت جابر نے پوچھا کہ تمہیں کیا شکایت ہے، وہ بولا ایک زخم ہو گیا ہے جو مجھ پر بہت شاق ہے، جابر بولے،

۱۰۳۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجَرِيرِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ بَعْثِلَ حَدِيثَهُمْ *

(۱۶۶) بَابُ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابُ التَّدَاوِي *

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْخَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ يَذْنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَخْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِ شِفَاءً *

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَهْلِنَا وَزَجَلْ يَشْتَكِي خِرَاجًا بِهِ أَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَكِي قَالَ خِرَاجٌ بِي

اے غلام بچھنے لگانے والے کو لے کر آؤ، وہ بولا اے عبد اللہ بچھنے لگانے والا کیا کرے گا، حضرت جابرؓ نے کہا، میں اس زخم پر بچھنے لگانے کا ارادہ کرتا ہوں، وہ بولا خدا کی قسم کھیاں مجھے پریشان کریں گی اور کپڑا لگنے سے مجھے تکلیف ہوگی، اور یہ چیز مجھ پر بہت شاق گزرے گی، جابرؓ نے جب دیکھا کہ انہیں بچھنے لگوانے سے تکلیف ہوتی ہے تو فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اگر تمہاری دواؤں میں کوئی بہتر دوا ہے تو میں ہی دواؤں میں، ایک تو بچھنے لگوانا اور دوسرے شہد کا ایک گھونٹ پی لینا، اور تیسرے انگاروں سے داغ دینا، اور حضور نے فرمایا میں داغ لینا اچھا نہیں سمجھتا، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر بچھنے لگانے والا آیا اور اسے بچھنے لگائے تو اس کی بیماری جاتی رہی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں اصول طب کو بیان فرمایا کیونکہ امراض اسٹالٹائی یا دموی ہوتے ہیں یا صفروای یا سوادوی یا بلغمی، اگر دموی ہو تو اس کا علاج بچھنے سے بہتر نہیں اور اگر اور قسم کے مرض ہیں تو ان کا علاج مسہل ہے اور شہد بہترین مسہل ہے اور داغ دینا سب سے آخری علاج ہے۔

۱۰۴۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بچھنے لگوانے کی اجازت چاہی، آپ نے ابو طیبہؓ کو بچھنے لگانے کا حکم دیا، جابر کہتے ہیں کہ ابو طیبہؓ ام سلمہؓ کے رضائی بھائی تھے، یا نابالغ لڑکے۔

۱۰۴۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف ایک طبیب کو بھیجا، اس نے ایک رگ کاٹی اور پھر اس

قَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ يَا غُلَامُ انْتَبِني بِحَجَامٍ فَقَالَ لَهُ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ أَعْلَقَ فِيهِ مِخْصَمًا قَالَ وَاللَّهِ إِنَّ الدُّبَابَ لَيُصِيبُنِي أَوْ يُصِيبُنِي الثَّوْبُ فَيُوْذِنُنِي وَيَشُقُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِخْصَمٍ أَوْ شَرْبَةِ مِنْ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بَنَارٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَحَبُّ أَنْ أَكْتُوِيَ قَالَ فَجَاءَ بِحَجَامٍ فَشَرَطَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ *

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ أَحَاطَهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمَ *

(فائدہ) اس لئے ان سے پردہ ضروری نہیں تھا۔ واللہ اعلم۔

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرْنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بِنِ

پرداغ دیا۔

۱۰۴۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (دوسری سند) اسحاق بن منصور، عبدالرحمن، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ مردی ہے، باقی اس میں رگ کاٹنے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۰۴۳۔ بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ غزوہ احزاب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اکل رگ میں تیر لگا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں داغ دیا (۱)۔

۱۰۴۴۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالثیر، جابر، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو غنیہ، ابوالثیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے رگ اکل میں تیر لگ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تیر کے پھل سے اپنے دست مبارک سے داغ دیا، پھر ان کا ہاتھ سوچ گیا تو آپ نے اسے دوبارہ داغ دیا۔

۱۰۴۵۔ احمد بن سعید بن صحر الداری، حیان، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگوانے والے کو مزدوری دی اور آپ نے ناک میں بھی دوا لائی۔

۱۰۴۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، دکیج، مسعر، عمر بن عامر الانصاری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ دبارک وسلم نے پچھنے لگوائے، اور آپ کسی کی مزدوری نہیں رکھتے تھے۔

كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ *
۱۰۴۲۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا *
۱۰۴۳۔ وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْقُوبُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رُمِيَ أَبِي يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ فَكَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ قَالَ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيدُهُ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرَسَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ *
۱۰۴۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَحَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعْطَ *
۱۰۴۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ اخْتَحَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(۱) کسی یعنی داغ لگانا یہ ایک ذریعہ علاج ہے چونکہ یہ شدید تکلیف دہ ہوتا ہے اس لئے عام حالات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے البتہ شدید مجبوری کے وقت جب کوئی اور ذریعہ علاج نہ ہو تو اس طریقے کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔

۱۰۴۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی گری کی شدت ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۴۸۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد محمد بن بشر، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بخار کی شدت جہنم کی شدت سے ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۴۹۔ ہارون بن سعید الجلی، ابن وہب، مالک (دوسری سند) محمد بن رافع، ابن ابی ذئب، شاکک بن عثمان، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی شدت سے ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۵۰۔ احمد بن عبد اللہ بن حکم، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) ہارون بن عبد اللہ، روح، شعبہ، عمر بن زید، بواسطہ اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار دوزخ کی شدت سے ہے، لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۵۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَا يَطْلُمُ أَحَدًا آخِرَهُ *

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَحْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۴۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۴۹۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ أَحْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ أَحْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عَثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالْفَلْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شدت سے ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۵۲۔ اسحاق بن ابراہیم، خالد بن حارث، عہدہ بن سلیمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۰۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عہدہ بن سلیمان، ہشام، فاطمہ، حضرت اسماء کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اس کے گریبان میں ڈالتیں، اور فرماتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کرو اور فرمایا کہ بخار جہنم کی تخت گرمی سے ہوتا ہے۔

۱۰۵۴۔ ابو کریب، ابن نمیر، ابو اسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور ابن نمیر کی روایت میں صبت الماء پٹھا صحن جیہا کا لفظ ہے اور ابو اسامہ کی روایت میں جہنم کی تپش کا ذکر نہیں ہے۔

۱۰۵۵۔ ابو احمد، ابراہیم، حسن بن بشر، ابو اسامہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۰۵۶۔ ہناد بن السری، ابو الاحوص، سعید بن مسروق، عباہ بن رفاعہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمایا ہے تھے، بخار جہنم کی تپش سے ہے، لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۰۵۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثقی، محمد بن حاتم، ابو بکر بن نافع، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان بواسطہ اپنے والد، عباہ بن رفاعہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمایا ہے تھے کہ بخار جہنم کی تپش سے ہوتا ہے، لہذا اسے اپنے آپ سے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو، ابو بکر نے ”عنکم“ کا لفظ بیان نہیں کیا

قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۵۲۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۰۵۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتِي بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُودَةِ فَتَذْغُو بِالْمَاءِ فَتَصْبُهُ فِي جَيْهَيَّهَا وَتَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ وَقَالَ إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ *

۱۰۵۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْهَيَّهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ *

۱۰۵۵۔ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ حَدِّ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحُمَّى قَوْرٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ *

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمَّى مِنْ قَوْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا

عَنْكُمْ بِالْمَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو بَكْرٍ عَنْكُمْ وَقَالَ قَالَ
أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ *

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھٹھے پانی سے نہلانے کا حکم نہیں دیا بلکہ ٹھٹھا کرنے کو کہا ہے، خواہ پانی پلا کر یا تھ پادوں دھو کر، اور اطباء اس بات پر متفق ہیں کہ صفراوی بخار میں ٹھٹھا پانی پلانا، بلکہ برف کھانا مفید ہے، لہذا املاحہ کا اس حدیث پر اعتراض کرنا ان کی حماقت اور جہالت پر دلالت کرتا ہے، نیز تمام ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ ایسی حالت میں سر پر برف رکھیں اور پیار کو برف کے ٹکڑے کھلائیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۰۵۸۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، سفیان، موسیٰ بن ابی عائشہ، عبید اللہ بن عبد اللہ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دواؤالی، آپ نے اشارہ سے دواؤالے کو منع فرمایا، ہم نے آپس میں کہا، کہ آپ بیماری کی وجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہیں جب آپ کو فاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا، عباس کے علاوہ تم سب کے منہ میں دواؤالی جائے، اس لئے کہ وہ یہاں موجود نہ تھے۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَأَشَارَ أَنْ لَا تَلْدُونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا يَنْفَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لِدَّ غَيْرِ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ *

(فائدہ) کیونکہ حضور کے منع کرنے کے بعد انہوں نے یہ کام کیا اس لئے حضور نے سزا تجویز کی۔ (کنز الدانی القطارانی)

۱۰۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، عکاشہ کی بہن، ام قیس بنت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اسے ایک بچہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئی، جس نے کھانا کھانا شروع نہ کیا تھا، اس نے آپ پر پیشاب کر دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگو کر اس جگہ پر ڈالا، اور میں ایک بچہ آپ کی خدمت میں لے گئی، جس کے تالو کو عذرہ (حلق کا درم) کی بیماری میں، میں نے دیا تھا آپ نے فرمایا، اس گناہی سے کیوں اپنی اولاد کا حلق اور تالو دبا بی ہو، تم عود ہندی کو لازم کرو، اس میں سات پیاریوں کی شفا ہے، ایک پھلی کی بیماری میں اس کی تاس حلق کے درم کو مفید ہے، اور پھلی کی بیماری میں اس کا منہ میں لگانا مفید ہے۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَالْفُظْ لُزْهَرِي قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مِخْصَنٍ أُمِّ عِصَى عِصَى قَالَتْ دَخَلْتُ بَابَنِي لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بَمَاءِ فَرَشَهُ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بَابَنِي لِي قَدْ أَغْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَةُ تَذَعْرَنَ أَوْلَادُكَنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسَعِّطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلْدُ مِنَ ذَاتِ الْجَنْبِ *

۱۰۶۰۔ وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِخْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى اللَّاتِي بَايَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُمْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِخْصَنٍ أَحَدِ بَنِي أَسَدِ بْنِ حَزِيمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعَهُ لَهَا لَمْ يَنْلِقْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ أَغْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُونُسُ أَغْلَقَتْ عَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ أَنْ يَكُونَ بِهَ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَةٌ تَذَعُرُنَ أَوْلَادُكُمْ بِهَذَا الْإِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَغْنِي بِهَ الْكَسْتُ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْحَنْبِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حَجَرٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَغَسَّاهُ عَلَى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسَلًا *

(فائدہ) عود ہندی ایک بہترین دوا ہے، تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے، زخم کو خشک کر دیتا ہے اور ضعف معده اور جگر میں مفید ہے، امام نووی کہتے ہیں کہ قدیم اطباء کہتے ہیں کہ بلقی پہلی کی بیماری میں بہت مفید ہے، اور زہر کے اثر کو دور کرتی ہے اور شہوت کو بڑھاتی ہے (کووی جلد ۲ صفحہ ۲۲۸)۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامَ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشَّوْنِيزُ *

۱۰۶۱۔ محمد بن رُمح بن المہاجر، لیث، عقیل، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کالے دانے میں موت کے علاوہ ہر ایک بیماری کے لئے شفا ہے، سام سے مراد موت اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے۔

۱۰۶۰۔ حزمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، ام قیس بنت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ ان مہاجرات اول میں سے تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، اور عکاشہ کی بہن تھیں، بیان کرتی ہیں، کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا بچہ لے کر آئیں، جس نے اناج نہیں کھایا تھا اور عذرہ کی بیماری کی وجہ سے انہوں نے اس کا حلق دیا تھا، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو دبانے اور چڑھانے سے تکلیف میں مبتلا کرتی ہو، تم عود ہندی کا استعمال لازم کر لو، کہ اس میں سات بیماریوں کے لئے شفا ہے، ایک ان میں ذات الحجب (پہلی کی) بیماری ہے، حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں، کہ مجھ سے ام قیس نے بیان کیا، کہ اسی بچہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگو کر اس پر ڈال دیا، اور خوب اچھی طرح دھویا نہیں۔

(فائدہ) نودی نے فرمایا یہی ٹھیک ہے اور کلونجی کی اطمانے بہت تعریف کی ہے اور وہ تمام ہادی اور بلغھی بیاریوں کے لئے اکسیر ہے، اور پیٹ کے کیزوں کو بھی مارتی ہے۔

۱۰۶۲۔ ابو الطاہر، حرمہ، امین وہب، یونس، امین شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ۔

(تیسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر۔ (چوتھی سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی سفیان اور یونس کی روایت میں کالے دانے کا ذکر ہے، اس کی تفسیر کلونجی کا ذکر نہیں ہے۔

۱۰۶۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَقِيلٍ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَيُونُسَ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الشَّوْنِيزُ *

۱۰۶۳۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کے علاوہ کوئی بیماری ایسی نہیں ہے مگر یہ کہ کلونجی میں اس کی شفا موجود ہے۔

۱۰۶۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ دَاءٍ إِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ إِلَّا السَّامُ *

۱۰۶۴۔ عبد الملک بن شعیب بن اللیث، شعیب، لیث، عقل بن خالد، ابن شہاب، عروہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب ان کے یہاں کسی کا انتقال ہو تا تو عورتیں (تقویت کے لئے) جمع ہوتیں، پھر وہ چلی جاتیں صرف ان کے گھر والے اور خاص آدمی رہ جاتے تو اس وقت وہ ایک ہانڈی میں تلہینہ (حریرہ) لپکانے کا حکم دیتیں، وہ پکنا پھر شریڈ تیار ہو تا اور تلہینہ کو اس پر ڈال دیا جاتا، اس کے بعد فرماتیں، اسے کھاؤ، کیونکہ میں

۱۰۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لَذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ يَفْرَقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتْهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطَبَخَتْ ثُمَّ صَبَّغَتْ تَلْبِينَةَ التَّلْبِينَةِ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ

نے حضور کو فرماتے سنا، تلمیذ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اس کے سینے سے رنج میں کی ہو جاتی ہے۔

۱۰۶۵۔ محمد بن ثقی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابوالتوکل، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو دست آرہے ہیں، آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے، اس نے پلا دیا پھر آیا اور کہنے لگا کہ شہد پلانے سے اور زیادہ دست آنے لگے، غرضیکہ وہ تین مرتبہ آیا اور آپ نے یہی کہا، پھر چوتھی مرتبہ آیا، آپ نے فرمایا اسے شہد ہی پلاؤ، وہ بولا میں نے شہد پلایا لیکن دست اور زیادہ ہو گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، چنانچہ اس نے پھر شہد پلایا، وہ اچھا ہو گیا۔

(قاہدہ)۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے ”فی شفاء الناس“ آیت میں اس بات کی تصریح نہیں کہ ہر ایک بیماری کی دو شہد پلانے میں ہے، ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بات کا علم ہو گیا تھا کہ اس شخص کی شفا شہد پینے ہی میں ہے، نیز شہد اگرچہ سہل ہے، مگر جب اسہال مادی ہوں تو اس کا علاج اسہال ہی ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے، اسی بنا پر شہد پلانے سے دستوں میں اور اضافہ ہو تا گیا، جب بادہ صاف ہو گیا تو دست خود بخود رک گئے (نووی جلد ۲)۔

۱۰۶۶۔ عمرو بن زرارہ، عبد الوہاب بن عطاء، سعید قتادہ، ابوالتوکل الناجی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہے، آپ نے فرمایا اسے شہد پلا دے، اور شعبہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۱۶۷) طاعون، بدقالی اور کہانت۔

۱۰۶۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، محمد بن منکدر، ابوالضر، مولیٰ عمر بن عبید اللہ، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول التلبیۃ مِجْمَعَةً لِفُؤَادِ الْمَرِیضِ تَذْهَبُ بِغَضِّ الْحُزَنِ*

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْفُظَّاءُ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَحَبِّي اسْتَطَلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطَلَقَا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطَلَقَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَحَبِيكَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ*

۱۰۶۶۔ وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَغْنِي ابْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَحَبِّي عَرَبَ بَطْنَهُ فَقَالَ لَهُ اسْقِهِ عَسَلًا بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ*

(۱۶۷) بَابُ الطَّاعُونِ وَالطَّيْرِ وَالْكَهَانَةِ وَنَحْوَهَا*

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَأَبِي النَّضْرِ

وقاصؓ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے دریافت کیا کہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل یا تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا تھا، لہذا جب تم کسی ملک کے متعلق سنو کہ وہاں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ، اور جب تمہاری بستی میں ہی طاعون نمودار ہو جائے تو اس سے بھاگ کر مت نکلو، ابو النضرؓ نے ”لا تخرجکم الا فراراً منه“ کے لفظ بیان کئے ہیں۔

(فائدہ) طاعون کے متعلق پہلے لکھا چکا ہے یہ اگلی امتوں کے لئے عذاب تھا، لیکن مسلمانوں کے لئے رحمت اور شہادت ہے، اور طاعون کے ملک میں جانا اور وہاں سے بھاگنا دونوں ممنوع ہیں۔

۱۰۶۸۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابن قعب، ابو النضر، عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو آزمایا ہے، لہذا جب تم کسی ملک کے متعلق سنو کہ وہاں طاعون نمودار ہوا ہے تو اس ملک میں نہ جاؤ اور جب کسی ملک میں طاعون واقع ہو، اور تم وہیں ہو تو وہاں سے نہ بھاگو، یہ حدیث قعنی اور قتیبہ کی ہے۔

۱۰۶۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابواسطہ اپنے والد، سفیان محمد بن منذر، عامر بن سعد، حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو تم سے پہلے لوگوں اور بنی اسرائیل پر مسلط کیا گیا تھا، لہذا جب کسی جگہ پر طاعون واقع ہو تو اس سے بھاگ کر نہ نکلو، اور جب کسی ملک میں طاعون ہو تو وہاں مت جاؤ۔

۱۰۷۰۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج، عمرو بن دینار، عامر

مؤلیٰ عمر بن عبید اللہ عن عامر بن سعید بن أبی وقاص عن أبیه أنه سمعہ یسأل أسامہ بن زید ماذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الطاعون فقال أسامہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون رجز أو عذاب أرسل علی بنی اسرائیل أو علی من کان قبلكم فإذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا علیہ وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تخرجوا فراراً منه وقال أبو النضر لا یخرجکم إلا فراراً منه *

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْبٍ وَ قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ وَ نَسَبُهُ ابْنُ قَعْبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ آيَةُ الرَّجْزِ ابْتَلَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ هَذَا حَدِيثُ الْقَعْنَبِيِّ وَ قَتِيبَةَ نَحْوَهُ *

۱۰۶۹۔ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الطَّاعُونُ رَجْزٌ سَلَّطَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَوْ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا *

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے طاعون کے متعلق دریافت کیا، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تم کو بتاؤں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت یا تم سے پہلے لوگوں پر نازل فرمایا تھا، لہذا جب تم کسی جگہ پر طاعون کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ، اور جب تمہارے ملک میں طاعون ظاہر ہو جائے تو وہاں سے بھاگ کر مت نکلو۔

۱۰۷۱۔ ابوالبرقع سلیمان بن داؤد، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار سے ابن جریج کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۰۷۲۔ ابوالطاهر احمد بن عمرو بن سرج، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عامر بن سعد، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا یہ تکلیف یا بیماری ایک عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا، پھر وہ زمین میں ہی باقی رہ گیا، اس لئے کبھی چلا جاتا ہے اور کبھی آ جاتا ہے، لہذا تم میں سے جو کوئی سنے کہ کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں نہ جائے، اور جب اس کے ملک میں طاعون نمودار ہو، تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔

۱۰۷۳۔ ابوالکامل جحدری، عبدالواحد بن زیاد، معمر زہری سے یونس کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مذکورہ ہے۔

۱۰۷۴۔ محمد بن ثقی، ابن ابی عدی، شعبہ، حبیب بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں تھے تو ہمیں معلوم ہوا کہ کوفہ میں طاعون واقع ہوا ہے، تو عطاء بن یسار اور لوگوں نے مجھ سے کہا

بُنْ بَكْرٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أَخْبَرْتُكَ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَذَابٌ أَوْ رَجَزٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ نَاسٍ كَانُوا قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ وَإِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فَرَارًا *

۱۰۷۱۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ هَذَا الْوَجَعُ أَوْ السَّقَمُ رَجَزٌ عَذَبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدَ الْبَارِضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بَارِضٌ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بَارِضٌ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجُهُ الْفَرَارُ مِنْهُ *

۱۰۷۳۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَحْيَى ابْنُ زَيْادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَبَلَغَنِي أَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم کسی ملک میں ہو، اور وہاں طاعون پھا ہو جائے تو وہاں سے مت بھاگو، اور جب معلوم ہو کہ کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ، میں نے کہا تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ وہ بولے عامر بن سعد سے، میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا، ان سے پوچھا، انہوں نے کہا میں موجود تھا جب اسامہ نے سعد سے حدیث بیان کی کہ میں نے حضور سے سنا، فرماتے تھے یہ بیماری عذاب یا بقیعہ عذاب ہے جو تم سے پہلے لوگوں کو ہوا تھا، پھر جب یہ بیماری کسی ملک میں شروع ہو اور تم وہاں موجود ہو تک وہاں سے مت بھاگو، اور جب کسی ملک میں اس کے نمودار ہونے کی تم کو خبر ملے تو وہاں بھی نہ جاؤ، حبیب کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کیا نے اسامہ کو سعد سے یہ روایت کرتے سنا، اور انہوں نے اس پر رکی کثیر نہیں کی، انہوں نے کہا ہاں۔

۱۰۷۵۔ عید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، مگر ابتداء حدیث میں عطاء بن یسار کا واقعہ بیان نہیں کیا۔

۱۰۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، حبیب، ابراہیم بن سعد، حضرت سعد بن مالک اور حضرت خزیمہ بن ثابت اور حضرت اسامہ بن زید سب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور شعبہ کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۰۷۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، حبیب، ابراہیم بن سعد ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید اور سعد بن ابی وقاص دونوں بیٹھے ہوئے احادیث بیان کر رہے تھے، دونوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق حدیث روایت کی۔

فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتَ بَارِضَ فَوْقَ بَهَا فَلَا تَخْرُجَ مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّهُ بَارِضٌ فَلَا تَدْخُلْهَا قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ أَسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ رَجَزٌ أَوْ عَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةٌ عَذَابٍ غَدَبٌ بِهِ أَنَاسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ فَلِذَا كَانَ بَارِضٌ وَأَنْتُمْ بَهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ بَارِضٌ فَلَا تَدْخُلُوهَا قَالَ حَبِيبٌ فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ أَنْتَ سَمِعْتَ أَسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ *

۱۰۷۵۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ *
۱۰۷۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ *
۱۰۷۷۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَانَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدُ جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُو حَدِيثَهُمْ *

۱۰۷۸۔ وہب بن بقیہ، خالد الخلیف، شیبانی، حبیب بن ابی ثابت، ابراہیم بن سعد بن مالک، بواسطہ اپنے والد، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۰۷۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب، عبد اللہ بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ ملک شام کو روانہ ہوئے، جب مقام سرغ (۱) پر پہنچے تو اجتاد کے لوگوں ابو عبیدہ بن الجراح، اور ان کے ساتھیوں نے ان سے ملاقات کی، اور بیان کیا کہ ملک شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے، حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا میرے سامنے مہاجرین اولین کو بلاؤ، میں نے ان کو بلایا، حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ کیا اور ان سے بیان کیا کہ ملک شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے، انہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا، بعض بولے کہ آپ ایک کام کے لئے نکلے ہیں، اور اب ہم اس سے لوٹنا مناسب نہیں سمجھتے اور بعض نے کہا کہ تمہارے ساتھ بقیہ السلف اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور ہم ان کو دہائی مقام پر لے جانا مناسب نہیں سمجھتے، حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا اب تم جاؤ، میرے پاس انصار کو بلاؤ، میں نے ان کو بلایا، حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ کیا، انہوں نے بھی مہاجرین کا طریق اختیار کیا، اور وہی اختلاف کیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا اچھا، میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر فرمایا قریش کے ان بوڑھوں کو بلاؤ جو فتح مکہ سے قبل اسلام لائے، میں نے انہیں بلایا، ان میں سے بھی دو نے اختلاف کیا، اور سب نے یہی کہا کہ ہم مسئلہ سب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو

۱۰۷۸۔ وَحَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى الطَّحَّانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُو حَدِيثَهُمْ*
۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرِغَ لَقِيَ أَهْلَ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارْتُهُمْ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ تُقَدِّمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارْتُهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشِيخَةٍ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقَدِّمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ

(۱) سرغ یہ جملہ کے قریب شام کی ایک بستی کا نام ہے۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے ساتھی حضرت خالد بن ولیدؓ، یزید بن ابی سفیانؓ، شرجیل بن حسہ اور عمرو بن العاصؓ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک شام کو کئی حصوں میں تقسیم فرمادیا تھا۔ اردن، حمص، دمشق، فلسطین اور قسریں۔ ان میں سے ہر ایک علاقے پر ایک ایک امیر متعین فرمادیا تھا۔

لے کر لوٹ جائیے، اور وہاں کے سامنے ان کو نہ بھیجئے، بالآخر حضرت عمرؓ نے منادی کرادی کہ میں صبح کو (واپسی کے لئے) اونٹ پر سوار ہو جاؤں گا، چنانچہ صبح کو لوگ بھی سوار ہوئے، ابو عبیدہ بن الجراح بولے، کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہو؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا، اے ابو عبیدہ کاش یہ تمہارے علاوہ اور کوئی کہتا، اور حضرت عمرؓ ان کے اختلاف کو برا سمجھتے تھے (فرمایا) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگتے ہیں، کیا تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک ایسی وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں، ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو، اب اگر تم اپنے اونٹوں کو سرسبز و شاداب کنارے پر چراؤ تو بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا، اور اگر خشک و خراب میں چراؤ تو بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا، اتنے میں عبدالرحمن بن عوف تشریف لے آئے، اور وہ اپنے کسی کام کو گئے ہوئے تھے، وہ بولے میرے پاس اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے، اس لئے کہ میں نے حضور سے سنا، آپ فرما رہے تھے جب تم کسی ملک کے متعلق سنو کہ وہاں وبا پھیلی ہوئی ہوئی ہے تو اس مقام پر نہ جاؤ اور جب تمہارے ملک میں وبا پھیلے تو وہاں سے مت بھاگو، یہ سن کر حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور لوٹے۔

(فائدہ)۔ بلا سے حتی المقدور پرہیز اور احتیاط توکل کے خلاف نہیں اور جس وقت بلا آجائے تو اس وقت صبر و سکوت لازم ہے۔

۱۰۸۰۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ أَيْضًا أَرَأَيْتَ أَنَّهُ لَوْ رَعَى الْحَدْبَةُ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ أَكُنْتُ مُعْجَزَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسِرُّ إِذَا قَالَ فَسَارَ حَتَّى آتَى الْمَدِينَةَ فَقَالَ هَذَا الْمَحِلُّ أَوْ قَالَ هَذَا الْمَنْزِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ *

۱۰۸۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی معمر کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ عمرؓ بولے، اگر وہ خراب حصہ میں چرائے اور سرسبز و شاداب حصہ کو چھوڑ دے تو پھر کیا تو اسے الزام دے گا، ابو عبیدہ بولے بیشک، پھر فرمایا اچھا، چنانچہ چلے یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچے تو آپ نے فرمایا یہی محل اور منزل ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

فَقَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَى ظَهْرِ فَأَصْبَحُوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَفَرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَعَمْ نَفَرُ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ لَأُرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ فَهَبَطْتَ وَادِيًا لَهُ عُذْوَانٌ إِحْدَاهُمَا خَصْبَةٌ وَالْآخَرَى حَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتِ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ وَإِنْ رَعَيْتِ الْحَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنْ عِنْدِي مِنْ هَذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فَرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ *

۱۰۸۱۔ ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں عبد اللہ بن عبد اللہ کے بجائے عبد اللہ بن حارث کا لفظ بولا ہے۔

۱۰۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ، حضرت عمر ملک شام کی طرف نکلے، جب مقام سرغ پر پہنچے تو انہیں اطلاع ملی کہ ملک شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم سنو کہ کسی ملک میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ملک میں وبا پھیلے اور تم وہیں ہو تو وہاں سے مت بھاگو، یہ سن کر حضرت عمر مقام سرغ سے لوٹ آئے، اور ابن شہاب سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ سے حدیث سن کر لوگوں کو واپس لے آئے۔

باب (۱۶۸) بیماری لگ جانا، اور بد شگونیاں اور ہامہ اور صفرا اور نوء اور غول کی کوئی اصل نہیں ہے۔

۱۰۸۳۔ ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری کا لگنا کوئی چیز نہیں اور صفرا اور ہامہ کی بھی کوئی اصل نہیں، ایک اعرابی نے عرض کیا، یا رسول اللہ! انہوں نے کیا حال ہے، ریت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسا کہ ایک ہرن، پھر ایک خارش اوفٹ آتا ہے اور ان میں جاتا ہے اور سب کو خارش کر دیتا ہے، آپ نے فرمایا پہلے اوفٹ کو کس نے خارش بنایا؟

۱۰۸۱۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ * ۱۰۸۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرَّغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرَّغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ *

(۱۶۸) بَاب لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفْرًا وَلَا نَوَاءً وَلَا غُولًا *

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفْرًا وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظَّبَاءُ فَيَجِيءُ الْبَعِيرُ الْأَخْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُخْرِجُهَا كُلَّهَا قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلُ *

(فائدہ) حدیث میں جاہلیت کے عقیدہ کی تردید فرمادی کہ بیماری بغیر حکم الہی کے خود بخود نہیں لگ سکتی، اس لئے یہ عقیدہ غلط ہے، اور صف

سے مراد یہ ہے کہ صفر کو منحوس جانیں، جیسے کہ آج کل کے جہاں بھی اسے منحوس سمجھتے ہیں، اور صفر میں تیرہ تیری کرتے ہیں، اور اس میں کوئی خوشی کا کام نہیں کرتے اور ہمارے مراد والو ہے اسے عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے اور سمجھتے تھے کہ مردہ کی روح اس میں منتقل ہو جاتی ہے، ان سب عقائد کا ابطال اور اسی کے قائم مقام دیگر امور کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تردید فرمادی ہے: واللہ اعلم

۱۰۸۴۔ محمد بن حاتم، حسن حلوانی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری کا لگ جانا اور یہ بد شگون کی اور صفر اور ہمارے کوئی چیز نہیں ہے، اور بقیہ حدیث یونس کی روایت کی طرح ہے۔

۱۰۸۵۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن الداری، ابو الیمان، شعیب، زہری، سنان بن ابی سنان الدولی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یونس اور صالح کی روایت کی طرح حدیث مردی ہے، باقی شعیب بواسطہ زہری، سائب بن یزید بن اخت نمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیماری کا لگ جانا، اور صفر اور ہمارے کوئی اصلیت نہیں ہے۔

۱۰۸۶۔ ابو الطاہر، حرمہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیماری نہیں لگتی اور ابو سلمہ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں حدیثیں بیان کرتے تھے، پھر اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان کرنا، کہ بیماری نہیں لگتی چھوڑ دی

۱۰۸۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى وَلَا طَبِيرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ *

۱۰۸۵۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الرَّهْزِيِّ أَخْبَرَنِي سَيِّدُ بْنُ أَبِي سَيَّانٍ الدَّوْلِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذْوَى فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ الرَّهْزِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ أَخْتِ نَمِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ *

۱۰۸۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُورَدُ مُمْرَضٌ عَلَى مُصِيبٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَاهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَمَتَ أَبُو

اور یہ بیان کرنے لگے کہ بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے، تو حارث بن ابی نے جو ابو ہریرہ کے چچا زاد بھائی تھے، ان سے کہا کہ ابو ہریرہ ہم سنا کرتے تھے کہ تم اس حدیث کے ساتھ ایک اور حدیث بیان کیا کرتے تھے اب تم اس حدیث کو بیان نہیں کرتے، تم بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیماری نہیں لگتی، ابو ہریرہ نے انکار کیا، اور فرمایا کہ میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا، البتہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس نہ لایا جائے، حارث نے اس بارے میں ان سے جھگڑا کیا، ابو ہریرہ غصہ ہوئے اور انہوں نے حبشی زبان میں کچھ کہا، پھر حارث سے پوچھا کہ تم سمجھتے ہو میں نے کیا کہا، حارث نے کہا نہیں، ابو ہریرہ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرتا ہوں، ابو اسامہ بیان کرتے ہیں، کہ میری زندگی کی قسم ابو ہریرہ ہم سے حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ حضور نے ارشاد فرمایا، بیماری لگنا کوئی چیز نہیں، پھر معلوم نہیں کہ ابو ہریرہ اس حدیث کو بھول گئے یا ایک روایت سے دوسری روایت کو منسوخ سمجھا۔

(فائدہ)۔ امام نووی فرماتے ہیں راوی حدیث اگر حدیث بھول جائے تو اس کی صحت میں کسی قسم کا شبہ پیدا نہیں ہوتا، بلکہ اس پر عمل واجب ہے اور پھر جب کہ یہ روایت سائب بن یزید، جابر بن عبد اللہ، انس بن مالک، ابن عمرؓ سے مروی ہے تو اس کے ثبوت میں کیا شبہ ہے اور اس روایت میں اس فعل سے احتیاط کو فرمایا گیا ہے کہ جس میں اکثر ضرر ہوتا ہے، گو بحکم الہی ہو اور سابقہ روایات میں اس قسم کے اعتقاد رکھنے کا بطلان کیا گیا ہے کہ اس قسم کا اعتقاد بھی نہ ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ احتیاط اور پرہیز بھی ہو (نووی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸)۔

۱۰۸۷۔ محمد بن حاتم، حسن طوائی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری لگنا کوئی چیز نہیں ہے اور اس کے ساتھ یونس کی روایت کی طرح کہ بیمار اونٹ والا، اپنے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ والے کے پاس نہ لائے، یہ بھی مروی ہے۔

هُرَيْرَةُ بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَوْلِهِ لَا عَذْوَى وَأَقَامَ عَلَى أَنْ لَا يُورِدُ مُمْرَضٌ عَلَى مُصِيبٍ قَالَ فَقَالَ الْخَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هَذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا آخَرَ قَدْ سَكَتَ عَنْهُ كُنْتُ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذْوَى فَأَبَى أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْ يَعْرِفَ ذَلِكَ وَقَالَ لَا يُورِدُ مُمْرَضٌ عَلَى مُصِيبٍ فَسَأَلَ رَأَى الْخَارِثُ فِي ذَلِكَ حَتَّى غَضِبَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ فَقَالَ لِلْخَارِثِ أَتَدْرِي مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ أَتَيْتُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى فَلَا أَذْرِي أَنَسِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ نَسَخَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ *

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنُ الْخُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَعْنُونَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى وَيُحَدِّثُ مَعَ ذَلِكَ لَا يُورِدُ الْمُمْرَضُ عَلَى الْمُصِيبِ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ *

۱۰۸۸۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، ابوالیمان، شعیب زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۰۸۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری لگنا اور ہامہ اور نوہ اور صفر کوئی چیز نہیں ہے۔

(فائدہ) نوہ ستارے کے طلوع و غروب کو بولتے ہیں، عرب کے لوگ خیال کرتے تھے کہ بارش اسی سے برستی ہے، شریعت نے اس کی تردید کر دی کہ بغیر مرضی الہی کوئی چیز نہیں ہوتی۔

۱۰۹۰۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالثریر، جابر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو یوسف، ابوالثریر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیماری لگنا اور شکون اور غول کوئی چیز نہیں ہے۔

(فائدہ) جیسا کہ جہاں سمجھتے ہیں کہ جنگل میں شیطان ہوتے ہیں، رات کو تاروں کی طرح چمکتے ہیں، راستہ بھی بتا دیتے ہیں اور مار بھی ڈالتے ہیں، انہیں غول کہتے ہیں، شریعت نے اس عقیدہ باطلہ کی تردید کر دی۔

۱۰۹۱۔ عبد اللہ بن ہاشم بن حیان، بنزہ، ابوالثریر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیماری کا لگنا، اور غول اور صفر کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

۱۰۹۲۔ محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، ابن جریج، ابوالثریر، حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا ہے کہ بیماری کا لگنا، اور صفر اور غول کچھ حقیقت نہیں رکھتے، ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا ہے کہ بیماری کا لگنا، اور صفر اور غول کچھ حقیقت نہیں رکھتے، ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالثریر سے سنا

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةٌ وَلَا نَوَاءٌ وَلَا صَفَرٌ *

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا غُولَ *

۱۰۹۱۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا بِهِ زَيْدٌ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا غُولَ وَلَا صَفَرٌ *

۱۰۹۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرٌ وَلَا غُولَ وَسَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ أَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ وَلَا صَفَرٌ فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ الصَّفَرُ الْبَطْنُ فَقِيلَ لِجَابِرٍ كَيْفَ قَالَ

کہتے تھے کہ جابر نے "ولاصفر" کی تفسیر کی، ابو الزبیر نے کہا کہ صفر پیٹ کے کیڑے کو کہتے ہیں، جابر سے کہا گیا، یہ کیوں، انہوں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ صفر پیٹ کے کیڑے ہیں، اور غول کی تفسیر بیان نہیں کی، ابو الزبیر بولے غول یہی ہے، جو مسافر کو ہلاک کرتا ہے۔

(فائدہ) صفر کی یہ بھی ایک تفسیر بیان کی گئی ہے، جس میں سابقہ معنی کی نفی نہیں ہوتی ہے، وہ معنی بھی اپنی جگہ صحیح ہیں، واللہ اعلم۔

(۱۶۹) باب الطَّيْرَةِ وَالْفَالِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ مِنَ الشُّؤْمِ *
 چیزوں میں ہے؟

۱۰۹۳۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بد فالی کوئی چیز نہیں اور بہتر فال ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ فال کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا، نیک بات جو تم میں سے کوئی نہ۔

۱۰۹۴۔ عبد الملک، شعب، لیث، عقیل بن خالد۔

(دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابو الیمان، شعب، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے اور عقیل کی روایت میں "عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں، "سمعت" کا لفظ نہیں ہے، اور شعب کی روایت میں ہے "سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" جس طرح کہ معمر نے روایت بیان کی ہے۔

۱۰۹۵۔ ہداب بن خالد، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیماری لگتا اور بد شکونی کوئی چیز نہیں، اور مجھے فال پسند ہے، یعنی نیک کلمہ، اچھا کلمہ۔

۱۰۹۶۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعب، قتادہ،

كَانَ يُقَالُ ذَوَابُّ الْبَطْنِ قَالَ وَلَمْ يُفَسِّرِ الْغُولُ
 قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ هَذِهِ الْغُولُ الَّتِي تَغُولُ *

۱۰۹۳۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
 الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُثَيْبِ
 اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا
 طَيْرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا
 الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ *

۱۰۹۴۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ
 اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ
 خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا
 عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ
 سَمِعْتُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ مَعْمَرُ *

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ
 بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَيُغْجِبُنِي
 الْفَالُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ *

۱۰۹۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ

بَشَّارٌ قَالًا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدُوَّ وَلَا طَيْرَةَ وَيُعْجِنِي الْفَالُ قَالَ قِيلَ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ *

۱۰۹۷- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَتِيقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدُوَّ وَلَا طَيْرَةَ وَأُحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ *

۱۰۹۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدُوَّ وَلَا هَامَةَ وَلَا طَيْرَةَ وَأُحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ *

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ بیماری لگتا اور بدگھوٹی کوئی چیز نہیں ہے، اور مجھے فال پسند ہے، عرض کیا گیا کہ فال کیا ہے؟ فرمایا نیک کلمہ۔

۱۰۹۷- حجاج بن الشاعر، معلى بن اسد، عبد العزيز بن المختار، یحییٰ بن عتیق، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیماری لگتا اور بدگھوٹی کوئی چیز نہیں ہے، اور مجھے نیک فال پسند ہے۔

۱۰۹۸- زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بیماری کا لگنا، اور ہامہ اور بدگھوٹی کوئی چیز نہیں، اور مجھے نیک فال (۱) پسند ہے۔

(فائدہ)۔ نیک فال اسرار خیر اور بھلائی ہے، اور وہ اچھے کاموں میں ہوتی ہے، اور گھون شر ہی شر ہے اور وہ برے کاموں میں ہوتی ہے، اور ایک حدیث میں ہے کہ گھون بد شرک ہے، یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے نفی یا نقصان ہوگا اور اس کی تاثیر پر یقین کرنا۔

۱۰۹۹- عبد اللہ بن مسلمہ، مالک بن قعب، مالک بن انس (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حمزہ بن عبد اللہ بن عمر، سالم بن عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نحوست تین چیزوں میں ہو سکتی ہے، مکان، عورت اور گھوڑے میں۔

۱۱۰۰- ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمزہ سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۱۰۹۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمِ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ *

۱۱۰۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ

(۱) نیک فال لینے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے اور برا گھون لینے کو نا پسند فرماتے تھے اس لئے کہ نیک فال سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید قائم ہوتی ہے جبکہ برے گھون سے بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔

بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیماری کا لگنا اور بد فالی کوئی چیز نہیں، اور نحوست تین چیزوں عورت، گھوڑا اور مکان میں ہو سکتی ہے۔

۱۱۰۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سالم، حمزہ بن عبد اللہ، بواسطہ اپنے والد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان، زہری، سالم، بواسطہ اپنے والد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تیسری سند) عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم، سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح بن شہاب، سالم، حمزہ بن عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(چوتھی سند) عبد الملک، شعب، لیث بن سعد، عقیل بن خالد۔

(پانچویں سند) یحییٰ بن یحییٰ، بشر بن مفضل، عبد الرحمن بن اسحاق۔

(چھٹی سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، ابو الیمان، شعب، زہری، سالم اپنے والد سے مالک کی روایت کی طرح نحوست کی روایت کرتے ہیں، اور یونس بن یزید کے علاوہ ان میں سے کسی نے بیماری لگنے اور بد فالی کا ذکر نہیں کیا ہے۔

شِهَابٌ عَنْ حَمْزَةَ وَسَلِيمِ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَإِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةِ الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْدارِ *

۱۱۰۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشُّؤْمِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ لَا يَذْكُرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الْعَذْوَى وَالطَّيْرَةَ غَيْرَ يُونسُ بْنُ يَزِيدَ *

۱۱۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۱۰۲۔ احمد بن عبد اللہ بن حکم، محمد بن جعفر، شعب، عمر بن محمد بن زید، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی تو تین چیزوں گھوڑا،

وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ يَكُنْ مِنَ الشُّومِ شَيْءٌ حَقٌّ
فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْذَّارِ *

(فائدہ)۔ اور ان چیزوں میں بھی نہیں ہے، علمائے کرام کی ایک جماعت، جیسا کہ امام مالک وغیرہ نے حدیث کو اپنے ظاہری معنی پر رکھا ہے، کہ کبھی اللہ تعالیٰ انسان کی ہلاکت کا باعث مکان کو، اور کبھی عورت اور کبھی گھوڑے کو کہہ دیتا ہے اور بعض نے ان چیزوں کی نحوست کے یہ معنی بیان کئے ہیں، اور بعض نے عدم موافقت کا قول اختیار کیا ہے، اور "ان یکن من الشوم" کا لفظ بتا رہا ہے کہ اگر نحوست ہو سکتی تو ان چیزوں میں ہوتی اور ان بھی ہونا ثابت نہیں، اب روایات میں کسی قسم کا تقارض نہ رہا، لہذا اقبال الطیبی (نووی جلد ۲، شرح ابی دینار) جلد ۲ صفحہ ۴۲۔

۱۱۰۳۔ ہارون بن عبد اللہ، روح بن عبادہ، شعبہ، سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی اس میں "حق" کا لفظ نہیں ہے۔

۱۱۰۴۔ ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، سلیمان بن بلال، عقبہ بن مسلم، حمزہ بن عبد اللہ بن عمر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی تو گھوڑا، مکان اور عورت میں ہوتی۔

۱۱۰۵۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مالک، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی تو عورت اور گھوڑے اور مکان میں ہوتی۔

۱۱۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، فضل بن دکین، ہشام بن سعد، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۱۰۷۔ اسحاق بن ابراہیم، ابراہیم خطلی، عبد اللہ بن حارث، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی ہے تو زمین، خالوم اور

۱۱۰۳۔ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رُوحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ حَقٌّ *

۱۱۰۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُثْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّومُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْأَةِ *

۱۱۰۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ يَغْنِي الشُّومُ *

۱۱۰۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۱۰۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ

گھوڑے میں ہوتی (۱)۔

باب (۱۷۰) کہانت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت۔

۱۱۰۸۔ ابو الطاہر، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف، حضرت معاویہ بن حکم بن سلمیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض کام ہم جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے، چنانچہ ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے، آپ نے فرمایا اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ، میں نے عرض کیا ہم براہگنوں لیتے تھے، فرمایا یہ خیال ہے جو تمہارے دلوں میں گزرتا ہے لیکن اس وجہ سے تم اپنا کوئی کام نہ چھوڑو۔

۱۱۰۹۔ محمد بن رافع، جحین بن شئی، لیث، عقیل۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، شہاب بن سوار، ابن ابی ذئب۔ (چوتھی سند) محمد بن رافع، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، زہری سے اسی سند کے ساتھ یونس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے، باقی مالک نے گھون بد کا ذکر کیا ہے لیکن کاہنوں کے پاس آنے کا ذکر نہیں کیا۔

كَانَ فِي شَيْءٍ فِيهِ الرَّبْعُ وَالْحَادِمُ وَالْفَرَسُ *
(۱۷۰) بَابُ تَحْرِيمِ الْكَهَانَةِ وَاتِّبَانِ الْكُهَّانِ *

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالُوا فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالُوا قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالُوا ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدُّكُمْ *

۱۱۰۹۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنِي حُجَّيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ كُلُّهُمْ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّ مَالِكَاً فِي حَدِيثِهِ ذَكَرَ الطَّيْرَةَ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ *

(فائدہ) اور پیغمبر علیہ السلام کی طرح خط کتابی کو معلوم نہیں کہ اس کی اصابت یقینی نہیں اور اس کی حرمت بھی کہانت ہی کے تحت داخل ہے، بعض نے کہا یہ نبی و انبیاء تھے، اور بعض نے کہا اور پس علیہ السلام تھے۔ (شرح ابی و سنوی جلد ۲)۔

۱۱۱۰۔ محمد بن الصباح، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، حجاج بن الصواف۔

(۱) ان تین چیزوں میں غوست سے مرواوان کا طبیعت کے ناموافق ہوتا ہے۔ ان اشیاء کے ساتھ انسان کا واسطہ پار بار پڑتا ہے تو اب اگر یہ طبیعت کے موافق نہ ہوں تو اس سے انسان کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور بار بار ہوتی ہے اس لئے ان تین چیزوں کی تخصیص فرمائی۔

(دوسری سند)، اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ہلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار، معاویہ بن حکم سلمیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زہری عن ابی سلمہ عن معاویہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت میں یہ زیادتی ہے، میں نے کہا کہ ہم میں سے بعض (علم جفر کے) خط کھینچتے ہیں، آپ نے فرمایا انبیاء میں سے ایک نبی بھی خط کھینچا کرتے تھے، لہذا اگر کوئی اس طرح خط کرے تو خیر ہے۔

۱۱۱۱۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، یحییٰ بن عروہ بن الزبیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! بعض باتیں ہم سے نجوی کہتے ہیں، اور وہ سچ نکلتی ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا اس کو چک ایک جن اچک لیتا ہے اور وہ اپنے دوست کے کان میں ڈالتا ہے، اور وہ سو جھوٹ اس میں ملا دیتا ہے۔

۱۱۱۲۔ سلمہ بن شیبہ، حسن بن امیہ، معقل بن عبد اللہ، زہری، یحییٰ بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعض حضرات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کانوں کے متعلق دریافت کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی کوئی حقیقت نہیں، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! بعض اوقات ان کی باتیں بھی درست نکل آتی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہی جی بات وہی ہے جسے جن اڑا لیتا ہے، اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے، جیسا کہ مرغ مرغی کو داتا کے لئے بلاتا ہے، پھر وہ اس میں اپنی طرف سے سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملا لیتے ہیں۔

۱۱۱۳۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، محمد بن عمرو، ابن جریج،

عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلْمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِنَ رَجَالٍ يَخْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَلِكَ *

۱۱۱۱۔ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْكُفَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَفَجَدُّهُ حَقًّا قَالَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطُفُهَا الْجَنِيُّ فَيَقْرُأُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ وَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ *

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَغْوَيْنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عَيْنَبِذٍ اللَّهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلَ أَنَسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُفَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجَنِّ يَخْطُفُهَا الْجَنِيُّ فَيَقْرُأُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّحَاجَةِ فَيَخْطِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ *

۱۱۱۳۔ وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ ”مَعْقِلُ عَنْ الزُّهْرِيِّ“ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۱۱۳۔ حسن بن علی الحلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، علی بن حسین، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک انصاری نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک ستار اٹوٹا اور بہت چمکا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم جاہلیت کے زمانہ میں جب اس قسم کا واقعہ پیش آتا تھا تو کیا کہتے تھے؟ وہ بولے اللہ ورسولہ اعلم باقی ہم یہ کہتے تھے کہ آج رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہے یا کوئی برا شخص مرا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تارہ کسی کے مرنے اور پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا، لیکن ہمارا پروردگار جل جلالہ جب کچھ حکم فرماتا ہے تو عرش الہی کے اٹھانے والے تسبیح کرتے ہیں پھر ان کی آواز سن کر ان کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کرتے ہیں حتیٰ کہ تسبیح کی نوبت آسمان و نیادالوں تک پہنچ جاتی ہے، پھر جو فرشتے حاملان عرش الہی کے فرشتوں کے قریب ہوتے ہیں وہ ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ چنانچہ وہ بیان کرتے ہیں، اسی طرح ہر آسمان والے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، یہاں تک کہ وہ خبر آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے، ان سے وہ خبر جن اڑا لیتے ہیں، اور اپنے دوستوں کو آکر سناتے ہیں اور فرشتے جب جنوں کو دیکھتے ہیں تو تاروں سے انہیں مارتے ہیں، پھر جو خبر جن چرا لیتے ہیں، اگر اتنی ہی آکر نقل کر دیں تو ٹھیک ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملائے اور بڑھاتے ہیں۔

۱۱۱۵۔ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، ابو عمرو داؤد۔

بُنْ وَهَبٌ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۱۱۱۴۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَقَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ يَتِمُّونَ هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمِيَتْ بَنَجْمٌ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْحَاحِلِيَّةِ إِذَا رَمِيَ بِمِثْلِ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وَلَيْدَ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبْرُ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجَنُّ السَّمْعَ فَيَقْدِفُونَ إِلَى أُولَئِهِمْ وَيُرْمُونَ بِهِ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرَفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ *

۱۱۱۵۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

(دوسری سند) ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس۔

(تیسری سند) سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، معقل بن عبد اللہ، زہری، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند انصاری اصحاب نے بیان کیا، اور اوزاعی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ”وَلَكِنْ يَرْفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ“ اور یونس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ”وَلَكِنْ يَرْفُونَ وَيَزِيدُونَ“ باقی یونس کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ جب فرشتوں کی گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا کیا، ”قالوا الحق“ اور معقل کی روایت کے وہی الفاظ ہیں جو اوزاعی کی روایت میں ہیں۔

بُنْ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ يُونُسَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ وَلَكِنْ يَرْفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَلَكِنْهُمْ يَرْفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَقَالَ اللَّهُ (حَتَّى إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ) وَفِي حَدِيثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَلَكِنْهُمْ يَرْفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ *

۱۱۱۶۔ محمد بن ثنیٰ غزنی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، نافع، حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعض ازواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص عرف کے پاس آئے اور اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْغَزَنِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى عَرَفًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً *

(فائدہ) یہ اس شخص کی کم سختی ہے کہ نماز جیسی افضل عبادت مقبول نہیں ہوتی تو اور اعمال کیسے قبول ہوں گے؟ علامہ طبری شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ کاہن وہ ہے جو آئندہ کی خبریں دے اور پوشیدہ چیزوں کی معرفت اور اسرار جاننے کا دعویٰ کرے، قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ عرب میں تین طرح کی کہانت تھی، ایک تو یہ کہ جن یا شیطان آسمان کی خبریں اڑا کر آئندہ کی باتیں بتاتا ہے، یہ قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے ختم ہوگئی، دوسرے زمین کی پوشیدہ اور دراز کی خبروں کو بتلاوے، تیسرے نجوم کی مدد سے آئندہ کی باتیں بتلاوے، ان تمام اقسام کو کہانت بولتے ہیں، شریعت نے ان سب کی تکذیب کی ہے اور ان کے پاس جانے اور ان کی باتوں پر یقین کرنے اور اس قسم کے افعال کرنے سے منع کیا ہے کہ یہ سب امور حرام ہیں۔

باب (۱۷۱) جذامی وغیرہ سے بچنا۔

(۱۷۱) بَابُ اجْتِنَابِ الْمَجْذُومِ وَنَحْوِهِ *

۱۱۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن سعید، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ

شریک بن عبداللہ، ہفصم بن بشیر، یعلیٰ بن عطاء، عمرو بن شریہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ثقیف کے وفد میں ایک جذامی شخص تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہلا بھیجا تو لوٹ جا، ہم تجھ سے بیعت کر چکے ہیں۔

ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ هُثَيْمُ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدٍ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَخْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ *

(فائدہ) یہ امر احتمالی ہے کیونکہ جاہری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذامی کے ساتھ کہا۔

باب (۱۷۲) سانپ وغیرہ کے مارنے کا بیان۔

۱۱۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عہدہ بن سلیمان، ابن نمیر، ہشام (دوسری سند) ابو کریم، عہدہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دھاریہ سانپ کے مارنے کا حکم دیا ہے کیونکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا (۱) ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔

(۱۷۲) بَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا *

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَرْثٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبْلَ *

۱۱۱۹۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اس میں دم بریدہ سانپ اور دو دھاریہ اردوؤں کا ذکر ہے۔

۱۱۱۹۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الْأَثَرُ وَذُو الطُّفَيْتَيْنِ *

۱۱۲۰۔ عمرو بن محمد الناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ سانپوں کو مار ڈالو اور دو دھاریہ والے اور دم بریدہ کو، کیونکہ یہ دونوں حمل گرا دیتے ہیں، اور آنکھ کی بصارت ضائع کر دیتے ہیں، راوی کہتے ہیں کہ ابن عمر جس سانپ کو دیکھتے مار ڈالتے، ایک مرتبہ ابو لہب بن عبدالمذہب ریاض بن خطاب نے انہیں ایک سانپ کا پچھا کرتے ہوئے دیکھا تو بولے کہ گھر کے سانپوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۱۲۰۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَثَرُ فَإِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَحَدَّثَنَا قَائِمُ بْنُ أَبِي لَبَابَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَوْ زَيْدِ بْنِ الْحَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ *

۱۱۲۱۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زہری، سالم بن

۱۱۲۱۔ وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

(۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سانپ کا انتہائی زہریلا ہونا ارشاد فرمایا ہے کہ یہ ایسا خطرناک سانپ ہوتا ہے کہ جس انسان کو صرف دیکھ لے تو دیکھنے سے ہی اس انسان کی نگاہ کم ہو جاتی ہے۔

عبداللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ کتوں کے مارنے کا حکم فرماتے تھے، اور فرماتے کہ سانپوں اور کتوں کو مار ڈالو ڈالو اور دو دھاری والے سانپ اور دم کٹے ہوئے کو مار ڈالو کیونکہ یہ دونوں بیٹائی کھودیتے ہیں، اور پیٹ والیوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں، زہری بیان کرتے ہیں کہ ممکن ہے ان کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی، واللہ اعلم، حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں توجو سانپ دیکھتا ہوں اسے فوراً مار ڈالتا ہوں، ایک مرتبہ میں گھر میں سانپوں میں سے ایک سانپ کا تعاقب کر رہا تھا، تو زید بن خطاب، ابولبابہ میرے سامنے سے گزرے اور میں اس کا پیچھا کر رہا تھا، وہ بولے عبداللہ ذرا ٹھہرو، تو میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کے مارنے کا حکم فرمایا ہے، وہ بولے گھر کے سانپ مارنے سے ممانعت فرمائی ہے۔

۱۱۲۲۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، (تیسری سند) حسن طلوانی، یعقوب بواسطہ اپنے والد، صالح، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی صالح نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ مجھے ابولبابہ بن عبدالمعز، وزید بن خطاب نے دیکھا، وہ بولے کہ حضور نے گھریلو سانپ مارنے سے منع فرمایا ہے، اور یونس کی روایت میں ہے کہ سانپوں کو مارو، باقی دو دھاری والے اور دم بریدہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۱۲۳۔ محمد بن ریح، لیث، (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، نافع بیان کرتے ہیں کہ ابولبابہ نے حضرت ابن عمر سے ان کے گھر میں ایک دروازہ کھولنے کے لئے کہا تاکہ مسجد سے قریب ہو جائیں، اسے میں لڑکوں نے سانپ کی ایک کینچلی پائی، عبداللہ بن عمر نے کہا، کہ سانپ کو دیکھو اور مار ڈالو، ابولبابہ نے کہا

مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوا ذَا الطَّفِيفَيْنِ وَالْأَبْرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَحِسَانِ الْبَصَرُ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالَى قَالَ الزُّهْرِيُّ وَنَرَى ذَلِكَ مِنْ سَمِيئِهِمَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَلَيْسَتْ لِي أَنْزُكُ حَيَّةٌ أَرَاهَا إِلَّا قَتَلْتُهَا فَيُنَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ مَرَّي زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ أَوْ أَبُو لُبَابَةَ وَأَنَا أَطَارِدُهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِمْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ *

۱۱۲۲۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْخُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَبَا لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَلَمْ يَقُلْ ذَا الطَّفِيفَيْنِ وَالْأَبْرَ *

۱۱۲۳۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَقْتَحَ لَهُ بَابًا فِي دَارِهِ يَسْتَقْرِئُ بِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَحَّدَ الْعَلَمَةَ جَلَدًا جَانًا فَقَالَ عَبْدُ

مت مارو کیونکہ حضور نے ان سانپوں کو مارنے سے جو گھروں میں ہوں، منع فرمایا ہے۔

۱۱۲۴۔ شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ سب سانپوں کو مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ ابولبابہ بن عبدالمطلب نے ہم سے حدیث بیان کی کہ حضور نے گھریلو سانپ مارنے سے منع فرمایا ہے، اس دن سے حضرت عبد اللہ نے یہ امر ترک کیا۔

۱۱۲۵۔ محمد بن ثنی، یحیی القطان، عبد اللہ، نافع نے ابولبابہ سے سنا، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو سانپ مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۱۲۶۔ اسحاق بن موسیٰ الانصاری، انس بن عیاض، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت ابولبابہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، (دوسری سند) عبد اللہ بن محمد بن اسماء الضبی، جویریہ، نافع، حضرت عبد اللہ، حضرت ابولبابہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے جو کہ گھروں میں رہتے ہیں۔

۱۱۲۷۔ محمد بن ثنی، عبد الوہاب ثقفی، یحییٰ بن سعید، نافع بیان کرتے ہیں کہ ابولبابہ انصاری کا مکان قاش تھا، وہ مدینہ منورہ چلے آئے، ایک مرتبہ عبد اللہ بن عمرؓ ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک روشندان کھول رہے تھے یکایک گھر کے بڑی عمر والے سانپوں میں سے ایک سانپ نظر آیا، لوگوں نے اسے مارنا چاہا، ابولبابہ بولے ان کے مارنے کی ممانعت ہے یعنی گھریلو سانپوں کی اور دم پریدہ اور دودھاری والے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ یہ دونوں قسم کے سانپ پینائی ختم کر

اللہ الممسوہ فاقتلوه فقال أبو لبابة لا تقتلوه فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل الجنان التي في البيوت *

۱۱۲۴۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهِنَّ حَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جَنَّاتِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ *

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجَنَّاتِ *

۱۱۲۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضَّبْعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجَنَّاتِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ *

۱۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مَسْكَنُهُ بَقَاءَ فَأَتَقَلَّ إِلَى الْمَدِينَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَعَهُ يَفْتَحُ خُوْصَةً لَهُ إِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ فَأَرَادُوا قَتْلَهَا فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْهُمْ يُرِيدُ عَوَامِرَ الْبُيُوتِ وَأَمَرَ بِقَتْلِ

دیتے ہیں اور پیٹ والی کے پیٹ کو گرا دیتے ہیں۔

۱۱۲۸۔ اسحاق بن منصور، محمد بن جضم، اسماعیل بن جعفر، عمر بن نافع، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ایک مرتبہ اپنے گرسے ہوئے مکان کے پاس تھے، وہاں سانپ کی کینچلی دیکھی، لوگوں نے کہا اس سانپ کا تعاقب کرو اور اسے مار ڈالو، ابولبابہ بولے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے ان سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے، جو کہ گھروں میں رہتے ہیں، ہاں دم بریدہ اور جس پر دو لکیریں ہوتی ہیں، اس لئے کہ یہ دونوں بٹائی اپک لیتے ہیں اور عورتوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں۔

۱۱۲۹۔ ہارون بن سعید ابی، ابن وہب، اسامہ، نافع بیان کرتے ہیں کہ ابولبابہ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس سے گزرے، اور وہ حضرت عمرؓ کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا، وہاں کھڑے ایک سانپ کو تاک رہے تھے، بقیہ روایت لیث بن سعد کی روایت کی طرح ہے۔

۱۱۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں تھے، اس وقت آپ پر سورت والمزملات نازل ہوئی، ہم آپ کے وہن مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تھے کہ اتنے میں ایک سانپ نکلا، آپ نے فرمایا اس کو مار ڈالو، چنانچہ ہم اس کے مارنے کے لئے لپکے وہ نکل کر چل دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ نے تمہارے ہاتھ سے بچالیا، جیسا کہ تمہیں اس کے شر سے محفوظ رکھا۔

۱۱۳۱۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن شیبہ، جریر، اعمش سے اسی سند

الْأَثَرِ وَذِي الطُّفَيْنَيْنِ وَقِيلَ هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ أَوْلَادَ النِّسَاءِ *

۱۱۲۸۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ عِنْدَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَوْمًا عِنْدَ هَذَمٍ لَهُ فَرَأَى وَيَصَ جَانٌ فَقَالَ اتَّبِعُوا هَذَا الْجَانُ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا الْأَثَرُ وَذَا الطُّفَيْنَيْنِ فَإِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَّبِعَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ *

۱۱۲۹۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَسَامَةُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ وَهُوَ عِنْدَ الْأُطَمِّ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَرِصُدُ حَيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ *

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْفَلْفَظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ وَقَدْ أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتُ عُرْفًا فَفَتَحْنَا نَأْخُذُهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً إِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاهُمْ شَرَّهَا *

۱۱۳۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ

کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۱۳۲۔ ابو کریب، حفص بن غیاث، اعمش، ابراہیم، اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام منیٰ میں ایک محرم کو ایک سانپ مارنے کا حکم فرمایا۔

۱۱۳۳۔ عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے اور باقی حدیث جری اور ابو معاویہ کی طرح مروی ہے۔

۱۱۳۴۔ ابوالطاہر احمد بن عمرو بن السرح، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس، صفی، ابوالساب، موئی، ہشام بن زہرہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت ابوسعید خدریؓ کے پاس ان کے مکان پر گئے تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا اور انہوں نے یہ بھی کہا، میں ان کی نماز پوری ہونے کے انتظار میں بیٹھ گیا، اتنے میں ککڑیوں میں جو گھر کے کونے میں رکھی تھیں کچھ حرکت کی آواز آئی، میں نے ادھر دیکھا تو سانپ تھا، میں اسے مارنے کے لئے اٹھا تو ابوسعیدؓ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو مکان کے اندر ایک کوٹھڑی مجھے بتائی، اور پوچھا یہ کوٹھڑی دیکھتے ہو، میں نے کہا ہاں، بونے اس میں ہمارا ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، ہم حضور کے ساتھ خندق کے لئے گئے، وہ جوان دوپہر کو حضور سے اجازت لے کر اپنے گھر آیا کہ تاتھا، ایک دن اس نے اجازت مانگی، آپ نے فرمایا اپنے ہتھیار لے کر جا، کیونکہ مجھے تجھ پر نئی قریظہ کاغذ شہ ہے، اس نے اپنے ہتھیار لئے، جب وہ اپنے گھر پہنچا تو اپنی بیوی کو دیکھا کہ دروازے کے دونوں پنوں کے درمیان کھڑی ہے، اس نے غیرت سے اپنا نیزہ اسے

أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۱۱۳۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمَنِ *

۱۱۳۳۔ وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ *

۱۱۳۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرِّحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَيْفِيِّ (وَهُوَ عَدْنَا مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحٍ) أَخْبَرَنِي أَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ تَخْرِيْكَا فِي عَرَاجَيْنِ فِي نَاجِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُ فَإِذَا حَيَّةٌ فَوْتَيْتُ لَا قَتْلَهَا فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ فَأَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ قَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيهِ فَتَى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَاذِنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَاذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سَلَاخَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قُرْبَظَةً فَأَخَذَ

مارنے کے لئے اٹھایا، عورت بولی اپنا تیزہ سنہال، اور اندر جا کر دیکھ، معلوم ہو جائے گا کہ میں کیوں نکلی ہوں، وہ جوان اندر گیا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک بڑا سانپ کنڈلی مارے بستر پر بیٹھا ہے، جوان نے اس پر تیزہ اٹھایا اور اسی تیزہ سے اسے کوچ لگایا، پھر نکلا اور تیزہ مکان میں گاڑ دیا، وہ سانپ اس پر لوٹ پوٹ ہوا، پھر ہم نہیں جانے کہ سانپ پہلے مر یا وہ جوان، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ بیان کیا، اور عرض کیا، یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ اللہ اسے پھر زندہ کر دے، آپ نے فرمایا، اپنے ساتھی کے لئے دعائے مغفرت کرو، پھر آپ نے فرمایا، مدینہ منورہ میں جن رہتے ہیں، جو مسلمان ہو گئے ہیں، لہذا جب تم ان سانپوں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خبردار کرو، اگر اس کے بعد بھی وہ نکلیں، تو ان کو مار ڈالو کیونکہ وہ شیاطین ہیں۔

(فائدہ)۔ یعنی کافر جن ہیں یا شریر سانپ ہیں، امام نووی فرماتے ہیں، مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیئے اور ڈرائے ہوئے مارنا درست نہیں اور مدینہ منورہ کے علاوہ اور تمام مقامات پر جنگل ہو یا گھر سانپ کا مارنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں، اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ سے یوں کہے، کہ میں تجھے اس عہد کی کہ جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تھا، قسم دیتا ہوں کہ ہمیں ایذا مت دینا، اور پھر نہ نکلتا، اب اگر وہ پھر نکلے تو مار ڈالے، اب اجازت ہے (نووی جلد ۲)۔

۱۱۳۵۔ محمد بن رافع، وہب بن جریر بن حازم، بواسطہ اپنے والد، اسماء بن عید، ابوالسائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابوسعید خدری کے پاس گئے، چنانچہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے تخت کے نیچے حرکت کی آواز پائی، ہم نے دیکھا تو سانپ تھا، بقیہ روایت مالک کی روایت کی طرح ہے، باقی اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ان گھروں میں عروالے سانپ ہوتے ہیں، جب تم انہیں دیکھو تو تین دن تک انہیں تنگ کرو، اگر وہ پھر نہ نکلے تو خیر ورنہ اسے قتل کر ڈالو، کیونکہ وہ کافر جن ہے اور اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا جاؤ، اپنے بھائی کو دفن کر دو۔

الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ فَاهْوَى إِلَيْهَا بِالرَّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهِ وَ أَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ أَتَمُفُّ عَلَيْكَ رُمَحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَاهْوَى إِلَيْهَا بِالرَّمْحِ فَانْتَضَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَوَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يَذَرِي إِلَيْهَا سَكَنًا أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمْ الْفَنَى قَالَ فَجِئْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ وَ قُلْنَا لَهُ ادْعُ اللَّهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جَنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَادْبُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَلَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ *

۱۱۳۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ حَزِيمٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَ هُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَتَنَظَرْنَا فَإِذَا حَيَّةٌ وَ سَاقُ الْحَدِيثِ بِقِصَّةِ نَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ صَنِيفٍ وَ قَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَيُوتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِنْ دَهَبَ وَ إِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَ قَالَ لَهُمْ أَذْهَبُوا فَأَذْفَبُوا صَاحِبَكُمْ *

۱۱۳۶- زبیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابن عجلان، صفی، ابوالسائب، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ مدینہ منورہ میں کئی جن رہتے ہیں، جو مسلمان ہو گئے ہیں، پھر کوئی ان عمر والے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو تین مرتبہ اسے اطلاع کر دے، اگر وہ پھر اس کے بعد بھی نکلے تو اسے مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

باب (۱۷۳) گرگٹ کے مارنے کا استحباب۔

۱۱۳۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمروناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ، سعید بن میتب، حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واپارک وسلم نے انہیں گرگوں کے مارنے کا حکم دیا اور ابن شیبہ کی روایت میں ”امر“ کا لفظ ہے۔

۱۱۳۸- ابوالطاهر، ابن وہب، ابن جریج۔

(دوسری سند) محمد بن احمد بن ابی خلف، روح، ابن جریج۔
(تیسری سند) عبد بن حمید، محمد بن بکر، ابن جریج، عبد الحمید، سعید بن میتب، حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گرگوں کے مارنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے گرگوں کے مارنے کا حکم فرمایا اور ام شریک بنی عمر کے قبیلہ کی ایک عورت تھیں، ابن ابی خلف اور عبد بن حمید کی روایت کے الفاظ متفق ہیں، اور ابن وہب کی روایت کے الفاظ اس کے قریب قریب ہیں۔

۱۱۳۹- اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، عاصم بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں، کہ

۱۱۳۶- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ حَدَّثَنِي صَفِيٌّ عَنْ أَبِي السَّائِبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفَرًا مِنَ الْجَنِّ قَدْ أَسْلَمُوا فَمَنْ رَأَى شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنَهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَأَ لَهُ بَعْدَ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ *

(۱۷۳) بَابُ اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَرَعِ *

۱۱۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعُمَرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْوَرَعِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَمَرَ *

۱۱۳۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اسْتَأْذَنَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِ الْوَرَعِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمُّ شَرِيكٍ إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَامِرٍ بْنِ لُؤَيٍ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي خَلْفٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَحَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيبٌ مِنْهُ *

۱۱۳۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگت کے مارنے کا حکم (۱) فرمایا اور اس کا نام فویق (فاسق) رکھا ہے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَاءُ فَوَيْقًا *

۱۱۴۰۔ ابو الطاہر، حرمہ، ابن وہب، یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگت کو فویق فرمایا ہے، حرمہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اسے مارنے کا حکم فرمایا۔

۱۱۴۰۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفَوَيْقِ زَادَ حَرَمَةُ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ *

۱۱۴۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص گرگت کو پہلی ہی ضرب میں مار ڈالے تو اسے اتنا ثواب ہے اور جو دوسری ضرب میں مارے اسے اتنا ثواب ہے مگر پہلی بار سے کم، اور جو تیسری ضرب میں مارے تو اس کے لئے اتنا ثواب ہے، لیکن دوسری بار سے بھی کم۔

۱۱۴۱۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِذُنُوبِ الْأُولَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِذُنُوبِ الثَّانِيَةِ *

۱۱۴۲۔ قحیہ بن سعید، ابو عوانہ۔ (دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّا ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ إِلَّا جَرِيرًا وَحَدَّثَنَا فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كَسِبَتْ لَهُ مِائَةَ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ ذُوْن ذَلِكَ *

(تیسری سند) محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا۔ (چوتھی سند) ابو کریب، وکیع، سفیان، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، خالد بن سہیل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، مگر تھا جریر کی روایت میں یہ ہے کہ جو شخص گرگت کو پہلی ضرب میں مار ڈالے تو اس کے لئے سو نیکیاں ہیں، اور دوسری بار میں اس سے کم، اور تیسری بار میں اس سے کم۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کے مارنے کا حکم فرمایا اس کا اصل سبب یہ ہے کہ یہ موذی ہے اور اس کی طبیعت میں خباثت ہے۔ اس کی طبیعت خباثت کے اظہار کے لئے دوسری روایت میں آپ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو یہ جانور آگ میں پھونکیں مار رہا تھا یہ پھونکیں مارنا اس کے قتل کا سبب نہیں ہے بلکہ یہ اس کی خست طبع پر دلالت کرتا ہے۔

۱۱۴۳۔ محمد بن صباح، اسماعیل بن زکریا، سمیل، اخت سمیل، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو اہل ضرب ہی میں گر گت کو مار ڈالے، اسے ستر نیکیاں ملیں گی۔

(فائدہ) سوار ستر کے عدد میں انحصار نہیں، بلکہ اخلاص اور حسن نیت پر ثواب کا مدار ہے، بخاری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو تمام جانور آگ بجھا رہے تھے مگر گرگٹ آگ میں چھوٹیں مار رہا تھا، اسی لئے اس کے مارنے پر ثواب ہے۔

باب (۱۷۴) چوٹی کے مارنے کی ممانعت۔

۱۱۴۴۔ ابو الطاہر، حرمہ بن یحییٰ، ابن دہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، کہ ایک چوٹی نے کسی نبی (۱) کے کاٹا، انہوں نے حکم دیا تو چوٹیوں کا تمام گھر جلادیا گیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل کی کہ ایک چوٹی کے کاٹنے میں تم نے امتوں میں سے ایک امت کو ہلاک کر ڈالا، جو کہ اللہ تعالیٰ کی پاک بیان کرتی تھیں۔

(فائدہ) ان کی شریعت میں چوٹی کا کرنا، اور جلادیا جائز تھا باقی زیادتی پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی اور سنن ابوداؤد میں صحیح بخاری و مسلم کی شرط پر روایت مردی ہے، کہ جس میں چوٹی کے مارنے سے منع فرمایا گیا، اللہ اعلم بالصواب۔

۱۱۴۵۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابوالثنا، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ انبیاء میں سے ایک نبی درخت کے نیچے اترے، ان کے چوٹی نے کاٹ لیا، انہوں نے حکم دیا، چوٹیوں کا چھتہ نکالا گیا، پھر حکم دیا تو جلادیا گیا، تب اللہ نے اس

۱۱۴۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سُهَيْلٍ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً *

(۱۷۴) بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ *

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرِيَةِ النَّمْلِ فَأُخْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ *

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَحَتْ شَجَرَةً فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِحِجَارِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ

(۱) یہ نبی حضرت عزیر علیہ السلام یا حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ چوٹی کے بارے میں معروف ہے کہ وہ اپنے لئے گرمی کے موسم میں سردیوں کے لئے بھی خوراک کا ذخیرہ کر لیتی ہے۔ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک چوٹی کے بارے میں پوچھا کہ تیری سال بھر کی غذا کیا ہے اس نے کہا کہ گندم کا ایک دانہ۔ حضرت سلیمان نے چوٹی کو ایک شیشی میں بند کر دیا اور گندم کا ایک دانہ ساتھ رکھ دیا سال کے بعد اسے نکالا تو اس نے آدھا دانہ کھایا تھا آدھا باقی تھا۔ حضرت سلیمان نے دجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ آپ عظیم الشان بادشاہ ہیں مجھے خطرہ تھا کہ آپ مجھے بھول جائیں گے اس لئے میں نے اگلے سال کے لئے بقیہ آدھا ذخیرہ کر لیا۔ حضرت سلیمان اس کی دانتا کی پر حیران رہ گئے۔

پروچی کی کہ ایک چوٹی کو سزا ہوئی (باقیوں کا کیا قصور تھا)۔

تَحْتَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُخْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ
فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً *

۱۱۴۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان
مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث بیان کیں، پھر فرمایا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ انبیاء میں سے کوئی
نبی ایک درخت کے نیچے اترے ان کے ایک چوٹی نے کاٹ
لیا، انہوں نے چوٹیوں کے بھتہ کے متعلق حکم دیا، وہ نکالا گیا
پھر اسے جلادینے کا حکم دیا، وہ جلایا گیا، اللہ نے ان کی طرف وحی
کی کہ ایک ہی چوٹی کو کیوں نہ مار۔

۱۱۴۶۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ
الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ
بِحِجَارِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِقَتْ
فِي النَّارِ قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً
وَاحِدَةً *

باب (۱۷۵) بلی کے مارنے کی ممانعت۔

(۱۷۵) بَاب تَحْرِيمِ قَتْلِ الْهَرَّةِ *

۱۱۴۷۔ عبداللہ بن محمد بن اسماء الضبعی، جویریہ، نافع، حضرت
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے
عذاب ہوا، اس نے بلی کو پکڑ کھا تھا، تاکہ وہ مرگئی، پھر وہ اسی
بلی کی وجہ سے جہنم میں گئی، اس نے بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی، جب
اسے قید میں رکھا، اور نہ ہی اسے آزاد کیا کہ وہ زمین ہی کے
جانور کھا لیتی۔

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ
أَسْمَاءَ الضُّبُعِيِّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَذِّبْتُ امْرَأَةً فِي هَرَّةٍ سَحَنَتْهَا
حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا
وَسَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ
خَشَاشِ الْأَرْضِ *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ عورت کافرہ تھی اور اس وجہ سے اس کے عذاب میں اور اضافہ ہو گیا، قسطلانی فرماتے ہیں کہ یہ
عورت مومنہ تھی یا کافرہ، قرطبی فرماتے ہیں دونوں احتمال ہیں، امام نووی فرماتے ہیں صحیح یہ ہے کہ مومنہ تھی اور اس گناہ کی وجہ سے جہنم
میں گئی، اور یہ صحیفہ نہیں، بلکہ اس کے اصرار سے کبیرہ ہو گیا اور پھر حدیث میں یہ کہاں تشریع ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گی، شیخ سنوی
فرماتے ہیں، دیگر جانوروں کو بھی اسی طرح تکلیف دینا اسی گناہ میں داخل ہے، والدہ اعلم (نووی جلد ۲، شرح سنوی جلد ۱)۔

۱۱۴۸۔ نصر بن علی جعفی، عبدالاعلیٰ، عبید اللہ بن عمر، نافع،
ابن عمر، سعید القمری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے اسی روایت
کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۱۴۸۔ وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمِقْبَرِيِّ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِمَثَلِ مَعْنَاهُ *

۱۱۴۹- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ *

۱۱۳۹- ہارون بن عبد اللہ، عبد اللہ بن جعفر، معن بن عیسیٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت مروی ہے۔

۱۱۵۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ لَمْ تُطْعَمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ *

۱۱۵۰- ابو کریب، عبد اللہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت کو ایک بلی کی دھج سے عذاب ہوا جس کو اس نے کھانا نہ دیا، نہ پانی نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھا لیتی۔

۱۱۵۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا رَبَطْنَاهَا وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ خَشَرَاتِ الْأَرْضِ *

۱۱۵۱- ابو کریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) محمد بن حنفی، خالد بن حارث، ہشام سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے، اور دونوں روایتوں میں ”ربطتھا“ کا لفظ ہے اور ابو معاویہ کی روایت میں ”خشرات الارض“ کا لفظ ہے اور ترجمہ ایک ہی ہے۔

۱۱۵۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ *

۱۱۵۲- محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ کے ساتھ مروی ہے۔

۱۱۵۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۱۱۵۳- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۱۷۶) جانوروں کو کھلانے اور پلانے کی فضیلت۔

(۱۷۶) بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْبَهَائِمِ الْمُحْتَرَمَةِ وَإِطْعَامِهَا *

۱۱۵۴۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، سی مولیٰ ابو بکر، ابو صالح السمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص راستہ میں جا رہا تھا، اس کو بہت پیاس لگی، ایک کنواں ملا، وہ اس میں اترا اور پانی پیا، پھر نکلا، تو ایک کتے کو دیکھا کہ اپنی زبان نکالے ہوئے ہاتھ رہا ہے، اور پیاس کی وجہ سے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے، وہ آدمی کہنے لگا اس کتے کی بھی پیاس کی وجہ سے وہی حالت ہو رہی ہے، جو میری تھی، چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا، اور موزہ منہ میں پکڑ کر اوپر چڑھا اور وہ پانی کتے کو پلایا، اللہ نے اس کی نیکی قبول کی اور اسے بخش دیا، صحابہ نے کہا، یا رسول اللہ ہمیں ان جانوروں میں بھی ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ہر تازہ جگر والے میں ثواب ہے۔

۱۱۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد احمر، ہشام، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، ایک زانیہ نے ایک کتے کو گرمی کے دنوں میں دیکھا کہ کنویں کے گرد پکر گارہا تھا، اور اپنی زبان پیاس کی وجہ سے باہر نکال رکھی تھی، اس عورت نے اپنے موزہ سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلادیا، اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

۱۱۵۶۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک کتا ایک کنویں کے گرد پکر گارہا تھا، اور پیاس کی وجہ سے مرنے کو تھا، اسے بنی اسرائیل کی کسمیوں میں سے ایک کسمی نے دیکھا تو اس نے اپنا موزہ اتار اور اس سے پانی نکال کر اس کتے کو پلادیا، اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلے اسے معاف کر

دیا۔

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْمُو رَجُلٌ يَمُشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بَيْرًا فَزَلَّ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ التُّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنْ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَزَلَّ الْبَيْرُ فَمَلَأَ خِفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِيَمِينِهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَعَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ لَنَا فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ *

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبَيْرٍ قَدْ أَذْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَزَعَتْ لَهُ بِمَوْقِعِهَا فَعَفَرَ لَهَا *

۱۱۵۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْمُو كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيًّا مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَزَعَتْ مَوْقِعَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ فَعَفَرَ لَهَا بِهِ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا

باب (۱۷۷)۔ زمانہ کو برا کہنے کی ممانعت۔

۱۱۵۷۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن السرح، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان زمانہ کو برا کہتا ہے، حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے، اور رات دن میرے اختیار میں ہیں۔

۱۱۵۸۔ اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ انسان مجھے ایذا دیتا ہے، زمانہ کو برا کہتا ہے، حالانکہ میں خود ہی زمانہ ہوں رات اور دن کو بدلتا رہتا ہوں۔

۱۱۵۹۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انسان مجھے تکلیف دیتا ہے، کہتا ہے ہائے زمانہ کی کم بختی، لہذا کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ ہائے زمانہ کی کمبختی، کیونکہ زمانہ میں ہی ہوں، رات اور دن کو بدلتا ہوں، جب چاہوں گا اسے موقوف کر دوں گا۔

۱۱۶۰۔ قتیبہ، مغیرہ بن عبد الرحمن، ابو الزناد، اعرج، حضرت

(۱۷۷) بَابُ النَّهْيِ عَنِ سَبِّ الدَّهْرِ *

۱۱۵۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرَحٍ وَحَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ يَبْدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ *

۱۱۵۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ أَقْلِبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ *

۱۱۵۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ يَا حَيَّةَ الدَّهْرُ فَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا حَيَّةَ الدَّهْرُ فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ أَقْلِبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا *

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کوئی تم میں سے زمانہ کو براندہ کہے، اس لئے کہ زمانہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

۱۱۶۱۔ زہیر بن حرب، جریر، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے زمانہ کو براندہ کہے کیونکہ زمانہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

(فائدہ)۔ یعنی زمانہ کیا کر سکتا ہے، کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے، اور اللہ تعالیٰ کو دہر (زمانہ) مجاز کہہ دیا، لہذا زمانہ کو برا کہنا یہ معاذ اللہ پروردگار عالم کی شان میں گستاخی ہوگی۔

الرَّحْمَنُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَبِثَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ *

۱۱۶۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ *

(۱۷۸) بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعَنْبِ كَرْمًا *

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْبُ أَحَدُكُمْ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعَنْبِ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ *

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا كَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ *

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْمُوا الْعَنْبَ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ *

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

بَاب (۱۷۸) انگور کو کرم کہنے کی ممانعت۔

۱۱۶۲۔ حجاج بن شاعر، عبد الرزاق، معمر، ایوب، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی زمانہ کو براندہ کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے، اور کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے، اس لئے کہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

۱۱۶۳۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا (انگور کو) کرم نہ کہو، کیونکہ کرم مسلمان کا دل ہے۔

۱۱۶۴۔ زہیر بن حرب، جریر، ہشام، ابن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ انگور کو کرم مت کہو، کیونکہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

۱۱۶۵۔ زہیر بن حرب، علی بن حفص، ورقاء، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ کوئی تم میں سے (انگور کو) کرم نہ کہے، اس لئے کہ کرم مومن کا دل ہے۔

۱۱۶۶۔ ابن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے بیان کرنے کے بعد کہا کہ حضور نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے، اس لئے کہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

۱۱۶۷۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، شعبہ، ساک بن حرب، علقمہ بن واکل، حضرت واکل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا (انگور کو) کرم مت کہو، بلکہ جملہ یعنی عنب (انگور) کہو۔

(فائدہ)۔ امام نووی فرماتے ہیں، کہ ان روایات سے انگور کو کرم کہنے کی کراہت ثابت ہوتی ہے، عرب لوگ انگور، اور انگوری شراب کو کرم کہتے تھے، کرم کے معنی شرافت اور بزرگی کے ہیں توجہ شراب حرام ہوئی تو آپ نے اس نام کی بھی ممانعت فرمادی۔

۱۱۶۸۔ زہیر بن حرب، عثمان بن عمر، شعبہ، ساک، علقمہ بن واکل، حضرت واکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (انگور کو) کرم مت کہو، بلکہ جملہ اور عنب کہو۔

باب (۱۷۹) لفظ عبد یا امتہ یا مولیٰ یا سید کے استعمال کرنے کا بیان۔

۱۱۶۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے، عبدی (میرا بندہ)، امتی (میری باندی)، تم سب اللہ کے بندے ہو، اور تمہارے عورتیں اللہ تعالیٰ کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ الْكَرْمَ فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ *

۱۱۶۶۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ *

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُوا الْكَرْمَ وَلَكِنْ قُولُوا الْحَبْلَةَ يَغْنِي الْعِنَبُ *

۱۱۶۸۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ عُلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمَ وَلَكِنْ قُولُوا الْعِنَبَ وَالْحَبْلَةَ *

(۱۷۹) بَابُ حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلَى وَالسَّيِّدِ *

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي كُلُّكُمْ عِبْدُ اللَّهِ وَكُلُّ

باندیاں ہیں بلکہ یوں کہے میرا غلام، میری لونڈی، میرا جوان مرد، اور میری جوان عورت۔

۱۱۷۰۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے، میرا بندہ، کیونکہ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو، البتہ یہ کہے، کہ میرا غلام، اور نہ غلام یوں کہے، میرا رب بلکہ میرا سید کہے۔

۱۱۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ (دوسری سند)، ابو سعید اشج، وکیع، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مردی ہے، اور دونوں حدیثوں میں ہے کہ غلام اپنے سید کو مولیٰ نہ کہے، اور ابو معاویہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے، کہ تم سب کا مولیٰ تو اللہ رب العزت ہے۔

۱۱۷۲۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام، بن منہ ان روایات سے روایت کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کوئی تم میں سے (غلام سے) یوں نہ کہے، اپنے رب کو پانی پلا، اپنے رب کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کرا، اور کوئی تم میں سے کسی کو اپنا رب نہ کہے، بلکہ سید یا مولیٰ کہے، اور کوئی تم میں سے میرا بندہ (۱) اور میری بندی نہ کہے، بلکہ میرا جوان، اور میری جوان عورت، میرا غلام (یہ الفاظ کہے)۔

نَسَائِكُمْ إِمَاءَ اللَّهِ وَلَكِنْ يَقُولُ غُلَامِي وَجَارِيَّتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي *

۱۱۷۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي فَكُلُّكُمْ عَبْدُ اللَّهِ وَلَكِنْ يَقُولَنَّ فِتَايَ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّي وَلَكِنْ يَقُولُ سَيِّدِي *

۱۱۷۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَإِنَّ مَوْلَاكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۱۷۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ اسْتِ رَبِّكَ أَطْعِمَ رَبِّكَ وَصْنِ رَبِّكَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ رَبِّي وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أُمِّي وَلْيَقُلْ فِتَايَ فِتَايَ غُلَامِي *

(۱) اپنے غلام یا باندی کو عبدی، امّی کہنا یا مولیٰ کو ربی کہنا مکروہ تنزیہی اور خلاف اولیٰ ہے حرام اور ناجائز نہیں ہے اس لئے کہ دوسری متعدد روایات میں غلام کے لئے عبدی اور باندی کے لئے امّی کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے غیر کے لئے بھی رب کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ ہاں البتہ بغیر کسی چیز کی طرف نسبت کے مطلقاً ”رب“ کے لفظ کا استعمال اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے غیر اللہ کے لئے کسی نہ کسی چیز کی طرف منسوب ہو کر استعمال ہوتا ہے جیسے رب الارغہ والا، رب المال مال والا وغیرہ۔

باب (۱۸۰) ”میرا نفس خبیث ہو گیا“ کہنے کی ممانعت۔

۱۱۷۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ (دوسری سند) ابو کریب، ابواسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس کاہل اور ست ہو گیا، الفاظ حدیث ابو کریب کے ہیں، اور ابو بکر نے قال کے بجائے عن التبی کہا ہے اور ”لکن“ کا لفظ بھی نہیں بولا۔

۱۱۷۴- ابو کریب، ابو معاویہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۱۷۵- ابو الطاہر، حرملہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل بن حنفی، سہل بن حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا، بلکہ یہ کہے کہ میرا نفس ست اور کاہل ہو گیا۔

(قاومہ)۔ ادب آپ نے ایسے الفاظ کہنے سے ممانعت فرمادی، اور بتلایا کہ اس کے ہم معنی دوسرے الفاظ استعمال کئے جائیں تاکہ گفتگو بھی خباثت سے پاک ہو کر طیب اور پاکیزہ رہے

باب (۱۸۱) مشک کا استعمال، نیز خوشبو اور پھول کو واپس کرنے کی کراہت۔

۱۱۷۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، شعبہ، خلید بن جعفر، ابو نضر، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بی اسرائل میں ایک گھٹلی عورت تھی جو لمبی عورتوں کے ساتھ چلا کرتی تھی، تو اس نے لکڑی کی دو کھڑاویں بنوا کر پہنیں، اور سونے کے خول کی انگوٹھی بنوائی جو بند ہوتی تھی، پھر اس میں

(۱۸۰) بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ خَبِثْتُ نَفْسِي *

۱۱۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِثْتُ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لِقِسْتِ نَفْسِي هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ لَكِنْ * ۱۱۷۴- وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۱۷۵- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرَمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنْفِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ خَبِثْتُ نَفْسِي وَلِيَقُلْ لِقِسْتِ نَفْسِي *

(قاومہ)۔ ادب آپ نے ایسے الفاظ کہنے سے ممانعت فرمادی، اور بتلایا کہ اس کے ہم معنی دوسرے الفاظ استعمال کئے جائیں تاکہ گفتگو بھی خباثت سے پاک ہو کر طیب اور پاکیزہ رہے

(۱۸۱) بَابُ اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَأَنَّهُ أَطْيَبُ الطَّيِّبِ وَ كَرَاهَةُ الرِّيحَانِ وَ الطَّيِّبِ *

۱۱۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي خَلِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَمِيْرَةً تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوْلِيَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَ حَاتَمًا

مشک بھری اور وہ تو بہت ہی عمدہ خوشبو ہے، پھر ان دو عورتوں کے درمیان چلی تو اسے لوگوں نے نہیں پہچانا اور اس نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا، اور شعبہ نے اپنا ہاتھ جھٹک کر اس عورت کے اشارہ کو بتایا۔

(فائدہ)۔ حضور نے مشک کو اطیب الطیب فرمایا، یہی باب کا مقصود ہے، امام نووی فرماتے ہیں کہ مشک پاک ہے اور اس کا استعمال بدن اور کپڑے میں درست ہے، اور ان عورت نے کڑی کی کڑاویں پہن کر لوگوں سے چھپنے کے لئے اپنے کو لمبا کیا، تو یہ جائز ہے۔

۱۱۷۷- حدثنا عمرو بن ہارون، شعبہ، خلید بن جعفر، مسمر، ابو نعمرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا ذکر کیا جس نے اپنی انگوٹھی میں مشک بھری تھی اور مشک تو بہترین خوشبو ہے۔

مِنْ ذَهَبٍ مُّغْلَقٍ مُّطْبَقٍ ثُمَّ حَشَنَهُ مِسْكَاً وَهُوَ أَطْيَبُ الطَّيْبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرَاتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهَا فَقَالَتْ يَبْدِهَا هَكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ*

۱۱۷۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَارُونَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَلِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْمُسْتَمِرِّ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَشَنَتْ خَاتَمَهَا مِسْكَاً وَالْمِسْكَ أَطْيَبُ الطَّيْبِ*

۱۱۷۸- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، زهير بن حرب، مقرئ، سعيد بن أبي أيوب، حميد الله بن أبي جعفر، اعرج، حضرت ابو هريره رضي الله تعالى عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے خوشبودار پھل دیا جائے تو اسے واپس نہ کرے اس لئے کہ اس میں کچھ وزن نہیں ہے اور خوشبودار چھٹی اور پاکیزہ ہے۔

۱۱۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ الْمُقَرَّرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَضَ عَلَيْهِ رِيحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحِيلِ طَيْبُ الرِّيحِ*

۱۱۷۹- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، زهير بن حرب، مقرئ، سعيد بن أبي أيوب، حميد الله بن أبي جعفر، اعرج، حضرت ابو هريره رضي الله تعالى عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے خوشبودار پھل دیا جائے تو اسے واپس نہ کرے اس لئے کہ اس میں کچھ وزن نہیں ہے اور خوشبودار چھٹی اور پاکیزہ ہے۔

۱۱۷۹- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ وَأَبُو طَاهِرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَحْزَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَحْمَرَ اسْتَحْمَرَ بِالنَّارِ غَيْرَ مَطْرَأَةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ النَّارِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَحْمِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ*

(فائدہ)۔ مردوں کو جمعہ اور عید اور مجالس ذکر اور علم میں خوشبو لگانا مستحب ہے، مگر مردوں کی خوشبو وہ ہے کہ خوشبو محسوس ہو لیکن رنگت ظاہر نہ ہو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الشَّعْرِ (۱)

۱۱۸۰۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شریڈ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے پیچھے سوار ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا، کیا تجھے امیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار یاد ہیں، میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا سناؤ، میں نے ایک بیت پڑھا، آپ نے فرمایا اور پڑھ، میں نے اور پڑھا، آپ نے فرمایا، اور پڑھ، یہاں تک کہ میں نے سو بیت پڑھے۔

۱۱۸۱۔ زہیر بن حرب، احمد بن عبدہ، ابن عیینہ، ابراہیم بن میسرہ، عمرو بن شریڈ، یعقوب بن عاصم، شریڈ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۱۱۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، معتمر بن سلیمان (دوسری سند) زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن عبد الرحمن، عمرو بن شریڈ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شعر پڑھنے کے لئے کہا، اور ابراہیم بن میسرہ کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا، ابو الصلت مسلمان ہونے کے

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَدَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةِ ابْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيَ فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيَ ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيَ حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ *

۱۱۸۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ جَمِيعٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الشَّرِيدِ أَوْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ الشَّرِيدِ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ رَدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَذَكَرَ بَعْثِلِي *

۱۱۸۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَنْشَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْثِلِ

(۱) اشعار دو قسم کے ہیں متحسن، مذموم۔ متحسن اشعار وہ ہیں جن کا مضمون اچھا ہو جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا مضمون، مدح رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مضمون، اسی طرح نیکی یا باتوں پر مشتمل اشعار۔ اور مذموم اشعار وہ ہیں جن کا مضمون اچھا نہ ہو جیسے شرک کیہ اور کفریہ مضمون، فسق و فجور پر مشتمل مضمون یا جھوٹا مضمون، عورتوں اور مردوں کے عشق پر مشتمل مضمون یا ناحق کسی انسان کی جھوٹ پر مشتمل مضمون۔ اسی طرح اشعار میں بہت زیادہ انتہاک بھی مذموم ہے۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ إِنَّ كَادَ يُسْلِمُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِي شِعْرِهِ *

قریب ہو گیا تھا، ابن مہدی کی روایت میں ہے کہ اس کے اشعار میں اس کے اسلام کا اظہار تھا۔

(فائدہ) امیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں اقرار توحید اور حشر کا بیان تھا، اس لئے آپ نے اس کا سنا پسند کیا، باقی جن اشعار میں فحش گوئی اور بے ہودگی ہو، ان کا سننا درست نہیں ہے۔

۱۱۸۳- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ جَمِيعًا عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمْتُ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ *

۱۱۸۳- محمد بن حاتم بن میمون، ابن مہدی، سفیان، عبد الملک بن عمیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ شاعروں کے کلام میں سب سے زیادہ سچا کلام لبید کا ہے۔

”ماسواحق کے ہر شے لغو ہے“

۱۱۸۴- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ *

۱۱۸۴- محمد بن حاتم بن میمون، ابن مہدی، سفیان، عبد الملک بن عمیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاعروں کے کلام میں سچا کلام لبید کا ہے۔

”ماسواحق کے ہر شے لغو ہے“

اور امیہ بن ابی الصلت تو اسلام لانے کے قریب تھا۔

(فائدہ) علامہ قسطلانی فرماتے ہیں کہ امیہ بن ابی الصلت شعر امیہ سے تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اسے اطلاع ہوئی لیکن حضور پر ایمان لانے کی توفیق نہ ہوئی، اور اس کے اکثر اشعار توحید پر مشتمل تھے، شیخ بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ لبید بن ربیعہ العامری الصحابی ہیں، اور ۱۵۱ سال کی عمر ابی اور خلافت عثمان میں انتقال فرمایا، اور علامہ قسطلانی کتاب الادب میں فرماتے ہیں کہ لبید صحابی ہیں اور بڑے عرب شعراء میں سے ہیں، بنو جعفر کے لوگ جب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اس وقت یہ بھی تشریف لائے اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۱۱۸۵- وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَادَ ابْنُ

۱۱۸۵- ابن ابی عمر، سفیان، زائدہ، عبد الملک بن عمیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاعر کے قول میں سب سے سچا مصرعہ یہ ہے ”الاکل شئی ماعلا اللہ باطل“، اور ابن ابی الصلت قریب تھا کہ مسلمان ہو جاتا۔

أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسَلِّمَ *

۱۱۸۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعْرَاءُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ *

۱۱۸۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةٌ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ مَا زَادَ عَلَى ذَلِكَ *

۱۱۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِي جَوْفَ الرَّجُلِ قَبِيحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِلَّا أَنْ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ يَرِيهِ *

۱۱۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِي جَوْفَ أَحَدِكُمْ قَبِيحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا *

۱۱۹۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا

۱۱۸۶- محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الملک بن عمیر، ابی سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا شعراء کے کلام میں سب سے سچا بیت یہ ہے ”الا کل شئی ما خلا اللہ باطل“۔

۱۱۸۷- یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریا، اسرائیل، عبد الملک بن عمیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ شاعروں کے کلام میں سب سے سچا شعر لبید کا یہ کلمہ ہے ”الا کل شئی ما خلا اللہ باطل“ اور اس پر زائد نہ کرتے۔

۱۱۸۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص، ابو معاویہ (دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، (تیسری سند) ابو سعید اشجعی، وکیع، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آدمی کے پیٹ میں پیپ بھر جائے اور اس کا پیٹ سڑ جائے تو اس سے بہتر ہے کہ پیٹ کے اندر شعر بھرے۔

۱۱۸۹- محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، یونس بن جبیر، محمد بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کے پیٹ میں پیپ بھری ہو، جس سے پیٹ سڑ جائے، پیٹ میں شعر بھرنے سے بہتر ہے۔

۱۱۹۰- قتیبہ بن سعید ثقفی، لیث، ابن الہادی، یحییٰ مولیٰ

مصعب بن الزہیر، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام عرج میں جا رہے تھے کہ سامنے سے ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان کو چلا لو، یا فرمایا شیطان کو روک لو، آدمی کے پیٹ میں پیپ بھر جانا، اشعار بھرنے سے بہتر ہے۔

لَيْثٌ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ يُحْسَنَ مَوْلَى مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرَجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا *

(فائدہ) یعنی شعر خوانی میں ایسا مصروف ہو جائے کہ قرآن و حدیث اور علوم شریعہ سے بے خبر ہو جائے، باقی اگر ان امور کے ساتھ کچھ اشعار بھی پڑھ لے اور وہ بھی برس نہ ہوں تو پھر کسی قسم کی قباحت نہیں ہے کیونکہ شعر بھی ایک ایسا کلام ہے کہ اس کا عمدہ، عمدہ اور برا، برا ہے، احادیث بالانے دونوں پہلوؤں کو متنبہ کر دیا۔

باب (۱۸۲) نزد شیر یعنی چوسر کی حرمت۔

۱۱۹۱۔ زہیر بن حرب، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، عیینہ، علقمہ بن مرہ، سلیمان بن بریدہ، حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چوسر کھلا اس نے اپنا ہاتھ گویا سور کے گوشت اور اس کے خون سے رنگے۔

(۱۸۲) بَابُ تَحْرِيمِ اللَّعِبِ بِالزَّرْدَشِيرِ *
۱۱۹۱ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالزَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمٍ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ *

(فائدہ) چوسر باجماع علمائے کرام حرام ہے، امام مالک فرماتے ہیں کہ شطرنج چوسر سے بھی بدتر ہے اور وہ عبادت سے غافل کر دیتی ہے اور جامع صغیر میں حدیث ہے کہ شطرنج کھیلنے والا طہوعن ہے اور اس کو دیکھنے والا سور کے گوشت کھانے والے کے برابر ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الرُّوَايَا

۱۱۹۲۔ عمرو بن ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، ابن عیینہ، زہری، ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ میں خواب دیکھا تھا تو میری بخاری کی حالت ہو جاتی تھی، مگر میں کپڑے نہیں اوڑھتا تھا، یہاں تک کہ ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

۱۱۹۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرُّوَايَا أَغْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أَزْمِلُ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا

وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے، لہذا جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھو کے اور اللہ سے اس کے شر کی پناہ مانگے تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۱۱۹۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، محمد بن عبد الرحمن، عبد ربہ، یحییٰ بن سعید، محمد بن عمرو بن علقمہ، ابو سلمہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور حسب سابق حدیث بیان کی اور انہوں نے اپنی حدیث میں ابو سلمہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا ”کنت اری الرویا اعری منها غیر انی لا ازلم“

۱۱۹۴۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور دونوں روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ میری بخار کی حالت ہو جاتی، باقی یونس کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا، اپنی نیند سے بیدار ہو تو بائیں جانب تین مرتبہ تھو کے۔

۱۱۹۵۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنبل، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، ابو سلمہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہے، لہذا جب کوئی تم میں سے ایسی چیز خواب میں دیکھے کہ جسے ناپسند کرے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھو کے اور اس کے شر سے پناہ مانگے، تو وہ نقصان نہیں دے گا، ابو سلمہ کہتے ہیں میں بسا اوقات ایسا خواب دیکھتا جو مجھے پہلے سے بھی بھاری ہو تا، جب سے میں نے یہ حدیث سنی مجھے پرواہ نہیں رہی۔

قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ *

۱۱۹۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ وَعَبْدُ رَبِّهِ وَيَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عُلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِمْ قَوْلَ أَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ أَرَى الرَّؤْيَا أَعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أَزْمَلُ *

۱۱۹۴۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَعْرَى مِنْهَا وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ فَلْيَنْفُثْ عَلَى يَسَارِهِ حِينَ يَهْبُ مِنْ نَوْمِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبِ بْنِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ بَلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرَّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ حَبْلِ هَوٍ إِلَّا أَنْ

سَمِعْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَمَا أَبَالِيهَا *

۱۱۹۶- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمُحٍ عَنْ
الْليثِ بْنِ سَعْدٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُغْنِي التَّقْفِيَّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو
بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ
التَّقْفِيَّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرَّؤْيَا
وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَأَبْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ أَبِي
سَلَمَةَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ رُمُحٍ فِي
رَوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَيَحْتَوِلُ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي
كَانَ عَلَيْهِ *

۱۱۹۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ
رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالرَّؤْيَا
السُّوءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فِكْرَةً مِنْهَا
شَيْئًا فَلْيَبْتَغِ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ
الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُغَيِّرُ بِهَا أَحَدًا فَإِنْ رَأَى
رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبَشِّرْ وَلَا يُغَيِّرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ *

۱۱۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ
وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى
الرَّؤْيَا تُمْرَضُنِي قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَأَنَا
كُنْتُ لَأَرَى الرَّؤْيَا تُمْرَضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا
الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ

۱۱۹۶- القتیبہ بن سعید، محمد بن ریح، لیث بن سعد، (دوسری سند)
ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الوہاب ثقفی، (تیسری سند) ابو بکر بن
ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ
روایت مروی ہے، اور ثقفی کی روایت میں ابو سلمہ کا قول کہ
میں ایسا خواب دیکھتا تھا، مذکور ہے، باقی لیث اور ابن نمیر کی
روایت حدیث کے اختتام تک ابو سلمہ کا قول مذکور نہیں، باقی
ابن ریح کی حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ اس کروٹ سے پھر
جائے جس پر لیٹا ہوا ہے۔

۱۱۹۷- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عبد ربہ
بن سعید، ابو سلمہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا
نیک خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی
طرف سے، لہذا جب کوئی خواب دیکھے اور اس میں کسی چیز کو برا
سمجھے تو بائیں جانبیں تین مرتبہ تھو تھو کرے اور اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم کہے، اب وہ خواب اسے نقصان نہیں دے گا، اور
وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے، اور اگر اچھا خواب ہو تو خوش
ہو، اور دوست ہی سے اسے بیان کرے۔

۱۱۹۸- ابو بکر بن خلاد الباہلی، احمد بن عبد اللہ بن حکم، محمد بن
جعفر، شعبہ، عبد ربہ بن سعید، حضرت ابو سلمہ بیان کرتے ہیں
کہ میں بسا اوقات ایسے خواب دیکھتا تھا کہ پیار ہو جاتا تھا، پھر میں
ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، انہوں نے کہا میرا بھی یہی
حال تھا، یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے
ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو دوست کے
علاوہ کسی کے بیان نہ کرے اور جب برا خواب دیکھے تو بائیں

جانب تین مرتبہ تھو کے اور شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، اور کسی سے بیان نہ کرے (۱)، تو اس صورت میں وہ خواب اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

فَلَا يُحَدِّثُ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَقْلُ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ *

۱۱۹۹۔ تمیمہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) ابن ریح، لیث، ابوالثریر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے کہ جسے برا سمجھے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھو کے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی تین مرتبہ پناہ مانگے اور جس کروٹ پر لیٹا ہو، اس سے پھر جائے۔

۱۱۹۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَتَوَقَّعْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ *

۱۲۰۰۔ محمد بن ابی عمر کی، عبد الوہاب ثقفی، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب زمانہ یکساں ہو جائے (۲) یا قیامت قریب آجائے تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہ ہوگا، اور تم میں سے سب سے سچا خواب اس کا ہوگا جو باتوں میں سب سے سچا ہوگا، اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس جزو میں سے ایک جزو ہے اور خواب تین قسم کا ہوتا ہے، ایک نیک خواب جو اللہ کی طرف سے خوشخبری ہے، دوسرا رنج والا خواب جو شیطان سے ہے، اور تیسرے جو اپنے دل کا خیال ہو تو جب کوئی تم سے برا خواب دیکھے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور لوگوں سے بیان نہ کرے، اور میں خواب میں بیڑیاں پہننا اچھا سمجھتا ہوں، اور گلے میں طوق براہ اور بیڑیاں دیکھنا دین کی ثابت قدمی ہے، راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ یہ کلام

۱۲۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُرُ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِيبٌ وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعُونَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَرُؤْيَا تَحْزِينٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءَ نَفْسَهُ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقْلُ فَلْيَصَلْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَأَحَبُّ الْقَيْدِ وَأَكْرَهُ الْعُلَى وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي النَّحْدِثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ

(۱) ناپسندیدہ خواب دکھائی دے تو اس وقت کیا کیا جائے؟ احادیث سے چھ چیزیں معلوم ہوتی ہیں (۱) اس برے خواب سے پناہ مانگے (۲) شیطان سے پناہ مانگے (۳) بائیں جانب تھو کے (۴) اپنی کروٹ بدل لے (۵) دو رکعت نماز پڑھے (۶) کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرے۔ (۲) حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جب زمانہ قریب ہوگا تو مسلمان کے اکثر خواب سچے ہوں گے۔ قریب زمانہ سے کیا مراد ہے اس بارے میں کئی قول ہیں (۱) اوقات کے اعتبار سے رات دن برابر ہوں (۲) قریب قیامت مراد ہے (۳) دنوں کا جلدی گزرنے کا مراد ہے یہ بھی قیامت کے قریب ہوگا کہ سال مہینے کی طرح مہینہ ہفتے کی طرح اور ہفتہ ایک دن کی طرح ہوگا۔

سیرین *

حدیث کا حصہ ہے یا ابن سیرین کی تفسیر ہے۔

۱۲۰۱۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے بیڑیاں دیکھنا پسند ہے اور طوق پہننے کو برا جاتا ہوں، اور بیڑی کی تعبیر دین میں مضبوطی ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چمپالیں حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۰۲۔ ابو الریح، حماد بن زید، ایوب، ہشام، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب قیامت قریب آجائے گی، اور بقیہ روایت بیان کی مگر اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں ہے۔

۱۲۰۳۔ اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، یواسطہ اپنے والد، قتادہ، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی روایت میں اس جملہ کو کہ میں طوق کو پسند نہیں کرتا، مندرج کر دیا ہے، اور روایت کے آخر میں خواب کا نبوت کے چمپالیں حصوں میں سے ایک حصہ ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۲۰۴۔ محمد بن ثقی، ابن ہشام، محمد بن جعفر، ابو داؤد۔

(دوسری سند) زبیر بن حرب، عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ۔ (تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ، یواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک، حضرت عبادہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کا خواب نبوت کے چمپالیں حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۰۵۔ عبید اللہ بن معاذ، یواسطہ اپنے والد، شعبہ ثابت بنانی،

۱۲۰۱۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَيُغْشِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ *

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّيْعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهَيْشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) یعنی یہ روایت (محمد بن سیرین کی اصطلاح میں) موقوف ہے۔

۱۲۰۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَذْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الرُّؤْيَا جُزْءًا مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ *

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ *

۱۲۰۵۔ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۲۰۶۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک مومن کا خواب نبوت کے چھایس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۰۷۔ اسماعیل بن غلیل، علی بن مسہر، اعمش، (دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا اور کوئی اس کے لئے دیکھے، اور ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ نیک خواب نبوت کے چھایس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر، بواسطہ اپنے والد، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھایس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۰۹۔ محمد بن ثنیٰ، عثمان بن عمر، علی بن مبارک (دوسری سند) احمد بن محمد، عبدالصمد، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۲۱۰۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، عبد اللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبَغِي ذَلِكَ *

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتِّهِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ *

۱۲۰۷۔ وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا أَوْ تَرَى لَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتِّهِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ *

۱۲۰۸۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتِّهِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ *

۱۲۰۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَغْنِي ابْنِ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَغْنِي ابْنِ شَدَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۲۱۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَتَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبَغِي حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ *

۱۲۱۱- اَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ابُو اسامه-

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۱۲- ابن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۲۱۳- قتیبہ، ابن ریح، لیث بن سعد (دوسری سند) ابن رافع، ابی ابی ذئب، ضحاک بن عثمان، نافع سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی لیث کی روایت میں ہے کہ نافع نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ابن عمرؓ نے نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہونا بتایا ہے۔

۱۲۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ *

۱۲۱۲- وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُغَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهِذَا الْإِسْنَادُ *

۱۲۱۳- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنْ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ بِهِذَا الْإِسْنَادُ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ بعض روایات میں چالیس کا اور بعض میں پچاس کا، اور بعض میں چھپیس کا مذکور ہے، ممکن ہے کہ یہ اختلاف خواب دیکھنے والوں کے اختلاف کی بنا پر ہے، امام بکری نے اسی جانب اشارہ کیا ہے، قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ مومن کا خواب نبوت کے چھپالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور فاسق کاستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے، خطاب نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تیس برس تک وحی آتی رہی، اس بنا پر خواب چھپالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۲۱۴- ابوالریح سلیمان بن داؤد و حنک، حماد بن زید، ایوب، ہشام، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا، اس لئے شیطان میری صورت میں مثل نہیں ہو سکتا۔

۱۲۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهَشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي *

(فائدہ) ابن ہاتلانی فرماتے ہیں، مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہ خواب صحیح ہے لغو نہیں ہے، اور نہ شیطان کے اغواء ہے، خواہ آپ کو کسی حلیہ میں دیکھے، اور شیطان کو اس بات کی قدرت نہیں دی گئی کہ آپ کی صورت میں متمثل ہو سکے، اگر یہ قوت اس کو دے دی جاتی تو حق اور باطل میں امتیاز نہ رہتا۔

۱۲۱۵- ابوالطاهر، حرمہ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے

۱۲۱۵- وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

تھے کہ جو شخص مجھے خواب میں دیکھے، وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا، یا اس نے گویا مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا، ابوسلمہ بیان کرتے ہیں، کہ ابوقادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے سچ دیکھا۔

(قائد) یعنی دیوای زندگی میں اگر میری زیارت سے مشرف نہیں ہوا، تو آخرت میں مجھے ضرور دیکھے گا۔

۱۲۱۶۔ زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابن انی الزہری اپنے چچا سے دونوں حدیثیں اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں، جس طرح سے کہ یونس سے روایت مروی ہے۔

۱۲۱۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) ابن ریح، لیث، ابوالزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے مجھے خواب میں دیکھا، بے شک اس نے مجھے دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا اور جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے، کیونکہ شیطان خواب میں اس سے کہتا ہے۔

۱۲۱۸۔ محمد بن حاتم، روح بن زکریا، ابوالزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے بے شک مجھے دیکھا، اس لئے کہ شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ وہ میری صورت میں متمثل ہو سکے۔

۱۲۱۹۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) ابن ریح، لیث، ابوالزہیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک بدوی آیا اور کہنے لگا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر بکٹ گیا اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں، آپ نے اسے جھڑکا اور فرمایا، کہ

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَانِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَأَمَّا رَأَانِي فِي الْيَقَظَةِ لَا يَمْتَلِ الشَّيْطَانُ بِي وَقَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَانِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ *

۱۲۱۶۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَمِّي فَذَكَرَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا بِإِسْنَادَيْهِمَا سَوَاءً مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ *

۱۲۱۷۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَانِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَانِي إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَمْتَلِ فِي صُورَتِي وَقَالَ إِذَا حَلَمْتُ أَحَدَكُمْ فَلَا يُغْبِرْ أَحَدًا بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ *

۱۲۱۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَانِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَانِي فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَشَبَّهُ بِي *

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِأَعْرَابِي حَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي حَلَمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ فَأَنَا أَتْبَعُهُ فَوَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا تُخْبِرُ بَتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ *

(فائدہ) بذریعہ وحی آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ خواب لغو ہے، ورنہ سر کٹنے کی تعبیر حکومت یا دولت میں خلل واقع ہوتا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲۲۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹا گیا اور وہ لڑھکتا ہوا چارہا ہے اور میں اس کے پیچھے چارہا ہوں، آپ نے فرمایا کہ شیطان خواب میں جو تیرے ساتھ کھیلتا ہے، وہ لوگوں سے مت بیان کر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اس کے بعد آپ خطبہ میں فرما رہے تھے، کہ کوئی تم میں سے اس چیز کو بیان نہ کرے، جو شیطان اس کے ساتھ خواب میں کھیلے۔

۱۲۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوسعیدؓ، وکیع، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خواب دیکھا ہے جیسا کہ میرا سر کاٹ گیا ہے، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور ارشاد فرمایا، کہ جب تم میں سے کسی کے ساتھ خواب میں شیطان کھیلے تو کسی سے بیان نہ کرے، اور ابو بکر کی روایت میں ”اذا لعب باحدکم“ کے الفاظ ہیں اور شیطان کا ذکر نہیں ہے۔

۱۲۲۲۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا (دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ

۱۲۲۰۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي ضُرِبَ فَتَخْرُجُ فَاتَشَدُّدْتُ عَلَى أَثَرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَا تَحْدِثِ النَّاسَ بَتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَخْطُبُ فَقَالَ لَا يُحَدِّثَنَّ أَحَدُكُمْ بَتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ *

۱۲۲۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ إِذَا لَعِبَ بِأَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطَانُ *

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي

حَزَمَلَهُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ
عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطِفُ السَّمَنُ
وَالْعَسَلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ
فَالْمُسْتَكْبِرُ وَالْمُسْتَقْبِلُ وَأَرَى سَبَبًا وَأَصْلًا مِنَ
السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ
نُمْ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا نُمْ أَخَذَ بِهِ
رَجُلٌ آخَرَ فَعَلَا نُمْ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَانْقَطَعَ
بِهِ نُمْ وَوَصَلَ لَهُ فَعَلَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ
بِأَبِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَدْعَنِي فَلَا أُعْبِرُهَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُرْهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ
أَمَّا الظِّلَّةُ فَظِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ
السَّمَنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلَيْسَهُ وَأَمَّا مَا
يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ فَالْمُسْتَكْبِرُ مِنَ الْقُرْآنِ
وَالْمُسْتَقْبِلُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَأَصْلُ مِنَ السَّمَاءِ
إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ
فَيُعْلِيكَ اللَّهُ بِهِ نُمْ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ
فَيَعْمَلُو بِهِ نُمْ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَيَعْمَلُو بِهِ نُمْ
يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَيَنْقَطِعُ بِهِ نُمْ يَوْصَلُ لَهُ
وَيَعْمَلُو بِهِ فَأَخْبَرَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ
أَصَبْتُ كَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ
فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِي مَا الَّذِي

بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور
عرض کیا یا رسول اللہ میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ
ایک ابر کے ٹکڑے سے کچی اور شہد ٹپک رہا ہے، لوگ اسے اپنی
پلوں سے لیتے ہیں، کوئی کم لیتا ہے اور کوئی زیادہ، اور میں نے
دیکھا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹکی، آپ اسے پکڑ کر
اوپر چڑھ گئے، پھر آپ کے بعد ایک آدمی نے اسے پکڑا، وہ بھی
اوپر چڑھ گیا، پھر ایک اور شخص نے اسے قتلہا، وہ بھی اوپر چڑھ
گیا، پھر ایک آدمی نے اسے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی، پھر جڑ کی اور وہ
بھی اوپر چلا گیا، یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں،
مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے دیجئے، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اس کی تعبیر بیان کرو، حضرت ابو بکر
نے فرمایا کہ وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے، اور کچی اور شہد سے قرآن
کریم کی حلاوت اور نرمی مراد ہے اور وہ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں تو
بعض کو قرآن کریم زیادہ یاد ہے اور بعض کو کم، اور رسی جو
آسمان سے زمین پر لٹکی تو وہ دین حق ہے، جس پر آپ ہیں اور
پھر خدا اسی دین پر آپ کو بلائے گا، آپ کے بعد ایک اور شخص
اس کو قتلہا گا وہ بھی اسی طرح چڑھ جائے گا، پھر ایک اور
آدمی قتلہا گا اس کا بھی یہی حال ہوگا، اس کے بعد اسے ایک
اور شخص قتلہا گا اور کچھ غلط واقع ہو جائے گا، لیکن یہ غلط
ختم ہو جائے گا اور وہ آدمی بھی اوپر چڑھ جائے گا، یا رسول اللہ
میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے بتائیے کہ میں نے
ٹھیک تعبیر بیان کی ہے یا غلط، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، تم نے ٹھیک بیان کیا، اور کچھ غلط، حضرت ابو بکر نے
عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم بتلائیے کہ میں نے کیا غلطی (۱)

(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا غلطی ہوئی، دو وجوہوں سے متعین یہ ہے کہ اس غلطی کی تعین میں غور و خوض نہ کیا
جائے۔ ایک اس وجہ سے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ اور مقام پوری امت سے اعلیٰ ہے تو کسی اور (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کی ہے، آپ نے فرمایا قسم مت دو۔

أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمُ *

(فائدہ) اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہوگا، اس لئے آپ نے غلطی بیان نہیں کی، اور غلطی بظاہر یہ تھی کہ شہد سے مراد قرآن کریم اور کبھی سے مراد حدیث ہے، والیٰ هذا اشار الطحاوی کذا فی النووی، مگر مترجم کہتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے خلفاء ثلاثہ کے نام بیان نہیں کئے، اسی جانب اشارہ ہوگا۔

۱۲۲۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب احد سے واپس ہوئے تو آپ کے پاس ایک شخص آیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اس رات خواب میں ایک بدلی دیکھی کہ جس سے کبھی اور شہد ٹپک رہا تھا، اور بقیہ روایت یونس کی حدیث کی طرح ہے۔

۱۲۲۴۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت مروی ہے، عبد الرزاق بیان کرتے ہیں کہ معمر کبھی حضرت ابن عباس کا نام لیتے اور کبھی حضرت ابو ہریرہؓ کا کہ انہوں نے بیان کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں نے آج رات ایک بدلی دیکھی، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۲۲۵۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، محمد بن کثیر، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے فرماتے ہیں، کہ جس آدمی نے تم سے خواب دیکھا ہے وہ بیان کرے، میں اس کی تعبیر دوں گا، ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا ہے، بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

۱۲۲۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرِّفَهُ مِنْ أُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطِفُ السَّمَنَ وَالْفَسَلَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ * ۱۲۲۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ أَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظِلَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ *

۱۲۲۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقْصُصْهَا أَغْبَرَهَا لَهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ ظِلَّةً بَنَحُو حَدِيثِهِمْ *

(بقیہ گزارشہ صفحہ) کے لئے تعین کے ساتھ اس غلطی کی تعین کا دعویٰ کرنا ممکن نہیں ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود حضرت صدیق اکبرؓ کے پوچھنے پر اسے ظاہر نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ اس کا مخفی رکھنا ہی بہتر سمجھا گیا تو اس لئے بھی اس کی تعین کر کے اسے ظاہر کرنا مناسب نہیں ہے۔

۱۱۲۶۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ میں نے ایک رات دیکھا جیسا کہ سونے والا دیکھتا ہے جیسا کہ ہم عقبہ بن رافع کے مکان میں ہیں، سو ہمارے سامنے ترچھوہارے لائے گئے، جس قسم کے چھوہاروں کو ابن طاب بولتے ہیں، تو میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ ہمیں دنیا میں بلندی حاصل ہوگی، اور آخرت میں نیک انجام ہوگا، اور یقیناً ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے۔

(فائدہ)۔ آپ نے یہ تعبیر الفاظ سے نکالی، معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ لفظ سے مطلب اخذ کرے۔

۱۱۲۷۔ نصر بن علی جعفی، بواسطہ اپنے والد، صخر بن جویریہ، مانع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے خواب میں ایسا محسوس ہوا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، اس وقت مجھے (مسواک لینے کے لئے) دو شخصوں نے پکڑا، ایک ان میں براقا، تو میں نے چھوئے کو مسواک دے دی، تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو تو میں نے بڑے کو دے دی (شیخ ابی فرماتے ہیں کہ بڑے کو مقدم رکھنا بھی سنت ہے)۔

۱۱۲۸۔ ابو عاصم اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کم سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ یا مقام ہجر کی طرف گیا لیکن وہ مدینہ منورہ نکلا، جسے یرب بھی بولتے ہیں، اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلواریں ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی، تو اس کی تعبیر احد کے دن مسلمانوں کی شہادت نکلی، میں نے تلواریں کو ویسے ہی ہلایا تو وہ ویسے ہی ثابت ہو گئی، پہلے سے اچھی، اس کی تعبیر یہ نکلی کہ اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہو گئی، اور میں

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَّانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَوَى النَّارِ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأَتَيْنَا بَرَطِبَ مِنْ رُطْبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرُّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ *

۱۲۲۷۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكَ بِسِوَاكَ فَحَدَّثَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأَوَّلْتُ السَّوَّاءَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبْرٌ فَلَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ *

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَتَقَارَبًا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَحْلٌ فَذَهَبَ وَهَلْبِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَرْبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ

نے اسی خواب میں گائیں بھی دیکھیں، اور اللہ تعالیٰ ہی خیر فرمانے والا ہے، یہ وہ لوگ تھے مسلمانوں کے جو احد کے دن کام آئے، اور خیر سے مراد وہ خیر تھی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد بھیجی، اور اس سچائی کا ثواب جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کے مقام کے بعد عطا فرمایا۔

۱۲۲۹۔ محمد بن سہل ثقفی، ابو الیمان، شعب، عبد اللہ بن ابی حسین، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسیلہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ منورہ آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد اپنی خلافت مجھے دیدیں تو میں ان کی پیروی کرتا ہوں، مسیلہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے بہت سے آدمی لے کر آیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے، اور آپ کے ساتھ ثابت بن شماس تھے اور آپ کے ہاتھ میں لکڑی کا ایک ٹکڑا تھا، آپ مسیلہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس ٹھہرے اور فرمایا، اے مسیلہ اگر تو مجھ سے لکڑی کا یہ ٹکڑا مانگے تو نہیں دوں گا اور میں خدا کے حکم کے ساتھ تیرے ہارے میں کچھ کرنے والا نہیں اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے قتل کرے گا اور میں تجھے وہی سمجھتا ہوں جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے، اور یہ ثابت میری طرف سے تجھے جواب دیں گے، پھر آپ چلے گئے، ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جملہ کا مطلب دریافت کیا کہ میں تجھے وہی خیال کرتا ہوں کہ جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سو رہا تھا کہ میں نے ہاتھوں میں سونے کے دو ٹکڑے دیکھے تو وہ مجھے برے معلوم ہوئے، خواب ہی میں مجھے حکم ہوا کہ میں ان کو پھونک دوں، میں نے پھونکا تو وہ دونوں اڑ گئے، میں نے ان کی تعبیر لی کہ وہ دونوں جھوٹے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے، ایک ان میں صاحب صنعاء والا نسی

اللہ بہ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقْرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أَحَدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدَ وَتَوَابُ الصَّدَقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ *

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ فَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ ابْنِ شِمَاسٍ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً حَرِيدَةٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَغْطَيْتُكَهَا وَلَنْ أَتَعَدَّى أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَذْبَرْتَ لَيَغْفِرَنَّكَ اللَّهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرَيْتُ فِيكَ مَا أُرَيْتُ وَهَذَا ثَابِتٌ يُحْيِيكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرَيْتُ فِيكَ مَا أُرَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاهْمَنِي شَأْنُهُمَا فَأَوْحَى إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنْ انْفُخْهُمَا فَفَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوْلَتْهُمَا كَذَابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْغَنَسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ *

ہے، اور دوسرا ایمانہ والا مسلمان کذاب ہے۔

(فائدہ) ابوالاسود عسی کذاب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی غیر دوزیبلی کے ہاتھوں سے مارا گیا، اور مسلمان کذاب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا، اصحابِ تعمیر نے لکھا ہے کہ مرد اگر خواب میں عورتوں کا زیور پہنے ہوئے دیکھے تو یہ بڑی چیز ہے، مگر گلے میں ہنسی دیکھنے کا مطلب عمدہ خدمت ملنے کی دلیل ہے، اور پاؤں میں گجرے دیکھنا یہ قید ہونے پر دلالت کرتا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲۳۰۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سو رہا تھا، میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ڈالے گئے، وہ مجھے بھاری لگے اور مجھے رنج ہوا، تب اللہ نے مجھے ان پر پھونک مارنے کا حکم دیا، میں نے پھونکا وہ دونوں چلے گئے، اس کی تعمیر میں نے یہ لی کہ یہ دونوں کذاب ہیں جن کے درمیان میں ہوں، ایک صنعاء کا رہنے والا اور دوسرا ایمانہ کا۔

۱۲۳۱۔ محمد بن بشر، وہب بن جریر، یونس ابن اسحاق، ابو ہریرہ، ابو ہریرہ، حضرت عمرہ بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے، اور فرماتے، تم میں سے کسی نے گذشتہ رات کوئی خواب دیکھا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الفضائل

باب (۱۸۳) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مبارک کی فضیلت اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا۔

(۱۸۳) بَاب فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النَّبُوَّةِ *

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْغَطَارِذِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا *

۱۲۳۲۔ محمد بن مہران الرازی، محمد بن عبد الرحمن بن سہم، ولید بن مسلم، اوزاعی، ابو عمار، حضرت وائلہ بن اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ رب العزت نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا، اور قریش کو کنانہ میں سے چنا، اور قریش میں سے بنی ہاشم کا انتخاب کیا اور پھر بنی ہاشم میں سے میرا انتخاب فرمایا ہے۔

۱۲۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ۔ یحییٰ بن ابی بکر، ابراہیم بن طہمان، ساک بن حرب، حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اس پتھر کو پچھانتا ہوں کہ جو مکہ مکرمہ میں نبوت کے قبل مجھے سلام کیا کرتا تھا اور اسے اب بھی پچھانتا ہوں۔

(۵) روایت اولیٰ سے صاف طور پر بزبان اقدس، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت ثابت ہے اور اس کی فضیلت اور شرافت ثابت ہوتی ہے۔

باب (۱۸۴) تمام مخلوقات میں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں۔

۱۲۳۴۔ حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن زیاد، اوزاعی، ابو عمار، عبد اللہ بن فروخ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں اور سب سے قبل میری قبر شق ہوگی اور سب سے پہلے (۱) میں شفاعت

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ جَمِيعًا عَنْ الْوَلِيدِ قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَىٰ قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَىٰ مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ *

۱۲۳۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ *

(۱۸۴) بَاب تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ *

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا هِشَلُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ زَيْدٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدٌ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ

(۱) حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے تمام افراد انبیاء، غیر انبیاء پر اپنی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا "لَا تَهْتَلُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ" کہ انبیاء کے مابین ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔ محدثین فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ ارشاد تو اضعاف و در حقیقت آپ ہی سب سے افضل ہیں۔ یاروکنے سے مقصود ایسی فضیلت دینے سے روکنا ہے جو دوسرے انبیاء کی تحقیر کا باعث بنے یا فتنہ و فساد کا باعث بنے کہ کسی نبی کی فضیلت اس اعزاز سے بیان نہ کر دو کہ جس سے دوسرے نبی علیہ السلام کی تحقیر ہو۔

کردوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

الْقَبْرِ وَأَوَّلُ شَفَاعَةٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ *

(فائدہ) اگرچہ آپ دنیا و آخرت میں تمام اولاد کے سردار ہیں، مگر دنیا میں کافروں و منافق آپ کی سرداری کے منکر ہیں، اور آخرت میں آپ کی سرداری کا کوئی منکر نہ ہوگا، اور تمام اولاد آدم موجود ہوگی تو آپ کی سرداری بخوبی روشن ہو جائے گی، امام نووی فرماتے ہیں کہ اہل سنت و الجماعت کا یہ مسلک ہے کہ انسان ملائکہ سے افضل ہے، اور آپ تمام انسانوں کے سردار ہیں، چنانچہ صاف طور پر ظاہر ہو گیا کہ آپ بشر ہیں اور تمام مخلوقات سے افضل ہیں۔

باب (۱۸۵) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات۔

(۱۸۵) بَاب فِي مُعْجَزَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۳۵۔ ابو الریح سلیمان بن داؤد العنقی، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لئے پانی مانگا، تو ایک پھیلا ہوا پیالہ لایا گیا، لوگ اس میں سے وضو کرنے لگے، میں نے اندازہ کیا تو ساتھ سے لے کر اسی آدمیوں نے وضو کیا، اور میں پانی کو دیکھ رہا تھا کہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔

۱۳۳۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّيْحِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَنْقِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَاءٍ فَأَتَانِي بِقَدَحٍ رَخِירَاجٍ فَحَعَلَ الْفَوْمُ يَتَوَضَّئُونَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السَّيْنِ إِلَى الْفَمَايْنِ قَالَ فَحَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ *

۱۳۳۶۔ اسحاق بن مویٰ انصاری، معن، مالک، (دوسری سند) اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ عصر کا وقت آگیا تھا اور لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن پانی نہیں ملا، پھر تھوڑا سا وضو کا پانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لایا گیا، آپ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھ دیا اور صحابہ کرام کو اس سے وضو کرنے کا حکم فرمایا، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا ہے، پھر سب نے وضو کیا حتیٰ کہ سب سے آخری والے شخص نے بھی وضو کیا۔

۱۳۳۶۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ أَخِيْرَنَا ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاطَتْ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُضُوءٍ فَوَضَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ أَخِيْرِهِمْ *

(فائدہ) امام نووی میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بارہ سو سے زیادہ ہیں اور بیحدی مدخل میں فرماتے ہیں کہ ایک ہزار ہیں، اور شیخ زاہدی نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کے معجزات تین ہزار کے قریب ہیں، اور علمائے کرام کی ایک جماعت جیسا کہ ابو نعیم اور بیہقی نے انہیں بالاستیعاب بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۳۲۵)

۱۲۳۷- حَدَّثَنِي أَبُو عَسَاةَ الْمُسَمِّيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ بِالزُّرَّاءِ قَالَ وَالزُّرَّاءُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ فِيمَا نَمَّةٌ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَبْعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَنَوَضًا جَمِيعَ أَصْحَابِهِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ كَانُوا زُهَاءَ الثَّلَاثِ مِائَةٍ *

۱۲۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالزُّرَّاءِ فَأَتَى بِإِنَاءٍ مَاءٍ لَا يَغْمُرُ أَصَابِعَهُ أَوْ قَدْرَ مَا يَوَارِي أَصَابِعَهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ *

۱۲۳۹- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَكَّةَ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأَدَمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْبُدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أَدَمَ يَبْنِيهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكِيبَهَا مَا زَالَ قَائِمًا *

۱۲۳۷- ابو عسانہ موسمی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مقام زوراء میں تھے اور زوراء مدینہ کے بازار میں مسجد کے قریب ایک مقام ہے، آپ نے ایک پانی کا پیالہ منگو لیا اور اپنی ہتھیلی اس میں رکھ دی، تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹنے لگا، اور تمام صحابہ کرام نے وضو کر لیا، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ اے ابو حمزہ اس وقت کتنے آدمی ہوں گے؟ انہوں نے کہا تقریباً تین سو آدمی ہوں گے۔

۱۲۳۸- محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام زوراء میں تھے آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا، اس میں اتنا پانی تھا کہ آپ کی انگلیاں نہیں جھپٹی تھیں، بقیہ روایت ہشام کی طرح ہے۔

۱۲۳۹- سلمہ بن شیبہ، حسن بن امین، معقل، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام مالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کبی میں تھنہ کے طور پر رکھی بھیجا کرتی تھیں، پھر اس کے بیٹے آکر اس سے سالن مانگتے، اور گھر میں کچھ نہ ہوتا، تو ام مالک اس کبی کے پاس جاتیں تو اس کبی میں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھیجا کرتی تھیں رکھی ہوتا، اس طرح ہمیشہ ان کے گھر کا سالن چلتا، یہاں تک کہ ام مالک نے اس کبی کو نچوڑ لیا، پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، آپ نے فرمایا تو نے اسے نچوڑ لیا ہوگا، وہ بولیں جی ہاں، آپ نے فرمایا اگر تو اسے یونہی رہنے دیتی تو وہ ہمیشہ قائم رہتا۔

۱۲۴۰- سلمہ بن شیبہ، حسن بن امین، معقل، ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، جس

۱۲۴۰- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۴۰- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے آپ سے کھانے کے لئے مانگا تھا، آپ نے اسے نصف و سق جود دیئے، چنانچہ وہ شخص اور اس کی بیوی اور مہمان ہمیشہ اس سے کھاتے، تا آنکہ اس نے اسے ماپ لیا، پھر وہ حضور کے پاس آیا، آپ نے فرمایا اگر تو اسے نہ مانتا تو ہمیشہ اس میں سے کھاتے رہتے اور وہ بدستور باقی رہتا۔

۱۲۴۱- عبداللہ بن عبد الرحمن دلمی، ابو علی حنفی، مالک بن انس، ابو البریر مکی، ابو الطفیل، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، آپ نمازوں کو جمع کرتے تھے تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھتے اور مغرب و عشاء ایک ساتھ پڑھی، یہاں تک کہ ایک دن آپ نے نماز میں تاخیر کی، پھر نکلے اور ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھی، پھر اندر تشریف لے گئے، پھر تشریف لائے اور مغرب و عشاء ایک ساتھ پڑھی، اس کے بعد فرمایا تم کل انشاء اللہ تبوک کے چشمہ پر پہنچ جاؤ گے اور نہیں پہنچو گے جب تک کہ دن نہ نکلے، لہذا جو کوئی تم میں سے اس چشمہ کے پاس جائے، تو اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے، یہاں تک کہ میں نہ آ جاؤں، حضرت معاذ بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم اس چشمہ پر پہنچے اور ہم میں سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتی کے تسمہ کے برابر پانی ہوگا اور وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس چشمہ کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟ وہ بولے جی ہاں، آپ نے انہیں برا کہا اور جو منظور خدا تھا وہ کہا، پھر لوگوں نے چلوں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا، حضرت معاذ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک اور چہرہ انور اس میں دھویا، پھر وہ پانی اس چشمہ میں ڈال دیا، وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا، یہاں تک کہ لوگوں نے جانوروں اور آدمیوں کو پانی پلانا شروع کیا، اس کے بعد

وَسَلَّمَ يَسْتَنْطِعُهُ فَأَطَعَهُ شَطْرَ وَسْقٍ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَأَمْرَانَهُ وَضَيْفَهُمَا حَتَّى كَانَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمُ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ*

۱۲۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَائِلَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمًا آخَرَ الصَّلَاةِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذَلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتَوْهَا حَتَّى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِيَ فَجَنَّاها وَقَدْ سَبَقْنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشَّرَاكِ تَبَضُّ شَيْءٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا قَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ قَالَ ثُمَّ عَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ وَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَحَرَّتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مِنْهُجِرٍ أَوْ قَالَ غَرِيرٍ شَكَّ أَبُو عَلِيٍّ إِلَيْهِمَا قَالَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے معاذ اگر تیری زندگی ہوئی تو تو دیکھ لے گا کہ اس کا پانی باغوں کو سیراب کرے گا۔

(فائدہ) یہ بھی آپ کا ایک بہت عظیم الشان معجزہ ہے، اور اس فکر میں تیس ہزار آدمی تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار آدمی تھے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲۴۲- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، عمرو بن ابی، عباس بن سہل، ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے لئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو وادی القرئی میں ایک باغ پر جو ایک عورت کا تھا پہنچے، آپ نے فرمایا اندازہ کرو، اس باغ میں کتنا میوہ ہے، چنانچہ ہم نے اندازہ کیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازہ میں وہ دس وسق معلوم ہوا، آپ نے اس عورت سے فرمایا کہ جب تک انشاء اللہ تعالیٰ ہم وہاں آئیں تو اس تعداد کو یاد رکھنا، پھر ہم لوگ آگے چلے یہاں تک کہ تبوک پہنچے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آج رات شدید آندھی چلے گی تو اس میں کوئی کھڑا نہ ہو، اور جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اسے مضبوط باندھ دے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بہت سخت آندھی چلی، ایک شخص کھڑا ہوا تو ہوا اسے اڑا کر لے گئی اور طے کے دونوں پہاڑوں کے درمیان لا ڈالا، اس کے بعد علماء کے بیٹے کا اچھی جو ایلہ کا حاکم تھا ایک کتاب لے کر آیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سفید حجر تقدہ میں لایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب لکھا اور ایک چادر تقدہ میں بھیجی، پھر ہم لوٹے، یہاں تک کہ وادی القرئی میں پہنچے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے میوہ کا حال پوچھا کہ کتنا لکھا، اس نے کہا پورے دس وسق لکھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جلدی جاؤں گا اور جو جلدی جانا چاہے وہ میرے ساتھ چلے، اور جس کی طبیعت چاہے وہ ٹھہر جائے، چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ مدینہ منورہ نظر آنے لگا، آپ نے فرمایا یہ

حَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ يَا مُعَاذُ إِنَّ طَالَتْ بِكَ حَيَاتُ أَنْ تَرَى مَا هَاهُنَا قَدْ مُلِئَ جَنَّاتُنَا *

۱۲۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حَمِيدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَاتَيْنَا وَادِيَ الْقُرَى عَلَى حَذِيقَةِ لَامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُصُوهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ أَحْصِيهَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَانْطَلَقْنَا حَتَّى قَدِمْنَا تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَهْبُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةُ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ فَهَبَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى أَلْقَتْهُ بِجَبَلِي طَبِيٍّ وَجَاءَ رَسُولُ ابْنِ الْعَلَمَاءِ صَاحِبُ أُيُتْلَةٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ وَأَهْدَى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْدَى لَهُ بُرْدًا ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ عَنْ حَذِيقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ

طاب ہے، اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اسے چاہتے ہیں، پھر فرمایا کہ انصار کے تمام گھروں میں بنی نجار کے گھر سب سے افضل ہیں، پھر بنی اشہل کے گھر، پھر بنی حارث بن خزرج کے گھر، پھر بنی ساعدہ کے گھر، اور انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے، پھر سعد بن عبادہ ہم سے ملے، ابواسید نے ان سے کہا کہ تم نے نہیں سنا کہ حضور نے انصار کے تمام گھروں کی بھلائی بیان کی تو ہم کو سب سے آخر میں کر دیا، یہ سن کر حضرت سعد نے آپ سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہمیں سب سے آخر میں کر دیا، آپ نے فرمایا کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تم پسندیدہ حضرات میں رہے۔

۱۲۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معاذ، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، مغیرہ بن سلمہ مخزومی، وہیب، عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ انصار کے سب گھروں میں بھلائی ہے، باقی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ مذکور نہیں ہے، باقی وہیب کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلہ والوں کے لئے ان کا ملک لکھ دیا، مگر وہیب کی روایت میں یہ نہیں ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا۔

باب (۱۸۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ پر توکل۔

۱۲۴۴۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابو سلمہ، جابر (دوسری سند) ابو عمران، ابراہیم، زہری، شان بن ابی شان الدولی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ

وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةٌ وَهَذَا أُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِينَا وَتُحِينُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَمَجَعْنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا فَأَذْرَكَ سَعْدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا فَقَالَ أَوْ لَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخَبَّارِ *

۱۲۴۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُعْبِرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ وَهَيْبٍ فَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَرَجِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ وَهَيْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۱۸۶) تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى *

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زَيْادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي

علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ کیا تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک وادی میں پایا، جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے اترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکادی، اور صحابہ کرام اس وادی میں درختوں کے سایہ میں متفرق ہو گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا، تو ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے تلوار اتار لی، میں بیدار ہوا تو وہ میرے سر پر کھڑا تھا اور مجھے اس وقت احساس ہوا جبکہ نکلی تلوار اس کے ہاتھ میں آگئی تھی تو اس نے کہا اب تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا، میں نے کہا اللہ! اس نے پھر دوبارہ کہا کہ اب آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے کہا اللہ! یہ سن کر اس نے تلوار نیام میں کر لی، اور وہ شخص یہ بیٹھا ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ قرض نہیں کیا۔

ابن سعد عن الزُّهْرِيِّ عَنْ سَيِّانَ بْنِ أَبِي سَيَّانٍ الدُّؤَلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قَبْلَ نَجْدٍ فَأَذَرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعُضَاوِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَعَلَّ سَيْفَهُ بَعْضُ مَنْ أَغْصَانِهَا قَالَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَلَمْ أَشْعُرْ إِلَّا وَالسَّيْفُ صَلَّتَا فِي يَدِي فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ فَشَامَ السَّيْفَ فَهِيَ هُوَ ذَا جَالِسٍ ثُمَّ لَمْ يَغْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ)۔ سبحان اللہ توکل اسی کا نام ہے، اور یہی کمال توکل ہے کہ اس کے بعد توکل کا اور کوئی مقام نہیں ہے۔

۱۲۴۵۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، ابو بکر بن اسحاق، ابو الیمان، شعیب، زہری، سنان بن ابی سنان دوی اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت جابر بن انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ایک جہاد کیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو ایک دوپہر کو آرام کرنے کے لئے اترے، بقیہ روایت ابراہیم بن سعد اور معمر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۲۴۵- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَيَّانُ بْنُ أَبِي سَيَّانٍ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قَبْلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَذَرَكْنَهُمُ الْقَائِلَةَ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَمَعْمَرٍ *

۱۲۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

۱۲۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، ابان بن یزید، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے تا آنکہ مقام ذات الرقاع تک پہنچے، جیسا کہ زہری کی روایت میں ہے، باقی اس میں یہ جملہ مروی نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ تعرض نہیں کیا۔

باب (۱۸۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر علم اور ہدایت کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے، اس کی مثال۔

۱۲۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو عامر اشعری، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، برید، ابی بردہ، حضرت ابو موسیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا خدا نے مجھے جس قدر علم اور ہدایت دے کر مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ زمین پرینہ برسا، اس میں سے کچھ حصہ ایسا تھا کہ جس نے اپنے اندر پانی کو جذب کر لیا اور چارہ اور بہت بڑھ اگایا، اور کچھ حصہ اس کا بہت سخت ہے، وہ پانی کو روک رکھتا ہے، جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ آدمیوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، لوگ اسے پیتے ہیں، جانوروں کو پلاتے ہیں اور (گھاس اگا ہوا) چراتے ہیں، اور کچھ اس میں چھیل میدان ہے اور وہ پانی کو نہیں روکتا، اور نہ اس میں گھاس پیدا ہوتی ہے، یہی مثال ہے اس کی جس نے خدا کے دین کو سمجھا، اور جو چیز مجھ کو دے کر مبعوث فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے فائدہ پہنچایا، چنانچہ اس نے خود بھی سیکھا، دوسروں کو بھی سکھایا، اور مثال ان لوگوں کی جنہوں نے اس طرف سر بھی نہیں اٹھایا، اور اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو جسے میں دے کر بھیجا گیا ہوں، قبول نہیں کیا ہے۔

باب (۱۸۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی امت پر شفقت۔

۱۲۳۸۔ عبد اللہ بن براد الاشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید

أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرَّقَاعِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَكَمْ يَذْكُرُ ثُمَّ لَمْ يَعْزِضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۱۸۷) بَابُ بَيَانِ مَثَلِ مَا بُعِثَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ *

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْفُطَيْفُ لِأَبِي عَامِرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتْ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتْ الْكَلَّا وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَ مِنْهَا أَحَادِبٌ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَفَعَّ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرَبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَأَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قَيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تَنْبِتُ كَلًّا فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَعَّ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلِمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ *

(۱۸۸) بَابُ شَفَقَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمَّتِهِ *

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ

بن ابی بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ میری اس ہدایت کی جو خدا تعالیٰ نے مجھے دے کر مبعوث فرمایا ہے، ایسی مثال ہے، جیسے کوئی شخص اپنی قوم سے آکر کہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے (دشمن کا) لشکر دیکھا ہے، میں تم کو ننگا ڈراتا ہوں، تم اپنا جلد بچاؤ کر لو، قوم میں سے ایک جماعت اس کی اطاعت کر لیتی ہے اور شام ہوتے ہی بھاگ جاتی اور آرام سے چلی جاتی ہے، اور بعض نے جھٹلایا، اور وہ صبح تک اسی مقام پر رہے، صبح ہوتے ہی لشکر ان پر حملہ آور ہوا، اور ان کو تباہ کیا، اور جڑ سے اکھاڑ دیا، سو یہی مثال ہے ان کی جو میرا کہنا مانتے ہیں اور اس دین حق کی اطاعت کرتے ہیں، جسے میں لے کر آیا ہوں اور ان لوگوں کی جو میرا کہنا نہیں مانتے، اور جو حق میں لے کر آیا ہوں، اس کی تکذیب کرتے ہیں۔

(فائدہ) عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت مری کے لئے آ رہا ہے، وہ ننگا ہو کر اور اپنے کپڑے ایک لکڑی پر اٹھا کر قوم کو اس کی آمد سے ڈراتا تھا، اور ننگے ہونے سے یہ غرض تھی کہ لوگ اسے بہت بڑی آفت سمجھیں، اور اس کی تصدیق کر کے جلد اپنا بچاؤ کریں۔

۱۲۴۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدُّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ فَإِنَّا آخِذٌ بِحِجَرِكُمْ وَأَنْتُمْ تَفْحَمُونَ فِيهِ *

۱۲۵۰- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۲۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَثْبُورٍ قَالَ

وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْحَيَّشَ بَعَنِيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْغَرِيانُ فَالْجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَذْلَحُوا فَأَنْطَلَقُوا عَلَى مُهْلِهِمْ وَكَذَبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَحَهُمُ الْحَيَّشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَنَحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ *

۱۲۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَثْبُورٍ قَالَ

وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْحَيَّشَ بَعَنِيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْغَرِيانُ فَالْجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَذْلَحُوا فَأَنْطَلَقُوا عَلَى مُهْلِهِمْ وَكَذَبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَحَهُمُ الْحَيَّشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَنَحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ *

۱۲۵۰- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، جب اس کے گرد روشنی ہوئی تو اس میں کیڑے اور جو جانور آگ میں گرتے ہیں، وہ گرے گئے، وہ شخص انہیں روکنے لگا، مگر وہ نہیں رکے اور اس میں گرتے رہے، وہی مثال میری اور تمہاری ہے میں تمہاری کمر کپڑا کر جہنم سے روکتا ہوں اور کہتا ہوں کہ جہنم کے پاس سے چلے آؤ اور تم نہیں مانتے، اسی میں گھے جاتے ہو۔

۱۲۵۲۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سلیم، سعید بن میناء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، نڈی اور پیٹنے اس میں گرے گئے اور وہ ان کو روکنے لگا، اور میں بھی نار جہنم سے تمہاری کمر کو تھامے ہوئے ہوں مگر تم میرے ہاتھ سے نکلے جاتے ہو۔

باب (۱۸۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا خاتم النبیین ہونا۔

۱۲۵۳۔ عمرو بن محمد الناقد، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور دیگر انبیاء کرام کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کوئی مکان تعمیر کیا اور اسے نہایت اچھا اور خوبصورت بنایا، لوگ اس کے چاروں طرف گھومنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم نے اس سے اچھا مکان نہیں دیکھا، مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے، اور وہ اینٹ میں ہی ہوں۔

۱۲۵۴۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ صحیفہ

هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْضَرُهُنَّ وَيَقْلِبُهُنَّ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا قَالَ فَذَلِكُمْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ أَنَا آخِذٌ بِحُضْرِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَقْلِبُونِي تَقَحَّمُونَ فِيهَا *

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذْبُحُ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُضْرِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْلِبُونَ مِنْ يَدِي *

(۱۸۹) بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ *

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا بُنْيَانًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِلَّا هَذِهِ اللَّيْنَةُ فَكُنْتُ أَنَا تِلْكَ اللَّيْنَةُ *

۱۲۵۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے نقل کرتے ہیں کہ ابو القاسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و ہارک و سلم نے ارشاد فرمایا، کہ میری اور انبیاء کرام کی مثال جو مجھ سے پہلے آچکے ہیں، ایسی ہے، جیسا کہ کسی شخص نے کئی مکان بنائے، اور ان کو اچھا اور خوبصورت اور مکمل طور پر تعمیر کیا، مگر ایک کونہ میں ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی، لوگ چاروں طرف گھوم کر اسے دیکھتے ہیں اور عمارت انہیں پسند آتی ہے، مگر وہ کہتے ہیں کہ اگر اس جگہ ایک اینٹ رکھ دی جاتی تو تمام عمارت مکمل ہو جاتی، حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا میں ہی وہ اینٹ ہوں۔

۱۲۵۵- یحییٰ بن ابوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، عبد اللہ بن دینار، ابو صالح السمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی مکان تعمیر کیا، اور نہایت عمدہ اور خوبصورت بنایا مگر مکان کے کسی گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی، لوگ اس مکان کے چاروں طرف گھومنے لگے، عمارت ان کو پسند آئی، مگر انہوں نے (معمار سے) کہا تم نے اس جگہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی، چنانچہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

۱۲۵۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا، اور حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۲۵۷- ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، سلیم بن حیان، سعید بن میثم، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور

الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَحْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَائِهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ وَيَعْجَبُونَ الْبُنْيَانُ فَيَقُولُونَ أَلَا وَضَعْتَ هَاهُنَا لَبَنَةً فَبُنَيْنَاكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا اللَّبَنَةُ *

۱۲۵۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْوَبِّ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَحْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَائِهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وَضَعْتَ هَذِهِ اللَّبَنَةَ قَالَ فَإِنَّا اللَّبَنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ *

۱۲۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۲۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دیگر انبیاء کرام کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان بنایا، اور کامل اور پورا بنایا، مگر ایک اینٹ کی جگہ رہ گئی، لوگ اس مکان کے اندر جا کر دیکھنے گئے، مکان ان کو پسند آیا، مگر اتنا کہا کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں نہ پر کر دی، میں ہی اس اینٹ کی جگہ آیا ہوں، اور میں نے انبیاء کرام کا (سلسلہ) ختم کر دیا۔

۱۲۵۸۔ محمد بن حاتم، ابن مہدی، سلیم سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں ”تمحوا“ کے بجائے ”احسنھا“ (خوبصورت بنایا) ہے۔

باب (۱۹۰) جب اللہ کسی امت پر مہربانی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کے نبی کو اس کی ہلاکت سے پہلے بلا لیتا ہے۔

۱۲۵۹۔ ابراہیم بن سعید الجہوری، ابو اسامہ، برید بن عبد اللہ، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کہ اللہ رب العزت جب کسی امت پر رحم فرماتا ہے تو اس کے نبی کو امت کی ہلاکت سے پہلے بلا لیتا ہے، اور وہ اپنی امت کے لئے پیش خیمہ ہوتا ہے اور جب کسی امت کی تباہی چاہتا ہے تو اسے اس کے نبی کے سامنے ہلاک کر دیتا ہے، اور نبی اس کی تباہی دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے، کیونکہ انہوں نے اپنے نبی کی تکذیب کی اور اس کے حکم کی نافرمانی کی۔

باب (۱۹۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر کا ثبوت اور اس کی صفات۔

۱۲۶۰۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زائدہ، عبد الملک بن عمیر، حضرت جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میں تمہارا حوض کوثر پر پیش خیمہ ہوں گا۔

۱۲۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، کوکب۔

قَالَ مَلِكِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْ أَنَّ مَوْضِعَ اللَّبْنَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مَوْضِعَ اللَّبْنَةِ جِئْتُ فَخَسَّتُ الْأَنْبِيَاءَ *

۱۲۵۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ يَدُلُّ أَنَّهَا أَحْسَنُهَا *

(۱۹۰) بَابُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً أُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا *

۱۲۵۹۔ وَحَدَّثْتُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَمِمَّنْ رَوَى ذَلِكَ عَنْهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةً أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرْطًا وَسَلَفًا يَنْ يَدِيهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةً أُمَّةٍ غَذَّبَهَا وَنَبِيَّهَا حَيًّا فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَقْرَبَ عَيْنُهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ *

(۱۹۱) بَابُ إِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ *

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرْطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ *

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

(دوسری سند) ابو کریب، ابن بشر، مسعر۔
 (تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ والد۔
 (چوتھی سند) محمد بن شفی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الملک بن
 عمیر، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۲۶۲۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، ابو حازم،
 حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ میں
 حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، جو وہاں آئے گا وہ اس
 حوض میں سے پئے گا اور جو اس میں سے پئے گا، وہ کبھی پیلا سنا
 ہوگا، اور میرے سامنے کچھ لوگ آئیں گے، جنہیں میں پہچانتا
 ہوں، اور وہ مجھے پہچانتے ہیں، پھر وہ میرے پاس آنے سے
 روک دیئے جائیں گے (ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ جس وقت
 میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا، تو نعمان بن ابی عیاش نے بھی سنی
 اور انہوں نے کہا کہ، اسی طرح تم نے سہل سے یہ روایت سنی
 ہے، میں نے کہا ہاں، وہ بولے کہ میں نے ابو سعید سے بھی یہ
 روایت سنی ہے وہ اس میں اتنی زیادتی بیان کرتے تھے کہ میں
 کہوں گا، یہ تو میرے لوگ ہیں، جواب ملے گا کہ آپ کو معلوم
 نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا امور کئے، میں کہہ دوں
 گا، دوری ہو، دوری ہو، جنھوں نے میرے بعد دین میں
 تبدیلیاں کیں۔

(فائدہ)۔ لہذا اہل بدعت کو احتیاط ضروری ہے اور یہ حدیث پڑھنے کے بعد ان کو ہمیشہ کے لئے بدعات سے تائب ہو جانا چاہئے، قاضی
 عیاض فرماتے ہیں، حوض کوثر کی احادیث صحت کے ساتھ بکثرت صحابہ کرام سے مروی ہیں، اس پر ایمان لانا فرض ہے، نیز فرماتے ہیں
 حساب و کتاب کے بعد یہ بیابا ہو گا اور جہنم سے نجات پانے کے بعد اور اس صورت میں کبھی پیلا سنا ہوگا، واللہ اعلم۔

۱۲۶۳۔ ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، اسامہ، ابو حازم،
 حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نعمان بن ابی عیاش، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

وَكَيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشْرٍ
 جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ
 مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
 كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جُنْدَبٍ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
 يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
 قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى
 الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ
 أَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَغْرَفُهُمْ وَيَغْرِفُونِي ثُمَّ
 يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَ
 النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هَذَا
 الْحَدِيثَ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ
 فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ
 الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيَقَالُ
 إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سَحَقًا
 سَحَقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي *

۱۲۶۳۔ وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ
 حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ عَنْ أَبِي
 حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے، یعقوب کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۲۶۳۔ داؤد بن عمرو الضحی، نافع بن عمر جمحی، ابن ابی ملیک، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حوض (کا طول و عرض) ایک مہینہ کی راہ کے برابر ہے، اور اس کے سب کوئے برابر ہوں گے، پانی چاندی سے زیادہ سفید اور خوشبو مشک سے زیادہ بہتر ہوگی، اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے جو اس میں سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا، اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں حوض پر ہوں گا اور اپنے پاس آنے والوں کو دیکھتا ہوں، کچھ لوگ میرے پاس پہنچنے سے پہلے ہی پکڑے جائیں گے، میں کہوں گا پروردگار یہ لوگ تو میرے اور میری امت کے ہیں (۱)، جواب ملے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا کیا، بخدا تمہارے بعد یہ فوراً ہی ایڑیوں کے تل لوٹ گئے، ابن ابی ملیک یہ دعا پڑھتے تھے، اللھم انا نعوذ بک ان نرجع علی اعقابنا اوان

نفتن عن دیننا۔

۱۲۶۵۔ ابن ابی عمر، یحییٰ بن سلیم، ابن ھشیم، ابن ابی ملیک، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور آپ اپنے صحابہ کرام کے درمیان پیشے ہوئے فرما رہے تھے کہ میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آتے ہیں، خدا کی قسم بعض لوگ میرے پاس آنے سے روک دیئے

وَسَلَّمَ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَمِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَعْقُوبَ *

۱۲۶۴۔ وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الصَّبَّيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو ابْنَ الْعَاصِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ أَيْضٌ مِنَ الْوَرَقِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكَبِيرَانُهُ كَنَجْمِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا قَالَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُحْذِرُ أَنْسَ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي يَقَالُ أَمَا شَعَرْتُ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللَّهِ مَا بَرَحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَيَّ أَغْفَابَهُمْ قَالَ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَيَّ أَغْفَابِنَا أَوْ أَنْ نَفْتَنَ عَنْ دِينِنَا *

۱۲۶۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانِي أَصْحَابِي إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ أَنْظُرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللَّهِ

(۱) ان سے مراد کون لوگ ہیں اس بارے میں محدثین اور علماء کے اقوال مختلف ہیں (۱) وہ لوگ مراد ہیں جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں مراد ہو گئے تھے (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو منافقین تھے وہ مراد ہیں (۳) اصحاب کبار اور اہل بدعت مراد ہیں۔

جائیں گے، میں کہوں گا اے پروردگار یہ لوگ میرے اور میری امت کے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم کو معلوم نہیں ہے، انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا امور کئے ہیں، یہ برابر دین سے پھرتے ہی رہے۔

(فائدہ) روایت سے واضح ہو رہا ہے کہ حضور کو علم غیب نہیں ہے، اور نہ ہی آپ حاضر و ناظر ہیں۔

۱۲۶۶۔ یونس بن عبدالاعلیٰ، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکیر، قاسم بن عیاش، عبد اللہ بن رافع، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ میں نے لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا، ایک دن ایک لڑکی میری کنگھی کر رہی تھی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، اے لوگو! میں نے لڑکی کہا کہ مجھ سے علیحدہ ہو جا، وہ بولی حضور نے صرف مردوں کو بلایا ہے، عورتوں کو خطاب نہیں کیا، میں نے کہا میں بھی (دین کی باتیں سننے کے لئے) مردوں میں سے ہوں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، **فہذا تم ہو شیدر ہو**، کہیں ایسا ہو کہ کوئی تم میں سے میرے پاس آئے اور پھر ہٹا دیا جائے، جس طرح بھٹکا ہوا اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے، میں کہوں گا کہ یہ کیوں ہٹا دیئے گئے ہیں، جواب ملے گا کہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں ایجاد کر لیں تو میں کہوں گا وہوری ہو۔

۱۲۶۷۔ ابو معن الرقاشی، ابو بکر بن نافع، عبد بن حمید، ابو عامر، قح بن سعید، عبد اللہ بن رافع، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو خبر پر سے سنا اور وہ کنگھی کر رہی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے لوگو! حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کنگھی کرنے والی سے فرمایا، رہنے دے، بقیہ روایت بکیر عن القاسم کی روایت کی طرح ہے۔

لَيُقْتَطَعَنَّ دُونِي رَجُلًا فَلَأَقُولَنَّ أَنِّي رَبُّ مَنِي وَمَنْ أَمْتِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَغْفَابِهِمْ *

۱۲۶۶۔ وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدِيقِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ حَارِثٍ أَنَّ بَكِيرًا حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذَلِكَ وَالْحَارِيَّةُ تَمْشِي فَمَسَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ قُلْتُ لِلْحَارِيَّةِ اسْتَأْجِرِي عَنِّي قَالَتْ إِنَّمَا دَعَا الرَّجُلَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ قُلْتُ إِنِّي مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَإِيَّايَ لَا يَأْتِينَ أَحَدُكُمْ فَيَذْبُ عَنِّي كَمَا يَذْبُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ فَأَقُولُ فِيهِمْ هَذَا فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سَخَفًا *

۱۲۶۷۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعٍ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَحَدَّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهِيَ تَمْشِي أَيُّهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَا شِطْنَهَا كَفَى رَأْسِي

بَنَحُو حَدِيثَ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ *
 ۱۲۶۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
 عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي النَّخَعِ عَنْ
 عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ
 عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي
 فَرَطْتُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ
 إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أَغْطِيتُ مَفَاتِيحَ
 خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ
 مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ
 أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا *

۱۲۶۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
 وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ
 يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي
 حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى
 أُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمَوْدِعِ لِلْأَحْيَاءِ
 وَالْأَمْوَاتِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطْتُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ
 وَإِنِّي عَرَضْتُ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةٍ إِلَى الْحُفَافَةِ إِنِّي
 لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَشْرِكُوا بَعْدِي
 وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا
 وَتَقْتُلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
 قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ *

۱۲۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
 كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
 الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطْتُكُمْ

۱۲۶۸- قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر،
 حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک
 روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور
 شہداء احد کی اس طرح نماز پڑھی جس طرح کہ میت کی پڑھا
 کرتے ہیں، پھر منبر پر تشریف لائے، اور فرمایا میں تمہارا پیش
 خیمہ ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں، اور خدا کی قسم میں اس وقت
 بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں، اور مجھے زمین کے خزانوں کی
 کنجیاں دی گئی ہیں یا زمین کی کنجیاں، بخدا مجھے اپنے بعد تمہارے
 مشرک ہو جانے کا تو خوف نہیں ہے، البتہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے
 لالچ میں آکر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔

۱۲۶۹- محمد بن ثنی، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، یحییٰ بن
 ایوب، یزید بن ابی حبیب، مرثد، عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء
 احد پر نماز پڑھی اور پھر منبر پر تشریف لائے جیسا کہ کوئی
 مردوں اور زندوں کو رخصت کر رہا ہو، اور فرمایا میں حوض پر
 تمہارا پیش خیمہ ہوں، اور حوض کوثر کا عرض اتنا ہے، جتنا کہ
 مقام ایلہ سے چھ تک کا قاصد ہے، میں تم پر اس بات کا خوف تو
 نہیں کرتا، کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے، بلکہ یہ اندیشہ
 ہے کہ تم دنیا میں باہم حرص کرنے لگو گے اور آپس میں کشت و
 خون کرنے لگو گے، نتیجہ یہ ہوگا کہ ہلاک ہو جاؤ گے جیسا کہ تم
 سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے، عقبہ کہتے ہیں کہ بس یہ میں نے
 آخری مرتبہ حضور کو منبر پر دیکھا تھا۔

۱۲۷۰- ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابن نمیر، ابو معاویہ،
 اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
 حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں، اور چند لوگوں کے لئے مجھے

جھگڑتا ہوگا، بالآخر مجھے مغلوب ہونا پڑے گا، میں عرض کروں گا یا پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں، ارشاد ہوگا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعات ایجاد کی تھیں۔

۱۲۷۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں اصحابی کالفاظ نہیں ہے۔

۱۲۷۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر (دوسری سند) ابن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، مغیرہ، ابو وائل، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے اعمش کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، اور شعبہ کی روایت میں ”عن“ کی بجائے ”سمعت ابو وائل“ کے الفاظ ہیں۔

۱۲۷۳۔ سعید بن عمرو، اشعثی، عبید، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ثنی، حصین، ابو وائل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعمش اور مغیرہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۲۷۴۔ محمد بن عبد اللہ بن بزیع، ابن ابی عدی، شعبہ، معبد بن خالد، حضرت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے میرا حوض اتنا ہے، جتنا صنعا اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے، مستورد نے یہ حدیث سن کر حارثہ سے کہا، آپ نے برتنوں کے متعلق کچھ نہیں سنا، حارثہ نے کہا نہیں، مستورد بولے اس حوض پر برتن تاروں کی طرح ہوں گے۔

۱۲۷۵۔ ابراہیم بن محمد بن عمر، حرمی بن عمار، شعبہ، معبد بن خالد، حارثہ بن وہب، خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَلَى الْحَوْضِ وَلَنَازَعَنَّ أَقْوَامًا ثُمَّ لَأَغْلِبَنَّ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقَالَ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدَثُوا بَعْدَكَ *

۱۲۷۱۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَصْحَابِي أَصْحَابِي *

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُو حَدِيثَ الْأَعْمَشِ وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ *

۱۲۷۳۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ جَرِيرٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ كِلَاهُمَا عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُو حَدِيثَ الْأَعْمَشِ وَمُغِيرَةَ *

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ أَلَا أَرَانِي قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تَرَى فِيهِ الْآيَةَ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ *

۱۲۷۵۔ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَزْرَةَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اور حوض کی حدیث حسب سابق مروی ہے، باقی مستور کا قول مذکور نہیں۔

۱۲۷۶۔ ابو الریح الزہرائی، ابو کامل جحدری، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے سامنے حوض ہے، جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے کہ مقام جرباء اور اذرح میں ہے۔

۱۲۷۷۔ زبیر بن ربیع، محمد بن ثقی، عبید اللہ بن سعید، یحیی القطان، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، تمہارے آگے اتنا بڑا حوض ہو گا جیسا کہ جرباء اور اذرح (کا فاصلہ ہے) اور ابن ثقی کی روایت میں حوضی (میرا حوض) کا لفظ ہے۔

۱۲۷۸۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ عبید اللہ نے نافع سے جرباء اور اذرح کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا، شام میں دو گاؤں ہیں، ان میں تین رات کا فاصلہ ہے، اور ابن بشر کی روایت میں تین دن کا ہے۔

۱۲۷۹۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عبید اللہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْدِعِ وَقَوْلَهُ *

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاجِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ *

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى حَوْضِي *

۱۲۷۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَرَيْتَيْنِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ *

۱۲۷۹۔ وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مِيسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ *

۱۲۸۰۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۱۲۸۰۔ حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، عمر بن محمد، نافع، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے سامنے حوض ہے جتنا

جرباء اور اذرح اور اس میں آسمان کے تاروں کی طرح کوزے ہیں، جو اس حوض پر آئے گا اور اس سے پئے گا تو اس کے بعد کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔

۱۲۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر الحکی، عبد العزیز بن عبد الصمد، ابو عمران جونی، عبد اللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، اس کے برتن آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں، اور کس رات کے تارے، اس رات کے تارے جو اندھیری ہو اور جس میں بدلی نہ ہو، یہ جنت کے برتن ہیں، جو اس سے پئے گا وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا، اس حوض پر بہشت کے دو پر تالے بہتے ہیں، جو اس سے پئے گا وہ پیاسا نہ ہوگا، طول اور عرض دونوں برابر ہیں، جیسا کہ عمان سے لے کر الیہ تک کا فاصلہ ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

۱۲۸۲۔ ابو عسان مسمعی، محمد بن شعی، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد قتادہ، سالم بن ابی الجعد، معدان بن ابی طلحہ، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں اپنے حوض کے کنارے پر لوگوں کو ہٹاتا ہوں گا، یمن والوں کے لئے میں اپنی لکڑی ماروں گا، یہاں تک کہ یمن والوں پر اس کا پانی بہہ پڑے گا، پھر آپ سے حوض کوثر کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا، جیسا یہاں سے عمان ہے، پھر آپ سے اس کے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا، دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں دو پر تالے گریں گے جن کو جنت کی مدد ہوتی ہوگی، ایک پر تالہ سونے کا، ایک چاندی کا۔

۱۲۸۳۔ زہیر بن حرب، حسن بن موکی، شیان، قتادہ سے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ فِيهِ أَبَارِيقُ كُنُحُومِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا *

۱۲۸۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَالْفُظْ لَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ النُّعْمِيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَبْقَى أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُحُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَّا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحَبَةِ آيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَسْحَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَأْوَهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ *

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَّفَاقَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَجْدِ عَنْ مُعَدَّانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَبَعُفَرُ حَوْضِي أَذُو النَّاسِ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُ بَعْصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَلَيْهِمْ فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عَمَّانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَغُثُ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمْدَانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرَقٍ *

۱۲۸۳۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

ہشام کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، بانی اس میں یہ ہے کہ قیامت کے دن میں حوض کے کنارے پر ہوں گا۔

۱۲۸۳۔ محمد بن بشر، یحییٰ بن حماد، شعبہ، قتادہ، سالم بن الجعد، معدان، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کی روایت حسب سابق مروی ہے، محمد بن بشر کہتے ہیں، کہ میں نے یحییٰ بن حماد سے کہا کہ تم نے یہ روایت ابو عوانہ سے سنی ہے؟ وہ بولے ہاں شعبہ سے بھی سنی ہے، میں نے کہا تو وہ بھی مجھے بیان کر دو، تو انہوں نے مجھ سے بیان کر دی۔

۱۲۸۵۔ عبد الرحمن بن سلام، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ میں اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو اس طرح ہٹاؤں گا جیسا کہ اجنبی اونٹوں کو ہٹایا جاتا ہے۔

(فائدہ) اور جن لوگوں کو آپ ہٹائیں گے، ان کا بیان سابقہ روایات میں گزر چکا ہے۔

۱۲۸۶۔ عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۲۸۷۔ حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے حوض کی مقدار اتنی ہے جتنی کہ مقام ایلہ سے صنعاء، علاقہ یمن کے درمیان اور اس پر برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔

۱۲۸۸۔ محمد بن حاتم، عفان بن مسلم، وہیب، عبد العزیز بن حبیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ عَقْرِ الْحَوْضِ *

۱۲۸۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ هَذَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي عَوَّانَةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ انْظُرْ لِي فِيهِ فَنَظَرَ لِي فِيهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ *

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْني ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَذُوْدَنَّ عَنْ حَوْضِي رَجُلًا كَمَا تُذَادُ الْغُرَيْبَةُ مِنَ الْبَابِلِ *

۱۲۸۶۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۲۸۷۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدَرُ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ *

۱۲۸۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حوض پر چند آدمی ایسے آئیں گے، جو دنیا میں میرے ساتھ رہے، جب میں انہیں دیکھوں گا اور وہ میرے سامنے کئے جائیں گے تو وہ میرے پاس آنے سے روک دیئے جائیں گے، میں کہوں گا، اے پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں، میرے اصحاب ہیں، جواب ملے گا کہ آپ نہیں جانتے، انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا۔

(۴۴) قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ روایت دلیل ہے ان حضرت کی جو فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے بعد مرتد ہو گئے، اور سابقہ روایات سے اہل بدعت مراد ہیں۔

۱۲۸۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر (دوسری سند) ابو کریب، ابن فضیل، بخاری بن فضل، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ اس کے برتن تاروں کے برابر ہیں۔

۱۲۹۰۔ عاصم بن نصر تمیمی، ہریم بن عبد الاعلیٰ، معتز، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ منورہ کے درمیان۔

(۴۵) قاضی عیاض فرماتے ہیں، رواتج میں حوض کوثر کی مقدار بیان کرنے میں جو اختلاف آرہا ہے اس میں کسی قسم کا اشکال نہیں ہے کیونکہ صحابہ کرام نے آپ سے مختلف مقامات پر سنا، اس بنا پر آپ نے مختلف مثالوں سے اس کی مقدار کو سمجھایا (تووی ۲ جلد ۲) واللہ اعلم۔

۱۲۹۱۔ ہارون بن عبد اللہ، عبد الصمد، ہشام، (دوسری سند) حسن بن علی حلوانی، ابو الولید الطلیحی، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں دونوں راویوں کو شک ہے کہ آپ نے مدینہ اور صنعاء بیان کیا ہے یا مدینہ اور عمان، اور ابو عوانہ کی روایت میں ”تاصیتی“ کے بجائے ”لا تبقی“ کا لفظ ہے، ترجمہ دونوں کا ایک ہی ہے۔

۱۲۹۲۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، محمد بن عبد اللہ الرزی، خالد بن

سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرَدَنَّ عَلَيَّ الْخَوْضَ رَجُلًا مِمَّنْ صَاحِبَنِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتَهُمْ وَرَفَعُوا إِلَيَّ اخْتَلَجُوا دُونِي فَلَأَقُولَنَّ أَنِّي رَبُّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَلْيَقَالَنَّ لِي إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْنُوا بِعَذِّكَ *

(۴۴) قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ روایت دلیل ہے ان حضرت کی جو فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے بعد مرتد ہو گئے، اور سابقہ روایات سے اہل بدعت مراد ہیں۔

۱۲۸۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى وَزَادَ آيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ *

۱۲۹۰۔ وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّمِيمِيُّ وَهَرِيمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْفَلْفُظُ لِعَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ نَاجِيَتِي حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ *

(۴۵) قاضی عیاض فرماتے ہیں، رواتج میں حوض کوثر کی مقدار بیان کرنے میں جو اختلاف آرہا ہے اس میں کسی قسم کا اشکال نہیں ہے کیونکہ صحابہ کرام نے آپ سے مختلف مقامات پر سنا، اس بنا پر آپ نے مختلف مثالوں سے اس کی مقدار کو سمجھایا (تووی ۲ جلد ۲) واللہ اعلم۔

۱۲۹۱۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامُ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّلِيسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُمَا شُكَا فَقَالَ أَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ مَا بَيْنَ لَابَتِي حَوْضِي *

۱۲۹۲۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ

حارث، سعید و قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تو اس حوض پر چاندی اور سونے کے کوزے دیکھے گا جتنا کہ آسمان کے تارے ہیں۔

۱۲۹۳۔ زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، شیبان، قتادہ، حضرت انسؓ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا آسمان کے تاروں سے زیادہ۔

۱۲۹۴۔ ولید بن شجاع، بواسطہ اپنے والد، زیاد بن خثیمہ، سہاک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میں تمہارا حوض کوثر پر پیش خیمہ ہوں گا، اس کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ صنعاء اور الیلہ میں، اور اس پر کوزے تاروں کی طرح ہوں گے۔

وَمَحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ *

۱۲۹۳۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلُهُ وَزَادَ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ *

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ بْنُ الْوَلِيدِ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي رَجِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنِي زَيْادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنْ بَعْدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ كَأَنَّ الْأَبَارِيقَ فِيهِ النُّجُومُ *

(فائدہ) چمک اور خوبصورتی میں یا کثرت میں، ہذا اقال القاضی فی شفاء قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

۱۲۹۵۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، حاتم بن اسماعیل، مہاجر بن مسار، عامر بن سہد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنے غلام نافع کے ہاتھ ایک خط بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے، حضور ارشاد فرما رہے تھے کہ حوض کوثر پر میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالََا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غَلَامِي نَافِعٍ أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبْتُ إِلَيَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ *

الذوالحلیین مترجم اور اس کے والدین و اعزاء اور احباب اور جملہ مسلمانوں کو اس سعادت سے بہرہ ور فرمائے، آمین برحمتک یا رحمہم ارحمہم۔

باب (۱۹۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اکرام کا بیان کہ فرشتوں نے آپؐ کے ساتھ ہو کر قاتل کیا ہے۔

(۱۹۲) بَابُ إِكْرَامِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتَالِ الْمَلَائِكَةِ مَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۲۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابو اسامہ، مسر، سعد بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ احد کے دن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں دو آدمیوں کو دیکھا، جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے اور آپ کی جانب سے خوب لڑ رہے تھے، اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا، یعنی جبریل اور میکائیل علیہما السلام۔

۱۲۹۷۔ اسحاق بن منصور، عبدالصمد بن عبدالوارث، ابراہیم بن سعد، سعد، بواسطہ اپنے والد، حضرت سعد بیان کرتے ہیں، کہ میں نے احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں دو شخصوں کو دیکھا، جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے، اور آپ کی جانب سے بہت زور کے ساتھ قتال کر رہے تھے، اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔

باب (۱۹۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت۔

۱۲۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، سعید بن منصور، ابوالریح عسکری، ابوالکامل، حماد بن زید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ مٹی، اور سب سے زیادہ بہادر تھے، ایک رات مدینہ والے گھبرائے، جدھر سے آواز آرہی تھی، صحابہ اس طرف چلے، راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں واپس آتے ہوئے ملے، اور آپ اس آواز کی طرف سب سے پہلے تشریف لے گئے، اور آپ حضرت ابوطحہ کے گھوڑے پر سوار تھے جو تنگی پیٹھ تھا اور آپ کی گردن مبارک میں تلوار تھی، آپ فرما رہے تھے، کسی قسم کا خوف نہیں، کسی قسم کا خوف نہیں، اور فرما رہے تھے اس گھوڑے

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ مَسْرُوعٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضُ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ *

۱۲۹۷۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعْدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضُ يَقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَشَدَّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ *

(۱۹۳) بَاب فِي شَجَاعَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ *

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَالْفَلْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشَجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرِيٍّ فِي عُنُقِهِ السِّيفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ

کو (خیزی میں) سمندر کی طرح پیلے، اور یہ تو دریا ہے اور پہلے وہ گھوڑا ست رفتاری میں مشہور تھا۔

۱۲۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مدینہ منورہ میں گھبراہٹ پیدا ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہؓ کا گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب تھا، اس پر آپ سوار ہوئے اور فرمایا، ہم نے تو کوئی خوف کی وجہ نہیں دیکھی، اور اس گھوڑے کو دریا کی طرح پیلے۔

۱۳۰۰۔ محمد بن یحییٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) یحییٰ بن حبیب، خالد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ ہمارا گھوڑا الیا اور ابو طلحہؓ کے گھوڑے کا تذکرہ نہیں، اور خالد کی روایت میں ”عن انس“ کی بجائے ”سنت انس“ ہے۔

باب (۱۹۴) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت۔

۱۳۰۱۔ منصور بن ابی حزام، ایراجیم، زہری (دوسری سند)، ابو عمران، ایراجیم، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود، حضرت امین عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ مال کے دینے میں سختی تھے، اور تمام اوقات سے زیادہ رمضان المبارک کے مہینہ میں آپ کی سخاوت ہوتی تھی، اور جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان المبارک کے مہینے میں اس کے اختتام تک آپ سے ملنے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قرآن مجید سناتے اور جس وقت جبرئیل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تو آپ چلتی ہوئے سے زیادہ سختی ہو جاتے۔

تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا قَالَ وَحَدَّثَنَا بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يَطُّ *

۱۲۹۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَرَسٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنُذُوبٌ فَرَكِبَهُ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَرَسٍ وَإِنْ وَحَدَّثَنَا لَبَحْرًا *

۱۳۰۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَرَسًا لَنَا وَلَمْ يَقُلْ لِأَبِي طَلْحَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا *

(۱۹۴) بَابُ جُودِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُرَاجِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زِيَادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَحْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ *

۱۳۰۲۔ ابو کریب، ابن مبارک، یونس، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۳۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

باب (۱۹۵) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن اخلاق۔

(۱۹۵) بَابُ حُسْنِ خُلُقِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۰۳۔ سعید بن منصور، ابو الریح، حماد بن زید، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک خدمت کی، خدا کی قسم آپ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا، اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا؟ اور یہ کام کیوں نہیں کیا؟ ابو الریح نے اتنی زیادت اور بیان کی ہے کہ جو کام خلام کو کرنا چاہئے تھا اور لفظ "واللہ" کا ذکر نہیں کیا۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّيْحِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ وَاللَّهِ مَا قَالَ لِي أَفًا قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لَيْشَاءٍ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا زَادَ أَبُو الرَّيْحِ لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللَّهِ *

۱۳۰۴۔ شیبان بن فروخ، سلام بن مسکین، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۳۰۴۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ مَسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ *

۱۳۰۵۔ احمد بن حنبل، زہیر بن حرب، اسعیل بن ابراہیم، عبد العزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! انس سمجھدار لڑکا ہے، یہ آپ کی خدمت کرے گا، چنانچہ میں نے آپ نے آپ کی سفر اور حضر میں خدمت کی ہے، خدا کی قسم اگر میں نے کوئی کام کیا تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اور جس کام کو نہیں کیا، اس کے متعلق نہیں فرمایا کہ تو نے کیوں نہیں کیا؟

۱۳۰۵۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَالْأَفْطُحِ لَأَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ يَدَيَّ فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَبِيرٌ فَلْيَحْدِثْكَ قَالَ فَحَدَّثْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللَّهِ مَا قَالَ لِي لَيْشَاءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا وَلَا لَيْشَاءٍ لِمَ أَصْنَعُهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا *

۱۳۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، محمد بن بشر، زکریا، سعید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے نو سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی، لیکن مجھے نہیں معلوم کہ اگر میں نے کوئی کام کیا اور حضور نے فرمایا ہو کہ تو نے ایسا کیوں کیا، اور نہ میرے کام پر کبھی کوئی عیب چینی کی۔

۱۳۰۷۔ ابو معن الرقاشی، زید بن یزید، عمرو بن یونس، عکرمہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ملنسار تھے، مجھے ایک روز کام کے لئے بھیجا، میں نے کہا، خدا کی قسم میں نہیں جاؤں گا، اور میرے دل میں یہ بات تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جس کام کے لئے حکم فرمایا ہے، ضرور جاؤں گا، غرضیکہ میں چل دیا، یہاں تک کہ مجھے کچھ لڑکے بازار میں کھیلنے ہوئے لے، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ پیچھے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری گدی پکڑے ہوئے ہیں، میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے، اور فرمایا، امیں! جہاں میں نے حکم دیا تھا، وہاں تو گیا تھا؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں رسول اللہ اب میں جا رہا ہوں، بیان کرتے ہیں کہ بخدا میں نے آپ کی نو سال تک خدمت کی، مجھے علم نہیں، کہ میں نے کوئی کام کیا ہو، تو آپ نے فرمایا ہو، تو نے ایسا کیوں کیا؟ اور اگر میں نے کام نہیں کیا تو فرمایا ہو، تو نے ایسا کیوں نہیں کیا؟

۱۳۰۸۔ شیمان بن فروخ، ابو الریح، عبدالوارث، ابوالتیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ملنسار تھے۔

باب (۱۹۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دوسخا۔

۱۳۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، ابن

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِينَ فَمَا أَعْلَمُهُ قَالَ لِي قَطُّ لِمَ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ *

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ إِسْحَاقُ قَالَ أَنَسُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرَسَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صَبِيَّانَ وَهُمَا يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبِضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي قَالَ فَتَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَذْهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنَسُ وَاللَّهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِينَ مَا أَعْلَمُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا أَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلَّا فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا *

۱۳۰۸۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا *

(۱۹۶) بَابُ سَخَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو

المکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا گیا، اور آپ نے نہیں فرمایا ہو۔

(قائد) بلکہ فوراً دے دی، نیم الریاض شرح شفاء عیاض میں ایک شعر مذکور ہے جس سے اس حدیث کی پوری ترجمانی ہوتی ہے۔ ما قال قط الا فی تشہد، لو لا التشہد لم تسمع له لالا۔

۱۳۱۰۔ ابو کریب، شعبی، (دوسری سند) محمد بن ثنی، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، محمد بن مکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں اور حسب سابق حدیث مروی ہے۔

۱۳۱۱۔ عاصم بن النضر، خالد، حمید، موسیٰ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ اسلام لانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو چیز طلب کی گئی، آپ نے دے دی، ایک شخص آیا (اور اس نے سوال کیا) آپ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان بکریاں دے دیں، وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا، اے قوم مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد اتنا دیتے ہیں کہ افلاس کا ڈر ہی نہیں رہتا۔

(قائد) یہ شخص صفوان بن امیہ ہیں، نیم الریاض میں ہے کہ انہیں شرف صحبت حاصل ہے، اور فتح مکہ کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے اور قاضی عیاض نے اسی روایت کے اخیر میں ذکر کیا ہے کہ آپ کی یہ سخاوت بعثت سے قبل کی ہے، اور بعثت کے بعد کا تو کہنا ہی کیا ہے، لا تعدو الا لحصلی عجاہ صلی اللہ علیہ وسلم (شفائے قاضی عیاض و شرح جلد ۱)۔

۱۳۱۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو پہاڑوں کے درمیان کی بکریاں طلب کیں، آپ نے اسے دیدیں، وہ اپنی قوم کے پاس آکر کہنے لگا اے قوم مسلمان ہو جاؤ! بخدا محمد اتنا دیتے ہیں کہ پھر محتاجی کا ڈر نہیں رہتا، انس کہتے ہیں کہ ایک آدمی شخص دنیا کے لئے مسلمان ہوتا، مگر مسلمان ہونے کے بعد اسلام کی

النَّافِذَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ الْمُثَنِّكِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا *

۱۳۱۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مِثْلَهُ سَوَاءٌ *

۱۳۱۱۔ وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ قَالَ فَحَاضَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اسْلُمُوا فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ *

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ أَيُّ قَوْمِ اسْلُمُوا فَوَاللَّهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ أَنَسٌ إِنَّ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ

وجہ سے (آپ کی صحبت کی وجہ سے) ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔

۱۳۱۳۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کا جہاد کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام مسلمانوں کے ہمراہ جو آپ کے ساتھ تھے، حنین کی طرف نکلے، چنانچہ حنین میں مسلمان لڑے، اللہ تعالیٰ نے اپنے دین اور مسلمانوں کی مدد فرمائی، اس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو سوانث عنایت فرمائے، پھر سوانث دیے، پھر سودیے، ابن شہاب بیان کرتے کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ صفوان نے کہا، خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیا، جتنا دیا اور آپ سب لوگوں سے زیادہ میری نظر میں مبغوض تھے، اور آپ ہمیشہ مجھے دیتے رہے، یہاں تک کہ سب لوگوں سے زیادہ آپ میری نظر میں محبوب ہو گئے۔

(فائدہ) شیخ علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو گیا تھا کہ ان کے کفر کی بیماری کی دوا عطاء و بخشش ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳۱۴۔ عمرو بن ناقد، سفیان بن عیینہ، ابن المنکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ۔

(دوسری سند) اسحاق، سفیان، ابن المنکدر، جابر، عمرو، محمد بن علی، جابر۔

(تیسری سند) ابی عمر، سفیان، عمرو بن دینار، محمد بن علی، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر ہمارے پاس بحرن کا مال آئے گا تو میں تجھے اتنا دوں گا، اور اتنا اتنا، اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا، چنانچہ بحرن کا مال آنے سے قبل ہی آپ انتقال فرما گئے، وہ آپ کے بعد حضرت ابو بکر کے پاس آیا، انہوں نے ایک مٹائی کو اعلان کرنے کے لئے کھڑا کیا، کہ جس سے

حَتَّى يَكُونَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا *

۱۳۱۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَفَتَحَ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتَتَلُوا بِحَنِينٍ فَفَضَّرَ اللَّهُ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ مِائَةَ مِنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَةَ ثُمَّ مِائَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَانِي وَإِنَّهُ لَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيَّ فَمَا بَرَحَ يُعْطِينِي حَتَّى إِنَّهُ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ *

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَجْهَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ أَحَدَهُمَا يَزِيدُ عَلَى الْآخَرِ وَجْهَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَالْفَلْظُ لَهُ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سُفْيَانُ وَسَمِعْتُ أَيُّضًا عَمْرٍو بْنَ دِينَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَ أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو، یا جس کا آپ پر قرض ہو، وہ آئے، یہ سن کر میں کھڑا ہوا، اور میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کا مال آئے گا تو میں تجھے اتنا دوں گا، اور اتنا اور اتنا، یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لبہ بھرا اور مجھ سے فرمایا کہ اسے گن، میں نے انہیں شمار کیا تو وہ پانچ سو نکلے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا، اس سے دو گنا لے۔

۱۳۱۵۔ محمد بن حاتم بن میمون، محمد بن بکر، ابن جریج، عمرو بن دینار، محمد بن علی، محمد بن مکرر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت ابو بکر صدیق کے پاس علاء حضرمی کے پاس سے کچھ مال آیا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص کا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض ہو یا جس سے آپ نے کوئی وعدہ فرمایا ہو، وہ ہمارے پاس آجائے، بقیہ روایت ابن عیینہ کی روایت کی طرح ہے۔

باب (۱۹۷) حضور کی بچوں اور اہل و عیال پر شفقت اور آپ کی تواضع اور اس کے فضائل کا بیان۔

۱۳۱۶۔ ہداب بن خالد، شیمان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، رات میرے لڑکا پیدا ہوا، جس کا نام میں نے اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا، پھر آپ نے وہ لڑکا ام سیف کو دے دیا، جو لوہار کی بیوی تھی اور لوہار

جاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَغْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَالَ بِيَدِي جَمِيعًا فَقَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ ذَيْنَ فَلْيَأْتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَغْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَحَنَى أَبُو بَكْرٍ مِرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا *

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَيْنَ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِيلَةٌ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنَا بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

(۱۹۷) بَاب رَحْمَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّانَ وَالْعِيَالَ وَتَوَاضُعِهِ وَفَضْلِ ذَلِكَ *

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ قُرُوحٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لَشَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدٌ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ

بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى أُمِّ سَيْفٍ امْرَأَةٍ قَيْنٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو سَيْفٍ فَأَنْطَلَقَ بِأُتَيْهِ وَاتَّبَعَتْهُ فَاتَّبَعْنَاهَا إِلَى أَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِبَرِهِ قَدْ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَأَسْرَعَتْ الْمَنْشِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أَبَا سَيْفٍ أَمْسِكْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ فَقَالَ أَنَسٌ لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَذْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَاللَّهِ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ *

کانام ابوسیف تھا، ایک روز آپ ابوسیف کی طرف گئے، میں بھی آپ کے ساتھ تھا، جب ابوسیف کے مکان پر پہنچے، وہ اپنی بھئی دھوکہ رہے تھے اور گھر میں دھواں بھرا ہوا تھا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جلدی جلدی جا کر ابوسیف سے کہا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں، ذرا ٹھہر جاؤ، وہ ٹھہر گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو بلایا، اور اپنے سے چٹا لیا اور جو کچھ منظور خدا تھا وہ فرمایا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس بچہ کو دیکھا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دم توڑ رہا تھا، یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے (۱)، آپ نے فرمایا آنکھیں اشک آلود ہیں اور دل غمگین ہے اور ہم وہی بات کہتے ہیں، جو ہمارے پروردگار کو پسند ہے، بخدا ابراہیم ہم تیری وجہ سے غمگین ہیں۔

(فائدہ)۔ ام سیف حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انا تھیں، ان ہی کے مقام میں حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا، معلوم ہوا کہ اولاد کے انتقال کر جانے پر انبیاء کرام کو بھی صدمہ اور افسوس ہوتا ہے کیونکہ وہ بھی بشر ہیں اور یہ لوازمات بشریت میں سے ہیں جیسا کہ تنک و توالد، باقی عوام الناس انبیاء کرام کو اپنی بشریت پر کیوں قیاس کر لیتے ہیں، اور اس میں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کو۔

فاق النبیین فی خلق وفی خلق ولم یدانہ فی علم ولا کرم۔

۱۳۱۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسماعیل بن علیہ، ایوب، عمرو بن سعید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو بال بچوں پر اترتی شفقت کرتے نہیں دیکھا، جتنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ میں دودھ پیتے تھے، اور آپ وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے، اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے، اور انا کہ گھر بھی

۱۳۱۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِيُزْهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ مُسْتَرْضِعًا لَهُ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ

(۱) اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ کسی صدمہ کے موقع پر غیر اختیاری طور پر رونا آجانا صبر کے متافی نہیں ہے۔ صبر کی حقیقت یہ ہے کہ جو بھی معاملہ ہو اس بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ حق ہے اور اس کی حکمت کے موافق ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر کسی قسم کی نامناسب بات یا کوئی اعتراض نہ کرنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "ولا نقول الا ما یرضی ربنا" فرمایا کہ صبر کی حقیقت کو بیان فرمایا۔

تشریف لے جاتے، اور وہاں دھواں ہوتا کیونکہ اس کا خاوند لوہار تھا، چنانچہ آپ بچہ کو لیتے، اور پیار کرتے اور پھر لوٹ آتے، عمرہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابراہیم انتقال فرما گئے، تو حضور نے فرمایا، ابراہیم میرا بیٹا ہے، وہ حالت رضاعت میں انتقال کر گیا، اب اسے دو انایس ملی ہیں جو جنت میں مدت رضاعت تک اسے دودھ پلائیں گی۔

۱۳۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ابن نمیر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ دیہاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور انہوں نے دریافت کیا کہ تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو، آپ نے فرمایا ہاں، پھر وہ بولے بخدا ہم تو پیار نہیں کرتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کروں، اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر سے رحم اٹھالیا اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ اگر اللہ رب العزت نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہے۔

۱۳۱۹۔ عمروناقدہ، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، ابوسلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اقرع بن حابسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ امام حسن کو پیار کر رہے تھے، وہ بولے یا رسول اللہ میرے دو س بیٹے ہیں، میں نے تو ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو رحم نہیں کرے گا، اللہ تبارک و تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرمائے گا۔

۱۳۲۰۔ عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۱۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر

فَيَدْحُلُ الْيَبْتَ وَإِنَّهُ لَيَدْحَنُ وَكَانَ ظِفْرُهُ فَيَنَّا فَيَاخُذُهُ فَيَقْبِلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمَرُو فَلَمَّا تَوَفَّيْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ فِي النَّذْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظَفَرَيْنِ تَكْمَلَانِ رَضَاعُهُ فِي الْحَنَةِ *

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَتَقْبِلُونَ صَبِيَّانَكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا لَكِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْبِلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ مِنْكُمْ الرَّحْمَةَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ *

۱۳۱۹۔ وَحَدَّثَنِي عَمَرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمَرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِلُ الْحَسَنَ فَقَالَ إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبِلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمْ *

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس۔

(تیسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ۔

(چوتھی سند) ابو سعید اشج، حفص بن غیاث، اعمش، زید بن وہب، ابو ظہیان، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو حفص لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔

۳۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، عبد اللہ بن نمیر، اسماعیل، قیس، جریر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، احمد بن عبدہ، سفیان، عمرو، نافع بن جبیر، جریر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعمش کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۱۹۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم و حیا۔

۳۲۳۔ عبد اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، عبد اللہ بن ابی عقبہ، ابو سعید، (دوسری سند) زہیر بن حرب، محمد بن ثقی، احمد بن سنان، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، عبد اللہ بن ابی عقبہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنواری لڑکی سے جو پردہ میں رہتی ہے، زیادہ شرمیلے تھے، اور جب آپ کسی چیز کو برا سمجھتے تھے تو ہم اسے آپ کے چہرے سے پچھان لیتے تھے۔

إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ وَأَبِي ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۳۲۲۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ *

(۱۹۸) بَابُ كَثْرَةِ حَيَاةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عَتْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَتْنِيِّ وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عَتْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاةً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي حَيْضِهَا وَكَانَ

إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ *

۱۳۲۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاجِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا قَالَ عُثْمَانُ حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ *

۱۳۲۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْينِي الْأَحْمَرُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۱۳۲۳- زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، شعیب، مسروق بیان کرتے ہیں کہ جب امیر معاویہؓ کو نہ آئے تو ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گئے، تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا، اور فرمایا کہ آپ بد زبان نہ تھے اور نہ بد زبانی کرتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

۱۳۲۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) ابو سعید، ابو خالد الاحمر اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

(فائدہ) یہ وہ حیاء جو اخلاقِ حسنہ میں سے ہے اور جزو ایمان ہے، اور حسن خلق انبیاء کرام کی مفت ہے، حضرت حسن بصری نے فرمایا ہے حسن خلق، اچھا سلوک کرنا، کسی کو ایذا نہ دینا، کشادہ پیشانی سے لوگوں کو ملنا، قاضی عیاض فرماتے ہیں، حسن خلق یہ ہے کہ لوگوں سے اچھی طرح ملے اور محبت رکھے، ان پر شفقت کرے اور اگر وہ سخت باتیں کہیں تو تحمل اور صبر سے کام لے، غرور اور تکبر بالکل نہ کرے، زبان درازی، مواخذہ اور غصہ سے باز رہے، طبری فرماتے ہیں کہ سلف کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ حسن خلق خلقی ہے یا کسب سے حاصل ہوتا ہے، قاضی عیاض نے فرمایا، صحیح یہ ہے کہ بعض صفات اس کے خلقی ہیں اور بعض کسب سے حاصل ہوتے ہیں۔

باب (۱۹۹) تَبَسُّمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُسْنِ عِشْرَتِهِ *

۱۳۲۶- یحییٰ بن یحییٰ، ابو غنیہ، سماک بن حرب، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، وہاں بہت بیٹھا کرتا تھا، آپ صبح کی نماز جس مقام پر پڑھتے تو آفتاب کے طلوع ہونے تک وہاں سے نہ اٹھتے، جب آفتاب طلوع ہو جاتا تو آپ وہاں سے اٹھتے، اور صحابہ کرام گفتگو میں مصروف ہوتے اور جاہلیت کے کاموں کا ذکر کرتے تو

۱۳۲۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتُ تُحَاسِلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فإِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْحَاثِلِيَةِ فَيُضْحِكُونَ

وَبَيَّسَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۲۰۰) بَابُ فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُغْلَامٌ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْحَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنْحَشَةُ رُوَيْدُكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ *

(فائدہ)۔ یہ غلام خوش الحان تھا، اور دستور ہے کہ ایسی حدیث پڑھنے سے اونٹ مست ہو کر تیز چلتے ہیں جس سے عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے آپ نے تنبیہ فرمادیا۔

۱۳۲۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بِنَحْوِهِ *

۱۳۲۹- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى أَزْوَاجِهِ وَسَوَاقٍ يَسُوقُ بَهْنُ يُقَالُ لَهُ أَنْحَشَةُ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا أَنْحَشَةُ رُوَيْدًا سَوْفَكَ بِالْقَوَارِيرِ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعَيَّبُوهَا عَلَيْهِ *

۱۳۳۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ

آپ مکرار دیتے۔

باب (۲۰۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

عورتوں پر رحم کرنا۔

۱۳۲۷۔ ابوالربیع عتکی، حامد بن عمر، قتیبہ بن سعید، ابوکامل، حماد بن زید، ایوب، ابوقلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ایک حبشی غلام جس کا نام انجھہ تھا، اشعار پڑھ رہا تھا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، اے انجھہ آہستہ آہستہ چل اور ان اونٹوں کو شیشے لدے ہوئے اونٹوں کی طرح ہانک۔

۱۳۲۸۔ ابوالربیع عتکی، حامد بن عمر، ابوکامل، حماد بن زید، ایوب، ابوقلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۹۔ عمروناقد، زہیر بن حرب، ابن علیہ، ایوب، ابن قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے پاس آئے اور ایک ہانکنے والا جس کا نام انجھہ تھا، ان کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجھہ آہستہ آہستہ شیشوں کو لے کر چل، ابوقلابہ کہتے ہیں کہ حضور نے ایسی بات فرمائی کہ اگر تم میں سے کوئی اور کہے تو تم اسے کھیل سمجھو۔

۱۳۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریج، سلیمان تمیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (دوسری سند) ابوکامل، یزید، تمیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام

سلیمؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے ساتھ تھیں اور ایک ہنگانے والا ان کے اونٹوں کو ہٹکارا تھا، آپ نے فرمایا اے انجھ، شیشوں کو آہستہ لے چل۔

۱۳۳۱۔ ابن ثقی، عبدالصمد، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حدی خوان خوش الحان تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا، اے انجھ، آہستہ آہستہ کہیں ششے نہ توڑ دینا، یعنی کمزور غورتوں کو تکلیف نہ ہو۔

۱۳۳۲۔ ابن یثار، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں حدی خوان کی خوش الحانی کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۲۰۱) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لوگوں کا تقرب اور آپ سے برکت حاصل کرنا، اور آپ کی ان کے لئے تواضع۔

۱۳۳۳۔ مجاہد بن موسیٰ، ابوبکر بن العضر، ہارون بن عبداللہ، ابوالعضر، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینہ کے خادم اپنے برتنوں میں پانی لے کر آتے، پھر جو برتن آپ کے پاس آتا، آپ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے اور بسا اوقات شدت سردی میں بھی یہ اتفاق پیش آجاتا، تب بھی آپ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے۔

۱۳۳۴۔ محمد بن رافع، ابوالعضر، سلیمان، ثابت، حضرت انس

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سَلِيمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ يَسْقُونَ بَهْنًا سَوَاقًا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَنْحَشَةٍ رُويْدًا سَوَقَكَ بِالْقَوَارِيرِ *

۱۳۳۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُويْدًا يَا أَنْحَشَةُ لَا تَكْسِيرِ الْقَوَارِيرَ يَعْنِي ضَعْفَةَ النِّسَاءِ *

۱۳۳۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ يَثَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَادٍ حَسَنَ الصَّوْتِ *

(۲۰۱) بَابُ قُرْبِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ النَّاسِ وَتَبَرُّكِهِمْ بِهِ وَتَوَاضُعِهِ لَهُمْ *

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي النَّضْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ يَعْنِي هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمَ الْمَدِينَةِ بِأَنْتِهِمْ فِيهَا الْمَاءَ فَمَا يُؤْتِي بِلَانَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرَبَّمَا حَاغُوهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا *

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ حجام آپ کا سر بنارہا تھا اور آپ کے صحابہ آپ کے گرد جمع تھے، وہ چاہتے تھے کوئی بال زمین پر نہ گرے، کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ تبرک آثار الصالحین درست ہے اور صحابہ کرام آپ کے آٹھارے برکت حاصل کرتے تھے لیکن جاہلوں کی طرح (افراط اور تغریظ نہ ہو۔)

۱۳۳۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کی عقل میں فتور تھا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آپ سے کام ہے، آپ نے فرمایا اے ام فلاں کوئی گلی دیکھ لے، میں تیرا کام کر دوں گا، چنانچہ راستہ میں آپ نے اس سے تنہائی میں بات کی، یہاں تک کہ وہ ہانپنے کام سے فارغ ہو گئی۔

۱۳۳۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا أُمَّ فُلَانِ انظُرِي أَيَّ السَّكَنِ شِئْتَ حَتَّى أَقْضِيَ لَكَ حَاجَتَكَ فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حَتَّى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا *

(فائدہ)۔ وہ عورت صحابہ کرام کے سامنے اپنی حاجت بیان نہ کرنا چاہتی تھی، اس لئے آپ نے علیحدہ ہو کر اس کی بات سن لی اور یہ غلوٹ بالا جہیہ نہیں ہے۔

باب (۲۰۲) حضور صرف اللہ ہی کے لئے انتقام لیتے تھے۔

(۲۰۳) بَابُ تَرْكِ الْإِنْتِقَامِ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى *

۱۳۳۶۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کاموں میں سے ایک کا اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے آسان کو اختیار فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو تا اور اگر گناہ ہو تا تو آپ سب سے بڑھ کر اس سے دور رہتے، اور آپ نے کبھی کسی سے اپنی وجہ سے انتقام نہیں لیا البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کے خلاف کرتا تو آپ اسے سزا دیتے۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِنَّمَا فَإِنْ كَانَ إِنَّمَا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تَنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۳۳۷۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر۔

(دوسری سند) احمد بن عبدہ، فضیل بن عیاض، منصور، محمد،

ابن شہاب، زہری، عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

(تیسری سند) حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب

سے اسی سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح حدیث نقل

کرتے ہیں۔

۱۳۳۷۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَرْبٍ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

عَبْدَةَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَاضٍ كِلَاهُمَا عَنْ

مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةٍ فَضِيلُ بْنُ شِهَابٍ

وَفِي رِوَايَةٍ جَرِيرِ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

عَائِشَةَ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ

وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا

الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خَيْرَ

رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ

أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ مِنَ الْآخَرِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرُهُمَا مَا

لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ *

۱۳۳۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

إِلَى قَوْلِهِ أَيْسَرُهُمَا وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ *

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ

يَبْدُوهُ وَلَا أَمْرًا وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا يَبُلُ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ

صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ

فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۳۴۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ

نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُهُ وَوَكَيْعُ بْنُ حَرْبٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو

كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ

بِهَذَا الْإِسْنَادِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ *

(۲۰۳) بَابُ طَيْبِ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى

۱۳۳۸۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو جب بھی دو کاموں میں اختیار دیا گیا، تو آپ نے

آسان کام کو اختیار فرمایا، جب تک وہ گناہ نہ ہوتا، اور اگر گناہ

ہوتا تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے۔

۱۳۳۹۔ ابو کریب، ابن نمیر، عبد اللہ بن نمیر، ہشام سے اسی

سند کے ساتھ روایت مروی ہے لیکن ”ایسرہما“ تک ہے، اس

کے بعد کا حصہ ذکر نہیں ہے۔

۱۳۴۰۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ کسی عورت

اور نہ کسی خادم کو، البتہ جہاد فی سبیل اللہ میں قتال فرمایا، اور

آپ کو جب کسی نے نقصان پہنچایا آپ نے اس کا بدلہ نہیں لیا،

البتہ ہم خدا میں خلل ڈالا تو خدا کے لئے بدلہ لیا ہے۔

۱۳۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبدہ، وکیع، (دوسری سند)

ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام، سے اسی سند کے ساتھ کچھ کی

بیشی سے روایت نقل کرتے ہیں۔

بَاب (۲۰۳)۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے بدن مبارک کی خوشبو، اور نرمی

۱۳۴۲۔ عمرو بن حماد بن طلحہ، اسباط، مساک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ اپنے گھر تشریف لے جانے کے لئے نکلے، میں بھی آپ کے ساتھ نکلا، سامنے سے کچھ بچے آئے، آپ نے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ کے ہاتھ میں وہ عھنڈک اور خوشبودی بھی جیسے کہ عطار کے ڈبہ سے ہاتھ باہر نکلا ہو۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، علمائے کرام نے فرمایا ہے، یہ خوشبو آپ کے بدن مبارک کی ذاتی تھی، اگرچہ آپ خوشبوند لگائیں مگر ملائکہ کی ملاقات اور نزول وحی کے اہتمام کے لئے آپ خوشبو کا استعمال فرماتے تھے (نووی)

۱۳۴۳۔ قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (دوسری سند) زہیر بن حرب، ہاشم، سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نہ عہرنہ مشک اور نہ کوئی خوشبو ایسی سونگھی، جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی خوشبو تھی اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے کسی دیباچہ اور حریر کو نرم پایا۔

۱۳۴۴۔ احمد بن سعید بن صخر الدارمی، حبان، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا اور آپ کا پینہ مبارک موتی کی طرح چمکتا ہوا تھا اور جب آپ چلتے تو آگے جھکتے ہوئے زور ڈال کر چلتے، اور میں نے دیباچہ اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جتنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جھیلی مبارک نرم تھی اور مشک و عہرنہ وہ خوشبو نہیں جو آپ کے جسم میں تھی۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْنَ مَسَّهُ *

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَادٍ بْنِ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ وَهُوَ ابْنُ نَصْرِ الِهَمْدَانِيُّ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْاَوَّلَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانِ فَحَجَلَ يَمْسَحُ خَدَيَّ أَحَدِهِمَا وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدَيَّ قَالَ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُوزَةِ عَطَارٍ *

۱۳۴۳۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَزَمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ وَالْفَلْظُ لَهُ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ أَنَسٌ مَا شَمَعْتُ غَيْرًا قَطُّ وَلَا مِسْكَ وَلَا شَيْئًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيْبَاجًا وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مَسًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۴۴۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ لِدَارِمِي حَدَّثَنَا حَبَانٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ الْوُلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفًّا وَلَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيرَةً نَيِّنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِعْتُ مِسْكََةً وَلَا غَيْرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَاحَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(فائدہ) امام نووی اور شیخ ابی فرما رہے ہیں کہ سفید چمکا ہوا رنگ تمام رنگوں میں خوبصورت اور عمدہ ہوتا ہے کیونکہ صرف سفیدی تا وقتیکہ اس میں چمک اور کش نہ ہو، اس میں کوئی خوبی نہیں، نیز اس حدیث کے اخیر جز کے متعلق ایک عجیب واقعہ مروی ہے جس سے صحابہ کرام اور حضرات محدثین کی حضور کے ساتھ غایت محبت اور عشق کا پتہ چلتا ہے، وہ یہ کہ ایک مرتبہ حضرت انس غایت فرحت اور لذت کے ساتھ فرمانے لگے کہ میں نے ان ہاتھوں سے حضور سے مصافحہ کیا ہے، اور میں نے کبھی ریشم یا حریر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے نرم نہیں دیکھا، شاگردوں نے عرض کیا میں بھی ان ہاتھوں سے مصافحہ کرتا چاہتا ہوں کہ جن ہاتھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا ہے، اس کے بعد یہ سلسلہ اس جذب و شوق کے ساتھ جاری ہوا کہ آج ساڑھے تیرہ سو برس سے زیادہ تک یہ سلسلہ جاری ہے اور اس حدیث کے بیان پر مسلسل مصافحہ جاری ہے، حتیٰ کہ حضرت مولانا ذلیل احمد سہارنپوری مہاجر مدنی تک اور ان کے بعد ان کے شاگردوں تک یہ سلسلہ جاری ہے، اب ناظرین غور فرمائیں کہ کیا ایسی بزرگ ہستیاں بھی اگر محبت رسول نہیں ہیں تو اور کون ہو سکتا ہے۔

(۲۰۴) بَاب طَيْبِ عَرَقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّبَرُّكِ بِهِ *
 ۱۳۴۵ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرَقَ وَجَعَاءَتِ أُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْمِلُتُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ قَالَتْ هَذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طَيْبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطَّيْبِ *

باب (۲۰۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کا خوشبودار اور متبرک ہونا

۱۳۴۵۔ زہیر بن حرب، ہاشم، سلیمان، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے اور آرام فرمایا، آپ کو پسینہ آیا، میری والدہ شیشی لائیں اور آپ کا پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگیں، آپ کی آنکھ کھل گئی، آپ نے فرمایا اے ام سلیم کیا کر رہی ہو، وہ بولیں آپ کا پسینہ ہے جسے ہم اپنی خوشبو میں ملا لیتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر خود خوشبو ہے۔

(فائدہ) یہ مبالغہ آمیز یا اعتقادی بات نہیں بلکہ جس سے آپ مصافحہ فرماتے تمام دن اس کے ہاتھ سے خوشبو آتی رہتی تھی، سبحان اللہ فدک ابی داؤد یا رسول اللہ۔

۱۳۴۶ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيهِ قَالَ فَجَاءَتْ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا فَأَتَيْتُ فَقِيلَ لَهَا هَذَا

۱۳۴۶۔ محمد بن رافع، حجت بن ثقی، عبد العزیز، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس تشریف لاتے، اور ان کے بستر پر سو جاتے اور وہ وہاں نہ ہوتیں، ایک دن آپ تشریف لائے اور ان کے بستر پر سو گئے، وہ آئیں تو لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گھر تشریف لائے ہیں اور تمہارے بستر پر سو رہے

ہیں، یہ سن کر وہ آنکس تو دیکھا کہ آپ کو پسینہ آ رہا ہے، اور آپ کا پسینہ چڑے کے بستر پر جمع ہو گیا ہو گیا ہے، ام سلیم نے اپنا ڈیہ کھولا اور یہ پسینہ پونچھ پونچھ کر پیشوں میں بھرنے لگیں، آپ گھبرا کر اٹھ گئے اور فرمایا اے ام سلیم کیا کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے بچوں کے لئے برکت کی وجہ سے لیتے ہیں، آپ نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ فِي بَيْتِهِ عَلَى فِرَاشِهِ قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرَقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَى قِطْعَةِ أُوبِيمَ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَيْدَتَهَا فَجَعَلَتْ تَنْشِفُ ذَلِكَ الْعَرَقَ فَتَغْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا فَفَرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرْجُو بِرُكَّتِهِ لِيَصْبِيَانَا قَالَ أَصَبْتَ *

(قائد) پہلے بیان ہو چکا کہ ام سلیم آپ کی محرم قمیص اور محرم کے پاس جانا اور وہاں سونا درست ہے۔

۱۳۴۷- حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ حَدَّثَنَا أُيُوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَيَنْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَحْمَلُهُ فِي الطَّيْبِ وَالْقَوَارِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلِيمُ مَا هَذَا قَالَتْ عَرَقُكَ أَذُوفُ بُو طَلِيبِ *

۱۳۴۸- حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ حَدَّثَنَا أُيُوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَيَنْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَحْمَلُهُ فِي الطَّيْبِ وَالْقَوَارِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلِيمُ مَا هَذَا قَالَتْ عَرَقُكَ أَذُوفُ بُو طَلِيبِ *

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ بَشَرٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَالْأَفْطُحُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوُحْيُ فَقَالَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ بَشَرٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَالْأَفْطُحُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوُحْيُ فَقَالَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ بَشَرٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَالْأَفْطُحُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوُحْيُ فَقَالَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي

ہے، جبکہ میں اسے محفوظ کر لیتا ہوں، اور کبھی ایک فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے، اور وہ جو کہتا ہے اسے میں یاد کر لیتا ہوں۔

فِي مِثْلِ صَلَٰةِ الْحَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ ثُمَّ يَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَأَحْيَانًا مَلَكَ فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ فَأَعْبَى مَا يَقُولُ *

(فائدہ)۔ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے، اگر آپ بقول عوام الناس بشر نہ ہوتے تو پھر فرشتے کو انسانی صورت میں متسل ہونے کی کیا ضرورت تھی۔

۱۳۵۰۔ محمد بن ثقی، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ، حسن، حطان بن عبداللہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ پر سختی ہوتی اور آپ کے چہرہ انور کا رنگ خستہ ہو جاتا۔

۱۳۵۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كَرِبَ لِدَلِكِ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ *

۱۳۵۱۔ محمد بن یسار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حسن، حطان بن عبداللہ الرقاشی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ سر مبارک جھکالیتے اور آپ کے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکالیتے، اور جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھا لیتے۔

۱۳۵۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الرَّخَى نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ فَلَمَّا أَتَانِي رَفَعَ رَأْسَهُ *

(۲۰۵) بَابُ صِفَةِ شَعْرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ وَحَلِيِّتِهِ *

باب (۲۰۵) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں اور آپ کے حلیہ مبارک اور صفات کا ذکر

۱۳۵۲۔ منصور بن ابی حزام، محمد بن جعفر بن زیاد، ابراہیم، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکے ہوئے پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے، اور مشرکین ناگ نکالتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم جب کسی مسئلہ میں آپ کو حکم الہی نہ ہوتا تھا، اہل کتاب کی موافقت بہتر سمجھتے تھے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگے، پھر اس کے بعد آپ نے ناگ لٹکانا شروع کر دیا۔

۱۳۵۲- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاجِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زِيَادٍ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَغْيَنَانُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرِقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، علماء نے فرمایا ہے کہ مانگ ٹکانا سنت ہے کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری فعل ہے، اور ظاہر ہے کہ آپ نے اسے وحی کے بعد اختیار فرمایا ہے، مترجم کہتا ہے کہ انگریزی بالوں کی بنا ہی شریعت کے خلاف ہے، لہذا ناظرین ان بالوں میں مانگ ٹکانا سنت نہ تصور کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۵۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۳۵۳- ابو الطاہر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مردی ہے۔

۱۳۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَثْوَعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمُنْكَبَيْنِ عَظِيمِ الْجُمَةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ عَلَيْهِ خَلَّةٌ حُمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۵۴- محمد بن ثقی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، حضرت براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے، آپ کے دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ تھا، گنجان بالوں والے تھے جو کان کی لو تک آتے تھے، آپ پر ایک سرخ دھاری کا جوڑا یعنی لنگی، اور چادر تھی، میں نے آپ سے زیادہ حسین کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۳۵۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَةٍ أَحْسَنَ فِي خَلَّةِ حُمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مُنْكَبَيْهِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمُنْكَبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ لَهُ شَعْرٌ *

۱۳۵۵- عمرو ناقد، ابو کریب، وکیع، سفیان، ابو اسحاق، حضرت براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی پٹھوں والے کو سرخ جوڑے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، آپ کے بال موٹھوں تک آرہے تھے، آپ کے دونوں موٹھوں کے درمیان کا حصہ زیادہ چوڑا تھا اور آپ نہ زیادہ لاسمے تھے، اور نہ ٹھنٹے، ابو کریب نے ”شعر“ کی بجائے ”کہ شعر“ بولا ہے۔

(فائدہ)۔ دونوں رواجوں میں کوئی اختلاف نہیں، کیونکہ بال ہمیشہ ایک حالت میں نہیں رہا کرتے۔

۱۳۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ *

۱۳۵۶- ابو کریب، اسحاق بن منصور، ابراہیم، یونس، ابو اسحاق، حضرت براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ حسین تھا اور آپ کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے تھے اور نہ آپ زیادہ لمبے تھے اور نہ پستہ قد۔

۱۳۵۷- شیبان بن فروخ، جریر بن حازم، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ

۱۳۵۷- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ

عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تھے؟ انہوں نے کہا میانہ تھے نہ بہت گھونگھریلے، نہ بہت سیدھے، کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تھے۔

۱۳۵۸۔ زہیر بن حرب، حبان بن ہلال (دوسری سند)، محمد بن ثنی، عبدالصمد، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں کے قریب تک تھے۔

۱۳۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو کریم، اسماعیل بن علیہ، حمید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آدھے کانوں تک تھے۔

۱۳۶۰۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ساک بن حرب، حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہن تھے، آپ کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے اور ایڑیوں پر بہت کم گوشت تھا، شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے ساک سے پوچھا ”ضلیح الغم“ کا کیا مطلب ہے، وہ بولے کشادہ دہن، پھر میں نے کہا اشکل العین کے کیا معنی، بولے دراز آنکھوں کے شکاف، پھر میں نے کہا ”منہوس العقب“ کے کیا معنی، انہوں نے کہا کم گوشت والی ایڑھی۔

(فائدہ) اہل عرب کے نزدیک فراخ دہن یعنی پندیدہ سمجھی جاتی ہے، اور بعض حضرات نے اس جگہ فراخ دہن سے فصاحت مراد لی ہے، اور آنکھوں کی تعریف میں جو ترجمہ کیا ہے وہ صحیح قول کے موافق کیا ہے غمار آلودہ آنکھوں پر ہزاروں میکے قربان، وہ قائل بے پئے ہی

رات دن منحور رہتا ہے

۱۳۶۱۔ سعید بن منصور، خالد بن عبد اللہ، جریری بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، انہوں نے کہا جی ہاں!

بُنْ حَازِمٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ شَعْرًا رَجُلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ بَيْنَ أَذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ *

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرَهُ مَنْكِبَيْهِ *

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أَذُنَيْهِ *

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْأَلْفُظُ لِأَبْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنُهِوسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِسِمَاكِ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا أَشْكَلَ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شِقِّ الْعَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنُهِوسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ *

(فائدہ) اہل عرب کے نزدیک فراخ دہن یعنی پندیدہ سمجھی جاتی ہے، اور بعض حضرات نے اس جگہ فراخ دہن سے فصاحت مراد لی ہے، اور آنکھوں کی تعریف میں جو ترجمہ کیا ہے وہ صحیح قول کے موافق کیا ہے غمار آلودہ آنکھوں پر ہزاروں میکے قربان، وہ قائل بے پئے ہی

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْحَرِثِيِّ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

آپ کا رنگ مبارک سفید ملاحظت دار تھا، امام مسلم فرماتے ہیں، ابو الطفیل نے ۵۰ھ میں انتقال فرمایا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے انہوں نے ہی سب سے آخر میں انتقال کیا ہے۔

۱۳۶۲۔ عبید اللہ بن عمر قواری، عبد اللہ علی بن عبد اللہ علی، جریری، ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور اب کوئی روئے زمین پر میرے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والا نہیں، جریری کہتے ہیں، کہ میں نے کہا تم نے کیسا دیکھا ہے؟ وہ بولے آپ سفید رنگ کے تھے، ملاحظت دار، میانہ قد والے۔

باب (۲۰۶) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا ذکر۔

۱۳۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابن نافع، ابن اوریس، ہشام، ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آنحضرت نے خضاب کیا ہے؟ وہ کہنے لگے آپ پر اتنا بڑھاپا ہی نہیں دیکھا گیا، البتہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مہندی اور وسہ کے ساتھ خضاب کیا ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ أَتْيَضَ مَلِيحَ
الْوَجْهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ
سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيُّ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ
الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَى وَجْهِ
الْأَرْضِ رَجُلٌ رَأَاهُ غَيْرِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ
رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَتْيَضَ مَلِيحًا مُقْصِدًا *

(۲۰۶) بَابُ شَيْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ *

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ
وَعُمَرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ قَالَ عَمَرُو
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيُّ عَنْ هِشَامِ
عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ
خَضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ
لَمْ يَكُنْ رَأَى مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ
كَأَنَّهُ يَقُلُّهُ وَقَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ
وَالكُتْمِ *

(قابکہ)۔ صرف کتم یعنی وسہ کا خضاب سیاہ ہوتا ہے اور مہندی ملا کر سرخ ہو جاتا ہے، ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ غلبہ کا اعتبار ہوگا، باقی دونوں سے خضاب جائز ہے مگر سیاہ ہونا چاہئے، اس لئے خالص سیاہ خضاب کی ممانعت احادیث سے ثابت ہے۔

۱۳۶۴۔ محمد بن بکر، اسماعیل بن زکریا، عاصم احو، ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ خضاب کے درجہ کو نہیں پہنچے، آپ کی داڑھی مبارک میں صرف چند ہال سفید

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرِّيَّانِ
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ
عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَضَبَ
فَقَالَ لَمْ يُلْغِ الْخَضَابَ كَانَ فِي لِحْيَتِهِ

تھے، ابن سیرین نے کہا کیا ابو بکر صدیق خضاب کرتے تھے، (۱) انہوں نے کہا ہاں وسمہ اور حنا کے ساتھ۔

۱۳۶۵۔ حجاج بن شاعر، مٹلی بن اسد، وہیب بن خالد، ایوب، محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ کا بوجھاپ ہی نہیں دیکھا گیا مگر تھوڑا سا۔

۱۳۶۶۔ ابوالریح عسکری، حماد، ثابت بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا، کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا ہے، وہ بولے اگر میں چاہتا تو آپ کے سر مبارک کے سفید بال گن لیتا، آپ نے خضاب نہیں کیا، البتہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مہندی اور وسمہ، اور حضرت عمر فاروقؓ نے صرف مہندی سے خضاب کیا ہے۔

۱۳۶۷۔ نصر بن علی جعفی، بواسطہ اپنے والد، ثنیٰ بن سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سر اور داڑھی کے سفید بالوں کے اکھاڑنے کو مکروہ سمجھتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا، آپ کی چھوٹی داڑھی میں جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے کچھ سفید بال تھے اور کچھ کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں۔

۱۳۶۸۔ محمد بن ثنیٰ، عبدالصمد، محمد بن ثنیٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت مذکور ہے۔

۱۳۶۹۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشیر، احمد بن ابراہیم دورق، ہارون بن عبداللہ، سلیمان بن داؤد، شعبہ، خلید بن جعفر، ابویاس،

شُعْرَاتٍ بِيضٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْضِبُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ بِالْحِنَاءِ وَالْكَثْمِ *

۱۳۶۵۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَلِيلًا *

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّيِّعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ حِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعْدَّ شَمَطَاتٍ كُنْتُ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ وَقَالَ لَمْ يَخْضِبْ وَقَدْ اخْضَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَاءِ وَالْكَثْمِ وَاخْضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَاءِ بَحْنًا *

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَفْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ يُكْرَهُ أَنْ يَتَيْفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ وَلَمْ يَخْضِبْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عُنُقَتَيْهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبَذَ *

۱۳۶۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۳۶۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَشِيرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ وَهَارُونُ بْنُ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالوں کو خضاب فرمایا تھا یا نہیں اس بارے میں روایات دونوں طرح کی موجود ہیں۔ بعض روایات میں نقل کرنے والوں نے خضاب کی نفی فرمائی ہے اور بعض دوسری روایات میں خضاب کا اثبات ہے۔ دونوں قسم کی روایات کو یوں جمع فرمایا گیا ہے کہ جن میں نفی فرمائی گئی ہے ان میں راوی نے آپ کے زیادہ سفید بال ہونے کی نفی فرمائی ہے اور جنہوں نے خضاب کا ذکر فرمایا ہے ان کی مراد یہ ہے کہ کبھی کبھی خضاب فرماتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑھاپے کے ساتھ نہیں بدلا۔

۱۳۷۰۔ احمد بن یونس، زہیر، ابواسحاق، (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو خثیمہ، ابواسحاق، ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ سفیدی دیکھی، اور زہیر نے اپنی انگلیاں اپنی تھوڑی کے بالوں پر رکھ کر بتایا، ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ تم اس روز کیسے تھے؟ انہوں نے کہا میں تیر میں پیکان اور پر لگا ہوا تھا۔

۱۳۷۱۔ واصل بن عبد الاعلیٰ، محمد بن فضیل، اسماعیل بن ابی خالد، حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا رنگ مبارک سفید تھا، اور کچھ بڑھاپا آ گیا تھا، حضرت حسن بن علیؑ آپ کے مشابہ تھے۔

(فائدہ) بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت حسن کا اوپر کا حصہ، اور حضرت حسین کے بدن کا نیچے کا حصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھا گویا کہ حضرات حنین تصویر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۱۳۷۲۔ سعید بن منصور، سفیان، خالد بن عبد اللہ (دوسری سند) ابن نمیر، محمد بن بشر، اسماعیل، ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی روایت مروی ہے، باقی اس میں حضور کے بڑھاپے اور سفید رنگ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۳۷۳۔ محمد بن عثمان، ابو داؤد، سلیمان بن واؤد، شعبہ، سہاک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا آپ جس وقت تیل ڈالنے تو کچھ سفیدی معلوم نہ ہوتی، البتہ جب تیل نہ ڈالنے تو سفیدی معلوم ہوتی

عَبْدُ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ شَيْبِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنَهُ اللَّهُ بَيَاضًا *

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَثِيمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ مِنْهُ بَيَاضٌ وَوَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ أَصَابِعِهِ عَلَى عُنُقَتَيْهِ قِيلَ لَهُ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَهْرِي النَّبْلَ وَأُرِيشُهَا *

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ كَأَنَّ الْفَحْسَنَ بِنُ عُلْيَا يُشَبِّهُهُ *

(فائدہ) بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت حسن کا اوپر کا حصہ، اور حضرت حسین کے بدن کا نیچے کا حصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھا گویا کہ حضرات حنین تصویر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۱۳۷۲۔ وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ بِهِذَا وَلَمْ يَقُولُوا أَبْيَضَ قَدْ شَابَ *

۱۳۷۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ سَمِعَ عَنْ شَيْبِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يَرَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِذَا لَمْ

يَذْهَبُ رُبِّي مِنْهُ *

تھی۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں علمائے کرام کا اختلاف ہے کہ آپ نے ہندی کے ساتھ خضاب فرمایا نہیں تو اکثر کا قول ہے کہ نہیں کیا، مگر ابن عساکر اور ام سلمہ کی روایت میں اس چیز کا تذکرہ موجود ہے اس بناء پر مختار یہ ہے کہ آپ نے بھی کیا، اور اکثر نہیں کیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال بہت ہی کم تھے، شاکل ترمذی کی بعض روایتوں میں چودہ، سترہ اور اٹھارہ اور بعض میں بیس کا ذکر ہے، اور یہ اختلاف مختلف زمانوں پر بھی محمول کیا جاسکتا، اور گھسنے کے فرق پر بھی اسے محمول کر سکتے ہیں۔

(۲۰۷) بَابُ فِي اثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ * بَابُ (۲۰۷) نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي مَهْرِ نُبُوَّةِ (۱)

کا بیان۔

۱۳۷۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا أَذْهَنَ لَمْ يَبْنِنَ وَإِذَا شَعَثَ رَأْسُهُ يَبْنِنُ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللَّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهَهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كِفَيْهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ *

۱۳۷۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ *

(فائدہ) تلوار کی تشبیہ میں یہ نقص تھا کہ اس میں زیادہ طویل ہونے کا شبہ پیدا ہوتا ہے، اور نیز اس کی چمک میں سفیدی غالب ہوتی ہے، نورانیت نہیں، اس لئے حضرت جابرؓ نے اس تشبیہ کو پسند نہیں کیا اور یہ تشبیہات سب تقریبی ہیں ورنہ ایک چاند کیا ہزار چاند میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نور نہیں ہو سکتا شمس و قمر سے روشنی دہر میں ہوا کرے!، مجھ کو تو پسند ہوا اپنی نظر کو کیا کروں!

۱۳۷۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ شَيْبَةَ، مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، شُعْبَةُ، سِمَاكِ، وَحَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ عَنْ سِمَاكِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا أَذْهَنَ لَمْ يَبْنِنَ وَإِذَا شَعَثَ رَأْسُهُ يَبْنِنُ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللَّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهَهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كِفَيْهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ *

کاٹا۔

(۱) خاتم نبوت یعنی مہر نبوت، اسے خاتم نبوت کیوں کہا جاتا ہے؟ اس بارے میں متعدد وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ (۱) یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامات میں سے ایک علامت تھی، کتب سابقہ کے علماء نے اس کے ذریعہ آپ کی نبوت کو پہچانا جیسے حضرت سلمان فارسیؓ۔ (۲) اس کے ذریعے سے نبوت محفوظ بنادی گئی ہر قسم کے جھوٹ اور دھوکے سے۔ (۳) یہ مہر نبوت آپ کی نبوت کے اتمام اور مکمل ہونے پر دلالت کرتی ہے جس طرح سے مہر اس وقت لگائی جاتی ہے جب وہ چیز مکمل ہو جاتی ہے۔

۴۶۱- ابن نمیر، عبد اللہ بن موسیٰ، حسن بن صالح، ساک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۴۶۲- قتیبہ بن سعید، محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، جعد بن عبد الرحمن، حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بھانجا بیمار ہے، آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی پھر وضو کیا، میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا، پھر میں آپ کی پشت پر کھڑا ہوا، تو میں نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو مسمری کی گھنڈیوں کی طرح تھی۔

۱۳۷۶- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۳۷۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجَعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبُرْكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زُرِّ الْحَجَلَةِ *

(فائدہ) سائب بن یزید کی ولادت ۲۷ھ میں ہوئی، اس لئے ان کی کسی کی بنا پر بطور شفقت کے آپ نے اپنا دست مبارک ان کے سر پر پھیرا، نیز بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ ان کے پیر میں تکلیف تھی، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۴۷۸- ابوالکامل، حماد۔

(دوسری سند) سوید بن سعید، علی بن مسہر، عاصم الاحول۔ (تیسری سند) حامد بن عمر بکراوی، عبدالواحد بن زیاد، عاصم، حضرت عبد اللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت پاشی کھایا، عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے دعائے مغفرت کی، وہ بولے جی ہاں اور تیرے لئے بھی، پھر یہ آیت تلاوت کی واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات، عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں آپ کے پیچھے گیا تو میں نے مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان چھٹی ہڈی کے پاس بائیں شانے کے قریب مٹھی کی طرح دیکھی اس پر مسوں کی طرح تل تھے۔

۱۳۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ ح وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَالْفِظُّ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَسْتَغْفِرُكَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ (وَاسْتَغْفِرْ لِدُنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) قَالَ ثُمَّ ذُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبَوَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاعِضِ كَتِفِهِ الْبُسْرَى جَمْعًا عَلَيْهِ خَيْلَانٌ كَأَمْثَالِ النَّالِيلِ *

(فائدہ) مہر نبوت حضور کے بدن مبارک پر ولادت ہی کے وقت سے تھی جیسا کہ فقہ البہاری میں حضرت عائشہ سے مروی ہے لیکن اس میں

اختلاف ہے کہ اس پر کچھ لکھا ہوا تھا یا نہیں، ابن حبان نے اس چیز کی تصریح کی ہے کہ اس پر ”محمد رسول اللہ“ لکھا ہوا تھا اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر ”سرافات المصور“ لکھا ہوا تھا، بعض اکابر کی رائے ہے کہ یہ روایات صحت کے درجہ کو نہیں پہنچتیں، نیز مہر نبوت کی مقدار اور رنگت کے بارے میں مختلف روایات آئی ہیں، اور امام ترمذی نے شامل میں اس کے متعلق آٹھ روایات ذکر کی ہیں، قرطبی فرماتے ہیں کہ مہر نبوت کم و زیادہ اور رنگت میں متبدل بھی ہو جاتی تھی، تاہم کے نزدیک یہ سب تفسیہات ہیں جو ہر ایک نے اپنی رائے کے مطابق کی۔

(۲۰۸) بَابُ قَدْرِ عُمْرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
باب (۲۰۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا بیان۔

۱۳۷۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَا بِالْحَمْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالْبَسِطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ *

۱۳۷۹- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ربیعہ بن عبد الرحمن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ پست قد، نہ بالکل سفید تھے اور نہ گندمی، آپ کے بال نہ بالکل گھونگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا فرمائی، پھر آپ نے دس سال مکہ مکرمہ میں اقامت اختیار فرمائی اور دس سال مدینہ منورہ میں، اور ساٹھ سال سے اوپر تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا لیا، اور آپ کے سر مبارک اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

(فائدہ) اس روایت میں کسی کو چھوڑ کر وہابی کا ذکر کیا ہے ورنہ صحیح قول کے مطابق آپ کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) سال کی ہوئی، تیرہ برس مکہ میں قیام فرمایا اور دس سال مدینہ منورہ میں اور ۱۳ ہجری الاول کو ہجیر کے دن چاشت کے وقت اس وار قاتی سے رحلت فرما گئے، انا اللہ وانالہ راجعون۔

۱۳۸۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي وَثِيكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي جَحْرٍ قَالَ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ كِلَاهُمَا عَنْ رِبْعَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ بِنِ أَنَسٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا كَانَ أَزْهَرَ *

۱۳۸۰- یحییٰ بن ابویوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل، (دوسری سند) قاسم بن زکریا، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، ربیعہ بن عبد الرحمن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح روایت نقل کرتے ہیں، لیکن اتنی زیادتی ہے کہ آپ کا رنگ مبارک سفید چمکا ہوا تھا۔

۱۳۸۱- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَدِيٍّ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تریہ ٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۱۳۸۲۔ عبد الملک بن شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریہ ٹھ سال کی عمر میں وفات پائی، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب نے بھی مجھ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۱۳۸۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، عباد بن موسیٰ، طلحہ بن یحییٰ، یونس بن یزید، ابن شہاب سے اسی دونوں سندوں کے ساتھ عقیل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۳۸۴۔ ابو معمر، اسماعیل بن ابراہیم ہذلی، سفیان، عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے عروہ سے دریافت کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کتنا قیام کیا؟ وہ بولے دس سال، میں نے کہا، ابن عباسؓ تو تیرہ سال کہتے ہیں۔

۱۳۸۵۔ ابن ابی عمر، سفیان، عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں کتنے سال قیام فرمایا؟ وہ بولے دس سال، میں نے کہا، ابن عباسؓ تو دس سال سے کئی سال زیادہ کہتے ہیں، تو عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کیلئے دعائے مغفرت کی اور بولے کہ انہیں شاعر کے قول سے وہم ہو گیا ہے۔ وہ شعر یہ ہے ”عسوی فی قریش بضع عشرۃ حیۃ“ جو کہ ابو قیس بن انس کا ہے۔

۱۳۸۶۔ اسحاق بن ابراہیم، ہارون بن عبد اللہ، روح بن عبادہ

بْنُ زَائِدَةَ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ*

۱۳۸۲۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنِ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذَلِكَ*

۱۳۸۳۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبَادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِالسَّانِدَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَ حَدِيثِ عَقِيلٍ*

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ*

۱۳۸۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَضْعَ عَشْرَةَ قَالَ فَقَعْرُهُ وَقَالَ إِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ*

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَارُونُ بْنُ

زکریا بن اسحاق، عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ برس مکہ میں قیام کیا، اور تریسٹھ سال کی عمر نے آپ نے انتقال فرمایا۔

۱۳۸۷- ابن ابی عمر، بشر بن السری، حماد، ابو جمرہ ضعی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال قیام فرمایا، اس زمانہ میں آپ پر وحی آتی رہی، اور مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا، اور تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

۱۳۸۸- عبد اللہ بن عمر بن محمد، سلام، ابو الاحوص، ابو اسحاق، بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عتبہ کے پاس بیٹھا تھا کہ حاضرین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا تذکرہ کیا، بعض بولے کہ حضرت ابو بکر آپ سے بڑے تھے، عبد اللہ بولے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی، اور حضرت عمرؓ بھی تریسٹھ سال کی عمر میں شہید کئے گئے، حاضرین میں سے عامر بن سعد نامی ایک آدمی نے کہا کہ ہم سے جریر نے بیان کیا کہ ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا تذکرہ کیا تو حضرت معاویہؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا ہے، اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی تریسٹھ سال میں وفات ہوئی، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تریسٹھ سال ہی کی عمر میں شہید کئے گئے۔

۱۳۸۹- ابن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، عامر بن سعد بخلی، جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ رَوْحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَتَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوفِيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ *

۱۳۸۷- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضَّبْعِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً *

۱۳۸۸- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سَلَامٌ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتْبَةَ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَكْبَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ *

۱۳۸۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالْأَلْفَظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ الْجَحَلِيِّ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ *

نے حضرت امیر معاویہ سے خطبہ کی حالت میں سنا، آپ فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا ہے اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمرؓ نے بھی اسی عمر میں اور اب میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

(فائدہ) یعنی میں بھی ان کی موافقت کا طلب گار ہوں، باقی یہ موافقت انہیں نصیب نہیں ہوئی، علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء میں فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ نے ماہِ رجب ۶۰ھ میں انتقال فرمایا اور ان کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اور ناخن مبارک تھے تو وصیت فرمائی کہ میری آنکھوں اور منہ میں رکھ دیا، ہکذا قال الفسطلانی وهو الصحيح۔

۱۳۹۰- وَحَدَّثَنِي ابْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ أَتَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهِ يَخْفَى عَلَيْهِ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَأَجَبْتُ أَنْ أَغْلَمَ قَوْلَكَ فِيهِ قَالَ أَنَحْسِبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمْسِكْ أَرْبَعِينَ بَيْتَ لَهَا خَمْسِينَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَأْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرًا مِنْ مُهَاجَرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ *

۱۳۹۰- ابن منہال الضری، یزید بن زریع، یونس بن عبید، عمار مولی بنی ہاشم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟ وہ بولے میں نہیں سمجھتا کہ آپ کی قوم سے ہوتے ہوئے بھی تم اتنی بات نہیں جانتے ہو گے، میں نے کہا کہ میں نے لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے اختلاف کیا، اس لئے مجھے اچھا معلوم ہوا کہ آپ کی رائے اس کے متعلق معلوم کروں، ابن عباس نے فرمایا تم حساب جانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں، انہوں نے کہا اچھا چالیس کو یاد رکھو، اس کے بعد پندرہ سال مکہ میں رہے کبھی امن اور کبھی خوف کے ساتھ، اور پھر دس سال مدینہ منورہ میں ہجرت کے

بعد رہے۔

(فائدہ)۔ ابن عباسؓ نے اس مقام پر سن ولادت اور سن وفات کو بھی شمار کر کے ۶۵ کا عدد پورا فرمایا ہے۔

۱۳۹۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ *

۱۳۹۱- محمد بن رافع، شبابہ بن سوار، شعبہ، یونس سے اسی سند کے ساتھ یزید بن زریع کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۳۹۲- وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَفْضَلٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَمَّارُ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ

۱۳۹۲- نصر بن علی، بشر بن مفضل، خالد حذاء، عمار مولی بنی ہاشم، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔

خَمْسَ وَسِتِّينَ *

۱۳۹۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۳۹۴- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيَرَى الصُّوَّةَ سَبْعَ سِنِينَ وَلَمْ يَرِ شَيْئًا وَتَمَنَّاهُ سِتِّينَ يُوْحَى إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا *

(فائدہ) یعنی جبریل امین کی آواز سننے، اور تاریک راتوں میں نور عظیم دیکھتے تھے، کذا فی المرقاة شرح مشکوٰۃ۔

(۲۰۹) بَاب فِي أَسْمَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

باب (۲۰۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ۔

۱۳۹۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْأَفْطُحُ زُهَيْرٌ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمَحِّى بِي الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ *

۱۳۹۵- زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، محمد بن بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں، احمد ہوں اور ماحی بھی ہوں، یعنی اللہ تعالیٰ میری وجہ سے کفر کو مٹائے گا اور حاشر ہوں، یعنی سب لوگ میرے قدموں پر (قیامت کے دن) جمع کئے جائیں گے، اور میں عاقب بھی ہوں، اور عاقب وہ ہے کہ جس کے بعد اور کوئی نہیں آتا (یعنی خاتم النبیین ہوں)۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، ان اسماء کے علاوہ آپ کے اور بھی نام ہیں، شیخ ابن عربی نے احوذی شرح ترمذی میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ایک ہزار نام ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۳۹۶- حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِي أَسْمَاءَ

۱۳۹۶- حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، محمد بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں، میں محمد اور احمد ہوں اور ماحی ہوں، اللہ تعالیٰ

میری وجہ سے کفر کو مٹائے گا، اور میں حاضر ہوں کہ لوگ میرے قدموں (دین) پر اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رؤف اور رحیم رکھا ہے۔

۱۳۹۷۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل۔

(دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر۔

(تیسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابو الیمان، شعیب، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی شعیب اور معمر کی روایت میں ہے کہ میں نے زہری سے دریافت کیا اور عقیل کی روایت میں ہے کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو، کہ عاقب کے کیا معنی، وہ بولے کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو، اور معمر اور عقیل کی روایت میں ”کفرہ“ کا لفظ ہے اور شعیب کی روایت میں ”کفر“ کا لفظ ہے۔

أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ وَقَدْ سَمَاءَ اللَّهُ رُغُوفًا رَحِيمًا*

۱۳۹۷۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ الْكُفْرَةُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرُ*

۱۳۹۸۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، عمار، عمرو بن مرہ، ابو عبیدہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کئی نام ہم سے بیان کئے، آپ نے فرمایا میں محمد، احمد، مقفی، حاشر، نبی التوبۃ اور نبی الرحمة ہوں۔

۱۳۹۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ*

باب (۲۱۰)۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کو سب سے زیادہ جاننے والے اور سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والے تھے۔

(۲۱۰) بَابُ عِلْمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّهِ تَعَالَى وَشِدَّةِ حَشْيَتِهِ*

۱۳۹۹۔ زہیر بن حرب، جریر، عمار، ابو الضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور اسے جائز رکھا، یہ خبر

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

آپ کے بعض اصحاب کو پہنچی، انہوں نے اسے برا جانا اور اس سے بچے، آپ کو معلوم ہوا تو خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا، انہیں خبر پہنچی ہے کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی، پھر انہوں نے اسے اچھا نہیں سمجھا اور اس سے بچے، بخدا میں تو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جانتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرتا ہوں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا فَرَّخَصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَأَنَّهُمْ كَرَهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَامَ حَظِييًا فَقَالَ مَا بَالُ رَجُلٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ فَكَرَهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدَّهُمْ لَهُ حَشِيَّةً *

(فائدہ) لہذا آپ کی راہ پر چلنا اور آپ کی اتباع اور پیروی کرنا یہی تقویٰ ہے

۱۴۰۰۔ ابو سعید الأشج، حفص بن غیاث (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے جریر کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۴۰۱۔ ابو کریم، معاویہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے متعلق رخصت دی، تو لوگ اس سے بچے، چنانچہ اس کی اطلاع آپ کو ہوئی، آپ غصہ ہوئے، حتیٰ کہ غصہ کے آثار آپ کے چہرہ پر ظاہر ہو گئے، آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا کہ اس امر سے اعراض کرتے ہیں جس میں مجھے رخصت دی گئی ہے، بخدا میں تو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جانتے والا، اور اس سے سب سے زیادہ ڈرتے والا ہوں۔

۱۴۰۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتَّى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْعَوْنَ عَمَّا رُخِّصَ لِي فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدَّهُمْ لَهُ حَشِيَّةً *

باب (۲۱۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واجب ہے۔

(۲۱۱) بَابُ وَجُوبِ اتِّبَاعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۴۰۲۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، حضرت عبد اللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حرہ کے نالے میں جس سے کھجور کے درختوں کو پانی دیتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کیا، انصاری بولا، پانی کو چھوڑ دے وہ بہتا رہے، حضرت زبیرؓ نے نہ مانا، بالآخر سب

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھکوا کیا، آپ نے حضرت زبیرؓ سے فرمایا اے زبیر تو اپنے درختوں کو پانی دے، پھر پانی اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے، یہ سن کر انصاری غصہ ہوا، اور بولایا رسول اللہ، زبیرؓ آپ کے چھو پھی زاد بھائی تھے، یہ سن کر آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا، اور فرمایا اے زبیرؓ اپنے درختوں کو پانی پلا، پھر پانی روک لے، یہاں تک کہ وہ دیواروں تک چڑھ جائے، حضرت زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیت ”فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا“ اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

الْأَنْصَارِيُّ سَرَحَ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِمْ فَاحْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلَ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ قَتْلَوْنَ وَجْهَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ أَحْبَسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْحَذَرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكِ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا) *

(فائدہ) یعنی خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہو سکتے تاوقتیکہ اپنے جھگڑوں میں وہ آپ کو حکم نہ مان لیں، اور پھر جو فیصلہ فرمائیں، اس سے اپنے نفوس میں عقل نہ کریں اور پورا پورا تسلیم کر لیں، پہلے آپ نے انصاری کی رعایت کی تھی مگر جب اس نے گستاخی کی تو آپ نے قاعدہ کے مطابق حکم دے دیا، وادوی کہتے ہیں کہ یہ شخص منافق تھا اب اگر کوئی شخص آپ کی شان مبارک میں ایسا کلمہ کہے تو وہ کافر اور واجب القتل ہے، نیز آیت قرآنی سے معلوم ہوا کہ احادیث نبویہ کو تسلیم کئے بغیر اور ان پر عمل کئے بغیر کوئی مومن نہیں ہو سکتا، چہ جائیکہ مکر حدیث ہو۔

(۲۱۲) بَابُ كَرَاهَةِ اكْتِسَابِ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ *

۱۴۰۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے جس کام سے میں تمہیں منع کروں، اس سے باز رہو، اور جس کا حکم کروں اسے بجالاؤ، جہاں تک کہ تم میں طاقت ہو، اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء کرام سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَا كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَحْدُثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاجْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ *

۱۴۰۴۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، ابو سلمہ، لیث، یزید بن البہاد، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے ہم معنی روایت

۱۴۰۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حَلَفٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَهُوَ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ

نقل کرتے ہیں۔

۱۳۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابی صالح، حضرت ابو ہریرہ۔

(تیسری سند) قتیبہ بن سعید، مغیرہ حزای۔

(چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ۔

(پانچویں سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ۔

(چھٹی سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جو میں چھوڑ دوں تم بھی اس کو چھوڑ دو، اور ہمام کی روایت میں ”ترکتم“ کا لفظ ہے یعنی جس معاملہ میں تم کو چھوڑ دیا جائے، بقیہ روایت زہری عن سعید، اور ابو سلمہ عن ابی ہریرہ کی روایت کی طرح ہے۔

۱۳۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، عامر بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسلمانوں میں سب سے زیادہ جرم اس مسلمان کا ہے کہ جس نے کوئی بات پوچھی، اور وہ مسلمانوں پر حرام نہ تھی، مگر ان پر اس کے سوال کرنے سے حرام ہو گئی۔

۱۳۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری (دوسری سند) محمد بن عباد، سفیان، زہری، عامر بن سعید، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بڑا قصور مسلمانوں میں سے اس مسلمان کا ہے جو کسی

الْحَزَائِي أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءٌ *

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْبِرَةُ يَعْنِي الْحَزَائِيَّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ثُمَّ ذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرِّمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَحَرَّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ *

۱۴۰۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَحْفَظُهُ كَمَا أَحْفَظُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

ایسے کام کے بارے میں سوال کرے، جو کہ حرام نہیں تھا، پھر اس کے سوال کی وجہ سے وہ لوگوں پر حرام کر دیا گیا۔

۱۴۰۸۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، (دوسری سند) معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور معمر کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ ایک شخص نے کسی چیز کے متعلق پوچھا، اور موشگافی کی، اور یونس کی روایت میں ”عامر بن سعد انہ سمع سعداً“ کا لفظ ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَن سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرِّمْ فَحَرَّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ *
۱۴۰۸ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَنَفَرَ عَنْهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا *

(فائدہ)۔ امام نووی فرماتے ہیں بلا ضرورت سوال کرنے سے انبیاء کو تکلیف ہوتی ہے جو موجب ہلاکت و بربادی ہے، البتہ ضرورت کے وقت سوال کرنا، یا کسی مسئلہ کی وضاحت کے لئے پوچھنا جیسے کہ حضرت عمرؓ شراب کے متعلق بار بار پوچھتے رہے، درست ہے (کذا فی المہارِق)

۱۴۰۹۔ محمود بن غیلان، محمد بن قدامہ سلمیٰ، یحییٰ بن محمد اللؤلؤی، نضر بن شمیل، شعبہ، موسیٰ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اصحاب سے کوئی بات پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا، اور فرمایا میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئی، سو میں نے آج کے دن جیسی خیر اور شر بھی نہیں دیکھی، اگر تم بھی وہ جان لیتے، جو میں جانتا ہوں تو بہت کم ہنسنے اور بہت زیادہ روتے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس دن سے زیادہ سخت دن کوئی نہیں گزرا، سب نے اپنے سروں کو جھکا لیا اور ان پر گرہی طاری ہو گیا، پھر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا، ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر راضی ہو گئے، پھر وہی آدمی کھڑا ہو گیا اور بولا کہ میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں تھا، یہ آیت نازل ہوئی، یا ایہا الذین امنوا لے ایمان والو ایسی باتیں نہ دریافت کرو کہ اگر وہ ظاہر ہوں تو

۱۴۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَحَدَّثَنَا قَدَامَةُ السَّلْمِيِّ وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّوْلُؤِيُّ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ غَرَضْتُ عَلَى الْحَنَةِ وَالنَّارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَصَحَحْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ فَمَا أَتَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَشَدَّ مِنْهُ قَالَ غَطُّوا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ خَبِيرٌ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فَلَانٌ فَتَزَلَّتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ

تم کو بری معلوم ہوں۔

۱۴۱۰۔ محمد بن معمر، روح بن عبادہ، شعبہ، موسیٰ بن انس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا، یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں تھا، تب یہ آیت نازل ہوئی، یا ایہا الذین امنوا یعنی اے ایمان الیسی بائیں مت دریافت کرو کہ اگر وہ ظاہر ہوں تو تم کو بری معلوم ہوں۔

۱۴۱۱۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ڈھلنے کے بعد تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا، اور فرمایا کہ قیامت سے قبل کئی بڑی باتیں ظاہر ہوں گی، پھر فرمایا، جو کوئی مجھ سے پوچھنا ہے تو پوچھ لے، بخدا جو بات تم مجھ سے پوچھو گے تو جب تک میں اپنی اس جگہ پر ہوں (بدی الہی) تم کو بتا دوں گا، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی، تو انہوں نے بہت رونا شروع کر دیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما شروع کر دیا، کہ پوچھو مجھ سے، اتنے میں عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ، میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا، جب آپ بار بار یہی فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھو، تو حضرت عمرؓ غنہوں کے گل گر پڑے اور عرض کیا ہم یا رسول اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے، اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر راضی ہو گئے، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے، پھر فرمایا آفت قریب ہے، اور قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے، اس دیوار کے کوئے میں ابھی میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئی، تو میں نے آج کے دن جیسی بھلائی اور برائی نہیں دیکھی،

(۱۴۱۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بْنُ رَجَبٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوكَ فَلَانٌ وَتَرَكْتُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدَّ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ) تَمَامُ الْآيَةِ * ۱۴۱۱۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرَمَةَ بْنِ عِمْرَانَ التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ قَبْلَهَا أُمُورًا عَظِيمًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ فَإِنَّهُ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ فَلَمَّا أَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَى وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ عَرَضْتُ عَلَى الْحَنَّةِ وَالنَّارِ أَنْفَا فِي عَرَضٍ هَذَا الْحَاطِطِ فَلَمْ أَرُ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے کہا کہ میں نے کوئی بیٹا میرے جیسا نہ فرماں نہیں سنا، کیا تو اس بات سے بے خوف ہے کہ تیری ماں نے بھی وہ گناہ کیا ہو گا جو جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں، پھر تو اسے (اپنی والدہ کی) رسوا کرے، عبد اللہ بن حذافہ نے بولے، اگر میرا رشتہ ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو میں اس سے لگ جاتا۔

۱۳۱۲۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، (دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابوالیمان، شعیب، زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت یونس کی روایت کی طرح مروی ہے، ہاشمی شیب کی روایت میں ہے کہ زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے کہا۔

۱۳۱۳۔ یوسف بن حماد، عبد الاعلیٰ، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شروع کیا حتیٰ کہ آپ کو تک کر دیا، ایک دن آپ باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھے، پھر فرمایا کہ مجھ سے پوچھو اور جو بات بھی تم مجھ سے پوچھو گے میں بتلا دوں گا، جب لوگوں نے یہ سنا تو خاموش ہو گئے اور رے کہ کہیں کوئی بات تو پیش آنے والی نہیں، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دائیں اور بائیں دیکھا شروع کیا تو ہر ایک اپنا منہ پکڑے میں لیٹے ہوئے رو رہا تھا، بالآخر ایک آدمی نے ابتداء کی، جس سے لوگ جھگڑتے تھے، اور اسے غیر باپ کی طرف منسوب کرتے تھے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ

كَأَيُّوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ لِعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ مَا سَمِعْتُ أَبَايَ قَطُّ أَقْعَى مِنْكَ أَأَمِنْتَ أَنْ تَكُونَ أُمُّكَ قَدْ قَارَقَتْ بَعْضَ مَا تَقَارَفُ نِسَاءَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحُهَا عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ وَاللَّهِ لَوْ أَحَقَّنِي بَعْدِي أَسْوَدٌ لَلْحَقْنَتُهُ *

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ مَعَهُ غَيْرُ أَنْ شُعَيْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ *

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ سَلُونِي لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيِّنْتُه لَكُمْ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ الْقَوْمُ أَرْمَوْا وَرَهَبُوا أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ أَمْرٌ قَدْ حَضَرَ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلَتْ أَلْتَفَتْ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافَ رَأْسَهُ فِي نَوْبِهِ يَنْكِحِي فَأَنْشَأَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يُلَاحِظِي فَيَدْعُو لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ

ہے، پھر حضرت عمرؓ نے جرات کی اور کہا "رضینا باللہ ربنا وبلاسلام دینا وبمحمدر رسولنا عاذنا باللہ من سوء الفتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم أر کالیوم قط فی الخیر والشرّ إني صوّرت لی الجنة والنار فرأیتھما دونَ هذا الحائط" *

۱۴۱۳- یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث۔

(دوسری سند) محمد بن بشار، محمد بن عدی، ہشام۔

(تیسری سند) عاصم بن النضر، معتمر، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی واقعہ مروی ہے۔

اللہ عنہم فقال رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا عَازِدًا بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرْ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِنِّي صَوَّرْتُ لِي الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَرَأَيْتُهُمَا دُونََ هَذَا الْحَائِطِ *

۱۴۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النُّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ *

۱۴۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثِرَ عَلَيْهِ غَضَبٌ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّ شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حَدَافَةٌ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ سَلِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ سَلِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ *

(۲۱۳) بَابُ وَجُوبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا دُونََ مَا ذَكَرَهُ مِنْ مَعَاشِ الدُّنْيَا عَلَى سَبِيلِ الرَّأْيِ *

۱۴۱۵- عبد اللہ بن براء الاشعری، محمد بن علاء، ابواسامہ، برید، ابوربدہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے ایسی باتیں دریافت کیں جو آپ کو ناگوار گزریں، جب لوگوں نے زیادہ دریافت کیا تو آپ کو غصہ آگیا اور فرمایا جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، تو ایک شخص بولا کہ میرے باپ کا کیا نام ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حدافہ ہے، پھر دوسرا کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے، پھر جب حضرت عمرؓ نے آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار دیکھے تو عرض کیا یا رسول اللہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں اور ابو کریم کی روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ من ابی یارسول اللہ قال ابوک سالم مولیٰ شیبہ۔

باب (۲۱۳) حضور شریعت کا جو بھی حکم فرمائیں اس پر عمل واجب ہے اور دنیاوی معاش کے متعلق بطور مشورہ جو بات اپنی رائے سے فرمائیں اس میں اختیار ہے۔

۱۳۱۶- قتیبہ بن سعید ثقفی، ابوالکامل جحدری، ابو عوانہ، ساک، موسیٰ بن طلحہ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگوں پر گزر رہا جو کھجور کے درختوں کے پاس تھے، آپ نے فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ صحابہ نے کہا قلم لگاتے ہیں، یعنی زادہ کو ساتھ لاتے ہیں، وہ پھل دار ہو جاتی ہے، آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں اس میں کوئی فائدہ نہیں، جب یہ خبر ان لوگوں کو ہوئی تو انہوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ہوئی تو رسالت مآب صلی اللہ نے فرمایا، اگر اس میں انہیں فائدہ ہے تو وہ کریں، میں نے تو صرف ایک خیال کا اظہار کیا تھا، لہذا میرے خیال پر مجھے مت پکڑو لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم بیان کر دے تو اس پر عمل کرو، اس لئے کہ میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والا نہیں ہوں۔

۱۴۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَتَقَارِبًا فِي اللَّفْظِ وَهَذَا حَدِيثٌ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ عَلَى رُغُوسِ النَّخْلِ فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ فَقَالُوا يُلْقِحُونَهُ يَجْعَلُونَ الذَّكْرَ فِي الْأُنْثَى فَيَلْقَحُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَطْلُتُ يُغَيِّبُ ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ فَأَخْبِرُوا بِذَلِكَ فَتَرَكُوهُ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذَلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ فَإِنِّي إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تَوَاضِعُونَ بِي بِالظَّنِّ وَلَكِنْ إِذَا حَدَّثَكُمْ عَنِ اللَّهِ شَيْئًا فَخَذُّوا بِهِ فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

(فائدہ) اس سے امور دنیا میں آپ کی وہی رائے سے مراد ہے جس میں آپ تصریح فرمادیں کہ میں نے بطور مشورہ اپنے خیال کا اظہار کیا ہے اور اس مقدمہ میں ہو، جو دین کے احکام سے تعلق نہ رکھتا ہو، باقی جتنے اوامر اور نواہی ہیں، خواہ وہ دین سے متعلق ہوں یا دنیا سے ان سب میں حضور کی اتباع واجب اور ضروری ہے کسی کو روگردانی اور رائے زنی کا حق حاصل نہیں ہے۔

۱۳۱۷- عبد اللہ بن الرومی، عباس بن عبد العظیم، احمد بن جعفر، نصر بن محمد، عکرمہ بن عمار، ابوالجاشی، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور لوگ کھجوروں کا قلم لگا رہے تھے یعنی جاہرہ کر رہے تھے، آپ نے فرمایا تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرتے چلے آئے ہیں، آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید اچھا ہو، لوگوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا تو کھجوریں گھٹ گئیں، تو صحابہ کرام نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا میں تو بشر ہوں، جب میں تمہیں دین کی بات بتاؤں تو اس پر کلابند ہو جاؤ اور جب کوئی بات میں اپنی رائے سے بتاؤں، تو میں بھی انسان ہوں، عکرمہ

۱۴۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرُّومِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغُبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْفَرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَّاشِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ يَقُولُونَ يُلْقِحُونَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوهُ فَتَفَضَّتْ أَوْ فَتَفَضَّتْ قَالَ فَذَكَّرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَفَعَلُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي

فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ قَالَ عِكْرَمَةُ أَوْ نَحْوُ هَذَا قَالَ
الْمُعْتَرِيُ فَفَضَّتْ وَلَمْ يَشْكُ *

(فائدہ) روایت بالا سے شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اور آپ کا عالم الغیب نہ ہونا، خود زبان اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے ثابت ہو گیا، واللہ اعلم۔

۳۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسود بن عامر، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ سے اور ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک جماعت پر سے ہوا جو کہ قلم لگا رہے تھے، آپ نے فرمایا اگر نہ کرو تو بہتر ہوگا (چنانچہ انہوں نے نہ کیا) تو خراب سمجھ کر آئی، آپ کا پھر ادھر سے گزر ہوا تو دریافت کیا، کہ تمہارے درختوں کو کیا ہوا، انہوں نے عرض کیا آپ نے ایسا ایسا فرمایا تھا، آپ نے فرمایا تم اپنے دنیاوی کاموں سے بہ نسبت میرے زیادہ واقف ہو۔

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدِ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا جَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلْقِحُونَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلَحَ قَالَ فَخَرَجَ شَيْصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ مَا لِنَحْلِكُمْ قَالُوا قُلْتَ كَذًا وَكَذَا قَالَ أَنْتُمْ أَغْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ *

(فائدہ) یعنی جس طرح پر آسانی اور فائدہ ہو کرو، بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہ ہو۔

باب (۲۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار اور اس کی تمنا کی فضیلت کا بیان۔

(۲۱۴) بَابُ فَضْلِ النَّظَرِ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَنِّيهِ *

۳۱۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ، ان روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکو گے، میرا دیکھنا تمہیں بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا۔

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَ لَا يَرَانِي ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَ مَالِهِ مَعَهُمْ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ الْمَعْنَى فِيهِ عِنْدِي لِأَنْ يَرَانِي مَعَهُمْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَ مَالِهِ وَهُوَ عِنْدِي مُقَدَّمٌ وَ مُؤَخَّرٌ *

باب (۲۱۵) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل۔

(۲۱۵) بَابُ فَضَائِلِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام *

۱۴۲۰۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ کے قریب ہوں اور انبیاء کرام سب علاقائی بھائیوں کی طرح ہیں، اور میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

۱۴۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، داؤد، سفیان، ابو الزناد، اعرج، ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سب سے زیادہ عیسیٰ علیہ السلام کے قریب ہوں اور انبیاء علیہ السلام سب علاقائی بھائی ہیں اور میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا ہے۔

۱۴۲۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں دنیا و آخرت میں سب لوگوں سے زیادہ عیسیٰ علیہ السلام سے قریبی تعلق رکھتا ہوں، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا انبیاء کرام سب علاقائی بھائی ہیں ان کی مائیں جدا ہیں اور دین سب کا ایک ہے، اور ہمارے درمیان کوئی دوسرا نبی نہیں ہے۔

۱۴۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ، معمر، زہری، سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بچہ ایسا نہیں ہے کہ اس کی ولادت کے وقت شیطان اس کے کوچانہ مارے، چنانچہ وہ شیطان کے کوچانہ مارنے کی وجہ سے چلاتا ہے، مگر ابن مریم اور ان کی والدہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو، "انّی اعیذھا

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْاَنْبِيَاءِ اَوْلَاذُ عَلَاتٍ وَ لَيْسَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ نَبِيٌّ *

۱۴۲۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى الْاَنْبِيَاءِ اَبْنَاءُ عَلَاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِيسَى نَبِيٌّ *

۱۴۲۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْأَوَّلَى وَالْآخِرَةِ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِنْ عَلَاتٍ وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ *

۱۴۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا نَحَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهْلُ صَارِخًا مِّنْ نَّحْسَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَ أُمُّهُ ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفَرَأَوْا إِنْ شِئْتُمْ وَ إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَ دُرَيْتُهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ *

بلک وذریعتها من الشیطان الرحیم۔“

۱۴۲۳۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، (دوسری سند) عبداللہ بن عبدالرحمن، ابوالیمان، شعب، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے چھو دیتا ہے تو وہ اس چھوئے کی وجہ سے چلا کر داتا ہے اور شعب کی روایت میں ”مس الشیطان“ کا لفظ ہے۔

۱۴۲۵۔ ابوالطاهر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابویونس، مولیٰ ابوبریہ، ابوبریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہر آدمی کی پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے صاحبزادے کو شیطان نے نہیں چھوا۔

۱۴۲۶۔ شیان بن فروخ، ابوعوانہ، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوبریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ کا چھنا شیطان کے کوٹھارہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۱۴۲۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوبریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے فرمایا تو چوری کرتا ہے، اس نے کہا ہرگز نہیں اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور نفس کی تکذیب کی۔

(فائدہ)۔ یعنی جب تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہے تو میں تجھے سچا سمجھتا ہوں، اس روایت سے یہ بھی صاف ظاہر ہو گیا کہ انبیاء کرام عالم الغیب نہیں ہوتے واللہ اعلم۔

۱۴۲۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ جَعِينًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ يَمْسُهُ جَيْشٌ يُؤَلِّدُ فَيَسْتَهْلِكُ صَارِحًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ *

۱۴۲۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ سَلِمًا مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا *

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ نَزْعَةً مِنَ الشَّيْطَانِ *

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيسَى سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَبْتُ نَفْسِي *

(۲۱۶) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ إِبْرَاهِيمَ الْحَلِيلِ (۲۱۷) حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے فضائل۔

عَلَيْهِ السَّلَام *

۱۴۲۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابن فضیل، مختار، (دوسری سند) علی بن حجر سحدی، علی بن مسہر، مختار بن قفل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا ”یا خیر البریہ“ آپ نے فرمایا یہ تو ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ فَضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَالْقَافُ لَه حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ قُفْلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام *

(فائدہ)۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تواضع اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بندگی کی بنا پر ارشاد فرمایا، ورنہ آپ کی ذات بابرکات ہی ”خیر البریہ“ اور تمام انبیاء کرام سے افضل ہے۔

۱۴۲۹۔ ابوبکر ربیع، ابن اور لیس، مختار بن قفل، مولیٰ عمرو بن حرث، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۴۲۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ مُخْتَارَ بْنَ قُفْلٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعِثْهُ *

۱۴۳۰۔ محمد بن ثقی، عبد الرحمن، سفیان، مختار، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۴۳۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُخْتَارِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِثْلِهِ *

۱۴۳۱۔ قحطیہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی برس کی عمر (۱) میں بسولے سے آپ اپنا ختنہ کیا تھا۔

۱۴۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ يَعْنِي ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقُدُومِ *

(فائدہ) اور موطا امام مالک میں ایک سو بیس برس کی عمر کا تذکرہ ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴۳۲۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابوسلمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کرنے میں تاخیر نہیں فرمائی تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہی اس عمر میں ہوا تھا۔ ختنہ کرنے کے لئے مستحب وقت ولادت کا ساتواں دن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات حسینؑ کا ختنہ ان کی ولادت کے ساتویں دن کرایا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسحاقؑ کا ساتویں دن اور حضرت اسماعیلؑ کا تیسرے دن ختنہ کرایا۔

۱۴۳۲۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کے حقدار ہیں جبکہ انہوں نے فرمایا، اے پروردگار مجھے دکھا تو کس طرح سے مردے زندہ کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے یقین نہیں ہے؟ بولے کیوں نہیں، مگر میں چاہتا ہوں کہ یہ میرے دل کو تسلی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے، وہ مضبوط قلعہ کی پناہ چاہتے تھے، اور اگر کس قید میں اتنا زندہ رہتا جتنا کہ یوسف علیہ السلام رہے تو فوراً بھلانے والے کے ساتھ چلا جاتا۔

(فائدہ) اس حدیث کے متعلق کتاب الایمان میں پہلے لکھ چکا ہوں، وہاں رجوع کر لیا جائے، خلاصہ یہ سمجھو کہ ابراہیم علیہ السلام یہ چاہتے تھے کہ علم یقین کے ساتھ عین یقین حاصل ہو جائے۔

۱۳۳۳۔ عبد اللہ بن محمد، جویریہ، مالک، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یونس، زہری کی طرح روایت مروی ہے۔

۱۳۳۴۔ زہیر بن حرب، شبابہ، ورقاء، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کی مغفرت فرمائے انہوں نے مضبوط قلعہ کی پناہ چاہی۔

۱۳۳۵۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، مگر تین مرتبہ، دو جھوٹ تو خدا کے لئے تھے ایک تو ان کا یہ فرمانا کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا ان کا یہ قول کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا ہوگا، اور تیسرا جھوٹ حضرت سارہ کے بارے میں، واقعہ یہ ہے کہ

ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشُّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُخَيِّبُ الْكَافِرِينَ) قَالَ أَوْ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوبِي (وَيَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَكَوْنُ لَيْثٍ فِي السَّخَنِ طُولَ لَيْثٍ يُونُسُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ) *

۱۴۳۳۔ وَحَدَّثَنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۱۴۳۴۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لُلُّوطِ إِنَّهُ أَوَى إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ *

۱۴۳۵۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثَنِينَ فِي ذَاتِ اللَّهِ قَوْلُهُ (إِنِّي سَقِيمٌ) وَقَوْلُهُ (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ) هَذَا

حضرت ابراہیم ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے، ان کے ساتھ ان کی بیوی سارہ بھی تھیں، وہ بڑی خوبصورت تھیں، حضرت ابراہیم نے ان سے فرمایا کہ اگر بادشاہ کو یہ معلوم ہو گیا تو میری بیوی ہے تو وہ تجھے چھین لے گا، اگر وہ تم سے پوچھے تو کہہ دینا کہ میں ان کی بہن ہوں اور تم اسلام میں میری بہن ہو، کہ ساری دنیا میں اس وقت میرے اور تمہارے علاوہ کوئی مسلمان نہیں، جب اس ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے تو اس کے کارندے حضرت سارہ کو دیکھنے کیلئے پہنچے، اور بادشاہ سے کہا تیرے ملک میں ایک ایسی عورت آئی ہے جو تیرے علاوہ اور کسی کے لائق نہیں، اس نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا، وہ گئیں اور حضرت ابراہیم نماز کے لئے کھڑے ہوئے، جب سارہ اس ظالم کے پاس پہنچیں تو اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ ان کی طرف دراز کیا مگر اس کا ہاتھ جکڑ دیا گیا تو خدا سے اس نے دعا کے لئے کہا، اور کہا کہ میرے لئے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے کہ وہ میرا ہاتھ کھول دیں اور میں تمہیں نہیں تکلیف دوں گا، انہوں نے دعا کی، اس نے پھر دست درازی کی تو پہلی بار سے زیادہ ہاتھ جکڑ گیا، اس نے حضرت سارہ سے پھر دعا کے لئے کہا، حضرت سارہ نے پھر دعا کی، اس نے پھر دست درازی کی، پھر دونوں بار سے زیادہ ہاتھ جکڑ دیا گیا، وہ بولا خدا سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جائے، بعد ا میں تم کو کبھی نہیں ستاؤں گا، حضرت سارہ نے دعا کی، اس کا ہاتھ کھل گیا، تب اس نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ کو لے کر آیا تھا اور بولا تو میرے پاس (معاذ اللہ) شیطانی کو لے کر آیا ہے، انسان نہیں لایا، اس کو میرے ملک سے نکال دے اور ہاجرہ بھی انہیں دے دے، حضرت سارہ حضرت ہاجرہ کو لے کر لوٹ آئیں، حضرت ابراہیم نے انہیں دیکھا تو لوٹے اور پوچھا کیا کیا گزر رہا، یہ بولیں ہر طرح سے خیریت رہی، اللہ تعالیٰ نے اس بد کردار کا ہاتھ مجھ سے روک دیا اور ایک باندی بھی دلوا دی، حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں اے اولاد ”لما السماء“ یہی (ہاجرہ) تمہاری ماں ہے۔

وَوَاحِدَةً فِي شَأْنٍ سَارَةَ فَإِنَّهُ قَدِمَ أَرْضَ حَبَّارَ وَمَعَهُ سَارَةُ وَكَانَتْ أَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هَذَا الْحَبَّارَ إِنْ يَعْلَمَنَّ أَنَّكَ أَمْرَأَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكَ فَإِنْ سَأَلَكَ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكَ أُخْتِي فَإِنَّكَ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْضَهُ رَأَاهَا بَعْضُ أَهْلِ الْحَبَّارِ أَنَّهُ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِمَ أَرْضَكَ امْرَأَةٌ لَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَكُونَ إِلَّا لَكَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأَتَتْ بِهَا فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَلَّكَ أَنْ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَبِضَتْ يَدَهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي وَلَا أَضْرُكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقَبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْأُولَى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذَلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقَبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْأُولَتَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي فَلَمَّا دَعَا اللَّهَ أَنْ لَا أَضْرُكَ فَفَعَلَتْ وَأُطْلِقَتْ يَدُهُ وَدَعَا الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ فَأَخْرَجَهَا مِنْ أَرْضِي وَأَعْطَاهَا هَاجِرَةً قَالَ فَأَقْبَلَتْ تَمْشِي فَلَمَّا رَأَاهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ انصَرَفَ فَقَالَ لَهَا مَهْمٌ قَالَتْ خَيْرٌ كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَأَخَذَهُمُ حَادِمًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَلَكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ *

(فائدہ) عرب کو صفاتی نسب کی بنا پر اولاد ”ماء السامہ“ (بارش کی اولاد) بولتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تینوں مقام پر جھوٹ نہیں بولا بلکہ یہ توریت تھا، اور تینوں باتیں اپنی جگہ پر صحیح تھیں کیونکہ انبیاء کرام امور رسالت اور امور دنیاوی میں کذب سے بالکل معصوم ہیں، خواہ قلیل ہو یا کثیر۔

(۲۱۷) بَاب مِنْ فَضَائِلِ مُوسَى عَلَيْهِ
بَاب (۲۱۷) حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے فضائل۔

۱۴۳۶- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام، ہمام بن منہان، مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل برہنہ نہایا کرتے تھے، اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھا کرتے تھے، لیکن حضرت موسیٰ تنہائی میں نہاتے، بنی اسرائیل بولے، خدا کی قسم موسیٰ ہمارے ساتھ اس وجہ سے نہیں نہاتے کہ انہیں فتن کی بیماری ہے، تو ایک مرتبہ حضرت موسیٰ نہا رہے تھے اور اپنے کپڑے پتھر پر رکھ دیئے کہ وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا، حضرت موسیٰ اس کے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے، او پتھر میرے کپڑے دے، او پتھر میرے کپڑے دے، تاکہ بنی اسرائیل نے ان کی شرمگاہ کو دیکھ لیا، وہ بولے بخدا انہیں تو کوئی بیماری نہیں، جب لوگ انہیں دیکھ چکے تو پتھر رک گیا، حضرت موسیٰ نے اپنے کپڑے لئے اور پتھر کو مارنا شروع کر دیا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بخدا اس پتھر پر حضرت موسیٰ کی مار کے چھ پاسات نشان ہیں۔

۱۴۳۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوَاءِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ أَذْرَقَ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَعَ مُوسَى بِأَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرٌ ثَوْبِي حَجَرٌ حَتَّى نَظَرْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوَاءِ مُوسَى فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدَ حَتَّى نَظَرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرَبَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ *

(فائدہ) اس روایت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دو معجزے مذکور ہوئے، ایک پتھر کا کپڑے لے کر بھاگنا اور دوسرے اس پر مار کے نشان پڑ جانا، نیز معلوم ہوا کہ انبیاء کرام نقص جسمانی سے بھی پاک اور مبرا ہوتے ہیں، انہی خوبیوں اور کمالات کو دیکھتے ہوئے طہرین اور کفار ان کی بشریت کے منکر ہو گئے، جیسا کہ قرآن کریم نے بار بار اس چیز کا تذکرہ فرمایا ہے، واللہ اعلم۔

۱۴۳۷- یحییٰ بن حبیب، یزید بن زریع، خالد خدام، عبد اللہ بن شقیق، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

۱۴۳۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ

حضرت موسیٰ بہت شرمیلے تھے کسی نے ان کو کبھی نگاہ نہیں دیکھا، آخر بنی اسرائیل بولے انہیں فتن کی بیماری ہے، ایک مرتبہ انہوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنے کپڑے پتھر پر رکھ دیئے، چنانچہ وہ بھاگتا ہوا چل دیا، اور حضرت موسیٰ اپنا عصا لے کر اسے مارتے ہوئے اس کے پیچھے ہوئے اور کہتے جاتے اے پتھر میرے کپڑے، اے پتھر میرے کپڑے، تا آنکہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے ایک مجمع کے سامنے چارکا، اور آیت نازل ہوئی (ترجمہ) ایماندارو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے موسیٰ کو ایذا دی، اللہ نے انہیں لوگوں کی بات سے پاک کیا، اور وہ اللہ کے نزدیک عزت والے تھے۔

۱۳۳۸۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ابن طاووس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ملک الموت کو موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا، جب وہ آئے موسیٰ علیہ السلام نے انہیں طمانچہ مارا اور ان کی آنکھ پھوڑ دی، وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گئے اور عرض کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کا (بجی) خواہگار نہیں، اللہ نے ان کی آنکھ درست کر دی اور فرمایا جاؤ اس بندے سے کہہ دو کہ تم اپنا ہاتھ ایک تیل کی چٹنی پر رکھو، پھر چٹنی بائیں ہاتھ سے لے کر دیکھو، پھر آجائیں اسے سال کی زندگی تمہیں اور عطا کی جائے گی، حضرت موسیٰ نے کہا اے رب اس کے بعد کیا ہوگا، حکم ہوا کہ پھر (بجی) موت ہے، عرض کیا تو پھر ابھی سہی، چنانچہ دعا کی کہ اے العالمین مجھے ایک پتھر کے پھینکے جانے کے بقدر ارض مقدسہ (بیت المقدس) کے قریب کر دے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمہیں حضرت موسیٰ کی قبر دکھا دیتا جو راستہ کے قریب سرخ دھاری دار ریتی کے قریب ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا حَيًّا قَالَ فَكَانَ لَا يُرَى مُتَحَرِّدًا قَالَ فَقَالَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِنَّهُ آذُرٌ قَالَ فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْبٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَأَنْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعَى وَاتَّبَعَهُ بَعْضَاهُ يَضْرِبُهُ ثَوْبِي حَجَرٌ ثَوْبِي حَجَرٌ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَنَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا) *

۱۴۳۸۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَحْبَرْنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْبَرْنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أُرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدِ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَنْ ثَوْبُ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيُّ رَبِّ نُمَ مَهَ قَالَ نُمَ الْمَوْتُ قَالَ فَلَانْ فَسَأَلَ اللَّهُ أَنْ يُلْزِمَنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ نُمَ لَأَرْثِيَكُمْ فَبَرَّاهُ إِلَى حَاثِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَيْبِ الْأَحْمَرِ *

(فائدہ) روایت سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام پر مدفون ہونا بہتر ہے، اور عزرائیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے انسانی صورت کے اندر حضرت موسیٰ کے پاس بھیجا تھا، جس کی بنا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے آدمی ہی سمجھا اور طمانچہ مار کر ان کی آنکھ پھوڑ دی،

باتی جب دوسری مرتبہ آئے تو موسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ یہ ملک الموت ہیں، تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے راضی ہو گئے، نیز معلوم ہوا کہ انبیاء علیہ السلام عالم الغیب نہیں ہوتے بلکہ ”لا یعلم الغیب الا اللہ“ کذا فی القسطلاتی۔

۱۴۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ أَجَبَ رَبِّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَقَالَ قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ إِنَّكَ أُرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِي قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلْ الْحَيَاةُ تُرِيدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ نَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شُعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَلَا تَأْتِيَنَّ قَرِيبَ رَبِّ أَمْتِنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكُتَيْبِ الْأَخْمَرِ *

۱۴۴۰- قَالَ أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بَيْهَقِي هَذَا الْحَدِيثُ *

(۱) ملک الموت انسانی شکل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا چونکہ بغیر اجازت کے اندر آگیا تو ایک عام آدمی سمجھ کر اس کے طمانچہ مارا۔ انسانی شکل میں ہونے کی بناء پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہیں پہچانا کہ یہ فرشتہ ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے آئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں عام مہمان سمجھا اور کھانا پیش کر دیا۔ حضرت لوط علیہ السلام کے پاس یہی فرشتے خوبصورت نوجوانوں کی صورت میں گئے تو انہوں نے بھی نہ پہچانا۔ حضرت مریمؑ کے پاس فرشتہ آیا تو انسانی شکل میں ہونے کی وجہ سے انہوں نے نہیں پہچانا۔

۱۴۴۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْأَشْجِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَغْرُضُ سِلْعَةً لَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ أَوْ لَمْ يَرْضَهُ شَكََّ عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِينُ أَظْهَرْنَا قَالَ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا وَقَالَ فَلَا تَطْمَ وَجْهِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَأَنْتَ يَبِينُ أَظْهَرْنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَفْضِلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ أَوْ فِي أَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَذْرِي أَحْوَسِبُ بِصَفْعَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ أَوْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ *

۱۴۴۱- زہیر بن حرب، حجت بن ثنی، عبد العزیز بن عبد اللہ، عبد اللہ بن فضل، عبد الرحمن الاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی کچھ مال فروخت کر رہا تھا اسے قیمت دی گئی تو وہ راضی نہ ہوا، یا اس نے برا جانا اور بولا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں میں سے منتخب فرمایا، یہ لفظ ایک انصاری نے سنا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا، اور بولے تو کہتا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں پر فضیلت دی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں، وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ڈی ہوں اور ایمان میں ہوں، مجھے فلاں نے طمانچہ مارا ہے، آپ نے اس شخص سے پوچھا تو کہ تو نے اسے کیوں طمانچہ مارا ہے؟ وہ بولا یا رسول اللہ یہ کہہ رہا تھا قسم ہے اس ذات کی جس نے برگزیدہ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آدمیوں پر اور آپ ہم لوگوں میں تشریف فرما ہیں، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے، یہاں تک کہ غصہ کے آثار آپ کے چہرہ انور پر معلوم ہونے لگے، پھر ارشاد فرمایا ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر (اس طرح) فضیلت نہ دو (کہ دوسرے کی شان کے خلاف ہو) کیونکہ قیامت کے دن جس وقت صور پھونکا جائے گا آسمانوں اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے مگر جنہیں اللہ چاہے گا، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں اٹھوں گا لیکن اٹھ کر دیکھوں گا تو موسیٰ علیہ السلام عرش الہی کا پایہ پکڑے ہوں گے معلوم نہیں کہ طور دالے دن کی بے ہوشی انہیں مجرادی گئی یا مجھ سے پہلے وہ اٹھ بیٹھے، اور میں بھی یہ نہیں کہتا کہ کوئی نبی حضرت یونس بن متی سے افضل ہے۔

(تادمہ) کہ کہیں ایک کی فضیلت اس طریقہ پر بیان کرنے سے دوسرے کی شان کے خلاف الفاظ سرزد نہ ہو جائیں، معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کرام کا ذکر خیر بڑی عزت و احترام سے کرنا چاہئے کہ کہیں کسی نبی کے حق میں بے ادبی یا گستاخی سرزد نہ ہو جائے، کیونکہ کسی بھی

پیغمبر کی بے اولیٰ کفر ہے اور اس طرح ایک پیغمبر کی فضیلت مقابلہ کر کے اس طرح بیان کرنا کہ جس سے دوسرے انبیاء کرام یا کسی بھی پیغمبر کی مقصد عیاذ اللہ سرزد ہو جائے تو بجائے ثواب کے کفر ہو جائے گا جیسا کہ جہاں اور عوام الناس اس گمراہی میں مبتلا ہیں، اس قسم کی فضیلت سننا اور سنانا دونوں حرام ہیں، گو ہمارے پیغمبر علیہ السلام تمام انبیاء کرام کے سردار اور افضل البشر ہیں، پھر بھی آپ نے اس طریقہ پر اپنی فضیلت بیان کرنے سے سختی کے ساتھ منع کر دیا اور اس پر غصہ کا اظہار فرمایا کہ کہیں جہاں ضلالت اور گمراہی میں مبتلا نہ ہو جائیں اور انبیاء کرام کی شان میں گستاخی نہ کر بیٹھیں۔

۱۴۴۲- محمد بن حاتم، یزید بن ہارون، عبد العزیز بن ابی سلمہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۴۴۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً *

۱۴۴۳- زہیر بن حرب، ابو بکر بن النضر، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، امین شہاب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، عبد الرحمن الاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی اور ایک مسلمان آپس میں باہم گالی گلوچ ہوئے، مسلمان نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برگزیدہ خلائق بنایا، یہودی بولا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام عالم پر برتری عطا کی، مسلمان نے ہاتھ اٹھا کر یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا، یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جو کچھ اپنا اور مسلمان کا واقعہ گزرا تھا، بیان کر دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، تو موسیٰ عرش الہی کا کنارہ پکڑے ہو گئے، مجھے معلوم نہیں کہ بیہوش ہونے والوں میں موسیٰ علیہ السلام بھی داخل ہوں گے اور انہیں مجھ سے پہلے افاتہ ہو جائے گا، یا ان میں سے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ (بے ہوش ہونے سے) مستثنیٰ فرمائے گا۔

۱۴۴۳- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمَرَ الْمُسْلِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَضَعِفُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِحَايِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَذْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَسْنَى اللَّهُ *

۱۴۴۴- عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابو بکر بن اسحاق، ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

۱۴۴۴- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی گلوچ کیا، اور ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ *

۱۳۴۵۔ عمروناقد، ابو احمد الزہری، سفیان، عمرو بن یحییٰ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جسے طمانچہ مارا گیا تھا اور معمولی الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ زہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۴۴۵۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَطِمَ وَجْهَهُ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَا أَذْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَبَقَ فَأَفَاقَ قَلْبِي أَوْ اكْتَفَى بِصَفْعَةِ الطُّورِ *

۱۳۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، عمرو بن یحییٰ، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے دوسرے انبیاء کرام کے ساتھ (مقابلہ کر کے) فضیلت نہ دو، ابن نمیر کی روایت میں سند اس طرح ہے عمرو بن یحییٰ حدیثی ابی۔

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْثِرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبِي *

۱۳۴۷۔ ہداب بن خالد، شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، سلیمان بن یحییٰ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوئی میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، اور ہداب کی روایت میں ہے کہ میرا موسیٰ علیہ السلام پر گزر ہوا، لال ریتی کے پاس دیکھا، کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۴۴۷۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَّانِيِّ وَسُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ وَفِي رَوَايَةِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةً أُسْرِي بِي عِنْدَ الْكُتَيْبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ *

(فائدہ) گو آخرت دار العمل میں ہے مگر شاید انبیاء کرام کو اس عالم میں بھی یہ شرف حاصل ہو کہ وہ عبادت الہی میں مصروف رہیں، نیز معلوم ہوا کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، گو ان کی یہ حیات دنیوی حیات کے طریقہ پر نہیں ہے، جیسا کہ میں پہلے اس مسئلہ کو وضاحت کے ساتھ بیان کر چکا ہوں، واللہ اعلم۔

۱۳۴۸۔ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، (دوسری سند) عثمان

۱۴۴۸۔ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى

بن ابی شیبہ، جریر، سلیمان جمہی، حضرت انس بن مالکؓ، (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، سفیان، سلیمان جمہی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا موسیٰ پر گزر ہوا اور وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے، اور عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ شب معراج میں میرا ان پر گزر ہوا۔

۱۴۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثقی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے کسی بندے کو یہ نہ کہنا چاہئے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں، ابن شیبہ نے ”محمد بن جعفر عن شعبہ“ کہا ہے اور ”حدیث شعبہ“ کا لفظ نہیں کہا ہے۔

۱۴۵۰۔ محمد بن ثقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کسی بندہ کے لئے بھی یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہتر ہوں، متی حضرت یونس علیہ السلام کے والد کا نام تھا۔

باب (۲۱۸) حضرت یوسف علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔

۱۴۵۱۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثقی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، بواسطہ اپنے والد، حضرت

یَعْنِي ابْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عِيْسَى مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِـ * ۱۴۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَعْنِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِي وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى لِعَبْدِي أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ *

۱۴۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمٍّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ *

باب (۲۱۸) مِنْ فَضَائِلِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ *

۱۴۵۱- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ لوگوں میں زیادہ کریم اور بزرگ کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہو، صحابہ نے کہا ہم اس چیز سے سوال نہیں کرتے، آپ نے فرمایا تو سب سے بزرگ یوسف ہیں، اللہ کے نبی، نبی کے بیٹے، خلیل اللہ کے پوتے، صحابہ نے عرض کیا ہم اس سے نہیں پوچھتے، آپ نے فرمایا پھر تم قبائل عرب کے متعلق پوچھتے ہو تو زمانہ اسلام میں عرب کے وہ بہتر اور پسندیدہ حضرات ہیں جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے جبکہ دین میں سمجھ حاصل کر لیں۔

(فائدہ) حضرت یوسف علیہ السلام مکارم اخلاق کے ساتھ شرف نبوت اور شرافت نسب سے بھی ممتاز ہیں کہ خود بھی نبی ہیں اور آباء اجداد میں حضرت یعقوب، حضرت اسحاق، حضرت ابراہیم موجود ہیں جن کی بنا پر اکمال کرم ہو گیا۔

(۲۱۹) بَاب فِي فَضَائِلِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ
فضیلت۔

۱۳۵۲۔ ہدایہ بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت، ابورافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زکریا علیہ السلام بڑھتی تھے۔

۱۴۵۲- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا *

(فائدہ) فضیلت اور خوبی یہی ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھائے، حضرت داؤد علیہ السلام بھی محنت کر کے کھاتے تھے، اس سے حضرت زکریا علیہ السلام کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

(۲۲۰) بَاب مِنْ فَضَائِلِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فضیلت۔

۱۳۵۳۔ عمرو بن ناقد، اسحاق بن ابراہیم، عبید اللہ بن سعید، محمد بن ابی عمر الحکی، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، معید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ نوف

۱۴۵۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ كُلُّهُمْ عَنْ

(۱) حضرت خضر علیہ السلام تھے یا غیر نبی، اس بارے میں جمہور حضرات کی رائے یہ ہے کہ وہ نبی تھے۔ اور پھر نبی مرسل تھے یا نبی غیر مرسل، تو جمہور کے ہاں وہ نبی غیر مرسل تھے اور امور تکوینیہ کا انھیں علم دیا گیا تھا۔ اور وہ حیات ہیں یا فوت ہو چکے ہیں، اس بارے میں علماء کے دونوں قول ہیں زیادہ حضرات کی رائے یہ ہے کہ وہ زندہ ہیں۔

بکالی کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے وہ وہ ہیں اور جو موسیٰ حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ گئے تھے وہ وہ ہیں، وہ بولے جھوٹ کہتا ہے، اللہ کا دشمن ہے، میں نے ابی بن کعب سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ سب لوگوں سے زیادہ علم کس کو ہے؟ وہ بولے مجھے زیادہ علم ہے، اللہ تعالیٰ نے ان پر اس بات پر عتاب فرمایا کہ انہوں نے یہ کیوں نہیں کہا کہ اللہ سب سے زیادہ جانتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں ہے جو تم سے زیادہ جانتا ہے، موسیٰ نے کہا پروردگار میں اس سے کس طرح ملوں؟ ارشاد ہوا ایک زنبیل میں ایک مچھلی رکھ لو جس مقام پر وہ غائب ہو جائے وہیں وہ بندہ ملے گا یہ سن کر موسیٰ اپنے ساتھی یوشع بن نون کو لے کر چلے اور موسیٰ نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھی، دونوں چلتے ہوئے مقام صحرہ تک پہنچے وہاں حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی سو گئے، مچھلی تڑپی اور زنبیل سے نکل کر دریا میں جا پڑی اور اللہ نے پانی کا بہنا اس پر سے روک دیا، یہاں تک کہ پانی کھڑا ہو گیا اور مچھلی کے لئے خشک راستہ بن گیا، حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی متعجب ہوئے، پھر دونوں دن بھر اور ساری رات چلے اور حضرت موسیٰ کے ساتھی انہیں یہ واقعہ بتانا بھول گئے، جب صبح ہوئی حضرت موسیٰ اپنے ساتھی سے بولے ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر سے ہم تھک گئے، اور تھکے اسی وقت سے جبکہ اس جگہ سے آگے بڑھ گئے جہاں جانے کا حکم تھا، وہ بولے کہ آپ کو معلوم نہیں کہ جب ہم مقام صحرہ پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے، اور شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنے سے بھلا دیا اور تعجب ہے کہ اس مچھلی نے دریا میں راہ لی، حضرت موسیٰ نے فرمایا ہم تو اسی مقام کو تلاش کر رہے تھے، پھر دونوں اپنے قدموں کے نشانوں پر

ابْنِ عِیْسَىٰ وَالْفَلْظُ لِابْنِ أَبِي عَمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عِیْسَى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبُكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسَىٰ صَاحِبُ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَامَ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ قَالَ فَغَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ الْعِلْمُ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَىٰ أَيُّ رَبِّ كَيْفَ لِي بِهِ فَقِيلَ لَهُ اخْمِلْ خُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدَ الْخُوتَ فَهُوَ ثُمَّ فَاَنْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُونٍ فَحَمَلَ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ خُوتًا فِي مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْخُوتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَةَ الْمَاءِ حَتَّى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْخُوتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَىٰ وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسَىٰ أَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِفَتَاهُ () أَتَيْنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا () قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ بِهِ () قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْنَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَن

لوئے تا آنکہ صخرہ پر پہنچے، وہاں ایک شخص کو کپڑا اوڑھے ہوئے دیکھا، حضرت موسیٰ نے انہیں سلام کیا، خضر علیہ السلام بولے ہمارے ملک میں سلام کہاں ہے؟ حضرت موسیٰ بولے میں موسیٰ ہوں، خضر بولے بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ حضرت موسیٰ نے کہا جی ہاں، حضرت خضر بولے تمہیں خدا نے وہ علم ہے جو میں نہیں جانتا اور مجھے وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے، حضرت موسیٰ بولے، میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تاکہ تم مجھے وہ علم سکھاؤ، جو اللہ نے تمہیں دیا ہے، حضرت خضر بولے تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے اور تمہیں اس بات پر کیونکر صبر ہو سکے گا جسے تم نہیں جانتے، حضرت موسیٰ بولے انشاء اللہ تم مجھے صابر ہی پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا، خضر بولے اچھا اگر میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا، تا آنکہ میں خود ہی تمہیں بیان نہ کر دوں، موسیٰ بولے بہت اچھا، چنانچہ دونوں سمندر کے کنارے چل دیے، ایک کشتی سامنے سے آئی، دونوں نے کشتی والوں سے کہا ہمیں سوار کرو، انہوں نے خضر کو پہچان لیا اور دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا، خضر نے اس کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ اکھاڑ ڈالا، موسیٰ بولے کہ ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرایہ کے سوار کیا اور تم نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا کہ کشتی والوں کو ڈوب دینے پر تم نے بہت ہی عجیب کام کیا، خضر بولے میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ نے کہا مجھے بھول چوک پر مت پکڑو، اور میرے معاملہ میں مجھ پر غلٹی نہ کرو، پھر دونوں کشتی سے باہر نکلے، اور سمندر کے کنارے کنارے چل دیے، اسے میں ایک لڑکا ملا جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اپنے ہاتھ سے اس کا سر پکڑ کر علیحدہ کر دیا اور اسے مار ڈالا، موسیٰ نے کہا تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا، یہ تو بہت برا کام کیا، خضر بولے میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، اور یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت

أَذْكُرُهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا) قَالَ مُوسَى (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّ عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا) قَالَ يَقْصُصَانِ آثَارَهُمَا حَتَّى آتِيَا الصَّخْرَةَ فَرَأَى رَجُلًا مُسْحَى عَلَيْهِ بَثْوَبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ أَنَّى بَأْرَضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ (هَلْ أَتَيْتُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا) قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خَيْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا) قَالَ لَهُ الْخَضِرُ (فَإِنْ أَتَيْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا) قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَى يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمَاهُمَا أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوهُمَا الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ الْأَوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَيْنَا سَفِينَتَهُمَا فَخَرَقْتَهَا (لِتَفْرُقَ أَهْلَهَا لِقَدْ جِئْتَ شَيْئًا أَمْرًا) قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تَوَاعِجِدُنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تَزِفِفْنِي مِنْ أَمْرِي عُسرًا) ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَامَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بَيْنَهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ مُوسَى (أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ

تھا، موسیٰ نے کہا اب اس کے بعد اگر میں کسی چیز پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا، بے شک تمہارا غدر بجا ہے، پھر دونوں چلے حتیٰ کہ ایک گاؤں (۱) میں پہنچے تو ان سے کھانا مانگا، انہوں نے انکار کر دیا، پھر ایک دیوار ملی جو گرنے کے قریب تھی اور جھک چلی تھی، خضر نے اسے اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ بولے کہ ان گاؤں والوں سے ہم نے کھانا مانگا انہوں نے انکار کیا، اور کھانا نہیں کھایا، اگر تم چاہتے ہو اس پر ان سے مزدوری لے لیتے، حضرت خضر بولے بس اب میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے، اب میں تمہیں ان امور کی تاویل اور راز بیان کئے دیتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے، مجھے آرزو ہے کہ وہ صبر کرتے اور کئی باتیں دیکھتے اور ہمیں سناتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی بات حضرت موسیٰ نے بھولے سے کہی تھی، پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں اپنی چونچ ڈالی، حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ میں نے اور تم نے خدا کے علم سے اتنا ہی علم حاصل کیا ہے، جتنا اس چڑیا نے سمندر سے پانی کم کیا ہے، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ اس آیت کی اس طرح تلاوت کرتے تھے کہ ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک ثابت کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا، اور وہ لڑکا کافر تھا۔

۱۳۵۳۔ محمد بن عبد اللہ الاعلیٰ مکیسی، معمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، رقبہ، ابوالاحق، سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نوف بن بکالی کہتا ہے کہ جو موسیٰ خضر کے پاس علم کی تلاش میں گئے تھے، وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں تھے، ابن عباسؓ بولے اے سعید تم نے اسے یہ کہتے سنا ہے، میں نے کہا جی ہاں، وہ بولے جھوٹ کہتا ہے، ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ

نَفْسٍ لَقَدْ جَنَّتْ شَيْئًا نُّكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا (قَالَ إِنَّ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلُهَا فَأَبَوْا أَنْ يُصَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ فَأَقَامَهُ) يَقُولُ مَا لَئِلَ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُصَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعَمُونَا (لَوْ شِئْتَ لَتَنَزَّلْتَ عَلَيْهِمْ أَجْرًا) قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا (قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوَدِدْتُ أَنَّهُ كَانَ صَبِيرٌ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا) قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ الْأَوَّلَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّقِينَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عَلَيَّ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضِبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْعِلَامُ فَكَانَ كَافِرًا *

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلِيُّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قِيلَ لِبَنِي عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى الَّذِي ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَسْمِعْنِي يَا سَعِيدُ

(۱) اس ہستی سے کوئی ہستی مراد ہے، مختلف اقوال ہیں، المیہ، انطاکیہ، آذربائیجان، برقہ، تلمسارہ، جزیرہ اندلس۔

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ
 كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ يَنْبَغُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي
 قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَآيَاتِ اللَّهِ نِعْمَاؤُهُ
 وَبَلَاؤُهُ إِذْ قَالَ مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا
 وَأَعْلَمُ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنِّي أَعْلَمُ
 بِالْخَيْرِ مِنْهُ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ
 رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فذَلِّني عَلَيْهِ
 قَالَ فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حَوْتًا مَالِحًا فَإِنَّهُ حَيْثُ
 تَفْقِدُ الْحَوْتَ قَالَ فَاَنْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى
 اتَّهَبَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَعَمِيَ عَلَيْهِ فَاَنْطَلَقَ وَتَرَكَ
 فَتَاهُ فَاصْطَرَبَ الْحَوْتَ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ لَا
 يَلْتَمِسُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكَوْثَةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاهُ أَلَا
 أَلْحَقَ نَبِيَّ اللَّهِ فَأُخْبِرَهُ قَالَ فَتَسَيَّ فَلَمَّا تَجَاوَزَا
 (قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاةَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا
 هَذَا نَصَبًا) قَالَ وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتَّى
 تَجَاوَزَا قَالَ فَذَكَرَ (قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْفَيْنَا إِلَى
 الصَّخْرَةِ فَأَنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا
 الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ
 عَجَبًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَاَنْتَدَا عَلَى
 آثَارِهِمَا قَصَصًا) فَارَاهُ مَكَانَ الْحَوْتَ قَالَ هَا
 هُنَا وَصَفَ لِي قَالَ فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَوَإِذَا هُوَ
 بِالْخَضِيرِ مُسْحَى ثَوْبًا مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْفَقَا أَوْ
 قَالَ عَلَى حَلَاوَةِ الْفَقَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
 فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ
 مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ وَمَنْ مُوسَى قَالَ
 مُوسَى نَبِيَّ إِسْرَائِيلَ قَالَ مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ
 قَالَ جِئْتُ لِي (تَعْلَمَنِي مِمَّا عُلِّمْتُ رُشْدًا قَالَ

تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے آنحضرت سے سنا فرما
 رہے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں
 اور اس کی آزمائشوں کے متعلق نصیحت فرما رہے تھے، انہوں
 نے یہ کہا میں نہیں جانتا کہ ساری دنیا میں کسی کو جو مجھ سے بہتر
 ہو، یا مجھ سے زیادہ جانتا ہو، اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی
 کہ میں جانتا ہوں، اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے اور تم سے
 زائد (دوسرا) علم رکھتا ہے، وہ ایک شخص ہے زمین پر، حضرت
 موسیٰ نے عرض کیا اس پر زور دار مجھے اس سے ملا دے، حکم ہوا
 کہ اچھا ایک مچھلی کو نمک لگا کر اپنے توشہ میں رکھو یہاں وہ مچھلی
 گم ہو جائے، اسی مقام پر وہ آدی لے گا، یہ سن کر موسیٰ اور ان
 کے ساتھی چلے، حتیٰ کہ صحرہ پر پہنچے، وہاں کوئی نہیں ملا،
 حضرت موسیٰ آگے چل دیئے اور اپنے ساتھی کو چھوڑ گئے،
 یکایک مچھلی تڑپی اور پانی نے ملنا اور جڑنا چھوڑ دیا، بلکہ ایک طاق
 کی طرح مچھلی پر بن گیا، موسیٰ کے ساتھی نے کہا کہ میں نبی اللہ
 سے ملوں اور صورتحال بیان کروں، پھر وہ ان سے یہ واقعہ بیان
 کرنا بھول گئے، جب آگے بڑھے تو موسیٰ نے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ،
 اس سفر سے تو ہم تھک گئے ہیں اور موسیٰ کو صحن اس مقام
 سے آگے بڑھنے کے بعد ہوئی، ان کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا
 تم کو معلوم نہیں کہ جب ہم صحرہ پر پہنچے تو میں مچھلی بھول گیا،
 اور شیطان کے سوا یہ چیز کسی نے نہیں بھلائی، تعجب ہے کہ اس
 نے سمندر میں اپنی راہ لی، موسیٰ نے کہا اسی چیز کی تو ہمیں تلاش
 تھی، پھر اپنے قدموں کے نشانوں پر لوٹے، ان کے ساتھی نے
 کہا جہاں وہ مچھلی نکل بھاگی تھی وہ جگہ بتادی، اس مقام پر موسیٰ
 تلاش کرنے لگے، ناگاہ انہوں نے خضر کو دیکھا کہ ایک کپڑا
 اوڑھے چت لیٹے ہیں یا سیدھے، موسیٰ نے کہا السلام علیکم،
 انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور کہا دیکھو السلام تم کون
 ہو؟ موسیٰ بولے میں موسیٰ ہوں، کون موسیٰ؟ موسیٰ نے کہا
 بنی اسرائیل کے موسیٰ، وہ بولے کیسے آئے ہو؟ موسیٰ بولے

إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ
 عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خَيْرًا) شَيْءٌ أَمَرْتُ بِهِ أَنْ
 أَفْعَلَهُ إِذَا رَأَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ (قَالَ سَجَدُنِي إِنَّ
 شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ فَإِنِ
 اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ
 لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي
 السَّيْفَةِ خَرَقَهَا) قَالَ انْصَحِي عَلَيْهَا قَالَ لَهُ
 مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ (أَخْرَقْتُهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا
 لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ
 تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تَوَاخِذْنِي بِمَا
 نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عَسْرًا فَانْطَلَقَا
 حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا) غُلَامًا يَلْعَبُونَ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَىٰ
 أَحَدِهِمَا بِإِذِي الرَّأْيِ فَقَتَلَهُ فذَعَرَ بَيْنَهُمَا مُوسَىٰ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَعْرَةً مُنْكَرَةً (قَالَ أَقْتَلْتُ نَفْسًا
 زَاكِيَةً بَغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا) فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَذَا
 الْمَكَانِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ مُوسَىٰ لَوْلَا أَنَّهُ
 عَجَلَ لَرَأَى الْعَجَبَ وَلَكِنَّهُ أَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهِ
 ذِمَامَةً (قَالَ إِنَّ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا
 تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا) وَلَوْ
 صَبَرَ لَرَأَى الْعَجَبَ قَالَ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا
 مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ
 أَحِبِّي كَذَا رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا) فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا
 أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ (لَمِنَا فُطَاةٌ فِي الْمَجَالِسِ فَ
) اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا
 فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ فَأَقَامَهُ قَالَ لَوْ
 شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي
 وَبَيْنَكَ) وَأَخَذَ بِنُوبِهِ قَالَ (سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا

اس لئے آیا ہوں کہ تم اپنے علم میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دو، وہ
 بولے تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور جن امور کا تمہیں
 علم نہیں ان پر کیوں کر صبر کر سکتے ہو، لہذا اگر تم صبر نہ کر سکو
 تو بتاؤ اس وقت کیا کروں، موسیٰ بولے انشاء اللہ تم مجھے
 صابر پاؤ گے اور میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا، خضر بولے
 اچھا اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو کوئی بات نہیں مجھ سے نہ
 پوچھنا، حتیٰ میں خود اسے تم سے بیان نہ کروں، پھر دونوں چلے
 حتیٰ کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، خضر نے اس کشتی کا تختہ توڑ
 ڈالا، موسیٰ بولے تم نے کشتی کا تختہ توڑ ڈالا کہ کشتی والے ڈوب
 جائیں، تم نے یہ عجیب کام کیا، خضر بولے میں نہ کہتا تھا کہ تم
 میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ بولے میری بھول پر
 مواخذہ نہ کرو اور مجھ پر دشواری نہ کرو، پھر دونوں چلے، ایک
 مقام پر بچے کھیل رہے تھے، حضرت خضر نے بے سوچے فوراً
 ایک بچے کے پاس جا کر اسے قتل کر دیا، یہ دیکھ کر موسیٰ گھبرائے
 اور کہنے لگے کہ تم نے ایک بے گناہ کا ناحق خون کر دیا، یہ کام تم
 نے بہت ہی نازیبا کیا، حضور نے اس مقام پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی
 ہم پر اور موسیٰ پر رحمتیں نازل ہوں، اگر وہ جلدی نہ کرتے تو
 بہت عجیب باتیں دیکھتے مگر انہیں خضر سے شرم آگئی اور بولے
 اگر اب کوئی بات تم سے پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا، بے
 شک تمہارا عذر معقول ہے اور اگر موسیٰ صبر کرتے تو عجیب
 باتیں دیکھتے اور حضور انبیاء میں سے جب کسی نبی کا ذکر فرماتے تو
 کہتے اللہ کی رحمت ہو ہم پر اور ہمارے فلاں بھائی پر اللہ کی
 رحمتیں ہوں ہم پر، پھر دونوں چلے حتیٰ کہ ایک گاؤں میں پہنچے
 وہاں کے آدمی بہت بخیل تھے اور یہ دونوں سب مجلسوں میں
 گھومے اور کھانا لگا کر کسی نے ضیافت نہیں کی، پھر انہیں وہاں
 ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب تھی، خضر نے اسے سیدھا کر
 دیا، موسیٰ بولے اگر تم چاہتے تو اس پر مزدوری لے لیتے، خضر
 بولے بس میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے اور موسیٰ کا

کپڑا پکڑ کر کہا کہ اب میں تمہیں ان امور کا راز بتا دیتا ہوں جس پر تم صبر نہ کر سکتے، کشتی تو مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مردوری کرتے تھے اور ان کے آگے بادشاہ تھا جو جبر آشتیوں کو چھین لیتا تھا، تو میں نے چاہا کہ اس کشتی کو عیب دار کر دوں جب پکڑنے والا آیا تو اسے عیب دار سمجھ کر چھوڑ دیا، وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور کشتی والوں نے ایک لکڑی لگا کر اسے درست کر لیا اور وہ بچہ فطرتی کافر تھا، اس کے والدین اس سے بہت محبت کرتے تھے اگر وہ بڑا ہو تا تو والدین کو بھی سرکشی میں پھنسا دیتا، ہم نے چاہا کہ اللہ انہیں اس کے بدلے دوسرا لڑکا عطا فرمادے جو اس سے بہتر ہو، اور دیوار تو شہر میں دو قیموں کی تھی، الیٰ اخر الایۃ۔

۱۳۵۵۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن الداری، محمد بن یوسف، (دوسری سند) عبد بن حمید، عیبد اللہ بن موسیٰ، اسراہیل، ابو اسحاق سے اسناد تھیں کے ساتھ ابو اسحاق سے اسی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۳۵۶۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی ”لَتَحْذَرْنَ عَلَيْهِ اجْرًا“

۱۳۵۷۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عیبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابن عباس اور حرب بن قیس فزاری نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں مناقشہ کیا، حضرت ابن عباس بولے وہ خضر علیہ السلام تھے پھر وہاں سے ابی بن کعب کا گزر ہوا، ابن عباس نے انہیں بلایا اور کہا ابو الطفیل لاہر آؤ میں اور یہ میرے ساتھی موسیٰ علیہ السلام کے اس ساتھی کے بارے میں مجھڑ رہے ہیں جن سے انہوں نے ملنا چاہا تھا تو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سنا ہے؟ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ

لَمْ تَسْتَطِيعَ عَلَيْهِ صَبْرًا أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَإِذَا جَاءَ الَّذِي يُسْعِرُهَا وَجَدَهَا مُنْحَرَقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَأَصْلَحُوهَا بِخَشْيَةِ (وَأَمَّا الْغُلَامُ) فَطَبَعَ يَوْمَ طَبَعٍ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ أَنَّهُ أَذْرَكَ أَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا) فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَأَمَّا الْحِدَارُ فَكَانَ لِلْغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ *

۱۴۵۵۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى كِلَاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِإِسْنَادٍ التَّيِّبِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۴۵۶۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ (لَتَحْذَرْنَ عَلَيْهِ اجْرًا) *

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحَرُ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ فَمَرَّ بِهِمَا أَنَسُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ هَلَمْ إِنِّي فَنِي قَدْ تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ

السَّبِيلَ إِلَى لِقَائِهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أَيْبَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَأَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَرْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ قَالَ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لِقَائِهِ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْخُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا افْتَقَدْتَ الْخُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسَى مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِقَائِهِ (أَبْنَا غَدَاءَنَا) فَقَالَ فَتَى مُوسَى حِينَ سَأَلَهُ الْغَدَاءَ (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ) فَقَالَ مُوسَى لِقَائِهِ (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا) فَوَجَدَا الْخَضِرَا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ إِلَّا أَنَّ يُونسَ قَالَ فَكَانَ يَتَّبِعُ آثَرَ الْخُوتِ فِي الْبَحْرِ *

عنه نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بھی جانتے ہو، حضرت موسیٰ نے کہا نہیں، تب اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ ہمارا بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ نے ان سے ملنا چاہا، تب اللہ نے ایک مچھلی کو اس کی علامت بنا دیا کہ جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو فوراً لوٹ جاؤ تو اس بندے سے مل لو گے، تو حضرت موسیٰ جہاں تک منظور الہی تھا، چلے اس کے بعد اپنے ساتھی سے فرمایا، ہمارا ناشتہ لاؤ، وہ بولے آپ کو معلوم نہیں کہ جب ہم صحرہ پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے ہی اس کا ذکر کرنا بھلا دیا، حضرت موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کہا، اسی کی تو ہمیں تلاش تھی، پھر دونوں اپنے قدموں پر لوٹے اور حضرت خضر سے ملے، پھر جو واقعات گزرے وہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کر دیے ہیں، مگر یونس نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر میں تھے، چلے۔

(فائدہ) جمہور علمائے کرام کا مسلک یہ ہے کہ خضر علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں، صوفیہ اور اہل ملاطج و معرفت کا اس پر اتفاق ہے اور قول صحیح یہ ہے کہ وہ آدمی ہیں، اور قطعی فرماتے ہیں کہ وہ اخیر زمانہ میں جس وقت قرآن کریم مرتفع ہو جائے گا، انتقال فرمائیں گے اور وہ حضرت امیر ائمہ کے زمانہ میں بھی تھے، ان کی کنیت ابو العباس ہے اور نام بلایا بن ماکان ہے اور لقب خضر ہے کیونکہ وہ چمیل زمین پر بیٹھے تو ان کے پیٹنے کی وجہ سے وہ زمین سرسبز ہو گئی۔ شاہن اہل الصلاح بیان کرتے ہیں کہ ان کی حیات اور مجالس خیر میں حضور کی واقعات شمار سے زیادہ ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقام بہت بلند تھا اس امر کو انہوں نے ملحوظ رکھتے ہوئے بغیر وحی کے کہہ دیا کہ میں سب سے بڑا عالم ہوں، اس پر بھی اللہ تعالیٰ نے متنبہ فرمایا کہ ایسا نہ کہنا چاہئے بلکہ علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منسوب کرنا چاہئے کیونکہ حسانت الابرار سینات امقرئین، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علوم شریعت حاصل تھے اور خضر علیہ السلام کو علم کشف کونیات، اور کشف کونیات علوم شریعت اور کشف الہیات سے کبھی افضل نہیں ہو سکتا، اسی کو سیر فی اللہ کہتے ہیں اور اس کی انتہائی نہیں اور اگر خضر علیہ السلام زیادہ عالم ہوتے تو موسیٰ علیہ السلام تحصیل علم کے لئے ان کے پاس ٹھہرتے، جلدی کر کے تشریف نہ لاتے اور پھر خضر علیہ السلام کے تو نبی ہونے میں بھی اختلاف ہے (نووی جلد ۲، کمال اکمال العلم و شرح جلد ۶ صفحہ ۷۰ او یعنی جلد ۱)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْفَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

باب (۲۲۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۳۵۸۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، عبد اللہ بن عبد الرحمن الداری، عثمان بن ہلال، ہام، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق نے بیان کیا کہ میں نے مشرکین کے قدم اپنے سروں پر دیکھے اور ہم غار میں تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو ہمیں دیکھ لے گا، آپ نے فرمایا ابوبکر تم ان دونوں کو کیا سمجھتے ہو، جن کے ساتھ تیسرا خدا ہے۔

باب (۲۲۱) مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ *

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ يَا ثَابِتُ اللَّهُ تَالِيَهُمَا *

(فائدہ) روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل عظیم اور حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت اور منقبت عظیمہ ثابت ہوتی ہے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۳۵۹۔ عبد اللہ بن جعفر بن یحییٰ بن خالد، معن، مالک، ابوالنضر، عبید بن حنین، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ ہے جسے اللہ نے اختیار دیا ہے چاہے دنیاوی نعمتیں لے لے یا اللہ تعالیٰ کے پاس رہنے کو پسند کر لیا، یہ سن کر ابو بکرؓ روئے اور خوب روئے اور عرض کیا ہمارے باپ دادا، ہماری مائیں آپ پر قربان ہوں، پھر معلوم ہوا کہ اس بندہ سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے، اور ابو بکرؓ ہم سب سے زیادہ ان امور کو جاننے والے تھے، اور

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النُّضَرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ عَبْدُ خَيْرِهِ اللَّهُ يَبْنِي أَنْ يُؤْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَيَبْنِي مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَبَكَى فَقَالَ قَدَيْنَاكَ يَا أَبَانَا وَأُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَنَ النَّاسِ عَلَيَّ

حضور نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان مال اور محبت میں ابو بکر کا ہے، اگر میں (خدا کے علاوہ) کسی کو غلیل بنانا تو ابو بکر کو بنانا، لیکن اسلام کی اخوت باقی ہے، مسجد میں کسی کی کھڑکی باقی نہ رکھی جائے سب کو بند کر دیا جائے، ہاں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھڑکی کو باقی رکھا جائے۔

(فائدہ) حدیث کے آخری جملہ سے یہ اشارہ فرمایا ہے کہ میرے بعد غلیفہ حضرت ابو بکر صدیق ہوں گے، واللہ اعلم۔

۱۴۶۰۔ سعید بن منصور، قلیح بن سلیمان، سالم، ابو النصر، عبید بن حنین، بسر بن سعید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کو خطبہ دیا اور مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۴۶۱۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، اسماعیل بن رجاہ، عبد اللہ بن ابی الہذیل، ابو الاحوص، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں (اللہ تعالیٰ کے علاوہ) کسی کو اپنا غلیل بنانا تو ابو بکر صدیق کو غلیل بنانا، لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صاحب ہیں اور تمہارے صاحب کو تو اللہ تعالیٰ نے غلیل بنا لیا ہے۔

۱۴۶۲۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، ابو الاحوص، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر کسی کو اپنی امت میں سے (خدا کے علاوہ) غلیل بنانا تو ابو بکر صدیق کو غلیل بنانا۔

۱۴۶۳۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، عبد الرحمن، سفیان، ابواسحاق، ابو الاحوص، عبد اللہ، (دوسری سند) عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، ابن ابی ملیک، حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں

فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا غَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ غَلِيلًا وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامَ لَا يُثَقِّنُ فِي الْمَسْجِدِ خَوْضَةً إِلَّا خَوْضَةً أَبِي بَكْرٍ *

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا قَلِيحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمًا بِمَثَلِ حَدِيثِ مَالِكٍ *

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي الْهَدَّادِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا غَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ غَلِيلًا وَلَكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي وَقَدْ اتَّخَذَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَاحِبَكُمْ غَلِيلًا *

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالْفَلْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي أَحَدًا غَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ *

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي سَفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں (خدا کے علاوہ) کسی کو غلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ (حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو غلیل بناتا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمِيْسٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا *

۱۳۶۴۔ عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منیرہ، واصل بن حیان، عبد اللہ بن ابی ہذیل، ابو الاحوص، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں اگر زمین والوں میں سے کسی کو غلیل بناتا تو ابن ابی قحافہ (حضرت ابو بکرؓ) کو غلیل بناتا لیکن تمہارا صاحب (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) غلیل اللہ ہے۔

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُعِيْرَةَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدَيْلِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ *

۱۳۶۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع۔

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ وَالْأَفْطُ لُهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آآ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ نَجَلٍ مِنْ خَلِيلِهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ *

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر۔

(تیسری سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش۔

(چوتھی سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو سعید ثقفی، وکیع، اعمش، عبد اللہ بن مرہ، ابو الاحوص، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ میں (خدا کے علاوہ) ہر ایک دوست کی دوستی سے برأت کا اظہار کرتا ہوں اور اگر میں کسی کو غلیل بناتا تو ابو بکر صدیقؓ کو غلیل بنالیتا لیکن تمہارے صاحب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے غلیل ہیں۔

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُمَانَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَنْتَبَهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ

۱۳۶۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، خالد، ابو عثمان، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لشکر ذات السلاسل کے ساتھ بھیجا، جب میں وہیں آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ فرمایا عائشہؓ سے، میں

قُلْتُ مِنَ الرَّجَالِ قَالَ أَبُو هَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ
عُمَرُ فَقَدْ رَجَلًا *

(فائدہ) روایت سے حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عائشہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے، اور یہی اہل سنت والجماعت کی دلیل اور ان کا مسلک ہے۔

۱۴۶۷- وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ
حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ ح وَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْأَلْفُظُ لَهُ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ
بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ
سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَحْلِفًا لَوْ اسْتَحْلَفَهُ
قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ
قَالَتْ عُمَرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو
عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى هَذَا *

۱۴۶۸- حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ
جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَأَمَرَهَا
أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ
جُنْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ قَالَ أَبِي كَأَنَّهَُا تَعْنِي الْمَوْتَ
قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَأَنِّي أَبَا بَكْرٍ *

۱۴۶۹- حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ أَبَاهُ

(فائدہ) شیعہ حضرات جو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کی خلافت پر نص کر دی تھی تو وہ بالکل بے اصل اور باطل ہے، خود حضرت علیؑ نے ان کی تکذیب کی ہے، حضرت ابو بکرؓ کی خلافت باجماع صحابہ کرام پوری ہوئی ہے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی خلافت کے لئے نص کر دیتے تو مہاجرین اور انصار کے درمیان کسی قسم کا تنازع ہی پیش نہ آتا (نوی جلد ۲ صفحہ ۲۷۳)۔

۱۴۶۸- عباد بن موسیٰ، ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، محمد بن جبیر بن مطعم، جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا، آپ نے اسے پھر آنے کے لئے کہا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (آپ انتقال کر چکے ہوں) آپ نے فرمایا، اگر مجھے نہ پائے تو ابو بکرؓ کے پاس آنا۔

(فائدہ) اس روایت میں آپ نے اس چیز کی طرف اشارہ فرمایا جس کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع کر دی تھی کہ آپ کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ ہوں گے، واللہ اعلم۔

۱۴۶۹- حجاج بن الشاعر، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، محمد بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کسی معاملہ کے بارے میں گفتگو کی، تو آپ نے اسے حکم دیا، بقیہ روایت عباد بن موسیٰ کی روایت کی طرح ہے۔

۱۳۷۰۔ عید اللہ بن سعید، یزید بن ہارون، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفا میں فرمایا کہ اپنے والد ابو بکرؓ اور اپنے بھائی کو بلاؤ تاکہ میں ایک کتاب لکھ دوں، کہ کوئی آرزو کرنے والا خلافت کی آرزو نہ کرے، اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں، اور اللہ تعالیٰ اور مومنین ابو بکرؓ کی خلافت کے علاوہ اور کسی کی خلافت سے انکار کرتے ہیں۔

۱۳۷۱۔ محمد بن یزید بن ابی عمر کی، مردان بن معاویہ القرظی، یزید بن کیسان، ابو حازم اشجعی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، آج کے دن تم میں سے کوئی روزہ دار ہے؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا میں ہوں، آپ نے فرمایا آج تم میں سے کوئی جنازہ کے ساتھ گیا ہے؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا میں، آپ نے فرمایا آج تم میں سے کسی نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے، آپ نے فرمایا آج تم میں سے کسی نے بیمار کی عیادت کی ہے؟ ابو بکرؓ نے عرض کیا میں نے، آپ نے فرمایا جس میں یہ تمام باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جائے گا۔

۱۳۷۲۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو السرح، حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص ایک بیل پر بوجھ لادے ہوئے اسے ایک رہا تھا کہ بیل نے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ میں اس لئے پیدا نہیں ہوا ہوں،

جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرِ بَيْتِلَ حَدِيثِ عِبَادِ بْنِ مُوسَى *
۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكَ وَأَخَاكَ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ أَنَا أَوْلَى وَبَابِي اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ *

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَارِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَالِحًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ *

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ

میں تو کھیتی کے لئے پیدا ہوا ہوں، لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ میں سبحان اللہ کہا، کہ کیا تیل بھی بولتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تو اس بات کو سچا جانتا ہوں، اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی سچا جانتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ اتنے میں ایک بھیڑیا لپکا اور ایک بکری لے گیا، چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑا لیا، بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا کہ اس دن بکری کون بچائے گا جس دن میرے علاوہ اور کوئی چرواہا نہیں ہوگا، لوگوں نے کہا سبحان اللہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابو بکرؓ بھی اور عمرؓ بھی۔

(فائدہ) دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ وہاں موجود نہیں تھے اس سے بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضور کو حضرات شیعین پر کس قدر اعتماد اور بھروسہ تھا۔

۱۴۷۳- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ
بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي
عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ
قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذَّنْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ *

۱۴۷۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو
دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ
مَعًا وَقَالَا فِي حَدِيثِهِمَا فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو
بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا نَمَّ *

۱۴۷۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ
بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۱۴۷۳- عبد الملک بن شعیب بن لیث، عمیل بن لیث، شہاب سے اسی سند کے ساتھ بھیڑیے اور بکری کا قصہ روایت کیا گیا ہے لیکن تیل کا قصہ (اس میں) مذکور نہیں ہے۔

۱۴۷۴- محمد بن عباد، سفیان بن عیینہ، (دوسری سند) محمد بن رافع، ابن داؤد الحفاری، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یونس عن الزہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور اس میں بھیڑیے اور تیل دونوں کا واقعہ مذکور ہے، اور اخیر میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں تو اس چیز پر ایمان لاتا ہوں اور ابو بکرؓ، اور عمرؓ بھی اور یہ دونوں وہاں موجود نہ تھے۔

۱۴۷۵- محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) محمد بن عباد، سفیان بن عیینہ، معمر، سعد بن ابراہیم، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِي
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(قائد) با اتفاق علماء اہل سنت والجماعت تمام صحابہ کرام میں سب سے افضل حضرت ابو بکرؓ ہیں، پھر حضرت عمرؓ، پھر حضرت عثمانؓ اور پھر حضرت علیؓ، ابو منصور بغدادی بیان کرتے ہیں کہ ان کے بعد باقی عشرہ مبشرہ، پھر اہل بدر، اور پھر اہل احد اور اس کے بعد اصحاب بیت الرضوان ہیں، اور حضرت عثمان کی خلافت بلا جناح صحیح ہے اور وہ مظلوم شہید ہوئے، اسی طرح حضرت علیؓ کی خلافت بھی صحیح ہے اور اپنے زمانہ میں وہی خلیفہ تھے، اور صحابہ کرام تمام ماحول تھے اور آپس کے مناقشات اجتہادی غلطی کی بنا پر تھے جس کو طرفین صحیح سمجھتے تھے اسی لئے بعض نے شرکت اختیار کی اور بعض نے علیہ کی اختیار کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم (کوئی جلد ۲ صفحہ ۲۷۲)۔

باب (۲۲۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

(۲۲۲) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمْ *

۱۳۷۶۔ سعید بن عمرو، ابوالریبع العقی، ابوالریبع العقی، ابوالریبع، ابن مبارک، عمر بن سعید، ابن ابی ملیکہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت تخت پر رکھے گئے تو لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے، اور دعا اور ان کی تعریف کر رہے تھے اور جنازہ اٹھائے جانے سے قبل ان پر نماز پڑھ رہے تھے، اور میں بھی ان ہی میں تھا، اور میں نہیں گھبرا کر ایک شخص سے، جنہوں نے میرے پیچھے سے آکر میرا موٹھا حاتم، میں نے دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے، انہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے دعائے رحمت کی، پھر فرمایا، اے عمرؓ نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند ہو، تم سے زیادہ، بخدا میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا کہ آپ فرماتے کہ میں آیا، اور ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے، اور میں اندر گیا، اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اندر گئے، اور میں نکلا اور ابو بکرؓ اور عمرؓ نکلے، اس لئے میں امید کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے ان دونوں

۱۴۷۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ
وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَقْبِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ
الْعَلَاءِ وَالْفَلْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ
حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَحْزَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ
عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي
مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَضِعَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَفَّفَ النَّاسُ
يَدْعُونَ وَيَتَنَوَّنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ
وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرِغْبِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ
بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي فَالْتَفَتْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ
فَفَرَحْتُ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَفْتُ أَحَدًا أَحَبَّ
إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِجِلِّ عَمَلِهِ مِنْكَ وَإِنَّمِ اللَّهُ
إِنْ كُنْتُ لَأُظُنُّ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ
وَذَلِكَ أَنِّي كُنْتُ أَكْثَرُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَبَّتْ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ
أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَوْ لَأُظُنُّ

ساتھیوں کے ساتھ کر دے گا۔

أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا *

(فائدہ) معلوم ہوا کہ حضرت علیؑ حضرت عمرؓ سے غایت درجہ کی محبت رکھتے تھے اور انہیں اپنے سے افضل اور خدا کا مقبول بندہ سمجھتے تھے، اور ویسے اعمال کی خود آرزو اور تمنا کرتے تھے، اب ان بے ایمانوں کا منہ کالا ہو جو حضرت علیؑ اور حضرت عمرؓ میں مواظفہ اختلاف بیان کرتے ہیں۔

۱۴۷۷- اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، عمر بن سعید سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۴۷۷- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۱۴۷۸- منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان (دوسری روایت) زہیر بن حرب، حسن بن علی الحلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، صالح بن ابن شہاب، ابوامامہ بن سہل، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سورہا تھا، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ پیش کئے جاتے ہیں اور ان پر کرتے ہیں، بعض کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعض کے اس سے نیچے، پھر حضرت عمرؓ نکلے اور وہ اتانچا کرتا پہنچے ہوئے ہیں جو کہ زمین پر گھسٹتا جاتا ہے، لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس کی کیا تعبیر ہے، آپ نے فرمایا این ہے۔

۱۴۷۸- حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْفُظَّاءُ لَهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُغْرَضُونَ وَعَلَيْنَهُمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدْيَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ ذَوْنَ ذَلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَحْرُوهُ قَالُوا مَاذَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينُ *

۱۴۷۹- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں سورہا تھا، میں نے ایک پیالہ دیکھا جو میری خدمت میں لایا گیا، اس میں دودھ تھا میں نے اس میں سے پیا، حتیٰ کہ تازگی اور سیرابی میرے ماتنوں میں سے نکلے گی پھر میں نے اپنا پچا ہوا عمر بن الخطاب کو دے دیا، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس کی کیا تعبیر ہے؟ آپ نے فرمایا علم۔

۱۴۷۹- حَدَّثَنِي حَرْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ قَدْحًا أُرِيْتُ بِهِ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضَلِّي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ *

(فائدہ) جیسا کہ دودھ بدن کی جسمانیات اور بودوباش کا سبب ہے اسی طرح علم دین روح کی زندگی اور اس کی پرورش کا باعث ہے، اسی بنا

پراہل تعبیر بیان کرتے ہیں کہ جو کوئی دودھ کھاتے پاتے خواب میں دیکھے تو اسے علم غیب ہوگا، روایت اولیٰ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دین کی فعالیت اور اس روایت سے ان کے علم کی مثبت ثابت ہوتی ہے۔

۱۴۸۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُوسُفَ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۳۸۰- تحقیق بن سعید، لیث، عقیل، (دوسری سند) عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح سے یونس کی سند کے ساتھ اسی حدیث کے مطابق روایت مروی ہے۔

۱۳۸۱- حرطہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سورہ تہا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا، اس پر ڈول پڑا ہوا ہے تو میں نے اس ڈول سے جتنا اللہ نے چاہا پانی، پھر اسے ابو قحافہ کے بیٹے ابو بکرؓ نے لے لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے، اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، پھر وہ بڑا ڈول ہو گیا اور اسے ابن خطاب نے لے لیا، میں نے لوگوں میں ایسا بہادر اور سردار نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو، انہوں نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے آرام کی جگہ پہنچ گئے۔

(فائدہ) یہ راوی کا شک ہے، صحیح دو ڈول کا کھینچتا ہے جیسا کہ دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے، اس میں حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کی طرف کی اشارہ ہے کہ انہوں نے دو سال تک خلافت کی، ان کی خلافت میں مرتدین کا استیصال ہوا، اور پھر حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور ان کے زمانہ خلافت میں اسلام خوب پھیلا، اس روایت میں حضرات شیخین کی خلافت ہی کی طرف اشارہ ہے۔

۱۳۸۲- عبد الملک بن شعیب بن لیث، بواسطہ اپنے والد اور داؤد، عقیل بن خالد، (دوسری سند) عمرو بن ناقد، حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد صالح سے یونس کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۳۸۳- حلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ابن

۱۴۸۲- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ حَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُوسُفَ نَحْوَ حَدِيثِهِ *

۱۴۸۳- حَدَّثَنَا الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ

ابی قحافہ (ابو بکر صدیق) کو ڈول کھینچتے دیکھا، اور زہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۳۸۳۔ احمد بن عبد الرحمن بن وہب، عمرو بن حارث، ابو یونس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا تو مجھے دکھایا گیا کہ میں اپنے حوض سے پانی نکال کر لوگوں کو پلا رہا ہوں، اتنے میں ابو بکر میرے پاس آئے اور انہوں نے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا تاکہ مجھے آرام دیں، اور دو ڈول نکالے، اور ان کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، پھر ابن خطاب آئے اور انہوں نے ابو بکر کے ہاتھ سے ڈول لے لیا تو میں نے ایسا بردست کھینچا کسی کا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر چلے اور حوض بھر پور ہو کر بہہ رہا ہے۔

۱۳۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، عبد اللہ بن عمر، ابو بکر بن سالم، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کنویں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں، اتنے میں ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور کمزوری کے ساتھ نکالے، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، پھر عمر آئے اور پانی کھینچنا شروع کیا تو وہ ڈول چرس ہو گیا، میں نے ایسا بردست بہادری کے ساتھ کام کرنے والا نہیں دیکھا، تا آنکہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے لوٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ بٹھال دی۔

۱۳۸۶۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، موسیٰ بن عقبہ، حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر بن الخطاب کے متعلق حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ يَنْزِعُ بِنَحْوِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ *
۱۴۸۴۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنِّي أَنْزِعُ عَلَى حَوْضِي أَسْقِي النَّاسَ فَجَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرْوِحَنِي فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ أَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ أَقْوَى مِنْهُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسَ وَالْحَوْضُ مَلَأٌ يَتَفَجَّرُ *

۱۴۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَالْفُطَيْمِيُّ أَبُو بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ كَأَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِي بَكْرَةً عَلَى قَلْبِي فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنْوِي أَوْ ذَنْوَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِى فَرِيَةً حَتَّى رَوَى النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ *
۱۴۸۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رُوَيْتَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ *

۱۳۸۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، عمرو، ابن منکدر، حضرت جابر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، (دوسری سند) زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابن منکدر، عمرو، حضرت جابر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جنت میں میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک گھریا محل دیکھا، میں نے دریافت کیا یہ کس کا ہے؟ حاضرین نے کہا عمر بن خطاب کا ہے، میں نے اندر جانا چاہا مگر (عمر) تمہاری غیرت کا مجھے خیال آگیا، یہ سن کر عمرو پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے داخل ہونے پر غیرت کرتا۔

۱۳۸۸۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(تیسری سند) عمرو ناقد، سفیان، ابن منکدر، جابر، ابن نمیر اور زہیر کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۳۸۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں سورہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی، میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ حاضرین نے کہا عمر بن الخطاب کا ہے، یہ سن کر مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا تو میں پشت پھیر کر چل دیا، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر یہ سن کر رو پڑے اور ہم سب اس مجلس میں حضور کے ساتھ تھے، پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو گیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

۱۴۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو وَابْنِ الْمُثَنِّكِيرِ سَمِعَا جَابِرًا يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ الْمُثَنِّكِيرِ وَعَمْرِو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْحَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ أَوْ عَلَيْكَ يُغَارُ *

۱۴۸۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو وَابْنِ الْمُثَنِّكِيرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو سَمِعَ جَابِرًا ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُثَنِّكِيرِ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرٍ *

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَبِئْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُنِي فِي الْحَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأَتْ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيعًا فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بِأَيِّ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ *

۱۳۹۰۔ عمرو ناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۳۹۱۔ منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، (دوسری سند) حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید، محمد بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اس وقت آپ کے پاس قریش کی عورتیں بیٹھی ہوئیں آپ سے باتیں کر رہی تھیں، اور بہت ہی باتیں کر رہی تھیں، ان کی آوازیں بلند تھیں، جب حضرت عمرؓ نے اجازت طلب کی تو چھپنے کے لئے اٹھ دوڑیں، آپ نے حضرت عمرؓ کو اجازت دیدی اور آپ بس رہے تھے، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ آپ کو ہنساتا رکھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب ہو اچھو میرے پاس بیٹھی تھیں، تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں بھاگیں، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے، اور پھر ان عورتوں سے بولے اپنی جان کی دشمنو، تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں، وہ بولیں ہاں تم سخت ہو، اور حضور سے زیادہ غصے والے ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، شیطان جب تمہیں کسی راستہ میں چلتا ہوا ملتا ہے تو اس راستہ کو جس پر تم چلتے ہو، چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

۱۴۹۰۔ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلُولَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلُولَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدًا قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَكْلُمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَ عَلَيْهِ أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَتَذَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ أَتَذَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَيُّ عَدَوَاتٍ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهْتَبُنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ وَأَقْظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْتُكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَحًّا إِلَّا سَلَكْتَ فَحًّا غَيْرَ فَحِّكَ *

اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاس کچھ عورتیں تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی آوازیں بلند کر رکھی تھیں، جب عمرؓ نے اجازت طلب کی تو سب پردہ کے پیچھے ہوا گئیں، بقیہ روایت زہری کی روایت کی طرح ہے۔

۱۴۹۳۔ ابو الطاہر احمد بن عمرو بن السرح، عبد اللہ بن وہب، ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں محدث من اللہ ہوا کرتے تھے (غیر قصد و ارادہ کے ان کی زبان پر حق بات جاری ہو جاتی تھی) میری امت میں ان میں سے اگر ایسا کوئی ہے تو وہ عمر بن الخطابؓ ہیں، ابن وہب نے محدثوں کی تفسیر ”ملمون“ سے کی ہے۔

(فائدہ) محدث کی تفسیر صاحب مہارق نے کی ہے کہ ملأ اعلیٰ کی جانب سے کسی بات کا القاء ہو جائے اور دوسری تفسیر جو علامہ قسطلانی کی ہے اس کی جانب میں نے ترجمہ میں اشارہ کر دیا ہے۔

۱۴۹۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) عمرو ناقدہ، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، ابن عکلمان، سعد بن ابراہیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ وَح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۴۹۵۔ عقبہ بن کرم العی، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تین باتوں میں میں اپنے رب کے موافق ہوا، ایک مقام ابراہیم میں نماز پڑھنے میں، دوسرے عورتوں کے پردے میں، تیسرے بدر کے قیدیوں میں۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ الْعُمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ اَخْبَرَنَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي اَسَارَى بَدْرٍ *

(فائدہ) حضرت عمرؓ نے مقام ابراہیم کو معنی بنانے کی رائے دی تھی تو اسی وقت آیت کریمہ ”واخذوا من مقام ابراہیم معلى“ نازل ہو گئی، غرضیکہ اس روایت میں حضرت عمرؓ کی عظیم الشان فضیلت اور منقبت مروی ہے اور اس بات کا یقین ثبوت ہے کہ آپ ملہم من اللہ تھے اور موافقات حضرت عمرؓ کا حضرت محمدؐ میں نے پندرہ تک کا شمار کر لیا ہے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۷۹، شرح سنن ابی داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۵)

۱۴۹۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی بن سلول مر گیا تو اس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ اپنا کرت میرے باپ کے کفن کے لئے وید دیجئے، آپ نے وے دیا، پھر اس نے عرض کیا کہ اس کی نماز بھی پڑھا دیجئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور آپ کا کرتا تھا، اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے چنانچہ استغفر لہم اولا تستغفر لہم ان تستغفر لہم سبعین مرۃ، تو میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ دعا کروں گا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا وہ منافق ہے بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ“۔

(تادم) یعنی منافق کی قبر پر نہ سناؤ نہ قبر کے پاس بھی کھڑے نہ ہو جائیے۔

۱۴۹۷۔ محمد بن ثنی، عبید اللہ بن سعید، یحییٰ القطان، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ ابواسامہ کی روایت کے ہم معنی حدیث مروی ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ پھر آپ نے منافقوں کی نماز پڑھانا چھوڑ دی۔

باب (۲۲۳) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۴۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ابوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، محمد بن ابی حرمہ، عطاء سلیمان بن یسار، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں میں رانیں یا پنڈلیاں

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّيْ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي ابْنِ سَلُولَ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ أَنْ يُكْفَنَ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِنُوبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصَلِي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيْرَنِي اللَّهُ فَقَالَ (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَرِيدُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلِّيَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ) *

۱۴۹۷۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ *

(۲۲۳) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءِ

کھولے ہوئے لیٹے تھے، اتنے میں حضرت ابو بکرؓ نے اجازت طلب کی، تو آپ نے اجازت دے دی، اور اسی حال میں باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عمرؓ نے اجازت لی، انہیں بھی آپ نے اجازت دے دی، اور اسی حال میں گفتگو کرتے رہے، پھر حضرت عثمانؓ نے اجازت طلب کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کر لئے، پھر وہ آئے اور باتیں کیں، جب وہ سب چلے گئے تو حضرت عائشہؓ نے کہا، حضرت ابو بکرؓ آئے تو آپ نے کچھ خیال نہیں کیا، اور حضرت عمرؓ آئے تب بھی آپ نے کچھ خیال نہیں کیا، پھر حضرت عثمانؓ آئے تو آپ بیٹھ گئے اور کپڑے درست کر لئے، آپ نے ارشاد فرمایا تو کیا میں اس شخص سے شرم نہ کروں جس سے فرشتے بھی شرم کرتے ہیں۔

وَسَلِّمَانَ ابْنِ يَسَارٍ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ أَوْ سَاقِيهِ فَاسْتَأْذَنُ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثْتُ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثْتُ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّى ثِيَابَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَقُولُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَذَخَلَ فَتَحَدَّثْتُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تَبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تَبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتُ وَسَوَّيْتُ ثِيَابِي فَقَالَ أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ*

(فائدہ) یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ازار باندھے ہوئے تھے اور اس پر کرتہ نہیں پہنا ہوا تھا، اور حیا و شرم ملائکہ کی صفات میں سے ایک صفت جمیلہ ہے، روایت سے حضرت عثمان کی منقبت اور فضیلت جلیلہ ثابت ہوتی ہے، اسی واسطے ارشاد ہے، ”واحيائهم عثمان“۔

۱۳۹۹۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، یحییٰ بن سعید العاص، سعید بن العاص، حضرت عائشہؓ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عثمانؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اور آپ اپنے بستر پر حضرت عائشہؓ کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے، چنانچہ آپ نے حضرت ابو بکرؓ کو اسی حال میں اجازت دے دی، وہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے، پھر حضرت عمرؓ نے اجازت مانگی، آپ نے اجازت دیدی، اور آپ اسی حالت پر رہے، وہ بھی اپنا کام پورا کر کے تشریف لے گئے، حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں پھر میں نے اجازت طلب کی تو آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا، اپنے کپڑے درست کرلو، میں اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا، اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ آپ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدِيثِي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابَسَ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ اِجْمَعِي عَلَيَّ ثِيَابَكَ فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ

عمرؓ کے آنے سے اتنے نہیں گھبرائے جتنا کہ حضرت عثمانؓ کے آنے سے، آپؓ نے فرمایا حضرت عثمانؓ زیادہ حیا دار انسان ہیں تو مجھے خوف ہوا کہ اگر میں اسی حال میں ان کو اجازت دوں تو مجھ سے اپنی ضروریات پوری نہ کر سکیں گے۔

۱۵۰۰۔ عمرو ناقد، حسن بن طلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، یحییٰ بن سعید بن العاص، سعید العاص، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی، اور ”عقیل عن الزہری“ کی حدیث کی طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۰۱۔ محمد بن ثنیٰ عمری، ابن ابی عدی، عثمان بن غیاث، ابو عثمان ہندی، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ میں تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور ایک کلوی کو کچھ میں کھول رہے تھے، اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھولیا، آپؓ نے فرمایا کھول دے اور اسے جنت کی بشارت دی، دیکھا کیا ہوں کہ وہ حضرت ابو بکرؓ ہیں، میں نے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی، پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھولیا، آپؓ نے فرمایا کھول دے اور انہیں جنت کی خوشخبری سنا دے، میں گم ہا دیکھا تو وہ حضرت عمرؓ ہیں، میں نے دروازہ کھول دیا اور جنت کی خوشخبری دی، پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھولیا تو آپؓ بیٹھ گئے اور فرمایا کھول دے، اور جنت کی بشارت دے اس بلوئی کے ساتھ جو انہیں پیش آئے گا، میں گیا تو وہ حضرت عثمانؓ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور جنت

حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي لَمْ أَزَكْ فَرِعْتُ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا فَرِعْتُ لِعُثْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ أُذِنْتَ لَهُ عَلَى بَلِّكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ *

۱۵۰۰۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ *

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ يَنْمُو رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنَ حَائِطِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَكِيٌّ بِرُكُزٍ يَغُودُ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحَتْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَذَهَبَتْ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحَتْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُونُ قَالَ فَذَهَبَتْ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ قَالَ فَفَتَحَتْ وَبَشِّرْهُ

کی بشارت دی اور جو حضور نے فرمایا تھا بیان کر دیا، وہ بولے الہ العالمین اس وقت صبر عطا فرما اور اللہ تعالیٰ ہی معین و مددگار ہے۔

۱۵۰۲۔ ابوالریح العقی، حماد، ایوب، ابو عثمان نہدی، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تو دروازہ پر پہرہ دے، پھر بقیہ روایت عثمان بن غیاث کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۵۰۳۔ محمد بن مسکین، یحییٰ بن حسان، سلیمان بن بلال، شریک بن ابی نمر، سعید بن مسیب، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر آئے اور کہنے لگے آج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہوں گا، چنانچہ مسجد میں آئے اور دریافت کیا کہ حضور کہاں ہیں، حاضرین نے کہا اس طرف گئے ہیں، تو ابو موسیٰ بھی ان کے نشان قدم پوچھتے ہوئے اسی طرف چلے گئے حتیٰ کہ میرا ریس پر پہنچے تو میں دروازہ میں بیٹھ گیا، اور اس کا دروازہ لکڑی کا تھا یہاں تک کہ آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا، تب میں آپ کے پاس گیا آپ کنویں پر بیٹھے تھے اس کی من پر پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا رکھی تھیں، میں نے سلام کیا، پھر میں لوٹا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اور (دل میں) کہا کہ آج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بنوں گا، اتنے میں حضرت ابو بکر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے کہا کون ہے، بولے ابو بکر، میں نے کہا ٹھہریے، پھر میں گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر تشریف لائے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو، میں آیا اور حضرت ابو بکر سے کہا اندر جاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں، چنانچہ ابو بکر آئے اور کنویں کی من پر آپ

بِالْحَنَةِ قَالَ وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَبِّرْ أَوْ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ *

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَقْبِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَحْفَظَ الْبَابَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ *

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانٌ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي نَعِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لِلَّذِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا كُونَ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا خَرَجَ وَجْهَ هَاهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلَى أَثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بَيْتَ أَبِي رَيْسٍ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبِأَيْهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى بَيْتِ أَبِي رَيْسٍ وَتَوَسَّطَ قَفْهًا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَذَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بِوَأَبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْحَنَةِ قَالَ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ

کی داہنی طرف بیٹھ گئے، اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکادیے جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور پنڈلیاں کھول دیں، میں لوٹا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا اور وہ میرے پاس آنے والا تھا میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر اللہ تعالیٰ کو اس کی بھلائی منظور ہوگی تو اسے بھی لے آئے گا، یکایک ایک شخص نے پھر دروازہ ہلایا، میں نے کہا کون؟ بولے عمر بن الخطابؓ، میں نے کہا ٹھہریے، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کے بعد عرض کیا کہ حضرت عمرؓ اجازت طلب کرتے ہیں، آپ نے فرمایا انہیں اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو، میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا آجاؤ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں جنت کی بشارت دیتے ہیں، وہ اندر آئے اور آپ کی بائیں جانب کنویں کی من پر بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکادیے، میں لوٹا اور بیٹھ گیا اور کہا کہ اگر خدا کو فلاں یعنی میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ بھی آجائے، پھر ایک شخص آیا اور دستک دی، میں نے کہا کون؟ بولے عثمان بن عفانؓ، میں نے کہا ٹھہریے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا انہیں اجازت دو اور جنت کی خوشخبری سنا دو اس پر پریشانی کے ساتھ جو کہ انہیں لاحق ہوگی، میں آیا اور کہا اندر آجاؤ حضور آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں، ایک بلوی کے ساتھ جو آپ کو لاحق ہوگا، وہ آئے تو انہوں نے دیکھا کہ من پر اس جانب جگہ نہیں ہے تو وہ ان کے سامنے دوسری طرف بیٹھ گئے، شریک کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب نے فرمایا میں نے اس سے یہ سمجھا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں گی۔

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت عثمان غنیؓ کو روضہ اطہر میں جگہ نہ ملی، وہ ان کے سامنے بیچ میں دفن کئے گئے۔

۱۵۰۴۔ ابو بکر بن اسحاق، سعید بن حفیر، سلیمان بن بلال، شریک بن عبد اللہ بن ابی نر، سعید بن المسیب، حضرت ابو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْرِكُ بِالْحَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَحَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقَفِّ وَذَلَّى رَجُلَيْهِ فِي الْبُيْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَحَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَحْيِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ يُرِيدُ أَحَاهُ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْحَنَّةِ فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ أَذِنَ وَيُشْرِكُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَحَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَذَلَّى رَجُلَيْهِ فِي الْبُيْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَحَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَغْنِي أَحَاهُ يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ وَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْحَنَّةِ مَعَ بَلَوَى تَصِيبُهُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيُشْرِكُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَنَّةِ مَعَ بَلَوَى تَصِيبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقَفَّ قَدْ مَلَأَ فَحَلَسَ وَجَاهَهُمْ مِنَ الشَّقِّ الْآخِرِ قَالَ شَرِيكَ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلَتْهَا قُبُورُهُمْ*

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت عثمان غنیؓ کو روضہ اطہر میں جگہ نہ ملی، وہ ان کے سامنے بیچ میں دفن کئے گئے۔

۱۵۰۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي

موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی تلاش میں نکلا، میں نے دیکھا کہ آپ باغوں کی طرف تشریف لے گئے، پھر میں نے آپ کو ایک باغ میں دیکھا کہ آپ کنویں کی من پر بیٹھے ہوئے ہیں اور پنڈلیاں کھول کر انہیں کنویں میں لٹکا دیا ہے، بقیہ روایت یحییٰ بن حسان کی روایت کی طرح ہے مگر حدیث کے آخر میں حضرت سعید بن مسیب کا یہ قول ”فأولتها قورهم“ مذکور نہیں ہے۔

۱۵۰۵۔ حسن بن علی حلوانی، ابو بکر بن اسحاق، سعید بن مریم، محمد بن جعفر بن ابی کثیر، شریک بن عبد اللہ، سعید بن مسیب، حضرت ابو موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی باغ کی طرف اپنی حاجت سے تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا، اور بقیہ روایت سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح بیان کی ہے اور ابن المسیب فرماتے ہیں کہ اس طرح بیٹھے سے میں نے ان حضرات کی قبروں کی ترتیب کو سمجھا، کہ ان تینوں کی ایک ساتھ قبریں ہیں اور حضرت عثمان غنی علیہ السلام

شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر سمعتُ سَعِيدَ بْنِ الْمُسَيْبِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ هَاهُنَا وَأَشَارَ لِي سُلَيْمَانُ إِلَى مَجْلِسِ سَعِيدٍ نَاحِيَةِ الْمَقْصُورَةِ قَالَ أَبُو مُوسَى خَرَجْتُ أُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الْأَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِي الْقَفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَذَلَّاهُمَا فِي الْبُئْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ حَسَّانٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيدٍ فَأَوَّلَتْهَا قُبُورُهُمْ*

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرِيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ بِالْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ فَعَرَجْتُ فِي إِثَرِهِ وَاقْتَصَصَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ فَأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَاهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ*

(۲۲۴) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

باب (۲۲۴) حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے فضائل۔

۱۵۰۶۔ یحییٰ بن یحییٰ حمی، ابو جعفر، محمد بن الصباح، سعید اللہ القواریری، سرتج بن یونس، یوسف، الماحشون، محمد بن مکدر، سعید بن المسیب، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَبِيدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ وَسَرِيجُ بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ يَوْسُفَ بْنِ الْمَاحِشُونَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا يَوْسُفُ أَبُو سَلَمَةَ الْمَاحِشُونَ حَدَّثَنَا

میرے پاس ایسے ہو جیسے کہ حضرت ہارون، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ میں یہ حدیث خود حضرت سعد سے سن لوں، تو میں حضرت سعد سے ملا اور جو عامر نے حدیث بیان کی تھی وہ انہیں سنائی، سعد بولے میں نے یہ حدیث سنی ہے، انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں پر رکھیں اور فرمایا میں نے سنی ہے، اور اگر نہ سنی ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ سَعِيدٌ فَأَجَبْتُ أَنْ أَشَافَهُ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثَنِي بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ فَقَالَ أَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ فَوَضَعَ إصْبَعِي عَلَى أُذُنِي فَقَالَ نَعَمْ وَإِلَّا فَاسْتَكْنَا *

(فائدہ) علامہ طبری فرماتے ہیں حضور نے یہ اس وقت فرمایا جب آپ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے جانے لگے اور حضرت علی کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے، تو انہوں نے کہا کہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں، تب آپ نے فرمایا "امارتی یا علی ان تکون منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ" "یونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر تشریف لے گئے تھے تو حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے و قال موسیٰ لانیہ ہارون اظلفنی فی قومی" اور ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ کی زندگی میں انتقال فرما گئے اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے، لہذا اس سے یہ ثابت نہیں ہو تا کہ تم ہی میری وفات کے بعد خلیفہ ہو گئے اور وہ مشابہت تمام امور میں مشابہت ضروری نہیں ہوتی، لہذا تمام امور میں حضرت ہارون کے برابر ہونا ضروری نہیں صرف اس وقت خلیفہ کر جانے میں تشبیہ ہے اور قربت کی بنا پر آپ نے یہ خلافت عطا فرمائی کیونکہ گھروالوں پر قربت درازی کو خلیفہ کیا جاتا ہے اور پھر جب کہ آپ نے صاف فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو اس سے خود اس چیز کی وضاحت ہو گئی۔

۱۵۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (دوسری سند) محمد بن عثمان، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، مصعب بن سعد بن ابی وقاص، حضرت احمد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے حضرت علی کو (مدینہ پر) خلیفہ کیا، انہوں نے کہا یا رسول اللہ، آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہے جیسا کہ حضرت ہارون کا موسیٰ کے پاس تھا، باقی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّبِ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُصَنَّبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَخْلُفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي *

۱۵۰۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۵۰۹۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن عباد، حاتم بن اسامیل، کبیر بن مسار، عامر بن سعد بن ابی وقاص، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے انہیں امیر بنایا اور بولے کہ تم ابو تراب کو برا کیوں نہیں کہتے؟ سعد بولے کہ میں تین باتوں کی بنا پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں، انہیں برا نہیں کہتا اگر ان باتوں میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہو جائے تو وہ میرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ نے کسی لڑائی پر جاتے ہوئے انہیں مدینہ منورہ میں چھوڑا تو حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں، آپ نے فرمایا، کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ تمہارا درجہ میرے نزدیک ایسا ہو جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون علیہ السلام کا، باقی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اور میں نے حضور سے خیر کے دن سنا، فرما رہے تھے کہ کل میں ایسے آدمی کو جہنم ادوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت رکھتے ہیں، یہ نہ کر ہم اس کے انتظار میں رہے آپ نے فرمایا میرے پاس علیؓ کو بلاؤ، وہ آئے اور ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں، آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوک دیا اور جہنم ان کے حوالہ کر دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ فتح عطا فرمائی اور جب آیت ”مدح ابناء ناولہا“ نازل ہوئی تو آپ نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسنینؓ کو بلا یا اور فرمایا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(فائدہ) حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت سعدؓ سے حضرت علیؓ کو برا نہ کہنے کا سبب پوچھا، جیسا کہ اور حضرات ان کو برا کہتے تھے تاکہ مزید برآں ان کے مناقب و فضائل کا علم ہو جائے۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

۱۵۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، (دوسری سند) محمد بن ثقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابراہیم بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا کہ حضرت ہارون کا حضرت موسیٰ کے پاس تھا۔

۱۵۱۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن قاری، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا، یہ جہنڈا میں ایسے شخص کو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے دوں گا، اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا کرے گا، حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں، کہ اس دن کے علاوہ میں نے کبھی بھی امارت کی تمنا نہیں کی، پھر میں آپ کے سامنے اسی امید کی وجہ سے آیا کہ آپ مجھے اس کام کے لئے بلاویں، لیکن آپ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور وہ جہنڈا انہیں دیا، اور فرمایا چلے جاؤ کسی طرف التفات نہ کرو تا آنکہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں فتح عطا فرمائے، حضرت علیؑ کچھ دور چل کر ٹھہر گئے اور کسی طرف التفات نہیں کیا، پھر بلند آواز سے بولے یا رسول اللہ کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں؟ آپ نے فرمایا، ان سے لڑو حتیٰ کہ وہ ”لا الہ الا اللہ“ اور ”محمد الرسول اللہ“ کی گواہی دیں، جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں تو انہوں نے تم سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کر لیا، مگر کسی حق کے بدلے، اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

۱۵۱۲۔ قتیبہ بن سعید، عبد الحزیز بن ابی حازم، ابو حازم، سہیل بن سعد (دوسری سند) قتیبہ، یعقوب بن عبد الرحمن، ابو حازم، حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا، البتہ یہ جہنڈا میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، چنانچہ

شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى *

۱۵۱۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرٍ لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَتَسَاوَرَتْ لَهَا رِجَاءٌ أَنْ أَدْعَى لَهَا قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَقَالَ أَمْسِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَاذَا أَقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ قَاتِلَهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابَتِهِمْ عَلَى اللَّهِ *

۱۵۱۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَزِيرِ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ هَذَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي سُهَيْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرٍ لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ

رات بھر صحابہ کرام ذکر کرتے رہے کہ یہ جھنڈا کس کو ملتا ہے؟ جب صبح ہوئی تو سب کے سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور ہر ایک اس بات کی تمنا کرتا تھا کہ یہ جھنڈا مجھے مل جائے، آپ نے فرمایا، علی ابن طالب کہاں ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ ہیں، اور ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، پھر آپ نے انہیں بلا بھیجا، وہ لائے گئے آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوکا اور ان کے لئے دعا فرمائی، وہ بالکل اچھے ہو گئے، گویا انہیں کوئی تکلیف نہ تھی، پھر آپ نے انہیں جھنڈا دیا، حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان سے قال کروں یہاں تک وہ ہم جیسے ہو جائیں، آپ نے فرمایا آہستہ چلا جا حتیٰ کہ ان کے میدان میں اتر پھر انہیں اسلام کی دعوت دے، اور اللہ کا جو حق ان پر واجب ہے انہیں بتا، بخدا اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعہ سے ایک آدمی کو ہدایت کر دے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

۱۵۱۳۔ قتیبہ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، یزید بن ابی عبید، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ خیر کے دن پیچھے رہ گئے، ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں، پھر وہ بولے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہوں، چنانچہ وہ نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے، جب وہ رات ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں کل یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا یہ جھنڈا وہ شخص لے گا جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول چاہتے ہیں، یا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر فتح دے گا، پھر یکایک ہم نے حضرت علیؓ کو دیکھا، اور ہمیں امید نہ تھی کہ یہ جھنڈا انہیں ملے گا، لوگوں نے کہا یہ علیؓ ہیں اور ان کو ہی حضور نے جھنڈا دیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں پر فتح فرمائی۔

اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُجِيبُهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَلَمَّا النَّاسُ يَدُوكُونَ لِيَلْتَهُمْ أَنَّهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عَدُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ آيَنَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَتَيْتُ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ قَبْرًا حَتَّى كَانَتْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّأْيَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفِذْ عَلَى رَسُولِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ اذْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرُهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَهُ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ *

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَحَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْرٍ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ أَنَا أَتَحَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيَّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءً اللَّيْلَةِ النَّبِيِّ فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ أَوْ لِيَأْخُذَنَّ بِالرَّأْيَةِ عَدَا رَجُلٌ يُجِيبُهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُجِيبُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بَعْلِي وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّأْيَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ *

۱۵۱۴- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَشُجَاعُ بْنُ
مَخْلَدٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُليَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ حَدَّثَنِي
يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ
سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَلَمَّا
جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ لَقَيْتَ يَا زَيْدُ
خَيْرًا كَثِيرًا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ
خَلْفَهُ لَقَيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدَّثَنَا يَا
زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ أَحِبِّي وَاللَّهِ لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّي
وَقَدُمَ عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أُعْبِي
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا
حَدَّثْتَكُمْ فَأَقْبِلُوا وَمَا لَنَا فَلَا تَكْلَفُونِي ثُمَّ قَالَ
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا
خَطِيبًا بَمَاءٍ يُدْعَى حُمَاً بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ
فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَّظَ وَذَكَرَ ثُمَّ قَالَ
أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ
أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأَجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ
ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ
فَاحْذَرُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ
عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَعَبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ
بَيْتِي أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ
فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ
لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ
مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَكِنْ
أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حَرَّمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ
قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ

۱۵۱۴- زہیر بن حرب، شجاع بن خلد، ابن علیہ، اسماعیل بن
ابراہیم، ابو حیان، یزید بن حیان بیان کرتے ہیں کہ میں اور
حصین بن سبرہ اور عمرو بن مسلم، حضرت زید بن ارقم کے پاس
گئے، جب ہم ان کے پاس جا کر بیٹھ گئے تو حصین بولے اے زید
تم نے تو بہت بڑی نیکی حاصل کی ہے تم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا، آپ کی حدیث سنی، آپ کے ساتھ جہاد کیا،
اور آپ کے پیچھے تم نے نماز پڑھی، زید تم نے تو خیر کثیر
حاصل کر لی، ہم سے کچھ احادیث بیان کرو جو تم نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، حضرت زید بن ارقم بولے،
اے میرے بھتیجے میری عمر بہت ہو گئی اور مدت گزر گئی، اور
بعض باتیں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کر
رکھی تھیں، وہ بھول گیا، لہذا میں جو بیان کروں، اسے قبول کرو
اور جو نہ بیان کروں اس کے لئے مجھے مجبور نہ کرو، پھر زید بولے
کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ایک پانی پر مکہ
اور مدینہ کے درمیان جسے خم کہتے خطبہ دینے کے لئے کھڑے
ہوئے، آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کی اور وعظ و نصیحت فرمائی، پھر
فرمایا، اے لوگو! میں آدمی ہوں، قریب ہے کہ میرے
رب کا بھیجا ہوا میرے پاس آئے اور اسے قبول کروں، میں تم
میں دو عظیم الشان چیزیں چھوڑے جا تا ہوں، پہلی ان میں سے
کتاب اللہ ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے، لہذا اللہ کی کتاب کو
پکڑے رہو اور مغضوبی کے ساتھ قائم رہو، آپ نے کتاب
اللہ کی طرف خوب رغبت اور توجہ دلائی، پھر فرمایا اور دوسری
چیز میرے اہل بیت ہیں، میں اپنے اہل بیت کے بارے میں
تمہیں خدا یاد دلاتا ہوں، میں اہل بیت کے بارے میں تمہیں
خدا یاد دلاتا ہوں، حصین بولے، اے زید آپ کے اہل بیت
کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج مطہرات اہل بیت نہیں، زید
بولے آپ کی ازواج مطہرات بھی اہل بیت ہیں اور اہل بیت وہ
سب ہیں جن پر آپ کے بعد زکوٰۃ حرام ہے، حصین بولے وہ

کون ہیں؟ زید نے کہا حضرت علیؓ، عقیلؓ، جعفرؓ اور عباسؓ کی اولاد ہے، حصین بولے ان سب پر صدقہ حرام ہے، زید بولے ہاں۔

۱۵۱۵۔ محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، حسان، سعید بن مسروق، یزید بن حبان، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور زہیر کی حدیث کی طرح حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۵۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، ابو حبان سے اسی سند کے ساتھ اسماعیل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی جریر کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اللہ کی کتاب میں ہدایت اور نور ہے جو اسے پکڑے رہے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو چھوڑے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔

۱۵۱۷۔ محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، حسان بن ابراہیم، سعید بن مسروق، یزید بن حبان بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن ارقم کے پاس گئے اور ان سے کہا آپ نے بہت ثواب کمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی، بقیہ روایت ابو حبان کی روایت کی طرح ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ آپ نے فرمایا، میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، ایک ان میں کتاب اللہ ہے وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پائے گا، اور جو اسے چھوڑے گا گمراہ ہوگا، اور اس روایت میں ہے کہ ہم نے کہا کہ اہل بیت کون ہیں؟ آپ کی ازواج ہیں؟ حضرت زید نے فرمایا، خدا کی قسم عورت ایک مدت تک مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے، اہل بیت سے مراد آپ کی ذات تھی اور آپ کے وہ عصبات ہیں جن کو آپ کے بعد صدقہ لینا حرام ہے۔

عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هَؤُلَاءِ حَرَمُ الصَّدَقَةِ قَالَ نَعَمْ *

۱۵۱۵۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرِّيَّانِ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبَّانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ *

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَبَّانٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كِتَابَ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ مَنْ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَأَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ *

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ الرِّيَّانِ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبَّانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي حَبَّانٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مَنْ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَفِيهِ فَقُلْنَا مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ نِسَاؤُهُ قَالَ لَا وَآلِهِمُ اللَّهُ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرِ مِنَ النَّهْرِ ثُمَّ يُطْلَقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حَرَمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ *

(فائدہ) پہلی روایت میں ازدواج مطہرات کو اہل بیت میں بائیں معنی شریک کیا ہے کہ وہ آپ کے اہل ہیں، ان کا اکرام اور احترام واجب ہے، اور قرآن کریم میں آیت تطہیر جو اہل بیت کے بارے میں نازل ہوئی ہے، وہ اسی معنی کو شامل ہے، اس میں ازدواج مطہرات بھی شامل ہیں اور جن پر صدقہ کا مال لینا حرام ہے، ان کی تشریع میں پہلے کر چکا، نیز کتاب اللہ پر عمل پیرا ہونے کی تاکید سے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے جس معاذ اللہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت نہیں بلکہ قرآن کریم میں تو واجباً اطاعت رسول کا حکم آیا ہے، لہذا ایسے لوگوں کی مخالفت اور گمراہی خود قرآن کریم ہی سے واضح اور روشن ہے۔

۱۵۱۸۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن حازم، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ مروان کی اولاد میں سے ایک شخص مدینہ منورہ پر حاکم ہوا، اس نے حضرت سہل کو بلایا اور (معاذ اللہ) حضرت علی کو برا کہنے کا حکم دیا، حضرت سہل نے انکار کیا، وہ بولا اگر تو انہیں برا نہیں کہتا تو یہ کہو (معاذ اللہ) ابو تراب پر اللہ کی لعنت ہو، سہل بولے کہ حضرت علی کو تو کوئی نام ابو تراب سے زیادہ محبوب نہیں تھا اور وہ اس نام سے پکارنے سے خوش ہوتے تھے، وہ بولا اس کا واقعہ بیان کرو ان کا نام ابو تراب کیوں ہوا، حضرت سہل بولے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے تو گھر میں حضرت علیؑ کو نہ پایا، آپ نے فرمایا تمہارے ابن عمن کہاں ہیں؟ وہ بولیں کہ مجھ میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں وہ ناراض ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا، دیکھو علی کہاں ہیں؟ وہ آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؑ کے پاس تشریف لے گئے، وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر ان کے پہلو سے دور ہو گئی تھی اور ان (کے بدن) کو مٹی لگ گئی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی صاف کرنا شروع کی، اور فرمانے لگے، ابو تراب اٹھ جاؤ، ابو تراب اٹھ جاؤ۔

باب (۲۲۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۵۱۹۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عامر بن ربیعہ، ام المومنین حضرت عائشہ

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اسْتَعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَذَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ أَمَا إِذْ آتَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللَّهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرُحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ أَبَا تَرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمَلٍ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَعَاضَتْنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ انْظُرُوا أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تَرَابٌ فَجَحَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ *

(۲۲۵) بَاب فِي فَضْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی اور نیند اچاٹ ہو گئی، آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت آدمی رات بھر میری حفاظت کرے، بیان کرتی ہیں کہ اتنے میں ہمیں ہتھیاروں کی آواز محسوس ہوئی، آپ نے فرمایا کون ہے؟ وہ بولے سعد بن ابی وقاص یا رسول اللہ، میں آپ کے پاس پہرہ دینے کو حاضر ہوا ہوں، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ پھر آپ سو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

(فائدہ) علمائے کرام بیان کرتے ہیں کہ یہ واقعہ ارشاد خداوندی ”واللہ یعصمکم من الناس“ کے نزول سے پہلے کا ہے، جب یہ آیت

نازل ہوئی تو آپ نے پہرہ دلوانا چھوڑ دیا، نووی جلد ۲ صفحہ ۲۸۰۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْثُ فَقَالَ لَيْثُ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَسَمِعْنَا صَوْتَ السَّلَاحِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ *

۱۰۵۲۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ

۱۵۲۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، یحییٰ بن سعید، عبد اللہ بن عامر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے زمانے میں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہیں آئی، آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی صالح آدمی ہوتا، جو آج رات میری چوکیداری کرتا، ہم اسی حالت میں تھے کہ ہتھیاروں کی کچھ جھنجھٹاٹ محسوس ہوئی، آپ نے فرمایا کون ہے؟ بولے سعد بن ابی وقاصؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس لئے آئے ہو؟ وہ بولے میرے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے متعلق اندیشہ ہوا، اس لئے میں چوکیداری کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں، آپ نے حضرت سعد کو دعائی، پھر آپ سو گئے، اور ابن ریح کی روایت میں ہے کہ ہم نے پوچھا کون ہے۔

۱۵۲۱۔ محمد بن یحییٰ، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات جاگے اور بقیہ حدیث سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

بِئْسَ حَلِیْثٌ سَلِیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ *

۱۵۲۲- حَدَّثَنَا مَنصُورُ بْنُ أَبِي مُرَاجِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ يَقُولُ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي *

۱۵۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشْرِ عَنْ مِسْعَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۵۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سَلِیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ *

۱۵۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ *

۱۵۲۲- منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، عبد اللہ بن شداد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لئے جمع نہیں فرمایا، مگر سعد بن مالک (یعنی سعد بھی ابی وقاص) کے لئے (۱)، آپ نے احد کے دن ان سے فرمایا، اے سعد تیرا، میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

۱۵۲۳- احمد بن حنبل، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(تیسری سند) ابو کریب، اسحاق حنظلی، محمد بن بشر، مسعر۔

(چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، مسعر، سعد بن ابراہیم، عبد اللہ بن شداد، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۵۲۴- عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لئے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا۔

۱۵۲۵- قتیبہ بن سعید، ابن ریح، لیث بن سعد، (دوسری سند) ابن حنبل، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح حضرت سعد بن ابی وقاص سے فرمایا تھا "فدراک ابی وامی" اسی طرح غزوہ احزاب کے موقع پر حضرت زبیر کے لئے بھی یہ فرمایا تھا۔ حضرت علیؓ جو فرما رہے ہیں کہ ایسا صرف حضرت سعد بن وقاص سے فرمایا تھا ان کی مراد یا تو غزوہ احد کا موقع ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر کسی اور کے لئے نہیں فرمایا حضرت علیؓ نے اپنے علم کے مطابق یہ بات ارشاد فرمائی تھی اور حضرت زبیرؓ سے اس کہنے کا انھیں علم نہ تھا۔

۱۵۲۶۔ محمد بن عباد، حاتم بن اسماعیل، بکیر بن مسار، عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ان کے لئے اپنے ماں باپ کو جمع کیا، بیان کرتے ہیں کہ مشرکین میں ایک شخص تھا جس نے مسلمانوں کو جلا دیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سعد تیرا برساؤ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں، میں نے بغیر پھل کا تیر کھینچ کر اس کے پہلو پر مارا وہ گر پڑا اور اس کی شرم گاہ کھل گئی (اس مارے جانے سے) آپ ہنسے، تا آنکہ آپ کے سامنے کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔

۱۵۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، حسن بن موسیٰ، سماک بن حرب، مصعب بن سعد اپنے والد حضرت سعد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے متعلق قرآن کریم کی کئی آیات نازل ہوئیں، ان کی والدہ نے قسم کھائی کہ ان سے کبھی بات نہ کرے گی، حتیٰ کہ اپنے دین کا کفر کریں اور نہ کھائے گی اور نہ پئے گی، اور بولی اللہ تعالیٰ نے تمہیں ماں باپ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور میں تیری ماں ہوں اور تجھے اس بات کا حکم کرتی ہوں، پھر تین دن اسی حال میں رہی، نہ کھایا نہ پیا، حتیٰ کہ اسے غشی آگئی، آخر ایک بیٹا تھا جس کا نام عامر تھا، کھڑا ہوا اور اسے پانی پلایا، وہ حضرت سعد پر بددعا کرنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) کہ ہم نے انسان کو والدین سے نیکی کا حکم دیا، لیکن اگر وہ زور ڈالیں تو میرے ساتھ اس کو شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں، تو ان کی اطاعت مت کرو، اور ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سامان قیمت ہاتھ آیا، اس میں ایک تلوار تھی، وہ میں نے لے لی اور آپ کے پاس آیا، اور عرض کیا کہ یہ تلوار مجھے بطور انعام دے دیجئے، اور میرا حال آپ جانتے ہی ہیں، آپ نے فرمایا اسے وہیں رکھ دے جہاں سے اٹھائی ہے، میں گیا اور قصد کیا کہ اسے گدام میں ڈال

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ يَغْنِي ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مَسَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَخْرَقَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْمِ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ فَتَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ نَصْلٌ فَأَصَبْتُ خَبْثَهُ فَسَقَطَ فَأَنْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَضَجَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى نَوَاجِذِهِ *

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ خَلَفْتُ أُمَّ سَعْدٍ أَنْ لَا تُكَلِّمَهُ أَبَدًا حَتَّى يَكْفُرَ بِدِينِهِ وَلَا تَأْكُلْ وَلَا تَشْرَبْ قَالَتْ زَعَمْتُ أَنَّ اللَّهَ وَصَّاكَ بِالذِّكْرِ وَأَنَا أُمُّكَ وَأَنَا أَمْرُكَ بِهَذَا قَالَ مَكَتَ ثَلَاثًا حَتَّى غَشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنُ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةٌ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى سَعْدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ هَذِهِ الْآيَةَ (وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا) (وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي) وَفِيهَا (وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا) قَالَ وَأَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْمَةً عَظِيمَةً فَإِذَا فِيهَا سَيْفٌ فَأَخَذَتْهُ فَأَتَيْتُ بِهِ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَفِّلْنِي هَذَا السَّيْفَ فَأَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتُ حَالَهُ فَقَالَ رُدُّهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ

دول لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور میں پھر آپ کے پاس لوٹا اور عرض کیا، یہ تمہارا مجھے دے دیجئے، آپ نے سختی سے فرمایا، اسے وہی رکھ دے جہاں سے لی ہے، جب اللہ نے یہ آیت کریمہ یسئلوک عن الانفال نازل فرمائی، سعد بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوایا، آپ تشریف لائے، میں نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنا مال جسے چاہوں تقسیم کروں، آپ راضی نہیں ہوئے، میں نے کہا اچھا تو میں نے آپ خاמוש ہو گئے، پھر یہی حکم ہوا کہ تمہاری مال تقسیم کرنا درست ہے، بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس گیا، وہ بولے آؤ ہم تمہیں کھلائیں اور شراب پلائیں، اس وقت شراب حرام نہ ہوئی تھی، چنانچہ میں ان کے پاس ایک باغ میں گیا، وہاں ایک اونٹ کے سر کا گوشت بھونا گیا تھا، اور شراب کی ایک مشک رکھی تھی، میں نے ان کے ساتھ گوشت کھایا اور شراب پی، پھر وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا، میں نے کہا مہاجرین انصار سے بہتر ہیں، ایک شخص نے سری کا ایک گلو الیا اور مجھے باراجس سے میری ناک زخمی ہو گئی، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر واقعہ بیان کیا تو اللہ رب العزت نے میری وجہ سے شراب کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ انما الخمر الخبیث یعنی شراب، جوا، بت، تیر سب پلید اور شیطان کے کام ہیں۔

۱۵۲۸۔ محمد بن قثمی، محمد بن بشر، محمد بن جعفر، سماک بن حرب، مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میرے بارے میں چار آیتیں نازل ہوئی ہیں، اور بقیہ روایت زہری عن سماک کی روایت کی طرح مروی ہے، باقی شعبہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ لوگ جب میری ماں کو کھانا کھانا چاہتے تو اس کا منہ

فَانْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَلْقِيَهُ فِي الْفَيْضِ لَأَمْتِي نَفْسِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أَغْطِيهِ قَالَ فَشَدُّ لِي صَوْتُهُ رُودُهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْإِنْفَالِ) قَالَ وَمَرَضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي فَقُلْتُ ذَنْبِي أَقْسَمَ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَأَبَى قُلْتُ فَالْصَّنْفُ قَالَ فَأَبَى قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدَ الثُّلُثِ جَائِزًا قَالَ وَأَيُّتُ عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْإِنْفَالِ وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا تَعَالِ نَطْعِمُكَ وَنَسْقِيكَ خَمْرًا وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَحْرَمَ الْخَمْرُ قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فِي حَشٍّ وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ فَإِذَا رَأْسُ حَزْرٍ مَشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِنْ خَمْرٍ قَالَ فَأَكَلْتُ وَشَرَبْتُ مَعَهُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ الْإِنْفَالَ وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِنَ الْإِنْفَالِ قَالَ فَأَخَذَ رَجُلٌ أَحَدَ لَحْيِي الرُّأْسِ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَرَحَ بَأَنْفِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ يَعْني نَفْسُهُ شَأْنُ الْخَمْرِ (إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ) *

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ أَنْزَلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا

ایک لکڑی سے کھولتے، اور اس کے منہ میں کھانا ڈالتے، اور اس روایت میں ہے کہ سعد کے ناک پر بارہا، ان کی ناک چر گئی اور ہمیشہ چری رہی۔

۱۵۲۹۔ زبیر بن حرب، عبد الرحمن، سفیان، مقدام بن شریح، بواسطہ اپنے والد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت ”وَلَا تَقْرَأُ الْذِّكْرَ بِدُعَاؤِ رَبِّهِمْ بِالْفُتَاةِ وَالْعُشِيِّ“ چھ آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی، میں اور ابن مسعود بھی ان میں سے تھے، مشرکین کہتے تھے کہ آپ ان لوگوں کو اپنے پاس رکھتے ہیں۔

۱۵۳۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ الاسدی، اسرائیل، مقدم بن شریح، بواسطہ اپنے والد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چھ آدمی آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو مشرکین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے نکال دیجئے، یہ ہم پر ہزات نہ کر سکیں گے، ان ہی لوگوں میں، میں تھا، ابن مسعود تھے، ایک شخص ہذیل کا تھا، اور بلال تھے اور دو شخص جن کا نام میں نہیں لیتا، آنحضرت کے دل میں جو اللہ نے چاہا وہ آیا، آپ نے اپنے ہی دل میں باتیں کیں، جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ان لوگوں کو مت دور کرو جو اپنے رب کو صحیح و شام پکارتے ہیں، اور اس کی رضامندی کے طالب ہیں۔

باب (۲۲۶)۔ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل!

۱۵۳۱۔ محمد بن ابی بکر المقدی، حامد بن عمر البکراوی، محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر بن سلیمان بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ان ایام میں جب کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد کر رہے تھے تو بعض دن آپ کے ساتھ حضرت سعد رضی

أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بَعْضًا ثُمَّ أَوْجَرُوهَا وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَضْرَبَ بِهِ أَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهُ وَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَقْزُورًا *

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفْيَانَ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ فِي تَرْكَلْتِ (وَلَا تَقْرَأُ الْذِّكْرَ بِدُعَاؤِ رَبِّهِمْ بِالْفُتَاةِ وَالْعُشِيِّ) قَالَ تَرْكَلْتِ فِي سِتَةٍ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ قَالُوا لَهُ تَذْنِي هَؤُلَاءِ *

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ هَؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هَذِلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَقْرَأُ الْذِّكْرَ بِدُعَاؤِ رَبِّهِمْ بِالْفُتَاةِ وَالْعُشِيِّ يَرِيدُونَ وَجْهَهُ) *

(۲۲۶) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالُوا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَقَعْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ

اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی نہیں رہا۔

۱۵۳۲۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، محمد بن مکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے غزوہ خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی، حضرت زبیرؓ نے جواب دیا میں حاضر اور مستعد ہوں، آپ نے پھر بلایا، تو حضرت زبیرؓ نے ہی جواب دیا، آپ نے پھر بلایا، تو حضرت زبیرؓ ہی بولے، تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے کچھ خصوصی مددگار ہوتے ہیں اور میرا خصوصی مددگار زبیرؓ ہے۔

۱۵۳۳۔ ابو کریب، ابواسامہ، ہشام بن عروہ، (دوسری سند) ابو کریب، اسحاق بن ابراہیم، وکیع، سفیان، محمد بن المنکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عیینہ کی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔

۱۵۳۴۔ اسماعیل بن خلیل، سوید بن سعید، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عمرو بن ابی سلمہ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ، حضرت حسان بن ثابتؓ کے قلعہ میں ہی تھے، تو کبھی وہ میرے لئے جھک جاتا اور میں دیکھ لیتا اور کبھی میں اس کے لئے جھک جاتا تو وہ دیکھ لیتا، اور میں اپنے والد کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر بٹھیا رہا بندھے ہوئے بنی قریظہ کی طرف نکلے، راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبد اللہ بن عروہ نے عبد اللہ بن زبیرؓ سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس کا تذکرہ اپنے والد سے کیا، وہ بولے بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہاں، انہوں نے فرمایا خدا کی قسم اس دن حضور نے میرے لئے اپنے ماں باپ کو جمع کیا، اور فرمایا کہ تجھ

الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا *

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ *

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ *

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ مُسْهَرٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِي أَطْمٍ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَاطِئُ لِي مَرَّةً فَانْظُرُ وَأُطَاطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ أَغْرِفُ أَبِي إِذَا مَرَّ عَلَى فَرَسِهِ فِي السَّلَاحِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ وَرَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ جَمَعُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ أَبُويُ

پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔

۱۵۳۵۔ ابو کریم، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن میں اور عمرو بن ابی سلمہ اس قلعہ میں تھے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات تھیں اور یقیہ حدیث حسب سابق ابن مسہر کی روایت کی طرح مروی ہے، اور حدیث میں حضرت عبداللہ بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے، لیکن واقعہ کو حدیث ہشام بن عروہ میں ملادیا ہے۔

۱۵۳۶۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ تھے، وہ پتھر حرکت کرنے لگا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حراء ٹھہر جا، تیرے اوپر نبی یا صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی نہیں۔

(فائدہ)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیقؓ کے علاوہ باقی سب ظلماء شہید کئے گئے۔

۱۵۳۷۔ عبداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس، احمد بن یوسف ازوی، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر تھے وہ حرکت کرنے لگا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے حراء ٹھہر جا، تیرے اوپر نبی یا صدیق یا شہیدوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے اور پہاڑ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ تھے۔

فَقَالَ فَذَلِكَ أَبِي وَأُمِّي *

۱۵۳۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْأُطَمِ الَّذِي فِيهِ النَّسْوَةُ يَعْنِي نِسْوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهَرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُرْوَةَ فِي الْحَدِيثِ وَلَكِنْ أَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ *

۱۵۳۶۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى جِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْذَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ *

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ وَاحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى جَبَلٍ جِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُنْ جِرَاءَ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو اس معنی کے اعتبار سے شہید فرمادیا کہ ان کے لئے جنتی ہونے کی آپ نے شہادت دی تھی اور یہ شہود بالجنۃ تھے۔

۱۵۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ أَبُوكَ وَاللَّهِ مِنْ (الَّذِينَ اسْتَحَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْفَرْحُ) *
۱۵۳۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبدہ، ہشام بن عروہ، حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے مجھ سے فرمایا بخدا تمہارے دونوں باپ ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیت میں ہے، الذین استحبوا للہ والرسول من بعد ما اصابہم الفرح۔

(فائدہ) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عروہ کے باپ ہی تھے، باقی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے نانا تھے اور نانا کو باپ کہہ دیا کرتے ہیں۔

۱۵۳۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ تَعْنِي أَمَا بَكْرٌ وَالزُّبَيْرُ *
۱۵۳۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ دونوں سے مراد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت زبیرؓ ہیں۔

۱۵۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ الْبُهَيْ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ كَانَ أَبُوكَ مِنْ (الَّذِينَ اسْتَحَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْفَرْحُ) *
۱۵۴۰- ابو کریب، وکیع، اسماعیل، بہی، حضرت عروہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا کہ تیرے دونوں باپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے زخمی ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی۔

(۲۲۷) بَابُ فَضَائِلِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ *
باب (۲۲۷) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۵۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدِ بْنِ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيْتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ *
۱۵۴۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، خالد، (دوسری سند) زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، خالد، ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔

(فائدہ) بہت تمام صحابہ کرام کے ان میں مفت اہمیت زیادہ غالب اور ممتاز تھی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں سے ہر ایک کو شان خصوصی کے ساتھ خاص فرمادیا ہے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۸۲)۔

۱۵۴۲۔ عمرو ناقد، عفان، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یمن کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھیج دیجئے جو ہمیں حدیث اور اسلام سکھائے، تو آپ نے حضرت ابو عبیدہؓ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ یہ اس امت کا امین ہے۔

۱۵۴۳۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، صلہ بن زفر، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجران کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک امانت دار آدمی بھیج دیجئے، آپ نے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجتا ہوں، یقیناً وہ امین ہے اور صفت امانت کے ساتھ ممتاز ہے، راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے اس طرف نگاہیں جمائیں چنانچہ آپ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا۔

۱۵۴۴۔ اسحاق بن ابراہیم، ابوداؤد حفری، سلیمان، ابواسحق سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۲۲۸) حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل۔

۱۵۴۵۔ احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن ابی یزید، نافع بن جبیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ کے لئے فرمایا اللہ العالمین میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ، اور محبت رکھ اس سے جو اس سے محبت کرے۔

(فائدہ) سبحان اللہ اہل بیت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی کیا عجیب نعمت ہے کہ بندہ اس کے ذریعہ سے رب العالمین کا محبوب بن جاتا ہے، باقی محبت حقیقی یہی ہے کہ ان حضرات کے نقش قدم پر چلے اور اس سے سر مو تقاوت نہ کرے ورنہ محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے، جیسے

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَفَانٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمُنَا السُّنَّةَ وَالْإِسْلَامَ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ هَذَا أَمِينٌ هَذِهِ الْأَمَّةُ *

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ حَقَّ أَمِينٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ *

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(۲۲۸) بَابُ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ *

جولاسید کہنے سے سید نہیں بن سکتا، اسی طرح کوئی صرف دعوے کرنے سے اس مقام کو حاصل نہیں کر سکتا، یہ مقام بہت بلند ہے، محض کالے پٹرے پہننے اور فرائض و واجبات کے ترک سے مر کر بھی زندہ ہو جائیں تو یہ مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔

۱۵۴۶۔ ابن ابی عمر، سفیان، عبید اللہ بن ابی یزید، نافع بن جبیر بن مطعم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دن کے کسی وقت میں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا، نہ آپ مجھ سے بات کرتے تھے اور نہ میں آپ سے یہاں تک کہ بنی قریظہ کے بازار میں پہنچے، پھر آپ لوٹے، اور حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے اور دریافت کیا کچھ ہے بچہ یعنی حضرت حسنؑ، ہم سمجھے کہ ان کی والدہ نے نہلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لئے روک رکھا ہے، لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں (یعنی حضور اور حضرت حسن) ایک دوسرے سے گلے ملے، پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ میں اس سے محبت کر تا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ، اور اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت کرے۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت اور صحابہ کرام کی محبت در حقیقت اللہ ہی کی محبت ہے تو اللہ تعالیٰ سے محبت بالذات ہے اور دوسروں سے بواسطہ، تو مومن کی شان یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جن اطاعت اور محبت رکھنے کا حکم فرمائے، اس پر عمل پیرا رہے۔

۱۵۴۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علیؑ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شانے پر دیکھا، اور آپ فرما رہے تھے اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت رکھ۔

۱۵۴۸۔ محمد بن بشر، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، عدی بن ثابت، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن بن علیؑ کو اپنے شانے پر بٹھا رکھا ہے، اور فرما رہے ہیں: اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مَطْعَمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أَكَلِمُهُ حَتَّى جَاءَ سَوْقُ بَنِي قَيْنِقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى أَتَى خَبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَنْتُمْ لَكُمْ غَنَى يَغْنِي حَسَنًا فَظَنَنَّا أَنَّهُ إِنَّمَا تَحْسِبُهُ أُمُّهُ لِأَن تَغْسِلَهُ وَتَلْبِسُهُ سَخَابًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبُّهُ وَأُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ *

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبُّهُ *

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَضْيَعَا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبُّهُ *

۱۵۴۹۔ عبد اللہ بن الرومی الیمامی، عباس بن عبد العظیم، العنبری، نضر بن محمد، عکرمہ بن عمار، حضرت یاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس سفید خمر کو کھینچا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حسن اور حضرت حسینؑ سوار تھے یہاں تک کہ ان کو حجرہ نبوی تک گیا، ایک صاحبزادے آپ کے آگے تھے اور ایک آپ کے پیچھے۔

۱۵۵۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، زکریا، صفیہ بنت شیبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت نکلے، اور آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے، جس پر کپاڑوں یا ہاتھوں کے نقش سیاہ بالوں سے بنے ہوئے تھے، اتنے میں حضرت حسنؑ آئے آپ نے انہیں اس چادر کے اندر کر لیا، پھر حضرت حسینؑ آئے، آپ نے انہیں بھی چادر میں کر لیا، پھر حضرت فاطمہؑ آئیں، انہیں بھی اندر بلا لیا، اس کے بعد حضرت علیؑ تشریف لائے انہیں بھی اسی چادر میں کر لیا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البيت ویطهرکم تطہیراً۔

(فائدہ)۔ یہ آیت تطہیر خاص کر اذواج مطہرات ہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی، جیسا کہ آیت کا سیاق و سباق اس پر دال ہے، مگر حضور نے ان کو بھی داخل فرمایا کہ پاکی میں یہ بھی شامل ہو جائیں۔

(۲۲۹) بَابُ فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ

بَاب (۲۲۹) حضرت زید بن حارثہ، اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل۔

۱۵۵۱۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہؓ کو زید بن محمدؓ کہا کرتے تھے (کیونکہ یہ حضور کے مہتمی تھے) یہاں تک کہ قرآن کریم میں یہ حکم نازل ہوا، ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے پکارو، یہ اللہ تعالیٰ کے

نزدیک زیادہ اچھا ہے۔

۱۵۵۲۔ احمد بن سعید داری، حبان، وہیب، موسیٰ بن عقبہ، سالم، حضرت عبداللہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۵۵۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکھن روایت کیا اور اس کا سردار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا تو لوگوں نے ان کی سرداری پر طعن کیا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعن کرتے ہو تو اہل تم اس کے والد کی سرداری میں بھی اس سے پہلے طعن کر چکے ہو، خدا کی قسم اس کا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ پیارا تھا، اور اب اسامہ ان کے بعد سب لوگوں میں مجھے زیادہ پیارا ہے۔

۱۵۵۴۔ ابو کریب، ابو اسامہ، عمر بن حمزہ، سالم بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرماتے آپ نے فرمایا آج اگر تم اسامہ کی سرداری پر کلمہ چینی کر سکتے ہو تو اس سے قبل اس کے باپ کی سرداری پر بھی کلمہ چینی کر چکے ہو، خدا کی قسم وہ سرداری کے لائق تھا، اور خدا کی قسم میرے محبوب ترین لوگوں میں تھا، اور بخدا اسامہ بھی سرداری کے لائق ہے، اور بخدا زید کے بعد یہ مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے، لہذا میں تمہیں اسامہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

باب (۲۳۰) فضائل حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

أَفْطَسْتُ عِنْدَ اللَّهِ *

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَانٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو *

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ خُحْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَمْرٍو يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسَ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطَعْنُوا فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنتُمْ تَطَعْنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيفًا لِلْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لَيُنَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لَيُنَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ *

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنْ تَطَعْنُوا فِي إِمَارَتِهِ يُرِيدُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَدْ تَطَعْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيفًا لَهَا وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنْ هَذَا لَهَا لَخَلِيفٌ يُرِيدُ أَسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ فَأَوْصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِكُمْ *

(۲۳۰) بَابُ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

۱۵۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، حبیب بن الشہید، عبد اللہ بن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر نے ابن زبیر سے فرمایا تمہیں یاد ہے جب میں اور تم اور ابن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے، انہوں نے کہا ہاں، تو آپ نے ہمیں سوار کر لیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا (سواری پر اتنی جگہ نہ ہوگی)

۱۵۵۶۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو اسامہ، حبیب بن الشہید سے ابن علیہ کی روایت اور اس کی سند کے مطابق حدیث مروی ہے۔

۱۵۵۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، عاصم احول، مورق عجل، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے تشریف لاتے تو گھر کے بچے آپ سے جا کر ملتے، ایک مرتبہ آپ سفر سے تشریف لائے، اور میں آپ سے ملنے آگے گیا، آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھالیا، پھر حضرت فاطمہؓ کے ایک صاحبزادے آئے، آپ نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا، پھر ہم تینوں ایک جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

۱۵۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الرحیم بن سلیمان، عاصم مورق، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگوں سے ملتے، ایک مرتبہ مجھ سے اور حسن یا حسین سے ملے تو آپ نے ہم میں ایک کو سامنے بٹھالیا اور ایک کو پیچھے، حتیٰ کہ مدینہ میں داخل ہوئے۔

۱۵۵۹۔ شیبان بن فروخ، مہدی بن سیمون، محمد بن عبد اللہ بن ابی یعقوب، حسن بن سعد موئی، حسن بن علی، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلْنَا وَتَرَكْنَا *

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيٍّ وَاسْنَادِهِ *

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْفُطَيْحِيُّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ مُورِقِ الْعَجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّيَ بِصِيبَتَانِ أَهْلَ بَيْتِهِ قَالَ وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسَبَقَ بِي إِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِأَخِي ابْنِي فَاطِمَةَ فَأَرَدَنِي خَلْفَهُ قَالَ فَأَدْخَلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةَ عَلَى دَابَّةٍ *

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ حَدَّثَنِي مُورِقٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّيَ بَنِي قَالَ فَتَلَقَّيَ بِي وَبِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلْنَا أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ *

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ

اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور چپکے سے ایک بات فرمائی، جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا۔

باب (۲۳۱) فضائل ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۵۶۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابواسامہ، (دوسری سند) ابو کریب، ابواسامہ، ابن نمیر، وکیع، ابو معاویہ، (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، ہشام بن عروہ، (چوتھی سند) ابو کریب، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوفہ میں سنا بیان کر رہے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ تمام عورتوں میں افضل مریم بنت عمران ہیں، اور تمام عورتوں میں (اپنے زمانہ میں) سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد ہیں، ابو کریب کہتے ہیں کہ وکیع نے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔

۱۵۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع۔

(دوسری سند) محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ۔

(تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ عمیری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمرو بن مرہ، مرہ، حضرت موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں بہت کامل ہوئے ہیں، مگر عورتوں میں سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے کوئی کامل نہیں ہوئی، اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے شریک کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ رَسُوهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَاسْرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أَحَدٌ مِنْ النَّاسِ *

(۲۳۱) بَابُ فَضَائِلِ خَدِيجَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا *

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَاللَّفْظُ حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهِا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهِا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ وَأَشَارَ وَكَيْعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ *

۱۵۶۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلٌ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَأَسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ *

۱۵۶۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ابن فضیل، عمارہ بن ابی زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبریل امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ خدیجہ آپ کے پاس ایک برتن لے کر آتی ہیں، اس میں سالن ہے یا کھانا یا شربت لہذا جب وہ آئیں تو آپ انہیں میرا سلام کہئے، اور جنت میں ایک محل کی جو خولدار موتیوں کا بنا ہوا ہے، انہیں خوشخبری سنا دیجئے، جس میں نہ کسی قسم کی گونج ہوگی اور نہ کسی قسم کی تکلیف ہوگی، ابو بکر بن ابی شیبہ نے سمعت کے بجائے عن ابی ہریرہ کہا اور منی نہیں کہا۔

۱۵۶۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، محمد بن بشر العبدي، اسامیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں حضرت خدیجہؓ کو ایک محل کی بشارت دی ہے، بولے جی ہاں، حضور نے انہیں جنت میں ایک خولدار موتی کا مکان بننے کی بشارت دی ہے جس میں نہ شور و شغب اور نہ تکلیف۔

۱۵۶۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، معتمر بن سلیمان، جریر۔

(چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل بن خالد، ابن ابی اوفیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۵۶۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کو جنت میں ایک (خاص قسم کے) مکان ملنے کی بشارت دی ہے۔

۱۵۶۶۔ ابو کریب، محمد بن العلاء، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كَرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَنِّي جَبْرِيلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خَدِيجَةٌ قَدْ أَتَتْكَ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَافْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَبَيْنِي وَبَشَرَهَا بَيْتِي فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَحْبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رَوَاتِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَدِيثِ وَبَيْنِي *

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرِ الْعَبْدِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرَ خَدِيجَةَ بَيْتِي فِي الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ بَشَرَهَا بَيْتِي فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَحْبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ *

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَجَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِثْلِهِ *

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بَيْتِي فِي الْجَنَّةِ *

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا کہ حضرت خدیجہؓ پر کیا اور وہ میرے نکاح سے تین سال قبل انتقال فرما چکی تھیں اور یہ رشک میں اس وقت کیا کرتی تھی، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر کرتے، اور آپ کے رب نے آپ کو حکم دیا کہ انہیں جنت میں خلود موتیوں کا مکان ملے گی بشارت دو، اور آپ بکری ذبح کرتے تو ان کی سہیلیوں کو گوشت بھیجا کرتے۔

۱۵۶۷۔ سہل بن عثمان، حفص بن غیاث، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواج میں سے کسی پر رشک نہیں کیا، البتہ حضرت خدیجہؓ پر اور میں نے ان کو نہیں پایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بکری ذبح کرتے تو فرماتے اس کا گوشت حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیج دو، میں ایک روز ناراض ہوئی اور بولی (بس خدیجہ ہی) خدیجہؓ ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کی محبت مجھے عطا کر دی گئی ہے۔

۱۵۶۸۔ زہیر بن حرب، ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ ابو اسامہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی آخری حصہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۵۶۹۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جتنا رشک میں نے حضرت خدیجہؓ پر کیا، آپ کی کسی بیوی پر نہیں کیا، کیونکہ آپ ان کا ذکر بہت کرتے تھے، اور میں نے خدیجہؓ کو کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بَثَلَاثَ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُشْتَرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ فِي الْحَنَةِ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيهَا إِلَى خَلَالِهَا *

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى خَدِيجَةَ وَإِنِّي لَمْ أَذْرُكُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُولُ أَرْسَلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ قَالَتْ فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيجَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ رَزَقْتُ حَبَّهَا *

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بِهِذَا الْإِسْنَادَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ إِلَى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا *

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهَا وَإِيَّاهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ *

(فائدہ) رشک کوئی بری چیز نہیں ہے اور کالمین سے اس کا مصدور بھی کمال ہے، حضرت خدیجہؓ اکبرؓ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے قبل (جب آپ کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہؓ کی ۴۰ سال عمر تھی) شادی کی تھی، حضرت خدیجہؓ ۲۴ سال آپ کے ساتھ رہ کر

ساڑھے ۶۳ سال کی عمر میں اس دار فانی سے انتقال فرما گئیں اور باقیات علمائے کرام چار صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ آپ سے تولد ہوا۔

۱۵۷۰۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ پر ان کے انتقال کرنے تک دوسرا نکاح نہیں کیا۔

۱۵۷۱۔ سدید بن سعید، علی بن مسہر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت مانگی، آپ کو حضرت خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آگیا، آپ خوش ہوئے اور فرمایا الیٰی یہ تو ہالہ بنت خویلد ہیں، مجھے یہ دیکھ کر رشک آیا اور عرض کیا، کیا آپ قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک پوہلی بوڑھیا کا ذکر کرتے ہیں جس کی پٹلیاں پتلی تھیں، اور مدت ہوئی انتقال کر چکی اور اللہ نے اس سے بہتر عوض آپ کو عطا کر دیا۔

باب (۲۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل۔

۱۵۷۲۔ خلف بن ہشام، ابو الریح، حماد بن زید، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو مجھے تین رات تک خواب میں دکھائی گئی، ایک فرشتہ تجھے سفید حریر کے ٹکڑے میں میرے پاس لایا، اور مجھ سے کہا یہ آپ کی بیوی ہے، میں نے تیرا چہرہ کھولا تو تم ہی نکلیں، میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ خواب ہے تو ایسا ضرور ہی ہوگا۔

۱۵۷۳۔ ابن نمیر، ابن اور لیس (دوسری سند) ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام (دوسری سند) ابو

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ الرِّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ *

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَأَرْتَحَ لِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فَعَرُتْ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمَرَاءِ الشُّدُنَيْنِ هَلَكْتُ فِي الدَّهْرِ فَأَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا *

(۲۳۲) بَاب فِي فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا *

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاغَنِي بَكَ الْمَلِكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكَ فَإِذَا أَنْتَ هِيَ فَأَقُولُ إِنَّ يَلِكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمَضِّيه *

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * ۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ

کریم، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جان لیتا ہوں جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے اور جس وقت کہ ناخوش ہوتی ہے، میں نے عرض کیا، آپ کس طرح جان لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم اور جب ناراض ہوتی ہے تو کہتی ہے قسم ہے ابراہیم کے پروردگار کی، میں نے عرض کیا یہ شک خدا کی قسم یا رسول اللہ میں آپ کا صرف نام ہی چھوڑتی ہوں۔

وَحَدَّثْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عَنِّْي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتُ عَنِّْي غَضَبِي قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتُ عَنِّْي رَاضِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ لَا وَرَبَّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتُ غَضَبِي قُلْتُ لَا وَرَبَّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ *

(فائدہ) یہ بھی رشک ہی ہے جو عورتوں پر محاف ہے، اس لئے صرف آپ کا اسم مبارک ہی ظاہری طور پر چھوڑ دیتی ہوں، ورنہ قلب آپ کی محبت اور عظمت سے لبریز ہوتا ہے، جیسے کہ واقعات اس پر شاہد ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۱۵۷۵۔ ابن نمیر، عبدہ، ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ ”لا اور ابراہیم“ روایت مروی ہے، اور آخر کا جملہ مذکور نہیں ہے۔

۱۵۷۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ لَا وَرَبَّ إِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۱۵۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن محمد، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزریوں سے کہلاتی تھیں، بیان کرتی ہیں کہ میری سہیلیاں آتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر غائب ہو جاتی تھیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میرے پاس بھیج دیا کرتے تھے۔

۱۵۷۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَنْقَعْنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ *

۱۵۷۷۔ ابو کریم، ابو اسامہ۔

۱۵۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهِ وَهُنَّ اللَّعْبُ *

(دوسری سند) زہیر بن حرب، جریر۔ (تیسری سند) ابن نمیر، محمد بن بشر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور جریر کی روایت میں ہے کہ گزریوں سے کہلاتی تھی اور وہی کہلاتی تھیں۔

۱۵۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ

۱۵۷۸۔ ابو کریم، عبدہ، ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

عنها بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام ہدایا بھیجنے کے لئے میری باری کا انتظار کرتے تھے، اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے طالب ہوتے تھے۔

۱۵۷۹۔ حسن بن علی حلوانی، ابو بکر بن انضر، عبد بن حمید، یعقوب بن ایرانیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، محمد بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے حضرت فاطمہؓ کو آپ کے پاس بھیجا، انہوں نے اجازت طلب کی، آپ میرے ساتھ میری چادر میں لپیٹے ہوئے تھے، آپ نے اجازت دیدی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، آپ کی ازواج نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور وہ چاہتی ہیں کہ آپ ابو بکرؓ کی صاحبزادی کے بارے میں (محبت میں) ہم سے عدل کریں اور میں خاموش تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے بیٹی کیا تو وہ نہیں چاہتی جو میں چاہوں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا تو عائشہ سے محبت رکھ، حضرت فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سننے ہی کھڑی ہو گئیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس گئیں اور ان سے اپنا عرض کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بیان کر دیا، وہ بولیں ہم سمجھتی ہیں کہ تم ہمارے کچھ کام نہ آئیں، اس لئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور عرض کرو کہ آپ کی ازواج حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی کے بارے میں انصاف چاہتی ہیں، حضرت فاطمہؓ بولیں خدا کی قسم میں تو اب حضرت عائشہ کے بارے میں آپ سے کبھی گفتگو نہ کروں گی، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے آپ کے پاس ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا اور میرے برابر کے مرتبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہی تھیں،

هشام عن أبيه عن عائشة أن الناس كانوا يتحرون بهداياهم يوم عائشة يتغفون بذلك مرضاة رسول الله صلى الله عليه وسلم *
۱۵۷۹۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرُ بْنُ الْبُخَارِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيَ فِي مِرْطَاطٍ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلُنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي فُحَافَةَ وَأَنَا سَأَكْتُ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ بَيْتَةٍ أَلَسْتُ تَجِيبِينَ مَا أُجِيبُ فَقَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَجِيبِي هَذِهِ قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا مَا نُرَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَأَرْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَسْأَلُنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي فُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللَّهِ لَا أَكَلِمُهُ فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ

اور میں نے کوئی عورت ان سے زیادہ دیندار، اور خدا سے زیادہ ڈرنے والی اور بہت ہی صادق اللسان، اور بہت ہی زیادہ صلہ رحمی کرنے والی اور بہت ہی صدقہ و خیرات کرنے والی نہیں دیکھی، اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی عورت اپنے نفس پر اللہ تعالیٰ کے کام اور صدقہ میں زور ڈالتی تھیں، البتہ ان میں کچھ تیزی تھی، اس سے بھی وہ جلدی پھر جاتی تھیں اور تادم ہو جاتیں، چنانچہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی، آپ نے اجازت دی، اور آپ حضرت عائشہؓ کی چادر میں ان کے ساتھ لیٹے ہوئے اسی حال میں تھے جس میں حضرت فاطمہؓ آئی تھیں اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی ازواج حضرت ابو بکرؓ کی لڑکی کے بارے میں انصاف چاہتی ہیں، پھر یہ کہہ کر میری جانب متوجہ ہوئیں، اور بہت کچھ کہا، اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں کو دیکھ رہی تھی، کہ آپ مجھے جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں، اور زینبؓ کا سلسلہ ختم نہ ہوتا تھا، اور میں نے جان لیا کہ آپ میرے جواب دینے سے برا نہیں مانیں گے، تب میں بھی ان پر آئی اور تھوڑی ہی دیر میں ان کو بند کر دیا، بیان کرتی ہیں کہ یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا، یہ ابو بکر صدیقؓ کی بیٹی ہے۔

الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيَنِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَرِ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتَقَى لِلَّهِ وَأَصْدَقَ حَدِيثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً وَأَشَدَّ انْتِزَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَا عَدَا سُورَةَ مِنْ جِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تَسْرُعٌ مِنْهَا الْفَيْقَةُ قَالَتْ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالَةِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أُرْسَلَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلُنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي فَحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعْتُ بِي فَاسْتَطَلَّتْ عَلَيَّ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرَفَهُ هَلْ يَأْذَنُ لِي فِيهَا قَالَتْ فَلَمْ يَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَتَصَيَّرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَتَشَبَّهَا حَتَّى أَتَحِبُّ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَسَّمَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ *

(فاکہہ) محبت قلب کی برابری میں کوئی مکلف نہیں ہے اور نہ کوئی اس میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ برابری کر سکتا ہے، باقی آپ اور تمام امور میں برابری رکھتے تھے اور ازواج مطہرات کا محبت ہی کے بارے میں مطالبہ تھا کہ ہم سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے برابر محبت کی جائے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۸۶)۔

۱۵۸۰۔ محمد بن عبد اللہ بن قہو، عبد اللہ بن عثمان، عبد اللہ بن مبارک، یونس، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ جب میں ان کی جانب متوجہ ہوئی تو پھر وہ مجھ پر غالب نہ ہو سکیں۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْزَادٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَتَشَبَّهَا أَنْ أَتَحِبَّهَا غَلَبَةً *

۱۵۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بیاری میں) پوچھتے آج میں کہاں ہوں؟ اور کل کہاں ہوں گا؟ یہ خیال کرتے ہوئے کہ ابھی میری باری میں دیر ہے پھر میری باری کے دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرے سینہ اور حلق کے درمیان سے بلالیا، آپ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا تھا۔

۱۵۸۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ہشام بن عروہ، عباد بن عبد اللہ بن الزبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات سے قبل سنا، آپ فرما رہے تھے اور میرے سینہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، میں نے آپ کے فرمانے کی طرف توجہ کی تو آپ فرما رہے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْحَمْنِيْ بِالرَّفِيقِ۔

۱۵۸۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ۔

(دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبیدہ بن سلیمان، ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۸۴۔ محمد بن قسطلی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں سنا کرتی تھی کہ کسی نبی نے اس وقت تک انتقال نہیں فرمایا جب تک کہ اس کو دنیا میں رہنے اور آخرت میں جانے کے متعلق اختیار نہ دے دیا، پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی اس بیماری میں جس میں آپ نے انتقال فرمایا، سنا آپ فرما رہے تھے مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصلّٰیّین والشہداء والصلّٰحین وحسن اولئک رفقاء، اس وقت میں سمجھ گئی کہ اب آپ کو اختیار دے

۱۵۸۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَحَدَّثْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ أَنَا الْيَوْمَ أَنَا غَدًا اسْتِظْأَ الْيَوْمَ عَائِشَةُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَخْرِي وَنَحْرِي *

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنَدٌ إِلَى صَدْرِهَا وَأَصْفَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقْنِي بِالرَّفِيقِ *

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۵۸۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بَحْثَةٌ يَقُولُ (مَعَ) الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّلَاحِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسَنَ أَوْلِيَّكَ رَفِيقًا)

دیا گیا۔

۱۵۸۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۸۶۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، عروہ بن زہیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تندرستی کی حالت میں فرما رہے تھے کہ کسی نبی کا اس وقت تک انتقال نہیں ہو تا جب تک کہ وہ جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے، اور پھر اسے دنیا سے جانے کا اختیار نہ مل جائے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آگیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا، آپ پر کچھ دیر تک غشی رہی، پھر افاقہ ہوا اور آپ نے اپنی نگاہ جنت کی طرف لگائی، پھر فرمایا اللہم الرفیق الاعلیٰ، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ اس وقت میں نے کہا کہ اب آپ ہمیں اختیار نہیں فرمائیں گے، اور مجھے وہ حدیث یاد آگئی جو آپ نے بحالت تندرستی فرمائی تھی، کہ کسی نبی کو اس وقت تک بلایا نہیں گیا جب تک اس نے جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لیا اور اختیار نہ ملا ہو، بیان کرتی ہیں کہ آپ کا یہ آخری کلمہ تھا جو آپ نے فرمایا اللہم الرفیق الاعلیٰ۔“

۱۵۸۷۔ اسحاق بن ابراہیم حنفی، عبد بن حمید، ابو نعیم، عبد الواحد بن ایمن، ابن ابی ملیک، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ ڈالتے، ایک مرتبہ قرعہ مجھ پر اور حصہ پر لگا،

قَالَ فَظَلَمْتُهُ خَيْرَ حَبِيبَةٍ *

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ *

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِحَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيِّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخْذِي غَشِيَتْهُ عَلَيْهِ سَاعَةٌ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِذَا لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيِّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى *

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي نَعِيمٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

چنانچہ ہم دونوں آپ کے ساتھ چلیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو سفر کرتے، تو حضرت عائشہ کے ساتھ ہاتھیں کرتے ہوئے چلتے، حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ آج کی رات تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ، اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں، تم دیکھو گی، اور میں بھی دیکھوں گی، حضرت عائشہ نے کہا اچھا، وہ حفصہ کے اونٹ پر سوار ہوئیں اور حفصہ ان کے اونٹ پر، رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے اونٹ کی طرف تشریف لائے، دیکھا تو اس پر حفصہ ہیں، آپ نے سلام کیا، اور ان کے ساتھ ہی بیٹھ کر چل دیئے، حتیٰ کہ منزل پر اترے، حضرت عائشہ نے (رات بھر) آپ کو نہ پایا، انہیں غیرت آئی، جب اتریں تو اپنا پیر اڈ کر گھاس میں مار تیں اور کہتیں الہی مجھ پر سانپ یا بچھو مسلط کر، جو مجھے ڈس لے، وہ تیرے رسول ہیں انہیں کہنے کی کچھ مجال نہیں۔

۱۵۸۸۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنبل، سلیمان بن بلال، عبد اللہ بن عبد الرحمن، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسا کہ شہید کھانے کی تمام کھاؤں پر۔

۱۵۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ، ابن حجر، اسلمیل (دوسری سند) قتیبہ بن عبد الرحمن، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، اور دونوں میں ”سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کا لفظ نہیں ہے اور اسماعیل کی روایت میں ”سمعت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ ہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ أَفْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتْ الْقُرْعَةُ عَلَى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجَتْمَا مَعَهُ جَمِيعًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ أَلَا تَرَكَيْنِ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكَ فَتَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلَى فَرَكِبْتَ عَائِشَةَ عَلَى بَعِيرِ حَفْصَةَ وَرَكِبْتَ حَفْصَةَ عَلَى بَعِيرِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتَّى نَزَلُوا فَانْقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رَجُلَهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَقَوْلِ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَبَّةً تَلْدَغُنِي رَسُولُكَ وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا *

۱۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضَّلْتُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَلْتُ الثَّرِيدَ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ *

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقَتِيبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنَا قَتِيبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُحَمَّدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ *

۱۵۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالرحمن بن سلیمان، یحییٰ بن عبید، زکریا، شعبہ، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جبریل امین تم کو سلام کہتے ہیں، بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا، وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

(فائدہ) حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو پروردگار عالم اور جبریل امین دونوں نے سلام کہلویا، اور یہاں جبریل امین نے سلام کہلویا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقام حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بلند ہے، اور مر قاعہ شرح مشکوٰۃ میں حارث عن عروہ سے مرسل روایت موجود ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ خدیجہ عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہیں اور مریم علیہ السلام عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہیں، اور قاطعہ عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہیں، میری ناقص رائے میں تحقیق اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے وقت میں عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہے اور یہ امت سابقہ امتوں سے افضل اور بہتر ہے، لہذا افضلیت کلی اس امت والیوں ہی کو حاصل ہے۔

۱۵۹۱۔ اسحاق بن ابراہیم، ملائی، زکریا بن ابی زائدہ، عامر، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سابقہ روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۵۹۲۔ اسحاق بن ابراہیم، اسباط بن محمد، زکریا سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۵۹۳۔ عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی، ابو الیمان، شعبہ، زہری، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے عائشہ یہ جبریل علیہ السلام ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں، بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ، اور آپ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی۔

۱۵۹۴۔ علی بن حجر سہدی، احمد بن حباب، عیسیٰ بن یونس، ہشام بن عروہ، عبداللہ بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۵۹۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ*

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَلَائِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ غَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا* ۱۵۹۲۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَوْلُهُ*

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى*

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَيْسَى وَالْفُظْ

بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ گیارہ عورتیں یہ معاہدہ کر کے بیٹھیں کہ اپنے اپنے خاوند کا پورا پورا حال سچا بیان کر دیں کچھ چھپائیں نہیں، ایک عورت ان میں سے بولی کہ میرا خاوند نکارہ، دہلے لوٹ کی طرح ہے اور گوشت بھی سخت دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہو کہ نہ پہاڑ کا راستہ سہل ہے، جس کی وجہ سے وہاں چڑھنا ممکن ہو، اور نہ ہی وہ گوشت ہی ایسا ہے کہ اس کی وجہ سے دقت اٹھا کر اس کے اتارنے کی کوشش ہی کی جائے اور اس کو اختیار کیا جائے، دوسری بولی میں اپنے خاوند کی بات کہوں تو کیا کہوں، مجھے ڈر ہے کہ اگر اس کے عیوب کا ذکر کروں تو پھر خاتمہ کا ذکر نہیں، اور اگر کہوں تو ظاہری دہانگی سب ہی عیوب کہوں، تیسری بولی میرا خاوند لم ڈھینگ ہے اگر میں کسی بات میں بول بڑوں تو طلاق اور اگر چہر ہوں تو اوہر میں لٹکی ہوئی، چوتھی بولی میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح معتدل ہے، نہ گرم ہے نہ ٹھنڈا نہ اس سے کسی قسم کا خوف نہ ملال، پانچویں بولی میرا خاوند جب گھر آتا ہے تو جیتا بن جاتا ہے اور جو کچھ گھر میں ہوتا ہے اس کی تحقیق نہیں کرتا، چھٹی بولی میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب نمٹا دیتا ہے اور جب پیتا ہے تو سب چڑھا جاتا ہے، جب لیٹتا ہے تو اکیلا ہی کپڑے میں لیٹ جاتا ہے، میری طرف ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا کہ میری پراگندگی معلوم ہو، ساتویں بولی میرا شوہر صحبت سے عاجز، نامرد اور اتنا بیوقوف ہے کہ بات بھی نہیں کر سکتا، دنیا میں جو کوئی بیماری کسی میں ہوگی وہ اس میں موجود ہے، اخلاق ایسا کہ میرا سر پھوڑ دے یا بدن زخمی کر دے یا دونوں ہی کر گزرنے، آٹھویں بولی میرا خاوند چھوٹے میں خرگوش کی طرح نرم ہے اور خوشبو میں و عرفان کی طرح مہکتا ہے، نویں بولی میرا خاوند رفیع الشان، بڑائی مہمان نواز، بڑی نیام والا دراز قدم ہے، اس کا مکان مجلس اور دار المشورہ کے قریب ہے، دسویں بولی میرا شوہر مالک ہے مالک کا کیا حال بیان کروں، بہت ہی زیادہ قابل تعریف ہے، اس کے لوٹ بکثرت ہیں، جو اکثر مکان کے

لِبَابِنَ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاذْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَرْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْوَلِيُّ زَوْجِي لَحْمٌ حَمَلٌ غَثٌ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَغَرٌّ لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٌ فَيَنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَتُ خَبْرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرُهُ أَذْكُرُ عَجْرَهُ وَبُحْرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشْنَقُ إِنْ أَنْطِقُ أَطْلُقُ وَإِنْ أَسْكُتُ أَغْلِقُ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلْبٌ لَيْسَ لَهُ خَرٌّ وَلَا قَرٌّ وَلَا مَخَافَةٌ وَلَا سَامَةٌ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهَدْ وَإِنْ خَرَجَ أَمِيدٌ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عِنْدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنْ اضْطَجَعَ التَّفَّ وَلَا يُؤَلِّجُ الْكُفَّ لِيَعْلَمَ الْبَيْتُ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَّابٌ أَوْ عَيَّابٌ طَبَاقٌ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَحْلُكُ أَوْ قَلْكَ أَوْ جَمْعٌ كُلُّ لَوْ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الرِّيحُ رِيحُ زَرْبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ أَرْسَبٍ قَالَتِ الثَّاسِعَةُ زَوْجِي رُفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النَّحَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِي قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْعِزْهِرِ أَتَيْنَ أَنْهُنَّ هُوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَسٌ مِنْ حُلِيِّ أَذْنِي وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضْدِي وَبَحَّحَنِي فَبَحَّحَنِي إِلَيَّ نَفْسِي وَحَدَّنِي فِي أَهْلِ غَنِيمَةٍ بِشِقِّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ

قریب بٹھائے جاتے ہیں، چراگاہ میں کم چرتے ہیں وہ اونٹ جب باجے کی آواز سنتے ہیں تو سمجھ جاتے ہیں کہ ہلاکت کا وقت قریب آگیا، گیارہویں عورت ام زرع بولی میرا شوہر ابو زرع ہے، ابو زرع کی کیا تعریف کروں، زیور دس سے میرے کان بھکا دیئے، اور چربی سے میرے بازو پر کر دیئے، مجھے ایسا خوش رکھا کہ میں خود پسندی میں اپنے آپ کو بھولنے لگی، مجھے اس نے ایک غریب گھرانہ میں پلا تھا جو تنگی میں بکریوں پر گزار کرتے، اور ایسے خوشحال خاندان میں لے آیا جہاں گھوڑے، اونٹ، بھیت کے تیل اور کسان موجود تھے، میری کسی بات پر مجھے برا نہیں کہتا تھا، میں دن چڑھتے تک سوئی اور کوئی مجھے جگانے نہیں سکتا تھا، کھانے پینے میں ایسی وسعت کہ میں سیر ہو کر چھوڑ دیتی، ابو زرع کی ماں بھلا اس کی کیا تعریف کروں، اس کے بڑے بڑے برتن ہمیشہ بھر پور رہتے، اس کا مکان نہایت وسیع تھا، ابو زرع کا بیٹا بھلا اس کا کیا کہنا، وہ بھی نور علی نور ایسا بلا پتلا چھریرے بدن کا کہ اس کے سونے کا حصہ تھی ہوئی ٹنٹی یا تلوار کی طرح باریک، بکری کے بچے کا ایک دست اس کا پیٹ بھرنے کو کافی، ابو زرع کی بیٹی اس کا کیا کہنا، ماں کی تابعدار، باپ کی فرمانبردار، موٹی تازی سوکن کی جلن تھی، ابو زرع کی باندی کا حال بھی کیا بیان کروں، گھر کی بات کبھی باہر جا کر نہیں کہتی تھی، کھانے کی چیز بھی بے اجازت خرچ نہ کرتی تھی، گھر میں کوڑا کھڑا نہ ہونے دیتی تھی اور صاف رکھتی تھی، ایک دن صبح کے وقت جبکہ دودھ کے برتن بوائے چاہے تھے، ابو زرع گھر سے نکلا راستہ میں بڑی ہوئی ایک عورت اسے ملی جس کی کمر کے نیچے جیسے دس بچے دو اناروں (پستانوں) سے کھیل رہے تھے، پس وہ اسے کچھ ایسی پسند آئی کہ مجھے طلاق دیدی اور اس سے نکاح کر لیا، میں نے بھی ایک اور سردار شریف سے نکاح کر لیا جو شہسوار ہے اور سپہ گر ہے، اس نے مجھے بڑی نعمتیں دیں اور ہر قسم کے جانوروں میں سے ایک ایک جوڑا مجھے دیا، اور یہ بھی کہا کہ ام زرع خود

صَهِيلٌ وَأَطِيطٌ. وَذَائِسٌ وَمُنْقٌ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أَفْجَحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَقْتَنُحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عَاثِرَةٌ رَدَاخٌ وَبَيْنَهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْحَعُهُ كَمَسَلٍ شَطْبَةٍ وَيَشْبَعُهُ ذِرَاعُ الْحَفَرَةِ بَنَتْ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بَنَتْ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَايَها وَعِظُ جَارِيَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبْتُ حَدِيثَنَا نَبِيئًا وَلَا تَنْقُتُ مِيرَتَنَا تَقِيئًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْنَنَا تَعْيِيشًا قَالَتْ حَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تَمَخَضُ فَلَقِي امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ حَضَرِهَا بَرْمَاتَيْنِ فَطَلَقْنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِيبَ سَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِيئًا وَأَرَاخَ عَلَيَّ نَعْمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كَلِمِي أُمُّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلُكَ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِي مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آيَةٍ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكَ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ *

بھی کھا اور اپنے منہ میں جو چاہے بھیج دے، لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں اس کی ساری عطاؤں کو بھی جمع کروں تب بھی ابو زرع کی چھوٹی سے چھوٹی عطا کے برابر نہیں ہو سکتی، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ حضور نے یہ واقعہ سنا کر مجھ سے فرمایا، میں بھی تیرے لئے ایسا ہی ہوں جیسا کہ ابو زرع ام زرع کے لئے، (ایک روایت میں یہ بھی ہے، مگر میں تجھے طلاق نہیں دوں گا)۔

۱۵۹۵۔ حسن بن علی حلوانی، موسیٰ بن اسماعیل، سعید بن سلمہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے لیکن لفظوں کے معمولی سے تغیر کے ساتھ حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۵۹۵۔ وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَيَّيَاءُ طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشْكُ وَقَالَ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ وَصِفَرُ رَذَائِلُهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَفَرُ حَارَتِهَا وَقَالَ وَلَا تَنْقُتْ مِيرَتَنَا تَنْقِيْنَا وَقَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا *

(تاکمہ) حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے تین سال قبل، حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد مکہ مکرمہ میں شادی فرمائی اس وقت ان کی عمر چھ برس تھی اور شخصی مدینہ منورہ میں ۹ برس کی عمر میں ہوئی اور حضور کے انتقال کے وقت ان کی عمر اٹھارہ سال کی تھی، ۵۸ھ میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں اور حکم فرمایا تھا کہ مجھے رات کو دفن کیا جائے، چنانچہ وتروں کے بعد جمعہ قبرستان میں آپ کو سپردِ خاک کیا گیا اور حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز پڑھائی، عروہ بن زبیر، عبد اللہ بن زبیر، محمد بن ابی بکر، قاسم بن ابی بکر، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر نے آپ کو قبر میں اتار دیا رضی اللہ عنہا (شرح ابی یوسفی، جلد ۶ صفحہ ۲۶۱)۔

باب (۲۳۳) حضرت فاطمہ زہراؓ بنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل۔

(۲۳۳) بَابُ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ بِنْتِ النَّبِيِّ عَلَيْهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ *

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ وَثَّقِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنِي وَهَاشِمَ بْنَ الْمُعْتِرَةِ اسْتِاذَنُونِي أَنْ

۱۵۹۶۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، ثقیفہ بن سعید، لیث، بن سعد، عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ، حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے کہ ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اپنی بیٹی کا علی بن ابی طالب سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کی تو میں انہیں اجازت نہیں دوں گا، نہیں دوں گا، نہیں دوں گا، مگر یہ کہ علیؓ میری بیٹی کو طلاق دینا پسند

کریں، اور ان کی بیٹی سے نکاح کریں، اس لئے کہ میری بیٹی میرا ایک حصہ ہے، مجھے شک میں ڈالتا ہے جو کہ اسے شک میں ڈالتا ہے اور ایذا پہنچاتی ہے مجھے وہ چیز جو اسے (۱) تکلیف دینا یا پہنچاتی ہے۔

يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلَيَّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنَ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنَ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنَ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُجِبَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطْلَقَ ابْنَتِي وَيُنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا رَأَيْتُهَا وَيُؤْذِنِي مَا آذَاهَا *

(فاطمہؑ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر حال میں، خواہ کسی بھی سبب سے ہو، ایذا پہنچانا حرام ہے۔

۱۵۹۷۔ ابو عمر، اسماعیل بن ابراہیم ہذلی، سفیان، عمرو، ابن ابی ملیک، حضرت مسور بن خرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فاطمہؑ میرا جڑ ہے مجھے تکلیف پہنچاتی ہے وہ چیز جس سے انہیں تکلیف ہوتی ہے۔

۱۵۹۷- حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَعْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِنِي مَا آذَاهَا *

۱۵۹۸۔ احمد بن حنبل، یعقوب بن ابراہیم، یواسطہ اپنے والد، ولید بن کثیر، محمد بن عمرو بن حنبلہ الدولی کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہؓ کے پاس سے مدینہ منورہ آئے تو ان سے مسور بن خرمہؓ ملے، اور کہا اگر آپ کچھ کام ہو تو مجھ سے فرمائیے، بیان کرتے ہیں، کہ میں نے ان سے کہا کچھ نہیں، مسور بن خرمہؓ نے کہا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مجھے (حفاظت کے لئے) دیدیں گے، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں لوگ زبردستی آپ سے اسے چھین نہ لیں، خدا کی قسم اگر وہ تلوار آپ مجھے دیدیں گے تو جب تک میری جان میں جان ہے کوئی اسے نہ لے سکے گا، اور حضرت علیؑ نے حضرت فاطمہؑ کی موجودگی میں ابو جہل کی بیٹی کو پیام دیا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ اپنے اس منبر پر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور ان دونوں میں جو ان ہو چکا تھا، آپ نے فرمایا فاطمہؑ میرے بدن کا ایک جڑ ہے اور مجھے ڈر ہے کہ ان کے دین

۱۵۹۸- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ابْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَقِيَهِ الْمُسَوَّرُ بْنُ مَعْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطِي سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا اللَّهُ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُحْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بَنَاتِ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَبَّغَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ

(۱) ابو جہل کی بیٹی سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح کرنا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ایذا اور تکلیف کا باعث تھا اور حضرت فاطمہؑ کی تکلیف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی تھی اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کو اس نکاح سے منع فرمایا تاکہ حضرت علیؑ کو کوئی نقصان نہ ہو۔

میں کوئی فتنہ نہ ڈالا جائے، پھر آپ نے اپنے ایک اولاد (عاص بن الریح) کا جو عبد شمس کی اولاد میں سے تھا، ذکر فرمایا اور ان کی اولاد کی خوب تعریف کی اور فرمایا کہ انہوں نے جو بات مجھ سے کہی وہ سچ کہی، اور جو وعدہ کیا پورا کیا، اور میں کسی حلال شے کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں، لیکن خدا کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ ہر گز کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتیں۔

۱۵۹۹۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابو الیمان، شعیب، زہری، علی بن حسین، حضرت مسور بن خرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے ابو جہل کی بیٹی کو پیام دیا، اور ان کے نکاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہؑ تھیں، جب حضرت فاطمہؑ نے یہ سنا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا کہ آپ کی قوم کہتی ہے کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کے لئے غصہ نہیں ہوتے اور یہ علیؑ ہیں جو ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں، مسور بن خرمہ بیان کرتے ہیں کہ نما اکر م صلی اللہ علیہ وسلم (نمبر) پر کھڑے ہوئے اور جب آپ نے تشہد پڑھا تو میں نے سنا، پھر آپ نے فرمایا، میں نے اپنی لڑکی (زینبؑ) کا نکاح ابو العاص بن الریح سے کیا اس نے جو بات مجھ سے کہی سچ کہی، اور فاطمہؑ میرا جگر پارہ ہے اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ لوگ اس کے دین پر کچھ آفت لائیں، اور بخدا اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی لڑکی ایک مرد کے پاس کبھی جمع نہ ہوں گی، یہ سن کر حضرت علیؑ نے پیام چھوڑ دیا۔

۱۶۰۰۔ ابو معن الرقاشی، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

عَلَى مَنِيرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِي وَإِنِّي أَتَحَوَّفُ أَنْ تَقْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَنْتَى عَلَيْهِ فِي مَصَاهِرِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي وَوَعَدَنِي فَأَوْفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أَحَرَمَ حَلَالًا وَلَا أَحِلَّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا *

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ يَحْدِثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي جَهْلٍ قَالَ الْمُسَوَّرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّي وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ يَفْتَنُوهَا وَإِنَّهَا وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا قَالَ فَتَرَكَ عَلِيُّ الْخِطْبَةَ *

۱۶۰۰۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۶۰۱۔ منصور بن ابی مزاحم، ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، عروہ، حضرت عائشہؓ (دوسری سند) زبیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، عروہ بن الزبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور کان میں ان سے کوئی بات کہی، وہ روئیں، پھر کان میں ان سے کچھ فرمایا، وہ نہیں، میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کان میں کیا فرمایا جس پر تم روئیں، پھر کچھ فرمایا تو تم نہیں، وہ بولیں پہلے آپ نے فرمایا تھامیری موت قریب ہے اس لئے میں روئی، پھر آپ نے فرمایا تو سب سے پہلے میرے اہل بیت سے میرا ساتھ دے گی تو میں ہنس۔

۱۶۰۲۔ ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، فراس، عامر، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم سب ازواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں، کوئی ان میں سے باقی نہیں تھا، اتنے میں حضرت فاطمہؓ آئیں اور ان کا چلنا بالکل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کی طرح تھا، جب آپ نے انہیں دیکھا تو مر جہا کہا، اور فرمایا میرا حال میری بیٹی، پھر آپ نے انہیں اپنی دائیں یا بائیں طرف بٹھالیا اور ان کے کان میں چپکے سے کچھ فرمایا، وہ خوب روئیں، جب آپ نے ان کا یہ حال دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں کچھ فرمایا، وہ نہیں، میں نے ان سے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے علیحدہ تم سے خاص راز کی باتیں کیں، پھر تم روئیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا باتیں کیں؟ وہ بولیں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کروں گی، تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے تو میں نے انہیں اس راز کی قسم دی، جو میرا ان پر تھا

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاهِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَا هَذَا الَّذِي سَارَكَ بِه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَكَ فَضَحِكَتْ قَالَتْ سَارَنِي فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ مَنْ يَتَّبِعُهُ مِنْ أَهْلِهِ فَضَحِكَتْ *

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ مُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ لَمْ يَغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْنِي مَا تَحْطِي بِمَشِيئَتِهَا مِنْ مَشِيئَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَلَمَّا رَأَاهَا رَحِبَ بِهَا فَقَالَ مَرَحِبًا بَابْتِنِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَهَا فَبَكَتْ بَكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا سَارَهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسَّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أَفْهِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ قَالَتْ فَلَمَّا تَوَفَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَزَمْتُ

اور کہا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا وہ بیان کرو، وہ بولیں جی ہاں یا بیان کروں گی، پہلی مرتبہ آپ نے میرے کان میں فرمایا کہ جبریل امین ہر سال میں مجھ سے ایک یا دو مرتبہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے، اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ میرا وقت قریب آگیا ہے تو اللہ سے ڈرتی رہ، اور مبرا کر، میں تیرا بہت اچھا پیش خیر ہوں، یہ سن کر میں رونے لگی، جیسا کہ تم نے دیکھا، جب آپ نے میرا رونا دیکھا تو آپ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی، اور فرمایا اے فاطمہ! اس بات سے راضی نہیں ہے کہ مومنین کی عورتوں، یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو، یہ سن کر میں ہنسی، جیسا کہ آپ نے دیکھا تھا۔

۱۶۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، زکریا (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا، فراس، عامر، مسروق، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج جمع ہوئیں، ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہی، پھر حضرت فاطمہ تشریف لائیں ان کی چال بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تھی، آپ نے فرمایا، مہاجر بنی ہاشم نے انہیں اپنی دانتیں جانب یا بائیں جانب بٹھالیا، آپ نے ان کے کان میں کوئی بات فرمائی، حضرت فاطمہ رونے لگیں، پھر ایک اور بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں، میں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں، وہ بولیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنے والی نہیں ہوں، میں نے کہا، میں نے تو آج کی طرح کبھی ایسی خوشی نہیں دیکھی جو رنج سے اس قدر قریب ہو، جب وہ روئیں تو میں نے کہا کہ حضور نے تمہیں اس بات سے ہمیں چھوڑ کر خاص کیا ہے، اور تم روتی ہو، اور میں نے پوچھا حضور نے کیا فرمایا، وہ بولیں کہ میں آپ کا راز فاش کرنے والی نہیں، پھر آپ کی جب رحلت ہو گئی تو میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا، حضور نے فرمایا تھا کہ جبریل ہر سال

عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا حَدَّثَنِي مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَمَا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَنِي فِي الْمَرْءِ الْأَوَّلِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جَبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّهُ عَارِضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ وَإِنِّي لَا أَرَى الْآخِلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ فَاتَّقِ اللَّهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتُ فَلَمَّا رَأَى حَزَنِي سَارَنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتُ *

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَعْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ حَدَّثَنَا ابْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً فَخَافَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بَابْتِنِي فَاجْلِسْهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ إِنَّهُ أَسْرَأَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَهَا فَضَحِكَتْ أَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيكَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَنْفُسِي سِرًّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتُ أَخَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ دُونَنَا ثُمَّ تَبَكَّيْنِ وَسَأَلْتَهَا عَمَّا قَالَتْ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَنْفُسِي سِرًّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قَبِضَ

مجھ سے ایک مرتبہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے اور اس سال دومرتبہ کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ میرے انتقال کا وقت اب قریب آ گیا ہے اور تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی، اور میں تیرا اچھا پیش خیمہ ہوں، یہ سن کر میں روئی، پھر آپ نے فرمایا تو اس بات سے خوش نہیں ہوئی کہ تو مومنین کی عورتوں کی سردار ہو، یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو، یہ سن کر میں ہنس

سَأَلَهَا فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي أَنَّ جَبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارِضُهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَمَّا أَرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي وَأَنْتَ أَوَّلُ أَهْلِي لِحُوقَاتِي وَيَنْعَمَ السَّلَفُ أَنَا لَكَ مُبَكِّتٌ لِنَظَرِكَ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَنِي فَقَالَ أَلَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَضَحِكْتُ لِنَظَرِكَ*

(فائدہ)۔ پہلی روایت میں ایک مرتبہ یادومرتبہ دور کرنا جو شک کے ساتھ مذکور ہے، یہ راوی کا وہم ہے، صحیح بھی ہے جو اس روایت میں مذکور ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ الکبریٰ سے چار صاحبزادیاں حضرت زینبؓ حضرت ام کلثومؓ، حضرت رقیہؓ اور حضرت فاطمہؓ تولد ہوئیں، ان سب میں حضرت فاطمہؓ سب سے چھوٹی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے بعد حضرت علیؓ سے ان کی شادی کر دی اس وقت حضرت فاطمہؓ کی عمر ۱۵ سال ساڑھے پانچ ماہ کی تھی، اور حضرت علیؓ کی عمر ۲۱ سال کی تھی، آپ کے دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ام کلثومؓ اور زینبؓ تولد ہوئیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے آٹھ یا چھ یا تین ماہ بعد علیؓ اختلاف الاقوال انتقال فرما گئیں، اور حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ اور فضل بن عباسؓ نے قبر میں اتارا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں تمام عورتوں میں سب سے افضل مریم علیہ السلام اور حضرت فاطمہؓ اور ازواج مطہرات میں سب سے افضل حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ ہیں، علامہ قاریؒ فرماتے ہیں کہ فضیلت کے بارے میں دلائل مختلف ہیں اس لئے سکوت اولیٰ ہے، ہذا قال النووی (مرقاۃ جلد ۵ نووی جلد ۲)۔

باب (۲۳۴)۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل!

۱۶۰۳۔ عبد الاعلیٰ بن حماد، محمد بن عبد الاعلیٰ قیسی، معتمر بن سلیمان، اپنے والد، ابو عثمان، سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں مت جا، اور نہ سب کے بعد وہاں سے نکل، کیونکہ بازار شیطان کا معرکہ ہے اور وہیں اس کا جھنڈا نصب ہوتا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ جبریل امینؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور آپ کے پاس حضرت ام سلمہؓ تھیں، حضرت جبریلؑ آپ سے باتیں کرنے لگے، پھر کھڑے ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا یہ کون تھے؟ انہوں نے کہا دیہ کلبیؑ تھے، ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ خدا کی

(۲۳۴) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا*

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا تَكُونَنَّ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصَبُ رَأْيُهُ قَالَ وَأَنْبِئْتُ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

قسم ہم تو انہیں وحیہ کبھی سمجھے، یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا، آپ ہماری خبر ان سے بیان کر رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عثمان سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا حضرت اسامہ بن زیدؓ سے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَمْ سَلَّمَ مَنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا وَحْيَةٌ قَالَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَّمَ أَيْمُ اللَّهُ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَنَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقَالَتْ لَأَيُّي عُثْمَانُ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ *

(فائدہ) جبریل امینؑ اکثر وحیہ کبھی ہی شکل میں تشریف لایا کرتے تھے، اس روایت میں حضرت ام سلمہؓ کی بڑی عظیم الشان فضیلت موجود ہے کہ انہوں نے جبریل امین کو دیکھا، حضرت ام سلمہؓ کے شوہر جب غزوہ ہند میں شہید ہو گئے تو ان کی عدت گزرنے کے بعد حضور نے ان سے شادی کر لی، زمانہ خلافت زید بن معاویہ میں انہوں نے انتقال فرمایا، حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز پڑھائی، اور بقیع میں مدفون ہوئیں (شرح ابی داؤد سنوی جلد ۶ صفحہ ۸۵)۔

باب (۲۳۵) ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل۔

(۲۳۵) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا *

۱۶۰۵۔ محمود بن غیلان، فضل بن موسیٰ، طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ، عائشہ بنت طلحہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی ازواج مطہرات سے) فرمایا تم سب میں سے پہلے مجھ سے وہ ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں (بہت سخی ہے) تو سب ازواج مطہرات نے اپنے اپنے ہاتھ تاپے تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتھ لمبے ہیں؟ بیان کرتی ہیں کہ ہم سب میں زینب کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں۔

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السَّيْنَانِيُّ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُكُمْ لِحَاقًا بِي أَطْوَلُكُمْ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَرْنَ أَيَّتَهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ *

(فائدہ) لمبے ہاتھ سے حضور کی مروا سخاوت تھی، اور سخاوت حضرت زینبؓ میں سب سے زیادہ تھی، ورنہ حقیقتاً تو لمبے ہاتھ حضرت سوۃ کے تھے، مگر حضرت زینبؓ نے ہی سب سے پہلے ۲۰ھ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں انتقال فرمایا (تو ہی جلد شرح ابی جلد ۶)۔

(۲۳۶) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

(۲۳۶) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا (۱) حضرت ام ایمنؓ کا نام بركة بنت ثعلبہ ہے، حبشہ سے تعلق تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد جناب عبد اللہ کی باعری تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں کھلایا تھا اور آپؐ کی پرورش کی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا اس وقت آپؐ نے حضرت ام ایمنؓ کو آزاد کر دیا۔ بعد میں حضرت ام ایمنؓ سے حضرت زید بن حارثہؓ نے نکاح کر لیا تھا اور حضرت اسامہؓ انھیں سے پیدا ہوئے۔

عنہا کے فضائل۔

اللہ عنہا *

۱۶۰۶۔ ابو کریب، ابواسامہ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن کے پاس تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ گیا، وہ ایک برتن میں ثربت لائیں، میں نہیں جانتا کہ آپ روزہ سے تھے، یا آپ نے (دیے) واپس کر دیا وہ چلانے لگیں اور آپ پر غصہ کرنے لگیں۔

(فائدہ) کیونکہ ام ایمن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں کھلایا تھا اور پرورش کی تھی اور آپ کو اپنی والدہ کی میراث میں ملی تھیں، اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ ام ایمن میری والدہ کے بعد میری دوسری والدہ ہیں، رضی اللہ عنہا (تواریخ جلد ۲ شرح ابی و سنوی جلد ۶)۔

۱۶۰۷۔ زہیر بن حرب، عمرو بن عاصم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا ہمارے ساتھ ام ایمن کی ملاقات کے لئے چلو، ہم ان سے ملیں گے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے، جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں، ان دونوں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں؟ اللہ کے پاس جو سامان ہے اس کے رسول کے لئے وہ بہتر ہے، وہ بولیں میں اس لئے نہیں روتی کہ یہ نہیں جانتی کہ اللہ کے رسول کے لئے جو سامان اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے، بلکہ اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی آتا نہ ہو گئی، ان کے اس کہنے سے ان دونوں کو بھی رونا آ گیا، یہ دونوں حضرات بھی ان کے ساتھ رونے لگی۔

باب (۲۳۷) حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیم اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل۔

۱۶۰۸۔ حسن طوائی، عمرو بن عاصم، ہمام، اسحاق بن عبد اللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت

۱۶۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ فَأَوَلْتُهُ إِنَاءً فِيهِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا أَذْرِي أَصَادَفْتُهُ صَائِمًا أَوْ لَمْ يَزِدْهُ فَحَصَلَتْ تَصَحُّبٌ عَلَيْهِ وَتَذَمُّرٌ عَلَيْهِ *

۱۶۰۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَبْكِي أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الرَّحَى قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهِيَ جُتُّهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا *

(۲۳۷) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلِيمٍ أُمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ

صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات اور ام سلیم کے گھر کے علاوہ کسی عورت کے گھر پر نہیں جایا کرتے تھے، آپ ام سلیم کے پاس جایا کرتے تھے، صحابہ کرام نے اس کی وجہ پوچھی، آپ نے فرمایا، مجھے ان پر بہت رحم آتا ہے ان کا بھائی میرے ساتھ مارا گیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ام سلیم اور ام حرام دونوں آپ کی رضاعی یا نسبی خالہ تھیں۔

۱۶۰۹۔ ابن ابی عمر، بشر بن السری، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، میں جنت میں گیا وہاں میں نے کسی کے چلنے کی آہٹ پائی، میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ وہاں والوں نے کہا انس بن مالک کی والدہ غمیصہ بنت ملحان ہیں۔

۱۶۱۰۔ ابو جعفر، زید بن حباب، عبد العزیز بن ابی سلمہ، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے وہاں ابو طلحہ کی بیوی ام سلیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو دیکھا، پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی، دیکھا تو بادل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

۱۶۱۱۔ محمد بن حاتم بن میمون، بنو سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ کا ایک لڑکا جو ام سلیم سے تھا، انتقال کر گیا، انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ابو طلحہ کو ان کے بیٹے کی تدفین میں خود نہ کوں خبر نہ کرنا، آخر ابو طلحہ آئے، ام سلیم شام کا کھانا سامنے لائیں، انہوں نے کھایا اور پیلا پورا پھر ام سلیم نے ان کے لئے اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا، حتیٰ کہ انہوں نے ہم بستری کی، جب ام سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر لی، تب انہوں نے کہا، اے ابو طلحہ اگر کچھ لوگ کسی گھرانے کو کوئی چیز عاریتہ دیں پھر وہ اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے روک

اللہ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ إِلَّا أُمَّ سُلَيْمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي أَرْحَمُهَا قِيلَ أَعُوْهَا مَعِيَ *

۱۶۰۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْحَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذِهِ الْغَمِيصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ أُمُّ أَنَسٍ بِنْتُ مَالِكٍ *

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَيْتُ الْحَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةً أَبِي طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْفَةً أَمَامِي فَإِذَا بِلَالٌ *

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ ابْنُ لَآئِي طَلْحَةَ مِنْ أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا لَا تَحْدِثُوا أَبَا طَلْحَةَ بَابِيهِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أَحَدُهُ قَالَ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ عَشَاءً فَأَكَلَ وَشَرَبَ فَقَالَ ثُمَّ تَصَنَعْتَ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَ تَصْنَعُ قَبْلَ ذَلِكَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَأَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَحَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمُ اللَّهُمَّ أَنْ يَمْنَعُوهُمْ قَالَ لَا

قَالَتْ فَاحْتَسِبِ ابْنُكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ
تَرَكْتَنِي حَتَّى تَلْطَعْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتَنِي بِأَنِّي
فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللَّهُ لَكُمَا فِي غَايِرِ
لَيْلَيْكُمَا قَالَ فَحَمَلَتْ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طَرِيقًا فَذَنَبُوا
مِنَ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَهَا الْمَحَاضُ فَاحْتَسِبَ عَلَيْهَا
أَبُو طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبُّ
إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ أُخْرَجَ مَعَ رَسُولِكَ إِذَا خَرَجَ
وَأَدْخَلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدْ اخْتَبَسْتُ بِمَا تَرَى
قَالَ تَقُولُ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَحَدُ الَّذِينَ
كُنْتُ أَحَدُ أَنْطَلِقُ فَانْطَلَقْنَا قَالَ وَضَرَبَهَا
الْمَحَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِي
أُمِّي يَا أُنْسُ لَا يُرِضِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَعْدُو بِهِ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
أَصْبَحَ اخْتَمَلَتْهُ فَانْطَلَقَتْ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَادَقَتْهُ وَمَعَهُ
مَيْسَمٌ فَلَمَّا رَأَى قَالَ لَعَلَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ قُلْتُ
نَعَمْ فَوَضَعَ الْمَيْسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِي
حَجَرِهِ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِعَجْوَةٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلَاكَهَا فِي فِيهِ حَتَّى
ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ فَحَقَلَ الصَّبِيُّ
يَتَلَمَّظُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَى حُبِّ الْأَنْصَارِ التَّمَرُ قَالَ فَمَسَحَ

سکتے ہیں، ابو طلحہ بولے نہیں، ام سلیم بولیں، تو میں تجھے تیرے
لڑکے کے انتقال کی خبر دیتی ہوں، یہ سن کر ابو طلحہ غصے ہوئے
اور بولے تو نے مجھے خبر نہیں کی، حتیٰ کہ میں آلودہ ہوا، اب
مجھے خبر کی، وہ چلے حتیٰ کہ حضور کے پاس آئے اور آپ کو
صورت حال کی اطلاع دی، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں
تمہاری گزری ہوئی رات میں برکت عطا کرے، ام سلیم حاملہ
ہو گئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ام سلیم
بھی آپ کے ساتھ تھیں، اور جب سفر سے مدینہ منورہ میں
تشریف لاتے تو رات کو مدینہ کے اندر داخل نہیں ہوتے تھے،
جب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلیم کو دروازہ شروع ہوا،
ابو طلحہ ان کے پاس ٹھہرے، اور حضور چلے گئے، ابو طلحہ کہنے
لگے اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول کے ساتھ
لگنا پسند ہے جب وہ نکلیں، اور جانا پسند ہیں جب وہ جائیں، لیکن
تو جانتا ہے کہ، جس کی وجہ سے میں رک گیا ہوں، ام سلیم
بولیں ابو طلحہ اب میرے دیسارہ نہیں ہے جیسا کہ پہلے تھا، چلو
ہم بھی چلیں، جب دونوں مدینہ آئے تو پھر ام سلیم کو دروازہ
شروع ہوا اور ایک لڑکا پیدا ہوا، انس بیان کرتے ہیں کہ میری
والدہ نے کہا، اے انس اسے کوئی دودھ نہ پلائے حتیٰ کہ تو صبح کو
اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جائے،
جب صبح ہوئی تو میں نے بچہ کو اٹھایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، میں نے دیکھا تو آپ کے
ہاتھ میں اونٹوں کو داغ دینے کا آلہ ہے، آپ نے جب مجھے
دیکھا تو فرمایا شاید ام سلیم نے یہ لڑکا جنا ہے، میں نے عرض کیا
جی ہاں، آپ نے وہ آلہ دست مبارک سے رکھ دیا، میں نے بچہ
لے کر آپ کی گود میں رکھ دیا، آپ نے مدینہ منورہ کی عجوہ
کھجور منگوائی اور اپنے منہ میں چبائی، جب وہ گل گئی تو بچہ کے
منہ میں ڈالی، بچہ اسے چوستے لگا، آپ نے فرمایا دیکھو انصار کو
کھجور سے کس قدر محبت ہے پھر آپ نے اس کے منہ پر ہاتھ

بھیر اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

۱۶۱۲۔ احمد بن حسن خراش، عمرو بن عاصم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہؓ کا ایک لڑکا انتقال کر گیا، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۶۱۳۔ عبید بن جحیش، محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ابو حیان (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، ابو حیان جمی، یحییٰ بن سعید، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ سے فرمایا، اے بلال صبح کی نماز پڑھ اور مجھ سے وہ عمل بیان کر جو تو نے اسلام میں کیا ہے، اور جس کے فائدہ کی تجھے زیادہ امید ہے، کیونکہ میں نے آج رات جنت میں اپنے سانسے تیرے جو تو کی آواز سنی ہے، حضرت بلال نے جواب دیا میں نے اسلام میں کوئی عمل جس کے نفع کی مجھے زیادہ امید ہو، اس سے زیادہ نہیں کیا کہ جب رات یادن میں وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں لکھا ہوتا ہے، نماز پڑھ لیتا ہوں۔

باب (۲۳۸) حضرت عبد اللہ بن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

۱۶۱۴۔ منجاب بن حارث، سہل بن عثمان، عبد اللہ بن عامر بن زرارہ، سہید بن سعید، ولید بن شجاع، علی بن مسہر، اعمش، علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات نازل ہوئی یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اور نیک اعمال کئے ان پر گناہ نہیں ہے، اس چیز کا جو دیکھا چکے ہیں، جبکہ انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور ایمان (آخر تک) تو آنحضرت

وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ *

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَاتَ ابْنُ لَأْبِي طَلْحَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِعَنْبِلِهِ *

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعْيشَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَالْفَلْفُظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَا بَلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنفَعَةً فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشَفَ نَعْلُكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْحَنَةِ قَالَ بَلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَى عِنْدِي مَنفَعَةً مِنْ أَنِّي لَا أَطْهَرُ طَهُورًا تَامًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهُورِ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي أَنْ أَصْلِيَ *

(۲۳۸) بَاب مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأُمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا *

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ الْحَضْرَمِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ شَجَاعٍ قَالُوا سَهْلٌ وَمِنْجَابٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تو ان ہی لوگوں میں سے ہے۔

۱۶۱۵۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، ابن ابی زائدہ، بواسطہ اپنے والد، ابو اسحاق، اسود بن یزید، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آئے، تو ایک زمانہ تک ہم حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ کو رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے سمجھتے رہے، کیونکہ وہ آپ کے پاس بہت ہی جایا کرتے تھے، اور ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔

۱۶۱۶۔ محمد بن حاتم، اسحاق بن منصور، ابراہیم بن یوسف، بواسطہ اپنے والد، ابو اسحاق، اسود، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے، بقیہ روایت حسب سابق مروی ہے۔

۱۶۱۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن قثم، ابن بشار، عبدالرحمن، سفیان، ابو اسحاق، اسود، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو میں حضرت عبداللہ بن مسعود کو آپ کے اہل بیت میں سے سمجھتا تھا، بقیہ روایت اسی کے قریب ذکر کی ہے۔

۱۶۱۸۔ محمد بن قثم، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، ابو الاخوص بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو میں ابو موسیٰ اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا، تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، کیا تم سمجھتے ہو کہ عبداللہ بن مسعود جیسا آپ کوئی باقی ہے، دوسرے بولے تم یہ کہتے ہو، ان کی تو یہ شان تھی کہ ہم دربار

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحَ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا (إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِي أَنْتَ مِنْهُمْ)

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَالْفَلْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِينَا وَمَا نَرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلَزُومِهِمْ لَهُ *

۱۶۱۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَسْوَدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ بَعْثَهُ *

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَرَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هَذَا *

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَالْفَلْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَخْوَصِ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا مُوسَى وَأَبَا مَسْعُودٍ حِينَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَتَرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّ

قُلْتُ ذَاكَ إِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا وَيَشْهَدُ إِذَا غَبِنَا *

نبوی سے رد کے جاتے، اور ان کو اجازت دی جاتی، اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر رہتے۔

(فائدہ) یعنی زندگی میں بھی کوئی ان کے برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقرب نہیں تھا، تو اب ان کے بعد کون ان کا مثل ہو سکتا ہے۔

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطَيْبَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ كُنَّا فِي دَارِ أَبِي مُوسَى مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فِي مِصْحَفِهِ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ بَعْدَهُ أَعْلَمُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ هَذَا الْقَائِمِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَّا لَيْنَ قُلْتُ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ إِذَا غَبِنَا وَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا *

۱۶۲۰۔ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا مُوسَى فَوَجَدْتُ عَبْدَ اللَّهِ وَأَبَا مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مُوسَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثَ قُطَيْبَةَ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ *

۱۶۲۰۔ قاسم بن زکریا، عید اللہ بن موسیٰ، شیبان، اعمش، مالک بن حارث، ابوالاوص بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰ کے پاس آیا تو میں نے عبد اللہ اور ابو موسیٰ کو پایا، (دوسری سند) ابو کریم، محمد بن ابی عمید، بواسطہ اپنے والد، اعمش، زید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ اور ابو موسیٰ کے ساتھ بیٹھا تھا اور بقیہ روایت بیان کی، مگر قطبہ کی روایت کامل ہے۔

۱۶۲۱۔ اسحاق بن ابراہیم، عبدہ بن سلیمان، اعمش، عبد اللہ بن مسعود نے کہا اور جو شخص کوئی چیز چھپائے گا، وہ قیامت کے دن لے کر حاضر ہوگا۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ کس شخص کی قرأت کے مطابق تم مجھے قرآن پڑھنے کا حکم دیتے ہو، میں نے تو حضور کے سامنے ستر سے زیادہ سورتیں پڑھیں اور آپ کے اصحاب یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں اللہ کی کتاب کو زیادہ جانتا ہوں، اور اگر میں جانتا کہ اللہ کی کتاب کوئی مجھ سے زیادہ

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ (وَمَنْ يَغْلُ يَأْتِ بِمَا غُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) ثُمَّ قَالَ عَلَى قِرَاءَةٍ مَنْ تَأْمُرُونِي أَنْ أَقْرَأَ فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً وَلَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جانتا ہے تو میں اس کے پاس چلا جاتا، شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں حضور کے اصحاب کے حلقوں میں بیٹھا، میں نے کسی سے نہیں سنا کہ کسی نے عبداللہ بن مسعود کی اس بات کی تردید کی یا ان پر تکبر کیا ہو۔

وَسَلَّمَ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَلَوْ أَعْلَمَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي لَرَحَلْتُ إِلَيْهِ قَالَ شَقِيقٌ فَحَلَسْتُ فِي حَلْقِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرُدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعْيبُهُ *

(فائدہ) حضرت عبداللہ بن مسعود کے مصحف میں بعض مقامات پر جمہور کے مصاحف کے خلاف قرأت تھی اور ان کے اصحاب کے مصاحف بھی انہی کے مصحف کی طرح تھے، لوگوں نے اس بات پر انکار کیا اور حضرت عبداللہ کے مصحف کو جلادینے اور انہیں جمہور کی قرأت کے مطابق قرآن پڑھنے کا حکم دیا، تب حضرت عبداللہ نے یہ فرمایا۔

۱۶۲۲۔ ابو کریب، یحییٰ بن آدم، قطبہ، اعمش، مسلم، مسروق، حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کی کتاب میں کوئی سورت ایسی نہیں، مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں اتری اور کوئی ایسی آیت نہیں مگر جانتا ہوں کہ کس باب میں نازل ہوئی، اور اگر میں کسی کو جانتا کہ وہ کتاب اللہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اس تک اونٹ پہنچ سکتے ہیں تو میں ضرور سوار ہو جاتا۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطَيْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ سُورَةٌ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَا أَنْزَلْتُ وَلَوْ أَعْلَمَ أَحَدًا هُوَ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللَّهِ مِنِّي تَبْلُغُهُ الْبَابِلَ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ *

۱۶۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، وکیع، اعمش، شقیق، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے، ایک دن ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کیا، وہ بولے کہ تم نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا ہے کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے تم چار آدمیوں سے قرآن کریم سیکھو، ابن ام عیاد (عبداللہ بن مسعود) پہلے ان کا نام لیا، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ۔

۱۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عِنْدَهُ فَذَكَّرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَّرْتُمْ رَجُلًا لَا أَزَالُ أَحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ قَيْدًا بُوَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَسَالِمُ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ *

۱۶۲۴۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابوداؤد، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس تھے تو ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ

کی ایک حدیث ان کے سامنے بیان کی، وہ بولے کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث ان کے بارے میں سنی ہے، میں برابر ان سے محبت کرتا ہوں، میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ قرآن چار آدمیوں نے پڑھو، ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود کا نام لیا) ابی بن کعب، سالم مولیٰ ابی حذیفہ اور معاذ بن جبل، زہری نے روایت میں ”یقولہ“ کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

۱۶۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش جریور اور وکیع کی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے باقی ابو بکر کی روایت میں ”حدیثا“ کے بجائے ”عن ابی معاویہ“ ہے، اور ابی بن کعب سے معاذ بن جبل کا نام پہلے ذکر کیا ہے اور ابو کریب کی روایت میں اس کا الٹ ہے۔

۱۶۲۶۔ ابن شقی، ابن بشار، ابن ابی عدی (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، مگر شعبہ سے چاروں حضرات کی ترتیب میں دونوں راوی مختلف ہیں۔

۱۶۲۷۔ محمد بن شقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابراہیم، مسروق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس حضرت ابن مسعود کا ذکر کیا گیا وہ بولے یہ ایسے شخص ہیں، کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے، برابر ان سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا چار حضرات سے قرآن کریم سیکھو، حضرت ابن مسعود، حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت معاذ بن جبل۔

۱۶۲۸۔ عید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، شعبہ نے کہا اولاً آپ نے ان

کُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ لَا أَرَاهُ أَجِبُهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ قَيْدًا بِهِ وَمِنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَحَرَفَ لَمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرٌ قَوْلُهُ يَقُولُهُ *

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ وَوَكَيْعٍ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ أَبِي وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كَرَيْبٍ أَبِي قَبْلَ مُعَاذٍ *

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِمَا وَاحْتِلَفًا عَنْ شُعْبَةَ فِي تَنَسُّيقِ الْأَرْبَعَةِ *

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَلِكَ رَجُلٌ لَا أَرَاهُ أَجِبُهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرَأُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ *

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ بَدَأَ

دونوں کا نام لیا، باقی میں نہیں جانتا کہ پہلے کس کا لیا۔

باب (۲۳۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کے فضائل۔

بِهَذَيْنِ لَا أَذْرِي بَابَهُمَا بَدَأَ *

(۲۳۹) بَابُ مِنَ فَضَائِلِ أَبِي بْنِ كَعْبٍ وَجَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ *

۱۶۲۹۔ محمد بن قثی، ابو داؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (میرے علم میں) چار حضرات نے قرآن کریم کو جمع کیا اور وہ چاروں انصاری تھے، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت، ابو زید، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا، ابو زید کون ہیں؟ بولے میرے چچاؤں میں سے تھے۔

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِي بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنْسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُوْمَتِي *

(فائدہ) اس روایت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف چار ہی حضرات قرآن کریم کو جمع کرنے والے تھے اور کوئی ان کے ساتھ شریک نہیں تھا، کیونکہ جنگ یمامہ جو حضور کے انتقال کے قریب ہوئی، اس میں قرآن کریم کے جمع کرنے والوں میں سے ستر صحابہ کرام شہید ہو گئے تھے، اب ناظرین خود ہی اس بات کا اندازہ لگائیں، کہ جمع کرنے والے کتنے ہوں گے، اور پھر قرآن کریم کی حفاظت جمع پر ہی موقوف نہیں ہے بلکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ رب العزت نے لیا ہے، لہذا اس کے توازن میں اشکال پیدا کرنے والوں کا دماغی توازن درست نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۳۰۔ ابو داؤد، عمرو بن عاصم، ہمام، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کس نے قرآن کریم کو جمع کیا انہوں نے کہا کہ انصار میں سے چار آدمیوں نے، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ایک انصاری شخص جسے ابو زید کہتے تھے۔

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُودٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسٍ بْنُ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبِي بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا زَيْدٍ *

۱۶۳۱۔ ہاد بن خالد، ہمام، قتادہ، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نے ابی بن کعب سے فرمایا، اللہ نے مجھے تم کو قرآن سنانے کا حکم دیا ہے، ابیؓ بولے اچھا اللہ نے آپ سے میرا نام لیا ہے، آپ نے فرمایا ہاں، اللہ نے مجھ سے تیرا نام لیا ہے ابی بن کعب (خوشی سے) رونے لگے۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِيٍّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ أَلَلَّهُ سَمَائِي لَكَ قَالَ اللَّهُ سَمَاكَ لِي قَالَ فَحَجَّلَ أَبِي يَبْكِي *

۱۶۳۲۔ محمد بن قثی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم کو ”لم یکن الذین کفروا“ سناؤں، ابی بولے اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا، جی ہاں! یہ سن کر ابی رونے لگے۔

۱۶۳۳۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۲۴۰) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۳۴۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، ابن جریج، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حضرت سعد بن معاذ کا جنازہ سامنے رکھا ہوا تھا کہ اس کے لئے پروردگار عالم کا عرش جموع گیا۔

(فائدہ) یعنی ان کی آمد کی خوشی میں، ممکن ہے کہ عرش میں ادراک اور تیز ہو کیونکہ قدرت الہی سے یہ امر بعید نہیں ان اللہ علی کل شئی قذیر، یا عرش سے مراد اہل عرش یعنی ملائکہ کا جموع مناصر ہو (نودی جلد ۲)

۱۶۳۵۔ عمرو ناقد، عبد اللہ بن ادریس اودی، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کا عرش سعد بن معاذ کی موت کی خوشی میں جموع گیا۔

۱۶۳۶۔ محمد بن عبد اللہ الرزی، عبد الوہاب بن عطاء الخفاف، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کا جنازہ رکھا ہوا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان کے لئے پروردگار عالم کا عرش

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَن كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنْ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَاعِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَكَى *

۱۶۳۳۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَنِيهِ *

(۲۴۰) بَاب مِنْ فَضَائِلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ *

(فائدہ) یعنی ان کی آمد کی خوشی میں، ممکن ہے کہ عرش میں ادراک اور تیز ہو کیونکہ قدرت الہی سے یہ امر بعید نہیں ان اللہ علی کل شئی قذیر، یا عرش سے مراد اہل عرش یعنی ملائکہ کا جموع مناصر ہو (نودی جلد ۲)

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ *

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءِ الْخَفَّافُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَنَازَتُهُ

جمہوم گیا۔

۱۶۳۷۔ محمد بن ثنیٰ، ابن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، ابوالحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ میں آیا، آپ کے اصحاب اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے، آپ نے فرمایا تم اس کی نرمی سے تعجب کرتے ہو، سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ ملائم ہیں۔

۱۶۳۸۔ احمد بن عبدہ فضی، ابوداؤد، شعبہ، ابوالحسن، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی رومال پیش کیا گیا، پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی، باقی اس روایت میں ابن عبدہ نے سند حدیث اس طرح بیان کی ہے ”اخبارنا ابوداؤد حدثننا شعبہ حدیثی قتادہ عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح یا اس جیسی)۔“

۱۶۳۹۔ محمد بن عمرو بن جلیہ، امیہ بن خالد، شعبہ سے یہی حدیث دونوں سندوں کے ساتھ ابوداؤد کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۶۴۰۔ زہیر بن حرب، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سندس کا ایک جبہ تحفہ میں آیا اور آپ حریر کے پینے سے منع فرماتے تھے، صحابہ نے اس سے تعجب کیا، آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہت زیادہ بہتر ہیں۔

(نادرہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ کے جنت میں مرتبہ بلند ہونے کی خبر دی ہے، کیونکہ رومال سب سے اونی کپڑا شمار ہوتا ہے، جب اس کی یہ حالت ہے تو اور کپڑوں کا کیا حال ہو گا۔

مَوْضُوعَةً يَغْنِي سَعْدًا اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ *
۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلَّةَ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَلْمُسُونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ اتَّعَجِبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَنَادِيلٍ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاللَّيْنُ *

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقُوبَ حَرِيرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدِ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُو هَذَا أَوْ بَعْلِيلَهُ *

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْحَدِيثِ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ *

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبَّةً مِنْ سُنْثُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجَبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَنَادِيلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا *

۱۶۴۱۔ محمد بن بشار، سالم بن نوح، عمر بن عامر، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اکیدر دومتہ الجندل کے بادشاہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جوڑا تحفہ بھیجا، بقیہ روایت حسب سابق ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ حریر سے منع فرماتے تھے۔

باب (۲۴۱) حضرت ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عقیان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ایک تلوار لی اور فرمایا یہ مجھ سے کون لیتا ہے؟ تو سب نے ہاتھ پھیلا دیے، ہر ایک ان میں سے کہتا تھا کہ میں لیتا ہوں، آپ نے فرمایا اس کا حق ادا کرنے کے ساتھ کون لیتا ہے؟ یہ سننے ہی سب پیچھے ہٹ گئے، ابو دجانہ نے عرض کیا، میں لے کر اس کا حق ادا کروں گا، انہوں نے یہ تلوار لے لی، اور مشرکین کے سر اس سے چیر ڈالے۔

باب (۲۴۲) حضرت جابرؓ کے والد حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عمرو بن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

۱۶۴۳۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، عمرو نائدہ، سفیان بن عیینہ، ابن مکتدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن (جنگ کے بعد) میرے والد لائے گئے، اور ان پر کپڑا ڈھک رکھا تھا، اور ان کے ناک، کان، ہاتھ، پاؤں کاٹے گئے تھے، میں نے کپڑا اٹھانا چاہا تو لوگوں نے مجھے منع کر دیا، پھر ارادہ کیا اور لوگوں نے منع کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے کو اٹھایا، یا آپ کے حکم سے وہ کپڑا اٹھایا گیا، آپ نے ایک رونے والی یا چلانے والی آواز سنی، تو پوچھا یہ کس کی آواز ہے؟ صحابہ نے عرض کیا عمرو کی بیٹی یا ان کی بہن ہے،

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَكِيدَرَ دَوْمَتَةَ الْجَنْدَلِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ *

(۲۴۱) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ *

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَقِيَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هَذَا فَيَسْطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ أَنَا أَنَا قَالَ فَمَنْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَخْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرِشَةَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا أَخْذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَخْذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ *

(۲۴۲) بَاب مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَرَامٍ وَالِدِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا *

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَعَمْرُو النَّاقِدُ كُلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُتَكْدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ جِيءَ بِأَبِي مُسَجَّى وَقَدْ مُثِلَ بِهِ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعِ الثَّوْبَ فَتَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعِ الثَّوْبَ فَتَهَانِي قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَرَفَعَهُ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِئَةٍ أَوْ

آپ نے فرمایا کیوں روٹی ہو، ان کے اٹھائے جانے تک فرشتے ان پر برابر سایہ کئے رہے۔

۱۶۴۴۔ محمد بن ثقی، وہب بن جریر، شعبہ، محمد بن منکدر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد احد کے دن شہید ہو گئے، تو میں ان کے چہرے پر سے کپڑا اٹھاتا اور روتا، صحابہ کرام مجھے منع کرتے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نہیں روکتے تھے اور (میری پھوپھی) فاطمہ بنت عمرو بھی ان پر رو رہی تھیں، آپ نے فرمایا تم روؤ یا نہ روؤ، جب تک تم نے انہیں اٹھایا، فرشتے برابر ان پر اپنے پروں کا سایہ کئے رہے۔

۱۶۴۵۔ عبد بن حمید، روح بن عبادہ، ابن جریج۔ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی روایت نقل کرتے ہیں، باقی ابن جریج کی روایت میں فرشتوں کے سایہ کرنے اور رونے والی کا ذکر نہیں ہے۔

۱۶۴۶۔ محمد بن احمد بن ابی خلف، زکریا بن عدی، عبید اللہ بن عمرو، عبد الکریم، محمد بن المنکدر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کو احد کے دن لایا گیا، ان کے ناک کان کٹے ہوئے تھے، پھر انہیں حضور کے سامنے رکھا گیا، بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

باب (۲۴۳) حضرت جلیپب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۶۴۷۔ اسحاق بن عمر بن سلیمان، حماد بن سلمہ، ثابت، کنانہ بن

صباحہ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقَالُوا بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُحْتُ عَمْرٍو فَقَالَ وَلَمْ تَبْكِي فَمَا زَالَتْ الْمَلَائِكَةُ تَطْلُعُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ *

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَصِيبَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ فَحَفَلْتُ أَكْثِيفَ الثُّوبِ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَجَعَلُوا يَنْهَوْنِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي قَالَ وَحَفَلْتُ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِيهِ أَوْ لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتْ الْمَلَائِكَةُ تَطْلُعُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ *

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِهِذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبَكَاءُ الْبَاكِئَةِ *

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ مُحْدَعًا فَوَضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

(۲۴۳) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيمٍ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَغْرَى لَهُ فَأَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فَلَنَا وَقَلْنَا وَقَلْنَا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فَلَنَا وَقَلْنَا وَقَلْنَا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ لِكَيْنِي أَفْقِدُ حُجَيْبًا فَأَطْلُبُوهُ فَطَلَبَ فِي الْقَتْلِ فَوَجَدُوهُ إِلَى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوهُ هَذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ هَذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ قَالَ فَوَضَعَهُ عَلَى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا *

نعیم، ابو بزرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد میں تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال دیا، آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم میں سے کوئی غائب تو نہیں ہے، حاضرین نے کہا جی ہاں فلاں، فلاں، اور فلاں غائب ہیں، پھر آپ نے فرمایا کوئی کم تو نہیں ہے، صحابہ نے کہا جی نہیں، آپ نے فرمایا میں نے جلیب کو نہیں دیکھا، لوگوں نے انہیں متوکیلین کی لاشوں میں تلاش کیا، تو ان کی لاش ان سات آدمیوں کے پاس پائی گئی جنہیں جلیب نے قتل کیا، پھر وہ مارے گئے، حضور ان کی لاش کے پاس آئے اور کھڑے ہو کر فرمایا اس نے سات آدمیوں کو مارا، اس کے بعد مارا گیا، یہ میرا ہے، میں اس کا ہوں، یہ میرا ہے میں اس کا ہوں، پھر آپ نے انہیں اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ نے ہی اٹھایا، پھر ان کے لئے قبر کھدوائی گئی اور انہیں ان کی قبر میں رکھ دیا گیا اور راوی نے غسل دینے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

(فائدہ) اللہ نے اپنے ہی کو جلیب کے حقیق خبر کر دی کہ انہوں نے سات آدمیوں کو مارا ہے، تو آپ نے فرمایا میں جلیب کو نہیں پاتا کیونکہ ان کا نہ ہونا ایک امر عظیم ہے، اسی بنا پر آپ نے ان کی اس قدر تکریم کی (شرح ابی دوسنوی جلد صفحہ ۳۰۰)۔

باب (۲۴۴) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

(۲۴۴) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۶۴۸- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعْبِرَةِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارَ وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَعَرَجْتُ أَنَا وَأَخِي أَنِيسٌ وَأَمْنَا فَنَزَلْنَا عَلَى خَالٍ لَنَا فَأَكْرَمَنَا خَالُنَا وَأَحْسَنَ إِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ عَنْ أَهْلِكَ خَالَفَ إِلَيْهِمْ أَنِيسٌ فَجَاءَ خَالُنَا فَنَنَا عَلَيْنَا الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقُلْتُ أَمَّا مَا مَضَى مِنْ

۱۶۴۸- ہداب بن خالد ازدی، سلیمان بن المؤمن، حمید بن ہلال، حضرت عبد اللہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوذرؓ نے کہا، ہم اپنی قوم غفار سے نکلے اور وہ حرام مہینے کو بھی حلال سمجھتے تھے، میں اور میرا بھائی انیس اور میری والدہ تینوں نکلے، اور ایک ہمارا ماموں تھا، اس کے پاس اترے، اس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ تنگی کی، مگر اس قوم نے ہم سے حسد کیا، اور کہنے لگی کہ جب تو اپنے گھر سے باہر جاتا ہے تو انیس تیری بیوی سے زنا کرتا ہے، چنانچہ ہمارا ماموں آیا اور اس سے جو کہا گیا تھا وہ الزام اس نے ہم پر لگا دیا، میں نے کہا تو نے جو

مَعْرُوفِكَ فَقَدْ كَذَرْتُهُ وَلَا جَمَاعَ لَكَ فِيمَا بَعْدُ
فَقَرَبْنَا صِرْمَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَغَطَّيْ خَالَنَا
ثَوْبَهُ فَجَعَلَ يَبْكِي فَاَنْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ
مَكَّةَ فَفَافَرُ أَنَسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَاتَيْنَا
الْكَاهِنَ فَخَبِرَ أَنَسًا فَاتَانَا أَنَسٌ بِصِرْمَتِنَا
وَمِثْلِهَا مَعَهَا قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ أَخِي قَبْلَ
أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِثَلَاثِ سِنِينَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ قُلْتُ فَأَيُّ
تَوَحُّهٍ قَالَ أَتَوَجَّهْتُ حَيْثُ يُوجِّهُنِي رَبِّي أَصْلِي
عِشَاءً حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَلْقَيْتُ
كَأَنِّي خِيفَاءً حَتَّى تَغْلُوَنِي الشَّمْسُ فَقَالَ أَنَسٌ
إِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ فَافْكُنِي فَاَنْطَلَقَ أَنَسٌ
حَتَّى أَتَى مَكَّةَ فَرَأَتْ عَلَيَّ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ مَا
صَنَعْتَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلَى دِينِكَ
يُزْعِمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ قُلْتُ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ
يَقُولُونَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ أَنَسٌ أَحَدَ
الشُّعْرَاءِ قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَاهِنَةِ
فَمَا هُوَ يَقُولُهُمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَقْرَاءِ
الشُّعْرِ فَمَا يَلْتَمِسُ عَلَى لِسَانِ أَحَدٍ بَعْدِي أَنَّهُ
شِعْرٌ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ قَالَ
قُلْتُ فَافْكُنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَاَنْظَرُ قَالَ فَأَتَيْتُ
مَكَّةَ فَتَضَعُفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ أَيْنَ هَذَا
الَّذِي تَدْعُوهُ الصَّابِي فَاشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِي
فَمَا لَ عَلَيَّ أَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدْرَةٍ وَعَظَمَ
حَتَّى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِينَ
ارْتَفَعْتُ كَأَنِّي نُسَبُّ أَحْمَرُ قَالَ فَأَتَيْتُ زَمْرَ
فَغَسَلْتُ عَنِّي الدَّمَاءَ وَشَرَبْتُ مِنْ مَائِهَا وَلَقَدْ
لَبِثْتُ يَا ابْنَ أَخِي ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ مَا كَانَ

احسان کیا وہ بھی برباد کر دیا، اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے،
ہم اپنے اونٹوں کے پاس آئے ان پر اپنا اسباب لاد لے ہمارے
ماموں نے اپنا کپڑا اوڑھ کر روٹا شروع کر دیا، ہم چلے حتیٰ کہ مکہ
کے سامنے اترے، انہیں نے ان اونٹوں پر جو ہمارے ساتھ تھے
اور استے ہی اور پر ایک بازی لگادی، انہیں اور وہ شخص اس کے
پاس گئے، کاہن نے انہیں کو جتوا دیا، انہیں ہمارے اونٹ اور استے
ہی اور اونٹ لے کر آیا، ابوذر نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے
میں حضور کی ملاقات سے تین سال قبل سے نماز پڑھتا تھا، میں
نے کہا نماز کس کی پڑھتے تھے؟ بولے خدا کی، میں نے کہا کس
طرف رخ کرتے تھے؟ بولے جس طرف اللہ رخ کرادے،
میں عشاء کی نماز پڑھتا جب رات کا آخر ہو تا تو میں پڑ جاتا حتیٰ
کہ سورج میرے اوپر آجاتا، انہیں نے کہا مجھے مکہ میں کام ہے تم
یہاں رہو، میں جاتا ہوں، وہ گیا اور اس نے دیر کی، پھر آیا میں
نے پوچھا اتنی دیر کیوں کی؟ وہ بولا میں مکہ میں ایک شخص سے ملا
جو تیرے دین پر ہے اور کہتا ہے کہ اللہ نے اسے بھیجا ہے، میں
نے کہا لوگ اسے کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا لوگ اسے
شاعر، کاہن اور جادوگر کہتے ہیں، انہیں خود بھی شاعر تھا، اس
نے کہا میں نے کاہنوں کی بات سنی، لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا
ہے وہ کاہنوں کا کلام نہیں ہے، اور اس شخص کے کلام کو
شاعروں کے اقوال سے بھی موازنہ کیا، مگر کسی شخص کی زبان
پر ایسے شعر موزوں نہیں ہو سکتے، خدا کی قسم وہ سچا ہے، اور
لوگ جھوٹے ہیں، میں نے کہا تم بیٹیں رہو میں اسے جا کر دیکھتا
ہوں، پھر میں مکہ آیا، اور ایک ناتواں شخص کو مکہ والوں میں سے
منتخب کیا، اور اس سے پوچھا وہ شخص کہاں ہے؟ جسے تم صابی
کہتے ہو، اس نے میری طرف اشارہ کر کے کہا، یہ صابی آگیا یہ
سن کر تمام واہی والے دھڑلے اور ہڈیاں لے کر مجھ پر پل پڑے،
حتیٰ کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب مجھے ہوش آیا تو کھڑا ہوا
تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں (خون کی وجہ سے) لال بت ہوں، میں

لِي طَعَامٍ إِلَّا مَاءٌ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ
عُنْكَ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَى كَبِدِي سُخْفَةً
جُوعٍ قَالَ فَبَيْنَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةِ قَمَرَاءَ
إِضْحِيَّانَ إِذْ ضُرِبَ عَلَى أَسْمَحَتِهِمْ فَمَا
يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ وَامْرَأَتَيْنِ مِنْهُنَّ تَدْعُوَانِ
إِسَافًا وَنَائِلَةً قَالَ فَاتَّيَا عَلَيَّ فِي طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ
أَنْكِحَا أَحَدَهُمَا الْآخَرَى قَالَ فَمَا تَنَاهَا عَنْ
قَوْلِهِمَا قَالَ فَاتَّيَا عَلَيَّ فَقُلْتُ هُنَّ يَثْلُ الْفَحْشَى
غَيْرَ أَنِّي لَا أَكْنِي فَاظْلَقْنَا تَوْلُولَانِ وَتَقُولَانِ لَوْ
كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ
وَعُمَا هَاطِطَانِ قَالَ مَا لَكُمَا قَالَتَا الصَّابِيُّ بَيْنَ
الْكَعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا قَالَ مَا قَالَ لَكُمَا قَالَتَا إِنَّهُ
قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ
وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلَّى فَلَمَّا
قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ
حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ
مَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ
فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي
كَرِهَ أَنْ أَتَمِيتَ إِلَى غِفَارٍ فَذَهَبَتْ أَخَذَ بِيَدِهِ
فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي ثُمَّ رَفَعَ
رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ مَتَى كُنْتُ هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ قَدْ
كُنْتُ هَاهُنَا مِنْذُ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ
فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ
إِلَّا مَاءٌ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُنْكَ
بَطْنِي وَمَا أَجِدُ عَلَى كَبِدِي سُخْفَةً جُوعٍ قَالَ

زحرم کے پاس آیا، اور خون دھویا اور اس سے پانی پیا، اے میرے
بھتیجے میں وہاں تئیں راتیں یا تئیں دن رہا، اور زحرم کے علاوہ
کوئی کھانا میرے پاس نہیں تھا، چنانچہ میں اتنا موٹا ہو گیا کہ
میرے پیٹ کی بنیں جھک گئیں اور میں نے اپنے کلیجے میں
بھوک کی ناتوانی نہیں پائی، ایک بار مکہ والے چاندنی رات میں سو
گئے اور اس وقت بیت اللہ کا کوئی طواف نہیں کر رہا تھا، صرف دو
عورتیں اسراف اور نائلہ (بت) کو پکار رہی تھیں، وہ طواف
کرتے کرتے میرے سامنے آئیں، میں نے کہا کہ ایک کا کلاچ
دوسرے سے کر دو، یہ سن کر بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں،
جب وہ پھر میرے سامنے آئیں تو میں نے کہا اندام مخصوص
میں لکڑی، اور مجھے یہ کناہی نہیں آتا (اس لئے ان بتوں کو صاف
گالی دی) یہ سن کر وہ دونوں عورتیں چلائی اور کبھی ہوئی چلیں
کاش اس وقت کوئی ہمارے لوگوں میں سے ہوتا، راستے میں ان
لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ ملے اور
وہ پہلا سے اتر رہے تھے، انہوں نے ان عورتوں سے پوچھا کیا
ہو، وہ بولیں ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا
ہے، انہوں نے کہا وہ صابی کیا بولا، وہ بولیں ایسی بات بولا جس
سے منہ بھر جاتا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے، حتیٰ کہ حجر اسود کو بوسہ دیدہ اور اپنے صاحب کے ساتھ
طواف کیا اور نماز پڑھی، جب آپ نماز پڑھ چکے تو ابو ذرؓ کہتے ہیں
کہ میں نے نول سلام کی سنت ادا کی، اور کہا السلام علیک یا رسول
اللہ آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا غفار کا ایک شخص
ہوں، آپ نے ہاتھ جھکا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں، میں
نے اپنے دل میں کہا کہ شاید آپ کو یہ کہنا کہ میں غفار میں سے
ہوں ناگوار گزارا، میں آپ کا ہاتھ پکڑنے کو لپکا، مگر آپ کے
صاحب جو مجھ سے زیادہ آپ کا حال جانتے تھے، انہوں نے مجھے
روکا، پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا، تم یہاں کب سے آئے ہو؟
میں نے عرض کیا میں یہاں تئیں رات یا تئیں دن سے ہوں،

إِنهَا مُبَارَكَةٌ إِنِّهَا طَعَامُ طُعْمٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَذَنُّ لِي فِي طَعَامِي اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَيْبِ الطَّائِفِ وَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ عَبَرْتُ مَا عَبَرْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ وَجَّهْتُ لِي أَرْضَ ذَاتِ نُخْلٍ لَا أَرَاهَا إِلَّا يَتْرَبُ فَهَلْ أَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّي قَوْلِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْخُزَكَ فِيهِمْ فَاتَيْتُ أَنِّيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ مَا بِي رَغْبَةً عَنْ دِينِكَ فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاتَيْنَا أُمَّنًا فَقَالَتْ مَا بِي رَغْبَةً عَنْ دِينِكَمَا فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غَفَارًا فَأَسْلَمَ بَصْفُهُمْ وَكَانَ يَوْمُهُمْ أَيْمَاءُ بْنُ رَحْضَةَ الْغَفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ وَقَالَ يَصْنَفُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدِينَةَ أَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدِينَةَ فَأَسْلَمَ بَصْفُهُمُ الْبَاقِي وَجَاءَتْ أَسْلَمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِخْوَتُنَا نَسْلِمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَأَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ*

آپ نے فرمایا تمہیں کھانا کون کھلاتا ہے؟ میں نے کہا زمزم کے پانی کے علاوہ کھانا وغیرہ کچھ نہیں اور میں مونٹا بھی ہو گیا ہوں، یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بٹ مڑ گئے اور میں اپنے کیچے میں بھوک کی باتوانی بھی نہیں پاتا، آپ نے فرمایا زمزم کا پانی برکت والا ہے اور کھانا بھی ہے، کھانے کی طرح پیٹ بھر دیتا ہے، حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آج کی رات مجھے اس کو کھلانے کی اجازت دیجئے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ چلے، میں بھی ان کے ساتھ چلا، ابو بکرؓ نے ایک دروازہ کھولا، اور اس میں سے طائف کے سوکھے انگور نکالنے لگے، یہ پہلا کھانا تھا جو میں نے مکہ میں کھایا، پھر میں رہا جب تک کہ رہا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا مجھے ایک زمین سمجھو والی دکھائی گئی، میں سمجھتا دوں کہ وہ یشرب (مدینہ) کے علاوہ کوئی نہیں، لہذا تم (جاکر) میری طرف سے اپنی قوم کو دین اسلام کی دعوت دو، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تمہاری بنا پر نفع پہنچائے اور تم کو ثواب دے، میں انہیں کے پاس آیا، اس نے کہا تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا میں مسلمان ہو گیا، اور آپ کی نبوت کی تصدیق کی، وہ بولا تمہارے دین سے مجھے بھی نفرت نہیں، میں بھی اسلام لایا اور میں نے بھی تصدیق کی، پھر ہم اپنی والدہ کے پاس آئے وہ بولیں مجھے بھی تمہارے دین سے نفرت نہیں، میں بھی اسلام لائی اور تصدیق کی، ہم نے اپنے انوںوں پر سامان لاد اور اپنی قوم غفار میں پہنچے، آدمی قوم مسلمان ہو گئی، ان کی قیادت ایماء بن رخصہ کیا کرتا تھا، اور وہ ان کا سر دار تھا، اور آدمی قوم نے یہ کہا کہ جب حضور مدینہ تشریف لائیں گے تب ہم مسلمان ہوں گے، چنانچہ حضور جب مدینہ تشریف لائے، تو بقایا آدمی قوم بھی مسلمان ہو گئی، اور قبیلہ اسلم کے لوگ آئے انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہم بھی اپنے بھائی غفاریوں کے طرح مسلمان ہوتے ہیں، وہ بھی مسلمان ہو گئے، آپ نے فرمایا غفار کو

اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر لیا۔

۶۳۹۔ اسحق بن ابراہیم خطمی، نضر بن حمیل، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ جب میں مکہ کی طرف آنے لگا تو انیس نے کہا اچھا لیکن اہل مکہ سے بچے رہنا، وہ اس شخص کے دشمن ہیں اور اس سے اپنا منہ ہٹاتے ہیں۔

۱۶۵۰۔ محمد بن قتی، ابن ابی عدی، ابن عون، حمید بن حلال، حضرت عبد اللہ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے میرے بھتیجے، میں نے آپ کی نبوت سے دو سال قبل نماز پڑھی، بقیہ روایت سلیمان بن مغیرہ کی روایت کی طرح ہے، مگر اس میں اتنی زیادتی ہے کہ دونوں ایک کاہن کے پاس گئے، انیس نے اس کاہن کی تعریف کی، یہاں تک کہ اس پر غالب آ گیا، اور ہم نے اس کے اونٹ بھی لے کر اپنے اونٹوں میں ملا لئے، اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی، چنانچہ میں آپ کے پاس آیا اور میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں جس نے آپ کو اسلامی سلام کیا، میں نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا علیک السلام ورحمۃ اللہ، اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے مجھ سے عرض کیا، پندرہ دن سے یہاں ہوں اور یہ بھی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا، آج رات مجھے ان کی مہمان نوازی کرنے دیجئے۔

۱۶۵۱۔ ابراہیم بن محمد بن عرعرة السامی، محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہدی، قتی، ابن سعید، ابو جمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوذرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں مبعوث ہونے کی

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ قُلْتُ فَكَفَنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأَنْظَرُ قَالَ نَعَمْ وَكُنْ عَلَى حَذَرٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ قَدْ شَفَعُوا لَهُ وَتَحَهُمُوا*

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا ابْنَ أَحْيَى صَلَّيْتُ سَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهَ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِي اللَّهُ وَأَقْصَصَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَتَنَافَرَا إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْكُفَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ أَحْيَى أَنْيْسَ يَمْدَحُهُ حَتَّى غَلِبَهُ قَالَ فَأَخَذَنَا صِرْمَتَهُ فَضَمَمَنَا إِلَى صِرْمَتِنَا وَقَالَ أَيْضًا فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ قَالَ فَأَنبَيْتُهُ فَإِنِّي لَأَكُودُ النَّاسَ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَقَالَ مِنْذُ كَمْ أَنْتَ هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ مِنْذُ خَمْسِ عَشْرَةَ وَفِيهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنْحَفْنِي بِضِيَّاقِهِ اللَّيْلَةَ*

۱۶۵۱۔ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَرُورَةَ السَّامِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَتَقَارَبَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ

سَعِيدٌ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ لِأَخِيهِ أَرْكَبْ إِلَيَّ هَذَا الْوَادِي فَأَعْلَمَ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعُ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ انْتَبَيْ فَانْطَلَقَ الْآخَرُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ رَأَيْتَهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلِمَاتٍ مَا هُوَ بِالشَّعْرِ فَقَالَ مَا شَفِيتَنِي فِيهَا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَيْئًا لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَعْرِفْهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَذْرَكَهُ يَغْنِي اللَّيْلُ فَاضْطَجَعَ فَرَأَاهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَأَاهُ تَبَعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ اخْتَمَلَ قُرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَمْ يَرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَعَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا أَنَّى لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّلَاثِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقَامَهُ عَلِيٌّ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا تَحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ هَذَا الْبَلَدَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَبِئَاقًا لَتُرْشِدَنِي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتُ فَاتَّبَعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ فَمَتَّ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبَعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَذْحِجِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى

اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس وادی میں سوار ہو کر جاہ اور اس شخص کو دیکھ کر آجو کہتا ہے کہ میرے پاس آسمان سے وحی آتی ہے، ان کی بات سن کر پھر میرے پاس آوہ روانہ ہوئے حتیٰ کہ مکہ آئے، اور آپ کا کلام سنا پھر ابوذر کے پاس لوٹ کر آئے، اور کہا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا وہ خصال حمیدہ کا حکم کرتا ہے، اور ایک کلام سنا تاہے جو شعر نہیں ہے، ابوذر بولے اس سے مجھے تسکین نہیں ہوئی، پھر انہوں نے توشہ لیا اور ایک پانی کا مشکیزہ لیا، حتیٰ کہ مکہ آئے، اور مسجد حرام میں داخل ہوئے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا اور حضور کو پہچانتے نہیں تھے، اور پوچھنا بھی مناسب نہیں سمجھا، یہاں تک کہ رات ہو گئی اور لیٹ گئے، حضرت علیؑ نے انہیں دیکھا اور پہچانا کہ کوئی مسافر ہے، چنانچہ ان کے ساتھ گئے، لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہیں کی، یہاں تک صبح ہو گئی، پھر وہ اپنا توشہ اور مشکیزہ مسجد میں اٹھالائے اور سارا دن وہاں رہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شام تک نہیں دیکھا، پھر وہ اپنے سونے کی جگہ پر آ گئے، وہاں سے حضرت علیؑ کا گزر ہوا بولے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اس شخص کو اپنا ٹھکانا معلوم ہو، پھر انہیں کھڑا کیا، ابوذر ان کے ساتھ گئے، مگر کسی نے ایک دوسرے سے بات نہیں کی، حتیٰ کہ تیسرا دن ہوا اور اس دن بھی ایسا ہی ہوا، چنانچہ حضرت علیؑ نے پھر انہیں اٹھایا اور کہا کہ تم مجھ سے کیوں نہیں بیان کرتے جس کام کے لئے تم اس شہر میں آئے ہو؟ ابوذر بولے اگر تم مجھ سے عہد دیانا کرو، کہ میری راہبری کرو گے تو میں بتاؤں، انہوں نے اقرار کیا، ابوذر نے سارا حال بیان کیا، حضرت علیؑ بولے وہ سچے ہیں اور بے شک اللہ کے رسول ہیں تم صبح کو میرے ساتھ چلنا، اگر میں کوئی خوف کی بات دیکھوں گا جس میں تمہاری جان کا خدشہ ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا، جیسے کوئی پانی بہاتا ہے، اور اگر میں چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے چلے آنا، جہاں میں گھسوں

تم بھی وہاں آجانا، ابوذر نے ایسا ہی کیا، ان کے پیچھے چلے حتیٰ کہ حضور کے پاس پہنچے، ابوذر بھی ساتھ ہی پہنچے، پھر ابوذر نے آپ کی باتیں سنیں اور اسی جگہ مسلمان ہو گئے، حضور نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جاؤ اور انہیں دین کی تبلیغ کرو تا وہ تمہیکہ میرا حکم تمہارے پاس پہنچے، ابوذر نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں تو یہ بات مکہ والوں کو علی الاعلان سناؤں گا، پھر ابوذر نکلے اور مسجد میں آئے اور پکار کر کہا اے محمد بن ابوالہ الاہلہ واللہ ان محمد رسول اللہ، لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور مارے مارے لٹا دیا، حضرت عباسؓ وہاں آئے اور ابوذر پر جھک گئے اور کہا تمہاری خرابی ہو، تم نہیں جانتے کہ یہ قبیلہ غفار کا ہے، اور تمہارا ملک شام میں تجارت کا راستہ ان کے ملک پر سے ہے، پھر ابوذر کو ان سے چھڑا لیا، دوسرے روز ابوذر نے پھر ایسا ہی کیا، لوگ دوڑے اور انہیں مارا، حضرت عباسؓ پھر آئے اور انہیں چھڑا لیا۔

باب (۲۴۵) حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، خالد بن عبد اللہ، بیان، قیس بن ابی حازم، جریر بن عبد اللہ، (دوسری سند) عبد الحمید بن بیان، خالد، بیان، قیس بن ابی حازم، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا، کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اندر آنے سے نہیں روکا، اور کبھی بھی آپ نے مجھے نہیں دیکھا، مگر یہ کہ آپ نے۔

۱۶۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو اسامہ، اسماعیل (دوسری سند) ابن نمیر، عبد اللہ بن ادریس، اسماعیل، قیس، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اندر آنے سے نہیں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانِهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتَارَ الْقَوْمَ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْحَعُوهُ فَأَتَى الْعَبَّاسَ فَكَابَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تِجَارَتِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهَا وَتَارُوا إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ فَكَابَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَأَنْقَذَهُ *

(۲۴۵) بَاب مِنْ فَضَائِلِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ *

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ عَنْ بَيَانَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَا حَبَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا ضَجِكَ *

۱۶۵۳۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أَسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ مَا

روکا اور مجھے کبھی نہیں دیکھا، مگر یہ کہ آپ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی، ابن نمیر نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی کہ جریر کہتے ہیں میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر نہیں جتا، آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا الہی اسے جمدے، اور اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔

۱۶۵۳۔ عبد الحمید بن بیان، خالد، بیان، قیس، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ایک بت خانہ تھا جسے ذوالخلصہ کہتے تھے اور کعبہ یمنی یا کعبہ شامی بھی اسی کا نام تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اسے جریر تو مجھے ذوالخلصہ اور کعبہ یمنی و شامی کی طرف سے بے فکر کرتا ہے، چنانچہ میں ایک سو پچاس آدمی اس قبیلہ کے اپنے ساتھ لے کر گیا اور ذوالخلصہ کو توڑا، اور جتنے آدمیوں کو وہاں پایا، قتل کیا، پھر میں لوٹ آیا، اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے ہمارے لئے اور قبیلہ احس کے لئے دعا کی۔

۱۶۵۵۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، بن حازم، حضرت جریر بن عبد اللہ مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے جریر تو مجھے ذوالخلصہ بت خانہ سے آرام نہیں دیتا، اور اس بت خانہ سے کہ جسے کعبہ یمنی بھی کہتے تھے، جریر بیان کرتے ہیں کہ میں ڈیڑھ سو سوار وہاں لے کر گیا اور میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا، اور فرمایا الہی اسے جمدے اور اسے راہ دکھانے والا اور راہ یافتہ کر دے، چنانچہ جریر گئے اور ذوالخلصہ کو آگ سے جلادیا، اس کے بعد ایک شخص جس کا نام ابوراعۃ تھا، خوشخبری کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روانہ کیا، وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ہم ذوالخلصہ کو خارش اوٹ کی طرح چھوڑ آئے ہیں،

حَجَّيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأْيِي إِلَّا تَبَسُّمٌ فِي وَجْهِهِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ وَلَقَدْ شَكُوتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَتُبُّتُ عَلَى الْحَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا *

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَانَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتَ مُرْجِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةِ وَالشَّامِيَّةِ فَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي مِائَةِ وَخَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ *

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَرِيرُ أَلَا تُرْجِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتٌ لِيُغْنِمَ كَانَ يُدْعَى كَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةِ قَالَ فَفَرْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةً فَارَسَ وَكُنْتُ لَا أَتُبُّتُ عَلَى الْحَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا قَالَ فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُسَمُّهُ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ مِنَّا فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تُرْسِكَهَا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور مردوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

كَانَهَا حَمَلٌ أَجْرَبُ فَبَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ *

۱۶۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(دوسری سند) ابن نمیر بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) محمد بن عباد، سفیان۔

(چوتھی سند) ابن ابی عمر، مروان۔

(پانچویں سند) محمد بن رافع، ابواسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی مروان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جریر کا خوشخبری دینے والا ابوارطاة، حصین بن ربیعہ، حضور کو خوشخبری دینے آیا۔

باب (۲۴۶) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَغْنِي الْفَرَارِيَّ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَرْوَانَ فَجَاءَ بَشِيرٌ جَرِيرُ أَبُو أَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيعَةَ يُشِيرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

(۲۴۶) بَابُ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

۱۶۵۷۔ زبیر بن حرب، ابو بکر بن النضر، ہاشم بن قاسم، ورقاء بن عمر الیشکری، قال سمعت عبيد الله بن أبي يزيد، حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی رکھا، جب آپ آئے تو پوچھا یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ (زہیر کی روایت میں ہے) کہ میں نے کہا، ابن عباس نے، آپ نے فرمایا اے العائین اسے دین میں سمجھ عطا فرما۔

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْخُلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هَذَا فِي رَوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوا وَفِي رَوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللَّهُمَّ فَقَّهُهُ *

باب (۲۴۷) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

(۲۴۷) بَابُ فَقْهِ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *

۱۶۵۸۔ ابوالریح العتقی، خلف بن ہشام، ابوالکامل جحدری، حماد بن زید، ایوب، مانع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ساتھ استبرق کا ایک ٹکڑا ہے، اور میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ

وہ کھڑا مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے، میں نے یہ خواب اپنی بشیرہ ام المؤمنین حضرت حصہ سے بیان کیا، حضرت حصہ نے اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ نے فرمایا میں عبد اللہ کو ایک صالح آدمی سمجھتا ہوں۔

فِي الْمَنَامِ كَانَ فِي يَدِي قِطْعَةً اسْتَبْرَقَ وَلَيْسَ مَكَانَ اُرَيْدُ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ اِلَيْهِ قَالَ فَقَصَصْتُه عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّصْتُه حَفْصَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَى عَبْدَ اللَّهِ رَجُلًا صَالِحًا *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ صالح وہ ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کا حقہ پوری کوشش کے ساتھ ادا کرتا ہو، جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں ہر ایک دنیا کی طرف مائل ہو گیا مگر حضرت عمرؓ اور ان کے صاحبزادے ابن عمرؓ اس سے علیحدہ رہے، وہ امران فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے زیادہ حق اور پرہیزگار، اور ابن عباسؓ سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا (نووی جلد ۲) شرح ابی جلد ۱۔

۱۶۵۹۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی خواب دیکھتا تھا تو آپ سے بیان کرتا تھا، مجھے بھی آرزو تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دیں، بیان کرتے ہیں کہ میں نوجوان مجرد تھا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد میں سویا کرتا تھا، میں نے خواب میں دیکھا، جیسے مجھے دو فرشتوں نے پکڑا اور جہنم کی طرف لے گئے، دیکھا تو وہ کنویں کی طرح پیچ در پیچ گہری ہے اور اس پر دو کھڑیاں ہیں جیسے کنویں پر ہوتی ہیں، اور اس میں کچھ لوگ ہیں کہ جہنم میں نے پہچانا، میں نے کہنا شروع کیا، اعوذ باللہ من النار، اعوذ باللہ من النار، اعوذ باللہ من النار، اعوذ باللہ من النار، پھر ایک اور فرشتہ ملا اور بولا تجھے کسی قسم کا خوف نہیں، میں نے یہ خواب حضرت حصہ سے بیان کیا، اور حضرت حصہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے ارشاد فرمایا عبد اللہ اچھا آدمی ہے، اگر رات کو تہجد پڑھا کرے، سالم بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ اس کے بعد سے رات کو بس تہجد ہی پڑھتا رہتا ہے (اور تہجد پڑھتے رہتے)۔

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَ اخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّصَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمْنَيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقْصُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًا عَزَبًا وَكُنْتُ أَنَا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَا نِي فَلَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبُرِّ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيْ الْبُرِّ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتَهُمْ فَحَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ فَقَالَ لِي لَمْ تَزَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّصْتُهَا حَفْصَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعَمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا *

۱۶۶۰۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن داری، موسیٰ بن خالد، ابو اسحق فزاری، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں مسجد سویا کرتا تھا اور میرے اہل و عیال نہیں تھے، میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے ایک کنویں کی طرف لے گئے تو میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، اور بقیہ روایت زہری عن سالم عن ابیہ کی طرح مروی ہے۔

باب (۲۴۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۶۱۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ، ام سلیم بیان کرتی ہیں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انسؓ آپ کا خادم ہے، اللہ سے اس کے لئے دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا، الہی اسے بہت مال اور بہت اولاد عطا کر، اور جو تودے اس میں برکت عطا فرما۔

۱۶۶۲۔ محمد بن ثنی، ابو داؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام سلیم نے عرض کیا یا رسول اللہ انسؓ آپ کا خادم ہے، بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

۱۶۶۳۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۶۶۴۔ زہیر بن حرب، ہاشم بن قاسم، سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور اس وقت گھر میں میرے، میری والدہ، اور میری خالہ ام حرام کے علاوہ کوئی

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ حَتَّى الْفَرَيَابِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا انْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ *

(۲۴۸) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ إِذْ عَنَّ اللَّهُ لَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ *

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۱۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ *

۱۶۶۴۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ

نہیں تھا، میری والدہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کا چھوٹا خادم (انس) ہے، اس کے لئے اللہ سے دعا فرمائیے، آپ نے میرے لئے ہر خیر کی دعا کی، اور آخر میں فرمایا الہی اس کا مال اور اولاد بہت کر، اور اس میں برکت دے۔

۱۶۶۵۔ ابو معن الرقاشی، عمر بن یونس، عکرمہ، اسحاق، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری والدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئیں، اور اپنی اوڑھنی پھاڑ کر آدمی اس میں سے میری ازار اور آدمی کی چادر بنادی، اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ چھوٹا انس میری لڑکا ہے، میں آپ کی خدمت کے لئے اسے لائی ہوں، اللہ سے اس کے لئے دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا الہی اس کا مال اور اولاد بہت کر دے، انس کہتے ہیں، بخدا میرا مال بہت زیادہ ہے، اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں۔

۱۶۶۶۔ قتیبہ بن سعید، جعفر، جہاد بن عثمان، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو میری والدہ ام سلیم نے آپ کی آواز سنی اور کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ چھوٹا انس (جو آپ کا خادم) ہے (اس کے لئے دعا فرمائیے)، آپ نے میرے لئے تین دعائیں فرمائیں، دو تو میں اس دنیا میں پاچکا، اور تیسری کی آخرت میں امید رکھتا ہوں۔

خَالَتِي فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خُوَيْدُمُكَ اذْغُ اللَّهُ لَهُ قَالَ فَادْعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ *

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ جَاءَتْ بِي أُمِّي أُمُّ أَنَسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَرَزْتَنِي بِنَصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّنِي بِنَصْفِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أُنَيْسٌ ابْنِي أَتَيْتُكَ بِهِ يَخْدُمُكَ فَادْعُ اللَّهُ لَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ قَالَ أَنَسٌ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ وَإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَيَبْعَادُونَ عَلَيَّ نَحْوَ الْمِائَةِ الْيَوْمِ *

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ أَبَايَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنَيْسٌ فَدَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّلَاثَةَ فِي الْآخِرَةِ *

(قائدہ) اور صحیح بخاری میں حضرت انس سے مروی ہے کہ حجاج بن یوسف کے والی بننے سے پہلے حضرت انس اپنی اولاد سے ایک سو میں کو پرد خاک کر چکے تھے (نووی جلد ۲ صفحہ ۲۹۹)، اور امام یعنی فرماتے ہیں کہ حضرت انس کے مال کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ بھرہ میں ان کے باغات تھے اور وہ سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتے تھے، اور ان کے بچوں کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح تھی۔

۱۶۶۷۔ ابو بکر بن تافع، بہز، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، آپ نے ہمیں سلام کیا پھر مجھے کسی کام کے لئے بھیجا، میں اپنی والدہ

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ تَافِعٍ حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِي إِلَى

کے پاس دیر سے گیا، جب میں گیا تو میری والدہ نے کہا تو نے کیوں دیر کی، میں نے کہا کہ حضور نے مجھے ایک کام کے لئے بھیجا تھا، وہ بولیں آپ کا کیا کام تھا، میں نے کہا وہ راز ہے، انہوں نے کہا کہ حضور کا راز کسی سے بیان نہ کرنا، اُس نے فرمایا بخدا اگر وہ راز میں کسی سے کہتا، تو اسے ثابت تجھ سے بیان کرتا۔

۱۶۶۸۔ حجاج بن الشاعر، عارم بن فضل، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک راز کی بات مجھ سے بیان کی، اس کے بعد میں نے کسی سے وہ بیان نہیں کی، حتیٰ کہ میری والدہ ام سلیم نے بھی پوچھی، تو میں نے ان سے بھی بیان نہیں کی۔

باب (۲۴۹) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

۱۶۶۹۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، ابوالنضر، عامر بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن سلام کے علاوہ کسی زندہ شخص کے متعلق جو کہ چلا پھر تاہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے۔

۱۶۷۰۔ محمد بن ثنیٰ عنزی، معاذ بن معاذ، عبداللہ بن عون، محمد بن سیرین، قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ میں کچھ لوگوں میں تھا، جس میں بعض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بھی تھے، ایک شخص آیا، اس کے چہرے پر خدا کے خوف کا اثر تھا، بعض لوگ کہنے لگے کہ یہ جنتی ہیں، یہ جنتی ہیں، انہوں نے دور کھڑے ہوئے، پھر چلے، میں بھی ان کے پیچھے گیا، وہ اپنے مکان میں گیا، میں بھی ان کے ساتھ اندر گیا اور باتیں کیں، جب دل لگ گیا تو میں نے اس

حَاجَةً فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَسْبُكَ قُلْتُ بَعَيْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ إِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَالَ أَنَسُ وَاللَّهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتٌ *

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَسْرَ إِلَيَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَ وَلَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ *

(۲۴۹) بَاب مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ *

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْغَزَنِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَاءَ رَجُلٍ فِي وَجْهِهِ أَثَرٌ مِنْ خُشُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ يَتَحَوَّزُ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ

سے کہا کہ جب آپ مسجد میں آئے تھے، تو ایک شخص نے ایسا ایسا کہا تھا (کہ آپ جتنی ہیں) وہ بولے سبحان اللہ، کسی کو وہ بات نہیں کہنی چاہئے جس کو وہ نہیں جانتا، اور میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا، وہ میں نے آپ سے بیان کیا، کہ میں باغ میں ہوں جس کی وسعت، سبزی اور پیداوار کا حال انہوں نے بیان کیا، اس باغ کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون ہے، جو نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک اس کی بلندی پر ایک حلقہ ہے، مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ، میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا، پھر ایک خدمت گار آیا، اس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے، اور بیان کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیچھے سے اٹھایا، میں چڑھ گیا، یہاں تک اس ستون کی بلندی تک پہنچ گیا، اور حلقہ کو میں نے تمام لیا، مجھ سے کہا گیا کہ اسے تمام رکھو، پھر میں بیدار ہوا تو وہ حلقہ اس وقت بھی میرے ہاتھوں میں تھا، میں نے حضور سے یہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا یا عیسیٰ السلام ہے اور ستون اسلام کا ستون ہے، اور وہ حلقہ دین کا مضبوط حلقہ ہے، اور تو مرنے تک اسلام پر قائم رہے گا، قیس کہتے ہیں وہ آدمی عبد اللہ بن سلام تھے۔

۱۶۷۱- محمد بن عمرو بن عباد، حری بن عمارہ، قرہ بن خالد، محمد بن سیرین، قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جماعت میں تھا، جس میں سعد بن مالک اور عبد اللہ بن عمرؓ بھی موجود تھے، اتنے میں عبد اللہ بن سلام نکلے اور لوگوں نے کہا یہ جتنی ہیں، میں کھڑا ہوا، اور ان سے کہا کہ تمہارے متعلق لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں، انہوں نے کہا سبحان اللہ انہیں وہ بات نہ کہنی چاہئے جسے وہ نہیں جانتے، میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو ایک سبز باغ کے درمیان رکھا گیا، اس کے سر پر ایک حلقہ لگا ہوا تھا، اور اس کے نیچے ایک خدمت گار کھڑا تھا،

فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلَتْ فَحَدَّثَنَا فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلَ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأَحَدُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعَشْبَتَهَا وَحَضْرَتَهَا وَوَسَطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ غُرُورَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقُفْ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَسْتَطِيعُ فَجَاءَنِي مُنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمُنْصَفُ الْحَادِمُ فَقَالَ يَبْنِي مِنْ خَلْفِي وَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ يَدِيهِ فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ فَأَخَذْتُ بِالْغُرُورَةِ فَقِيلَ لِي اسْتَمْسِكْ فَلَقَدْ اسْتَيْقِظْتُ وَإِنَّمَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْغُرُورَةُ غُرُورَةُ الْوُفْقَى وَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ *

۱۶۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عَبَّادٍ كُنْتُ فِي حَلَقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْحَنَةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّ عَمُودًا وَضِعَ فِي

مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو، میں چڑھا، یہاں تک کہ میں نے اس حلقہ کو تھام لیا، میں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ نے فرمایا اللہ اسی عروہ و تمھی (مضبوط حلقہ) کو تھامے ہوئے انتقال کرے گا۔

رَوْضَةِ حَضْرَاءَ فَتَصَبَّ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مِصْنَفٌ وَالْمِصْنَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِي أَرْقُهُ قَرَيْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى *

۱۶۷۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهَرٍ عَنْ خُرَشَةَ بْنِ الْحَرْقُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنٌ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحَنَةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَأَتَّبِعَهُ فَلَا عِلْمَنَ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَاَنْطَلَقَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مِنْ سَرِّهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحَنَةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَأَعْجَبَنِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْحَنَةِ وَسَأَحْدِثُكَ مِنْ قَالُوا ذَاكَ إِنِّي بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَأَخِذْ. بِيَدِي فَاَنْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِجَوَادٍ عَنْ شِمَالِي قَالَ فَأَخَذْتُ لِأَخِذُ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طُرُقُ أَصْحَابِ الشَّمَالِ قَالَ فَإِذَا جَوَادٌ مِنْهُجٌ عَلَى يَمِينِي فَقَالَ لِي خُذْ هَاهُنَا فَأَتَى بِي جَبَلًا فَقَالَ لِي اصْعَدْ قَالَ

۱۶۷۲- قتیبہ بن سعید، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، سلیمان بن مسہر، خرشہ بن حربان کرتے ہیں کہ میں مدینہ کی مسجد میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا، اس میں ایک بوڑھے تھے نہایت خوبصورت اور وہ عبد اللہ بن سلام تھے، وہ لوگوں سے بہت ہی اچھی اچھی باتیں کر رہے ہیں، جب وہ کھڑے ہوئے تو حاضرین نے کہا جو جتنی دیکھنا چاہے وہ انہیں دیکھ لے، میں نے کہا بخدا میں ان کے ساتھ جاؤں گا، اور ان کا گھر دیکھوں گا، پھر میں ان کے پیچھے ہولیا، حتیٰ کہ وہ شہر سے باہر جانے کے قریب ہو گئے، پھر اپنے مکان میں گئے، میں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو انہوں نے دے دی، پھر پوچھا میرے پیچھے تیرا کیا کام ہے؟ میں نے کہا لوگوں سے میں نے سنا، جب آپ کھڑے ہوئے تو کہنے لگے کہ جو جتنی دیکھنا چاہے وہ انہیں دیکھ لے، مجھے آپ کے ساتھ رہنا اچھا معلوم ہوا، وہ بولے جنت والوں کو تو اللہ ہی جانتا ہے اور میں تجھ سے ان کے اس کہنے کی وجہ بیان کرتا ہوں، میں ایک مرتبہ سورا تھا خواب میں ایک شخص آیا اس نے کہا کھڑا ہو، اس نے میرا ہاتھ پکڑا میں اس کے ساتھ چلا، مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں، میں نے ان میں جانا چاہا، وہ بولا ان میں نہ جاؤ یہ بائیں طرف والوں (کافروں کی راہیں) ہیں، پھر داہنی طرف کی راہیں ملیں وہ شخص بولا ان راہوں میں جاؤ، پھر ایک پہاڑ ملا، وہ بولا اس پر چڑھ، میں نے جو چڑھنا چاہا تو سرینوں کے بل کر پڑا، کئی مرتبہ میں نے چڑھنے کا قصد کیا مگر ہر مرتبہ گر پڑا پھر وہ مجھے لے چلا یہاں تک کہ ایک ستون ملا جس

کی چوٹی آسمان میں اور تہہ زمین میں تھی اور اس کے اوپر ایک حلقہ لگا ہوا تھا، مجھ سے کہا گیا کہ اس ستون پر چڑھ جاؤ، میں نے کہا میں اس پر کس طرح چڑھوں، اس کا سرا تو آسمان میں ہے، آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اچھال دیا، میں جو دیکھتا ہوں تو اس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہوں، پھر اس شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اسی حلقہ میں لٹکا رہا، جب میں بیدار ہوا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ خواب بیان کیا، آپ نے فرمایا جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ اصحاب الشمال کی راہیں ہیں، اور جو راہیں تو نے دائیں طرف دیکھیں وہ اصحاب اليمين کی راہیں ہیں، اور پیڑا وہ شہداء کا مقام ہے تو وہاں تک نہ پہنچ سکے گا، اور ستون اسلام کا ستون ہے، اور وہ حلقہ اسلام کا حلقہ ہے، اور تو مرتے دم تک مضبوطی کے ساتھ اسلام پر قائم رہے گا۔

باب (۲۵۰) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل۔

۱۶۷۳- عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کا گزر حسان بن ثابتؓ پر ہوا، وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمرؓ نے ان کی طرف دیکھا، حسان بن ثابتؓ نے کہا میں تو مسجد میں اس وقت اشعار پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے بہتر (یعنی حضور) موجود تھے، پھر ابو ہریرہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے حضورؐ سے سنا ہے فرما رہے تھے، اے حسان میری طرف سے جواب دے، اے العالمین اس کی

فَجَعَلْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلَى اسْنِي قَالَ حَتَّى فَعَلْتُ ذَلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَى بِي عَمُودًا رَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَأَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ فِي أَعْلَاهُ حَلَقَةٌ فَقَالَ لِي أَصْعَدُ فَوْقَ هَذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْعَدُ هَذَا وَرَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَاحْذَ بِيَدِي فَزَجَلْ بِي قَالَ فَإِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلَقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَخَرَّ قَالَ وَبَقِيَتْ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلَقَةِ حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طَرِيقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طَرِيقُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنَزَلُ الشَّهَدَاءِ وَلَكِنْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَكِنْ تَرَالِ مُتَمَسِّكًا بِهَا حَتَّى تَمُوتَ *

(۲۵۰) بَابُ فَضَائِلِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۶۷۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ مَرَّ حَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشُّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَنْشِدُ فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ التَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشِدْكَ اللَّهُ أَسْمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجَبَ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيُّدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ *

روح القدس سے امداد فرما، ابوہریرہؓ بولے جی ہاں، واللہ میں نے سنا ہے۔

(فائدہ) حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر اور مشرکین میں سے جو بد بخت آپ کی بھوکرتا، حضرت حسانؓ اس کا جواب دیتے تھے۔

۱۶۷۴- اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مہزیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسانؓ نے ایک جماعت میں کہا جس میں ابوہریرہؓ بھی تھے کہ ابوہریرہؓ میں تمہیں خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں اور بقیہ روایت حسب سابق ہے۔

۱۶۷۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَّانَ قَالَ فِي حَلْفَةٍ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَشُدْكَ اللَّهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۱۶۷۵- عبد اللہ بن عبد الرحمن الداری، ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حسان بن ثابت سے سناہ ابوہریرہؓ کو گواہ کر رہے تھے کہ میں تم کو قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ تم نے حضور سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے اے حسانؓ اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دے، الہی حسانؓ کی روح القدس کے ساتھ مدد فرما، حضرت ابوہریرہؓ نے کہا جی ہاں میں نے سنا ہے۔

۱۶۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهَدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَشُدْكَ اللَّهُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَحَبُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ آيِدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ *

۱۶۷۶- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ حسان بن ثابت سے فرما رہے تھے کہ کافروں کی بھوکرتا، اور جبریل امین تیرے ساتھ ہیں۔

۱۶۷۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَدِيِّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُؤْهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجَبْرِيلُ مَعَكَ *

۱۶۷۷- زہیر بن حرب، عبد الرحمن (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر (تیسری سند) ابن بشر، محمد بن جعفر، عبد الرحمن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۶۷۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۶۷۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ، حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسان نے حضرت عائشہ سے متعلق بہت باتیں کیں، میں نے انہیں برا کہا، وہ بولیں اے میرے بھانجے جانے دے، کیونکہ حسان (کافروں کو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیتے تھے۔

۱۶۷۹- عثمان بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۶۸۰- بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، سلیمان، ابو الضحیٰ، مسروق بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ کے پاس گیا، اس وقت ان کے پاس حسان بیٹھے ہوئے ایک شعر اپنی اہلیات میں سے سنارہے تھے، جو انہوں نے کہے تھے

”پاک ہیں اور عقل والی ہیں ان پر کسی قسم کی تہمت نہیں ہے، صبح کو عافلوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہیں“
حضرت عائشہ نے (مزاحاً) حضرت حسان سے کہا، تم ایسے نہیں ہو، مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے کہا تم حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتے ہو جبکہ اللہ نے فرمایا جس نے ان میں سے بری بات کا بیڑا اٹھایا، اس کے لئے بڑا عذاب ہے، حضرت عائشہ نے فرمایا اس سے سخت عذاب کیا ہوگا کہ وہ اندھا ہوگا اور فرمایا حسان تو کافروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دہی، یا جھوکیا کرتے تھے۔

(فائدہ) ابن عبد البر نے نقل کیا ہے کہ حضرت حسان حضرت عائشہ کے اٹک کے معاملہ میں شریک نہیں تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خود ان کی برات بیان کی ہے اور اس آیت سے حضرت حسان مراد نہیں ہیں، جیسا کہ حدیث ایک میں مکمل بیان آجائے گا بلکہ عبد اللہ بن ابی منافق مراد ہے، اور حضرت حسان کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے سامنے برا کہنا بھی گوارا نہیں کرتی تھیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۶۸۱- ابن ثقی، ابن ابی عدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، لیکن اس میں ”یذیب عن رسول اللہ صلی

۱۶۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَكُرَيْبٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ كَانَ مَعَهُ كَثْرٌ عَلَى عَائِشَةَ فَسَبَّهَتْ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي دَعُهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِقُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۶۷۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۶۸۰- حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُسَبِّحُ بِأَيَّاتٍ لَهُ فَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تَزُنُّ بِرَبِيَّةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْمِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ
فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَكِنَّكَ لَمْ تَكُنْ كَذَلِكَ قَالَ
مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذِينُ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ
وَقَدْ قَالَ اللَّهُ (وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ
عَذَابٌ عَظِيمٌ) فَقَالَتْ فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنْ
الْقَعَى إِنَّهُ كَانَ يُنَافِقُ أَوْ يُهَاجِرُ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۶۸۱- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَالَتْ

اللہ علیہ وسلم“ کے الفاظ ہیں اور ”حصان رزان“ کے الفاظ مذکور نہیں ہیں۔

۱۶۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریا، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسان نے کہا یارسول اللہ مجھے ابوسفیان کی بھوکرنے کی اجازت دیجئے، آپ نے فرمایا اس سے میری رشتہ داری بھی تو ہے، حضرت حسان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت دی ہے میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح بال خیر میں سے نکال لیا جاتا ہے، ”یعنی بزرگی اور شرافت آل ہاشم میں بنت مخزوم کی اولاد کو ہے، اور تیرا باپ تو غلام تھا“ ان کا یہ قصیدہ ہے۔

۱۶۸۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، عہدہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اس میں یہ ہے کہ حضرت حسان نے حضور سے مشرکین کی بھوکرنے کی اجازت چاہی، باقی اس روایت میں ابوسفیان کا ذکر نہیں ہے اور ”غیر“ کے بجائے ”محجن“ کا لفظ ہے، ترجمہ ایک ہی ہے۔

۱۶۸۴۔ عبد الملک، شعب، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، عمارہ بن غزیہ، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کفار کی بھوکرو کیونکہ ان کے لئے اپنی جو حیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ شاق ہے، پھر آپ نے ایک شخص کو ابن رواحہ کے پاس بھیجا اور فرمایا قریش کی بھوکرو، انہوں نے بھوک کر آپ کو پسند نہ آئی، پھر آپ نے کعب بن مالک کے پاس بھیجا اور پھر حسان بن ثابت کے پاس بھیجا، جب حسان آپ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ وہ وقت آگیا ہے کہ آپ نے اس شیر کو بلا بھیجا ہے، جو اپنی دم سے مارتا ہے، پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اسے بلانے لگے، اور عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا خیر بنا کر بھیجا ہے، میں کافروں کو

كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَصَانًا رَزَانًا *

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ حَسَّانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَذَنْ لِي فِي أَبِي سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بَقَرَاتِي مِنْهُ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَأَسْلُكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْخَمِيرِ فَقَالَ حَسَّانُ وَإِنَّ سَنَامَ الْمُجَدِّ مِنْ آلِ هَاشِمٍ بَنُو بِنْتٍ مَخْزُومٍ وَالَّذِي الْعَبْدُ فَصِيدَتُهُ هَذِهِ *

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلُ الْخَمِيرِ الْعَجِينُ *

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالْغَبْلِ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ اهْجُهُمْ فَهَاجَهُمْ فَلَمْ يُرْضَ فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ أَنْ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَيَّ هَذَا الْأَسَدَ الضَّارِبَ بِذَنَبِهِ ثُمَّ

أَذْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ لَا أَفْرِيَهُمْ بِلِسَانِي فَرِيَّ الْأَدِيمِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجَلْ
فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهِ وَإِنَّ لِي
فِيهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلْخَصَ لَكَ نَسَبِي فَأَتَاهُ
حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ
لَخَصْتُ لِي نَسَبَكَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
لَأَسْأَلَنَّ مِنْهُمْ كَمَا تَسْأَلُ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانٍ إِنَّ رُوحَ الْفُؤَادِ لَا
يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى
قَالَ حَسَّانُ

- (۱) هَجَوْتُ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
- (۲) وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَلِكَ الْحَزَاءِ
هَجَوْتُ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيفًا
- (۳) رَسُولَ اللَّهِ شَيْمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
- (۴) لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءُ
نَكِلْتُ بُنْيَتِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا
- (۵) تُبِيرُ النَّقْعَ مِنْ كَفْنِي كَذَاءِ
يُبَارِينِ الْأَعْنَةَ مُضْعِدَاتِ
- (۶) عَلَى أَكْحَافِهَا الْأَسْلُ الظَّمَاءِ
تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتِ
- (۷) تَلْطُمُهُنَّ بِالْحُمْرِ النِّسَاءُ
فَإِنْ أَغْرَضْتُمُو عَنَّا اعْتَمَرْنَا
- وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغَطَاءُ

اپنی زبان سے اس طرح پھاڑاؤلوں گا جیسا کہ چڑے کو پھاڑتے
ہیں، حضور نے فرمایا اے حسان جلدی مت کرو کیونکہ ابو بکرؓ
قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں، اور میرا نسب بھی قریش ہی
سے ہے تاوقتیکہ وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر کے نہ بتادیں، پھر
حسان ابو بکرؓ کے پاس آئے، اس کے بعد لوٹے اور عرض کیا
رسول اللہ، ابو بکرؓ نے آپ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا، قسم ہے
اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں آپ کو
قریش سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح بال آٹے سے نکال
لیا جاتا ہے، عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور سے سنا، آپ حسانؓ
سے فرما رہے تھے، روح مقدس تیری مدد کرتا رہے گا جب تک
اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے جواب دیتا رہے گا اور آپ
نے فرمایا حسان نے قریش کی جھوکر کے مومنین کے قلوب کو
تسکین عطا کر دی اور کافروں کی عزت کو تباہ کر دیا، چنانچہ حسانؓ
نے فرمایا

تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی کی، میں نے اس کا جواب
دیا، اور اللہ تعالیٰ ہی اس کا بدلہ دے گا
تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو نیک ہیں، متقی و پرہیزگار ہیں
اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، وفادار ہیں ان کی خصلت ہے، جھوکی ہے
میرے ماں باپ اور میری آبرو، سب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی عزت بچانے کے لئے قربان ہیں۔
میں اپنے آپ کو گمریہ کروں (مر جاؤں) اگر تم گھوڑوں کو مقام
کدرا کے دونوں طرف غبار اڑاتے نہ دیکھو۔
وہ گھوڑے جو تمہاری طرف دوڑتے جاتے ہیں اور نگاہوں سے سر تابی
کرتے جاتے ہیں اور ان کے شانوں پر پیاسے چلدا نیزے رکھے ہیں۔
اور ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے ان کے مومنوں
کو عورتیں اپنی اوڑھنیوں سے صاف کرتی ہوں گی۔
اگر تم ہم سے رد گردانی کرو گے تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح ہو
جائے گی اور پردہ ہٹ جائے گا۔

ورنہ اس دن کے مقابلہ کا انتظار کرو جس میں خدا تعالیٰ جسے چاہے گا عزت عطا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک بندہ کو رسول بنا کر بھیجا ہے جو سچی بات کہتا ہے جس میں کوئی پوشیدگی نہیں۔
خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمادیا ہے کہ میں نے ایک لشکر تیار کر دیا ہے جس کا مقصد صرف دشمن کا مقابلہ کرنا ہے۔

ہم تو روزانہ ایک تیاری میں ہیں کافروں سے لگائی گئی ہے یا لڑائی ہے، یا کافروں کی بھج ہے۔

تم میں سے کوئی اللہ کے رسول کی بھج کرے یا مدح اور امداد کرے سب برابر ہے۔

کیونکہ خدا کے پیامبر جبریل ہم میں موجود ہیں اور وہ روح القدس ہیں جن کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

باب (۲۵۱) فضائل حضرت ابو ہریرہ دوسری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۶۸۵ھ۔ عمرو ناقد، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، ابو کثیر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا وہ مشرک تھی، ایک دن میں نے اس سے مسلمان ہونے کے لئے کہا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں وہ بات سنانی جو مجھے ناگوار گزری، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا ہوا آیا، اور عرض کیا رسول اللہ میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں اور وہ نہیں مانتی تھی، آج اس نے آپ کے حق میں وہ بات مجھے سنانی جو مجھے ناگوار ہے، تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے، حضور نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے ہدایت عطا کر، میں آپ کی دعا سے خوش ہو کر نکلا، جب گھر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو بندہ تھا، میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی اور بولی، ذرا ٹھہر، میں نے پانی گرنے کی آواز سنی، غرض میری

(۸) وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لِبِضْرَابِ يَوْمٍ

يُعِزُّ اللَّهُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ

(۹) وَقَالَ اللَّهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا

يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَاءُ

(۱۰) وَقَالَ اللَّهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا

هُمْ الْأَنْصَارُ عَرْضْتُهَا لِلْقَاءِ

(۱۱) لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدِّ

سَيَابٍ أَوْ قِتَالٍ أَوْ هِجَاءٍ

(۱۲) فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللَّهِ مِنْكُمْ

وَيَمْدَحْهُ وَيَنْصُرْهُ سَوَاءٌ

(۱۳) وَجِبْرِيلُ رَسُولُ اللَّهِ فِينَا

وَرُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءٌ *

(۲۵۱) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي هُرَيْرَةَ

الدُّوسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۶۸۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ

يُونُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَارٍ عَنْ

أَبِي كَثِيرٍ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو

هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَذْغُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ

مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعْتَنِي فِي رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَهُ فَأَنْبَتَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَذْغُو أُمِّي إِلَى

الْإِسْلَامِ فَتَنَابَى عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعْتَنِي

فِيكَ مَا أَكْرَهُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي

هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجَتْ مُسْتَبْشِرًا

بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا

جُئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ
فَسَمِعْتُ أُمِّي خَشَفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا
أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْحَضَةَ الْمَاءِ قَالَ
فَاغْتَسَلْتُ وَلَبِسْتُ دِرْعَهَا وَعَجَلْتُ عَنْ
خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ
الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَشِيرُ قَدْ
اسْتَحَبَّ اللَّهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمِّي هُرَيْرَةَ
فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَنْتَى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ اذْغُ اللَّهُ أَنْ يُحِبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلَى
عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَيُحِبِّبَهُمَ لَنَا قَالَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ
عَبِيدَكَ هَذَا يَغْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ
الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا خَلِقَ
مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي *

۱۶۸۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ
قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّكُمْ
تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ
كُنْتُ رَجُلًا مُسْكِنًا أَخَذْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلءِ بَطْنِي وَكَانَ
الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ
الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أُمُورِهِمْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْطُ

ماں نے غسل کیا اور اپنا کرت پہنا اور جلدی سے اوڑھنی اوڑھ لی،
پھر دروازہ کھولا اور بولی اے ابو ہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ
اللہ وحدہ لا شریک کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اور میں
گواہی دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور
رسول ہیں، حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خوشی سے روتا ہوا آیا، بیان کرتے
ہیں کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ خوش ہو جائیے، اللہ
تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی، اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت
عطا کی، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی اور کلمہ خیر فرمایا،
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میری
اور میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان
کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے، چنانچہ آپ نے یہ دعا
فرمائی اے اللہ! اپنے اس بندے (ابو ہریرہ) اور اس کی ماں کو
مسلمانوں کا محبوب بنا دے اور انہیں ایمانداروں کی محبت
نصیب کر چنانچہ (اس دعا کی برکت سے) پھر کوئی مسلمان ایسا
پیدا نہیں ہوا جو کہ میرا ذکر کرتے اور مجھے دیکھ کر محبت نہ کرے،
(اللہ مترجم کو اس محبت سے حصہ عنایت کر، آمین)۔

۱۶۸۷- قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب،
سفيان بن عيينه، زهري، اعرج، حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے
ہیں کہ تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے بہت احادیث بیان کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ تو حساب لینے والا
ہے، میں تو ایک مسکین شخص تھا، پیٹ بھر نے پر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اور مہاجرین کو بازاروں
میں معاملہ کرنے سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے مالوں کی
حفاظت اور خدمت میں مصروف رہتے تھے، آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا بچھا دے، وہ مجھ سے جو
سے گاوہ بھولے گا نہیں، چنانچہ میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا، یہاں
تک کہ آپ حدیث بیان کر چکے، پھر میں نے اس کپڑے کو

اپنے سینہ سے لگا لیا چنانچہ (پھر) کوئی بات نہیں بھولا، جو آپ سے سنی تھی۔

۱۶۸۷۔ عبد اللہ بن جعفر، معن، مالک، (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی مالک کی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ختم ہو گئی اور اپنی روایت میں یہ بیان نہیں کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کون اپنا کپڑا اچھلاتا ہے۔

۱۶۸۸۔ حرملہ بن یحییٰ تميمی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم ابو ہریرہؓ پر تعجب کرتے ہو، وہ آئے اور میرے حجرے کے ایک طرف بیٹھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کرنے لگے، میں سن رہی تھی لیکن میں تسبیح پڑھ رہی تھی، وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چل دیے، اگر میں انہیں پاتی تو ان پر تکبر کرتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح جلدی جلدی بات نہیں کرتے تھے، جیسا کہ تم کرتے ہو، ابن شہاب بواسطہ ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا لوگ تو کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے بہت احادیث بیان کیں اور اللہ تعالیٰ کو حساب لینے والا ہے، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین و انصار ابو ہریرہؓ کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور میں تم سے اس کا سبب بیان کرتا ہوں، میرے انصاری بھائی تو اپنی زمینوں کی دیکھ بھال میں مصروف رہتے تھے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار کے معاملات میں مشغول رہتے، اور میں اپنا پیٹ بھر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتا، میں حاضر رہتا وہ

تَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسِيَ شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتَّى قَضَى حَدِيثَهُ ثُمَّ ضَمَمْتُهُ إِلَيَّ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ *

۱۶۸۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مَعْنُ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهِذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا انْتَهَى حَدِيثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرَّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْطُ ثَوْبَهُ إِلَى آخِرِهِ *

۱۶۸۸۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَلَّا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيَّ حَتَّى خُحِرْتَنِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أَسْبَحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتَهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرَدَكُمْ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ وَاللَّهُ الْمُوعِدُ وَيَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَسَأَخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرْضِيهِمْ وَإِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفَقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلَّةِ بَطْنِي

غائب ہوتے، میں یاد رکھتا وہ بھول جاتے، ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون تم میں سے اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری احادیث سننا ہے اور پھر اسے اپنے سینہ سے لگا لے، پھر جو بات سنے گا وہ نہیں بھولے گا، میں نے اپنی چادر بچھادی، حتیٰ کہ آپ بیان حدیث سے فارغ ہوئے، پھر میں نے اپنی اس چادر کو اپنے سینہ سے لگایا، اس دن سے میں کسی بات کو جو آپ نے بیان کی، نہیں بھولا، اور اگر یہ دو آیات جو قرآن مجید میں نازل ہوئی ہیں، نہ ہوتیں تو میں کبھی کوئی بیان نہ کرتا، ان الذین یکتُمون ما انزلنا من الہدٰی والحدیث الی آخر الآئین۔

۶۸۹۔ عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی، ابوالیمان، شعبہ زہری، سعید بن مسیب، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا تم کہتے ہو کہ ابوہریرہؓ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت احادیث بیان کرتے ہیں، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۲۵۲) فضائل اصحاب بدر و حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

۶۹۰۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، عمروناقد، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عمرو، حسن بن محمد، عبید اللہ بن ابی رافع کاتب حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت زبیرؓ اور حضرت مقدادؓ کو بھیجا اور فرمایا کہ بستان خان کو جاؤ وہاں تم کو ایک شتر سوار عورت ملے گی، اس کے پاس ایک خط ہو گا وہ خط اس سے لے لینا، حسب الحکم ہم گھوڑے دوڑاتے ہوئے چل دیئے، وہ عورت ملی، میں نے کہا خط نکال دے، وہ بولی میرے

فَاشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَيْكُمُ يَسْطُرُ نَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هَذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ فَبَسَطْتُ بَرْدَةً عَلَيَّ حَتَّى فَرَّغَ مِنْ حَدِيثِهِ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَلَوْلَا آيَاتَانِ أَنْزَلَهُمَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى) إِلَى آخِرِ الْآيَتِينَ * ۶۸۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُو حَدِيثَهُمْ *

(۲۵۲) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَهْلِ بَدْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَفِصَّةِ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ *

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمَرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي عُيَيْنَةُ اللَّهُ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَهُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَهُوَ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ اتَّوَارَوْصَةً حَاسِحَ فَإِنَّ بَهَا ظُعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَحَذَوْهُ مِنْهَا

پاس کوئی خط نہیں ہے، ہم نے کہا خط نکال کر دیتی ہے تو وہ
ورنہ کپڑے اتار، اس نے اپنے چوڑے سے خط نکال کر دے
دیا، ہم وہ خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے، اس خط میں حاطب بن ابی بلتعہ نے مشرکین
مکہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض (خفیہ) امور کی
اطلاع دی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے
فرمایا، حاطب یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میرے
متعلق جلدی نہ فرمائیے، میں قریش کا حلیف تھا اور حضور کے
ساتھ مہاجرین ہیں، ان کی قریش کے ساتھ رشتہ داریاں ہیں،
اور میری ان سے کوئی قرابت نہیں جن کی بنا پر قریش میرے
متعلقین کی نگہداشت کرتے، لہذا میں نے چاہا کہ ان پر کوئی ایسا
احسان کروں جس کی وجہ سے وہ میرے متعلقین کی حفاظت
کریں، یہ فعل (معاذ اللہ) میں نے کفر اور ارتداد کی بنا پر نہیں
کیا، اور نہ اسلام لانے کے بعد کفر کو پسند کرتا ہوں، آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے، حضرت عمرؓ نے
عرض کیا، یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی
گردن مار دوں، آپ نے فرمایا یہ بدر میں حاضر تھے، اور تمہیں
کیا معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حالات سے مطلع
ہوتے ہوئے فرمایا ہے جو چاہو سو کرو (۱)، بے شک میں نے
تمہیں بخش دیا ہے، اس پر اللہ رب العزت نے یہ آیت یا ایہا
الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء الخ
اتاری، ابو بکرؓ اور زبیرؓ کی روایت میں آیت کا تذکرہ نہیں ہے
اور اسحاقؓ نے اپنی روایت میں سفیانؓ سے آیت کی تلاوت نقل
کی ہے۔

۱۶۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل۔

فَانْطَلَقْنَا نَعَادِي بَنَا حِثْلًا فَاِذَا نَحْنُ بِالْمَرْءِ فَقُلْنَا
اٰخِرُ حِجِّي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا
لَنُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَنُلْقِيَنَّ النَّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ
عِقَاصِهَا فَاتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ اِلَى نَاسٍ
مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يَخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ
لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ اَمْرًا
مُّتَصِفًا فِي قُرَيْشٍ قَالَ سَفِيَانٌ كَانَ حَلِيفًا لَهُمْ
وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا اَكَانَ مَعَكُمْ كَانَ مَعَكُمْ مِنْ
الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قُرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا اَهْلِيَهُمْ
فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ اَنْ
اَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قُرَاتِي وَلَمْ اَفْعَلْهُ
كَفْرًا وَلَا اِرْتِدَادًا عَنْ دِيْنِي وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ
بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَضْرِبْ
عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بِذُرٍّ وَمَا
يُذْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهُ اَطْلَعَ عَلَيَّ اَهْلَ بَدْرٍ فَقَالَ
اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا
عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ
اَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْاَيَةِ وَجَعَلَهَا اِسْحَقُ فِي
رَوَايَتِهِ مِنْ بِلَاوَةِ سَفِيَانَ *

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

(۱) "اعملوا ما شئتم" کہو تم جو چاہو۔ اس میں اہل بدر کے لئے اس بات کی خوشخبری ہے کہ آئندہ مستقبل میں انھیں اعمال صالحہ کی
توفیق دی جائے گی اور یہ لوگ اعمال صالحہ ہی کریں گے اگر کبھی کوئی خطا سرزد بھی ہوگی تو اس پر توبہ کر لیں گے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ ان
کے لئے گناہوں کا کرتا بھی جائز قرار دے دیا گیا۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن ادریس۔
(تیسری سند) رفاعہ بن ثیم واسطی، خالد بن عبد اللہ حصین،
سعد بن عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور ابو مرثد غنوی اور
زبیرؓ کو بھیجا اور ہم سب شہسوار تھے کہ بتان خانہ پر جائیں اس
لئے کہ وہاں مشرکین کی ایک عورت ہے اس کے پاس حاطب
بن ابی لیحہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا مشرکین کے نام خط ہے،
بقیہ روایت عبد اللہ بن ابی رافع عن علی کی طرح مروی ہے۔

۱۶۹۲- قتیبہ بن سعید، لیث۔

(دوسری سند) محمد بن رافع، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حاطبؓ کا ایک غلام ان کی
شکایت کرتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور
عرض کیا یا رسول اللہ حاطبؓ ضرور دوزخ میں جائے گا، آپ
نے فرمایا تو جھوٹا ہے، حاطبؓ دوزخ میں نہ جائے گا، وہ بدر اور
حدیبیہ میں شریک تھا۔

باب (۲۵۳) اصحاب شجرہ یعنی بیعت رضوان
والوں کے مناقب و فضائل۔

۱۶۹۳- ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابوالزبیر،
حضرت جابر بن عبد اللہ، ام مہر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی
ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ
ام المؤمنین حضرت خضہؓ کے پاس فرما رہے تھے کہ انشاء اللہ
تعالیٰ اصحاب شجرہ میں سے جنہوں نے اس درخت کے نیچے
بیعت کی ہے کوئی جہنم میں نہ جائے گا، حضرت بولیس، یا رسول
اللہ کیوں نہیں جائیں گے، آپ نے انہیں جھڑکا، حضرت
خضہ بولیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو جہنم

مُحَمَّدٌ بْنُ فَضْلٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ
الْهَيْثَمِ الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ
كُلُّهُمْ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدَ الْغَنَوِيُّ
وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَكُنَّا فَارِسَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى
تَأْتُوا رَوْضَةَ خَازٍ فَإِنَّ بَهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ
مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَذَكَرَ
بِمَعْنَى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ *
۱۶۹۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ
ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو
حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْدُخْلَنَ حَاطِبُ
النَّارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَذْرًا وَالْحَدِيثُ *
(۲۵۳) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ
أَهْلِ بَيْعَةِ الرُّضْوَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ *

۱۶۹۳- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي
أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ
أَخْبَرَنِي أُمُّ مَيْمُونَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدُ الَّذِينَ
بَايَعُوا تَحْتَهَا قَالَتْ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاتَّقِهَا
فَقَالَتْ حَفْصَةُ (وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا) فَقَالَ

پرنہ جائے، آپ نے فرمایا اس کے بعد یہ بھی تو ہے کہ تم تنہی الذین اتقوا، پھر ہم پر ہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو ان کے گھنٹوں کے بل اسی میں چھوڑیں گے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ: اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (ثُمَّ تَنْجِي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَتَنْزِلُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثًا) *

(فائدہ) اصحاب بیعت رضوان کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَقَدْ قُولَ کے مطابق ان کی تعداد چودہ سو ہے، اور ورد جہنم ہر ایک کے لئے ہو گا کیونکہ ہل صراط جہنم پر قائم ہے اور ورد سے دخول جہنم ضروری نہیں ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا۔

باب (۲۵۳) حضرت ابو موسیٰ اشعری اور ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔

(۲۵۴) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي مُوسَى وَأَبِي عَامِرِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا *
۱۶۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجَعْفَرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنْجِزُ لِي يَا مُحَمَّدٌ مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَشِّرْ فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبَشِيرٍ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْفَضِيَّانِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا قَدْ رَدَّ الْبَشِيرَى فَأَقْبَلَا أَتَمَّا فَقَالَ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرَعَا عَلَى وَجْهِكُمَا وَنَحْوِرِكُمَا وَأَبَشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السُّرْتِ أَفْضَلَا لَأُمُّكُمَا مِمَّا فِي إِيَّاكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً *

۱۶۹۳۔ ابو عامر اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو ہریرہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ مقام جعرانہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان اترے تھے اور حضرت بلالؓ بھی آپ کے ساتھ تھے، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بدوی آیا، اور بلال یا رسول اللہ آپ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے، آپ نے فرمایا خوش ہو جا، وہ بلال آپ خوش ہو جا بہت فرماتے ہیں، پھر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کی حالت میں ابو موسیٰ اور بلالؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا اس نے تو بشارت اور خوشی کو لوٹا دیا تم قبول کرو، ہم دونوں نے کہا ہم نے قبول کیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور دونوں ہاتھ اور چہرہ انور اس میں دھویا اور اس میں تھوکا، پھر آپ نے فرمایا اس پانی کو پی لو، اور اپنے منہ اور سینے پر ڈالو، اور خوش ہو جا، ان دونوں نے پیالہ لے کر جیسا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا ویسے ہی کیا، ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردے کے پیچھے سے آواز دی کہ اپنی ماں کے لئے کچھ بچا ہو پانی لاؤ، انہوں نے ان کو بھی کچھ بچا ہو پانی دے دیا۔

۱۶۹۵۔ عبد اللہ بن براہ اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو

۱۶۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدٍ أَبُو عَامِرٍ

الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ
وَالْفُظَّيُّ لِأَبِي عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ
بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا فَرَّغَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبَيْنَ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ
عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوَاطَسَ فَلَقْنِي دُرَيْدُ بْنُ الصَّمَةِ
فَقَتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ أَبُو
مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ قَالَ فَرُمِيَ أَبُو
عَامِرٍ فِي رُكْبَتَيْهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جُشَمٍ
بَسْمَهُمْ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتَيْهِ فَاتَّهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا
عَمَّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ إِلَى أَبِي مُوسَى
فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ قَاتِلِي تَرَاهُ ذَلِكَ الَّذِي رَمَانِي
قَالَ أَبُو مُوسَى فَقَصَدْتُ لَهُ فَأَعْتَمَدْتُهُ فَلَحِقْتُهُ
فَلَمَّا رَأَيْتِي وَلَّى عَنِّي ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ
أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَسْتُ عَرَبِيًّا أَلَا تَتَّبْتُ
فَكَفَّ فَالْتَقَيْتُ أَنَا وَهُوَ فَاحْتَلَفْنَا أَنَا وَهُوَ
ضَرْبَتَيْنِ فَضْرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ
إِلَى أَبِي عَامِرٍ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ
قَالَ فَاَنْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَزَرَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ
فَقَالَ يَا أَبْنُ أَخِي انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ
يَقُولُ لَكَ أَبُو عَامِرٍ اسْتَغْفِرُ لِي قَالَ
وَاسْتَعْمَلَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَثَ
يَسِيرًا ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي
بَيْتٍ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ أَثَرُ
رَمَالِ السَّرِيرِ بظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَحَنِينِهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبْرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ
وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ يَسْتَغْفِرُ لِي فَدَعَا رَسُولُ

برہ، حضرت موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ حنین سے فارغ ہوئے
تو ابو عامر کو لشکر دے کر اوٹاس کی جانب روانہ کیا، ان کا مقابلہ
درید بن صمد نے کیا، مگر درید بن صمد مارا گیا، اور اللہ تعالیٰ نے
اس کے لوگوں کو شکست دی، ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی ابو عامر کے ساتھ
بھیجا تھا، ابو عامر کے گھنے میں تیر لگا، وہ تیر بنی جشم کے ایک
آدی نے مارا تھا، وہ ان کے گھنے میں جم گیا تھا، میں ان کے پاس
گیا اور پوچھا اے چچا، یہ تیر تمہارے کس نے مارا ہے؟ ابو عامر
نے اشارہ سے ابو موسیٰ کو بتایا کہ اس شخص نے مارا اور میری میرا
قاتل ہے، میں اس شخص کو مارنے کے ارادہ سے چل دیا اور
راستہ میں اس پر جا پہنچا، وہ مجھے دیکھ کر پشت پھیر کر بھاگا، میں
نے اس کا تعاقب کیا اور کہا، کیا تجھے شرم نہیں آتی، کیا تو عرب
نہیں ہے، ٹھہر تو سہی، وہ رک گیا، میرا اور اس کا مقابلہ ہوگا،
اس نے وار کیا اور میں نے بھی اس پر وار کیا، آخر میں نے اسے
تلوار سے مار ڈالا، پھر لوٹ کر ابو عامر کے پاس آیا، اور ان سے
کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارے قاتل کو مار ڈالا ہے، ابو عامر نے کہا
اب یہ تیر نکال لے، میں نے اس تیر کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی
نکلا، ابو عامر بولے اے بیٹھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں جا کر میرا سلام کہنا، اور عرض کرنا، ابو عامر کہتے
ہیں حضور میرے لئے دعائے مغفرت کریں، اور ابو عامر نے
مجھے لوگوں کا سردار کیا اور کچھ دیر زندہ رہ کر انتقال فرما گئے۔
جب میں لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو
آپ کی خدمت میں گیا، آپ ایک کوٹھڑی میں بانوں کے پلنگ
پر لیٹے ہوئے تھے جس پر بستر نہیں تھا، اور بانوں کا نشان آپ
کی پیٹھ اور پسلیوں پر پڑ گیا تھا، میں نے یہ واقعہ بیان کیا اور ابو
عامر کا حال بھی بیان کیا، اور عرض کیا کہ ابو عامر درخواست کر
گئے تھے کہ آپ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں، چنانچہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا، وضو کیا اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا الہی عبید ابو عامر کی مغفرت فرما، حتیٰ کہ میں نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر فرمایا الہی ابو عامر کو قیامت کے دن اپنی مخلوقات میں سے یا لوگوں میں سے بہتوں کا سردار بنانا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے بھی دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا الہی عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ) کے گناہ بخش دے، اور قیامت کے دن اسے عزت کے مقام میں داخل فرما، ابو بردہ کہتے ہیں کہ ایک دعا ابو عامر کے لئے ہے اور ایک دعا ابو موسیٰ کے لئے۔

باب (۲۵۵) اشعری لوگوں کے مناقب۔

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم بَمَاءَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِيْ اَبِيْ عَامِرٍ حَتّٰی رَاَيْتُ بَيَاضَ اِنْطِیْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنْ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بِنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَدْخَلًا كَرِيْمًا قَالَ اَبُو بَرْدَةَ اِحْدَاهُمَا لِاَبِيْ عَامِرٍ وَالْاُخْرٰی لِاَبِيْ مُوْسٰی *

(۲۵۵) بَاب مِنْ فَضَائِلِ الشَّاعِرِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ *

۱۶۹۶۔ ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اشعریوں کے قرآن پڑھنے کی آواز پہچان لیتا ہوں جبکہ وہ رات کو آتے ہیں، اور رات کو ان کی آواز سے ان کا ٹھکانا بھی پہچان لیتا ہوں، اگرچہ دن میں ان کا ٹھکانا نہ دیکھا ہو جبکہ وہ دن میں اترے ہوں، اور ان ہی لوگوں میں سے ایک شخص حکیم ہے، جب وہ سواروں سے ملتا ہے یا فرمایا کہ دشمن سے ملتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے ساتھی تمہیں حکم کرتے ہیں، کہ تم ان کا انتظار کرو۔

۱۶۹۷۔ ابو عامر اشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اشعری لوگ جب جہاد میں نادر ہوتے ہیں اور مدینہ میں ان کے بال بچوں کا کھانا بھی کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اسے ایک کپڑے میں ایک جگہ جمع اور اکٹھا کر لیتے ہیں، پھر ایک برتن سے آپس میں برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

۱۶۹۶- حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَلْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ اَبِيْ بَرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اِنِّیْ لَأَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفَقَةِ الشَّاعِرِيْنَ بِالْقُرْآنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّیْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِیْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْخِیْلَ اَوْ قَالَ اَلْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِیْ یَأْمُرُوْكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ *

۱۶۹۷- حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الشَّاعِرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ جَمِیْعًا عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ قَالَ اَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنِيْ بُرَيْدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَرْدَةَ عَنْ حَدِّیْ اَبِيْ بَرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اِنِّیْ لَأَعْرِفُ اَصْوَاتَ الشَّاعِرِيْنَ اِذَا اَزْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِبَادِهِمْ بِالْمَدِیْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عَنْدهُمْ فِی ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اَقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ *

(فائدہ) یعنی میں ان سے راضی ہوں اور ان کے اس اتفاق کو پسند کرتا ہوں، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

باب (۲۵۶) حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب۔

(۲۵۶) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۶۹۸۔ عباس بن عبد العظیم غزری، احمد بن جعفر، نصر بن محمد، عکرمہ، ابو زبیل، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسلمان ابوسفیان کی طرف نہیں دیکھتے تھے، اور نہ ان کے ساتھ نشست و برخاست کرتے تھے، اس لئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میری تین باتیں قبول فرمائیے، آپ نے فرمایا، اچھا، ابوسفیان نے کہا میری بیٹی ام حبیبہ تمام عرب عورتوں سے زیادہ حسین و جمیل ہے میں اس کا نکاح حضور سے کرتا ہوں، آپ نے فرمایا اچھا، ابوسفیان نے کہا معاویہ کو اپنا کاتب وحی بنا لیجئے، آپ نے فرمایا اچھا، ابوسفیان نے کہا، مجھے سپہ سالار بنا دیجئے، جس طرح مسلمانوں سے لڑتا تھا اسی طرح اب کافروں سے لڑوں، آپ نے فرمایا، اچھا، ابو زبیل کہتے ہیں کہ اگر ابوسفیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود ان باتوں کی استدعا نہ کرتے تو آپ منظور نہ فرماتے، مگر آپ کی توعادت ہی یہ تھی کہ ہر ایک درخواست پر اچھا فرمادیتے۔

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغَزَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ الْمَعْقَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ثَلَاثَ أَعْظِيئَهُنَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَحْمَلُهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَزَوَّجُكَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتَوَمَّرَنِي حَتَّى أَقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أَقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَلَوْ لَا أَنَّهُ طَلَبَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ نَعَمْ *

(فائدہ) ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے دن ۸ھ میں مشرف اسلام ہوئے اور ام حبیبہ سے آپ نے ۶ یا ۷ھ میں مدینہ یا حبشہ میں نکاح کر لیا تھا تو اس وقت ابوسفیان کی غرض تجدید نکاح ہوگی، وہ سمجھتے ہوں گے کہ باپ کی رضامندی کے بغیر نکاح درست نہیں ہوتا یا ممکن ہے یہ راوی کا وہم ہو۔

باب (۲۵۷) حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت۔

(۲۵۷) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ عَمَيْسٍ وَأَهْلِ سَفِينَتِهِمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ *

۱۶۹۹۔ عبد اللہ بن براد اشعری، محمد بن العلاء، ابواسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ، اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو

کرتے ہیں کہ ہم یمن میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خروج کی ہمیں اطلاع ملی اور میرے دونوں بھائی ابو بردہ اور ابو ہریرہ اپنی قوم کے ۵۳ یا ۵۴ آدمیوں کے ساتھ ترک وطن کر کے نکل کھڑے ہوئے اور میں دونوں بھائیوں میں سے چھوٹا تھا، چاکر کشتی میں سوار ہوئے، مگر کشتی نے ہمیں حبش میں یا نجاشی کے پاس جا پھینکا، وہاں جعفر بن ابوطالب اور ان کے ساتھیوں سے ملاقات ہوئی، حضرت جعفرؓ نے کہا ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بھیجا ہے اور یہیں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے، تم بھی ہمارے ساتھ نہیں رہو، ہم ان کے ساتھ رہنے لگے، پھر سب جمع ہو کر واپس آئے اور حضور کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب کہ خیبر فتح ہو گیا تھا، حضور نے خیبر والوں کے مال میں ہمارا بھی حصہ مقرر فرمایا، ہمیں بھی اس مال میں سے دیا، اور حضور نے صرف انہی لوگوں کا حصہ مقرر فرمایا تھا جو آپ کے ساتھ خیبر میں حاضر تھے، غیر حاضر لوگوں کا حصہ آپ نے نہیں دیا، مگر حضرت جعفرؓ اور ان کے ساتھی کشتی والے جس قدر تھے، سب کو آپ نے حصہ دیا، بعض لوگ ہم سے یعنی کشتی والوں سے کہنے لگے کہ ہم ہجرت میں تم سے سابق ہیں، اسماء بنت عمیسؓ جو مہاجرین کے ساتھ ہجرت کر کے نجاشی کے پاس گئی تھیں اور ہمارے ساتھ وہاں سے آئی تھیں، حضرت حصہؓ کی ملاقات کے لئے گئیں، حضرت عمران کو دیکھ کر بولے یہ کون ہے؟ حضرت حصہؓ نے کہا، اسماء بنت عمیسؓ، حضرت عمرؓ بولے یہ حبشیہ اور بحریہ، حضرت اسلمہ بولیں جی ہاں! حضرت عمرؓ بولے ہم ہجرت میں تم سے سابق ہیں، اس لئے ہم بہ نسبت تمہارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ حقدار ہیں، حضرت اسماءؓ کو یہ سن کر غصہ آگیا، وہ بولیں، عمرؓ تم نے غلط کہا، ہرگز ایسا نہیں ہے، خدا کی قسم! تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، تم میں سے جو بھوکا ہوتا آپ اسے کھانا کھلاتے اور جو نادانف ہوتا

أَسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَلَّغْنَا مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مَهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَحْوَانٌ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمَا أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رَهْمٍ إِنَّمَا قَالَ بَضْعًا وَإِنَّمَا قَالَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ أَوْ اثْنِينَ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَيْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابُهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هَاهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيمُوا مَعَنَا فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا قَالَ فَوَافَقَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ أَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا لِأَصْحَابِ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ قَالَ فَذَلَحَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ فَذَلَخَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مِنْ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ فَخَنَزَ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَذَبْتَ يَا عُمَرُ كَلَّا

اسے نصیحت فرماتے تھے، اور ہم دور دراز دشمن کے ملک میں (نجاشی کے علاوہ سب کافر تھے) اور یہ صرف خدا اور اس کے رسول کے لئے تھا، اور بخدا میں نہ کھانا کھاؤں گی اور نہ پانی پیوں گی، تاوقتیکہ اس بات کا جو تم نے کہی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ نہ کروں، اور ہمیں ملک حبش میں ایذا ہوئی تھی اور ڈر بھی تھا، میں اس کا ذکر حضور سے کروں گی اور آپ سے پوچھوں گی، بخدا میں جھوٹ نہ بولوں گی اور نہ بے راہ چلوں گی، نہ زیادہ کہوں گی، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو حضرت اسماءؓ نے عرض کیا، یا نبی اللہ، عمرؓ نے ایسا ایسا کہا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ تم سے زیادہ حقدار نہیں، بلکہ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے، اور تمہاری اور سب کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں، اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ابو موسیٰؓ اور کشتی والوں کو دیکھا کہ وہ گردہ گردہ میرے پاس آتے اور اس حدیث کو سنتے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے زیادہ دنیا میں کوئی چیز ان کے لئے اتنی خوشی کی نہ تھی اور نہ اس سے عظیم الشان تھی، ابو بردہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے کہا کہ میں نے ابو موسیٰؓ کو دیکھا وہ (خوشی میں) اس حدیث کو مجھ سے دہراتے تھے۔

باب (۲۵۸) حضرت سلیمان و صہیب اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب!

۱۷۰۰۔ محمد بن حاتم، بنزہ، حماد بن سلمہ، ثابت، معاویہ، عائد بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ابو سفیانؓ، حضرت سلمانؓ اور صہیبؓ اور بلالؓ کے پاس چند لوگوں کی موجودگی میں آئے، انہوں نے کہا کہ اللہ کی تلواریں خدا کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہیں پہنچیں، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا تم قریش کے بوڑھے اور ان کے سردار کے متعلق ایسا کہتے ہو، پھر ابو بکرؓ آنحضرت صلی

وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعْطِي جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارِ اَوْ فِي اَرْضِ الْبُعْدَاءِ الْبُغْضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُولِهِ وَاِنَّمُ اللّٰهُ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَذْكُرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كُنَّا نُوْذِي وَنُحَافُ وَنَاذِكُرُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْأَلُهُ وَاَللّٰهُ لَا اَكْذِبُ وَلَا اُرِيغُ وَلَا اَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنْ عَمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ السَّقِينَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّقِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا مِنْ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنِّي *

(۲۵۸) بَاب مِنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ

وَصَهْبِ وَبِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ *

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصَهْبِ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا أَحَدُنَا سَيُوفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هَذَا

اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اس چیز کی اطلاع دی، آپ نے فرمایا ابو بکر شاید تم نے ان کو ناراض کر دیا، اگر تم نے انہیں ناراض کیا تو اپنے رب کو ناراض کیا، یہ سن کر ابو بکر ان کے پاس آئے اور کہنے لگے، بھائی! میں نے تمہیں ناراض کیا، وہ بولے نہیں، اے ہمارے بھائی اللہ آپ کو بخشنے۔

(فائدہ)۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب کہ ابوسفیان کا فرحتے اور مسلمانوں میں صلح کر کے آئے تھے، اس روایت میں ان تینوں حضرات کی فضیلت کا بیان ہے اور ضعفاء اور ویداروں کے ساتھ خاطر داری کرنے اور ان کی دلجوئی کرنے کا حکم ہے۔

(۲۵۹) بَابُ مِنْ فَضَائِلِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ *

۱۷۰۱۔ اسحاق بن ابراہیم، احمد بن عبدہ، سفیان، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت ازہمت طائفتان منکم ارج، ہمارے یعنی بنو سلمہ اور بنو حارثہ کے متعلق نازل ہوئی تھی، اور ہماری خواہش یہ نہیں ہے کہ یہ آیت نازل نہ ہوئی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ”وَاللّٰهُ وَلِيَهُمَا“ (اور ان دونوں جماعتوں کا مالک و مددگار اللہ تعالیٰ ہے) فرمادیا ہے۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بدر کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو عبد اللہ بن ابی منافق تہابی آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر راستہ سے واپس ہو گیا اور ان دونوں قبیلوں نے بھی اس کا ساتھ دینا چاہا تھا، مگر اللہ رب العزت نے ان کی حفاظت فرمائی اور انہیں ثابت قدم رکھا، اس آیت میں اسی چیز کا بیان ہے، (واللہ اعلم بالصواب)۔

۱۷۰۲۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، نصر بن انس، حضرت زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ انصار اور انصار کے بیٹوں اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما۔

۱۷۰۳۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مردی ہے۔

۱۷۰۴۔ ابو معن الرقاشی، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، اسحاق

لِشَيْخٍ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغَضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتُ أَغَضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغَضَبْتُ رَبَّكَ فَأَتَاهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغَضَبْتِكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَحْبَبِي *

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ وَالْفَلْظُ لِإِسْحَاقَ قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ (إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا) بَنُو سَلَمَةَ وَبَنُو حَارِثَةَ وَمَا نَجِبُ أَنَّهُمَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَاللَّهُ وَلِيَهُمَا) *

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءِ أَنْبَاءِ الْأَنْصَارِ *

۱۷۰۳۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ *

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ

بن عبد اللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے انصار کے اور انصار کی اولاد کے لئے اور انصار کے غلاموں کے لئے دعائے مغفرت فرمائی تھی۔

۱۷۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن علیہ، اسماعیل، عبد العزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بچوں اور کچھ عورتوں کو ایک شادی میں آتے ہوئے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے کھڑے ہو گئے، اور ارشاد فرمایا اے انصار! خدا کی قسم تم میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو، خدا کی قسم! تم میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔

۱۷۰۶۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، غندر، شعبہ، ہشام بن زید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ اس کی باتیں سننے کے لئے علیحدہ ہو گئے، اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم لوگ میرے نزدیک محبوب ترین لوگوں میں سے ہو۔

۱۷۰۷۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن اوریس، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۷۰۸۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انصار میرے

بُنْ یُونُسَ حَدَّثَنَا عِکْرَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفَرَ لِلْأَنْصَارِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلِذَرَارِي الْأَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ لَا أَشْكُ فِيهِ *

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عَلِيٍّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيحًا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ غَرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْنِيًا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يَعْنِي الْأَنْصَارَ *

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

معتد اور مخصوص لوگ ہیں اور لوگ تو بڑھتے جائیں گے، مگر یہ کم ہوتے جائیں گے، لہذا ان کی نیکیوں کو قبول کرو اور ان کے قصور سے درگزر کرو۔

يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقُولُونَ فَأَقْبِلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَأَعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ *

۱۷۰۹۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالکؓ حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انصار میں بہترین گھرانہ بنی عجار کا ہے، اور پھر بنی عبدالاشہل کا، پھر بنی حارث، بنی خزرج کا، اور پھر بنی ساعدہ کا، اور انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہے، حضرت سعدؓ بولے میرے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسرے لوگوں کو فضیلت عطا فرمائی ہے تو ان سے کہا گیا کہ تمہیں بھی تو بہت فضیلت دی گئی ہے۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو الْحَارِثِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا قَبِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ *

۱۷۱۱۔ محمد بن ثنی، ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انسؓ، حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

۱۷۱۲۔ ابن ریح، لیث بن سعد۔

(دوسری سند) قتیبہ، عبد العزیز۔

(تیسری سند) ابن ثنی، ابن ابی عمر، عبد الوہاب ثقفی، یحییٰ بن سعید، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے مگر روایت میں حضرت سعدؓ کا قول مذکور نہیں ہے۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمَيْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَ سَعْدٍ *

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَاللَّفْظُ لِبْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُجَمِّلٍ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

۱۷۱۳۔ محمد بن عباد، محمد بن مہران رازی، حاتم، عبد الرحمن بن حمید، ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، کہ

انصاریوں میں سے بہترین گھر بنی نجار کا ہے، اور بنی عبدالاشہل، اور بنی حارث بن خزرج اور بنی ساعدہ کا ہے اور خدا کی قسم! اگر میں انصار پر کسی کو ترجیح دیتا تو اپنے خاندان کو دیتا (لیکن میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا)۔

۱۷۱۳۔ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، مغیرہ بن عبدالرحمن، ابو الزناد، ابو سلمہ، حضرت ابواسید انصاریؓ شہادت دے کر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انصاریوں میں بہترین گھرانہ بنی نجار کا ہے، پھر بنی عبدالاشہل کا، اور پھر بنی حارث بن خزرج کا، اور پھر بنی ساعدہ کا، باقی انصار کے تمام گھرانوں میں خیر اور بھلائی ہے، ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بات کی نسبت کر سکتا ہوں، اگر میں جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا، چنانچہ یہ خبر حضرت سعد بن عبادہ کو پہنچی، انہیں افسوس ہوا، کہنے لگے ہم چاروں گھرانوں کے اخیر میں ہوئے، میرے گدھے پر زین کسو، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں گا، سہلؓ کے بھتیجے نے ان سے کہا کہ تم حضور کی بات رد کرنے کے لئے جاتے ہو، حالانکہ آپ تو زیادہ جانتے ہیں، کیا تمہیں یہ فخر کافی نہیں ہے کہ چار میں سے چوتھے تم ہو، یہ سن کر حضرت سعدؓ نے اور فرمایا، اللہ و رسولہ علم، اور گدھے کی زین کھولنے کا حکم دیا۔

۱۷۱۴۔ عمرو بن علی، ابو داؤد، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابواسید انصاریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ بہترین انصاریا انصار کا بہترین گھراور حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں حضرت سعد بن عبادہ کا واقعہ مذکور نہیں ہے۔

أَسْبَدَ حَظِييًّا عِنْدَ ابْنِ عُمَيْةٍ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَدَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ مُؤَمَّرًا بِهَا أَحَدًا لَأَثَرْتُ بِهَا عَشِيرَتِي *

۱۷۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُعَيَّرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ شَهِدَ أَبُو سَلَمَةَ لَسَمِعَ أَبَا أَسْبَدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو أَسْبَدٍ إِنَّهُمْ أَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَأْتُ بِقَوْمِي بَنِي سَاعِدَةَ وَبَلَّغْتُ ذَلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِهِ وَقَالَ خَلَفْنَا فَكُنَّا آخِرَ الْأَرْبَعِ أَسْرَجُوا لِي جِمَارِي آتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَهُ ابْنُ أُخْيَةَ سَهْلٌ فَقَالَ أَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُ أَوْ لَيْسَ حَسْبُكَ أَنْ تَكُونَ رَابِعَ أَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَأَمَرَ بِجِمَارِهِ فَحُلَّ عَنْهُ *

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَخْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا أَسْبَدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَيْتُلِ حَدِيثِهِمْ فِي ذِكْرِ الدُّورِ وَلَمْ يَذْكُرْ

قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۷۱۵- وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَظِيمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَحَدُكُمْ بَخِيرٌ دُورَ الْأَنْصَارِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالُوا نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَمْ بَنُو النَّحَّارِ قَالُوا نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالُوا نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَمْ بَنُو سَاعِدَةَ قَالُوا نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَمْ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغَضِّبًا فَقَالَ أَنَحْنُ آخِرُ الْأَرْبَعِ حِينَ سَمِعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَهُمْ فَأَرَادَ كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِهِ اجْلِسْ أَلَا تَرْضَى أَنْ سَمِعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَكُمْ فِي الْأَرْبَعِ الدُّوَرِ الَّتِي سَمِعَى فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يَسْمَعْ أَكْثَرَ مِمَّنْ سَمِعَى فَانْتَهَى سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۱۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عَرَفَةَ وَالْفَلْظُ لِلْجَهْضَمِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبَيْهَقِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ

۱۷۱۵- عمرو ناقد، عبد بن حمید، یعقوب بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابو سلمہ، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا تمہیں انصار کا بہترین گھرانہ تلاؤں، لوگوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا بنی عبد الاشہل، صحابہ نے عرض کیا پھر کون سا گھرانہ؟ آپ نے فرمایا بنی نجار، صحابہ نے عرض کیا پھر کون سا گھرانہ؟ آپ نے فرمایا بنی حارث بن الخزرج، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا بنی ساعدہ کا گھرانہ، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا انصار کے ہر ایک گھر میں بھلائی ہے، یہ سن کر حضرت سعد بن عبادہ غصہ میں کھڑے ہوئے اور بولے کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انہوں نے فرمان سنا تو آپ کی بات پر اعتراض کرنا چاہا، ان کی قوم کے لوگوں نے ان سے کہا بیٹھ جاؤ، کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا گھرانہ ان بیان کردہ چاروں گھرانوں میں رکھا ہے، اور جن گھرانوں کو آپ نے بیان نہیں کیا، وہ تو بہت ہیں، چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے سے رک گئے۔

۱۷۱۶- نصر بن علی جہضمی، محمد بن ثقی، ابن بشار، ابن عرعرہ، شعبہ، یونس بن عبید، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں جریر بن عبد اللہ بجلي کے ساتھ سفر میں نکلا، وہ میری خدمت کرتے تھے تو میں نے کہا تم میری خدمت نہ کرو (تم بڑے ہو)،

انہوں نے کہا میں نے انصار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ کام (خدمت) کرتے ہوئے دیکھا، تو میں نے قسم کھائی ہے کہ جب کسی انصاری کے ساتھ ہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا، ابن شعیبہ اور ابن بشار نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہؓ حضرت انسؓ سے بڑے تھے۔

باب (۲۶۰) قبیلہ غفار، اسلم، جبینہ، اشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور طئے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے مناقب۔

۱۷۱۷۔ ہباب بن خالد، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، عبد اللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی اور اسلم کو بچالیا۔

۱۷۱۸۔ عبید اللہ بن عمر القواریری، محمد بن شعیبہ، ابن بشار، ابن مہدی، شعبہ، ابو عمران جوئی، حضرت عبد اللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان سے کہو، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ (قبیلہ) اسلم کو خدا نے سالم رکھا، اور غفار (قبیلہ) کی اللہ نے مغفرت فرمائی۔

۱۷۱۹۔ محمد بن شعیبہ، ابن بشار، ابو داؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۷۲۰۔ محمد بن شعیبہ، ابن بشار، سوید بن سعید، ابن ابی عمر،

مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَحْدِثُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا آلَيْتُ أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خِدْمَتُهُ زَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِمَا وَكَانَ جَرِيرٌ أَكْبَرَ مِنْ أَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ أَسَنَّ مِنْ أَنَسٍ *

(۲۶۰) بَاب مِنْ فَضَائِلِ غِفَارٍ وَأَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ وَمُزَيْنَةَ وَتَمِيمٍ وَدَوْسٍ وَطَيْئٍ *

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ *

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الْقَوَارِيرِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُ قَوْمَكَ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا *

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ

عبدالوہاب، ثقفی، ابوب، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) محمد بن شعث، عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ۔

محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(چوتھی سند) محمد بن رافع، شایبہ، ورقار، ابو الزناد، اعرج،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(پانچویں سند) یحییٰ بن حبیب، روح بن عبادہ۔

(چھٹی سند) محمد بن عبد اللہ، عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریج،

ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(ساتویں سند) سلمہ بن شیبہ، حسن بن امین، معقل،

ابو الزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا

اسلم کو اللہ تعالیٰ نے بچایا، اور غفار کی خدا تعالیٰ نے مغفرت

فرمائی (سب راوی یہی بیان کرتے ہیں)

۱۷۲۱۔ حسین بن حریت، فضل بن موسیٰ، عقیق بن عراک

بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،

اسلم کو خدا نے سالم رکھا اور غفار کی اللہ نے مغفرت فرمائی، یہ

میں نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح فرمایا۔

۱۷۲۲۔ ابو الطاہر، ابن وہب، لیث، عمران بن ابی انس، حظلہ

بن علی، خفاف بن ایماہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نماز میں

فرمایا، اے اللہ لعنت فرما بنی لیان پر، رعل پر، ذکوان پر، اور

عصیہ پر، انہوں نے خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کی ہے اور اللہ

تعالیٰ نے غفار کو بخش دیا اور اسلم کو بچا لیا۔

۱۷۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ابوب، قتیہ، ابن حجر، اسماعیل بن

وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ

بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ حَدَّثَنِي زُرَّاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ

عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي

عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ

جَابِرِ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا

الْحُسَيْنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ

جَابِرٍ كُلُّهُمْ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغَفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا *

۱۷۲۱۔ وَحَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا

الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاقٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغَفَارُ غَفَرَ اللَّهُ

لَهَا أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْهَا وَلَكِنْ قَالَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ *

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ

حَظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ خِفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

صَلَاةِ اللَّحْمِ الْغَنِيِّ لِحَيَّانَ وَرَعْلًا وَذَكْوَانَ

وَعَصِيَّةَ عَصَوَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا

وَأَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ *

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ

جعفر، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا غفار کی خدا نے مغفرت فرمائی اور اسلم کو بچالیا اور عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی۔

۱۷۲۳۔ ابن شثی، عبد الوہاب، عبید اللہ، (دوسری سند) عمرو بن سواد، ابن وہب، اسامہ (تیسری سند) زہیر بن حرب، حلوئی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی صالحؓ اور اسامہ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد منبر پر فرمایا ہے۔

۱۷۲۵۔ حجاج بن الشاعر، ابو داؤد الطیلسی، حرب بن شداد، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۷۲۶۔ زہیر بن حرب، یزید، ابو مالک الشجعی، موسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انصار، مزینہ اور جہینہ اور غفار اور اشج اور جو عبد اللہ کی اولاد ہے یہ دوسرے لوگوں کے سوا میرے مددگار ہیں اور اللہ اور اس کا رسولؐ ان سب کا مددگار ہے۔

(فائدہ) یہ چھ شاخیں سچے مومن اور محب رسولؐ کی تھیں اور عبد اللہ کی اولاد ہے بنو عبد العزیٰ مروا ہیں جو غطفان کی شاخ ہیں، آپؐ نے ان کا نام عبد اللہ رکھا، اور عرب انہیں محمولہ کہتے تھے کیونکہ ان کے باپ کا نام بدل گیا۔

أَيُّوبَ وَتُفَيْيَةَ وَأَبْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرُ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمٌ سَالَمَهَا اللَّهُ وَعُصَيْيَةُ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ *

۱۷۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَأَسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ *

۱۷۲۵۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ هَؤُلَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ *

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ وَمَزِينَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ مُوَالِيًا دُونَ النَّاسِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مُوَالَهُمْ *

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، ابْنُ أَبِي حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعُ مَوَالِيٍّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ*

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ قَالَ سَعْدٌ فِي بَعْضِ هَذَا فِيمَا أَعْلَمُ*

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ أَسَدٍ وَغَطَفَانٍ*

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْبِرَةُ يَغْنِي الْجَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغِفَارٌ وَأَسْلَمٌ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ جُهَيْنَةَ

۱۷۲۷۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابواسطہ اپنے والد، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبد الرحمن بن ہرمزالاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریش اور انصار، مزینہ، اور جہینہ، اسلم اور غفار اور اشجع میرے دوست ہیں اور ان کا مددگار اور حمایتی اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔

۱۷۲۸۔ عبید اللہ بن معاذ، ابواسطہ اپنے والد، شعبہ، سعد بن ابراہیم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۷۲۹۔ محمد بن ثقی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ، بنی تمیم، اور بنی عامر اور دونوں حلیفوں اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔

۱۷۳۰۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابوالثراد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (دوسری سند) عمروناقد، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابواسطہ اپنے والد، صالح، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ قیامت کے دن خدا کے نزدیک اسد اور طی اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةٍ خَيْرَ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مِنْ أَسَدٍ وَطَيِّبٍ وَعُظْفَانٍ *

۱۷۳۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ
الدَّؤْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْلَمُ وَغِفَارُ
وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةٍ وَجُهَيْنَةٍ أَوْ شَيْءٍ مِنْ جُهَيْنَةٍ
وَمُزَيْنَةٍ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مِنْ أَسَدٍ وَعُظْفَانٍ وَهَوَازَنٍ وَتَمِيمٍ *

۱۷۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ عَبْدَ
الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَفْرَعَ
بْنَ حَابِسٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ
وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةٍ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي
شَكَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةٍ وَأَحْسِبُ
جُهَيْنَةَ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ
وَعُظْفَانٍ أَحَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخَيْرُ مِنْهُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ
ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَكَ *

۱۷۳۳- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سَيِّدُ بَنِي تَمِيمٍ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الصَّبِيِّ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَجُهَيْنَةُ وَلَمْ يَقُلْ أَحْسِبُ *
۱۷۳۴- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ

۱۷۳۱- زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل بن علیہ،
محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں
کہ، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا، اسلم اور غفار اور کچھ مزینہ اور جہینہ یا جہینہ اور
مزینہ والے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسند، اسد،
عظفان اور ہوازن اور تمیم سے بہتر ہوں گے۔

۱۷۳۲- ابوبکر بن ابی شیبہ، عندر، شعبہ۔

(دوسری سند) محمد بن شعیب، ابن بشار، محمد جعفر، شعبہ، محمد بن
ابی یعقوب، عبد الرحمن بن ابی بکر، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ اقرع
بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر بیان کیا کہ آپ کی بیعت قبائل اسلم و غفار اور
مزینہ (اور راوی کو جہینہ کے بیان میں شک ہے) کے ان لوگوں
نے کی ہے جو حاجیوں کا مال چرانے والے ہیں، آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ
والے بنی تمیم اور بنی عامر، اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو کیا
یہ نقصان اور گھائے میں رہیں گے، اقرع نے کہا بے شک،
آپ نے فرمایا تو قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت
میں میری جان ہے بے شک وہ لوگ (اسلم و غفار وغیرہ) ان
لوگوں سے بہتر ہیں۔

۱۷۳۳- ہارون بن عبد اللہ، عبد الصمد، شعبہ، محمد بن عبد اللہ
بن ابی یعقوب ضعی سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت
مروی ہے اور اس میں جہینہ کا بغیر شک کے تذکرہ ہے۔

۱۷۳۴- نصر بن علی جہضمی، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابوبشر،

عبدالرحمن بن ابی بکر، حضرت ابو بکرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ، بنی تمیم اور بنی عامر اور دونوں حلیفوں یعنی بنی اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔"

۱۷۳۵۔ محمد بن ثقفی، ہارون بن عبد اللہ، عبد الصمد۔

(دوسری سند) عمر و ناقد، شبابہ بن سوار، شعبہ، ابو بشر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۷۳۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، سفیان، عبد الملک بن عیمر، عبدالرحمن بن ابی بکرہ، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر جہینہ اور اسلم اور غفار، بنی تمیم اور غطفان اور بنی عامر بن حصصہ سے بہتر ہوں (تو کیا یہ گھائے میں ہوں گے) حضورؐ نے یہ الفاظ بلند آواز سے فرمائے، عرض کیا یہ نقصان اور گھائے میں رہیں گے، آپؐ نے فرمایا، واقعہ یہ (اسلم وغیرہ) بہتر ہیں اور ایک روایت میں جہینہ اور غفار کے ساتھ مزینہ کا بھی ذکر ہے۔

۱۷۳۷۔ زبیر بن حرب، احمد بن اسحاق، ابو حاتم، عامر، حضرت عدی بن حاتم، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا سب سے پہلا صدقہ کا مال جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور اور صحابہ کرام کے چہروں کو روشن کر دیا تھا وہ بنی طمی کے صدقہ کا مال تھا جسے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدمت میں لے کر آیا تھا۔

۱۷۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، مغیرہ بن عبدالرحمن، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَغُطَفَانَ *

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعَصَعَةَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي كُرَيْبٍ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ *

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ يَبْضُتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهُ أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَمِيٍّ جَنَّتْ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ

اور عقل کے ساتھیوں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبیلہ دوس نے کفر کیا اور اسلام کا انکار کیا، آپ ان کے لئے بدو کا بھیجے، کسی نے کہا، دوس ہلاک ہو گئے، آپ نے فرمایا اکی انہیں ہدایت دے اور میرے پاس بھیج دے۔

۱۷۳۹۔ قتیبہ بن سعید، جریر، مغیرہ، حارث، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین باتیں بنی تمیم کے بارے میں سنی ہیں اس وقت سے مجھے ان سے محبت ہو گئی ہے، حضورؐ نے فرمایا، یہ لوگ دجال پر میری تمام امت سے سخت ہوں گے، (ایک مرتبہ) بنی تمیم کی زکوٰۃ کمال آیا تو حضورؐ نے فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقہ کا مال ہے، حضرت عائشہؓ کی بنی تمیم میں ایک باندی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو آزاد کرو، یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

۱۷۴۰۔ زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بنی تمیم کے بارے میں تین باتیں سنی ہیں میں برابر ان سے محبت کرنے لگا۔ الخ۔

۱۷۴۱۔ حامد بن عمر الکراوی، مسلمہ بن علقمہ، داؤد، شعبی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ تین باتیں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بنی تمیم کے بارے میں سنی ہیں، میں برابر ان سے محبت کرتا ہوں اور حسب سابق روایت مروی ہے، لیکن دجال کا ذکر نہیں، باقی یہ ہے کہ بنی تمیم معرکوں میں سب سے زیادہ دلیری سے لڑنے والے ہیں۔

باب (۲۶۱) بہترین حضرات۔

۱۷۴۲۔ حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید

الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا فَيُهْلِكَ دَوْسٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَنْتَ بِهِمْ

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا أَرَأَى أَحَبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمْتِي عَلَى الدَّجَالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةً مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ *

۱۷۴۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَرَأَى أَحَبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۱۷۴۱۔ وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْكِرَاوِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عُلْقَمَةَ الْمَازِنِيُّ إِمَامَ مُسْنَدِ دَاوُدَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي تَمِيمٍ لَا أَرَأَى أَحَبُّهُنَّ بَعْدَ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِهَذَا الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلَأِجِمِ وَلَمْ يَذْكُرِ الدَّجَالَ *

(۲۶۱) بَابُ خِيَارِ النَّاسِ *

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ

بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کا حال بھی کانوں کی طرح پاؤں گے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں برگزیدہ تھے وہ اسلام کے زمانہ میں بھی برگزیدہ ہوں گے، جبکہ دین میں سمجھ رکھتے ہوں اور اسلام میں بہتر تم اسی کو پاؤں گے جو اسلام لانے سے پہلے اس سے زیادہ نفرت رکھتا ہو (۱)، اور شری ترین آدمی اسے پاؤں گے جو دورِ خاہوگا جو ان کے پاس ایک رخ لے کر آتا ہے اور ان کے پاس دوسرا رخ۔

۱۷۴۳۔۱۔ زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(دوسری سند) قتیبہ بن سعید، مغیرہ بن عبد الرحمن، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور معمولی سے الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ زہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۲۶۲) قریش کی عورتوں کے فضائل۔

۱۷۴۴۔۱۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بہترین عورتوں میں سے جو اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں، قریش کی نیک بخت عورتیں ہیں، جو اپنے چھوٹے بچوں پر سب سے زیادہ مہربان ہیں اور اپنے شوہروں کے مال کی زیادہ نگہبان ہیں۔

وَهَبَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْدُثُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِي الْحَاثِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْمَأْسَلَامِ إِذَا فَقَّهُوا وَتَحْدُثُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَكْرَهُهُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيهِ وَتَحْدُثُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَوْلَاءُ بَوَاحٍ وَهَوْلَاءُ بَوَاحٍ *

۱۷۴۳۔۱۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْبِرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْدُثُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ يَبْنُلُ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالْأَعْرَجِ تَحْدُثُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتَّى يَقَعَ فِيهِ *

(۲۶۲) بَاب مِنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ *

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَعَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْبَابِلَ قَالَ أَحَدُهُمَا صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَ قَالَ الْآخَرُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَخْنَاهُ عَلَى يَتِيمٍ فِي

(۱) مروا یہ ہے کہ جو شخص جاہلیت کے زمانے میں اسلام کو زیادہ ناپسند کرتا تھا اسلام لانے کے بعد اسلام کے معاملے میں بھی وہ سب سے بڑھا ہوا ہوتا ہے جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔ یہ حضرات زمانہ جاہلیت میں دوسروں سے زیادہ اسلام کو ناپسند سمجھنے والے تھے جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی توفیق بخشی تو ان کا اسلام بھی دوسروں سے بہتر تھا بلکہ دین اسلام میں دوسروں کے قائد بنے۔

صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ *

۱۷۴۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، ابْنُ الزُّنَادِ، اِعْرَجُ، حَضَرْتُ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، أَخْبَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، ابْنِ طَاوُسَ، أَخْبَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَهْبَ سَابِقِ رَوَايَتٍ مَرْوِيٍّ هُوَ أَوْ رَأْسُ مِثْقَمٍ "مِثْقَمٌ" لَفْظٌ مَوْجُودٌ نَحْنُ هِيَ۔

۱۷۴۶- حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، ابْنُ وَهْبٍ، يُونُسُ، ابْنُ شَهَابٍ، سَعِيدُ بْنُ مَيْتِبٍ، حَضَرْتُ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيَانِ كَرْتِے ہيں كِه مِيں نِے اَخْبَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَهْبَ سَابِقِ رَوَايَتِے قَرِيْشِ كِے عَوْرَتِيں اُونُوں پَر سَوَارِ ہونے والی عورتوں ميں سَب سے اچھی ہيں وہ بچوں پَر سَب سے زيادہ مہربان اور شَوہروں كے مال كی نگہبان ہيں، حضرت ابُو ہُرَيْرَہؓ اس حدیث كے بعد فرماتے ہيں كہ حضرت مریم علیہا السلام اونٹ پَر کبھی سوار نہیں ہوئی۔

(فائدہ) حضرت ابُو ہُرَيْرَہؓ نے اس توہم کا ازالہ کر دیا كہ كوئی نساء عرب كو حضرت مریم علیہا السلام پَر فضیلت نہ دے، نیز معلوم ہوا كہ عورتوں ميں دو خصلتیں بہت پسندیدہ ہيں ایک اولاد پَر مہربان ہونا اور دوسرے خاوند كے مال كی حفاظت كرنا، ميں کہتا ہوں حقیقت ميں یہ دونوں خصلتیں دلیل اور اصل اصول ہيں عورت كے پاك دامن اور عفت مآب ہونے كی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۴۷- مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ، عَبْدِ الرَّزَّاقِ، مَعْمَرُ بْنُ زُهَيْرٍ، ابْنِ مَيْتِبٍ، حَضَرْتُ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيَانِ كَرْتِے ہيں كہ اَخْبَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب كو پیغام نكاح بھجولیا، انہوں نے عرض كیا یا رسول اللہؐ ميں بوڑھی ہو چكي ہوں، اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہيں، تب اَخْبَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِے یہ ارشاد فرمایا كہ بہترین عورتیں جو سوار ہوں، اور بقیہ روایت یونس كی روایت كی طرح ہے باقی اس ميں "ارعاه" كے بجائے "احتاه" كا لفظ ہے، ترجمہ ایک ہی ہے۔

۱۷۴۸- مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ، عَبْدِ الرَّزَّاقِ، مَعْمَرُ بْنُ طَاوُسَ بِوَاسِطَةِ اَبِيہِے، حَضَرْتُ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَبِي الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْبُلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ يَنْبُلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَرْعَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيمٌ *
۱۷۴۶- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ اللَّيْلَ أَخْنَاهُ عَلَى طِفْلِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ قَالَ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِبْنِ ذَلِكَ وَلَمْ تَرَكَبْ مَرِيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ *

۱۷۴۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهَيْرِ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ أُمَّ هَانِيَةَ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ كَبُرْتُ وَلِي عِيَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ ثُمَّ ذَكَرَ بِعِثْلٍ حَدِيثُ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَخْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ *

۱۷۴۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَقَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا

(دوسری سند) معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انھوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے زیادہ بہترین عورتیں قریش کی عورتیں ہیں جو چھوٹے بچوں پر بہت زیادہ شفقت کرنے والی اور شوہر کے مال کی بہت زیادہ نگہبان ہیں۔

۱۷۴۹- احمد بن عثمان بن حکیم، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معمر روایت کی سند سے اسی طریقے سے حدیث مروی ہے۔

باب (۲۶۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ کرانا۔

۱۷۵۰- حجاج بن الشاعر، عبدالصمد، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حضرت ابو طلحہ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا تھا۔

۱۷۵۱- ابو جعفر محمد بن الصباح، حفص بن غیاث، عاصم احوال بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ تم نے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے، انس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے مکان میں قریش اور انصار کے درمیان برادری کرائی تھی۔

(فائدہ) پہلے قسم کھا کر، ایک دوسرے کا وارث اور بھائی بن جاتا تھا، لیکن قرآن کریم سے یہ طریقہ منسوخ ہو گیا اور حکم نازل ہوا کہ وارث بنانے والے ہی ہوں گے۔ اسی کو حلف بولتے تھے، باقی محبت اور دین کی تقویت اور مدد کے لئے یہ حلف اب بھی باقی ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۷۵۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، عبدہ بن

عبدالرزاق أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَلَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رُكْبَتِي الْإِبِلُ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدِي صَغِيرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجِي ذَاتِ يَدِهِ *

۱۷۴۹- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيِّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ) حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ (وَهُوَ وَابْنُ بِلَالٍ) حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثٍ مَعْمَرٍ هَذَا سِوَاءَ *

(۲۶۳) بَابُ مُوَآخَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ *

۱۷۵۰- حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ *

۱۷۵۱- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ قَالَ قِيلَ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَّغْكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ أَنَسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ *

(فائدہ) پہلے قسم کھا کر، ایک دوسرے کا وارث اور بھائی بن جاتا تھا، لیکن قرآن کریم سے یہ طریقہ منسوخ ہو گیا اور حکم نازل ہوا کہ وارث بنانے والے ہی ہوں گے۔ اسی کو حلف بولتے تھے، باقی محبت اور دین کی تقویت اور مدد کے لئے یہ حلف اب بھی باقی ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۷۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

سلمان، عاصم، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں میرے مکان میں قریش اور انصار کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا۔

۱۷۵۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، ابواسامہ، زکریا، سعد بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میراث کا وارث بنانے والی قسم کا اسلام میں کوئی اعتبار نہیں اور جو قسم زمانہ جاہلیت میں نیکی کے لئے تھی، وہ اسلام میں اور مضبوط ہو گئی۔

باب (۳۶۳) حضور صحابہ کرامؓ کے لئے باعث امن و برکت تھے اور صحابہ کرام امت کے لئے باعث امن ہیں۔

۱۷۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن عمر بن ابان، حسین بن علی بھی، مجاہد بن یحییٰ، سعید بن ابی بردہ، ابو بردہ، ابو موسیٰ رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے مغرب کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی، پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم آپ کے پاس بیٹھے رہیں اور عشاء بھی آپ کے ساتھ پڑھیں تو زیادہ بہتر ہوگا، پھر ہم بیٹھے رہے اور آپ باہر تشریف لائے، آپ نے فرمایا تم یہیں بیٹھے ہو، ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں اور آپ کے ساتھ عشاء کی بھی نماز پڑھیں تو بہتر ہوگا، آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا، پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پھر فرمایا، ستارے آسمان کے لئے امان ہیں، جب ستاروں کا ٹکنا بند ہو جائے گا تو آسمان پر بھی وہی (قیامت) آجائے گی، جس کا خوف

وَمُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ *

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً *

(۲۶۴) بَابُ بَيَانِ أَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَانٌ لِأَصْحَابِهِ وَبَقَاءَ أَصْحَابِهِ أَمَانٌ لِلأُمَّةِ *

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ مُجَمِّعٍ بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النَّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النَّجُومُ أَتَى السَّمَاءُ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا

دلایا گیا ہے اور میں اپنے صحابہ کے لئے امان ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ (فتنے) آجائیں گے جن سے ڈریا گیا ہے اور میرے صحابہ میری امت کے لئے امان ہیں جب صحابہ چلے جائیں گے تو ان پر وہ (فتنے) آپڑیں گے جن سے ڈرایا جاتا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اصحاب کے نہ ہونے سے بدعتوں کا ظہور ہوا اور یہی فتنوں سے مراد ہے۔ واللہ اعلم۔

باب (۲۶۵) صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت۔

ذَهَبَتْ أُنَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أُنَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ *

(۲۶۵) بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ *

۱۷۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعِيسَى بْنُ عَبْدِ نَحْيٍ سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَمْرُو، حَضْرَتُ جَابِرٍ، حَضْرَتُ ابْنِ سَعِيدٍ خَدْرِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِتَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ فَيُكْفَمُ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِتَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ فَيُكْفَمُ مَنْ رَأَى مِنْ صَحْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِتَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مِنْ صَحْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ *

۱۷۵۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِتَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ فَيُكْفَمُ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِتَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مِنْ صَحْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ *

۱۷۵۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِتَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ فَيُكْفَمُ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِتَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مِنْ صَحْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ *

۱۷۵۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِتَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ فَيُكْفَمُ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِتَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مِنْ صَحْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ *

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمْ الْبُعْثُ
فَيَقُولُونَ انْظُرُوا هَلْ تَحْدُثُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوحَدُ
الرَّجُلُ فَيَفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبُعْثُ الثَّانِي
فَيَقُولُونَ هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ
الْبُعْثُ الثَّالِثُ فَيَقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ
مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُونُ الْبُعْثُ الرَّابِعُ فَيَقَالُ
انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى
أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيُوحَدُ الرَّجُلُ فَيَفْتَحُ لَهُمْ بِهِ *

۱۷۵۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا مِنْ
السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقُرْنُ الَّذِينَ يُلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ
يُلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ
شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَعِينُهُ شَهَادَتُهُ لَمْ يَذْكُرْ
هَذَا الْقُرْنُ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يَجِيءُ
أَقْوَامٌ *

دستہ جہاد پر روانہ کیا جائے گا لوگ کہیں گے کہ دیکھو تم میں کوئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی بھی ہے؟ چنانچہ ایک
صحابی مل جائے گا، اس کی برکت سے فتح حاصل ہوگی کچھ زمانہ
کے بعد ایک دوسرا جہادی دستہ روانہ کیا جائے گا تو لوگ ان سے
کہیں گے کیا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جس نے صحابہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے چنانچہ انہیں (ان کی برکت
سے) فتح ہو جائے گی، پھر ایک زمانہ میں تیسرا دستہ روانہ کیا
جائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ دیکھو تم میں کوئی تابعی کا دیکھنے
والا بھی ہے پھر ایک زمانہ میں چوتھا دستہ روانہ کیا جائے گا اور ان
سے کہا جائے گا کہ تلاش کرو کہ تم میں سے تابعیوں کے دیکھنے
والے کا دیکھنے والا بھی موجود ہے۔ چنانچہ ایک ایسا شخص بھی مل
جائے گا اور انہیں بھی فتح حاصل ہوگی۔

۱۷۵۷- قتیبہ بن سعید، ہناد بن السری، ابوالاحوص، منصور،
ابراہیم بن یزید، عبید سلمانی، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے بہترین لوگ اس زمانہ
کے ہوں گے جو مجھ سے متصل آئیں گے، پھر وہ لوگ جو ان
کے بعد آئیں گے، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر
ایسی قوم آئے گی جس کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے
پہلے ہوگی، ہناد نے زمانہ کا ذکر نہیں کیا اور قتیبہ نے ”قوم“ کے
بجائے ”اقوام“ کہا ہے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں جمہور علمائے کرام کے نزدیک جس مسلمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت بھی
دیکھا ہو وہ صحابی ہے، اور حدیث میں تفصیل قرن سے مجموعی طور پر قرن کی دوسرے قرن پر تفصیل مراد ہے، فرلادی فرلادی تفصیل مراد
نہیں، باقی قرن کے معنی میں اختلاف ہے، بغیر بیان کرتے ہیں کہ آپ کا قرن آپ کے اصحاب ہیں ان کے بعد کا قرن ان کی اولاد، اور ان
کے بعد کا قرن ان کے بیٹے، اور شہر بیان کرتے ہیں کہ آپ کا قرن اس وقت تک ہے جب کوئی آپ کو دیکھے والا باقی ہے، پھر دوسرا قرن اس
وقت تک ہے جب تک کوئی صحابی کا دیکھنے والا باقی رہا، پھر تیسرا قرن جب تک کوئی تابعی کا دیکھنے والا باقی ہو اور قرن بعض کے نزدیک ساٹھ
سال کا اور بعض کے نزدیک سو سال کا ہے، غرض پہلا قرن صحابہ کرام کا ایک سو بیس برس تک رہا، سب سے آخری صحابی ابو الطفیل ہیں
جن کا ۱۲۰ھ میں انتقال ہوا اور تابعین کا زمانہ ۱۷۵ھ پر پورا ہوا، اور تبع تابعین کا زمانہ ۲۲۰ھ تک رہا۔

۱۷۵۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم خطلی، جریر، منصور، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میرے زمانہ کے لوگ اور پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے اور پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ایک ایسی قوم آئے گی جس میں سے بعض کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔

۱۷۵۹۔ محمد بن ثقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ۔

(دوسری سند) محمد بن ثقی، ابن بشار، عبدالرحمن، سفیان، منصور سے ابوالاحوص اور جریر کی سند اور روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے باقی ان دونوں روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔

۱۷۶۰۔ حسن بن علی الحلوانی، ازہر بن سعد السمان، ابن عون، ابراہیم، عبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے میں نہیں کہہ سکتا کہ حضورؐ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا کہ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جن میں سے بعض کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔

۱۷۶۱۔ یعقوب بن ابراہیم، ہشیم، ابی بشر، عبداللہ بن شقیق، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہترین لوگ اس

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَتَبْدُرُ يَمِينُهُ شَهَادَةُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غُلَمَاءٌ عَنْ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ *

۱۷۵۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَجَرِيرٍ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۷۶۰۔ وَحَدَّثَنِي الْحَمْسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدِ السَّمَّانِ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَلَا أَذْرِي فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ *

۱۷۶۱۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشْرٍ ح وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

زمانہ کے ہیں جس میں میں معیوث ہوا ہوں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، واللہ اعلم حضورؐ نے تیسرے نمبر کا ذکر کیا، یا نہیں، بہر حال فرمایا، پھر ایسے لوگ رہ جائیں گے جو فریبی اور موٹاپے پر مریں گے اور بغیر طلب گواہی کے گواہی دیں گے۔
۱۷۶۲- محمد بن بشار محمد بن جعفر۔

(دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ۔

(تیسری سند) حجاج بن الشاعر، ابو الولید، ابو عوانہ، ابو بشر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی شعبہ کی روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول ہے کہ معلوم نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرے نمبر پر یہ فرمایا تیسرے پر۔

۱۷۶۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو حمزہ، زہد، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں بہترین آدمی میرے زمانہ کے ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہوں گے پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہوں گے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے زمانہ کے آدمیوں کے بعد دو نمبر ذکر کئے یا تین پھر فرمایا کہ ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جو بغیر طلب شہادت کے گواہی دے گی، خیانت کرے گی، اسے دیانتدار نہیں سمجھا جائے گا، نذریں مانے گی لیکن انہیں پورا نہیں کرے گی اور ان میں فریبی اور موٹاپا نمایاں ہوگا۔

۱۷۶۴- محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، (دوسری سند) عبد الرحمن بن بشر، بنزہ، (تیسری سند) محمد بن رافع، شایبہ، شعبہ، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور ان سب روایتوں میں ہے کہ میں نہیں جانتا، آپؐ نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانہ ذکر کئے یا

اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقُرْنُ الَّذِينَ بُعِثُوا فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذْكَرُ الثَّالِثُ أَمْ لَا قَالَ ثُمَّ يَخْلَفُ قَوْمٌ يَجِبُونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا *

۱۷۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي بَشَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَا أُدْرِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً *

۱۷۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ حَدَّثَنِي زُهْدٌ بْنُ مِصْرَبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أُدْرِي أَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَعُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُؤْفَوْنَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السُّمُنُ *

۱۷۶۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي

تین اور شاہد کی روایت میں ہے کہ میں نے زہد سے سنا، اور وہ میرے پاس گھوڑے پر اپنی کسی حاجت سے آئے تھے، انہوں نے کہا میں نے عمران بن حصین سے سنا اور یحییٰ اور شاہد کی روایت میں ”لایفون“ کا لفظ ہے اور بھڑکی روایت میں ابن جعفر کی روایت کی طرح ”لایوفون“ ہے۔

حَدِيثُهُمْ قَالَ لَا أَدْرِي أَذْكَرَ بَعْدَ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٌ وَفِي حَدِيثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُهْدَمَ بْنَ مُضَرَّبٍ وَجَاعَتِي فِي حَاجَةٍ عَلَى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى وَشَبَابَةَ يَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَفِي حَدِيثِ بَهْزٍ يُوفُونَ كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ *

۱۷۶۵- قتیبہ بن سعید، محمد بن عبد الملک اموی، ابو عوانہ (دوسری سند) محمد بن عثمان، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، زہراہ بن لوئی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اس امت کے بہترین آدمی اس زمانے کے ہیں جس میں میں مبعوث ہوا ہوں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، ابو عوانہ نے زہد م عن عمران کی روایت کی طرح یہ زیادتی بیان کی ہے کہ واللہ اعلم آپ نے تیسرے زمانہ کا بھی ذکر کیا یا نہیں، اور ہشام عن قتادہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ وہ قسمیں کھائیں گے، باوجودیکہ ان سے قسم طلب نہیں کی جائے گی۔

۱۷۶۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثَتْ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ زَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ وَاللَّهِ أَغْلَمُ أَذْكَرَ الثَّلَاثِ أَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِيثِ زُهْدَمَ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَيَخْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ *

۱۷۶۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، شجاع بن مخلد، حسین، زائدہ، سدی، عبد اللہ بن تمیمی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں، آپ نے فرمایا اس زمانہ کے جس میں میں ہوں، پھر دوسرے زمانہ کے پھر تیسرے زمانے کے۔

۱۷۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ وَالْلَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْمُخَفَّفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبُهَمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرُ الْقَرْنِ الَّذِي أَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّلَاثِ *

باب (۲۶۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک کہ جو اس وقت صحابی موجود ہیں سو سال کے بعد ان میں سے کوئی نہیں رہے گا۔

(۲۶۶) بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ سَنَةٍ لَا يَبْقَى نَفْسٌ مَنقُوسَةٌ مِمَّنْ هُوَ مَوْجُودٌ الْآنَ *

۱۷۶۷- محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری،

۱۷۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ

سالم بن عبد اللہ، ابو بکر بن سلیمان، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اخیر حیات میں ایک رات ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا، تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا، اب سے سو برس کے بعد زمین والوں میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان مبارک کا مطلب سمجھنے میں لغزش ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی مراد تو یہ تھی کہ جو انسان روئے زمین پر اس وقت موجود ہیں، ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔ اور یہ زمانہ ختم ہو جائے گا۔

حُمَيْدٌ قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ سَلِيمَانَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لِيَلْتَكُمُ هَذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلِ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَنْحَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ *

(فائدہ) یہ حکم فرشتوں اور جنات کو شامل نہیں ہے اور ایسے ہی خضر علیہ السلام بھی اس سے مستثنیٰ ہیں، اور پھر ان کا شمار دیوالوں میں ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، جیسے کہ میں قرن اول کے اختتام کی تاریخ پہلے لکھ چکا اور یہ روایت عام خص منہ البعض کے قبیل سے ہے۔

۱۷۶۸۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ابو الیمان، شعیب، لیث، عبد الرحمن بن خالد بن مسافر، زہری سے معمر کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں (۱)۔

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ مُسَافِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ مَعْمَرٌ كَمِثْلِ حَدِيثِهِ *

۱۷۶۹۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن الشاعر، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے ایک سال قبل فرما رہے تھے کہ تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو، مگر اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اسی طرح پورا ہوا اور صحابہ کرام میں سے سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی وفات کب ہوئی اس بارے میں مختلف اقوال ہیں، ۱۰۰ھ میں ۱۰ھ، آخری قول بھی لیا جائے تو بھی سو سال سے زیادہ عرصہ نہیں گزرتا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اپنی آخر حیات میں ارشاد فرمائی تھی۔

ہے، ہاں میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں زمین (عرب) پر کوئی جاندار انسان ایسا نہیں کہ اس پر سو سال گزر جائیں، اور پھر بھی وہ زندہ ہو۔

۱۷۷۰۔ محمد بن حاتم، محمد بن بکر، ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں انتقال سے ایک ماہ قبل کا ذکر نہیں ہے۔

۱۷۷۱۔ یحییٰ بن حبیب، محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، ابو نصرہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قریب ایک ماہ قبل فرمایا تھا، اس وقت تک کوئی جاندار انسان، ایسا نہیں ہے کہ ایک صدی گزر جانے کے بعد بھی وہ زندہ رہے۔ عبد الرحمن صاحب سقاییہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح سے یہ روایت نقل کرتے ہیں اور حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ عمریں بہت کم ہو جائیں گی۔

۱۷۷۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، سلیمان بن جمی نے دونوں سندوں کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۱۷۷۳۔ ابن نمیر، ابو خالد، واؤد (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، سلیمان بن حیان، واؤد، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے، تو لوگوں نے آپؐ سے قیامت کے متعلق دریافت کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو جاندار (انسان) اس وقت روئے زمین (عرب) پر موجود ہیں، سو سال ان میں سے کسی پر نہ گزریں گے۔

۱۷۷۴۔ اسحاق بن منصور، ابو الولید، ابو عوانہ، حصین، سالم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

يَمُوتَ بِشَهْرٍ تَسْأَلُونِي عَنْ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عَلِمَهَا عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْسِمُ بِاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مُتَفَوِّسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ *

۱۷۷۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ *

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مُتَفَوِّسَةٍ الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمِئِذٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ السَّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَلِ ذَلِكَ وَفَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَقَصَ الْعُمُرَ *

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ *

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ وَالْفَلْظُ لَهُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبَّانَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مُتَفَوِّسَةٌ الْيَوْمَ *

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس زمانہ کا، کوئی انسان ایسا نہیں کہ اس وقت سے سو سال کو پہنچ جائے۔ سالم بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اس چیز کا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے تذکرہ کیا۔ تو (وہ بولے) مراد وہ انسان ہیں جو اس دن پیدا ہو چکے تھے۔

باب (۲۶۷) صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنا حرام ہے۔

۱۷۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن العلاء، ابو معاویہ اعظم، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا میں دے گا، تو صحابہ کے ایک مد (سیر بھر غلہ) کو نہیں پہنچے گا، بلکہ نصف مد کو بھی نہیں پہنچ سکے گا۔

۱۷۷۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعظم، ابو صالح، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کچھ جھگڑا ہو گیا۔ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبدالرحمن کو برا کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے اصحاب میں سے کسی کو برا مت کہو، اس لئے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا بھی صرف کرے، تو ان کے دودیا آدمے کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

۱۷۷۷۔ ابو سعید، ابو کریب، وکیع، اعظم۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) ابن شقی، ابن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، اعظم سے حدیث مروی ہے، باقی شعبہ اور وکیع کی روایت میں خالد

سالم عن جابر بن عبد اللہ قال قال نبي الله صلى الله عليه وسلم ما من نفس مفسوة تبلغ مائة سنة فقال سالم نذاكرنا ذلك عنده إنما هي كل نفس مخلوقة يومئذ *

(۲۶۷) باب تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم *

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاَخْرَان حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ *

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ *

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ جَمِيعًا عَنْ

بن ولید اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب (۲۶۸) حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

۱۷۷۸۔ زہیر بن حرب، ہاشم بن قاسم، سلیمان بن مغیرہ، سعید جریری، ابو نصرہ، اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ وفد لے کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وفد میں ایک آدمی ایسا بھی تھا، جو حضرت اویس قرنی سے مذاق کیا کرتا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہاں کوئی قرنی ہے، وہی شخص حاضر ہوا، حضرت عمر نے فرمایا، حضور نے فرمایا تھا کہ یمن سے ایک آدمی تمہارے پاس آئے گا، جسے اویس کہتے ہیں، وہ یمن میں صرف اپنی والدہ کو چھوڑ کر آئے گا۔ اسے برص کی بیماری ہوگی، اور وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ان سے اس بیماری کو دور فرما دے گا۔ صرف دینار یاد رہے کہ برابر سفید جگہ رہ جائے گی۔ تم میں سے جو بھی انہیں ملے تو اپنے لئے دعا و مغفرت کرائے۔

۱۷۷۹۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثقی، عفان بن مسلم، حماد، سعید جریری، حضرت عمر فاروق بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ تابعین میں سب سے بہترین ایک شخص ہوگا جس کو اویس کہا جائے گا اس کی ایک ماں ہوگی، اور اس کے بدن پر سفیدی کا ایک نشان ہوگا، تم ان سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرنے کے لئے کہنا۔

(فائدہ) حضرت اویس قرنی فرمانِ اقدس خیر التابعین ہیں اور امام احمد بن حنبل سے جو منقول ہے کہ حضرت سعید بن المسیب افضل

۱۷۸۰۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثقی، محمد بن بشار، معاذ بن

شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ وَوَكَيْعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ *
(۲۶۸) بَاب مِنْ فَضَائِلِ أُوَيْسِ الْقُرْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ *

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَقَدُوا إِلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقُرْنِيِّينَ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أَمْ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَلَدَعَا اللَّهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوْ الدَّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ *

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمَرُّوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ *

(فائدہ) حضرت اویس قرنی فرمانِ اقدس خیر التابعین ہیں اور امام احمد بن حنبل سے جو منقول ہے کہ حضرت سعید بن المسیب افضل التابعین ہیں، ان کا مطلب باعتبار حدیث و تفسیر اور فقہ کے ہے۔

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ

ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، زرارہ بن اوفی، حضرت اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جب اہل یمن کی کمک آیا کرتی، تو آپ ان سے دریافت کرتے کہ کیا تم میں کوئی شخص اولیس بن عامر ہے۔ بالآخر ایک مرتبہ حضرت اولیس آگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا کہ آپ اولیس بن عامر ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، آپ مراد قبیلہ سے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں، پوچھا قرن سے ہو؟ بولے جی ہاں، حضرت عمر نے فرمایا کیا آپ کو برس تھا اور اس سے آپ اچھے ہو گئے، صرف درہم کے برابر جگہ رہ گئی ہے؟ اولیس بولے ہاں، پوچھا کیا آپ کی والدہ ہے؟ بولے ہاں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضور سے سنا تھا۔ فرما رہے تھے تمہارا پاس اہل یمن کی کمک کے ساتھ اولیس بن عامر قرنی مرادی آئیں گے۔ انہیں برس ہوگا۔ پھر اچھے ہو جائیں گے۔ مگر درہم کی جگہ، ان کی والدہ ہوگی جس کے فرمانبردار ہو گئے۔ اگر وہ خدا پر قسم کھا بیٹھیں، تو اللہ پوری کریگا، اگر ہو سکے تو ان سے دعا مغفرت کرانا لہذا میرے لئے دعاء مغفرت کیجئے۔ انہوں نے حضرت عمر کے لئے دعا مغفرت کر دی۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا اب کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا کوفہ کا، عمر بولے میں وہاں کے حاکم کو لکھ دوں، بولے مسکین لوگوں میں رہنا مجھے زیادہ پسند ہے۔ جب دوسرا سال ہوا تو سرداران کوفہ میں سے ایک آدمی حج کے لئے آیا۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے اولیس کے متعلق پوچھا۔ کہنے لگا۔ میں انہیں ایسی حالت میں چھوڑ آیا ہوں کہ ان کا گھر شکستہ اور سامان بہت کم تھا۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے میں نے حضور سے سنا فرماتے تھے کہ تمہارے پاس اہل یمن کی کمک کے ساتھ اولیس بن عامر قرنی مرادی آئیں گے۔ انہیں برس ہوگا، جس سے اچھے ہو جائیں گے، مگر درہم کی جگہ، ان کی والدہ ہوگی، جس

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشَّارٍ قَالَ
إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَالْقَلِظُ
لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أُسَيْرِ بْنِ
جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ
أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ أَيُّكُمْ أُوَيْسُ بْنُ
عَامِرٍ حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ فَقَالَ أَنْتَ أُوَيْسُ
بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا
مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ
أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ
فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بَهَا بَرٌ
لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَأَهُ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ
يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرَ لِي فَاسْتَغْفِرَ لَهُ
فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ أَلَا
أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِيهَا قَالَ أَكُونُ فِي غَيْرَاءِ
النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ
الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ
فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَ الْبَيْتِ قَلِيلَ
الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ
أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهِ
بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ
بَهَا بَرٌ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَأَهُ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ
أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ
اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَخَذْتَ عَهْدًا بِسَفَرٍ

صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ
أَحَدُثْ عَنْهَا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ
لَقِيتُ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَقَطِنَ لَهُ
النَّاسُ فَاذْهَبْ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ أَسِيرٌ وَكَسَوْتُهُ
بُرْدَةً فَكَانَ كَلِمًا رَأَى إِنْسَانًا قَالَ مِنْ أَيْنَ
لِأُوَيْسٍ هَذِهِ الْبُرْدَةُ *

کے وہ فرمانبردار ہو گئے۔ اگر وہ خدا پر قسم کھا بیٹھیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے گا۔ اگر ہو سکے تو اس سے دعاء مغفرت کرا لے۔ یہ شخص اویس کے پاس پہنچے اور کہا میرے لئے دعاء مغفرت کیجئے، وہ بولے تم نیک سفر کر کے آرہے ہو، تم میرے لئے دعاء مغفرت کرو، اس نے پھر کہا میرے لئے دعاء مغفرت کیجئے کہنے لگے، تم نیک سفر سے آئے ہو، میرے لئے دعاء کرو، پھر فرمایا کیا تم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے تھے، اس نے کہا ہاں، اویس نے اس کیلئے دعاء مغفرت کر دی اس وقت لوگ اویس کا مقام سمجھے۔ اس پر بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں ایک چادر اوڑھادی تھی، جب کوئی شخص انہیں دیکھتا تھا، تو کہتا تھا کہ اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی۔

باب (۲۶۹) اہل مصر کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت۔

(۲۶۹) بَابُ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَهْلِ مِصْرَ *

۱۷۸۱- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَرْمَلَةُ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَلْبَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ وَهُوَ ابْنُ عِمْرَانَ التَّحِيْبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُذَكَّرُ فِيهَا الْفَقِيرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَحْلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَمَرَّ بِرَبِيعَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِي شُرْحُبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا *

(فائدہ) ان روایات اور آئندہ روایات میں حضورؐ نے پیش آنے والے واقعات کے متعلق پیشین گوئیاں فرمائی ہیں، سو سمجھ لینی ہو رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی، یہ سب آپؐ کے معجزاتِ باہرہ ہیں، جو قیامت تک اس دنیا میں روشن رہیں گے اور ہر مصلحت والوں سے رشتہ داری تو حضرت باہرہ علیہا السلام ام العرب مصر کی تھیں اور اگلی روایت میں آرہا ہے کہ ان سے دلدلی کا بھی تعلق ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ کی والدہ ہار یہ قبیلہ بھی مصری کی تھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۷۸۲۔ زہیر بن حرب، عبید اللہ بن سعید، وہب بن جریر، حزمہ مصری، عبدالرحمن بن شامہ، ابولہصرہ، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عقیقہ مصر کو فتح کرو گے وہ ایسی سر زمین ہے کہ جہاں لفظ قیڑا بولا جاتا ہے، جب وہاں داخل ہو تو وہاں کے باشندوں کے ساتھ بھلائی کرنا، کیونکہ ان کا ذمہ بھی ہے اور قربت بھی یا فرمایا کہ ان کا ذمہ بھی ہے اور دامادی کا رشتہ بھی اور جب دو آدمیوں کو وہاں ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھو تو وہاں سے چلے آنا، چنانچہ میں (حضرت ابوذرؓ) نے شرحیل بن حسنہ کے دو بیٹوں عبدالرحمن اور اس کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھا تو میں مصر سے چلا آیا۔

باب (۲۷۰) عمان والوں کی فضیلت۔

۱۷۸۳۔ سعید بن منصور، مہدی بن میمون، ابوالوازع، جابر بن عمرو، راسی، حضرت ابورزہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قبائل عرب میں سے کسی قبیلہ کے پاس بھیجا قبیلہ والوں نے اسے گالیاں دیں اور مارا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر واقعہ بیان کیا آپؐ نے فرمایا اگر تو عمان والوں کے پاس جاتا تو وہ تجھے نہ گالیاں دیتے اور نہ مارتے۔

باب (۲۷۱) ثقیف کا کذاب اور ظالم۔

۱۷۸۴۔ ثقیف بن کرم العمی، یعقوب، اسود بن شیبان، ابونوفل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زہیرؓ کو (سولی پر لٹکا ہوا) مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا، قریش اور تمام آدمی اوھر سے گزرتے تھے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی وہاں سے گزرے تو کھڑے ہو کر فرمانے لگے، السلام علیک اباجعیب، السلام علیک ابا

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ الْمَصْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْفَيْرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَجِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَأَخْرِجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا *

(۲۷۰) بَاب فَضْلِ أَهْلِ عُمَانَ *

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي الْوَاظِعِ جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو الرَّاسِيَّ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا إِلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَبُيِّعَ وَضُرِبَ فُجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ مَا سُبُوكَ وَلَا ضَرْبُوكَ *

(۲۷۱) بَاب ذِكْرِ كَذَابِ ثَقِيفٍ وَمُبِيرِهَا *

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَغْنِي ابْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي نُوفَلٍ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقْبَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَحَعَلْتُ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ

اللہ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 أَبَا حُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا حُبَيْبٍ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ أَبَا حُبَيْبٍ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنُهَاكَ
 عَنْ هَذَا أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنُهَاكَ عَنْ هَذَا
 أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنُهَاكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللَّهِ
 إِنْ كُنْتُ مَا عَلِمْتُ صَوَامًا قَوَامًا وَصَوًّا
 لِلرَّحِمِ أَمَا وَاللَّهِ لَأَمَّةٌ أَنْتَ أَشْرُهَا لَأَمَّةٌ خَيْرٌ نَمَّ
 نَفَذَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجُ مَوْقِفُ
 عَبْدِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ عَنْ جَذْعِهِ
 فَأَلْقَى فِي قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّهِ
 أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ
 عَلَيْهَا الرَّسُولَ لثَانِيَةً أَوْ لثَالِثَةً إِنْ لَمْ يَنْزِلْ
 يَسْحَبُكَ بِقُرُونِكَ قَالَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا
 آتِيكَ حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي
 قَالَ فَقَالَ أَرُونِي سَبْتِي فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ
 يَتَوَذَعُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتَنِي
 صَنَعْتُ بَعْدُوَ اللَّهُ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ
 دُنْيَاهُ وَأَفْسَدْتَ عَلَيْهِ أَخْرَجْتَكَ بَلْغَنِي أَنْتَ تَقُولُ
 لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النُّطَاقِينَ أَمَا وَاللَّهِ ذَاتِ النُّطَاقِينَ
 أَمَا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ
 الدُّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَنْطَاقُ الْمَرْأَةُ الَّتِي لَا
 تَسْتَعْنِي عَنْهُ أَمَا إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي تَقْيِيفِ كَذَابًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا
 الْكَذَابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالَكَ إِلَّا إِيَّاهُ
 قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يَرَاجِعْهَا *

ضبيب، السلام عليك اباضیب، خدا کی قسم میں تمہیں اس بات
 (خلافت) سے پہلے ہی منع کرتا تھا، بخدا میں تمہیں اس بات
 سے پہلے ہی منع کرتا تھا، بخدا میں تمہیں اس سے پہلے ہی منع
 کرتا تھا، بخدا میں کسی کو تمہاری طرح روزہ دار، شب بیدار اور
 کنبہ پرور نہیں جانتا، خدا کی قسم وہ گروہ جس کے (بزم دشمن)
 برے تم ہو وہ بہتر گروہ ہے، اس کے بعد حضرت عبداللہ چلے
 آئے، حجاج کو جب ابن عمرؓ کے کلام کرنے اور وہاں کھڑے
 ہونے کی اطلاع پہنچی تو اس نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا جسم
 درخت سے اتروا کر یہود کے قبرستان میں پھینکا دیا۔ پھر
 حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کو
 آدی بھیج کر بلوایا، حضرت اسماءؓ نے آنے سے انکار کر دیا۔ اس
 نے دوبارہ قاصد بھیجا اور کہا اگر آتی ہے تو آ جا ورنہ میں ایسے
 آدی کو بھیجوں گا جو تیرے بال پکڑ کر کھینچتا ہوا لے آئے گا۔
 حضرت اسماءؓ نے پھر انکار کر دیا اور فرمایا بخدا میں تیرے پاس
 نہیں آؤں گی، چاہے تو کسی آدی کو بھیجے کہ وہ بال پکڑ کر کھینچتا
 ہوا لے جائے، آخر حجاج نے کہا کہ میری جوتیاں لاؤ، جوتیاں
 پہن کر اکڑتا ہوا حضرت اسماءؓ کے پاس آیا اور بولا تم نے دیکھا،
 بخدا میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا کیا، اسماء بولیں میں
 نے دیکھا ہے کہ تم نے اس کی دنیا ہی خراب کی اور اور انہوں
 نے تیری آخرت تباہ کر دی اور میں نے سنا ہے کہ تو نے ابن
 زبیرؓ کو (طروا) دو کربند والی کا بیٹا کہا ہے، بخدا میں دو کربند والی
 ہوں، ایک کربند سے تو میں نے حضورؐ اور ابو بکرؓ کا کھانا (بوقت
 ہجرت) سواری سے باندھا تھا اور دوسرا کربند وہی تھا جس کی
 عورت کو حاجت ہوتی ہے، اور سن آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ہم سے ایک حدیث بیان کی تھی، آپؐ نے فرمایا کہ
 قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ظالم ہوگا، کذاب تو (مختار
 بن ابی عبید ثقیفی) کو ہم نے دیکھا اور ظالم تیرے سوا کسی کو
 نہیں سمجھتی، یہ سن کر حجاج اٹھ کھڑا ہوا اور انہیں کوئی جواب

نہیں دیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، با اتفاق علماء اہل سنت والجماعت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مظلوم شہید کے گئے۔ قبیلہ ثقیف کے پہلے کذاب مختار ثقیفی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور قسم قسم کے جھوٹ بنائے، آخر حضرت مصعب بن زبیرؓ کے مقابلہ میں مارا گیا، اور دوسرا ظالم حجاج بن یوسف ثقیفی ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کما حقہ سچی ہوئی۔

باب (۲۷۲) فارس والوں کی فضیلت!

۱۷۸۵۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبدالرزاق، معمر، جعفر جزری، یزید بن اسلم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دین ثریا پر ہوتا تب بھی اس کو فارس کا ایک آدمی لے جاتا، یا فرمایا کہ فارس کی اولاد میں سے ایک شخص اسے لے لیتا۔

(۱۷۲) بَابُ فَضْلِ فَارِسَ *

۱۷۸۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرِ الْحَزَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسٍ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَاوَلَهُ *

۱۷۸۶۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، ثور، ابو الغیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں سورہ جمعہ آپؐ پر نازل ہوئی جب آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، وَاخْرَجْنَاهُمْ مِنْهُمْ لَأَنَّ لَاحَ، یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے عرب کی طرف اور دوسروں کی طرف پیغمبر بھیجا جو ابھی ان سے نہیں ملے تو ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ یہ عرب کے علاوہ کون لوگ ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ اس نے ایک مرتبہ یادو مرتبہ یا تین مرتبہ دریافت کیا اس وقت ہم میں حضرت سلمان فارسیؓ بھی بیٹھے تھے، آپؐ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ اس تک پہنچ جاتے۔

۱۷۸۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ (وَاخْرَجْنَاهُمْ مِنْهُمْ لَأَنَّ لَأَنَّ يَلْحَقُوا بِهِمْ) قَالَ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ *

(فائدہ) ان دونوں روایتوں میں صاف طور پر امام ابو حنیفہؒ کے ظاہر ہونے اور ان کے فضائل کی طرف اشارہ ہے۔

(۲۷۳) بَابُ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب (۲۷۳) انسانوں کی مثال اونٹوں کی طرح ہے

کہ ۱۰۰ میں سے ایک بھی سوار کے قابل نہیں ملتا۔
۱۷۸۷- محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری،
سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے
ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ تم آدمیوں کو ایسا پاؤ گے، جیسے ساونٹ ہوں اور
ان میں کوئی بھی عجیب قابل سوار ہونے کے اونٹنی نہ ملے (۱)۔

النَّاسُ كِبَابِلُ مَائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً *
۱۷۸۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ وَالْأَلْفَظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ
ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ
النَّاسَ كِبَابِلَ مَائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ

باب (۲۷۷) والدین سے حسن سلوک کرنا اور
ان کو اس میں مقدم رکھنا۔

۱۷۸۸- قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قحطاف،
ابوزرہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ مجھ پر اچھا سلوک کرنے کے
لئے سب لوگوں میں کس کا زیادہ حق ہے؟ آپ نے فرمایا تیری
ماں کا، اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا،
اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا، اس نے
عرض کیا، پھر کون؟ آپ نے فرمایا، تیرا باپ اور قتیبہ کی
روایت میں لفظ "ناس" (انسان) نہیں ہے۔

۱۷۸۹- ابو کریب، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد، عمارہ بن
قحطاف، ابوزرہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

(۲۷۷) بَابُ الْوَالِدَيْنِ وَأَنْهَمَا أَحَقُّ
بِهِ *

۱۷۸۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جَبَلٍ بْنُ
طَرِيفٍ التَّقْفِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ
بِحَسَنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ قَالَ تُمْ مَنْ قَالَ تُمْ
أُمُّكَ قَالَ تُمْ مَنْ قَالَ تُمْ أُمُّكَ قَالَ تُمْ مَنْ قَالَ
تُمْ أَبُوكَ وَفِي حَدِيثٍ قُتَيْبَةَ مَنْ أَحَقُّ بِحَسَنِ
صَحَابَتِي وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ *

۱۷۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ
الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

(۱) اس جملے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کیا ہے؟ ایک تفسیر یہ ہے کہ آپ کا مقصود اس ارشاد سے لوگوں میں برابری بیان کرنا ہے۔
انسانیت اور اسلام کے اعتبار سے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے کہ آپ کا مقصود فضیلت والے لوگوں کی کمی بیان کرنا
ہے کہ ویسے لوگ تو بہت ہیں مگر فضیلت والے بہت کم ہیں۔

کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! حسن سلوک کا کون زیادہ حقدار ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیرا باپ، پھر جو قریب ہو، پھر جو قریب ہو۔

۱۷۹۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شریک، عمادہ، ابن شبرمہ، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ اس نے کہا، اچھا آپؐ کے والد کی قسم آپؐ کو اطلاع مل جائے گی۔

۱۷۹۱۔ محمد بن حاتم، شاہب، محمد بن طلحہ (دوسری سند) احمد بن خراش، حبان، وہیب، ابن شبرمہ، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی وہیب کی روایت میں ”من ابر“ کا لفظ ہے، اور محمد بن طلحہ کی روایت میں ”ای الناس اتحق منی“ کا لفظ ہے، ترجمہ ایک ہی ہے، بقیہ روایت جریر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۷۹۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، سفیان، حبیب، (دوسری سند) محمد بن شعث، یحییٰ، سفیان، شعبہ، حبیب، ابو العباس، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے جہاد میں شرکت کرنے کی اجازت طلب کی، آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا، تیرے والدین زندہ ہیں، اس نے عرض کیا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا، تو پھر ان ہی میں جہاد کر۔

۱۷۹۳۔ عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، حبیب، ابو العباس، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور حسب سابق روایت بیان کرتے

عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبُوكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَذْنَاكَ*

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُمَارَةَ وَابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فَقَالَ نَعَمْ وَأَيْكَ لَتُبْنَائُ*

۱۷۹۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَانٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ مِنْ أَبِي وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ أَيُّ النَّاسِ أَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ*

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحْيٍ وَالذَّكَاءُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فِيهِمَا فَجَاهِدُ*

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں، امام مسلم فرماتے ہیں کہ ابو العباس کا نام سائب بن فروخ الحکی ہے۔

۱۷۹۳۔ ابو کریب، ابن بشر، مسعر۔

(دوسری سند) محمد بن حاتم، معاویہ بن عمرو، ابو اسحاق۔

(تیسری سند) قاسم بن زکریا، حسین بن علی جعفی، زائدہ، اعش، حبیب اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۷۹۵۔ سعید بن منصور، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن الحارث، زید بن ابی حبیب، ناظم، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اس کے ثواب کا طالب ہوں، آپ نے فرمایا، تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا ہاں، دونوں زندہ ہیں، آپ نے فرمایا تو اللہ سے ثواب کا طالب ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا تو اپنے والدین کے پاس لوٹ جا، اور انہیں سے حسن سلوک کر۔

(فائدہ) ان روایات سے والدین کی خدمت کی بہت ہی فضیلت ثابت ہوئی اور خصوصیت کے ساتھ ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی، امام نووی فرماتے ہیں سلوک کرنے میں رشتہ داروں کی یہ ترتیب ہے، پہلے ماں، پھر باپ، پھر اولاد، پھر واداد، نانی، پھر بھائی، بہن، پھر اور محرم اور نزدیک، بعد پر مقدم ہے، اور حقیق کو اختیار اور علانی پر فوقیت ہے، پھر و رشتہ دار جو محرم نہیں، پھر نکاحی رشتہ والے، اس کے بعد غلام، پھر ہمسائے (نووی جلد ۲)

باب (۲۷۵) والدین کے ساتھ حسن سلوک نفل نماز سے مقدم ہے۔

۱۷۹۶۔ شیان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جرج اپنے عموات خانہ میں عبادت کر رہا تھا، اتنے میں اس کی ماں آئی، حمید کہتے ہیں کہ ابو رافع نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فُرُوحٍ الْمَكِّيُّ *

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرِ عَنْ مِسْعَرٍ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ نَاعِمًا مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبَايُكُم عَلَى الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَتُبْغِي الْأَجَرَ مِنَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ مِنْكَ وَالذِّكُّ أَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ فَتُبْغِي الْأَجَرَ مِنَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى وَالذِّكِّ فَأَحْسِنِ صُحْبَتَهُمَا *

(۲۷۵) بَابُ تَقْدِيمِ بَرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا *

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فُرُوحَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ فَجَاءَتْ أُمُّهُ قَالَ حُمَيْدٌ

فَوَصَّفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ لِصِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّهُ حِينَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ كَلِّمْنِي فَصَادَقْتَهُ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ فَكَلِّمْنِي قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ ابْنِي وَإِنِّي كَلَّمْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي اللَّهُمَّ فَلَا تُعِزَّهُ حَتَّى تَرِيَهُ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُفْتَنَ لَفُتِنَ قَالَ وَكَانَ رَاعِي ضَانٍ يَأْوِي إِلَى دَيْرِهِ قَالَ فَخَرَجَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيلَ لَهَا مَا هَذَا قَالَتْ مِنْ صَاحِبِ هَذَا الدَّيْرِ قَالَ فَجَاءُوا بِفَوْوَسِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَقُوهُ يُصَلِّي فَلَمْ يُكَلِّمَهُمْ قَالَ فَأَخَذُوا يَهْدُمُونَ دَيْرَهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ سَلْ هَذِهِ قَالَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ قَالَ أَبِي رَاعِي الضَّانَ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْهُ قَالُوا نَبِيِّ مَا هَذَا مِنْ دَيْرِكَ بِالْهَذَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَعِيدُوهُ تَرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ عَلَاهُ *

عند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ نقشہ بیان کیا کہ جس طرح اس کی ماں نے اپنا ہاتھ اوپر پرکھا اور جرت کو بلانے کے لئے سر اٹھایا اور بولی اے جرت میں تیری ماں ہوں، مجھ سے بات کر، جرت اس وقت نماز میں تھا، اس نے (دل میں) کہا الٰہی میری ماں بلا رہی ہے اور میں نماز میں ہوں، عرصہ تک وہ نماز ہی میں رہا، اس کی ماں لوٹ گئی اور پھر دوسرے دن آئی، اور بولی اے جرت میں تیری ماں ہوں، مجھ سے بات کر، وہ بولا اے رب میری ماں پکارتی ہے، اور میں نماز میں ہوں، آخر وہ نماز ہی میں رہا، وہ بولی، الٰہی یہ جرت میرا بیٹا ہے، میں نے اس سے بات کی، مگر اس نے انکار کیا، اے اللہ اسے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے، آپؐ نے فرمایا، مگر وہ دعا کرتی کہ جرت قنہ میں پڑ جائے تو پڑ جاتا، ایک بھیڑوں کا چرواہا تھا جو جرت کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا، گاؤں سے ایک عورت باہر نکلی، اس چرواہے نے اس کے ساتھ بد فعلی کی، اسے حمل ٹھہر گیا، اس نے ایک لڑکا جتنا، لوگوں نے اس سے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی ہے؟ وہ بولی اس عبادت خانہ میں جو رہتا ہے اس کا لڑکا ہے، یہ سن کر (ہستی والے) کدالیں اور پھوڑے لے کر آئے اور آواز دی، وہ نماز میں تھا، اس نے بات نہ کی، لوگ اس کا عبادت خانہ گرانے لگے، جب اس نے یہ دیکھا تو برا، لوگوں نے اس سے کہا کہ اس عورت سے پوچھ کیا کہتی ہے، جرت ہمارا اس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا، اور پوچھا تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے، جب انہوں نے یہ بات سنی تو کہنے لگے جتنا عبادت خانہ ہم نے تیرا گرایا وہ سونے اور چاندی کا بنا دیتے ہیں اس نے کہا نہیں مٹی ہی سے درست کرو، جیسا کہ پہلے تھا اور اور چڑھ گیا۔

۱۷۹۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۱۷۹۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجُ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَاتْنُهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تُعْتِهْ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُؤْمِنَاتِ فَتَذَكَّرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يَتِمَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنَّ شَيْئَكُمْ لَأَفْسَنُهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَاتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمَكَّتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهِذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدْتَ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيِّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أَصَلِّي أَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فَلَانُ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقْبَلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبِيِّ لَكَ صَوْمَعَتُكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَيَنَّا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى ذَائِبَةٍ فَارْهَقَ وَشَارِقَ حَسَنَةً فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذَا

کے علاوہ کوئی پگھوڑے میں نہیں بولا، ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دوسرا صاحب جرج، اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد شخص تھا، اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اسی میں رہتا تھا اس کی ماں آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا اور جرج، وہ بولا، اے رب میری ماں پکارتی ہے، اور میں نماز میں ہوں، آخر وہ نماز ہی میں رہا، اس کی ماں نے کہا، الٰہی جب تک یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے اس وقت تک اسے موت نہ دینا، اس کے بعد بنی اسرائیل نے جرج اور اس کی عبادت کا چرچہ کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی ضرب المثل تھی، وہ بولی اگر تم کہوں تو میں جرج کو فتنہ میں مبتلا کر دوں پھر وہ عورت جرج کے سامنے گئی، مگر اس نے اس کی طرف توجہ نہ کی، آخر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی جو جرج کے عبادت خانہ کے قریب ٹھہرا کرتا تھا اور اس سے بد فعلی کے لئے کہا، چنانچہ اس نے اس کے ساتھ بد فعلی کی وہ حاملہ ہو گئی جب بچہ جنا تو بولی یہ بچہ جرج کا ہے، لوگ یہ سن کر جرج کے پاس گئے اور اس سے کہا تراور اس کا عبادت خانہ گرا دیا، اور اسے مارنے لگے اس نے کہا تمہیں کیا ہوا، لوگوں نے کہا کہ تو نے اس بدکار عورت سے زنا کیا ہے اور اس نے ایک بچہ بھی تجھ سے جنا ہے، جرج نے کہا کہ وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اسے لائے، جرج نے کہا کہ ذرا مجھے نماز پڑھنے کی مہلت دو، پھر نماز پڑھی اور اس بچے کے پاس آیا اور اس کے پیٹ میں ایک ٹھونک دیا اور کہا اے بچہ تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا فلاں چرواہا۔ یہ سن کر لوگ جرج کی طرف دوڑے اور اسے چومنے اور چاٹنے لگے اور کہنے لگے کہ تیرا عبادت خانہ ہم سونے سے بنا دیتے ہیں، وہ بولا نہیں جیسا پہلے تھا ویسا ہی مٹی سے پھر بنا دو، لوگوں نے بنا دیا، تیسرا ایک بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا اس نے ایک سواری عمدہ جانور پر سٹھری پوشاک والا نکلا اس کی ماں نے کہا یا اللہ میرے اس بیٹے کو ایسا کرنا، بچہ نے یہ سن کر چھاتی چھوڑ دی اور

اس سواری کی طرف دیکھ کر کہا، الہی مجھے ایسا نہ کرنا، پھر چھاتی کی طرف جھکا، اور دودھ پینے لگا، ابوہریرہ بیان کرتے ہیں گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں اور وہ اس بچہ کے دودھ پینے کا نقشہ گلہ کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر بیان کر رہے ہیں، حضورؐ نے فرمایا پھر لوگ ایک باندی کو لے کر لکے، جسے مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے تو نے زنا کر لیا، اور چوری کی، وہ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ میری کفایت کرتا ہے اور وہی میرا وکیل ہے، بچہ کی ماں بولی، الہی میرے بچہ کو اس لوٹھی کی طرح مت کرنا، یہ سن کر بچہ نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لوٹھی کی طرف دیکھ کر کہا، الہی مجھے اس کی طرح کرنا، اس وقت ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی، ماں بولی، اے سر منڈے، جب ایک شخص اچھی حالت میں نکلا اور میں نے کہا الہی میرے لڑکے کو اس جیسا کرنا تو تو نے کہا، الہی مجھے اس جیسا نہ کرنا، اور اس لوٹھی کو لوگ مارتے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو نے زنا کیا، چوری کی ہے، میں نے کہا، یا اللہ میرے بچہ کو اس جیسا نہ کرنا، تو نے کہا مجھے اس جیسا کرنا، بچہ بولا وہ سواری کا عالم آدمی تھا، تو میں نے دعا کی الہی مجھے اس طرح نہ کرنا اور اس باندی پر لوگ تہمت لگاتے ہیں تو نے زنا کیا، حالانکہ اس نے زنا نہیں کیا اور چوری کی تہمت لگاتے ہیں مگر اس نے چوری نہیں کی، تو میں نے دعا کی کہ الہ العالمین مجھے اس جیسا کرنا۔

(فائدہ) جن بچوں نے بذریعہ وحی الہی بات کی وہ تین ہیں ورنہ طفولیت کے زمانہ میں سات بچوں نے بات کی ہے، ایک تو یوسف علیہ السلام کا شاہد، اور ایک بچہ نے فرعون کے زمانہ میں، اور ایک بچہ نے اصحاب اُحد و د کے واقعہ میں اور ساتویں حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں کہ انہوں نے زمانہ طفولیت میں بات کی ہے، عینی۔ باب بدعا لخلق۔

۱۷۹۸- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ أَبُوهُ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ

فَتَرَكَ النَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى نَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ يَابِصِعُهُ السَّبَابَةَ فِيهِ فَمِثْلُ يَمْصُهَا قَالَ وَمَرُّوا بِحَارِثَةَ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَيْنَتٌ سَرَقَتْ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ إِنِّي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرِّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَهَنَّاكَ تَرَجَعًا الْحَدِيثُ فَقَالَتْ خَلَقَنِي مَرَّ رَجُلٌ حَسَنَ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ إِنِّي مِثْلَهُ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهِذِهِ الْأُمَّةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَيْنَتٌ سَرَقَتْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ إِنِّي مِثْلَهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَيْنَتٌ وَلَمْ تَزِنْ وَسَرَقَتْ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا *

پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔

۷۹۹۔ زبیر بن حرب، جریر، سمیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی ناک، خاک آلود ہو اور پھر خاک آلود ہو، اور خوب ہی خاک آلود ہو، کہا گیا یا رسول اللہ کس کی؟ فرمایا جس نے اپنے والدین میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پلایا اور پھر بھی جنت میں داخل نہ ہوا۔

۱۸۰۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن مخلد، سلمان بن بلال، سمیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، تین مرتبہ یہی فرمایا، اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۲۷۶) والدین کے دوستوں سے حسن سلوک کی فضیلت۔

۱۸۰۱۔ احمد بن عمرو المسرج، عبد اللہ بن وہب، سعید بن ابی ایوب، ولید بن ابی الولید، عبد اللہ بن دینار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مکہ کے راستہ میں ایک دیہاتی ملا تو حضرت عبد اللہ نے سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار ہوتے تھے اسے سوار کیا، اور اپنے سر کا عمامہ اسے دیا، ابن دینار کہتے ہیں ہم نے ان سے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ نیکی کرے یہ دیہاتی ہیں اور یہ تمہاری سی چیز پر بھی راضی ہو جاتے ہیں تو حضرت عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ اس کا باپ حضرت عمر فاروق کا دوست تھا، اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

۱۸۰۲۔ ابو الطاهر، عبد اللہ بن وہب، حماد بن شریح، ابن المبارک،

کِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ *

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ وَالَّذِي عِنْدَ الْكَبِيرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ *

۱۸۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مَثْلَهُ *

(۲۷۶) بَابُ فَضْلِ صِلَةِ أَصْدِقَاءِ الْآبِ وَالْأُمِّ وَنَحْوِهِمَا *

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهِ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ وَحَمَلَهُ عَلَى جِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَاعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ فَقُلْنَا لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنَّهُمْ الْأَعْرَابُ وَانَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ أَبَاهُ هَذَا كَانَ وَدَّاءُ لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَبْرَّ الْبَرِّ صِلَةَ الْوَلَدِ أَهْلًا وَلَا أَبِيهِ *

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بوی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرے۔

۱۸۰۳۔ حسن بن علی الجلوانی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، لیث بن سعد، یزید بن عبداللہ، ابن دینار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو گدھا اپنے ساتھ آرام کے لئے رکھتے، جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو اس پر سوار ہو جاتے، ایک عمامہ رکھتے جو سر پر باندھتے، ایک دن وہ گدھے پر جارہے تھے اسے میں ایک دیہاتی آیا، عبداللہ نے کہا کہ فلاں کا بیٹا اور فلاں کا پوتا ہے، وہ بولا ہاں، حضرت عبداللہ نے اسے اپنا گدھا لے دیا اور فرمایا اس پر سوار ہو جا اور اپنا عمامہ دیا کہ اسے اپنے سر پر باندھ لے، عبداللہ کے بعض ساتھی بولے کہ تم نے اپنے آرام کا گدھا دے دیا اور عمامہ بھی دے دیا، جو اپنے سر پر باندھتے تھے، اللہ تمہاری مغفرت فرمائے، عبداللہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بوی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ باپ کے انتقال کر جانے کے بعد حسن سلوک کرے اور اس بدوی کا باپ حضرت عمرؓ کا دوست تھا۔

باب (۲۷۷) بھلائی اور برائی کے معنی۔

۱۸۰۴۔ محمد بن حاتم بن میمون، ابن مہدی، معاویہ بن صالح، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت نواس بن سیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی اور برائی کے متعلق پوچھا، آپؐ نے فرمایا، بھلائی حسن خلق کا نام ہے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹک پیدا کرے، اور تجھے برا معلوم ہو، کہ لوگ اس پر مطلع ہو جائیں۔

بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْرُ الْبَرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وَدَّ أَبِيهِ *

۱۸۰۳۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَلُؤَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَاللِّثُّ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَمَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَرْوَحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةً يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذَلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَسْتَ ابْنُ فُلَانٍ بْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلَى فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ هَذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هَذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرْوَحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَمْرِ الْبَرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَهُ وَدَّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ وَإِنْ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعَمْرٍ *

(۲۷۷) بَابُ تَفْسِيرِ الْبَرِّ وَالْإِنِّم *

۱۸۰۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّوَاسِ بْنِ سَيْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْبَرِّ وَالْإِنِّم فَقَالَ الْبَرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِنِّمُ مَا خَالَكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ النَّاسُ *

(فائدہ) حسن خلق ایسا جامع اور عام لفظ ہے کہ برائی اور بھلائی کے تمام شعبے اس کے ماتحت آگئے، خواہ وہ اطاعات سے ہوں، یا لطف و نرمی اور حسن معاشرت سے تعلق رکھتے ہوں۔

۱۸۰۵۔ ہارون بن سعید ابی، عبد اللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، حضرت نواس بن سمعان بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سال تک رہا ہوں میں نے صرف آپ سے مسائل پوچھنے کی وجہ سے ہجرت نہیں کی تا کہ مسافروں کے حکم میں رہوں کیونکہ جب کوئی ہم میں سے ہجرت کر لیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ پوچھتا، چنانچہ میں نے آپ سے بھلائی اور برائی کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا بھلائی حسن خلق کا نام ہے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھلے اور تو لوگوں کی اس پر اطلاع کو اچھا نہ سمجھے۔

باب (۲۷۸) صلہ رحمی کا حکم اور قطع رحمی کی حرمت۔

۱۸۰۶۔ قتیبہ بن سعید، محمد بن عمار، حاتم، معاویہ، ابو الجہاب، سعید بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، جب اس سے فراغت ہوئی تو رحم (رشتہ داری) نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یہ مقام قطع رحمی سے پناہ مانگنے والے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اچھا کیا، تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ جو تجھے ملائے رکھے گا، میں اسے ملاؤں گا، اور جو تجھے قطع کرے گا، میں بھی اس سے قطع تعلق کر لوں گا، رحم نے کہا، کیوں نہیں (میں راضی ہوں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بس یہ تیرا حق ہے، پھر حضور نے فرمایا، اگر اس کی تصدیق چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو فہل عسیتم ان یعنی اگر تمہیں حکمرانی مل جائے، تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ، اور قطع رحمی کرو، یہ وہ لوگ

۱۸۰۵۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَلْبَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نُوَاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ أَقَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهَجْرَةِ إِلَّا الْمَسْأَلَةُ كَانَ أَحَدُنَا إِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِنْفَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِنْفَامُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ النَّاسُ *

(۲۷۸) بَابُ صَلََةِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمِ قَطْعِهَا *

۱۸۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جَمِيلٍ بْنُ طَرِيفٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَّغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا إِن شِئْتُمْ (فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ

ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی، ان کو بہرہ کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا، کیا قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے قلوب پر قفل پڑے ہیں۔

۱۸۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع، معاویہ بن ابی مرزہ، یزید بن رومان، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رحم عرش الہی سے لٹکا ہوا تھا اور کہہ رہا تھا، جو مجھے ملائے گا، اسے خدا تعالیٰ ملائے گا اور جو مجھے قطع کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے قطع تعلق کرے گا۔

۱۸۰۸۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمرو، سفیان، زہری، محمد بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جنت میں قاطع رحم، داخل نہیں ہوگا۔ ابن ابی عمر بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا، یعنی رحم قطع کرنے والا۔

۱۸۰۹۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء الضبی، جویریہ، مالک، زہری، محمد بن جبیر بن مطعم، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رشتہ داری قطع کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۸۱۰۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ”آن“ کے بجائے سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

۱۸۱۱۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی روزی فراخ اور عمر دراز ہو تو وہ اپنے رشتہ داروں کو ملائے۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا) *

۱۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُرْزٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ يَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ *

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعٌ رَحِمٍ *

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضَّبْعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَحِمٍ *

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُسَبَّطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ فِي آثَرِهِ

فَلْيَصِلْ رَحْمَهُ *

۱۸۱۲۔ عبد الملک بن شعیب بن لیث، شعیب، لیث، عقیل بن خالد ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جسے یہ محبوب ہو کہ اس کی روزی فراخ اور عمر میں ترقی ہو، وہ صلہ رحمی کرے۔

۱۸۱۲- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَيِّطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي آثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحْمَهُ *

۱۸۱۳۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمار بن عبد الرحمن بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے کچھ رشتہ دار ہیں۔ میں ان سے ناطا مٹاتا ہوں اور وہ توڑتے ہیں، میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ برائی کرتے ہیں، میں بردباری کرتا ہوں اور وہ جہالت کے ساتھ پیش آتے ہیں، آپ نے فرمایا، اگر حقیقت میں تو ایسا ہی کرتا ہے تو ان کے منہ پر جلتی ہوئی راکھ ڈالتا ہے۔ جب تک تو اس حالت پر قائم رہے گا خدا کی طرف سے ایک مددگار ان کے مقابلہ میں تیرے ساتھ رہے گا۔

۱۸۱۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْفُظَّاءُ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصْلَهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأَحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسَيِّئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ *

باب (۲۷۹) حسد بغض اور دشمنی کی حرمت۔

(۲۷۹) بَابُ تَحْرِيمِ الْحَسَدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ *

۱۸۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، باہم حسد نہ کرو، بغض نہ کرو، اور ایک دوسرے کی طرف پشت پھیر کر نہ بیٹھو بلکہ خدا کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ کسی مسلمان کے لئے اپنے بھائی کو تین شب سے زیادہ چھوڑے رکھنا جائز نہیں ہے۔

۱۸۱۴- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَجُلْ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ *

۱۸۱۵۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، محمد بن ولید، زہری، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۸۱۵- حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّهْرِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ

(دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۸۱۶۔ زہیر بن حرب، ابن ابی عمر، عمرو ناقد، ابن عیینہ، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ابن عیینہ کی روایت میں ہے کہ باہم قطع تعلقات مت کرو۔

۱۸۱۷۔ ابوالکامل، یزید بن زریع۔

(دوسری سند) محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی یزید کی روایت سفیان بن ازہری کی روایت کی طرح ہے۔ اس میں خصال اربعہ کا ذکر ہے، لیکن عبد الرزاق کی روایت میں ہے کہ باہم حسد نہ کرو (۱)، اور نہ قطع تعلقات کرو، اور نہ ایک دوسرے کی طرف پشت کر کے بیٹھو۔

۱۸۱۸۔ محمد بن ثنی، ابوداؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باہم حسد نہ کرو، باہم بغض نہ کرو، اور ایک دوسرے سے قطع تعلقات نہ کرو، اور خدا کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ح وَ حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَلِ حَدِيثِ مَالِكٍ*

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَمْرُو النَّاقِدِ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَلَا تَقَاطَعُوا*

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رَوَايَةُ يَزِيدَ عَنْهُ فَفِكْرُ رَوَايَةِ سَفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَةَ جَمِيعًا وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَذَاهَبُوا*

۱۸۱۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا*

(فائدہ) حسد دوسرے کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنے کو کہتے ہیں، یہ سخت ترین حرام ہے اور بہت بری بلا ہے۔ حاسد کبھی خوش نہیں ہوتا، حسد ایدھن کی طرح اس کو جلا دیتا ہے۔

(۱) حسد کے چار مرتبے ہیں (۱) کسی کے پاس موجود نعمت کے اس سے ختم ہونے کو پسند کرنا اگرچہ حسد کرنے والے کو وہ نہ ملے۔ (۲) کسی کے پاس نعمت دیکھ کر یہ چاہنا کہ اس کے پاس نہ رہے مجھے مل جائے۔ (۳) نعمت دیکھ کر یہ پسند کرنا کہ اس کے پاس بھی رہے مجھے بھی اس جیسی نعمت حاصل ہو جائے۔ اگر مجھے حاصل نہیں ہوتی تو اس کے پاس بھی نہ رہے۔ (۴) دوسرے کے پاس جیسی نعمت ہے ویسی مجھے حاصل ہو جائے اس کے پاس سے بھی ختم نہ ہو۔ یہ جو تھی صورت جائز ہے اور اسے غیظ اور اردو میں رشک کہا جاتا ہے۔ پھر حسد کی بنا پر ناجائز کام شروع کر دے جیسے اس کی غیبت، اس کو گالیاں دینا یا اس کے پاس جو نعمت ہے اس کے زائل ہونے کی دعا کرنا اور اس کی کوشش کرنا، تو ایسا حسد بالاتفاق حرام ہے۔ اور اگر ول میں حسد تو ہے مگر اس کا اثر ظاہری اعمال میں نظر نہیں آتا تو ایسا حسد گناہ ہے یا نہیں اس بارے میں علماء کے دونوں قول ہیں۔

۱۸۱۹۔ علی بن نصر الجھضمی، وہب بن جریر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ اتنی زیادتی ہے جیسا کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے۔

باب (۲۸۰) تین دن سے زیادہ تعلق منقطع کرنے کی حرمت۔

۱۸۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لیلیٰ، ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کو حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو تین شب سے زیادہ چھوڑے رہے، دونوں باہم ملتے ہوں، تو ایک ادھر منہ پھیر لے اور دوسرا ادھر منہ کر لے اور ان میں سے بہتر وہ ہے جو ابتداءً بالسلام کرے۔

۱۸۲۱۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب سفیان۔

(دوسری سند) حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس۔

(تیسری سند) حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی۔

(چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر زہری سے مالک کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، صرف ایک لفظ میں فرق ہے، کہ مالک کے علاوہ سب ”یہرض“ کا لفظ بولتے ہیں اور مالک ”یصد“۔

۱۸۲۲۔ محمد بن رافع، محمد بن ابی ندیک، ضحاک، نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مومن کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات ترک کرے۔

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ نَاصِرٍ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْمُسْنَدِ مِثْلَهُ وَزَادَ كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ *

(۲۸۰) بَابُ تَحْرِيمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثِ بَلَا عَذْرَ شَرْعِي *

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَعْرِضُ هَذَا وَيَعْرِضُ هَذَا وَيَخِيرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ *

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلَ حَدِيثِهِ إِلَّا قَوْلَهُ فَيَعْرِضُ هَذَا وَيَعْرِضُ هَذَا فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا *

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْلٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ *

۱۸۲۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ *

(۲۸۱) بَابُ تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ
وَالْتَنَافُسِ وَالتَّنَاجُشِ وَنَحْوَهَا *

۱۸۲۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ
عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَا كُمْ وَالظَّنُّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ
وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا
تَحَاسَسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا
عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا *

۱۸۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَهَجَرُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَحَسَّسُوا
وَلَا يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ
اللَّهِ إِخْوَانًا *

۱۸۲۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَسَّسُوا
وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ
إِخْوَانًا *

(قائد) بیچ بخش کی تفصیل اور اس کے معنی کتاب البیوع میں بیان ہو چکے ہیں، اس جگہ دیکھ لیا جائے۔

۱۸۲۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ

۱۸۲۳- قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، علاء، بواسطہ اپنے والد
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شب سے زیادہ ترک
تعلقات جائز نہیں ہے۔

باب (۲۸۱) بدگمانی، جاسوسی اور حرص و طمع حرام
ہے۔

۱۸۲۴- یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی
بات ہے اور کسی کی بات پر کان مت لگاؤ اور نہ جاسوسی کرو، باہم
ایک دوسرے پر حرص نہ کرو، بغض نہ رکھو، ایک دوسرے کی
طرف پیٹھ پھیر کر نہ بیٹھو، بلکہ خدا کے بندے بھائی بھائی ہو
جاؤ۔

۱۸۲۵- قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، علاء، بواسطہ اپنے والد،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ترک تعلقات
مت کرو، اور ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ کرو، چھپ کر کسی
کی باتیں نہ سنو اور کوئی کسی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ اور
خدا کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

۱۸۲۶- اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعش، ابو صالح، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہم حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے
بغض نہ رکھو، کسی کی جاسوسی نہ کرو اور چھپ کر کسی کی باتیں نہ
سنو اور بیچ بخش نہ کرو، بلکہ سب اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو
جاؤ۔

۱۸۲۷- حسن بن علی الحلوانی، علی بن نصر چیمشی، وہب بن

جریر، شعبہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے کہ قطع تعلق نہ کرو ایک دوسرے کی طرف پیچھے نہ کرو، بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بلکہ جس طرح تم کو اللہ نے حکم دیا ہے بھائی بھائی ہو جاؤ۔

۱۸۲۸۔ احمد بن سعید دارمی، حبان، وہیب، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا آپس میں بغض نہ رکھو، نہ کسی کی طرف پشت کر کے بیٹھو اور حراصر صی بھی نہ کرو، بلکہ خدا کے بند بھائی بھائی ہو جاؤ۔

باب (۲۸۲) مسلمان پر ظلم کرنا اور اسے ذلیل کرنا اور حقیر سمجھنا حرام ہے۔

۱۸۲۹۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، داؤد، ابو سعید مولیٰ عامر بن کریر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور بیچ بخش نہ کرو اور کسی سے بغض نہ رکھو، اور نہ کسی کی طرف پشت کر کے بیٹھو اور نہ کسی کی بیچ پر بیچ کرو، بلکہ اللہ کے بندے سب بھائی بھائی ہو جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو ذلیل کرے اور نہ اسے حقیر جانے، تقویٰ اور پرہیز گاری اس جگہ ہے اور آپؐ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے بتایا، آدمی کے لئے یہ برائی کافی ہے۔ کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر سمجھے، مسلمان کی ہر ایک چیز اس کا خون، مال اور عزت و آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

۱۸۳۰۔ ابو الطاہر، ابن وہب، اسامہ، ابو سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور داؤد کی روایت کی طرح کچھ کمی اور زیادتی کے ساتھ حدیث مروی ہے، زیادتی یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں

وَعَلَيْ بَن نَصْرَ الْجَهَنَّمِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَذَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ *

۱۸۲۸۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَانٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَذَابَرُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا *

(۲۸۲) بَابُ تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهِ وَاحْتِقَارِهِ وَدَمِهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ *

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَغْنِي ابْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَذَابَرُوا وَلَا يَبِغْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسَبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ *

۱۸۳۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرِّحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ

اور تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے، اور آپ نے اپنی انگلی سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا۔

۱۸۳۱۔ عمرو ناقد، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اہم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کو نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے قلوب اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

باب (۲۸۳) کینہ اور دشمنی رکھنے کی ممانعت۔

۱۸۳۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پیر اور جمعات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، پھر ہر اس بندہ کی مغفرت کی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے، مگر وہ شخص کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہو، کہا جاتا ہے کہ ان کو دیکھتے رہو، حتیٰ کہ ان میں صلہ ہو جائے، ان کو دیکھتے رہو، یہاں تک کہ ان کا آپس میں میل ہو جائے دیکھتے رہو، کہ یہ دونوں آپس میں مل جائیں۔

۱۸۳۳۔ زہیر بن حرب، جریر (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، احمد بن عبدہ فضی، عبد العزیز الدردردی، سہیل اپنے والد سے مالک کی سند اور ان کی روایت کے ہم معنی روایت نقل کرتے ہیں، مگر دروردی کی روایت سے ”الا المہاجرین“ اور قتیبہ کی روایت سے ”الا المہاجرین“ کا لفظ ہے یعنی دو کی مغفرت نہیں ہوتی، جنہوں نے آپس میں ترک تعلقات کر رکھا ہو۔

حَدِيثُ دَاوُدَ وَزَادَ وَنَقَصَ وَمِمَّا زَادَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَحْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُورِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَشْبَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ *

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ *

(۲۸۳) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الشُّحْنَاءِ وَالنَّهَاجِرِ *

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا *

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الدَّرَّاورِدِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الدَّرَّاورِدِيِّ إِلَّا الْمُتَهَاجِرِينَ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدِ وَ قَالَ قُتَيْبَةُ إِلَّا الْمُتَهَاجِرِينَ *

۱۸۳۴۔ ابن ابی عمر، سفیان، مسلم بن ابی مریم، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہر ایک کے جمعرات اور پیر کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس دن میں ہر اس شخص کی مغفرت فرماتا ہے، جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، البتہ اس آدمی کی مغفرت نہیں ہوتی، جس کا اپنے بھائی سے کینہ اور عداوت ہو، بلکہ کہا جاتا ہے کہ ان کو مہلت دو، یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں، ان کو مہلت دو، یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں۔

۱۸۳۵۔ ابو الطاہر، عمرو بن سواد، ابن وہب، مالک بن انس، مسلم بن ابی مریم، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، ہر ہفتہ میں دو مرتبہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور ہر ایماندار بندہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے، ہاں اس بندہ کو نہیں بخشا جاتا، جس کا اپنے بھائی کے ساتھ کینہ ہو، بلکہ کہا جاتا ہے، انہیں چھوڑ دو، یا انہیں مہلت دو، تا وقتیکہ یہ رجوع کر لیں۔

باب (۲۸۳) اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کرنے کی فضیلت کا بیان۔

۱۸۳۶۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر، ابو الحباب سعید بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا، کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے، آج کے دن میں انہیں اپنا سایہ عطا کروں گا، اور آج کے دن میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں۔

۱۸۳۷۔ عبد الاعلیٰ بن حماد، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک شخص اپنے بھائی کی

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ تَغْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمِيسٍ وَالْإِثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا أَمْرًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ ارْكُؤَا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا ارْكُؤَا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا *

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَادٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَغْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ ارْكُؤَا أَوْ ارْكُؤَا هَذَيْنِ حَتَّى يَفْتِنَا * (۲۸۴) بَاب فِي فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللَّهِ *

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قَرَأَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِحَالِي الْيَوْمِ أَظْلَمُ فِي ظِلِّي يَوْمٌ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي *

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

ملاقات کو ایک دوسری آبادی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں ایک فرشتہ کو اس کے انتظار میں بھیج دیا، جب اس کا اس فرشتے سے گزر ہوا، تو فرشتہ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا اس آبادی میں اپنے بھائی کے پاس جانا چاہتا ہوں، فرشتہ نے کہا، کیا تو نے اس پر کچھ احسان کیا ہے جس کی تکمیل مقصود ہے، اس نے کہا نہیں، اس کے علاوہ کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے اللہ کے لئے محبت ہے۔ فرشتہ نے کہا ”تو میں تیرے پاس اللہ کا قاصد ہوں کہ جس طرح تو اس سے خدا کی وجہ سے محبت کرتا ہے اللہ بھی تجھ سے محبت کرتا ہے۔“

۱۸۳۸۔ ابو احمد، ابو بکر محمد بن قشیری، عبد الاعلیٰ بن حماد، حماد بن سلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۲۸۵) مریض کی عیادت کرنے کی فضیلت۔
۱۸۳۹۔ سعید بن منصور، ابو الربیع زہری، حماد، ابو یوسف، ابو قلابہ، ابو اسامہ، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیمار کی مزاج پرسی کرنے والا جنت کے میوہ دار میں ہوتا ہے تا وقتیکہ واپس نہیں آتا۔

۱۸۴۰۔ یحییٰ بن یحییٰ التمیمی، ہشیم، خالد، ابو قلابہ، ابو اسامہ، ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص بیمار کی مزاج پرسی کرتا ہے، اس وقت سے واپسی تک جنت کے میوہ دار میں رہتا ہے۔

۱۸۴۱۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، یزید بن زریغ، خالد، ابو قلابہ، ابو

رَحْلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَذْرَجِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَنْ حَالِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتُهُ فِيهِ *

۱۸۳۸۔ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو أَحْمَدَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجَوِيَّةَ الْقُشَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ حُجُوهُ *

(۲۸۵) بَابُ فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ *
۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْحَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ *

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي حَرْفَةِ الْحَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ *

۱۸۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ

اسلمہ رجبی، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے، تو اس وقت سے واپسی تک جنت کے میوہ ذرا میں رہتا ہے۔

۱۸۴۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، یزید بن ہارون، عاصم احوول، عبد اللہ بن زید، ابو اسحق صنعانی، ابو اسامہ، رجبی، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص بیمار کی حراج پر سی (۱) کرتا ہے، وہ برابر جنت کے خرفہ میں ہوتا ہے عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! جنت کا خرفہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اس کے باغات۔

۱۸۴۳۔ سوید بن سعید، مروان بن معاویہ، عاصم احوول سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۸۴۴۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا، اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی، بندہ عرض کرے گا اے رب میں تیری عیادت کیسے کرتا، تو رب العالمین ہے، اللہ فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا۔ اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا، مگر تو نے کھانا نہیں دیا، بندہ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَحَدَهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خَرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ*

۱۸۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ وَاللَّفْظُ لِرُحْمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خَرْفَةِ الْجَنَّةِ قَبْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا خَرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَّاهَا*

۱۸۴۳۔ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ*

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرَضَ فَلَمْ تَعُدَّهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوْجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعْتُمْكَ فَلَمْ تَطْعِمْنِي قَالَ

(۱) بیمار کی عیادت کرنا بلاشبہ بڑی فضیلت والا عمل ہے لیکن اس کے کچھ آداب ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ بیمار کے آرام کے وقت یا اس کے اہل خانہ کے آرام کے وقت عیادت کے لئے نہ جائے تاکہ انہیں تکلیف نہ ہو۔ ایک ادب یہ ہے کہ مریض کے پاس اتنی دیر نہ بیٹھے کہ جس سے وہ عکس ہونے لگے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور کو اس وقت بخار تھا، میں نے ہاتھ رکھ کر دیکھا اور عرض کیا، یا رسول اللہ، حضور کو بہت سخت بخار ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا، ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے میں نے عرض کیا، کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے لئے ہر اثواب ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس مسلمان پر بیماری وغیرہ کی کوئی تکلیف آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے عوض میں اس سے اس طرح (صغیرہ) گناہ معاف کر دیتا ہے جیسے کہ (موسم خزاں) میں درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں، اور زہیر کی روایت میں ہاتھ لگا کر دیکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ۔

(دوسری سند) محمد بن رافع، عبد الرزاق، سفیان

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، یحییٰ بن عبد الملک، اعمش سے تمام روایتیں جریر کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی مروی ہیں۔ باقی ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا، ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے بیماری کی کوئی تکلیف آئے (آخر تک)

۱۸۳۹۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، اسود

بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مقام منیٰ میں تھیں کچھ قریشی نوجوان ان کے پاس گئے اس وقت وہ ہنس رہے تھے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کس بات سے ہنس رہے ہو؟ قریشی جوانوں نے عرض کیا کہ فلاں شخص خیمہ کی رسی پر گر پڑا اس کی گردن یا آگھ جاتے جاتے ہی پئی۔ فرمایا ہنس مت اس لئے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاَحْرَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ
سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ
فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ
لَتُوعَكُ وَعَكًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ
رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ أَنَّ لَكَ آخِرِينَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَدَى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا
حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَبَّابَتَهُ كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا
وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي *

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ
يُونُسَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي عُثَيْبَةَ كُلُّهُمْ
عَنِ الْاَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي
حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ *

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ
اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ
دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ
بِمَنَى وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يَضْحَكُكُمْ
قَالُوا فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طَنْبٍ فَسَطِطَ فَكَادَتْ
عُنُقُهُ أَنْ تَذْهَبَ فَقَالَتْ لَا تَضْحَكُوا

سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ مسلمان کے اگر کوئی کاٹنا یا کاٹنے سے چھوٹی کوئی چیز لگ گئی ہے تو اس کے عوض اس کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور ایک گناہ اس کا مٹا دیا جاتا ہے۔

۱۸۵۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، (دوسری سند) اسحاق خطلی، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو کاٹنا لگتا ہے یا اس سے بھی کوئی چھوٹی تکلیف پہنچتی ہیں تو خدا تعالیٰ اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے یا ایک گناہ اس کا کم کر دیتا ہے۔

۱۸۵۱۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو اگر کسی کاٹنے یا اس سے بھی چھوٹی چیز سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

۱۸۵۲۔ ابو کریب، ابو معاویہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۱۸۵۳۔ ابو الطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، یونس بن یزید، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسلمان پر جو بھی مصیبت آتی ہے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ کر دی جاتی ہے، یہاں تک کہ کاٹنا بھی اگر اس کے چبھتا ہے۔

۱۸۵۴۔ ابو الطاہر، ابن وہب، مالک بن انس، یزید بن حصیفہ، عروہ بن زبیر، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن پر جو مصیبت آتی ہے حتیٰ کہ اگر کاٹنا بھی اس کے لگتا ہے تو اس کے

فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيتَ عَنْهَا خَطِيئَةٌ*

۱۸۵۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لهُمَا وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهَا بِهَا خَطِيئَةٌ*

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا قَصَّ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ*

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ*

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا*

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ

عوض اس کے گناہ کم ہو جاتے ہیں، یا اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے، یزید یقین کے ساتھ نہیں بیان کر سکتے کہ عروہ نے کونسا لفظ بولا ہے۔

۱۸۵۵۔ حرملة بن یحییٰ، عبد اللہ بن وجب، حیوہ، ابن ہاد، ابو بکر بن حزم، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس چیز سے مسلمان کو تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ اگر اس کے کانٹا بھی لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے بدلہ میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے یا کوئی گناہ اس کا ساقط کر دیا جاتا ہے۔

۱۸۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابواسامہ، ولید بن کثیر، محمد بن عمرو بن عطاء، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا یا بیماری یا رنج یہاں تک کہ فکر ہی ہو تو اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔

(فائدہ) میں پہلے ہی کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں کہ گناہوں کی صفائی سے صفائے کی معافی مراد ہے۔

۱۸۵۷۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن عیینہ، ابن حنین، محمد بن قیس بن خرمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی برائی کرے گا، اسے اس کا بدلہ ملے گا، مسلمانوں کو اس سے بہت فکر ہوئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میاں روی اور استقامت کو اختیار کرو، مسلمان پر جو بھی تکلیف آتی ہے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے یہاں تک کہ جو ٹھوکر لگتی ہے یا کانٹا بھی چبھتا ہے وہ بھی اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، امام مسلم فرماتے ہیں، ابن حنین، عمر بن عبد الرحمن بن حنین کہ کے رہنے والے

حَتَّى الشُّوْكَهٖ اِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ اَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ لَا يَدْرِي يَزِيْدُ اَتَيْهُمَا قَالَ عُرْوَةُ *

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا حَيَوَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ حَتَّى الشُّوْكَهٖ تُصِيبُهُ اِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ اَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا حَاطِيَةٌ *

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حَزَنٍ حَتَّى الِهِمَّ يَهْمُهُ اِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ *

(فائدہ) میں پہلے ہی کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں کہ گناہوں کی صفائی سے صفائے کی معافی مراد ہے۔

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَالْأَلْفُظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ مُعْثِنٍ شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدُّوا فِيهِ كُلَّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةً حَتَّى النُّكْبَةُ يُنْكَبَهَا أَوْ الشُّوْكَهٖ يُشَاكُهَا قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ عَمْرٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

تھے۔

۱۸۵۸۔ عبد اللہ بن عمر قواری، یزید بن زریج، حجاج صواف، ابوالثریر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ام سائب یا ام میتب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، ام سائب یا ام میتب کیا ہوا تم کانپ رہی ہو، ام سائب نے عرض کیا، حضور یہ بخار ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ کرے، آپ نے فرمایا، بخار کو برامت کہو، اس لئے کہ یہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسا کہ بھٹی لوہے کی میل پکیل کو دور کر دیتی ہے۔

۱۸۵۹۔ عبد اللہ بن عمر قواری، یحییٰ بن سعید، بشر بن مفضل، عمران ابو بکر، عطاء بن ابی ریحان بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں، میں نے کہا کہ ضرور، فرمایا یہ سیاہ فام عورت، حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مرگی کا دورہ ہوتا ہے اور میرا ستر کھل جاتا ہے، اللہ سے دعا فرمائیے، آپ نے فرمایا، اگر تیری مرضی ہو تو صبر کر تجھے جنت ملے گی، اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں، اللہ تجھے صحت دیدے، عورت بولی میں صبر کرتی ہوں، مگر میرا ستر کھل جاتا ہے، حضور دعا فرمائیں میرا ستر نہ کھلے، آپ نے اس کے لئے دعا فرمادی۔

باب (۲۸۷) ظلم کی حرمت۔

۱۸۶۰۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن بہرام، مروان، سعید بن عبد العزیز، ربیعہ بن یزید، ابوالریس خولانی، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے بندو، میں نے ظلم کو اپنے اوپر بھی حرام کیا ہے اور تم پر بھی حرام کیا ہے، لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، اے

بُن مُحْصِنٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ *

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيْبِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أُمُّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمُّ الْمُسَيْبِ تَزْفَرِينَ قَالَتْ الْحُمَى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسْبِي الْحُمَى فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ حَبَثَ الْحَدِيدِ *

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَبَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَنْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي أَصْرَعُ وَإِنِّي أَنْكَشِفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتَ صَبْرَتِ وَلَكَ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيكَ قَالَتْ أَصْبِرُ قَالَتْ فَإِنِّي أَنْكَشِفُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَنْكَشِفَ فَدَعَا لَهَا *

(۲۸۷) بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ *

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّمَشَقِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْحَوَّلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنْ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي

إِنِّي حَرَمْتُ الظِّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ
مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالُمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا
مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ
جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعِمَكُمْ يَا
عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي
أَكْسِسْكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ
يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ
تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ
وَأَخِيرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَحَنَكُمْ كَانُوا عَلَى أَتَقَى
قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي
شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخِيرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ
وَحَنَكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرَ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا
نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ
أَوْلَكُمْ وَأَخِيرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَحَنَكُمْ قَامُوا فِي
صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ
مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ
الْمِخِيطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرُ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ
أَعْمَالُكُمْ أَحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أَوْفَيْكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ
وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا
يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ
الْحَوَّلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ جَنَّا عَلَى
رُكْبَتَيْهِ *

میرے بندو تم سب گمراہ ہو، مگر جسے میں راہ بتاؤں لہذا مجھ سے
راہ مانگو، میں تم کو راہ بتاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے
ہو، مگر جسے میں کھلاؤں، لہذا مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں
کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب تنگے ہو، مگر جسے میں
پہناؤں، سو لباس مجھ ہی سے مانگو، میں لباس عطا کروں گا، اے
میرے بندو! تم شب و روز گناہ کرتے ہو اور میں گناہوں کو بخشا
ہوں، لہذا مجھ سے بخشش چاہو میں تمہیں معاف کروں گا، اے
میرے بندو! تم میرا نقصان کر سکتے ہو اور نہ مجھے فائدہ پہنچا
سکتے ہو، اے میرے بندو، اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن
اور انس اس ایک آدمی کے قلب کی طرح ہو جائیں جو سب
سے زیادہ متقی ہے تب بھی میری سلطنت میں کوئی اضافہ نہیں
کر سکتے، اور اگر سب اگلے اور پچھلے انسان اور جنات اس ایک
آدمی کے قلب کی طرح ہو جائیں جو تم میں سب سے زیادہ
بدکار ہے، تب بھی میری سلطنت میں کسی قسم کی کمی نہیں
ہو سکتی، اے میرے بندو، اگر تمہارے اگلے اور پچھلے آدمی اور
جنات ایک ہمارا میدان میں کھڑے ہو کر مانگنا شروع کریں اور
میں ہر ایک کو جو مانگے وہ دیدوں، تب بھی میرے خزانوں میں
اتنی کمی نہ ہوگی، جتنی سمندر میں سوئی ڈال کر نکالنے سے، اے
میرے بندو، یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں جمع کر رہا ہوں،
ان کی جزا میں پوری پوری دوں گا سو جو بہتر بدلہ پائے تو وہ اللہ کی
 حمد و ثناء کرے اور جسے بہتر بدلہ نہ ملے تو وہ اپنے نفس ہی کو
ملا مت کرے، سعید بیان کرتے ہیں کہ ابو ادریس خولانی جس
وقت یہ حدیث بیان کرتے تو گھٹنوں کے بل جھک جاتے۔

(فائدہ) کلام اللہ شریف میں آیہ انکری اور احادیث میں یہ حدیث قدسی اللہ رب العزت کے جلوہ جلال اور عظمت و کبریائی کے بیان میں
بے مثل ہے، اس حدیث شریف سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت کی بادشاہی بندوں جیسی بادشاہی نہیں ہے بلکہ خداوند کریم
سب سے بے نیاز فعال لایمیرید ہے، کوئی کیسی ہی مقبول اور برگزیدہ بندہ ہو، مگر اس کی بارگاہ میں سوائے آہ و زاری اور عاجزی کرنے کے
اور کچھ نہیں کر سکتا، سب بندے اسی کے غلام ہیں، وہ ملک الملوک ہے، سب کو وہی کھلاتا پلاتا اور لاو دیتا ہے۔ اور آخرت میں بھی وہی
جسے چاہے نجات عطا کرے، معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ ہر کسی کا رزق نہیں ہے اور نہ کوئی اس کے کاموں میں دخل ہونے کا مجاز ہے، کسی کی مخالفت

اور موافقت کی اسے رتی بھر بھی پرواہ نہیں، بالفرض ولقد یرا کر تمام انبیاء کرام اور تمام ملائکہ اور تمام اولیاء خدا کے خلاف ہو جائیں (اور وہ ایسا کر ہی نہیں سکتے) تو ایک رتی بھر بھی اس کی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے، وہ سب کو آنا فانا کا لہدم کر سکتا ہے چہ جائیکہ وہ خرافات جو عوام نے اولیاء کی طرف منسوب کر رکھی ہیں کہ جن سے ایمان کی سلامتی ہی مشکل ہے۔ (معاذ اللہ اللہم احفظنا) تعالیٰ اللہ عن ذلک علواً کبیراً۔

۱۸۶۱۔ ابو بکر بن اسحاق، ابو مسہر، سعید بن عبد العزیز سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی مروان کی روایت ان روایتوں میں کامل ہے، ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ہم سے یہ حدیث حسن بن بشیر اور حسین اور محمد بن یحییٰ نے ابو مسہر سے مفصل بیان کی ہے۔

۱۸۶۲۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنی، عبد الصمد بن عبد الوارث، ہام، قتادہ، ابوقلابہ، ابواسماء، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ کا فرمان مبارک روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے آپ پر اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام کیا ہے، اس لئے آپس میں ظلم مت کرو، اور بقیہ روایت حسب سابق بیان کی ہے مگر ابو اور یس کی روایت اس سے کامل ہے۔

۱۸۶۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، داؤد، عبید اللہ بن مقسم، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو، اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن تار یکیاں ہیں، اور بخلی سے بچو، اس لئے کہ بخلی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے، بخلی ہی کی وجہ سے انہوں نے لوگوں کے خون کئے، اور حرام کو حلال کیا۔

۱۸۶۴۔ محمد بن حاتم، شایبہ، عبد العزیز بن یثرون، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ظلم قیامت کے

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ مَرْوَانَ أَتَاهُمَا حَدِيثًا قَالَ أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا بَشَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهَرٍ فَذَكَّرُوا الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ*

۱۸۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنِّي حَرَّمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي فَلَا تَظَلَّمُوا وَسَاقِ الْحَدِيثَ بَنَحْوِهِ وَحَدِيثُ أَبِي إِدْرِيسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَتَمُّ مِنْ هَذَا*

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحْلَوْا مَحَارِمَهُمْ*

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجْشُونُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

دن تاریکیاں ہوں گی۔

۱۸۶۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، سالم، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے نہ کسی تباہی میں ڈالے جو اپنے بھائی کی حاجت روئی کرے گا تو اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا، اور جو مسلمان سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس کی دور کرے گا، اور جو مسلمان کی ستر پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا۔

۱۸۶۶۔ قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ حاضرین نے کہا ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس مال و اسباب نہ ہو، آپؐ نے فرمایا، میری امت میں قیامت کے دن وہ مفلس ہو گا جو نماز، روزہ، زکوٰۃ سب کچھ لے کر آئے گا لیکن اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی، دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی اور اس کا مال بیا ہو گا اور اس کا خون کیا ہو گا، اور کسی کو مارا ہو گا، چنانچہ ان لوگوں کو اس کی نیکیاں مل جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں ان کے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو ان لوگوں کی برائیاں، اس پر ڈال دی جائیں گی اور وہ جہنم رسید کر دیا جائے گا۔

۱۸۶۷۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، بن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم سے ہزاروں کے حقوق ادا کرائے جائیں گے حتیٰ کہ بے سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لے لیا جائے گا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الظُّلُمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَذَرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ *

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَوُذَّنَّ الْحُقُوقُ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ *

۱۸۶۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو معاویہ، یزید بن ابی بردہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر جب اسے پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا، پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) اور اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے، جب وہ ظالموں کی بستیوں کو پکڑتا ہے بیشک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔

باب (۲۸۸) اپنے بھائی کی خواہ ظالم ہو یا مظلوم، مدد کرنا چاہئے۔

۱۸۶۹۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، زہیر، ابو الزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو لڑکوں میں باہم جھگڑا ہوا ایک مہاجرین سے تھا اور دوسرا انصار سے، چنانچہ مہاجر نے مہاجرین کو پکارا، اور انصاری نے انصار کو بلایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا جاہلیت کا دعویٰ ہے حاضرین نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ یہ دونوں آپس میں لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا، آپؐ نے فرمایا کچھ ڈر نہیں، آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنا چاہئے، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم اگر ظالم ہے تو اس کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے۔

۱۸۷۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، احمد بن عبدہ، ابن ابی عمر، سفیان، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں تھے تو ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا، انصاری نے آواز دی، انصار دوڑو، اور مہاجر نے کہا مہاجرین مدد کریں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ جاہلیت کے دعوے کیسے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يَفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ (وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ) *

(۲۸۸) بَابُ نَصْرِ الْإِخِ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا *

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ أَوْ الْمُهَاجِرُونَ يَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَنَادَى الْأَنْصَارِيُّ يَا لِلْأَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا دَعَا أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ قَالَ فَلَا بَأْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَ فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْ *

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِبْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّادَةَ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عُمَرُو جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ

ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا، آپؐ نے فرمایا اس بات کو چھوڑ دو، یہ نازیبا بات ہے، عبد اللہ بن ابی منافق کو یہ اطلاع ملی تو وہ بولا مہاجرین نے ایسا کیا، خدا کی قسم اگر ہم مدینہ لوٹیں گے تو ہم میں سے عزت والا شخص (معاذ اللہ) ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجئے، آپؐ نے فرمایا جانے دو، لوگ یہ نہ مشہور کریں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُتَّبِعَةٌ فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَحْظَانَ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ دَعْنِي لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ *

۱۸۷۱- اسحاق بن ابراہیم، اسحاق بن منصور، محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ایوب، عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے ایک انصاری کے سرین پر مار دیا، انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے قصاص کی درخواست کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوڑ دو یہ نازیبا بات ہے، ابن منصور بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ کی روایت میں "سمعت جابرا" کے لفظ ہیں۔

۱۸۷۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَخْرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ الْقَوْدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُتَّبِعَةٌ قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ فِي رَوَاتِهِ عُمَرُو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا *

باب (۲۸۹) مومنین کو باہم متحد اور ایک دوسرے کا معین و مددگار ہونا چاہئے۔

(۲۸۹) بَاب تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَعَاذُلِهِمْ *

۱۸۷۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو عامر، عبد اللہ بن ادریس، ابواسامہ۔

۱۸۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَيْتَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا *

(دوسری سند) محمد بن العلاء ابو کریب، ابن مبارک و ابن ادریس، ابواسامہ، یزید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن، مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے، جیسے ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رکھتی ہے۔

۱۸۷۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، زکریا، شععی، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنین کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں بدن کی طرح ہے۔ بدن میں سے جب کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا بدن نیند نہ آنے اور بخار چڑھ جانے میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔

۱۸۷۴۔ اسحاق ظلی، جریر، مطرف، شععی، حضرت نعمان بن بشیر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۸۷۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابوسعید انشج، وکیع، اعش شععی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومنین ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کا سر دکھتا ہے تو باقی اعضاء بدن، بخار اور بیماری میں اس کے شریک ہوتے ہیں۔

۱۸۷۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، حمید بن عبد الرحمن، اعش، خیرہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مسلمان ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو اس کا سارا بدن بیکار ہو جاتا ہے اور اگر سر دکھتا ہے تو سب بدن کو تکلیف ہوتی ہے۔

۱۸۷۷۔ ابن نمیر، حمید بن عبد الرحمن، اعش، شععی، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۲۹۰) گالی گلوچ کی حرمت۔

۱۸۷۸۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، عطاء، بواسطہ والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحِيهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَى *

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الظُّفَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُوهُ *

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى رَأْسَهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَى وَالسَّهَرِ *

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ خَيْثَمَةَ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى عَيْنَهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسَهُ اشْتَكَى كُلُّهُ *

۱۸۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ *

(۲۹۰) بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّبَابِ *

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

آپس میں گالی گلوچ کریں تو گناہ ابتدا کرنے والے پر ہی ہوگا، تاوقتیکہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔

باب (۲۹۱) عفو اور تواضع کی فضیلت۔

۱۸۷۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل بن جعفر، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، صدقہ دینے سے مال میں کمی نہیں ہوتی، اور جو بندہ درگزر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

باب (۲۹۲) غیبت کی حرمت۔

۱۸۸۰۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، اللہ و رسولہ اعلم، آپؐ نے فرمایا، غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کا (پس پشت) وہ ذکر کرو جو اسے ناگوار ہو، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگر ہمارے بھائی میں وہ عیب موجود ہو، فرمایا تب ہی تو غیبت ہے، ورنہ تو بہتان ہے۔

(فائدہ) تمام اخلاقی احکام سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے قول و عمل سے مسلمانوں کے عیوب کی پردہ دری نہ کرنا چاہئے، اور ان طریقوں میں سے سب سے زیادہ جس طریقہ سے مسلمانوں کے عیوب کی پردہ دری ہوتی ہے وہ غیبت ہے، امام غزالی فرماتے ہیں کہ تعریض، تصریح، رمز و اشارات، تحریر و کتابت ہر ایک طریقہ سے دوسروں کے عیوب بیان کئے جاسکتے ہیں، اور ہر ایک شخص کے نسب، اخلاق، دین و دنیا، جسم اور لباس، غرض ہر ایک چیز میں عیب نکالا جاسکتا ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت پرزور طریقہ سے اس کی ممانعت کی ہے، اور اس کو خود اپنے مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے جس میں بلاغت کے بہت سے نکتے نکلتے ہیں۔

باب (۲۹۳) جس بندہ کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ پوشی کی اس کی آخرت میں بھی کرے گا۔

۱۸۸۱۔ امیہ بن بسطام عیشی، یزید بن زریج، روح، سہیل،

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ *

(۲۹۱) بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُّعِ *

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ *

(۲۹۲) بَابُ تَحْرِيمِ الْغَيْبَةِ *

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَذَرُونَ مَا الْغَيْبَةُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبَتْهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتْهُ *

(۲۹۳) بَابُ بَشَارَةِ مَنْ سَتَرَ اللَّهُ تَعَالَى

عَيْبَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ *

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ

بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس بندہ کی اللہ تعالیٰ دنیا میں عیب پوشی کرتا ہے، اس کی آخرت میں بھی عیب پوشی کرے گا۔

۱۸۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، وہیب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو بندہ دنیا میں کسی بندہ کی عیب پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عیب پوشی کرے گا۔

باب (۲۹۴) جس سے برائی کا اندیشہ ہو اس سے مدارات کرنا۔

۱۸۸۳۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمروناقد، زہیر بن حرب، ابن نمیر، سفیان بن عیینہ، ابن المنکدر، عروہ بن زہیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باریابی کی اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا، اسے اجازت دے دو (حکم) یہ اپنے قبیلہ میں برا آدمی ہے، یا قبیلہ کا برا آدمی ہے، جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے اس سے نرم گفتگو کی، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ پہلے تو آپ نے اس کے متعلق وہ قول فرمایا تھا، پھر اس سے نرم گفتگو کی، آپ نے فرمایا، اے عائشہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرتبہ میں سب سے برا آدمی وہ ہوگا جس کی بدذہابی سے بچنے کے لئے لوگ اسے چھوڑ دیں۔

۱۸۸۴۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ابن المنکدر سے اسی سند کے ساتھ اسی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے، صرف ایک لفظ کا فرق ہے ترجمہ حسب سابق ہے۔

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

(۲۹۴) بَابُ مُدَارَاةِ مَنْ يُتَّقَى فُحْشُهُ *

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِهُرَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَلْيَسْ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بَسْ رَجُلٌ الْعَشِيرَةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ لَهُ الَّذِي قُلْتُ ثُمَّ أَلَنْتُ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ *

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَسْ أَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ *

باب (۲۹۵) رفق اور نرمی کی فضیلت۔

۱۸۸۵۔ محمد بن یحییٰ بن سعید، سفیان، منصور، قسیم، عبد الرحمن بن ہلال، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ خیر اور بھلائی سے محروم رہا۔

۱۸۸۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید الخدری، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، کج۔

(دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) ابو سعید الخدری، حفص بن غیاث، اعش۔

(چوتھی سند) زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعش، قسیم، عبد الرحمن بن ہلال، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ جو رفق و نرمی سے محروم رہا وہ خیر اور بھلائی سے محروم رہا۔

۱۸۸۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبد الواحد بن زیاد، محمد بن ابی اسامہ، عبد الرحمن بن ہلال بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ سے سنا، فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص نرم کلام سے محروم رہا وہ خیر سے محروم رہا۔

۱۸۸۸۔ حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، حیوہ، ابن الہادی، ابو بکر بن حزم، عمرہ، حضرت عاکشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے عاکشہ اللہ تعالیٰ رفیق ہے، رفق اور نرمی کو پسند کرتا ہے،

باب فضل الرفق *

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرِمِ الرَّفْقَ يُحْرِمِ الْخَيْرَ *

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُحْرِمِ الرَّفْقَ يُحْرِمِ الْخَيْرَ *

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَرَمَ الرَّفْقَ حَرَمَ الْخَيْرِ أَوْ مَنْ يُحْرِمِ الرَّفْقَ يُحْرِمِ الْخَيْرَ *

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيَوَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِي عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ

اور نرمی پر وہ کچھ دیتا ہے جو کہ نہ سختی پر دیتا ہے اور نہ اس کے سوا کسی اور چیز پر عطا کرتا ہے۔

۱۸۸۹۔ عبید اللہ بن معاذ خزمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، مقدم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا، نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے زینت عطا کرتی ہے اور جس چیز سے نکال لی جاتی ہے اسے عیب دہناتی ہے۔

۱۸۹۰۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، مقدم بن شرح بن ہانی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ باقی حدیث میں اتنی زیادتی ہے کہ حضرت عائشہؓ کسی اونٹ پر سوار ہوئیں اور وہ سرکش تھا، حضرت عائشہؓ اسے چکر دینے لگیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عائشہؓ نرمی کرو۔

باب (۲۹۶) جانوروں پر لعنت کرنے کی ممانعت۔

۱۸۹۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، ابن علیہ، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، ابو قلابہ، ابو الہلب، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر تھی، وہ تڑپتی، انصاری عورت نے اس پر لعنت کی تو حضورؐ نے سن لیا، آپؐ نے فرمایا، اونٹنی پر جو سلمان ہے وہ لے لو، اور اسے چھوڑ دو کیونکہ یہ ملعون ہے، عمران بیان کرتے ہیں کہ اب تک میری نظر میں وہ سال ہے کہ اونٹنی لوگوں میں یونہی پھر رہی تھی اور اس سے کوئی تعرض نہیں کر رہا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعَنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ * ۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُقَدَّمِ وَهُوَ ابْنُ شَرِيحٍ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يَنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ * ۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ الْمُقَدَّمِ بْنَ شَرِيحٍ بْنِ هَانِيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا فَكَانَتْ فِيهِ صُوبَةٌ فَجَعَلَتْ تَرُدُّهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ ثُمَّ ذَكَرَ بَعْلَهُ *

(۲۹۶) بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا * ۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُلْيَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَحَّخَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَبَرُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعَوْهَا فَإِنَّمَا مَلْعُونَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْزُضُ لَهَا أَحَدٌ *

۱۸۹۲۔ قتیبہ بن سعید، ابوالریح، حماد (دوسری سند) ابن ابی عمر، ثقفی، ایوب سے اسامی کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے، حماد کی روایت میں ہے کہ عمران نے کہا گویا میں اس خاستری اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں اور ثقفی کی روایت میں ہے، آپؐ نے فرمایا جو سامان اس اونٹنی پر ہے وہ لے لو اور برہنہ پشت کر کے اسے چھوڑ دو، کیونکہ یہ ملعون ہے۔

۱۸۹۳۔ ابوالکامل، فضیل بن حسین، یزید بن زریج، تمیمی، ابو عثمان، ابو ہریرہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک باندی ایک اونٹنی پر سوار تھی لوگوں کا کچھ سامان بھی اونٹنی پر لدا ہوا تھا، اچانک اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور راستہ میں پہاڑ کی راہ تنگ تھی، اس باندی نے کہا چل (اور گھبرا کر) بولی، اے اللہ اس پر لعنت کر، تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتھ لعنت والی اونٹنی نہ رہے۔

۱۸۹۴۔ محمد بن عبد اللہ اعلیٰ، معتمر (دوسری سند) عبید اللہ بن سعید، یحییٰ، سلیمان تمیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی معتمر کی روایت میں ہے کہ خدا کی قسم ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہے، اوکمال قال۔

۱۸۹۵۔ ہارون بن سعید الیٰ، ابن وہب، سلیمان، علاء بن عبد الرحمن، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدیق (اکبر) لعنت کنندہ ہونا زیبا نہیں ہے۔

(فائدہ) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک مرتبہ اپنے غلام پر لعنت کی، تب آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۱۸۹۶۔ ابوالکریم، خالد بن خالد، محمد بن جعفر، علاء بن

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْجٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادٍ إِسْنَعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَانَنِي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرَقَاءَ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ خَذُوا مَا عَلَيْهَا وَأَعْرِضُوا عَنْهَا فَلَمَّا مَلَعُونَهَا *

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَضَاقَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلِّ اللَّهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَاحِبُنَا نَاقَةً عَلَيْهَا لَعْنَةٌ *

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ لَا أَيْمُ اللَّهُ لَا تُصَاحِبُنَا رَاحِلَةً عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِنَ اللَّهِ أَوْ كَمَا قَالَ *

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِصَدِيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعْنَانًا *

۱۸۹۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

عبد الرحمن سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۱۸۹۷۔ سید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عبد الملک بن مروان نے حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے پاس سے کچھ آسائش خاگی کا سامان بھیجا، جب رات ہوئی تو رات سے اٹھ کر عبد الملک نے اپنے خادم کو آواز دی، شاید خادم کو دیر ہوگی، عبد الملک نے اس پر لعنت کی، صبح ہوئی تو ام الدرداء نے عبد الملک سے کہا میں نے رات سنا تھا کہ تم نے اپنے خادم کو بلانے کے وقت اس پر لعنت کی، میں نے ابو الدرداء سے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ شفع ہوں گے اور نہ گواہ۔

۱۸۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو غسان سمعی، عاصم بن نضر تمیمی، معتمر بن سلیمان، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ حفص بن میسرہ کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۸۹۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، ابو حازم، حضرت ام الدرداء، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہ ہوں گے اور نہ شفع۔

۱۹۰۰۔ محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان، زید، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! مشرکین کے لئے بد دعا کیجئے، آپ نے

مَحْلِدٌ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ إِلَيَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ بِأَنْحَادٍ مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا أَنْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا خَادِمَهُ فَكَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِينَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شَفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّمِيمِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ *

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَأَبِي حَازِمٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شَفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ الْفَزَارِيِّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ عَلَى

فرمایا، مجھے لعنت کنندہ بنا کر نہیں بھیجا گیا، بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

باب (۲۹۷) جس کسی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی یا اس کے لئے بددعا وغیرہ کی اور وہ اس کا اہل نہ تھا تو یہ اس کے لئے اجر اور رحمت کا باعث ہوگا۔

۱۹۰۱۔ زہیر بن حرب، جریر، ابو الضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے معلوم نہیں کہ آپ سے کیا باتیں کیں، بالآخر انہوں نے حضور کو غصہ دلادیا، حضور نے ان پر لعنت کی اور برا کہا، جب وہ دونوں نکل کر چلے گئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان دونوں کے علاوہ اوروں کو تو خیر پہنچائی باقی انہیں خیر نہیں پہنچے گی، آپ نے فرمایا، کیوں، میں نے کہا اس لئے کہ آپ نے ان پر لعنت کی ہے، آپ نے فرمایا تجھے معلوم نہیں کہ میں نے اپنے پروردگار سے جو شرط کی ہے میں نے عرض کیا، اے میرے مالک میں آدمی ہوں لہذا جس پر میں لعنت کروں یا برا کہوں تو یہ لعنت وغیرہ اس کے لئے پائی اور اجر بنادے۔

الْمُشْرِكِينَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ لَعْنًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً *

(۲۹۷) بَاب مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَبَّهُ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ أَهْلًا لِذَلِكَ كَانَ لَهُ زَكَاةٌ وَأَجْرٌ وَرَحْمَةٌ *

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بَشْيَاءَ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَأَغَضِبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَصَابَ مِنَ الْغَيْرِ شَيْئًا مَا أَصَابَهُ هَذَانِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ قُلْتُ لَعَنَهُمَا وَسَبَبْتُهُمَا قَالَ أَوْ مَا عَلِمْتُ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّي قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ أَوْ سَبَبْتُهُ فَأَجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا *

(فائدہ) روایت میں خود زبانِ اقدس سے صاف طور پر بشریت رسول ثابت ہوگئی، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری ہیں وہ آپ میں بھی موجود تھے۔ واللہ اعلم۔

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِ عِيسَى فَخَلَوْا بِهِ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا وَأَخْرَجَهُمَا *

۱۹۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) علی بن حجر سہدی، اسحاق بن ابراہیم، علی بن حشرم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے آپ کے ساتھ خلوت کی، آپ نے انہیں برا کہا، اور ان پر لعنت بھیجی اور انہیں نکلوا دیا۔

۱۹۰۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، الہی میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں برا کہوں، یا لعنت کروں یا اسے سزا دوں تو یہ اس کے لئے باعث پاکی اور رحمت بنادے۔

۱۹۰۴۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعش، بواسطہ اپنے والد حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں رحمت کے بجائے اجرا کا ذکر ہے۔

۱۹۰۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ، اعش ابن نمیر کی اسناد کے ساتھ ان کی روایت کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ باقی عیسیٰ بن یونس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اجرا اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں رحمت کا لفظ بولا ہے۔

۱۹۰۶۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابوالرثاء، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الہی میں تیرے ساتھ عہد کرتا ہوں کہ جس کا تو خلاف نہیں کرے گا، میں آدمی ہوں، تو مومنین میں سے جسے میں ایذا دوں، برا کہوں یا لعنت کرو، ماروں تو یہ اس کے لئے باعث رحمت اور پاکی کرنا اور ایسی نزدیکی عطا کر کہ جس سے وہ قیامت کے دن تیرا قرب حاصل کرے۔

۱۹۰۷۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابوالرثاء سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے مگر یہ کہ اس میں او جلدہ یا میں اسے ماروں، ابوالرثاء کہتے ہیں، یہ حضرت ابوہریرہ کی لغت ہے، ورنہ جلدتہ ہے۔

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَتِمُّوا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبَهُ أَوْ لَعَنَهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً *

۱۹۰۴۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ فِيهِ زَكَاةً وَأَجْرًا *

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسَى جَعَلَ وَأَجْرًا فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ وَرَحْمَةً فِي حَدِيثِ جَابِر *

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرَّامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تَحْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَدَيْتَهُ شَتَمْتَهُ لَعَنْتَهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تَقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَوْ جَلَدُهُ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ وَهِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هِيَ جَلَدْتُهُ *

۱۹۰۸۔ سلیمان بن مجد، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ابوب، عبد الرحمن الاعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۰۹۔ لیث، سعید بن ابی سعید۔ سالم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے۔ الہی میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان ہوں، غصہ آ جاتا ہے، جیسا کہ انسان کو غصہ آتا ہے اور میں تجھ سے ایک عہد کرتا ہوں، جس کا تو خلاف نہیں کرے گا کہ جس مومن کو میں ایذا دوں، بابر اکھوں، یا سر اداوں، تو یہ اس کے گناہ کا کفارہ کر دے، اور اسے قرب عطا فرما کہ جس سے وہ تجھ سے قیامت کے دن تقرب حاصل کرے۔

۱۹۱۰۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! جس مسلمان بندہ کو میں بر اکھوں، تو یہ چیز اس کے لئے قیامت کے دن اپنی نزدیکی کا سبب بنادے۔

۱۹۱۱۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم ابن اثنی ابن شہاب، حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے، الہی میں تجھ سے وعدہ لیتا ہوں، جس کے خلاف نہ کیجو، کہ جس کسی ایماندار کو میں بر اکھوں، یا کوڑے لگاؤں، تو اس فعل کو قیامت کے دن اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا۔

۱۹۱۲۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن الشاعر، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَوَرِهِ *
۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى النَّصْرِيِّينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَإِنِّي قَدْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ أَوْ سَبَيْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَفَرِيَّةً تَقَرِّبُهُ بَهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *
۱۹۱۰۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ فَأَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَيْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ فَرِيَّةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَحْمَرَ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، میں بھی انسان ہوں اور میں نے اپنے پروردگار سے شرط کرنی ہے کہ جس مسلمان بندہ کو میں برا بھلا کہوں یا گالی دوں، تو یہ چیز اس کے گناہوں کی طہارت اور باعث اجر ہو جائے۔

۱۹۱۳۔ ابن ابی خلف، روح (دوسری سند) عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۱۹۱۴۔ زہیر بن حرب اور ابو معن الرقاشی، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، اسحاق بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی، جسے ام انس کہتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا، تو یہ وہ لڑکی ہے، تو تو بڑی ہوگئی، خدا کرے تیری عمر بڑی نہ ہو، وہ لڑکی یہ سن کر ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس روٹی ہوئی آئی، ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، بیٹی تجھے کیا ہوا، وہ بولی میرے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی ہے، کہ میری عمر بڑی نہ ہو، اب میں کبھی بڑی نہ ہوں گی، یا یہ فرمایا کہ تیری بھولی بڑی نہ ہو، یہ سن کر ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جلدی سے اپنی اوڑھی اوڑھی ہوئی نکلیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، اے ام سلیم کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اے نبی اللہ! آپ نے میری یتیم لڑکی کے لئے بددعا کی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا بددعا، ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں، وہ کہتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس کی یا اس کی بھولی کی عمر دراز نہ ہو۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے، اور فرمایا اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو نہیں جانتی ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے شرط کر لی ہے۔ میری شرط یہ ہے کہ میں نے بارگاہ الہی میں

أَبْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَيُّ عَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَّيْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا *

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۱۴۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَالْأَفْطُ زُهَيْرٌ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةَ فَقَالَ أَنْتِ هِيَ لَقَدْ كَبُرْتَ لَا كَبِيرَ سِنِكَ فَرَجَعَتْ الْيَتِيمَةُ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَا لَكَ يَا بَنِيَّةُ قَالَتِ الْحَارِثَةُ دَعَا عَلِيُّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَكْبُرَ سِنِي قَالَ لَا يَكْبُرُ سِنِي أَبَدًا أَوْ قَالَتْ قُرَيْشِي فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلَوْتُ حِمَارَهَا حَتَّى لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أُمُّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدْعَوْتُ عَلَى يَتِيمَتِي قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ رَغِمَتْ أَنْفُكَ دَعَوْتُ أَنْ لَا يَكْبُرَ سِنُهَا وَلَا يَكْبُرَ قُرْنُهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا أُمُّ سُلَيْمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرْطِي عَلَى رَبِّي أَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي قُلْتُ إِنَّمَا أَنَا

عرض کیا ہے کہ میں ایک انسان ہوں، خوش ہوتا ہوں، جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصہ کرتا ہوں، جیسا کہ آدمی غصہ کرتا ہے، اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو بددعا دوں، اور وہ اس بددعا کا سزا وار نہ ہو، تو یہ چیز اس کے لئے طہارت اور پاکیزگی کا سبب کر دیتا، اور ایسی قربت کر دیتا کہ جس سے وہ قیامت کے دن تجھ سے تقرب حاصل کرے، ابو معن نے تیوں مقام پر ”یتیمہ“ التفریح کے ساتھ کہا ہے۔

(فائدہ) عقل مند انسان کے لئے صرف اشارہ کافی ہے، باقی جس کے دماغ میں جہالت اور بغض و عناد بھرا ہوا ہو، وہ اشارہ تو کیا سونچ دیکھ کر اس کا بھی منکر ہو جاتا ہے، بہر حال ان تمام روایات سے روز روشن کی طرح بشریت رسول اور خصوصیت کے ساتھ اس روایت سے عدم حضور و نظور اور عدم علم غیب ثابت ہو گیا۔

۱۹۱۵۔ محمد بن ثنیٰ غزنی (دوسری سند) ابن بشار، امیہ بن خالد، شعبہ، ابو حمزہ قصاب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے تشریف لائے، میں دروازہ کے پیچھے چھپ گیا۔ آپ نے آکر میرے دونوں شانوں کے درمیان تھپکا، اور فرمایا جا کر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے پاس بلا لاؤ، میں گیا اور (آکر) کہا، وہ کھانا کھا رہے ہیں، تھوڑی دیر کے بعد پھر فرمایا، جا کر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے پاس بلا لاؤ، میں گیا (اور آکر) کہا، وہ ابھی تک کھانا کھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ نہ بھرے، ابن ثنیٰ کہتے ہیں کہ میں نے امیہ سے ”طانی“ کے معنی پوچھے۔ انہوں نے کہا، ہاتھ سے تھپکی دینا۔

۱۹۱۶۔ اسحاق بن منصور، نصر بن سمیل، شعبہ، ابو حمزہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں چھپ گیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۲۹۸) دور نے آدمی کی مذمت اور اس کے

بَشَرٌ أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَأَغْضَبَ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَزَكَاةً وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ أَبُو مَعْنٍ يَتِيمَةً بِالتَّصْغِيرِ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْحَدِيثِ *

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ وَالْأَلْفَظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَّابِي حَطَاةً وَقَالَ اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ لَا أَشْبِعُ اللَّهَ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ لِأُمَيَّةَ مَا حَطَّابِي قَالَ فَقَدَنِي فَقَدَهُ *

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَبَأْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ بَيْنَهُ *

(۲۹۸) بَابُ ذِي الْوَجْهَيْنِ وَتَحْرِيمِ

افعال کی حرمت۔

۱۹۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بدترین لوگوں میں سے دور خفص ہے، جو ایک رخ لے کر اس کے پاس جاتا ہے اور دوسرا رخ لے کر اس کے پاس جاتا ہے۔

۱۹۱۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، یزید بن ابی حبیب، عراک بن مالک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا، فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، لوگوں میں سے بدترین دور خفا شخص وہ ہے، جو ایک رخ لے کر ان کے پاس جاتا ہے اور دوسرا رخ لے کر ان کے پاس جاتا ہے۔

۱۹۱۹۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) زبیر بن حب، جریر، عمارہ، ابو زرہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم لوگوں میں سے بدترین دورے انسان کو پاؤ گے، جو ایک رخ لے کر ان کے پاس آتا ہے اور دوسرا رخ لے کر ان کے پاس جاتا ہے۔

باب (۲۹۹) جھوٹ کی حرمت اور اس کے جواز کی صورتیں۔

۱۹۲۰۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن نے اپنی والدہ ام کلثوم سے سنا، جو مہازرات اول میں سے تھیں اور جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، انہوں نے کہا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ نے فرمایا، جھوٹا وہ نہیں ہے، جو لوگوں

فِعْلِهِ *

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَحْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَوْلَاءَ بَوَاحٍ وَهَوْلَاءَ بَوَاحٍ *

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَحْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَوْلَاءَ بَوَاحٍ وَهَوْلَاءَ بَوَاحٍ *

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَحْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَوْلَاءَ بَوَاحٍ وَهَوْلَاءَ بَوَاحٍ *

(۲۹۹) بَابُ تَحْرِيمِ الْكَذِبِ وَبَيَانِ الْمُبَاحِ مِنْهُ *

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كَلْثُومَ بِنْتَ عُقْبَةَ بِنِ أَبِي مَعْظُوطٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى اللَّاتِي بَايَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

میں صلح کرائے، یا کوئی اچھائی کی بات (لڑائی کے دفع کے لئے) خلاف واقعہ، کہے یا لگائے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ تین مقامات کے علاوہ میں نے کسی جھوٹ کی اجازت نہیں سنی (ایک) لڑائی میں (دوسرے) لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے وقت (تیسرے) شوہر کو بیوی سے اور بیوی کو شوہر سے بات چیت کرنے میں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ يَرْحُصْ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ الْحَرْبُ وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا*

(فائدہ) روچین بغرض از یاد محبت ایسا کریں، تو یہ درست ہے بشرطیکہ کسی کا نقصان نہ ہو، اور اگر کرو فریب کی غرض سے ایسا کریں، جس سے کسی کی حق تلفی ہو، تو وہ بالا جماع حرام ہے، مگر اسے تغلیباً جھوٹ کہہ دیا ہے۔ ورنہ یہ تقریض اور توریہ ہے، جھوٹ بولنا کسی بھی حال میں درست نہیں، علامہ طبری وغیرہ کی یہی رائے ہے، باقی قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا صورتوں میں بغرض مصلحت شرعی جھوٹ بولنا بالاتفاق جائز ہے۔

۱۹۲۱۔ عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح، محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے، باقی صالح کی روایت میں، ان تینوں امروں میں رخصت پونس کی روایت کی طرح ابن شہاب کے بجائے ام کلثوم سے مروی ہے۔

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يَرْحُصْ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ بَعِثِلِ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ*

۱۹۲۲۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ، یہاں تک روایت مروی ہے کہ وہ خیر کی بات لگائے، باقی روایت کا اگلا حصہ مذکور نہیں ہے۔

۱۹۲۲۔ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَمَى خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ*

باب (۳۰۰) چغلی کی حرمت!

۱۹۲۳۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، ابوالاحوص، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں تمہیں بتلاؤں کہ بہتان فحش کیا چیز ہے۔ وہ چغلی ہے جو لوگوں میں عداوت اور دشمنی پھیلائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ خدا کے ہاں سچا

(۳۰۰) بَابُ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ *

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْفَضَنَةُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى

لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کے ہاں۔
جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

باب (۳۰۱) جھوٹ کی برائی اور سچ کی اچھائی اور
اس کی فضیلت۔

۱۹۲۳۔ زہیر بن حرب، عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم،
جریر، منصور، ابو وائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی
ہے، اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ خدا کے ہاں سچا لکھ
دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ برائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور
برائی دوزخ میں لے جاتی ہے، اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے،
یہاں تک کہ خدا کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۹۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہناؤ بن السری، ابو الاحوص، منصور،
ابو وائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سچائی
نیکی کاری ہے اور نیکی کاری جنت میں لے جاتی ہے اور بندہ سچ
بولنے کی کوشش میں رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کے ہاں اسے
صدق لکھ دیا جاتا ہے، اور جھوٹ برائی ہے اور برائی دوزخ میں
لے جاتی ہے، اور بندہ جھوٹ کا متلاشی رہتا ہے یہاں تک کہ
خدا کے ہاں اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی
روایت میں عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ بولا ہے۔

۱۹۲۶۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو معاویہ، وکیع، اعمش،
(دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سچ بولنے کا التزام
رکھو، سچ نیکی کاری کا راستہ بتاتا ہے، اور نیکی کاری جنت میں لے

اللہ علیہ وسلم قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى
يُكْتَبَ صِدْقًا وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَابًا *

(۳۰۱) بَابُ فَتْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصَّدْقِ
وَفَضْلِهِ *

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا
وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي
وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ
يَهْدِي إِلَى الْحَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى
يُكْتَبَ صِدْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ
وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ
حَتَّى يُكْتَبَ كَذَابًا *

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّاؤُ
بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الصَّدْقَ بَرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْحَنَّةِ وَإِنَّ
الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصَّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ
صِدْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي
إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى
يُكْتَبَ كَذَابًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ
ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ

جاتی ہے اور آدمی برابر بچ بولتا رہتا ہے، اور بچ بولنے کا متلاشی رہتا ہے یہاں تک کہ خدا کے ہاں اسے صدق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے پرہیز کرو، اس لئے جھوٹ برائی کا راستہ بناتا ہے اور برائی دوزخ میں لے جاتی ہے، اور انسان برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے، اور جھوٹ کا متلاشی رہتا ہے، یہاں تک کہ دربار الہی میں کذاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔

بِالصَّدَقِ فَإِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْحَيَةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَيَأْتِيَهُمُ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا *

(فائدہ) انسان کے تمام اخلاق ذمہ میں سب سے بری اور مذموم عادت جھوٹ کی ہے۔ یہ جھوٹ خواہ زبان سے بولا جائے یا عمل سے اس کا اظہار کیا جائے، اس لئے کہ ہمارے تمام اعمال کی بنیاد اس پر ہے کہ وہ واقعہ کے مطابق ہوں، اور جھوٹ کلی طور پر اس کی ضد ہے، اس لئے یہ برائی ہر ایک قسم کی قولی و عملی برائیوں کی جڑ ہے، انسان کے دل کی بات خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اس کے اظہار کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ آدمی خود اس کا اظہار کرے، اب اگر وہ اندرونی طور پر صحیح بات جان بوجھ کر ظاہر نہیں کرتا، بلکہ اس کے خلاف بیان کرتا ہے، تو وہ ساری دنیا کو فریب دے رہا ہے، ایسے شخص میں جتنی بھی برائیاں ہوں وہ کم ہیں کیونکہ اس نے تو آئینہ حقیقت ہی کو پاش کر دیا ہے۔

۱۹۲۷۔ منجاب بن حارث تمیمی، ابن مسہر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی عیسیٰ کی روایت میں بچ اور جھوٹ کے متلاشی رہنے کا تذکرہ نہیں ہے۔ اور ابن مسہر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے (سچا یا جھوٹا) لکھ لیتا ہے۔

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ عَيْسَى وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتَّى يُكْتَبَ اللَّهُ *

باب (۳۰۲) غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو پانے کی فضیلت اور کس چیز سے غصہ جاتا رہتا ہے۔

(۳۰۲) بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَبِأَيِّ شَيْءٍ يَذْهَبُ الْغَضَبُ *

۱۹۲۸۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابراہیم تمیمی، حارث بن سويد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم رقبہ کے کہتے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ جس کے اولاد نہ ہوتی ہو، (یعنی زندہ نہ رہے) آپ نے فرمایا، رقبہ یہ نہیں ہے۔ بلکہ رقبہ وہ ہے کہ جس نے پہلے سے اپنی اولاد میں سے کسی کو آگے نہ بھیجا ہو، پھر آپ نے فرمایا، تم زبردست پہلوان کے کہتے ہو؟ ہم نے عرض کیا، زبردست پہلوان وہ شخص ہے،

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْفَلْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعْدُونَ الرُّقُوبَ فَيُكْتَبُ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُولِدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ بِالرُّقُوبِ وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعْدُونَ الصُّرْعَةَ

جسے لوگ پچھاؤ نہ سکیں آپؐ نے فرمایا زبردست پہلوان یہ نہیں ہے بلکہ وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکے۔

۱۹۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، اعش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت مروی ہے۔

۱۹۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، عبدالاعلیٰ بن حماد، ابن شہاب، سعید بن المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پہلوان وہ نہیں ہے، جو کشی میں پچھاؤ دے، بلکہ طاقتور (تو) وہی شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھ سکتا ہو۔

۱۹۳۱۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما ہے تھے طاقتور پہلوان نہیں ہوتا، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ بھر طاقتور اور کون ہے؟ فرمایا جو شخص غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکتا ہو۔

۱۹۳۲۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر (دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن بن بہرام، ابو الیمان، شعیب، زہری، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن العلاء، ابو معاویہ، اعش، عدی بن ثابت، حضرت سلیمان بن مرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں

فَیُکَمِّ قَالَا قُلْنَا الَّذِیْ لَا یَصْرَعُهُ الرَّجَالُ قَالَ لَیْسَ بِذَٰلِکَ وَلَکِنَّ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ *

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ *

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا كِلَاهُمَا قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ *

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِیدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَیْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ قَالُوا فَالشَّدِيدُ أَيْمٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ *

۱۹۳۲۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ بَهْرَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ

میں باہم گالی گلوچ ہوئی، ان میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور گردن کی رگیں پھول گئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص وہ کہہ دے، تو جو حالت اس کی ہو رہی ہے، وہ جاتی رہے، یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، وہ شخص بولا کیا آپ مجھ میں کچھ جنون سمجھتے ہیں؟ بن علاء کی روایت میں اس آدمی کا ذکر نہیں ہے۔

ثَابِتٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْفِخُ أَوْجَاهُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ وَهَلْ تَرَى وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلُ *

۱۹۳۴۔ نصر بن علی جہضمی، ابواسامہ، اعمش، عدی بن ثابت حضرت سلیمان بن مردی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں میں باہم گالی گلوچ ہوئی، ایک کا غصہ کی وجہ سے چہرہ سرخ ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حالت ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ مجھے ایک ایسا لفظ معلوم ہے کہ اگر یہ آدمی وہ لفظ کہہ دے تو اس کی یہ حالت جاتی رہے گی۔ وہ لفظ یہ ہے، اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر اسے جاکر کہا، کیا تو جانتا ہے کہ حضورؐ نے ابھی ابھی کیا فرمایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہے کہ میں ایک کلمہ جانتا ہوں، جس سے اس کا غصہ جاتا رہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، اس آدمی نے کہا، کیا تو مجھے دیوانہ سمجھتا ہے۔

۱۹۳۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۰۳) انسان کی تخلیق بے قابو ہونے ہی پر ہے۔

۱۹۳۶۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَغْضِبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهَهُ فَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَامَ إِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَذَرِي مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَمْخُونَا تَرَانِي *

۱۹۳۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(۳۰۳) بَاب خَلْقِ الْإِنْسَانِ خَلْقًا لَا يَتَمَلَّكُ *

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ نے جنت میں آدم کا پتلا بنایا تو جتنی مدت چاہا، جنت میں رکھا، البتہ اس کے چاروں طرف گھومتا اور دیکھتا یہ کیا ہے، جب اندر سے کھوکھلا دیکھا، تو بولا خدا نے اسے ایسی مخلوق بنایا ہے جو اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے گا۔

۱۹۳۷۔ ابو بکر بن نافع، ہمز، حماد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

باب (۳۰۴) چہرے پر مارنے کی ممانعت۔

۱۹۳۸۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنبل، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے پر مارنے سے بچو۔

۱۹۳۹۔ عمرو ناقدہ، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ہے کہ جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو مارے۔

۱۹۴۰۔ شیبان بن فروخ، ابو عوانہ، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اگر تم میں سے کسی کی اپنے بھائی سے لڑائی ہو، تو چہرہ پر مارنے سے بچو۔

۱۹۴۱۔ عبید اللہ بن معاذ عمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ قتادہ، ابو ایوب، حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اگر کسی کی اپنے بھائی سے لڑائی ہو تو، چہرے پر ہرگز طمانچہ نہ مارے۔

۱۹۴۲۔ نصر بن علی، بواسطہ اپنے والد، ثقی، (دوسری سند) محمد بن حاتم، عبد الرحمن بن مہدی، ثقی بن سعید، قتادہ، ابوالیوب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يَطْلِفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَأَهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَلَّكُ *

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(۳۰۴) بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ *

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ أَبِي الْحَزَامِيِّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَحْتَسِبِ الْوَجْهَ *

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ *

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ *

۱۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعُمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلَا يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ *

۱۹۴۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ

انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کسی کی اپنے بھائی سے لڑائی ہو، تو منہ سے بچا رہے، کیونکہ اللہ رب العزت نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے (۱)۔

۱۹۴۳۔ محمد بن ثنی، عبدالصمد، ہمام، قتادہ، یحییٰ بن مالک الراغی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی اپنے بھائی سے لڑائی ہو تو پھرے پر مارنے سے بچے۔

باب (۳۰۵) انسانوں کو ناحق عذاب دینے پر سخت وعید کا بیان۔

۱۹۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں چند لوگوں پر سے گزرے، جن کو دھوپ میں کھڑا کر دیا گیا تھا۔ اور ان کے سروں پر روغن زیتون بہایا گیا تھا، ہشام نے پوچھا، ان کی یہ حالت کیوں ہے؟ لوگوں نے کہا وصول خراج کے لئے انہیں عذاب دیا جا رہا ہے۔ فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا، جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

۱۹۴۵۔ ابو کریم، ابواسامہ، ہشام اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ہشام بن حکیم بن حزام کا ملک شام میں چند قطعی لوگوں سے گزر ہوا۔ جنہیں دھوپ میں کھڑا کر دیا گیا تھا، فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے، لوگوں نے کہا کہ وصول جزیہ کے لئے

الْمُثْنَىٰ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَحْتَسِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَىٰ صُورَتِهِ * ۱۹۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ مَالِكٍ الْمَرَاغِيِّ وَهُوَ أَبُو أَيُّوبَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَحْتَسِبِ الْوَجْهَ *

(۳۰۵) بَابُ الْوَعِيدِ الشَّدِيدِ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ *

۱۹۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أَنَاسٍ وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصَبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هَذَا قِيلَ يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا *

۱۹۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ عَلَى أَنَاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَأْنُهُمْ قَالُوا

(۱) اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی صورت اپنی مشیت اور حکمت کے مطابق بنائی ہے کسی کے لئے جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی صورت میں مار کر نقص پیدا کرے۔ ویسے تو سارے ہی اعضاء اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائے ہیں چہرے کی خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ انسان کا وہ عضو ہے جس کے ذریعے ایک انسان دوسرے انسانوں سے ممتاز ہوتا ہے۔

انہیں حوالا ت کیا گیا۔ فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور سے سنا فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دیگا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

۱۹۴۶- ابو کریب، دکیج، ابو معاویہ (دوسری سند) اسحق بن ابراہیم، جریر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مردی ہے، باقی جریر کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ کے گورنر اس زمانے میں عمیر بن سعد تھے، ہشام ان کے پاس گئے اور حدیث سنائی، عمیر نے حکم دے کر لوگوں کو رہا کرادیا۔

۱۹۴۷- ابو الطاہر، ابن دہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ہشام بن حکیم نے دیکھا کہ حصص کے حاکم نے کچھ بھلی لوگوں کو ادائے جزیہ کے لئے دھوپ میں کھڑا کر رکھا ہے، فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے جو آدمی دنیا میں عذاب دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا۔

باب (۳۰۶) جو شخص مسجد یا بازار وغیرہ اور لوگوں کے مجمع میں تیر لے کر نکلے، تو اسے اس کی بوریاں (پھل) پکڑ لینی چاہئیں!

۱۹۴۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، عروہ، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کچھ تیر لے کر مسجد کے اندر سے گزرا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تیروں کی بوریاں (پھل) پکڑ لو۔

۱۹۴۹- یحییٰ بن یحییٰ، ابو الربیع، حماد بن زید، عروہ بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

حُسْبُوا فِي الْحِزْمَةِ فَقَالَ هِشَامُ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا *

۱۹۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ج وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَأَخْبَرُونِي يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلَيَّ فَلَسْتُ بِمَنْ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ فَأَمَرَ بِهِمْ فَخَلُّوا *

۱۹۴۷- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَحَدَّثَنَا وَهُوَ عَلَى حِمَصٍ يُشَمْسُ نَاسًا مِنَ النُّبَطِ فِي آدَاءِ الْحِزْمَةِ فَقَالَ مَا هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا *

(۳۰۶) بَابُ أَمْرِ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِي مَسْجِدٍ أَوْ سُوقٍ أَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ أَنْ يُمَسِّكَ بِنَصَالِهَا *

۱۹۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو سَمِيعٍ جَابِرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنَصَالِهَا *

۱۹۴۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى وَالْفَلْظُ لَهُ

ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کچھ تیر لے کر مسجد کے اندر سے گزر اور تیروں کی بوریاں کھلی ہوئی تھیں، آپ نے فرمایا، اس کی پکائیں پکڑ لو تاکہ کسی مسلمان کے چہرہ نہ جائیں۔

۱۹۵۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک شخص کو حکم دیا، جو مسجد میں تیر بانٹا تھا کہ جب تو تیر لے کر نکلے، تو ان کی پیکان تھام لیا کر۔

۱۹۵۱۔ ہداب بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے جب کوئی ہاتھ میں تیر لئے اگر کسی مجلس یا بازار میں سے گزرے تو تیروں کی بوریاں پکڑ لے تیروں کی بوریاں پکڑ لے، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، خدا کی قسم ہم اس وقت تک نہیں مرے، جب تک تیروں کو ایک دوسرے کے چروں پر نہیں لگالیا۔

(فائدہ) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کا یہ مطلب ہے، کہ حضور تو بلا قصد و ارادہ اگر کسی کو تکلیف پہنچ جائے، اس سے بھی احتیاط پر متنبہ فرما رہے ہیں اور ہمارا یہ حال ہے کہ ہم نے ایک دوسرے پر تیر برسائے، یہ حکم تیروں کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ ہر ایک تکلیف دہ چیز کا یہی حکم ہے۔

۱۹۵۲۔ عبد اللہ بن براہ اشعری، محمد بن العلاء، ابواسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کوئی تیر ساتھ لئے ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں سے گزرے تو ہاتھ سے ان کی بوریاں پکڑ لے، تاکہ کسی مسلمان کو ان سے کچھ تکلیف اور ضرر نہ پہنچے۔

أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِأَسْنَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ أَبْذَى نَصُولَهَا فَأَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنَصُولِهَا كَيْ لَا يَخْذِلَ مُسْلِمًا *

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَنْصَدُّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنَصُولِهَا وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ يَصَدُّقُ بِالنَّبْلِ *

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سُوقٍ وَبِيَدِهِ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِنَصَالِهَا ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنَصَالِهَا ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنَصَالِهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَاللَّهِ مَا مَنَعْنَا حَتَّى سَدَدْنَا هَا بَعْضُنَا فِي وَجْهِهِ بَعْضٍ *

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيَمْسِكْ عَلَى نَصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ أَوْ قَالَ لِيَقْبِضَ عَلَى نَصَالِهَا *

باب (۳۰۷) مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت۔

۱۹۵۳۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ایوب، ابن سرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرے تاکہ وہ فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں، خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو تا وہ تکلیف ہتھیار سے اشارہ کرنا چھوڑ دے۔

۱۹۵۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابن عون، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۵۵۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ حضور نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، معلوم نہیں کہ شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار نکلواوے اور نتیجہ یہ ہو کہ دوزخ کے گڑھے میں گر پڑے۔

باب (۳۰۸) راستہ سے تکلیف دہ چیز کے ہٹا دینے کی فضیلت۔

۱۹۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سی، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک شخص جارہا تھا راستہ میں اسے ایک خاردار شاخ ملی اس نے راستہ سے اس شاخ کو ہٹا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر دانی کی، اور اسے معاف فرمایا۔

۱۹۵۷۔ زہیر بن حرب، جریر، سمیل، ابواسطہ اپنے والد حضرت

(۳۰۷) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسَّلَاحِ إِلَى مُسْلِمٍ *

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ عَمَرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدْعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ *

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْهُ * ۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي أَحَدَكُمْ لَعْلَ الشَّيْطَانِ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ *

(۳۰۸) بَابُ فَضْلِ إِزَالَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ *

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْمُو رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنًا شَوْكًا عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَعَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَعَفَّرَ لَهُ *

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے راستہ میں کانٹوں کی ڈال دی کہ وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں اسے مسلمانوں کے راستہ سے ہٹا دوں گا کہ انہیں تکلیف نہ پہنچے، تو وہ جنت میں داخل کر دیا گیا۔

۱۹۵۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید اللہ، شیمان، اعمش، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میں نے ایک شخص کو جنت میں مزے اڑاتے دیکھا جس نے راستہ سے ایک درخت کو کاٹا تھا جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی۔

۱۹۵۹۔ محمد بن حاتم، ہزہ، حماد بن سلمہ، ثابت، ابورافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اور اس نے وہ درخت کاٹ ڈالا، چنانچہ وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

۱۹۶۰۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، ابان بن مسمع، ابوالوازع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جس سے میں فائدہ حاصل کروں، آپؐ نے فرمایا: مسلمانوں کے راستہ سے ایذا دینے والی چیز کو علیحدہ کر دیا کرو۔

۱۹۶۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن شعیب، ابوالوازع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ معلوم نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ (دنیا سے) تشریف لے جائیں اور میں آپؐ کے بعد رہ جاؤں، لہذا تو شہ آخرت کے لئے مجھے کوئی ایسی چیز عطا فرما دیجئے جو مجھے فائدہ عطا فرمائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کیا کرو، یہ

جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بَغْضَنَ شَجَرَةً عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأَنْحِينَنَّ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَأُؤْذِيَهُمْ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ *

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَقْلِبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَأَنَّهُ يُؤْذِي النَّاسَ *

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ فَحَاءَ رَجُلٍ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ *

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيَانَ بْنِ صَمْعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَاظِعِ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَنْتَفِعَ بِهِ قَالَ اعْزِلِ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ *

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ الْحِثَابِ عَنْ أَبِي الْوَاظِعِ الرَّاسِبِيِّ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَذْرِي لَعَسَى أَنْ تَمْضِيَ وَأَبْقَى بَعْدَكَ فَرَوَّضَنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلْ كَذَا أَفْعَلْ

کیا کرو اور ایذا رساں چیز راستہ سے علیحدہ کر دیا کرو۔

باب (۳۰۹) بلی وغیرہ اور ایسے ہی جو جانور ایذا نہ پہنچائیں ان کو ستانے کی حرمت۔

۱۹۶۲۔ عبد اللہ بن محمد بن اسماء بن عبید ضحیٰ، جویریہ بن اسماء، نافع، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت پر بلی کی وجہ سے عذاب ہوا، عورت نے بلی کو باندھ رکھا تھا، یہاں تک کہ بلی مر گئی، نہ اس عورت نے اسے کھانے پینے کی دیا اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیزے کو ڈالے کھا لیتی۔

۱۹۶۳۔ ہارون بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن جعفر بن یحییٰ، معن بن عیسیٰ، مالک بن انس، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جویریہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۹۶۴۔ نصر بن علی جمضی، عبد الاعلیٰ، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جس کو اس نے باندھ رکھا، نہ اسے کھانے کو دیتی اور نہ پینے کو، اور نہ ہی اسے چھوڑی تھی کہ وہ زمین کے کیزے کو ڈالے کھا لیتی۔

۱۹۶۵۔ نصر بن علی جمضی، عبد الاعلیٰ، عبید اللہ بن سعید مقبری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۶۶۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ ان روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

کَذَا أَبُو بَكْرٍ نَسِيَهُ وَأَمْرٌ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ *

(۳۰۹) بَابُ تَحْرِيمِ تَعْدِيبِ الْهَرَّةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْحَيَوَانِ الَّذِي لَا يُؤْذِي *

۱۹۶۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدِ الصُّبُعِيِّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ يَعْنِي ابْنَ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هَرَّةٍ سَحَنَتَهَا حَتَّى مَاتَتْ فَذَخَلَتْ فِيهَا النَّارُ لَا هِيَ أَطْعَمَتَهَا وَسَقَمَتَهَا إِذْ هِيَ حَبْسَتَهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتَهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ *

۱۹۶۳۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ جَمِيعًا عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ جُوَيْرِيَةَ *

۱۹۶۴۔ وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هَرَّةٍ أَوْ تَقَّتْهَا فَلَمْ تَطْعَمَهَا وَ لَمْ تَسْقِهَا وَ لَمْ تَدْعَهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ *

۱۹۶۵۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ

تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک عورت اپنی بی بی کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہو گئی کہ بی بی کو اس نے ہاندھ رکھا تھا نہ تو کھانے ہی کو دیتی تھی اور نہ چھوڑتی ہی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی چالیتی یہاں تک کہ وہ مر گئی۔

باب (۳۱۰) کبر و غرور کی حرمت۔

۱۹۶۷۔ احمد بن یوسف، عمر بن حفص بن غیاث بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابواسحاق، ابومسلم الاغر، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عزت پروردگار کی ازار ہے، اور بزرگی اس کی چادر ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی یہ دونوں صفیں اختیار کرے گا میں اسے عذاب دوں گا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اس حدیث میں غرور و کبر کے متعلق سخت وعید ہے اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے کیونکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی خاص صفات ہیں۔

باب (۳۱۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا حرام ہے۔

۱۹۶۸۔ سوید بن سعید، معمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، ابو عمران الجونی، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص بولا، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں کی مغفرت نہیں فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کون ہے وہ جو قسم کھاتا ہے کہ فلاں کو نہیں بخشوں گا، میں نے فلاں کی مغفرت کر دی، اور تیرے اعمال جہٹ کر دیئے۔ او کہا قال۔

باب (۳۱۲) ضعفاء اور خاکساروں کی فضیلت۔

۱۹۶۹۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، علاء بن عبد الرحمن،

هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَاءِ هِرَّةٍ لَهَا أَوْ هِرٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَرْمِزُ مِنْ خَشَاشِ الْإِنْسَانِ حَتَّى مَاتَتْ هَذَا *

(۳۱۰) بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبَرِ *

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَغَرِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِزُّ إِزَارُهُ وَالْكَبَرُ يَأْ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يَنَازِعُنِي عَذْبَتُهُ *

(۳۱۱) بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقْنِيطِ الْإِنْسَانِ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى *

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُعْمَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَّكِي عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَبْتُ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ *

(۳۱۲) بَابُ فَضْلِ الضُّعَفَاءِ وَالْحَامِلِينَ *

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي

بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے لوگ پریشان ہال غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے ایسے ہیں کہ اگر وہ خدا کے اعتماد پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کر دے (۱)۔

(فائدہ) خاکساری سے وہی خاکساری مراد ہے جو شریعت اور اتباع حق کے دائرہ میں ہو، یہ خاکساری نہیں ہے کہ شرابی، جواری، بھنگ، یا مدک پینے والے فقیروں کو جہاں کی طرح قلب زماں اور ولی سمجھ لیا جائے اور ان کا گرویدہ بن جائے۔ واللہ اعلم۔

(۳۱۳) بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ هَلْكَ النَّاسُ *
باب (۳۱۳) ”لوگ تباہ ہو گئے“ کا جملہ استعمال کرنے کی ممانعت۔

۱۹۷۰۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، حماد بن سلمہ، سہیل بن ابی صالح بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص (بطور عداوت) یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ”اہلکھم“ لام کے زبر کے ساتھ ہے یا پیش سے۔

۱۹۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریج، روح بن قاسم۔ (دوسری سند) احمد بن عثمان بن حکیم، خالد بن مخلد، سلیمان بن بلال، سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

حَفْصُ بْنُ مِيسِرَةَ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبُّ أَشْعَثَ مَذْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ *

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلْكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ لَا أَدْرِي أَهْلَكُهُمْ بِالنَّصْبِ أَوْ أَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ *

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ رُوحِ بْنِ الْقَاسِمِ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ جَمِيعًا عَنْ سُهَيْلٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ *

(۳۱۴) بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْحَارِ وَالْإِحْسَانِ
باب (۳۱۴) ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک اور

(۱) اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مقام یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی چیز کے واقع ہونے پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کا اعزاز کرتے ہوئے اس چیز کو اسی طرح واقع فرمادیتے ہیں تاکہ وہ اللہ کے بندے اپنی قسم میں حاض نہ ہو جائیں۔

بھلائی کرنا۔

۱۹۷۲۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس۔

(دوسری سند) قتیبہ، محمد بن ریح، لیث بن سعد۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید۔

(چوتھی سند) محمد بن ثعلبہ، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، ابو بکر، عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام برابر مجھے ہمسائے کے متعلق اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں سمجھا بے شک وہ ہمسایہ کو وارث بنا دیں گے۔

۱۹۷۳۔ عمرو ناقد، عبد العزیز بن ابی حازم، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۹۷۴۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، یزید بن زریع، عمرو بن محمد، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبریل امین برابر مجھے ہمسایہ کے متعلق حسن سلوک کی وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں سمجھا وہ اسے وارث بنادیں گے۔

۱۹۷۵۔ ابو کامل جحدری، اسحاق بن ابراہیم، عبد العزیز بن عبد الصمد، ابو عمران، عبد اللہ بن صامت، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تو گوشت پکائے تو شور باہت زیادہ کر لے اور اپنے ہمسایوں کا دھیان رکھ (کہ انہیں بھی دے)

إِلَيْهِ *

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعْنِي الثَّقَفِيَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْحَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُورَثَنِي *

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْحَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُنِي *

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعُمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ *

۱۹۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ
الْحَوَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
قَالَ إِنَّ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي إِذَا
طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتِ مَنْ
جِئْتَكَ فَأَصْبِهِمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ *

(۳۱۵) بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ
عِنْدَ اللَّقَاءِ *

۱۹۷۷- حَدَّثَنِي أَبُو عَسَاةٍ الْمُسَمَعِيُّ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَغْنِي الْخَزَّازَ
عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْفِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا
وَلَوْ أَنَّ تَلْقَى أَحَاكَ بِوَجْهِ طَلَّقِ *

(۳۱۶) بَابُ اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيمَا
لَيْسَ بِحَرَامٍ *

۱۹۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرَيْدِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ
طَالِبٌ حَاجَةً أَقْبَلَ عَلَى جُلُوسَتِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا
فَلْتَوْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا
أَحَبَّ *

۱۹۷۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن اور لیس، شعبہ، (دوسری سند)
ابو کریم، ابن اور لیس، شعبہ، ابو عمران جوئی، عبد اللہ بن
صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ
جب تو گوشت پکائے تو شور باہت زیادہ کر اور پھر اپنے ہمسایہ
کے گھروالوں کو دیکھ اور انہیں اس میں سے بھیج (۱)۔

باب (۳۱۵) ملاقات کے وقت خوش روئی سے
پیش آنے کا استحباب۔

۱۹۷۷- ابو عثمان مسعمی، عثمان بن عمر، ابو عامر، ابو عمران
جوئی، عبد اللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
ارشاد فرمایا کہ احسان اور نیکی میں سے کسی چیز کو کم نہ سمجھو اور یہ
بھی ایک احسان ہے، کہ تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی کے
ساتھ ملاقات کرے۔

باب (۳۱۶) امور جائزہ میں شفاعت کا استحباب۔

۱۹۷۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، حفص بن غیاث،
برید بن عبد اللہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی اپنی
حاجت لے کر آتا تو آپ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوتے
اور فرماتے، سفارش کرو، تمہیں ثواب ملے گا، اور اللہ تبارک و
تعالیٰ اپنے پیغمبر کی زبان پر تو وہی حکم کرے گا جو اس کو پسند
ہوگا۔

(۱) پڑوس کی حد کیا ہے؟ اس بارے میں اقوال مختلف ہیں (۱) حضرت علیؓ کا قول یہ ہے جہاں تک اذان سنائی دے وہ پڑوس ہے۔ (۲) جو لوگ
صبح کی نماز مسجد میں تیرے ساتھ ادا کریں وہ پڑوسی ہیں۔ (۳) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ہر جانب چالیس گھروں تک پڑوسی ہے۔
(۴) ہر جانب دس دس گھروں تک پڑوس ہے۔

(فائدہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے توذریعہ وحی حکم صادر ہو گا جو اللہ تعالیٰ ازل سے فیصلہ فرما چکے ہیں یعنی عطا میا حرمان، باقی تم سفارش کر کے ثواب حاصل کر لو۔

(۳۱۷) بَابِ اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ وَمُجَانَبَةِ قُرْنَاءِ السُّوءِ *
باب (۳۱۷) صلحاء کی صحبت اختیار کرنے اور بدوں کی صحبت سے بچنے کا استحباب۔

۱۹۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَالْفَلْفَلُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكَبِيرِ فَحَاقِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُخْلِذَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَحْدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخِ الْكَبِيرِ إِمَّا أَنْ يُخْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَحْدَ رِيحًا خَبِيثَةً *

۱۹۷۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، برید بن عبد اللہ بواسطہ جد امجد، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) محمد بن علاء، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا مجلس صالح اور برے ساتھی کی مثال مشک فروخت کرنے والے اور بھیڑی دھونکنے والے کی طرح ہے، مشک والا یا تو تجھے یوں ہی مشک دے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا اور یا کم از کم پائیزہ خوشبو ہی سوگھ لے گا اور بھیڑی پھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا بری بو تجھے سو گھنٹی ہی پڑے گی۔

(فائدہ) یعنی نیک شخص کی صحبت سے عالم ہو یا بدویش فائدہ ضرور حاصل ہو گا اور بد کی صحبت میں نقصان یعنی بے اگر کوئی اور نقصان نہ ہو تو اتنا تو ضرور ہے کہ عبادت الہی سے بے التفاتی ہو جاتی ہے اور یہ کونسا کم نقصان ہے، نیز معلوم ہوا کہ مشکل پاک ہے اور اسی پر اجماع امت ہے۔

(۳۱۸) بَابِ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ *
باب (۳۱۸) لڑکیوں کے ساتھ احسان کرنے کی فضیلت۔

۱۹۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْرَازٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ وَالْفَلْفَلُ لَهَا قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ

۱۹۸۰- محمد بن عبد اللہ بن قہراز، سلمہ بن قہراز، سلیمان بن عبد اللہ، معمر، ابن شہاب، عبد اللہ بن ابی بکر، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، (دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابو بکر بن اسحاق، ابو الیمان، شعیب، زہری، عبد اللہ بن ابی بکر، عروہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کی دو لڑکیاں اس کے ساتھ تھیں اس نے مجھ سے سوال کیا میرے پاس کچھ نہیں تھا ایک کھجور تھی، وہی اسے دے دی، اس نے وہ کھجور لے کر دو۔

کھڑے کئے اور ایک ایک حصہ دونوں لڑکیوں کو دیدیا اور آپؐ کچھ نہیں کھایا، پھر اٹھی اور چل دی، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے اس عورت کا حال آپؐ سے بیان کیا، آپؐ نے فرمایا جو لڑکیوں میں جتلا ہو (یعنی اس کے لڑکیاں ہوں) اور پھر وہ ان کے ساتھ ٹنگی کرے (دین کے راستہ پر ڈالے اور حسن سلوک کرے) تو وہ قیامت کے دن جہنم سے اس کی آڑہوں گی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلْتَنِي فَلَمْ تَحِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَأَخَذَتْهَا فَفَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنِي حَدِيثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ *

۱۹۸۱۔ قتیبہ بن سعید، بکر بن معمر، ابن الہاد، زیاد بن ابی زیاد، عراق بن مالک، عمر بن عبدالعزیز، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک فقیرنی میرے پاس اپنی دونوں بیٹیوں کو لئے ہوئے آئی میں نے اسے تین کھجوریں دیں اس نے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کے لئے منہ سے لٹائی، اتنے میں اس کی لڑکیوں نے وہ کھجور بھی اس سے مانگی، چنانچہ اس نے اس کھجور کے جسے خود کھانا چاہتی تھی دو کھڑے کئے، مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کا بیان کیا آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے اس کے لئے جنت واجب کر دی، یا فرمایا دوزخ سے اسے آزاد کر دیا۔

۱۹۸۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مَضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ زَيْدًا بْنُ أَبِي زَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَعْطَيْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَيَّ فِيهَا تَمْرَةً لِنَأْكُلَهَا فَاسْتَطَعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتْ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْحَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ *

۱۹۸۲۔ عمرو ناقد، ابوالاحمد زبیری، محمد بن عبدالعزیز، عید اللہ بن ابی بکر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کو جو ان ہونے تک پالے تو قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے اور آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر دیکھا۔

۱۹۸۲- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِئَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَصَمَّ أَصَابِعُهُ *

باب (۳۱۹) بچوں کے انتقال پر صبر کرنے کی فضیلت۔

(۳۱۹) بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبُهُ *

۱۹۸۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں گے اسے آگ میں نہیں کرے گی مگر صرف قسم پوری کرنے کے لئے۔

(فائدہ) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان منکم الا وادھا کان علی ربک حملاً مضیلاً سے دوزخ پر سے گزر ضرور ہوگا

۱۹۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ۔ (دوسری سند) عبد بن حمید، ابن رافع، عبد الرزاق، معمر، زہری سے مالک کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے مگر سفیان کی روایت میں مس نار کے بجائے دخول نار کا لفظ ہے۔

۱۹۸۵۔ قحیح بن سعید، عبد العزیز، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری عورتوں سے فرمایا کہ تم میں سے جس کے تین بچے مر جائیں اور وہ بامید ثواب صبر کرے تو وہ جنت میں جائے گی ایک عورت نے ان سے عرض کیا، یا رسول اللہ اگر دو مر جائیں، آپؐ نے فرمایا اگرچہ دو ہی مر جائیں۔

۱۹۸۶۔ ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، عبد الرحمن بن اسمان، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مرد تو آپؐ کی حدیثیں سن جاتے ہیں، ہمارے لئے بھی اپنی طرف سے ایک دن مقرر فرمادیجئے، کہ ہم اس دن حاضر ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ نے جو علم آپؐ کو دیا ہے اس میں سے کچھ ہمیں بھی سکھادیا کریں، آپؐ نے فرمایا فلاں دن تم جمع ہو جانا وہ سب جمع ہوئیں، آپؐ ان کے پاس آئے اور جو علم اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو دیا تھا۔ اس میں

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَجَلَّةَ الْقَسَمِ *

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ مَالِكٍ وَبِمَعْنَى حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قِيلَ النَّارُ إِلَّا تَجَلَّةَ الْقَسَمِ *

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَسُوْفَنَّ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ أَكْنَ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ إِلَّا دَخَلَتْ الْحَنَّةُ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ أَوْ اثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَوْ اثْنَيْنِ *

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْحَضْرِيُّ قُضَيْلُ بْنُ جُسَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرَّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تَعْلَمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ قَالَ اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمِعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَمَهُنَّ مِمَّا

سے کچھ عورتوں کو تعلیم فرمایا، پھر فرمایا تم میں سے جو عورت اپنے مرنے سے پہلے عین بچے روانہ کر دے گی تو وہ بچے اس کے لئے دوزخ سے پردہ بن جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا اور (اگر) دو ہوں، دو، دو، حضورؐ نے فرمایا اگرچہ دو ہوں، اور دو، دو۔

۱۹۸۷۔ محمد بن ثقی، ابن بشر، محمد بن جعفر، (دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبد الرحمن بن اسمہانی، ابو حازم، سے اسی سند کے ساتھ اور اسی روایت کے ہم معنی روایت مروی ہے، باقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اتنی زیادتی کے ساتھ روایت ہے کہ تین بچے جو بالآخر ہوئے ہوں۔

۱۹۸۸۔ سوید بن سعید، محمد بن عبد الاعلیٰ، معمر، بواسطہ اپنے والد، ابو السلیل، ابو حسان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا میرے دو لڑکے مر گئے ہیں آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی حدیث بیان نہیں کرتے جسے سن کر مردوں کی طرف سے ہماری طبیعت خوش ہو جائے، فرمایا اچھا بیان کرتا ہوں، چھوٹے بچے جنت کے کیزے ہیں یعنی جنت سے جدا نہ ہوں گے، ان میں سے کسی کی ملاقات اپنے والد یا والدین سے ہوگی تو اس کا کپڑا پکڑنے کا جس طرح میں تمہارے کپڑے کا دامن پکڑتا ہوں، جب تک اپنے والد کو جنت میں نہ لے جائے گا نہ مانے گا، ایک روایت میں عن ابی السلیل کے بجائے حدیث ابو السلیل ہے۔

۱۹۸۹۔ عبید اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، حمی، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور کہا، کیا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات سنی ہے جس سے ہمارے نفس مردوں کی طرف سے خوش ہو جائیں، فرمایا، ہاں۔

عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ امْرَأَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ اثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ *

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ وَزَادَ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَلْعُغُوا الْجَنَّةَ *

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَتَقَرَّبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِي ابْنَانِ فَمَا أَنْتَ مُحَدِّثُنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ تُطِيبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ قَالَ نَعَمْ صِغَارُهُمْ دَعَامِصُ الْحَنَةِ يَتَلَقَّى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ أَوْ قَالَ أَبُوهُ فَيَأْخُذُ بِنُؤَبِهِ أَوْ قَالَ بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَنِيفَةِ نُوْبِكَ هَذَا فَلَا يَتَنَاهَى أَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِي حَتَّى يَدْخُلَهُ اللَّهُ وَأَبَاهُ الْحَنَةَ وَفِي رِوَايَةِ سُؤَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو السَّلِيلِ *

۱۹۸۹۔ وَحَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ الثَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تُطِيبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا

قَالَ نَعَمْ *

۱۹۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ وَالْلفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا ح وَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّهِ طَلْقُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَتْ امْرَأَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصْبِي لَهَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اذْغِ اللَّهُ لَهُ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةَ قَالَ دَفَنْتُ ثَلَاثَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ اخْطَرْتُ بِحِطَّارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ قَالَ عُمَرُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ جَدِّهِ وَ قَالَ الْبَاقُونَ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْحَدَّ *

۱۹۹۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيِّ أَبِي غِيَاثٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَشْتَكِي وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةَ قَالَ لَقَدْ اخْطَرْتُ بِحِطَّارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكُتَيْبَةَ *

(۳۲۰) بَابُ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَمَرَ جِبْرِيلَ فَاحْبَبَهُ وَأَحْبَبَهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ *

۱۹۹۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا

۱۹۹۰- ابو بکر بن، ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابوسعید اشجعی، حفص بن غیاث۔ (دوسری سند) عمر بن حفص بن غیاث، حفص، غیاث، طلح بن معاویہ، ابوذرہ بن عمرو بن جریر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا نبی اللہ اس کے لئے دعا فرمائیے، میں تین بچے دفن کر چکی ہوں، آپ نے فرمایا تو تین کو دفن کر چکی ہے عورت نے عرض کیا، جی ہاں، آپ نے فرمایا تو دوزخ سے تیرے لئے مضبوط بندش ہوگئی، عمر بن حفص بن غیاث نے تو اپنے جدا کا نام لیا ہے مگر باقی راویوں نے نہیں لیا۔

۱۹۹۱- قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، طلح بن معاویہ، ابو غیاث، ابوذرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بچے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ بیمار ہے اور مجھے اس کا اندیشہ ہے اور میں تین دفن کر چکی ہوں، آپ نے فرمایا تو دوزخ سے تمہارے لئے مضبوط آڑ ہوگئی، زہیر نے ابو غیاث کتبت بیان نہیں کی، صرف نام لیا ہے۔

باب (۳۲۰) جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریل کو اس کا حکم ہوتا ہے پس جبریل اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور پھر تمام آسمان اور زمین والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

۱۹۹۲- زہیر بن حرب، جریر، سہیل، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو

جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو، تو جبریل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر جبریل آسمان میں ندا دے کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین پر اس کی تقویت قائم کی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی سے نفرت فرماتے ہیں تو جبریل سے کہتے ہیں کہ مجھے فلاں بندہ سے نفرت ہے، تم اس سے نفرت کرو، جبریل بھی اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں، پھر آسمان والوں میں ندا دے کر کہتے ہیں کہ اللہ فلاں سے نفرت کرتا ہے تم بھی اس سے نفرت کرو، آسمان والے بھی اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین پر اس کی نفرت قائم کر دی جاتی ہے۔

۱۹۹۳۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمن القاری، عبدالعزیز الدراوردی، (دوسری سند) سعید بن عمرو اشعثی، عمیر، علاء بن میتب، (تیسری سند) ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، مالک انس، سمیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، سوائے اس کے کہ علاء بن میتب کی روایت میں بغض کا تذکرہ نہیں ہے (یعنی حدیث کا آخری حصہ نہیں ہے)

۱۹۹۴۔ عمرو ناقد، یزید بن ہارون، عبدالعزیز بن عبد اللہ بن ابوسلمہ، سمیل بن ابی صالح بیان کرتے ہیں کہ ہم عرفہ میں تھے تو حضرت عمرو بن عبدالعزیز گزرے اور وہ اس زمانہ میں امیر حج تھے، لوگ کھڑے ہو کر انہیں دیکھنے لگے، میں نے اپنے والد سے کہا، ابا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حضرت عمر بن عبدالعزیز سے محبت ہے، وہ بولے کیسے؟ میں نے کہا اس لئے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ہے، بولے تو نے حضرت ابوہریرہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے

أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنِّي أَحِبُّ فُلَانًا فَأَجِبَّهُ قَالَ فَيَجِبُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَجِبُوهُ فَيَجِبُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوَضِّعُ لَهُ الْعَبْرُونَ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أَبْغَضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُهُ قَالَ فَيَبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ فَيَبْغِضُونَهُ ثُمَّ تُوَضِّعُ لَهُ الْبُغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ *

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّازِذِيِّ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْ عِلَّاءَ بْنِ الْمُسَيَّبِ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ أَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ الْعِلَّاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ *

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجَشُونُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ إِنِّي أَرَى اللَّهَ يُحِبُّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ فَقَالَ بِأَيْبِكَ أَنْتَ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ

سنا ہوگا، بقیہ روایت جریر عن سہیل کی روایت کی طرح ہے۔

باب (۳۲۱) روحیں اجتماعی صورت میں تھیں۔

۱۹۹۵۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن محمد سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام روحیں مجتمع جماعتیں تھیں اب جس کا دوسرے سے تعارف ہو گیا اس میں محبت ہوگی اور جس کا تعارف نہ ہو اس میں اختلاف رہا۔

۱۹۹۶۔ زہیر بن حرب، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اسلم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا لوگوں کی بھی چاندی سونے کی کانوں کی طرح کانیں ہیں، زمانہ جاہلیت میں جو لوگ بہتر تھے، اسلام میں بھی وہ بہتر ہیں، بشرطیکہ دینی و انش رکھتے ہوں اور روحیں مجتمع جماعتیں تھیں جس کا دوسرے سے تعارف ہو گیا اسے اس سے محبت ہوگئی، اور جس نے نہ پہچانا اس کا باہم اختلاف رہا۔

باب (۳۲۲) آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔

۱۹۹۷۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا قیامت کب ہوگی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ وہ بولا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت، فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔

۱۹۹۸۔ ابو بکر بن شیبہ، عمرو ناقد، زہیر بن حرب، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، سفیان، زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ

يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ *

(۳۲۱) بَابُ الْأَرْوَاحِ جُنُودٌ مُجْتَمِعَةٌ *

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يُعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجْتَمِعَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اتَّخَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ *

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ النَّاسُ مَعَادُونَ كَمَعَادُونَ الْفِصَّةِ وَالذَّهَبِ خَيْرُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَيْرُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجْتَمِعَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اتَّخَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ *

(۳۲۲) بَابُ الْمَرْءِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ *

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ *

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْأَلْفَظُ لِرُؤَيْسٍ قَالُوا

قیامت کب آئے گی؟ فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے اس شخص نے زیادہ باتیں نہیں کیں، صرف اتنا عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں، فرمایا تجھے جس سے محبت ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔

(قاہدہ) امام نووی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت یہ ہے کہ ان کی پوری پوری اطاعت کی جائے اور شریعت کے خلاف کوئی فعل سرزد نہ ہو، اور صالحین کی محبت میں ان کے برابر عمل ضروری نہیں۔

لعل اللہ یرزقنی صلاحاً

۱۹۹۹۔ محمد بن رافع، عبد اللہ بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ اس اعرابی نے کہا کہ میں نے اتنی بڑی تیاری نہیں کی کہ اپنی تعریف خود کروں۔

۲۰۰۰۔ ابو الریح، حماد، ثابت بنانی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت، فرمایا جس سے تجھے محبت ہے تو اسی کے ساتھ ہوگا، انس کہتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد ہمیں کسی بات سے اس سے بڑھ کر خوشی نہیں ہوئی جتنی حضورؐ کے اس فرمان سے ہوئی کہ تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے، انس کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ اور ابو بکرؓ اور عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں اور امید ہے کہ ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ ان جیسے اعمال نہیں کئے۔

۲۰۰۱۔ محمد بن عبید الغمری، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی حضرت انس کا قول مذکور نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا فَلَمْ يَذْكُرْ كَبِيرًا قَالَ وَلَكِنِّي أَحْبَبُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ *

أحب الصالحين ولست منهم

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ أَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي *

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّيِّعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا أَعْدَدْتَ لِلْسَّاعَةِ قَالَ حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرَحْنَا بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحًا أَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أَحْبَبُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِأَعْمَالِهِمْ *

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَنَسٍ فَأَنَا أَحْبَبُ وَمَا بَعْدَهُ *

۲۰۰۲۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سالم بن ابی الجعد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کی دہلیز پر ایک آدمی ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ یہ سن کر وہ آدمی خاموش سا ہو گیا اور پھر عرض کیا، یا رسول اللہ میں نے اس کے لئے زیادہ نماز روزے اور زکوٰۃ تو تیار نہیں کر رکھی باقی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا بس جس سے تجھے محبت ہے تو اسی کے ساتھ ہو گا۔

۲۰۰۳۔ محمد بن یحییٰ بن عبد العزیز یفکری، عبد اللہ بن عثمان بن جہل، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عمرو بن مرہ، سالم بن ابی الجعد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۰۴۔ قتیبہ، ابو عوانہ، قتادہ، حضرت انس۔
(دوسری سند) ابن شقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس۔

(تیسری سند) ابو عثمان، مسمی، محمد بن شقی، معاذ، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۰۰۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعش، ابو داؤد، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص کسی قوم سے محبت رکھے اور اس جیسے عمل نہ کرے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجِينَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْدَذْتُ لَهَا قَالَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَغْدَذْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلَاقٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أَحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ *

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُوهُ *

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا ح وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِصْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي

و سلم ارشاد فرمایا، آدمی کے ساتھ ہو گا جس سے اسے محبت ہے۔

۲۰۰۶۔ محمد بن قثی، ابن بشار، ابن ابی عدی، (دوسری سند) بشر بن خالد، محمد بن جعفر، شعبہ، (تیسری سند) ابن نمیر، ابوالجواب، سلیمان بن قرم، سلیمان، ابوداؤد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوکریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابن نمیر، ابو معاویہ، محمد بن عبید، اعلم، شقیق، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور جریر عن امش کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۲۳) نیک آدمی کی تعریف اس کے لئے فوری بشارت ہے۔

۲۰۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابوالریح، ابوکامل، حماد بن زید، ابو عمران جونی، عبداللہ بن صامت، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو اعمال صالحہ کرتا ہو اور لوگ اس کی تعریف کریں، آپ نے فرمایا اس کے لئے فوری بشارت ہے۔ (۱)۔

رَجُلٌ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ *

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَوَّابِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَإِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُهُ *

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِعِثَلٍ حَدِيثَ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ *

(۳۲۳) بَابُ إِذَا أَتَيْتَ عَلَى الصَّالِحِ فِيهِ بُشْرَى وَلَا تَضُرُّهُ *

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ *

(۱) نیک عمل اگر اس لئے کیا جائے کہ لوگ تعریف کریں تو یہ بیاہے جو کہ حرام ہے اور اگر نیک عمل خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا جائے اور بغیر جاہت کے لوگ اس کی تعریف کریں تو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کی علامت ہے۔ ایسی تعریف سے وہ عمل کرنے والا خود پسندی میں مبتلا نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دی اور اس کے محبوب کو ان سے چمپایا۔

۲۰۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، وکیع۔

(دوسری سند) محمد بن بشر، محمد بن جعفر۔

(تیسری سند) محمد بن ثنی، عبد الصمد۔

(چوتھی سند) اسحاق، نصر، شعبہ، ابو عمران سے حوا کی سند کے ساتھ اس کی روایت کے ہم معنی حدیث مروی ہے، باقی عبد الصمد کی روایت کے علاوہ شعبہ سے سب لوگوں کے محبت کرنے کا ذکر کرتے ہیں، اور عبد الصمد، حماد کی روایت کی طرح لوگوں کی تعریف کرنے کا ذکر کرتے ہیں (الفاظ میں تغیر و تبدل ہے)

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ بِإِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِعِثَلٍ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادُ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْقَدْرِ

باب (۳۲۴) شکم مادر میں آدمی کی تخلیق کی کیفیت اور اس کی موت و رزق اور سعادت و شقاوت کا لکھا جانا۔

(۳۲۴) بَاب كَيْفِيَّةِ خَلْقِ الْآدَمِيِّ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَكِتَابَةِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقَاوَتِهِ وَسَعَادَتِهِ *

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَالْأَلْفُظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عَاقِلًا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤَمَّرُ بِأَرْبَعِ

۲۰۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر ہمدانی، بواسطہ اپنے والد، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، زید بن وہب، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صادق و مصدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رہتا ہے پھر اتنے ہی دن میں خون بستہ ہو جاتا ہے، پھر اتنی ہی مدت میں لو تھڑا ہو جاتا ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور اسے چار باتیں لکھنے کا حکم ہوتا ہے، اس کا رزق، زندگی اور عمل اور شقی یا سعید، قسم ہے اس خدائے وحد لا شریک کی کہ تم میں سے بعض

آدی جنت والوں کے سے عمل کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن تقدیر کا لکھا سبقت کرتا ہے اور وہ دوزخیوں جیسے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے اور بعض آدمی دوزخیوں کے سے اعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اس وقت تقدیر کا لکھا سبقت کرتا ہے اور اہل جنت جیسے اعمال کرنے لگتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(فائدہ) موت کا کوئی اعتبار نہیں لہذا نادانی اور جہالت کی بناء پر کسی لمحہ بھی یاد الہی سے اور عبادت الہی سے غافل نہ رہنا چاہئے، معلوم نہیں کہ کس وقت موت آجائے۔

۲۰۱۱۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر بن عبد الحمید (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس۔ (تیسری سند) ابو سعید خدری، وکیع۔

(چوتھی سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ بن الحجاج، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی وکیع کی روایت میں ہے تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس رات تک ہوتی ہے اور معاذ عن شعبہ کی روایت میں چالیس راتیں یا چالیس دن کا ذکر ہے، اور جریر اور عیسیٰ کی روایت میں چالیس دن کا ذکر ہے۔

۲۰۱۲۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار، ابو الطفیل، حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جب نطفہ رحم مادر میں چالیس یا پینتالیس شب ٹھہرا رہتا ہے تو اس کے بعد فرشتہ آتا ہے اور عرض کرتا ہے پروردگار یہ شقی ہے یا سعید چنانچہ دونوں باتیں لکھ دی جاتی ہیں، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے پروردگار یہ نر ہے یا مادہ، چنانچہ یہ

كَلِمَاتٍ بِكُتُبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَذْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَذْخُلُهَا *

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمَا عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَمَّا فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى أَرْبَعِينَ يَوْمًا *

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْطَّفِيلُ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَفِرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ أَوْ خَمْسِينَ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَشَقِيٌّ أَوْ

دونوں باتیں بھی لکھ دی جاتی ہیں، نیز اس کے اعمال، افعال اور موت و رزق کو بھی لکھ دیا جاتا ہے، اس کے بعد صحیفہ لپیٹ لیا جاتا ہے پھر اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جاتی۔

۲۰۱۳۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو الزبیر کی، عامر بن واہل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شقی وہی ہے جو اس کے پیٹ کے اندر شقی ہو چکا، سعید وہ ہے جو دوسروں کی حالت سے نصیحت قبول کرے، یہ سن کر عامر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جنہیں حذیفہ بن اسید کہتے تھے، آئے اور ان سے یہ حدیث بیان کر کے کہا کہ بغیر عمل کے آدمی کیسے بد بخت ہوتا ہے؟ حضرت حذیفہؓ بولے تم اس سے تعجب کرتے ہوں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے، جو اس کی صورت اور کان، آنکھ، کھال، گوشت، اور ہڈیاں بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہے یا عورت، پھر جو مرضی الہی ہوتی ہے وہ حکم فرماتا ہے فرشتہ لکھ دیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے، اے پروردگار اس کی عمر کیا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے، اور فرشتہ وہ لکھ دیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار اس کی روزی کیا ہے؟ چنانچہ پروردگار جو چاہتا ہے وہ حکم فرماتا ہے اور فرشتہ لکھ دیتا ہے، پھر فرشتہ وہ کتاب اپنے ہاتھ میں لئے باہر نکلتا ہے جس میں کسی بات کی نہ کمی ہوتی ہے اور نہ زیادتی۔

۲۰۱۴۔ احمد بن عثمان، ابو عامر، ابن جریج، ابو الزبیر، ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرماتے تھے، اور بقیہ حدیث حسب سابق عمرو بن حارث کی حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔

سَعِيدٌ فَيَكْتَبَانِ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَذْكَرُ أَوْ أَتْنَىٰ فَيَكْتَبَانِ وَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَثَرَهُ وَأَجَلَهُ وَرِزْقَهُ ثُمَّ تَطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يَنْقُصُ *

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَامِرَ بْنَ وَائِلَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وَعِظَ بِغَيْرِهِ فَأَتَنِي رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ حَدِيفَةُ بْنُ أَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ فَحَدَّثَنِي بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشْقَى رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَتَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ فَأَتَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَارْتَبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجَلَدَهَا وَلَحَمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ أَذْكَرُ أَمْ أَتْنَىٰ أَنَّنِي فَيَقْضِي رُبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَجَلُهُ فَيَقُولُ رُبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ فَيَقْضِي رُبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصُّحُفِ فِي يَدِهِ فَلَا يُزِيدُ عَلَى مَا أُمِرَ وَلَا يَنْقُصُ *

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ التَّوْفَلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا الطَّفِيلِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ وَسَاقَ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ *

۲۰۱۵۔ محمد بن احمد ابی خلف، یحییٰ بن ابی بکر، زہیر، عبد اللہ بن عطاء، عکرمہ بن عمار، ابوالطفیل، حضرت حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے دونوں کانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ چالیس رات تک نطفہ رحم میں پڑا رہتا ہے پھر بناتا والا فرشتہ اس کی صورت بناتا ہے اور عرض کرتا ہے، پروردگار یہ نرے یا مادہ؟ اللہ تعالیٰ اسے نریا مادہ کہہ دیتا ہے، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے اے پروردگار اس کے اعضا پھولے اور ہموار ہوں یا دھوروں؟ اللہ تبارک و تعالیٰ اسے پوریادھورا کر دیتا ہے، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے، اے پروردگار اس کا رزق کیا ہے؟ اس کی عمر کیا ہے؟ اس کے خصال و عادات کیا ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ اسے شقی (بد بخت) یا سعید (نیک بخت) کر دیتا ہے۔

۲۰۱۶۔ عبدالوارث، عبدالصمد، ربیعہ بن کلثوم، ابی کلثوم، ابوالطفیل، حضرت حدیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرفوعاً روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک فرشتہ رحم میں مقرر ہے، جب اللہ رب العزت کچھ اوپر چالیس راتیں گزرنے کے بعد کچھ پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے، بقیہ حدیث حسب سابق بیان کرتے ہیں۔

۲۰۱۷۔ ابوالکامل، حماد بن زید، عبید اللہ بن ابی بکر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس فرشتہ کو رحم پر موقوف کر رکھا ہے وہ عرض کرتا ہے اے پروردگار ابھی نطفہ ہے، ابھی خون بستہ ہے، پروردگار اب گوشت کی بوٹی ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی بناوٹ کی تکمیل کرنا چاہتا ہے، فرشتہ عرض کرتا ہے پروردگار یہ مرد ہے یا عورت؟ شقی ہے یا سعید؟ اس کی روزی کیا ہے؟ عمر

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ عِكْرَمَةَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي سَرِيحَةَ حَدِيفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذْنِيَّ هَاتَيْنِ يَقُولُ إِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ قَالَ زُهَيْرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ الَّذِي يَخْلُقُهَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَذْكَرٌ أَوْ أُنْثَىٰ فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَىٰ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَسَوِيٌّ أَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ سَوِيًّا أَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ مَا رِزْقُهُ مَا أَجَلُهُ مَا خَلْقُهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللَّهُ شَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا *

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كَلْثُومٍ حَدَّثَنِي أَبِي كَلْثُومٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حَدِيفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَلَكًا مَوْكَلًا بِالرَّحِمِ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا يَأْذَنُ اللَّهُ لِبُضْعِ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَرَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ نُّطْفَةٍ أَيُّ رَبِّ عِلَاقَةٍ أَيُّ رَبِّ مُضْغَةٍ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَنْضِجَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَكُ أَيُّ رَبِّ ذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى

کیا ہے؟ غرضیکہ (سب امور) ماں کے پیٹ میں لکھ دیے جاتے ہیں۔

شَقِيٍّ أَوْ سَعِيدٍ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْإِجْلُ فَيُكْتَبُ
كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ *

۲۰۱۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سعد بن عبیہ، ابو عبد الرحمن، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ کے ساتھ بیچ غرقہ میں تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ تشریف لا کر بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے، حضور کے پاس ایک چھڑی تھی، آپ نے سر نیچے جھکا لیا اور لکڑی سے زمین کریدنی شروع کی، پھر آپ نے فرمایا، تم میں سے کوئی ایسا نہیں، کوئی جان ایسی نہیں، جس کی جگہ اللہ تعالیٰ نے جنت یا دوزخ میں نہ لکھ دی ہو اور یہ نہ لکھ دیا ہو کہ وہ شقی ہے یا سعید، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ہم اپنے لکھے پر بھروسہ کیوں نہ کریں اور عمل چھوڑ دیں، آپ نے فرمایا جو سعید طبقہ میں سے ہوگا، وہ ان جیسے اعمال کی طرف سبقت کرے گا، اور جو بدکاروں میں سے ہوگا وہ ان جیسے کاموں میں سبقت کرے گا، پھر ارشاد فرمایا، عمل کئے جاؤ، ہر ایک کو توفیق دی جاتی ہے لیکن نیکوں کو نیک اعمال کرنا آسان کر دیا جاتا ہے اور بدوں کو بد اعمال کرنا آسان کر دیا جاتا ہے، اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، فَاَمِّنْ اَعْطَىٰ وَاتَّقِ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنِ اَلْحُجَّس نے خیرات کی اور اللہ سے ڈرا اور بہترین دین کی تصدیق کی سو اس پر ہم نیکوں کو آسان کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور لا پر واہی کی اور بہتر دین کی تکذیب کی تو ہم اس پر کفر کی سخت راہ آسان کر دیں گے۔

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِرَٰزِهِ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَيْعِ الْغُرَقَةِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَكَسَّ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنُفُوسَةٍ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللَّهُ مَكَانَهَا مِنَ الْخَيْرِ وَالنَّارِ وَإِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَمَكُثُ عَلَى كِتَابِنَا وَتَدْعُ الْعَمَلَ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اْعْمَلُوا كُلُّ مِيسَرٍ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيَسْرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيَسْرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنِ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنِ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ) *

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھادیا کہ اعمال تقدیر کے منافی نہیں بلکہ تقدیر ہی کے ساتھ ان کا تعلق اور ارتباط ہے، جیسا کہ آئندہ، بیانی اور کان شوائی کا سبب ہے، اسی طرح اعمال صالحہ جنت اور اعمالِ دوزخ کا پیش خیمہ ہیں۔

۲۰۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ہناد بن سری، ابوالاحوص، منصور سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت مروی ہے اور کہا کہ آپ نے ایک چھڑی پکڑی اور سر نیچے جھکانے کا ذکر

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ وَقَالَ فَأَخَذَ

نہیں کیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے اپنی حدیث میں ابوالاحوص سے ”قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ روایت کئے ہیں۔

۲۰۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابوسعید الخدری، وکیع، (دوسری سند) ابو نعیم، بواسطہ اپنے والد، اعش، (تیسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ، اعش، سعید بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن سلمی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بیٹھے ہوئے تھے، دست مبارک میں ایک کھڑی تھی جس سے زمین کرید رہے تھے تھوڑی دیر کے بعد سراخا کر فرمایا، تم میں سے ہر ایک شخص کا دوزخ میں یا جنت میں مقام معلوم ہے، حاضرین نے عرض کیا رسول اللہ پھر ہم عمل کیوں کریں، پھر وہ ہی پر کیوں نہ رہیں، آپ نے فرمایا ہمیں عمل کئے جاؤ، کیونکہ جو جس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسے اسی کی توفیق دی جاتی ہے، پھر آپ نے قاضی من اعطی والقی الایۃ تلاوت فرمائی۔

۲۰۲۱۔ محمد بن یحییٰ، ابن ہشام، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، اعش، سعد بن عبیدہ، ابو عبد الرحمن سلمی، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق حدیث بیان کرتے ہیں۔

۲۰۲۲۔ احمد بن یونس، زہیر، ابوالزبیر (دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو حمزہ، ابوالزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ سراقہ بن مالک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے دین کو ہمارے سامنے آ کر بیان فرمادیجئے، گویا ہم تو آج ہی پیدا ہوئے ہیں آج ہم جو عمل کرتے ہیں تو کیا اسی مقصد کے لئے کرتے ہیں جسے لکھ کر قلم خشک ہو گئے، اور تقدیر الہی جاری ہو چکی یا اس مقصد کے لئے جو

عُودًا وَلَمْ يَقُلْ مَحْصَرَةً وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ عَلِمَ مَنَزَلَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلِمَ تَعْمَلُ أَفَلَا تَنْكِتُ قَالَ لَا أَعْمَلُوا فَكُلُّ مِيسِرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ (فَأَمَّا مَنْ أُعْطِيَ وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى) إِلَى قَوْلِهِ (فَسْتَبْسِرُهُ لِّلْعُسْرَى) *

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ أَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْخُوهُ *

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سَرَّاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَ لَنَا دِينَانَا كَأَنَّا خُلِقْنَا الْآنَ فِيمَا أَلْعَمَلُ الْيَوْمَ أَفِيمَا جَعَلَ بِهِ الْأَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ أَمْ فِيمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ لَا بَلْ فِيمَا

آگے آنے والا ہے، آپؐ نے فرمایا، نہیں عمل اسی کے مطابق ہیں جسے قلم لکھ کر خشک ہو گئے، اور تقدیر الہی جاری ہو چکی، سراقہ نے کہا کہ پھر عمل کیوں ہے؟ زہیر کہتے ہیں کہ ابوالزہیر نے اس کے بعد کچھ کہا جسے میں نہیں سمجھا، میں نے پھر پوچھا، انہوں نے کہا عمل کئے جاؤ، ہر شخص کو توفیق دی جاتی ہے۔

۲۰۲۳۔ ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابوالزہیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اتنی زیادتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہر ایک عمل کرنے والے کو اس کے عمل کے مطابق توفیق دی جاتی ہے۔

۲۰۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، یزید ضعیفی، مطرف، عمران بن حصین، بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا اہل جنت اور اہل دوزخ کا علم ہو گیا ہے؟ فرمایا ہاں، کہا گیا پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہر شخص کے لئے وہی کام آسان کیا گیا جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا۔

۲۰۲۵۔ شیمان بن فروخ، عبدالوارث۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن نمیر، ابن علیہ۔

(تیسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن سلیمان۔

(چوتھی سند) ابن شقی، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید رشک سے حماد کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی عبدالوارث کی روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ۔

۲۰۲۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عثمان بن عمر، عزرہ بن ثابت، یحییٰ بن عقیل، یحییٰ بن یحییٰ، ابوالاسود دلی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عمران بن حصین نے کہا آج لوگ جس چیز کے لئے عمل

جَعَلَتْ بِهِ الْقُلَامَ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلِ قَالَ زَهَيْرٌ نَمُ تَكَلَّمَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمُهُ فَسَأَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ اْعْمَلُوا فِكُلُّ مَيْسَرٍ*

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْمَعْنَى وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَامِلٍ مَيْسَرٌ لِعَمَلِهِ*

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الضُّبَيْحِيِّ حَدَّثَنَا مُطَرَفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْلِمَ أَهْلَ الْحَنَةِ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيلَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خَلِقَ لَهُ*

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ نَعْمَانَ عَنْ ابْنِ عُثَيْمٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ*

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ

أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّلِيلِيَّ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ
الْحَضَمِيِّ أَرَأَيْتَ مَا يَفْعَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ
وَيَكْذِبُونَ فِيهِ أَشْيَاءَ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى
عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَا سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ
مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَبَيَّنَّتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ
فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ
قَالَ فَقَالَ أَفَلَا يَكُونُ ظُلْمًا قَالَ فَفَرَعْتُ مِنْ
ذَلِكَ فَرَعًا شَدِيدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ
وَمَلَكَ يَدِهِ فَلَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ
فَقَالَ لِي يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنِّي لَمْ أَرِدْ بِمَا سَأَلْتُكَ
إِلَّا لِأَحْزَرَ عَقْلَكَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَيَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَفْعَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ
وَيَكْذِبُونَ فِيهِ أَشْيَاءَ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى
فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ
مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَبَيَّنَّتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ
فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ
وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَنَفْسٍ
وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا) *

کرتے ہیں کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کا حکم ہو چکا ہے اور تقدیر
الہی اس پر جاری ہو چکی، یا جو احکام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
لے کر آئے، اور ان پر حجت قائم ہو چکی، ان پر عمل ہوتا ہے؟
میں نے کہا، نہیں بلکہ جو حکم ہو چکا اور جو تقدیر الہی میں آچکا
عمل اسی کے مطابق ہوتا ہے، عمران نے کہا تو کیا پھر یہ ظلم
نہیں ہوا، میں یہ سن کر بہت سخت گھبرا گیا اور عرض کیا ہر
ایک چیز خدا کی پیدا کی ہوئی ہے اور اسی کے دست قدرت کی
مملوک ہے، خدا سے باز پرس نہیں کی جاسکتی ہے اور لوگوں سے
ہو سکتی ہے، عمران نے مجھ سے کہا خدا تم پر رحم کرے، سوال
کرنے پر میرا مقصد تمہاری عقل کی آزمائش کرنا تھا، قبیلہ
مزینہ کے دو آدمیوں نے حضورؐ سے آکر پوچھا یا رسول اللہ
فرمائیے، آج دنیا ایسے اعمال میں جو کچھ جدو جہد کر رہی ہے کیا
یہ سب کچھ ان کی تقدیر میں پہلے سے طے شدہ تھا یا جب انبیاء
کرام تشریف لا کر خدائی حجت ان پر پوری کر دیتے ہیں تو اس
کے بعد لوگ اعمال کا سلسلہ بغیر کسی تقدیر کے خود شروع
کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، یوں نہیں بلکہ ان کی تمام جدو جہد
طے شدہ تقدیر کے تحت ہوتی ہے چنانچہ اس کی تصدیق قرآن
مجید میں ہے (ترجمہ) قسم ہے نفس انسان کی اور اس کی جس نے
اسے درست کیا، اور نیکی اور بدی کا الہام فرمایا۔

(فائدہ) حدیث کا ماحصل یہی ہے کہ اس عالم میں جو کچھ نظر آ رہا ہے یہ سب عالم تقدیر کی کار فرمایاں ہیں، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ آیت فالہمما فجورہا وتقواہا میں، الہام سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نفس میں تقویٰ اور فجور کی صورت
پیدا فرما دیتا ہے جیسے کہ آپؐ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ حکم ماری میں سعادت و شقاوت لکھ دی جاتی ہے، اس کا خلاصہ بھی یہی ہے، اور الہام
اصل میں اس صورت علیہ کہتے ہیں جس کی بناء پر کسی کو عالم کہا جاتا ہے اس کے بعد ہر وہ صورت اجمالیہ جو آئندہ ظہور آثار کے لئے مباد
نشا ہو، الہام کے نام سے موسوم ہو جاتی ہے، اگرچہ اس پر عالم کا اطلاق نہ کیا جاتا ہو، اس جگہ الہام سے یہی معنی مراد ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۰۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ يَغْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ

۲۰۲۷- قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، علاء، بواسطہ اپنے والد،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی مدت دراز تک
اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے لیکن اس کے اعمال کا خاتمہ

دوزخیوں کے اعمال پر ہوتا ہے اور آدمی مدت دراز تک دوزخیوں کے اعمال کر رہتا ہے، لیکن اس کے اعمال کا خاتمہ اہل جنت کے اعمال پر ہوتا ہے۔

۲۰۲۸۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، ابوحازم، حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی لوگوں کے ظاہر میں جنت والوں کے اعمال کرتا ہے، حالانکہ وہ دوزخیوں میں سے ہوتا ہے اور آدمی لوگوں کے دیکھنے میں دوزخیوں کے سے اعمال کرتا ہے، حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔

باب (۳۲۵) حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ۔

۲۰۲۹۔ محمد بن حاتم، ابوالجیم بن دینار، ابن ابی عمر، احمد بن عبدہ فضی، ابن عیینہ، عمرو، طاؤس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کا مناظرہ ہوا حضرت موسیٰ نے کہا، آدم آپ ہمارے باپ ہیں، آپ نے ہمیں محروم کیا، اور جنت سے ٹکڑیاں، حضرت آدم نے کہا، موسیٰ تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے ساتھ خاص کیا اور تورات تمہارے لئے اپنے دست قدرت سے لکھی، تم مجھے ایسے فعل پر طعنہ دیتے ہو جو میرے پیدا کرنے سے چالیس سال قبل مقرر فرمادیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بالآخر آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے، حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔

يَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحْتَمُّ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُحْتَمُّ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ * ۲۰۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَنْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَنْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ *

(۳۲۵) بَاب حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَام *

۲۰۲۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي دِينَارٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَالْأَلْفَظُ لِابْنِ حَاتِمٍ وَابْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خِيتِنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ يَدَيْهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرِ قَدَرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمَ مُوسَى وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَمَرَ وَابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَحَدُهُمَا خَطَّ وَقَالَ الْآخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرَةَ يَدِيهِ *

(فائدہ) تقدیر تواریخ ہے اس امر کا لکھا جاتا ہے تورات میں ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چالیس سال قبل اللہ تعالیٰ نے

تورات اپنے دست قدرت سے لکھ کر اس میں یہ واقعہ بھی تحریر فرمادیا تھا اور جیسا کہ حدیث معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء سے ملاقات ثابت ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی ملاقات کروادی، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰۳۰۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے مباحثہ کیا تو آدم، موسیٰ پر غالب آگئے، موسیٰ بولے تم وہی آدم ہو جنہوں نے لوگوں کو نامراد کرایا، اور انہیں جنت سے نکلویا، آدم بولے تم وہی موسیٰ ہو جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم دیا اور لوگوں پر اپنا رسول بنا کر بزرگی عطا کی، موسیٰ نے کہا ہاں، آدم بولے تو مجھے ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو میری پیدائش (۱) سے پہلے مقرر ہو چکا۔

۲۰۳۱۔ اسحاق بن موسیٰ، انس بن عیاض، حارث بن ابو ذباب، یزید بن ہرمر، عبد الرحمن اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے اپنے پروردگار کے سامنے مباحثہ کیا، سو آدم موسیٰ پر غالب آگئے، حضرت موسیٰ نے فرمایا تم وہی آدم ہو، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا، اور تم میں اپنی روح پھوگی اور تمہیں فرشتوں سے سجدہ کرایا، اور تمہیں جنت میں رہنے کے لئے جگہ دی، پھر تم نے اپنی لغزش کی بناء پر لوگوں کو زمین پر اتارا، آدم بولے تم وہی موسیٰ ہو کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے ساتھ نوازا، اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے تورات کی تختیاں دیں، جن میں ہر ایک چیز کا بیان ہے اور تمہیں سرگوشی کے لئے اپنا

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَتَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي أَغْطَاكَ اللَّهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَأَصْطَفَاكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلَوْنِي عَلَى أَمْرِ قُدِرَ عَلَى قَبْلِ أَنْ أُخْلَقَ *

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذَهَابٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ هُرْمَزٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسَجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي أَصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ

(۱) تقدیر کے سلسلے میں مندرجہ ذیل امور پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے (۱) اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے ہی اس کی تقدیر مقرر فرمادی ہے اور اس تقدیر کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ (۲) اس مقرر شدہ تقدیر سے بندہ کسی کام کے کرنے پر یا اس کے چھوڑنے پر مجبور محض نہیں ہے۔ (۳) ہر مکلف بندے کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری طور پر اختیار دے رکھا ہے جس کے ذریعے وہ افعال کے کرنے یا نہ کرنے پر قادر ہے۔ (۴) بندے کے اپنے اختیار فیصل پر ثواب یا سزا کا ترتب ہوتا ہے۔ (۵) اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر قلم کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

مقرب بنایا، تم کیا سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تورات کو میری پیدائش سے کتنے سال پہلے لکھا؟ موسیٰ نے فرمایا، چالیس سال قبل، آدم نے کہا تم نے تورات میں نہیں دیکھا عصی آدم ربہ نفوی ہوئے؟ بولے ہاں، آدم نے کہا، پھر تم مجھے ایسے فعل پر ملامت کرتے ہو، جس کا کرنا اللہ نے میری پیدائش سے چالیس سال قبل مجھ پر لازم کر دیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالآخر حضرت آدم حضرت موسیٰ سے جیت گئے۔

۲۰۳۲۔ زہیر بن حرب، ابن ابی حاتم، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، ابن شہاب، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ نے تقریر کی، موسیٰ نے فرمایا، تم وہی آدم ہو، جو لغزش سرزد ہونے کی وجہ سے جنت سے نکلے، آدم نے کہا، تم وہی موسیٰ ہو جنہیں اللہ نے اپنی رسالت اور کلام سے منتخب فرمایا، پھر تم مجھے ایسی بات پر ملامت کرتے ہو جو میری پیدائش سے قبل مجھ پر مقدر ہو چکا تھا۔ چنانچہ آدم، موسیٰ پر غالب آگئے۔

۲۰۳۳۔ عمرو ناقد، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) ابن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابوہریرہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۳۴۔ محمد بن منہال، یزید بن زریح، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

الْأَلْوَابِ فِيهَا تَبَيَّنَ كُلُّ شَيْءٍ وَفَرَّكَ نَجِيًّا فَبِكُمْ وَحَدَّثَ اللَّهُ كَتَبَ التَّوْرَةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ مُوسَى بِأَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَحَدَّثَ فِيهَا (وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى) قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَقْلُومُنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى *

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتُكَ خَطِيئَتِكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلَوْنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قَدَّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى *

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ *

۲۰۳۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۲۰۳۵۔ ابو الطاهر، ابن وہب، ابویہانی، ابو عبد الرحمن، حلی، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے لوگوں کی تقدیریں لکھ دی تھیں اور فرمایا کہ اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔

۲۰۳۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيٍّ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں یہ کتابت تقدیر کا زمانہ ہے، ورنہ تقدیر تو ازلی ہے جس کی کوئی ابتداء نہیں (کووی جلد ۲) حضرت شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں تقدیر کے پانچ مراتب بیان فرمائے ہیں، پہلا نمبر ارادہ ازلیہ ہے جو تمام کائنات کا اصل مبداء منشاء ہے، دوسرا مرتبہ اس روایت میں مذکور ہے، تیسرا مرتبہ جب اس نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا اور بنی نوع انسان کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو ان کی تمام اولاد کو ان سے نکالا اور ان میں مطیع و عاصی کی تقسیم فرمائی، چوتھا نمبر وہ کتابت ہے جو حکم باد میں ہوتی ہے، اور پانچواں مرتبہ افہان انسان سے بالاتر ہے، حافظ ابن قیم نے اس چیز کو ایک اور انداز میں بیان فرمایا ہے وہ پہلے تین نمبر کائنات کے بعد فرماتے ہیں چوتھا مرتبہ حولی ہے جو شب قدر میں لکھا جاتا ہے اور پانچواں مرتبہ یومی ہے جو روزمرہ لکھا جاتا ہے، کل یوم ہو فی شان، واللہ اعلم۔

۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِيُّ حَدَّثَنَا حِوَّةُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْثَمٍ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدٍ كَلَاهُمَا عَنْ أَبِي هَانِيٍّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ *

(۳۲۶) بَابُ تَصْرِيفِ اللَّهِ تَعَالَى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ *

۲۰۳۷۔ زہیر بن حرب، ابن نمیر، حیوہ، ابو ہانی، ابو عبد الرحمن حلی، حضرت عبد اللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا فرمان روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا تمام انسانوں کے دل اللہ رب العزت کی دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی طرح ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے، انہیں پھیر دیتا ہے، اس کے بعد رسالتک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ،

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ الْمُقْرِيِّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حِوَّةُ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ

قلوب کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔

كَفَّلَ وَاحِدٌ بِصَرْفِهِ حَيْثُ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ *

(فائدہ) حق تعالیٰ کی علی الاطلاق قدرت اور بندہ کی انتہائی بے چارگی کا نقشہ اس سے زیادہ موثر اور مختصر انداز میں ادا نہیں کیا جاسکتا، اس اعتقاد کے بعد بندہ کی زبان پر بے ساختہ جو کلمات جاری ہونے چاہئیں۔ وہ یہی ہیں کہ الہ العالمین ہمارے دلوں کو اپنی تابعداری ہی کی طرف جھکائے رکھ۔

باب (۳۳۷) قضا و قدر کے احاطہ سے کوئی چیز باہر نہیں ہے۔

(۳۲۷) بَابُ كُلِّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ *

۲۰۳۸۔ عبد الاعلیٰ بن حماد، مالک بن انس (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، مالک، زیاد بن سعد، عمرو بن مسلم، طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب کو پایا، وہ فرماتے تھے، ہر ایک چیز تقدیر سے ہے، اور میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا وہ فرما رہے تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب کچھ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے، یہاں تک کہ انسان کی دراندگی اور ہوشیاری بھی، یا ہوشیاری اور دراندگی بھی۔

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ أَوْ الْكَيْسُ وَالْعَجْزُ *

۲۰۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع، سفیان، زیاد بن اسلم، محمد بن عباد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین قریش تقدیر کے بارے میں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تب یہ آیت نازل ہوئی جس دن اونہم منہ جہنم میں گھسیے جائیں گے، چکھو جہنم کا مزہ، بے شک ہم نے ہر ایک چیز کو تقدیر کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ (يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ) *

باب (۳۲۸) ابن آدم پر زنا وغیرہ کا حصہ بھی مقدر ہے۔

(۳۲۸) بَابُ قُدْرَةِ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّانَا وَغَيْرِهِ *

۲۰۴۰۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، ابن طاووس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم کے معنی وہ ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کئے ہیں، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کی تقدیر میں اس کے زنا کرنے کا حصہ بھی لکھ دیا ہے جو لامحالہ اسے ملے گا آنکھوں کا زنا نہ دیکھتا ہے، اور زبان کا زنا بائیں کرتا ہے، اور نفس تمنا اور خواہش کرتا ہے، اور شر مگاہ اس کی تکذیب یا تصدیق کرتی ہے، عبد بن حمید نے، ابن طاووس کی روایت کی سند اسی طرح بیان کی ہے، عن ابیہ سمعت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۰۴۱۔ اسحاق بن منصور، ابو ہشام مخزومی، وہیب، سہیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تقدیر انسانی میں زنا کا بھی کچھ حصہ لکھ دیا گیا ہے، جو لامحالہ اسے پہنچے گا، آنکھوں کا زنا تو دیکھتا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا کلام کرتا ہے اور ہاتھ کا زنا گرفت کرتا ہے۔ اور پاؤں کا زنا (برے مقامات کی طرف) چلنا ہے۔ اور دل خواہش و تمنا کرتا ہے اور شر مگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

باب (۳۲۹) ہر ایک مولود فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اور کفار اور مسلمانوں کے بچوں کا حکم۔

۲۰۴۲۔ حاجب بن ولید، محمد بن حرب، زبیدی، زہری، سعید بن المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی اور

۲۰۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّحْمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّانَا أَذْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَرَزْنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظْرَ وَزَنَا اللِّسَانَ النُّطْقَ وَالنَّفْسُ تَمْنَى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ قَالَ عَبْدُ فِي رَوَاتِهِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ *

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزَّانَا مَذْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زَانَاهُمَا النَّظْرَ وَالْأُذُنَانِ زَانَاهُمَا السَّمِيعَ وَاللِّسَانُ زَانَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زَانَاهَا الْبَطْشُ وَالرَّجْلُ زَانَاهَا الْخَطَا وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ *

(۳۲۹) بَابُ مَعْنَى كُلِّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَحُكْمِ مَوْتِ أَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَأَطْفَالِ الْمُسْلِمِينَ *

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عیسائی اور مجوسی بنا لیتے ہیں، جس طرح چوپایہ کے کامل الاعضاء چوپایہ پیدا ہوتا ہے، کیا ان میں کوئی بریدہ اعضاء محسوس ہوتا ہے؟ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے، تمہاری طبیعت چاہے تو یہ آیت بھی پڑھ لو ”فطرۃ اللہ الی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ الایۃ۔“

۲۰۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ (دوسری سند) عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، اور اس میں جانور کے ناقص التعلق ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

۲۰۴۴۔ ابو الطاهر، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، یونس بن یزید، ابن شہاب، ابوسعلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر ایک بچہ فطرت (اسلام) ہی پر پیدا ہوتا ہے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا، یہ آیت پڑھ لو، فطرۃ اللہ الی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلك الذین القیم الایۃ۔

۲۰۴۵۔ زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک بچہ کی پیدائش فطرت ہی پر ہوتی ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی اور عیسائی اور مشرک بنا لیتے ہیں، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر بچہ اس سے پہلے ہی مر جائے، تو پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا، اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے، کہ وہ کیا عمل کرتے۔

(نافعہ) امام نووی فرماتے ہیں، مسلمانوں کے جو بچے بلوغ سے پہلے مر جائیں، تو وہ بالاقفاق جنتی ہیں، لیکن کفار کے بچوں کے متعلق علماء میں اختلاف ہے، صحیح مذہب جس پر متحقق ہیں، وہ ان کے جنتی ہونے کا ہے اور اس روایت میں ان کے دوزخ میں جانے کا ذکر نہیں ہے،

وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجْسِسَانِهِ كَمَا تَنْتَجِ الْبَهِيمَةُ بِهَيْمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تَحْسُونُ فِيهَا مِنْ جَذَعَاءُ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَفْرَعُوا إِنْ شِئْتُمْ (فِطْرَةُ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ) الْآيَةُ *

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَمَا تَنْتَجِ الْبَهِيمَةُ بِهَيْمَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَاءَ *

۲۰۴۴۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ يَقُولُ أَفْرَعُوا (فِطْرَةُ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الذِّينَ الْقَيِّمُ) *

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجْسِسَانِهِ كَمَا تَنْتَجِ الْبَهِيمَةُ بِهَيْمَةٍ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ *

واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ ہر ایک بچہ ملت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے اور ابو بکر عن معاویہ کی روایت میں ہے کہ اس ملت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی زبان اس سے اس چیز کا اظہار نہ کروے اور ابو کریم عن ابی معاویہ کی روایت میں ہے کہ ہر ایک بچہ اسی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، یہاں تک کہ اس کی زبان اس چیز کے متعلق گویا نہ ہو جائے۔

۲۰۴۷۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، امام بن منبہ چند مرویات میں سے روایت کرتے ہیں، جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر ایک بچہ اسی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی بنا لیتے ہیں۔ جیسا کہ اونٹ بچے جتنا ہے، کیا ان میں کوئی کان کٹا ہوتا ہے بلکہ تم ان کے کان کاٹتے ہو، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ، جو بچپن ہی میں مر جائے، اس کا کیا ہوگا، فرمایا اللہ زیادہ جانتا ہے کہ ایسے بچے کیا کرتے۔

۲۰۴۸۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر انسان کو اس کی ماں فطرت ہی پر جنتی ہے، بعد کو اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا لیتے ہیں، اگر اس کے والدین مسلمان ہوتے، تو یہ بھی مسلمان رہتا، ہر ایک انسان کے دونوں پہلوؤں میں (جب اس کی ماں جنتی ہے) تو شیطان ٹھونسا دیتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا وَهُوَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَفِي رَوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ حَتَّى يَبِينَ عَنْهُ لِسَانُهُ وَفِي رَوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ حَتَّى يَغْيَرَ عَنْهُ لِسَانُهُ *

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُوَلَّدُ يُوَلَّدُ عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَتَّبِعُونَ الْإِبِلَ فَهَلْ تَحْدُونُ فِيهَا جَذَعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَحْدَعُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ صَغِيرًا قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ *

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَأَبَوَاهُ بَعْدَ يَهُودَانِهِ وَيَنْصَرَانِهِ وَيُمَجْسِسَانِهِ فَإِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ يَلِكُرُهُ الشَّيْطَانُ فِي حِضْنِهِ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا *

۲۰۴۹۔ ابو الطاہر، ابن وہب، ابن ابی ذئب، یونس، ابن شہاب، عطاء بن یزید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے وہ کیا کرتے۔

۲۰۵۰۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر۔

(دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابوالیمان، شعیب۔

(تیسری سند) سلمہ بن شعیب، حسن بن اعین، معقل زہری سے یونس اور ابن ابی ذئب کی سند کے ساتھ ان کی روایت کے ہم معنی حدیث مروی ہے، باقی شعیب اور معقل کی روایت میں ”اولاد“ کے بجائے ”ذرائی المشرکین“ کا لفظ ہے، ترجمہ ایک ہی ہے۔

۲۰۵۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے متعلق دریافت کیا گیا جو کہ بچپن ہی میں مر جائیں آپؐ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ ہی کو خوب علم ہے کہ وہ کیا کرتے۔

۲۰۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو عوانہ، ابو بشر، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے متعلق دریافت کیا گیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا خدا کو ان کے پیدا کرنے کے وقت بخوبی علم تھا کہ وہ کیا کریں گے۔

۲۰۵۳۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنبل، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، رقبہ، ابواسحاق، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ لڑکا جس کو خضر نے قتل کر دیا تھا، وہ جب شکم مادر میں جماتا تھا،

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ وَيُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ*

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ح وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعِينَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَابْنِ أَبِي ذَيْبٍ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذُرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ*

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ*

۲۰۵۲۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ إِذْ خَلَقَهُمْ*

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَسْقَلَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

الْغَلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْحَضَبِيُّ طَبَعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبُوْنِهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا *

اس کی تقدیر میں کافر ہی لکھا گیا تھا، اگر وہ زندہ رہتا، تو اپنے والدین کو سرکش اور کفر میں مبتلا کرتا۔

(فائدہ) آپ پہلے پڑھ چکے کہ شقاوت و سعادت حکم باری میں لکھ دی جاتی ہے اور اس کتابت کے ماتحت وہ مولود ایسا مسخر ہوتا ہے کہ بڑے ہو کر وہی افعال کرتا ہے، گو کہ تا اپنے اختیار ہی سے ہے اور والدین کی حفاظت بھی مقصود ہے تو اس کے طغیان سے پہلے اسے والدین سے جدا کر لیا جاتا ہے۔ ظاہر اتو والدین پر ظلم معلوم ہوتا ہے مگر تقدیر کہتی ہے کہ بہت بہتر ہوا، کیونکہ اگر یہ زندگی پر لطف گزر جاتی، تو آخری زندگی پر بلا ہو جاتی، اب اگر یہ راز ہمیں کھول دیا جاتا، تو اس بچہ پر صبر میں والدین کے لئے کیا بات رہ جاتی، اخفاء تقدیر کے ساتھ جب وہ صبر کرتے ہیں تو انہیں رضا بالقضاء بھی حاصل ہو جاتا ہے، حالانکہ ان کا صبر بھی قضاء الہی کے ماتحت رہتا ہے مگر عالم اسباب میں یہ تمام چیزیں مستور رہتی ہیں اور اس عالم ظاہر کے اختیار ہی پر یہ جزا و سزا مرتب ہو جاتی ہے اگر عالم غیب کا اظہار ہو جائے، تو جزا و سزا کے لئے اس دنیا کو اتنی تفصیل دینے کی حاجت نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰۵۴۔ زبیر بن حرب، جریر، علاء، فضیل بن عمرو، عائشہ بنت طلحہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بچہ مر گیا، میں نے کہا، اس کے لئے خوشی ہو، یہ تو جنت کی چیزوں میں سے ایک چیز ہوگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ بنائی ہے، اور کچھ لوگوں کو اس کیلئے بنایا ہے اور کچھ کو اس کے لئے۔

۲۰۵۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، طلحہ بن یحییٰ، عائشہ بنت طلحہ، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری بچہ کے جنازہ کی شرکت کے لئے بلایا گیا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس کے لئے خوشی ہو، وہ تو جنت کی چیزوں میں سے ایک چیز تھی، کوئی گناہ اس نے نہیں کیا اور نہ گناہ کرنے کے زمانہ تک وہ پہنچا، آپ نے فرمایا، عائشہ اور کچھ کہتی ہے، اللہ نے جنت کا اہل بعض لوگوں کو بنایا اور انہیں بنایا ہی جنت کے لئے، حالانکہ وہ اس وقت اپنے باپ کی پشت میں تھے اور بعض کو دوزخ کا اہل بنایا اور انہیں دوزخ ہی کے لئے بنایا حالانکہ اس وقت اپنے باپ کی پشت میں تھے۔

۲۰۵۶۔ محمد بن الصباح، اسلم بن زکریا، طلحہ بن یحییٰ،

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ تَوَفَّيْ صَبِيًّا فَقُلْتُ طَوْبَى لَهُ عَصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْحَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَا تَذَرِينَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْحَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهَذِهِ أَهْلًا وَلِهَذِهِ أَهْلًا *

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَوْبَى لِهَذَا عَصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْحَنَّةِ لَمْ يَفْعَلِ السُّوءَ وَلَمْ يَذْرُؤْهُ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْحَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ *

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا

(دوسری سند) سلیمان بن معبد، حسین بن حفص (تیسری سند) اسحاق بن منصور، محمد بن یوسف، سفیان ثوری، طلحہ بن یحییٰ سے کچھ کی سند کے ساتھ اس کی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۳۰) مقدر شدہ عمر اور روزی اور رزق میں زیادتی اور کمی نہیں ہو سکتی۔

إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ح وَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصِ ح وَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِإِسْنَادٍ وَكَيْفٍ نَحْوُ حَدِيثِهِ *
(۳۳۰) بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْأَجَالَ وَالْأَرْزَاقَ وَغَيْرَهَا لَا تَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ عَمَّا سَبَقَ بِهِ الْقَدَرُ *

۲۰۵۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، کچھ، مسعر، علقمہ بن مرجم، مغیرہ بن عبد اللہ، معمر، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ یہ دعا مانگی کہ اے اللہ العالمین میرے شوہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سایہ مدت دراز تک مجھ پر قائم رکھنا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے دعا تو کی مگر ایسی مدتوں کے لئے جو پہلے سے متعین ہیں، ان کے ایام زندگی سب شکر کے جاچکے ہیں، ان کے رزق بھی سب تقسیم شدہ ہیں، اللہ تعالیٰ وقت سے پہلے ان میں سے کسی چیز کو مقدم نہیں کرے گا اور نہ وقت کے بعد اسے مؤخر کرے گا، کاش اگر تم دوزخ کے عذاب یا قبر کے عذاب سے پناہ مانگتیں تو زیادہ بہتر یا افضل رہتا، راوی کہتے ہیں کہ کسی نے اس وقت بندروں کا ذکر چھیڑ دیا کہ کیا وہ مسخ شدہ قوم ہے، مسعر بیان کرتے کہ میرا گمان ہے کہ خنزیریوں کے متعلق بھی ذکر آیا، اس پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی مسخ شدہ قوم کی نسل جاری نہیں کی اور نہ وقت مقررہ کے بعد ان میں سے کسی کو باقی رکھا ہے۔ آخر بندر اور سوران سے پہلے بھی تو ہوا کرتے تھے۔

۲۰۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْفٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَمْنِيْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ لِأَجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعْجَلَ شَيْئًا قَبْلَ جَلِهِ أَوْ يُؤَخَّرَ شَيْئًا عَنْ جَلِهِ وَلَوْ كُنْتَ سَأَلْتَ اللَّهَ أَنْ يُعِيدَكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابِ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ قَالَ وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْفِرْدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَرَأَاهُ قَالَ وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَنْسَخٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَنْسَخٍ نَسْلًا وَلَا عَقَبًا وَقَدْ كَانَتِ الْفِرْدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذَلِكَ *

۲۰۵۸۔ ابو کریب، ابن بشر، مسر سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ان کی حدیث میں من عذاب فی النار و عذاب فی القبر کے الفاظ ہیں۔

۲۰۵۹۔ اسحاق بن ابراہیم خطلی، حجاج بن الشاعر، عبدالرزاق، ثوری، علقمہ بن مرہ، مغیرہ بن عبدالرحمن یثکری، معمر بن سوید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، اللہ العالین! مجھے میرے شوہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فائدہ اٹھانے دینا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، کہ تو نے اللہ تعالیٰ سے ان باتوں کے لئے کہا جن کی میحایوں مقرر ہیں، اور قدم تک جو چلیں وہ لکھے ہوئے ہیں اور روزیاں تقسیم شدہ ہیں، ان میں سے اللہ تعالیٰ کسی چیز کو وقت سے مقدم اور مؤخر نہیں کرے گا۔ تو اگر اللہ تعالیٰ سے یہ مانگی کہ اللہ تعالیٰ جہنم کے عذاب اور عذاب قبر سے نجات دے تو بہتر ہوتا، ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا بندر اور سوراں ہی لوگوں کی اولاد ہیں کہ جنہیں مسیح کر دیا گیا تھا، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس قوم کو ہلاک کر دیتا ہے یا جس قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے، ان کی نسل کو باقی نہیں رکھتا ہے اور بندر اور سوراں سے پہلے بھی موجود تھے۔

۲۰۶۰۔ ابو داؤد، حسین بن حفص، سفیان سے اسی سند کے ساتھ معمولی الفاظ کے تغیر کے ساتھ روایت مروی ہے۔

باب (۳۳۱) تقدیر پر ایمان اور یقین ضروری ہے۔

۲۰۶۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبداللہ بن ادریس، ربیعہ

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشِيرٍ عَنْ مَسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ بَشِيرٍ وَوَكَيْعٍ جَمِيعًا مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ *

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْطَلِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْفُطَيْلُ لِحَجَّاجٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ الْمُعْبِرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ مَعْمُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ اللَّهُمَّ مَتَّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَبِي أَبِي سَفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ سَأَلْتَ اللَّهَ لِأَحَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَثَارٍ مَوْطُوعَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يُعْجَلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ جَلِّهِ وَلَا يُؤَخَّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ جَلِّهِ وَلَوْ سَأَلْتَ اللَّهَ أَنْ يُعَاقِبَكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفِرْدَةُ وَالْحَنْزِيرُ هُمَا مِمَّا مُسِيخٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيُجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَإِنَّ الْفِرْدَةَ وَالْحَنْزِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ *

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَثَارٌ مَبْلُوعَةٌ قَالَ ابْنُ مَعْبُدٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ قَبْلَ جَلِّهِ أَيْ نَزْوِلِهِ *

(۳۳۱) بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ وَالْإِذْعَانَ لَهُ *

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ

بن عثمان، محمد بن یحییٰ بن حبان، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مضبوط مومن کمزور سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب اور پیارا ہوتا ہے، اور یوں تو ہر ایک ہی بہتر ہے اور جو چیز ہمیں نفع رساں ہو، اس کے لئے حربیں بنے رہنا اور اس میں اللہ سے مدد مانگنا اور درماندہ ہو کر نہ بیٹھ جانا، اور اگر کبھی کوئی نقصان ہو جائے تو یہ مت کہنا کہ اگر میں ایسا کرتا، تو ایسا ہو جاتا، بلکہ سیوں کہنا، کہ اللہ نے یوں ہی مقدر فرمادیا تھا اور اس نے جو چاہا ہو گیا، کیونکہ اس "اگر" کے کلمہ سے آئندہ ایک شیطانی عقیدہ کا دروازہ کھلتا ہے۔

نُمَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ آخِرُ مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِينْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجَزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلَكِنْ قُلْ قَدَرُ اللَّهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ *

(فائدہ) شرعی نظر میں تقدیر کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ اس نے ایمان باللہ اور ایمان بالرسول کی طرح ایمان بالقدر کو بھی اسلام کا ایک رکن لازم قرار دے دیا ہے۔ گویا کہ جو شخص تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر بھی ایمان نہیں رکھتا، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں، تقدیر کے جس معنی کے سمجھنے کی توفیق صرف الٰہی حق کے حصہ میں آئی ہے، وہ یہ ہے کہ تقدیر کے آگے تمام عالم مجبور ہے، کوئی ذرہ اس کے خلاف جیش نہیں کر سکتا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، نظام تو حید ایمان بالقدر پر دیا ہے جو شخص ایمان لائے، اور تقدیر کا انکار کرے، اس نے توحید کو بھی باطل کر دیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْعِلْمِ

باب (۳۳۲) فتاہیات قرآن مجید کی اتباع ممنوع ہے اور قرآن کریم میں اختلاف کرنے کی ممانعت اور اس پر وعید۔

۲۰۶۲۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، یزید بن ابراہیم، عبد اللہ بن ابی ملیک، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتیں تلاوت فرمائیں، ہوا الذی انزل علیک الکتاب الخ یعنی اللہ وہی ہے، جس نے تم پر کتاب نازل کی اس میں بعض آیات محکم ہیں

(۳۳۲) بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ وَالتَّخْذِيرِ مِنْ مُتَّبِعِهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْاِخْتِلَافِ فِي الْقُرْآنِ *

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ

جو کتاب کی اصل ہیں اور بعض قشایہ، سو جن کے دلوں میں کھوٹ ہے، وہ قشایہ آیات کا کھوج کرتے ہیں، جس سے فتنہ چاہتے ہیں اور اس کا مطلب چاہتے ہیں حالانکہ ان کا مطلب اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، اور جو پختہ علم والے ہیں، وہ کہتے ہیں، ہم اس پر ایمان لائے، سب آیات ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور فصاحت و عقل والے ہی حاصل کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو آیات قشایہات کے درپے ہوتے ہیں، تو یہ وہی لوگ ہیں جن کا بیان اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے۔ ان سے بچو۔

(فائدہ) قشایہ کے معنی میں علماء کے مختلف اقوال ہیں، سلف کا صحیح ترین قول یہی ہے کہ قشایہ ان حرفوں کا نام ہے، جو کہ لواکل سور ہیں، جیسے الم، حم، وغیرہ ان کا علم، اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے، امام غزالی فرماتے ہیں، کہ وہ آیات صفات کہ جن کے ظاہری معنی سے جہت یا تشبیہ نکلتی ہے اور تاویل کی محتاج ہیں، آیات قشایہات ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۰۶۳۔ ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، حماد بن زید، ابو عمران جوئی، عبد اللہ بن رباح الانصاری، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں علی الصبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا، آپ نے دو شخصوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ باہر تشریف لائے چہرہ انور پر غصہ کے آثار نمودار تھے، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی میں جھگڑا کرنے کی بنا پر ہلاک اور برباد ہو گئے۔

۲۰۶۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو قدامہ، ابو عمران، جندب بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کرتے رہیں پڑھتے رہو اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف ہونے لگے تو اٹھ جاؤ۔

(فائدہ) یعنی جب تک دل و لہجہ تلاوت کرتے رہو اور جب دل نہ لگے تو اس وقت خالی زبان سے پڑھنا خطرہ سے خالی نہیں کہ کہیں زبان سے غلط کلمات نہ نکل جائیں، اس لئے رہنے دیں۔

مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَانْتِفَاءً تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ (قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ *

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْحَجْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْحَوْنِيُّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِبَاعٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ هَجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ إِنَّمَا هَٰذَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَخْتَلِفُونَ فِي الْكِتَابِ *

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو قَدَامَةَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا *

(فائدہ) یعنی جب تک دل لگا رہے تلاوت کرتے رہو اور جب دل نہ لگے تو اس وقت خالی زبان سے پڑھنا خطرہ سے خالی نہیں کہ کہیں زبان سے غلط کلمات نہ نکل جائیں، اس لئے رہتے دیں۔

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو النَّحْوِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ يَعْني ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَاقْرَءُوا *

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدَبٌ وَنَحْنُ غُلَمَاءُ بِالْكُوفَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِغُلٍّ حَلِيسَمَا *

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْاَلْدَّ الْخَصِيمُ *

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مِسْرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعَنَّ سَنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شَيْئًا بَشِيرًا وَشَيْئًا نَذِيرًا حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرٍ ضَبَّ لَاتَبِعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ *

۲۰۶۹۔ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَصْحَابَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۰۷۰۔ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ

۲۰۶۵۔ اسحاق بن منصور، عبد الصمد، ہمام، ابو عمران جونی، حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قرآن پڑھتے رہو، جب تک تمہارے دل زبان کے موافق رہیں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف ہونے لگے تو اٹھ جاؤ۔

۲۰۶۶۔ احمد بن سعید بن فخر الدارمی، حبان، ابان، ابو عمران سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم کوفہ میں پہنچے تھے کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کیا کہ قرآن پڑھو، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۲۰۶۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابن جریر، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض ترین انسان، سخت جھگڑاوار جھگڑے کا ماہر ہے۔

۲۰۶۸۔ سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گزشتہ اقوام کے طریقوں پر باشت اور ہاتھ، ہاتھ پر چلو گے، اگر وہ گمراہ کے سوراخ میں داخل ہوئے، تو تم بھی ان ہی کی اتباع میں داخل ہوں گے، ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگلی امتوں سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں، آپ نے فرمایا اور کون ہیں۔

۲۰۶۹۔ سعید بن ابی مریم، ابو غسان، زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۰۷۰۔ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد، محمد بن یحییٰ، ابن ابی مریم، ابو غسان، زید بن اسلم، عطاء بن یسار سے حسب سابق روایت

مردی ہے۔
 حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ
 عَطَاءِ ابْنِ يَسَّارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ *

۲۰۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، یحییٰ بن سعید، ابن
 جریج، سلیمان بن عتیق، طلق بن حبیب، اخف بن قیس،
 حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا ہال کی کھال
 نکالنے والے ہلاک ہو گئے۔

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
 حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
 عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ
 أَنَّ خُفَّ بْنَ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا *

باب (۳۳۳) رفع العلم وقبضه وظهور
 الجہل والفتن فی آخر الزمان۔

(۳۳۳) بَاب رَفْعِ الْعِلْمِ وَقَبْضِهِ وَظُهُورِ
 الْجَهْلِ وَالْفِتَنِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ *

۲۰۷۲۔ شیمان بن فروخ، عبدالوارث، ابوالتیاج، حضرت
 انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، علم کا اٹھ جانا، جہالت کا پھیل جانا،
 شراب کا پیا جانا، زنا کا (علی الاعلان) ہونا، قیامت کی علامات میں
 سے ہے۔

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
 الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْتِجَاجٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ
 مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ
 وَيَنْتَبِثَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزَّنا *

۲۰۷۳۔ محمد بن ثقی، ابن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ،
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کیا
 میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کر دوں، جو میں نے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میرے بعد کوئی تم سے یہ
 حدیث بیان نہیں کرے گا، جس نے اسے آپ سے سنا ہو،
 آپ فرماتے تھے قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ
 جائیگا، جہالت پھیل جائیگی، زنا عام ہوگا، شراب پی جائیگی، مرد
 کم ہو جائیں گے، حتیٰ کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک مرد (۱)
 ہوگا، جو ان کی خبر گیری کرے گا۔

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ
 قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
 سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
 أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي
 سَمِعَهُ مِنْهُ إِلَّا مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ
 الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُو الزَّنا وَيُشْرَبَ
 الْخَمْرُ وَيَنْتَبِثَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى
 يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيْمٌ وَاحِدٌ *

۲۰۷۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، (دوسری سند)

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

(۱) پچاس عورتوں کے لئے ایک مرد ہونے کا ایک مفہوم یہ ہے کہ پچاس عورتوں کا نگران، سربراہ اور کفالت کرنے والا ایک مرد ہوگا۔ اور
 دوسرا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ایسے آنے والے زمانے کی طرف اشارہ ہے جس زمانے میں شریعت زیادہ ہوگا اور جہالت کی انتہا کی بنا
 پر ایک شخص پچاس پچاس عورتوں سے نکاح کرے گا۔

ابو کریب، عبدہ، ابواسامہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے اور ابن بشر اور عبدہ کی روایت میں ہے کہ میرے بعد کوئی تم سے یہ حدیث بیان نہیں کرے گا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۲۰۷۵۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، وکیع، اعمش، (دوسری سند) ابو سعید ثقفی، وکیع، اعمش، ابوالاکل بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہوں گے، جن میں علم اٹھ جائے گا، جہالت پھیل جائے گی اور کشت و خون بہت ہوگا۔

۲۰۷۶۔ ابو بکر بن النضر بن ابی النضر، عبید اللہ الاشجعی، سفیان، اعمش، ابوالاکل، حضرت عبد اللہ و حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (دوسری سند) قاسم بن زکریا، حسین جعفی، زائدہ، سلیمان، شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں فرماتے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وکیع اور ابن نمیر کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۰۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، اسحاق خطلی، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَأَبُو أَسَمَةَ كُلُّهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشْرٍ وَعَبْدَةَ لَا يُحَدِّثُكُمْوه أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ بَعْثُهُ *

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبِي قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ وَالْفَلْفَظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزَلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ *

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثُي حَدِيثٌ وَكِيعٌ وَابْنُ نُمَيْرٍ *

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ الْخَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثُهُ *

۲۰۷۸۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعش، ابو اکل بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا، اور وہ باتیں کر رہے تھے تو ابو موسیٰ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق روایت ہے۔

۲۰۷۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمن بن عوف، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت) کا زمانہ قریب ہو جائیگا، علم اٹھالیا جائیگا، فتنے ظاہر ہوں گے، دلوں میں بخلی ڈال دی جائے گی، اور ہرج بکثرت ہوگا، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، کشت و خون۔

۲۰۸۰۔ عبداللہ بن عبدالرحمن الداری، ابو الیمان، شعیب، زہری، حمید بن عبدالرحمن الزہری، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت کا زمانہ قریب آجائے گا اور علم اٹھالیا جائے گا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۸۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، قیامت کا زمانہ قریب آجائے گا اور علم کم ہو جائے گا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۸۲۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(دوسری سند) ابن نمیر، ابو کریب، عمرو ناقد، اسحاق بن سلیمان، حنظلہ، سالم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(تیسری سند) محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ،

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّعْ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ *

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ *

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَقْبُضُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا *

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(جو قحطی سند) ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، ابو یونس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تمام راویوں سے زہری عن حمید عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی کسی نے بخلی کے پھیلنے کا ذکر نہیں کیا۔

هَرِيرَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا وَيُلْقِي الشَّحُّ *

۲۰۸۳۔ قحطیہ بن سعید، جریر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور کو فرماتے سنا، کہ اللہ اس طرح علم دین کو نہیں اٹھائیگا کہ ان کے دلوں سے جھین لے بلکہ یوں ہوگا کہ علماء اٹھائے جائیں گے جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا، تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے ان سے مسائل پوچھے جائیں گے، وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَالًا فَسُئِلُوا فَأَمَتُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَفُضِّلُوا وَأَضَلُّوا *

۲۰۸۳۔ ابو الریح، العسکری، حماد بن زید۔

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعُتْكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِغَنِي ابْنِ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أَسَامَةَ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ

(دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن عباد، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، وکیع۔

(چوتھی سند) ابو کریم، ابن اوریس، ابو اسامہ ابن نمیر، عبدہ۔

(پانچویں سند) ابن ابی عمر، سفیان۔

(چھٹی سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید۔

(ساتویں سند) ابو بکر بن نافع، عمر بن علی۔

(آٹھویں سند) عبد بن حمید، یزید بن ہارون، شعبہ بن حجاج،

ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن عمرو سے

جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی عمرو بن علی کی

روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ پھر میں سال کے ختم پر حضرت

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، تو انہوں نے اسی

طرح ہم سے حدیث بیان کی۔

فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلَهُ قَرَدٌ عَلَيْنَا الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ *

۲۰۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُزْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي جَعْفَرٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ *

۲۰۸۶- حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحٍ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدَ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي بَلَّغْنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مَارَ بِتَا إِلَى الْحَجِّ فَالَقَهُ فَسَأَلَهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمًا كَبِيرًا قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَنْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيَقْبِضُ فِي النَّاسِ رُؤُوسًا جُهَالًا يَفْتَنُونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذَلِكَ أَغْطَمَتْ ذَلِكَ وَأَنْكَرَتْهُ قَالَتْ أَحَدَنْكَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتَّى إِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ قَدِمَ فَالَقَهُ ثُمَّ فَاتِحَهُ حَتَّى تَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرْتُ لِي

۲۰۸۵- محمد بن عثمان، عبد اللہ بن حمران، عبد الحمید بن جعفر، ابو جعفر، عمر بن الحکم، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم سے ہشام بن عمرو کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۰۸۶- حرملہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، ابو شریح، ابوالاسود، عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، بھانجے مجھے اطلاع ملی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف سے گزر کر حج کو جائیں گے، تم ان سے مل کر مسائل دریافت کرنا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت علم حاصل کیا، چنانچہ میں ان سے ملا اور بہت سی حدیثیں جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے، ان سے دریافت کیں، عروہ کہتے ہیں، منجملہ دیگر احادیث کے انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ حضورؐ نے فرمایا، علم لوگوں کے سینہ سے نہیں کھینچا جائے گا بلکہ علماء انتقال کر جائیں گے اور علماء کے ساتھ علم بھی اٹھایا جائے گا، لوگوں کے سردار صرف جہاں ہی رہ جائیں گے جو انہیں بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، نتیجہ یہ ہوگا کہ خود بھی گمراہ ہو گئے، اور انہیں بھی گمراہ کریں گے، عروہ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کی، تو انہیں تعجب ہوا اور اس کا انکار کرنے لگیں اور فرمانے لگیں کہ کیا تم سے انہوں نے یہ کہا تھا کہ میں نے خود حضورؐ سے سنا ہے، عروہ کہتے ہیں جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا، ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ہیں، ان سے مل کر سلسلہ

کلام شروع کرنے کے بعد وہی حدیث پوچھو، جو علم کے بارے میں انہوں نے تم سے بیان کی تھی، میں اس سے ملا اور پوچھا تو انہوں نے پہلی مرتبہ کی طرح حدیث بیان کر دی، عروہ کہتے ہیں جب میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس چیز کی خبر دی، تو انہوں نے کہا، میں ان کو سچا جانتی ہوں، اور انہوں نے اس میں کسی چیز کی بیشی نہیں کی۔

باب (۳۳۴) جو اسلام میں اچھایا بر ا طریقہ جاری کرے یا بدایت یا گمراہی کی دعوت دے۔

۲۰۸۷- جریر بن حرب، جریر بن عبد الحمید، اعمش، موسیٰ بن عبد اللہ، ابو العقی، عبد الرحمن بن ہلال عسی، حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ وہابیہ بالوں کا لباس پہنے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے ان کی شکستہ حالت دیکھ کر ان کی محتاجی معلوم کر لی اور لوگوں کو خیرات کرنے کی ترغیب دی۔ لوگوں نے ویر کی، اس سے چہرہ انور پر کچھ آثار نمودار ہو گئے۔ کچھ ویر کے بعد ایک انصاری درہموں کی تھیلی لے کر آئے اور پھر ایک اور آدمی لے کر آئے یہاں تک کہ تاننا بندھ گیا، اس وقت چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ نکالے پھر لوگ اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کریں، تو اس کے لئے ان سب لوگوں کے ثواب کے برابر اجر لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہ ہوگی اور جو اسلام میں بری بات (بدعت) نکالے، اور لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں، تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر اس پر گناہ لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

نَحْوَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرَّتِهِ الْأُولَى قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا أُخْبِرْتُهَا بِذَلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ أَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ *

(۳۳۴) بَاب مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً وَمَنْ دَعَا إِلَى هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ *

۲۰۸۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ وَأَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَتَبَعُوا عَنْهُ حَتَّى رُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بَصُرَةً مِنْ وَرَقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَابَعُوا حَتَّى عُرِفَ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وَزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ *

(فائدہ) یعنی جس چیز کی شریعت مصطفویہ میں فضیلت اور خوبی ثابت ہے، اسے اگر کوئی رواج دے گا تو اس کے ثواب کا یہ عالم ہوگا، امام

نووی فرماتے ہیں، خواہ یہ کام اس سے پہلے کسی اور نے کیا ہو، یا نہ کیا ہو، جیسا کہ تعلیم علم و دین یا صدقہ و خیرات وغیرہ اور خواہ لوگ اس پر اس کی زندگی میں عمل کریں، یا مرنے کے بعد ہر صورت میں اسے ثواب ملے گا، واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش، مسلم، عبدالرحمن بن ہلال، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور لوگوں کو صدقہ دینے کی ترغیب دی اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۰۸۹۔ محمد بن یشار، یحییٰ، محمد بن ابی اسماعیل، عبدالرحمن بن ہلال عسی، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کوئی ایسا اچھا طریقہ ایجاد نہیں کرتا، جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۲۰۹۰۔ عبید اللہ بن عمر القواریری، ابو کمال، محمد بن عبد الملک اموی، ابو عوانہ، عبد الملک بن عمیر، منذر بن جریر، بواسطہ اپنے والد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ (دوسری سند) محمد بن ثنی، محمد بن جعفر۔ (تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ۔

(چوتھی سند) عبید اللہ بن معاذ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ، منذر بن جریر، حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۲۰۹۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسلم، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلائے، اسے ہدایت پر چلنے والوں کا بھی

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ *

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هِلَالٍ الْغُبَّاسِيُّ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سَنَةَ صَالِحَةٍ يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ *

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيفَةَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

ثواب ملے گا اور چلنے والوں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے، اس کو گمراہی پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا، اور ان چلنے والوں کے گناہ میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی۔

دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار

باب (۳۳۵) ذکر الہی کی ترغیب کا بیان۔

۲۰۹۲۔ قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، اعمش، ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں۔ اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے، تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں، جو اس کی جماعت سے بہتر ہے اور اگر وہ ایک باشت مجھ سے قریب ہو، تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہو تو میں ایک باغ (دونوں ہاتھ کے بقدر) اس سے نزدیک ہوتا ہوں اور جب میرے پاس وہ چل کر آتا ہے تو میں دوڑتا ہوں اس کی طرف آتا ہوں۔

۲۰۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ جملہ نہیں کہ اگر وہ ایک ہاتھ مجھ سے قریب ہو تو میں دو ہاتھ اس سے قریب ہو جاتا ہوں۔

(۳۳۵) بَابُ الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى *

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأَ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأَ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَيْئًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً *

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا *

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ بندہ جس قدر اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے دو چند مرتبوں سے اسے نوازتا ہے اور کرم فرماتا ہے۔

۲۰۹۳۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان روایات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جب کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے، تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور اگر وہ ہاتھ بھر آتا ہے، تو میں دو ہاتھ اس کے پاس جاتا ہوں اور جب وہ دو ہاتھ میری طرف آتا ہے تو میں اس سے بھی تیز اس کے پاس جاتا ہوں۔

۲۰۹۵۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن قاسم، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستہ میں جا رہے تھے کہ ایک پہاڑ سے، جسے جہدان کہتے ہیں گزر رہا تھا وہ فرمایا چلے چلو، یہ جہدان ہے، مفرد لوگ آگے بڑھ گئے، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ مفرد کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے مرد، اور بہت یاد کرنے والی عورتیں۔

باب (۳۳۶) اللہ تعالیٰ کے نام اور ان کے یاد رکھنے کی فضیلت۔

۲۰۹۶۔ عمرو ناقد، زمیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو ان کو یاد رکھ گئے، جنت میں داخل ہوگا، اور بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے، وتر ہی کو پسند کرتا ہے، ابن ابی عمر کی روایت میں ہے، جو انہیں یاد کرے گا۔

۲۰۹۷۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ایوب، ابن سیرین،

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِيرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِزِرَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِزِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعٍ *

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا أُمِيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعُشَيْبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيرُوا هَذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفْرَدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفْرَدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ *

(۳۳۶) بَاب فِي أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَفَضْلِ مَنْ أَحْصَاهَا *

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ وَاللَّفْظُ لِعُمَرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنَّ اللَّهَ وَتَرَّ يُحِبُّ الْوَتَرَ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ أَبِي عُمَرَ مَنْ أَحْصَاهَا *

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

ابو ہریرہ، ہمام بن منہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جو شخص ان کا احاطہ کر لے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا، ہمام بن منہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ زیادتی بھی ذکر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ دتر ہے، اور دتر ہی کو پسند کرتا ہے۔

(فائدہ) باتفاق علمائے کرام اس حدیث میں اسماء الہی کا حصر نہیں ہے، بلکہ ان کے علاوہ اور بھی اسماء ہیں، مقصود یہ ہے کہ ان ننانوے اسماء کو جو یاد کرے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

باب (۳۳۷) چشتی سے دعائے، مشیت الہی پر معلق نہ کرے۔

۲۰۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، ابن علیہ، عبد العزیز بن حبیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص دعائے تو چشتی سے دعا مانگے یہ نہ کہے کہ الہی اگر تو چاہے تو مجھ عطا کر دے کیونکہ خدا تعالیٰ کسی چیز سے مجبور نہیں ہے۔

(فائدہ) یعنی آہو زاری سے قطعی طور پر دعائے، استغناء اور لاپرواہی کا ظہور نہ ہونا چاہئے، شیخ سنوسی فرماتے ہیں کہ قبولیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ صن ظن رکھتے ہوئے دعا کرے۔

۲۰۹۹۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ، ابن حجر، اسماعیل، علماء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی دعا کرے تو یہ نہ کہے کہ الہی اگر تو چاہے تو مجھ بخش دے، بلکہ چشتی کے ساتھ مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھ کر مانگے کیونکہ خدا کے نزدیک کسی کو کوئی چیز دینا مشکل نہیں ہے۔

الرِّزَاقَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ وَتُرْجَبُ الْوُتْرُ *

(۳۳۷) بَابُ الْعَزْمِ بِالْدُّعَاءِ وَلَا يَقُولُ إِنَّ شَيْئًا *

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعِزِّمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقُلِ اللَّهُمَّ إِن شَيْئًا فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ *

(فائدہ) یعنی آہو زاری سے قطعی طور پر دعائے، استغناء اور لاپرواہی کا ظہور نہ ہونا چاہئے، شیخ سنوسی فرماتے ہیں کہ قبولیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ صن ظن رکھتے ہوئے دعا کرے۔

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتِيبَةُ وَابْنُ حَجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنَّ شَيْئًا وَلَكِنْ لِيَعِزِّمْ الْمَسْأَلَةَ وَلِيُعْظِمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَعْاظِمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ *

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ وَهُوَ

۲۱۰۰۔ اسحاق بن موسیٰ الانصاری، انس بن عیاض، حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذہاب، عطاء بن میناء، حضرت ابو ہریرہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے، کہ الہی اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما، الہی اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، بلکہ صاف طور سے بلا شرط دعا مانگے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے، کوئی اس پر زور ڈالنے والا نہیں ہے۔

باب (۳۳۸) منصبیت کے آنے پر موت کی تمنا نہ کرے۔

۲۱۰۱۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن علیہ، عبد العزیز، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مصیبت کے آنے پر کوئی تم میں سے موت کی تمنا نہ کرے اور اگر بغیر تمنا نہ رہا جائے تو یوں کہے الہی جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے، مجھے زندہ رکھ اور اگر موت میرے لئے بہتر ہو، تو موت عطا کر دے۔

۲۱۰۲۔ ابن ابی خلف، روح، شعبہ (دوسری سند) زہیر بن حرب، عفان، حماد ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، صرف اس میں ”نزل“ کے بجائے ”أصابہ“ ہے۔

۲۱۰۳۔ حامد بن عمر، عبد الواحد، عاصم، نضر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں، اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت زندہ تھے، انہوں نے کہا کہ اگر حضورؐ نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی آرزو کرتا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر دین کی آفت ہو، یا فتنہ میں پڑ جائے گا ذرہ ہو، تو اس وقت تمنائے موت جائز ہے، لیکن افضل مبرا کرنا ہے۔

۲۱۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، اسلمیل بن ابی

ابن عبد الرحمن بن ابی ذباب عن عطاء بن میناء عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن أحدکم اللہم اغفر لی ان شئت اللہم ارحمنی ان شئت لیعزم فی الدعاء فإن اللہ صانع ما شاء لا مکرہ لہ *

(۳۳۸) باب کراهۃ تمنی الموت لصبر نزل بہ *

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إسماعيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِصَبْرٍ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مَتَمَنِّيًّا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي *

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ ضَرَّ أَصَابَهُ *

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَأَنَسٌ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ قَالَ أَنَسٌ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر دین کی آفت ہو، یا فتنہ میں پڑ جائے گا ذرہ ہو، تو اس وقت تمنائے موت جائز ہے، لیکن افضل مبرا کرنا ہے۔

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

خالد، قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے، ان کے پیٹ پر سات داغ لگائے گئے تھے، فرمانے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موت مانگنے سے ہم کو منع نہ کیا ہوتا، تو میں موت کی دعا کرتا۔

۲۱۰۵۔ اسحاق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، جریر بن عبد الحمید، وکیع۔

(دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) عبید اللہ بن معاذ، یحییٰ بن حبیب، معتمر۔

(چوتھی سند) محمد بن رافع، ابواسامہ، اسطیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۱۰۶۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہان روایات میں سے نقل کرتے ہیں، جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے، اور نہ موت آنے سے پہلے اس کی دعا کرے، کیونکہ جب کوئی تم میں سے مر جاتا ہے۔ تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ اور جو مومن کی عمر زیادہ ہونے سے خیر ہی زیادہ ہوتی ہے۔

باب (۳۳۹) جو اللہ سے ملاقات کا خواہشمند ہو، اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے

۲۱۰۷۔ ہاب بن خالد، ہمام، قتادہ، انس بن مالک، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا۔

۲۱۰۸۔ محمد بن شعیب، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ حضرت

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ وَقَدْ أَكْتَوَى سِنِينَ كَيَاتٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ لَوْ مَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْخُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ *

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَعَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْغُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ إِلَّا خَيْرًا *

(۳۳۹) بَاب مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

۲۱۰۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۱۰۹۔ محمد بن عبد اللہ، خالد بن حارث، سعید، قتادہ، زرارہ، سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے، اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا موت سے ناپسندیدگی مراد ہے؟ موت تو ہم میں سے کوئی بھی پسند نہیں کرتا، فرمایا یہ مطلب نہیں بلکہ مومن جب اللہ کی رحمت، اس کی رضامندی اور جنت کی خوشخبری دیا جاتا ہے، تو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اسے ملنا پسند فرماتا ہے، اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کے غصہ کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا، تو اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں فرماتا۔

۲۱۱۰۔ محمد بن بشر، محمد بن بکر، سعید، قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۱۱۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، زکریا، شعبی، شریح بن ہانی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا محبوب رکھتا ہے، اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔ اور جو اللہ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا، تو اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں کرتا، اور موت تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے پہلے ہوتی ہے۔

۲۱۱۲۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، زکریا، عامر، شریح بن ہانی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

بَشَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَارِثِ الْهَجَمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَكْرَاهِيَةَ الْمَوْتِ فَكَلَّمْنَا نَكْرَهُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَحَنَنِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

۲۱۱۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَالْمَوْتَ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ *

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ غَابِرٍ حَدَّثَنِي شَرِيحُ بْنُ هَانِيٍّ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ *

۲۱۱۳۔ سعید بن عمرو اشعثی، عبید، مطرف، عامر، شریح بن ہانی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں کرتا، شریح کہتے ہیں کہ میں یہ حدیث ابو ہریرہ سے سن کر حضرت عائشہ کے پاس گیا اور عرض کیا ام المؤمنینؓ میں نے ابو ہریرہ سے حضورؐ کی ایک حدیث سنی ہے اگر وہ ٹھیک ہے تو ہم تباہ ہو گئے، انہوں نے فرمایا، حضورؐ کے فرمانے سے جو ہلاک ہوا وہ حقیقت میں ہلاک ہوا، کہو وہ کیا ہے میں نے کہا کہ حضورؐ کا ارشاد ہے جو اللہ سے ملنا چاہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے، اور جو اللہ سے ملنے کو پسند نہ کرے، اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں فرماتا، اور ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں جو موت کو برا نہ سمجھتا ہو، حضرت عائشہؓ نے کہا بیشک حضورؐ نے ایسا ہی فرمایا لیکن یہ مطلب نہیں جو تو سمجھا ہے، بلکہ جس وقت آنکھیں پھر جائیں اور سینہ میں دم رک جائے، بدن کے روکنے کھڑے ہو جائیں اور انگلیاں میڑھی ہو جائیں اس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں فرماتا۔

۲۱۱۴۔ اسحاق بن ابراہیم خطمی، جریر، مطرف سے اسی سند کے ساتھ عبید کی روایت طرح حدیث مروی ہے۔

۲۱۱۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو عامر الاشعری، ابو کریب، ابو اسامہ، برید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا اللہ بھی اس سے ملنا گوارا نہیں کرتا۔

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبِيدٌ عَنْ مُطَرَفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا إِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ إِنَّ أَهْلَكَ مِنْ هَلَكٍ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ بِكَرِهَةِ الْمَوْتِ فَقَالَتْ قَدْ قَالَه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشَرَ جَنَاحَ الصَّدْرِ وَافْتَشَعَ الْجُلْدَ وَتَشَنَّجَتِ الْأَصَابِعُ فَعِنْدَ ذَلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

۲۱۱۴۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مُطَرَفٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبِيدٍ *

۲۱۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ *

باب (۳۴۰) ذکر ودعا اور اللہ تعالیٰ سے تقرب حاصل کرنے کی فضیلت۔

۲۱۱۶۔ ابو کریب محمد بن العلاء، وکیع، جعفر بن برقان، یزید بن اصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں، اور جس وقت وہ مجھے پکارے میں اس کے ساتھ ہوں۔

۲۱۱۷۔ محمد بن بشر، یحییٰ بن سعید، ابن ابی عدی، سلیمان، انس بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ ایک باشت بھر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ بھر اس کے نزدیک ہوجاتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے تو میں اس سے ایک گز کے بقدر قریب ہوجاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوں اس کے پاس جاتا ہوں۔

۲۱۱۸۔ محمد بن عبد الاعلیٰ قیس، معتمر، اپنے والد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی ”جب وہ چل کر میرے پاس آتا ہے“ کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، معاویہ، اعمش، ابی صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوں، اگر مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھ سے ایک باشت تقرب حاصل کرتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہوتا

(۳۴۰) بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ وَالِدُعَاءِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى *

۲۱۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي *

۲۱۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شَيْئًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَإِذَا آتَانِي يَمْسِيهِ أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً *

۲۱۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا آتَانِي يَمْسِيهِ أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً *

۲۱۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَالْفُظْ لَأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُ وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شَيْئًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ

ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو میں اس سے ایک ہانچ نزدیک ہو تا ہوں اور جب وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس جاتا ہوں۔

۲۱۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، معمر بن سوید، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے میں اس کی دس نیکیاں لکھتا ہوں اور زیادہ اور جو برائی کرے اس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے، یا معاف کر دیتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہانچ نزدیک ہو تا ہے میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو تا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہو تا ہے میں اس سے ایک ہانچ نزدیک ہو تا ہوں اور جو میرے پاس چل کر آتا ہے میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو مجھے زمین بھر کر گناہوں سے ملے مگر میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا ہو تو میں اتنی ہی مغفرت اسے دوں گا، ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ حسن بن بشر نے وکیع سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۲۱۲۱۔ ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے باقی اس میں ہے کہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ۔

باب (۳۴۱) آخرت کے بدلے دنیا ہی میں نزول عذاب کی دعا ممنوع ہے۔

۲۱۲۲۔ ابو الخطاب، محمد بن ابی عدی، حمید، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی، جو بیماری سے چوڑھ کی طرح ہو گیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو خدا تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا کیا کرتا تھا، یا اس سے کچھ مانگتا تھا، وہ بولا جی ہاں میں یہ کہا کرتا تھا کہ اللہ العالمین جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی میں کر

بَاعًا وَإِنْ أَنَانِي يَمْنِي أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً *

۲۱۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْمُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا وَأَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَحَزَاوُهُ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَيْئًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَنَانِي يَمْنِي أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقِرَابِ الْأَرْضِ حَاطِيَةً لَا يَشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۱۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا أَوْ أَزِيدُ *

(۳۴۱) بَابُ كَرَاهَةِ الدَّعَاءِ بِتَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا *

۲۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتْ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي

۱۔ (۱)، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سبحان اللہ تجھ میں اللہ تعالیٰ کے عذاب برداشت کرنے اور اٹھانے کی طاقت اور ہمت کہاں ہے تو نے یہ کیوں دعا نہیں کی اللھم اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار، پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا کی، اللہ نے اسے اچھا کر دیا۔

۲۱۲۳۔ عاصم بن نضر جمحی، خالد بن حارث، حمید سے اسی سند کے ساتھ ”وقنا عذاب النار“ تک روایت مروی ہے اور اس سے بعد کاحصہ مذکور نہیں ہے۔

۲۱۲۴۔ زہیر بن حرب، عقیق، حماد، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، بقیہ روایت حمید کی روایت کی طرح ہے اور اس میں حضور کے دعا فرمانے اور اس کے صحت یاب ہو جانے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۲۵۔ محمد بن شعث، ابن بشار، سالم بن نوح، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۴۲) مجالس ذکر کی فضیلت۔

۲۱۲۶۔ محمد بن حاتم، بہز، وہیب، سمیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جنہیں سیر اور گشت کے علاوہ اور کوئی کام نہیں وہ ذکر الہی کی مجلسوں کو تلاش کرتے ہیں پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الہی ہو تا ہے تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور

الْآخِرَةَ فَعَجَّلْتُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تَطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللَّهُمَّ (إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ قَنَّا عَذَابَ النَّارِ) قَالَ فَدَعَا اللَّهُ لَهُ فَشَفَّاهُ *

۲۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ بِهِذَا السَّنَادِ إِلَى قَوْلِهِ (وَقَنَا عَذَابَ النَّارِ) وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ *

۲۱۲۴۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَقْبَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُهُ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا اللَّهُ لَهُ فَشَفَّاهُ *

۲۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا الْحَدِيثِ *

(۳۴۲) بَابُ فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ *

۲۱۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فَضُلًا يَتَّبِعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ

(۱) اس حدیث سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ کسی بندے کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے لئے آزمائش یا مصیبت مانگے اس لئے کہ انسان کمزور ہے یا معلوم اس آزمائش اور مصیبت کو برداشت بھی کر سکے گا یا نہیں۔ یہ بھی خطرہ ہے کہ مصیبت کی بنا پر ناشکری اور اللہ تعالیٰ کا شکوہ اور شکایت کرنے لگے۔

بَعْضًا بِأَجْنَحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلُؤُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى
السَّمَاءِ قَالِ فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ
بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِ
لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ
وَيَهَلِّلُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالِ وَمَاذَا
يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتِكَ قَالِ وَهَلْ رَأَوْا
جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالِ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا
جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالِ وَمِمَّ
يَسْتَجِيرُونَنِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالِ وَهَلْ
رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالِ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي
قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالِ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ
فَأَعْظَمْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا
قَالِ فَيَقُولُونَ رَبِّ فَيَهْمُ فَلَانِ عَبْدٌ خَطَاءٌ إِنَّمَا
مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالِ فَيَقُولُ وَلَكِ غَفَرْتُ هُمْ
الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ *

(۳۴۳) بَابُ أَكْثَرِ دُعَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ *

۲۱۲۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَغْنِي ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ
ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةَ أَنَسًا أَيْ دَعْوَةَ
كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنے پروں سے ایک دوسرے کو چھپا لیتے ہیں، یہاں تک کہ
زمین سے لے کر آسمان تک کی جگہ بھر جاتی ہے جب لوگ اس
مجلس سے منتشر ہوتے ہیں تو فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور
آسمان پر جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ علام
الغیوب ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں تیرے
بندوں کے پاس سے زمین میں ہو کر آئے ہیں، وہ تیری تسبیح و
تکبیر، تہلیل و تحمید کر رہے تھے، اور تجھ سے مانگتے تھے،
پروردگار فرماتا ہے، وہ مجھ سے کیا مانگتے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں وہ
تجھ سے جنت مانگتے ہیں، پروردگار فرماتا ہے کیا انہوں نے
میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں نہیں اے رب، اللہ فرماتا
ہے پھر اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟
فرشتے کہتے ہیں، اور وہ تیری پناہ مانگتے ہیں اللہ فرماتا ہے کس چیز
سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں اے رب تیری آگ سے، اللہ
فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں
نہیں، اللہ فرماتا ہے اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال
ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت مانگتے تھے، اللہ
فرماتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور جو مانگتے ہیں وہ دیا اور جس
سے پناہ چاہتے ہیں اس سے پناہ دی، فرشتے کہتے ہیں اے
پروردگار ان میں ایک فلاں گناہ گار بندہ بھی تھا جو اصرار سے نکلا
اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اسے بھی
بخش دیا، یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا محروم
نہیں کیا جاتا۔

باب (۳۴۳) حضور اکثر کون سی دعا مانگا کرتے
تھے۔

۲۱۲۷- حدیث زہیر بن حرب، اسماعیل، عبد العزیز بیان کرتے ہیں
کہ قتادہ نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کون سی دعا زیادہ مانگا کرتے تھے؟ حضرت انسؓ نے
فرمایا، اکثر یہ دعا مانگتے (ترجمہ) اے اللہ ہمیں دنیا میں فہمی عینکی

دے اور آخرت میں بھی نیکی دے، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا، حضرت انسؓ بھی جس وقت دعا کرتے تو یہی دعا کرتے اور اگر کوئی دوسری دعا کرتا چاہتے تو اسی میں شامل کر لیتے۔

۲۱۲۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

أَكْثَرَ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ اللَّهُمَّ (إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) قَالَ وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيهِ *

۲۱۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) *

(فائدہ) یہ دعا باوجود اپنے اختصار کے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کو جامع ہے۔

باب (۳۴۳) لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ اور دعا کی فضیلت۔

بَاب فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ *

۲۱۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، سہیل، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دن میں سو مرتبہ ”لا الہ الا اللہ“ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ہو علی کل شیء قدیر پڑھتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور سونکیاں لکھی جاتی ہیں اور سو خطائیں معاف کی جاتی ہیں اور دن بھر شام تک یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے بچنے کا ذریعہ بننے ہیں اور کوئی شخص اس کے فعل سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں کر سکتا، ہاں جو آدمی اس سے زیادہ عمل کرے اور جو شخص دن میں سو بار سبحان اللہ و بحمدہ پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں ساقط کر دی جاتی ہیں، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے بقدر ہوں۔

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَمْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةٌ مَرَّةً كَانَتْ لَهُ عِزَّةٌ عَشْرُ رِقَابٍ وَكُفِّرَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةٌ وَمُحِيتْ عَنْهُ مِائَةٌ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمِيسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةٌ مَرَّةً حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ *

۲۱۳۰۔ محمد بن عبد الملک اموی، عبد العزیز، سہیل، سہیل، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی صبح وشام سو مرتبہ ”سبحان اللہ وبحمدہ“ پڑھتا ہے اس سے بڑھ کر قیامت کے دن کوئی شخص عمل نہیں لائے گا، ہاں وہ شخص جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ بار اسے پڑھا ہوگا۔

سُبْحَانَ اللَّهِ عَنْ سَمْعِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمَسِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدًا قَالَ مِثْلُ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ *

۲۱۳۱۔ سلیمان بن عبید اللہ، ابو عامر، عمر، ابو اسحاق، عمرو بن میمون، سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جس شخص نے دس بار ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قذیر، دس مرتبہ پڑھا وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کئے ہوں، سلیمان بواسطہ ابو عامر، عمر، عبد اللہ بن ابی السمر، شعبی، ربیع بن خثیم سے یہی روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے ربیع سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حدیث کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا عمرو بن میمون سے، چنانچہ میں عمرو بن میمون کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا کہ یہ حدیث تم نے کس سے سنی؟ انہوں نے کہا، ابن ابی لیلیٰ سے، میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس آیا اور پوچھا آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے کہا ابو ایوب انصاری سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ أَبُو أُمُوبٍ الْغُبَلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَغْيِي الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ اعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَ قَالَ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَثِيمٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ فَاتَيْتُ عَمْرًا وَبْنِ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ فَاتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۳۲۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، زہیر بن حرب، ابو کریب، محمد بن طریف بجلی، ابن فضیل، عمارہ بن قعقل، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو کلمے زبان پر رکھو جسے میں مگر میزاں میں بھاری ہیں، اور اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں اور وہ کلمات یہ ہیں، سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْجَلِّيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ

العظیم*

۲۱۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ *

۲۱۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْفِطْرُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَّمَنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهَؤُلَاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي قَالَ مُوسَى أَمَّا عَافِنِي فَإِنَّا أَتَوْهُمْ وَمَا أَدْرِي وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ مُوسَى *

۲۱۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَغْنِي ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ مَنْ أَسْلَمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي *

۲۱۳۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ

۲۱۳۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، پڑھنا، مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ پیرا ہے جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے۔

۲۱۳۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابن نمیر، موسیٰ اجینی، (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، موسیٰ اجینی، مصعب بن سعد، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے کچھ کلام سکھائیے جس کو میں پڑھا کروں، آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا، سبحان اللہ رب العالمین، لا حول والا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم، اس نے کہا ہے تو میرے پروردگار کے لئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ فرمایا اللھم اغفر لی وارحمنی واهدنی وارزقنی پڑھا کرو، موسیٰ کہتے ہیں کہ مجھے ”عافی“ کا بھی خیال ہے، پر یاد نہیں، ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں موسیٰ کا قول ذکر نہیں کیا۔

۲۱۳۵- ابو کامل جحدری، عبد الواحد، ابومالک اشجعی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جو آدمی مسلمان ہوتا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے (ترجمہ) اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور رزق دے۔

۲۱۳۶- سعید بن ازہر واسطی، ابو معاویہ، ابومالک اشجعی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تھا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے نماز سکھاتے تھے، پھر ان

کلمات کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیتے، اللہم اغفر لی وارحمنی
واہدنی دعائی وارزقنی۔

۲۱۳۷۔ زبیر بن حرب، یزید بن ہارون، ابو مالک اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ خدمت گرامی میں ایک شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ، میں اپنے پروردگار سے دعا کرتے وقت کیا کہا کروں؟ آپ نے فرمایا یہ کہا کرو، اللہم اغفر لی وارحمنی دعائی وارزقنی اور اپنی انگلیاں سوائے ابہام کے جمع کر لیتے، یہ الفاظ تمہاری دنیاء و آخرتک کے لئے جامع ہیں۔

۲۱۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، مروان، علی ابن مسہر، موسیٰ جہنی، (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد موسیٰ جہنی، مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہر دو ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے، حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا، ہزار نیکیاں کمانے کی کیا صورت ہے۔ آپ نے فرمایا سو بار سبحان اللہ پڑھ لیا کرو، اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ یا ہزار خطائیں مٹا دی جائیں گی۔

باب (۳۴۵) درس قرآن اور ذکر الہی کے لئے جمع ہونے کی فضیلت۔

۲۱۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن علاء، ابو معاویہ، اعش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مومن کی کوئی دنیاوی مشکل دور کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کی تختیوں میں سے اس پر سے ایک تختی دور کرے گا، اور جو شخص کسی جھگڑت پر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي *

۲۱۳۷۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ *

۲۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْعِزُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتُبُ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ أَوْ يُحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ *

(۳۴۵) بَاب فَضْلِ الْجَمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ *

۲۱۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

سہولت کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر سہولت کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی عیب پوشی کرے گا، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد میں رہتا ہے، جو شخص طلب علم کی راہ میں چلتا ہے، خدا اس کی وجہ سے اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جو لوگ جب کبھی کسی خانہ خدائیں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور اس کے درس و تدریس میں مشغول ہوں، تو ان پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اور رحمت الہی انہیں گھیر لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس والوں میں ان کا ذکر کرتا ہے اور جس کے اعمال اسے پیچھے کر دیں، اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھائے گا۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ حدیث میں درس و تدریس کے اجتماع کے لئے بیان کیا گیا ہے۔

۲۱۳۰۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) نھر بن علی، ابواسامہ، اعمش، ابن نمیر، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور ابو معاویہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔ سوائے اس کے کہ ابواسامہ کی روایت میں تنگ دست کے ساتھ آسانی کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۳۱۔ محمد بن قس، ابن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، اعرابی مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری پر گواہی دیتا ہوں ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دی ہے کہ آپ نے فرمایا جو قوم باہم بیٹھ کر خدا کو یاد کرتی ہے انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور سکینت و اطمینان قلبی ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كَرْبَةً مِنْ كَرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللہُ عَنْهُ كَرْبَةً مِنْ كَرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَيَّ مُعْصِرَ يَسَّرَ اللہُ عَلَیْہِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللہُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللہُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللہُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللہِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللہِ وَيَتَذَكَّرُونَ فِيهِ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَّرَهُمُ اللہُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ *

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَحَبَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي أُسَامَةَ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّيْسِيرِ عَلَى الْمُعْصِرِ *

۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم أَنَّهُ قَالَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ

میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ *

۲۱۴۲۔ زبیر بن حرب، عبدالرحمن، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۱۴۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۱۴۳۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، مرحوم بن عبدالعزیز، ابو نعیمہ سعدی ابو عثمان، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ مسجد میں حلقہ بنائے بیٹھے تھے، امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان پر گزر ہوا، بولے کیوں بیٹھے ہو؟ حلقہ والوں نے کہا، خدا کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھے ہیں، معاویہ بولے، بخدا اسی لئے بیٹھے ہو، انہوں نے کہا، خدا کی قسم ہمارے بیٹھے کی یہی وجہ ہے۔ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ میں نے تم سے قسم کہی تہمت وغیرہ کی بنا پر نہیں لی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں جو میرا مرتبہ تھا۔ اتنا مرتبہ والا کوئی آدمی اتنی کم احادیث بیان کرنے والا نہیں جتنا کہ میں ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ایک حلقہ پر سے گزرے۔ تو فرمایا، کیوں بیٹھے ہو؟ وہ بولے ہم بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کر رہے ہیں اور اس کی اس بات پر حمد و ثنا کر رہے ہیں کہ ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا، آپ نے فرمایا بخدا تمہارے بیٹھے کا یہی سبب ہے؟ وہ بولے بخدا یہی وجہ ہے، فرمایا میں نے تم سے قسم اس لئے نہیں لی، کہ تم پر تہمت لگائی ہو، بلکہ میرے پاس جبریل آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَّا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْلَ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَّا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَافِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةُ *

باب (۳۴۶) استغفار کی فضیلت اور اس کی کثرت رکھنا۔

(۳۴۶) بَابِ اسْتِغْفَابِ الْإِسْتِغْفَارِ وَالْإِسْتِغْفَارِ مِنْهُ *

۲۱۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، ابو الریح عسکری، حماد بن زید، ایوب، ابوریثہ، حضرت اغر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں (اور وہ صحابی تھے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقتيبة بن سعيد، أبو الريح عسكري، حماد بن زيد، أيوب، أبو ريثه، حضرت اغر مزني رضي الله تعالى عنه بيان کرتے ہیں (اور وہ صحابی تھے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے دل پر (کبھی کبھی انوار سے) پردہ سا ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں دن میں خدا سے سورتبہ استغفار کرتا ہوں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ آپ ہر وقت یا الہی میں مصروف رہتے تھے۔ اور بسا اوقات امت کی فکر اور جہاد وغیرہ کی طرف آپ کا قلب متوجہ ہو جاتا۔ اگرچہ یہ بھی عبادتیں ہیں، مگر آپ کے مقام عبودیت سے ان کا مرتبہ ذرا کم ہے، اس لئے آپ استغفار میں مصروف ہو جاتے۔

باب (۳۴۷) توبہ کا بیان۔

۲۱۴۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو بردہ، حضرت اغر (جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگو خدا کی طرف توبہ کرو، میں بھی دن میں سورتبہ اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔

(فائدہ) حاجی بیان کرتے ہیں کہ انبیائے کرام عذاب الہی سے امن میں ہوتے ہیں، باقی ان کا خوف عظمت الہی کی بناء پر ہوتا ہے (نووی جلد ۲) واللہ تعالیٰ اعلم

۲۱۴۶۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) ابن قتی، ابو داؤد، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مردی ہے۔

۲۱۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد۔

(دوسری سند) ابن نمیر، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) ابو سعید، حفص، ہشام۔

(چوتھی سند) ابو خثیمہ، زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مغرب سے آفتاب طلوع ہونے سے قبل جو شخص توبہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

بُرْدَةٌ عَنِ الْأَعْرَ الْمَرْبِيَّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ *

(۳۴۷) بَابُ التَّوْبَةِ *

۲۱۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْرَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ ابْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَنُوبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ *

۲۱۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يُعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ يُعْنِي ابْنَ عِيَّادٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْفُظَّ لُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں توبہ کی تین شرطیں ہیں، اولاً تو گناہ سے باز آئے، دوسرے اس پر تادم ہو، تیسرے اس بات کا عہد کرے کہ پھر وہ گناہ نہیں کرے گا اور اگر گناہ حقوق العباد سے متعلق ہو، تو چوتھی شرط یہ ہے کہ اس بندہ کا حق ادا کرے، یا اس سے معاف کرائے۔

(۳۴۸) بَابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ إِلَّا فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي وَرَدَ الشَّرْعُ بِرَفْعِهِ *

باب (۳۴۸) ذکر الہی آہستہ آواز سے کرنا چاہئے، مگر جہاں شریعت نے اجازت دی ہے!

۲۱۳۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، ابو معاویہ، عاصم، ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، لوگوں نے بلند آواز سے تکبیر کہنی شروع کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں اپنی جانوں پر ترس کھاؤ، تم نہ کسی بہرے کو پکار رہے ہو، اور نہ کسی غائب کو پکار رہے ہو، بلکہ اس ذات کو پکار رہے ہو، جو سننے والی ہے، اور تمہارے قریب اور ساتھ ہے، اس وقت میں حضور کے پیچھے کھڑا ہوا، لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا، آپؐ نے فرمایا، عبد اللہ بن قیس کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں، میں نے عرض کیا، کیوں نہیں یا رسول اللہ، فرمایا، لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

۲۱۳۹۔ ابن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، ابوسعید الخدری، حفص بن غیاث، عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۱۵۰۔ ابوالکامل فضیل بن حسین، یزید بن زریج، تمیمی، ابو عثمان حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پہاڑی پر چڑھ رہے تھے۔ ایک شخص جب کسی پہاڑی پر چڑھتا، تو بلند آواز سے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نہ کسی بہرے کو پکار رہے ہو، اور نہ غائب کو، پھر فرمایا، اے ابو موسیٰ یاے عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ

۲۱۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَجَلَ النَّاسُ بِجَهْرٍ وَنَ بِالْتَكْبِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا النَّاسُ لِرَبْعَا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْتُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَأَنَا خَلْفَهُ وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ أَلَا أَدُنُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْحَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *

۲۱۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَصْعَدُونَ فِي تَيْبَةٍ قَالَ فَحَجَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا تَيْبَةً نَادَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ لَا تَنَادُونَ

عنه کیا میں تجھے ایک کلمہ جنت کے خزانہ کا نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، وہ کلمہ یہ ہے ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“۔

۲۱۵۱۔ محمد بن عبد اللہ علی، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالت باب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۱۵۲۔ خلف بن ہشام، ابو ربیع، حماد بن زید، ابو یوسف، ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور عاصم کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۱۵۳۔ اسحاق بن ابراہیم، ثقفی، خالد ہذاء، ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ جسے تم پکار رہے ہو، وہ تمہاری اونٹنی کی گرون سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہے اور اس میں ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ کا ذکر نہیں ہے۔

(تادمہ) لام نووی فرماتے ہیں، یہ مجاز ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”نحن اقرب الیہ من جبل الوریث“ مطلب یہ ہے، کہ وہ سچا و علیم ہے، اتنا بلند پکارنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۱۵۴۔ اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمیل، عثمان بن غیاث، ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایک کلمہ جنت کے خزانوں میں سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانوں میں سے نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں فرمائیے، ارشاد فرمایا، لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

أَصَمَّ وَلَا غَايِبًا قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ أَلَا أَذْلُكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *

۲۱۵۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ *

۲۱۵۲۔ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَاصِمٍ *

۲۱۵۳۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَالَّذِي تَدْعُوْنَهُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِنْ عُتُقٍ رَاحِلَةٍ أَحَدِكُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *

(تادمہ) لام نووی فرماتے ہیں، یہ مجاز ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”نحن اقرب الیہ من جبل الوریث“ مطلب یہ ہے، کہ وہ سچا و علیم ہے، اتنا بلند پکارنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۱۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَذْلُكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ *

باب (۳۴۹) دعوات اور تَعَوُّذ۔

۲۱۵۵۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، عبد اللہ بن عمرو، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں، آپؐ نے ارشاد فرمایا یہ پڑھا کرو، اللھم انی ظلمت نفسی ظلماً کبیراً ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم، قتیبہ نے کبیرا کے بجائے کثیر کہا ہے۔

۲۱۵۶۔ ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے، جسے میں اپنی نماز اور گھر میں پڑھا کروں، بقیہ روایت لیث کی روایت کی طرح ہے، لیکن اس میں ”ظلماً کثیراً“ کے الفاظ ہیں۔

۲۱۵۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعائیں کیا کرتے تھے (ترجمہ) الہمی میں تیری پناہ مانگا ہوں، جہنم کے فتنہ سے اور جہنم کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقری کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنہ سے تیری پناہ مانگا ہوں، الہمی میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو دے، اور میرا قلب گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل پچیل سے پاک کر دیا، اور میرے

باب الدَّعَوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ *

۲۱۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءً أَذْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا وَقَالَ قُتَيْبَةُ كَبِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ *

۲۱۵۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَّاهُ وَعَمَّرُوهُ أَبُو الْخَيْرِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ دُعَاءً أَذْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي وَفِي بَيْتِي ثُمَّ ذَكَرَ بِعَثَلٍ حَدِيثَ اللَّيْثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ظُلْمًا كَثِيرًا *

۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغَنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الطَّلَحِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ

گناہوں کو مجھ سے اس قدر دور کر دے، جیسے تو نے مشرق کو مغرب سے دور کیا، الہی تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرض داری سے۔

۲۱۵۸۔ ابو کریب، ابو معاویہ، وکیع، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۱۵۹۔ یحییٰ بن ایوب، ابن علیہ، سلیمان تمیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے (ترجمہ) اے العالمین میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی اور نامردی اور ایسے بڑھاپے سے جس میں عقل دھوش جاتا رہے اور بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں، قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنہ سے (۱)۔

۲۱۶۰۔ ابو کامل، یزید بن زریع (دوسری سند) محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، تمیمی، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، باقی لیٹ کی روایت میں موت اور زندگی کے فتنہ کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۶۱۔ ابو کریب، ابن مبارک، سلیمان تمیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی چیزوں سے پناہ مانگنا نقل کرتے ہیں، جن میں بخیلی بھی ہے۔

۲۱۶۲۔ ابو بکر بن نافع، بہز بن اسد، ہارون بن اعور، شعیب بن حجاب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں،

وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْتَمِ وَالْمَغْرَمِ *

۲۱۵۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ *

۲۱۶۰۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ كِلَاهُمَا عَنِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ يَزِيدَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلُهُ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ *

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُخْلُ *

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ أَبِي أُسَيْدٍ الْعَمِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْأَعْوَرُ حَدَّثَنَا

(۱) اس حدیث میں جن چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے ان کی وضاحت یہ ہے۔ العجز سے مراد یہ ہے کہ عارضی کی وجہ سے کام کرنے پر قادر نہ ہونا۔ الکسل سے مراد یہ ہے کہ طبیعت کا مصالحہ دینیہ یا دنیویہ کرنے پر بوجھ محسوس کرنا اور اس بوجھ کی وجہ سے وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے سے رک جائے۔ الجبن یہ بہادری کی ضد بزدلی ہے۔ البخل سے مراد یہ ہے کہ جہاں خرچ کرنا فرض، واجب یا بہتر ہو وہاں خرچ کرنے سے رک جانا۔ الهرم سے مراد شایا جانا ہے کہ فکمی عمر کی طرف لوٹ جانا اس لئے کہ ایسی عمریں عقل اور حواس میں خلل پیدا ہو جاتا ہے اور عبادت کی ادائیگی سے عاجز آ جاتا ہے۔ فتنۃ المحیاء سے مراد یہ ہے کہ زندگی میں دنیوی سامان، خواہشات نفسانیہ وغیرہ کسی چیز کی بنا پر فتنہ میں پڑ جانا اور فتنۃ الممات سے مراد موت کے وقت کا فتنہ یا قبر کا فتنہ ہے۔

انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم یہ دعائیں مانگا کرتے تھے۔ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَخْلِ وَالْكَسَلِ وَارْزُلِ الْعَمْرَ وَعَذَابَ الْقَبْرِ وَفِتْنَةَ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ *

۲۱۶۳۔ عمرو ناقد، زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، سکی، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے تقدیر کی خرابی سے اور بد بختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اور سخت قحط سے، عمرو کی روایت میں سفیان کا قول مروی ہے، کہ مجھے شک ہے کہ میں نے دعائیں ایک لفظ زائد کر دی ہے۔

۲۱۶۴۔ قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، یزید بن ابی حبیب، حارث بن یعقوب، یعقوب بن عبد اللہ، بسر بن سعید، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، جو شخص کسی منزل پر اترے، پھر یہ دعا پڑھے، اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق، وہ جب تک اس جگہ سے کوچ کرے گا، کوئی چیز اسے نقصان نہ دے گی۔

۲۱۶۵۔ ہارون بن معروف، ابو الطاہر، ابن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، حارث بن یعقوب، یعقوب بن عبد اللہ، بسر بن سعید، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، کہ تم میں سے کوئی جب کسی پڑاؤ پر اترے تو یہ کلمات کہے، میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے

شُعَيْبُ بْنُ الْحَبَّابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْهُوَ اللَّهُ الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْزُلِ الْعَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةَ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ *

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِيْ سَمِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ ذَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْلِ النَّبَلَاءِ قَالَ عَمَرُو فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُفْيَانُ أَشْكُ أَنْبَى زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا *

۲۱۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَالْلَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مِنْزَلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنَزَلِهِ ذَلِكَ *

۲۱۶۵۔ وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ وَهْبٍ وَالْلَّفْظُ لِهَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنَا عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَالْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَاهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ

ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے پناہ مانگا ہوں، تو وہاں سے کوچ کرنے تک کوئی چیز اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گی۔

۲۱۶۶- یعقوب، قحطاع بن حکیم، ذکوان ابو صالح۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ رات مجھ کو بچھوئے گا لیا، اور بہت تکلیف ہوئی، آپ نے فرمایا، اگر تم شام کو اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق نے پڑھ لیتے، تو مجھ کو ضرر نہیں پہنچاتا۔

۲۱۶۷- عیسیٰ بن حماد، لیث، یزید بن ابی حبیب، جعفر، یعقوب، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بچھوئے گا لیا، اور ابن وہب کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

باب (۳۵۰) سوتے وقت دعا۔

۲۱۶۸- عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور سعد بن عبادہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تم خوابگاہ میں جانے کا ارادہ کرو، تو نماز کی طرح وضو کر کے دائیں کروٹ پر لیٹ کر پڑھو (ترجمہ) (الدر العالمین میں نے اپنا منہ تیرے لئے رکھ دیا اور اپنا کام تیرے سپرد کر دیا اور تجھ پر تیرے ثواب کی خاطر اور تیرے عذاب کے ڈر سے بھروسہ کیا، تیرے علاوہ اور کوئی ٹھکانا اور جائے پناہ نہیں، ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا اور اخیر بات یہی دعا ہو، اب اگر تم اس رات میں مر جاؤ گے، تو اسلام پر مرو گے، براء کہتے ہیں کہ میں نے ان کلمات کو یاد کرنے کے لئے دوبارہ پڑھا، تو میکہ کے بجائے

أَنهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا نَزَلَ أَحَدُكُمْ مِنْزِلًا فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَجِلَ مِنْهُ *

۲۱۶۶- قَالَ يَعْقُوبُ وَقَالَ الْقَحْطَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ ذُكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا لَوْ قُلْتَ جِئْتَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرْكُ *

۲۱۶۷- وَحَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ الْبَصْرِيُّ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ يَعْقُوبَ أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ مَوْلَى عَطْفَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَدَغْتَنِي عَقْرَبٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ * (۳۵۰) بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ *

۲۱۶۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْفَلْفُظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوعًا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْيَمِينِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوْضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاحَ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكَتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَاجْعَلْنِي مِنْ آخِرِ كَلَامِكَ فَإِنَّ مَتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مَتَّ وَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَردَدْتُهِنَّ

لَأَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ *

”برسولک، کہا، آپ نے فرمایا ”نبیکی“ کہو۔

(فائدہ) دعائیں وہی کلمات کہنا چاہئے جو کہ مروی ہوں اور چونکہ بذریعہ وحی اس دعا کا آپ کو علم ہوا، تو آپ نے معمولی سا تبدل بھی اس میں مناسب نہیں فرمایا، واللہ اعلم۔

۲۱۶۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبد اللہ بن ادریس، حصین، سعد بن عبیدہ، حضرت براء بن عازب، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت مروی ہے، باقی منصور کی مندرجہ بالا روایت مفصل ہے اور حصین کی روایت میں صرف اتنی زیادتی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا، اگر تو صبح کرے گا تو خیر حاصل ہوگی۔

۲۱۷۰۔ محمد بن ثنی، ابو داؤد، شعبہ، (دوسری سند) ابن بشار، عبد الرحمن، ابو داؤد، شعبہ، عمرو بن مرہ، سعد بن عبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ رات کو جب خواب گاہ میں جائے تو یہ دعا پڑھے، اللہم اسلمت نفسی الیک، ووجهت وجهی الیک والحنات ظہری الیک وفوضت امری الیک رغبہ ورہبہ الیک لا ملجأ ولا منجأ منك الا الیک، امنت بکتابک الذی انزلت و برسولک الذی ارسلت، اب اگر اسی شب میں انتقال ہو جائے گا، تو فطرت اسلام پر ہوگا، ابن بشار نے اپنی روایت میں رات کا ذکر نہیں کیا۔

۲۱۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو الاحوص، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا، اے فلاں، جس وقت بستر پر چلیا کرو، تو یہ دعا پڑھو، اس روایت میں ”برسولک“ کے بجائے ”نبیک“ ہے، اور آخر میں اتنا زیادہ ہے، اگر صبح کرو گے

۲۱۶۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَنْصُورًا أَمَّهُ حَدِيثًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُصَيْنٍ وَإِنْ أَصْبَحَ أَصَابَ خَيْرًا *

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَالْحَنَاتُ ظَهَرِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ مِنَ اللَّيْلِ *

۲۱۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فَلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَبِنَبِيِّكَ

تو خیر پاؤ گے۔

۲۱۷۲۔ ابن ثنی، ابن بشیر، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ اگر صبح کرو گے، تو خیر پاؤ گے۔

۲۱۷۳۔ عبد اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبد اللہ بن ابی السمر، ابو بکر بن موسیٰ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے بستر پر تشریف لے جاتے، تو فرماتے ”اللہم یا مسک احیا، ویا مسک اموت، اور جب بیدار ہوتے، تو یہ فرماتے ”الحمد لله الذی احیانا بعد ما امانا والیہ النشور“۔

۲۱۷۴۔ عقبہ بن کرم، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، خالد، عبد اللہ بن حارث، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب بستر پر جایا کرو، تو یہ پڑھا کرو (ترجمہ) ”اللہ العالمین تو نے میری جان کو پیدا کیا، اور تو ہی موت دے گا، اور تیرے ہی لئے جینا اور مرنا ہے، اگر تو اس کو جلا دے، تو اپنی حفاظت میں رکھ اور اگر اسے موت دے، تو اس کی مغفرت فرما، اے الہی تجھ سے عافیت چاہتا ہوں، ایک شخص نے ان سے کہا کہ تم نے یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی، انہوں نے کہا، اس سے سنی جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر تھے، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ابن نافع نے اپنی روایت میں عن عبد اللہ بن الحارث کہا ہے، سمعت کالفظ نہیں کہا۔

۲۱۷۵۔ زبیر بن حرب، جریر، سہیل بیان کرتے ہیں کہ ابو صالح ہمیں حکم دیا کرتے، کہ جب ہم میں سے کوئی سونے کا

الذی أُرْسِلَتْ فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلِكَ مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا *

۲۱۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْثَى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِعَيْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا *

۲۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ *

۲۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَهَا فَاغْفِرْ لَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ *

۲۱۷۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا

ارادہ کرے، تو دہائی کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھے (ترجمہ)
 الہی مالک آسمانوں کے اور مالک زمین کے، اور مالک بڑے عرش
 کے اور مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے، دانے اور گٹھلی کو
 چیرنے والے، تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے
 والے، میں تیری ہر ایک چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے
 قبضہ میں ہے، پناہ مانگتا ہوں، تو اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی
 نہیں، تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی نہیں، تو ظاہر ہے، تیرے
 اوپر کوئی شئی نہیں۔ تو باطن ہے تجھ سے پرے کوئی شئی نہیں،
 ہم سے قرض ادا کرادے، اور محتاجی دور کر کے ہمیں غنی کر
 دے، ابو صالح اس دعا کو بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۲۱۷۶۔ عبد الحمید بن بیان واسطی، خالد، سمیل، بواسطہ اپنے
 والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے جریر کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں،
 باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ میں تیری ہر ایک جانور کے شر
 سے پناہ مانگتا ہوں، جس کی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے۔ (یعنی تو
 اس کا مالک ہے)۔

(فائدہ) حدیث نمبر ۲۱۷۵ میں جو آخر کا لفظ ہے، ابو بکر باطلانی فرماتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسالہ العالمین ازل میں اپنی صفات علم و
 قدرت کے ساتھ تھا، اسی طرح ہمیشہ رہے گا۔

۲۱۷۷۔ ابو کریب محمد بن العلاء، ابواسامہ، (دوسری سند)
 ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب ابن ابی عمیرہ، بواسطہ اپنے والد،
 اعش، ابوصالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
 کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 خدمت میں ایک خادم کا سوال کرنے کو آئی آپؐ نے انہیں دعا
 مذکورہ پڑھنے کا حکم دیا، بقیہ روایت سمیل عن ابیہ کی طرح
 ہے۔

۲۱۷۸۔ اسحاق بن موسیٰ الانصاری، انس بن عیاض، عبید اللہ،

إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقْوِ
 الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ
 الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ
 شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ
 وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ
 شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ
 فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ
 شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ
 الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ
 وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَزُورِي ذَلِكَ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۱۷۶۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَّانٍ
 الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ
 سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا
 أَحَدُنَا مَضَحَعَنَا أَنْ نَقُولَ بِعِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ
 وَقَالَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا *

۲۱۷۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ
 حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي
 شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ
 حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنْتَ فَاطِمَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قَوْلِي اللَّهُمَّ
 رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ بِعِثْلِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ
 أَبِيهِ *

۲۱۷۸۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى

سعید بن ابی سعید مقبری، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی بستر پر جانا چاہے تو تہ بند کا کنارہ پکڑ کر بسم اللہ کہہ کے بستر کو اس سے جھاڑے، کیونکہ معلوم نہیں ہے اس کے بعد بستر پر کون (جانور) اس کا جانشین ہو گیا ہے، اس کے بعد جب لیٹنا چاہے تو دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھے (ترجمہ) پاک ہے تو اے پروردگار تیرا نام لے کر میں زمین پر کروٹ رکھتا ہوں اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا، اگر تو میری جان روک لے تو اس کی مغفرت فرما، اور اگر چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما، جس سے اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

۲۱۷۹۔ ابو کریب، عبدہ، حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں، باسمک ربی وضعت جنبی فان احییت نفسی فارحمہا۔

۲۱۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لئے اور ہمیں ٹھکانا دیا، کتنے لوگ ایسے ہیں کہ جن کے لئے نہ کوئی کافی ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ ہے۔

باب (۳۵۱) دعاؤں کا بیان۔

۲۱۸۱۔ یحییٰ بن یحییٰ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ہلال، فروہ بن نوفل اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا کرتے تھے، فرمایا یہ دعا کرتے تھے، اللھم انی اعوذ بک ان یلعین اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کام کی برائی سے

الْأَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَأْخُذْ دَاخِلَهُ إِزَارَهُ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيُسَمِّ اللَّهَ فَإِنَّهُ لَا يَظْلَمُ مَا خَلْفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَلْيَقُلْ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّي بَكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبَكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ *

۲۱۷۹۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ثُمَّ لَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي فَإِنْ أَحْيَيْتْ نَفْسِي فَارْحَمْهَا *

۲۱۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَأَوَانَا فَكَمْ يَمُنُّ لَكَ كَافِي لَكَ وَلَا مُؤَوِي *

(۳۵۱) بَاب فِي الدَّاعِيَةِ *

۲۱۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرَّوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ اللَّهُ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ

جو میں نے کیا ہے اور جو میں نے نہیں کیا۔

۲۱۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، عبد اللہ بن ادریس، حصین، ہلال، فروہ بن نوفل یہاں کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کرتے تھے؟ فرمایا یہ دعا کرتے تھے، اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمَلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

۲۱۸۳۔ محمد بن ثقی، ابن بشار، ابن عدی۔

(دوسری سند) محمد بن عمرو بن جبلة، محمد بن جعفر، شعبہ، حصین اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی محمد بن جعفر کی روایت میں ”ومن شر ما لم اعمل“ کے لفظ ہیں (ترجمہ ایک ہی ہے)

۲۱۸۴۔ عبد اللہ بن ہاشم، وکیع، اوزاعی، عبدہ بن ابی لبابہ، ہلال بن یاف، فروہ بن نوفل حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمَلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

۲۱۸۵۔ حجاج بن الشاعر، ابو معمر، عبد الوارث، حسین، ابن بریدہ، یحییٰ بن یحمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تیرا فرمانبردار ہو گیا، تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا اے میرے مالک میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں (تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے) اس بات سے کہ تو مجھے بے راہ کر دے تو ہی لا یبوت ہے اور جن دامن سب مر

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمَلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ *

۲۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمَلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ *

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ *

۲۱۸۴۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبَابَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرَوَةَ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمَلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ *

۲۱۸۵۔ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَتَيْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تَضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا

جائیں گے۔

۲۱۸۶۔ ابو الطاهر، عبد اللہ بن وہب، سلیمان بن بلال، سہیل بن ابی صالح، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں صبح ہوتی تو فرماتے سننے والے نے اللہ کی حمد اور اس کی حسن بلاء کو سن لیا، اے ہمارے پروردگار، ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر فضل فرما میں اللہ تعالیٰ سے نار جہنم سے پناہ مانگا ہوں۔

۲۱۸۷۔ عبید اللہ بن معاذ غیری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابواسحاق، ابو ہریرہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے، اے اللہ میری چوک اور میری ناوائی کی مغفرت فرما، اور میری اس زیادتی کو جو مجھے اپنے حال میں ہوئی اور اس چیز کو بخش دے جسے تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے، الٰہی میرے ارادہ کے گناہ اور بھٹی کے گناہ اور میری بھول چوک اور قصد کو معاف فرما، اور یہ سب میری جانب سے ہے اے میرے مالک میرے اگلے اور پچھلے اور پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف فرما جن کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے تو ہی مقدم اور مؤخر ہے اور ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

۲۱۸۸۔ محمد بن یسار، عبد الملک بن الصباح، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۱۸۹۔ ابراہیم بن وینار، ابو قطن، عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ، قدامہ بن موسیٰ، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے الد العالمین میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا محافظ اور نگہبان ہے اور میری دنیا کو درست کر دے جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور میری آخرت

يَمُوتُ وَالْجَنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ *
۲۱۸۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُولُ سَمِعَ سَمِعَ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بَلَاءِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبِنَا وَأَفْضَلِ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ *

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَدِّي وَهَزْلِي وَخَطِيئِي وَعَمْدِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ *

۲۱۸۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْهَيْثَمِ الْقُطَيْعِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجَشُونِ عَنْ قَدَامَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي

کو سنوار دے جس میں میری بازگشت ہے اور زندگی کو میرے لئے ہر ایک خیر میں زیادتی کا سبب بنادے اور موت کو میرے لئے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب کر دے۔

۲۱۹۰۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتَّقٰی وَالعِفَافَ وَ الْغَنٰی۔

۲۱۹۱۔ ابن ثنی، ابن بشار، عبدالرحمن، سفیان، ابواسحاق سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی ابن ثنی کے علاوہ سب نے والعفاف کے بجائے والعفة کہا ہے۔

۲۱۹۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو معاویہ، عاصم، عبداللہ بن حارث، ابو عثمان مہدی، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تم سے وہی بیان کروں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے (ترجمہ) اَللّٰهُ الْعَالِمِیْنَ میں عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ کا طالب ہوں، اَللّٰهُ الْعَالِمِیْنَ میرے نفس کو متقی بنادے اور اسے پاک کر دے تو ہی اس کا بہترین پاک کرنے والا ہے تو ہی اس کا آقا اور مولا ہے، اے اللہ میں اس علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تجھ سے نہ ڈرے، اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

۲۱۹۳۔ قتیبہ بن سعید، عبدالواحد بن زیاد، حسن بن عبید اللہ،

هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاصْلِحْ لِيْ ذُنُوبِيْ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاصِي وَاصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ الَّتِيْ فِيْهَا مَعََادِي وَاجْعَلْ الْحَيٰةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلْ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ *

۲۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى وَالْعِفَافَ وَالْغَنَى *

۲۱۹۱۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ فِي رَوَاتِهِ وَالْعِفَّةَ *

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَالْلَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَخْرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ قَالَ لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبَخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكَّاهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيَّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا *

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

ابراہیم بن سوید، عبدالرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہم نے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی، تمام تفریقیں اس ذات کے لئے ہیں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، زبید نے ابراہیم سے اس جگہ یہ کلمات نقل کئے ہیں کہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر، الخ میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد کی رات کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں، الخ میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میں تجھ سے جہنم اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔

۲۱۹۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، حسن بن عبداللہ، ابراہیم بن سوید، عبدالرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے امسینا و امسی الملک للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر، رب اسئلك خیر ما فی هذه الليلة و خیر ما بعدها، واعوذ بك من شر ما فی هذه الليلة و شر ما بعدها رب اعوذ بك من الكسل وسوء الكبر رب اعوذ بك من عذاب فی النار و عذاب فی القبر اور جب صبح ہوتی تو یہ دعا پڑھتے اور امسینا کے بجائے ”اصبحنا واصبح الملک للہ“ فرماتے تھے (ترجمہ اوپر بیان ہو چکا)۔

۲۱۹۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، حسن بن عبید اللہ، ابراہیم بن سوید، عبدالرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے

الواجب بن زیاد عن الحسن بن عبید اللہ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي هَذَا لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اسْأَلْكَ خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ *

۲۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ أَرَاهُ قَالَ فِيهِمْ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ اسْأَلْكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ *

۲۱۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

بیان کیا کہ جب شام ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے امسینا وامسی الملک لله، والحمد لله، لا اله الا الله وحده لا شریک له اللهم اتی اسئلتک من خیر هذه الیلة وخیر ما فیہا، واعوذ بک من شرها وشر ما فیہا، اللهم اتی اعوذ بک من الکسل والہرم وسوء الکبر وفتنۃ الدنیا وعذاب القبر، حسن بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ مجھے زید نے بواسطہ ابراہیم بن سوید عن عبد الرحمن بن زید، حضرت عبد اللہ سے مرفوعاً اتنی زیادتی اور بیان کی ہے لا اله الا الله وحده لا شریک له لله الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدید۔

۲۱۹۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ وحدہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اس نے اپنے لشکر کو عزت دی اور اپنے بندہ کی مدد کی، اس نے تمہا کو افروں کو مغلوب کیا اس کے بعد کوئی شی نہیں ہے۔

۲۱۹۷۔ ابو کریب، ابن ادریس، عاصم بن کلیب، ابو بردہ، حضرت علی اکرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اللهم اهدنی وسدنی پڑھا کرو، اور ”اہدنی“ کہنے کے وقت راستہ کی ہدایت کا خیال اور ”سدنی“ کہنے کے وقت تیر کی راستگی کا خیال کرو۔

۲۱۹۸۔ ابن نمیر، عبد اللہ بن ادریس، عاصم بن کلیب، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں ”اللهم اتی اسئلتک الہدی والسداد“ کے الفاظ ہیں۔

يَزِيدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ وَزَادَنِي فِيهِ زَيْدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ *

۲۱۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَغْرَزَ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عِبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَخْرَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ *

۲۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَادْكُرْ بِالْهَدْيِ هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَالسَّدَادَ سَدَادَ السَّهْمِ *

۲۱۹۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ ثُمَّ ذَكَرَ بِعَيْنِهِ *

(۳۵۲) بَابُ التَّسْبِيحِ أَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ *

باب (۳۵۲) علی الصباح اور سوتے وقت تسبیح پڑھنا۔

۲۱۹۹۔ قتیبہ، عمر وناقد، ابن ابی عمر، سفیان، محمد بن عبد الرحمن، کریب، ابن عباس، حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد ترکے ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے باہر تشریف لے گئے، میں اپنی مسجد میں بیٹھی رہی، دن چڑھے آپ تشریف لائے جب بھی میں اپنی مسجد میں بیٹھی تھی، آپ نے فرمایا جس وقت سے میں چھوڑ کر گیا ہوں اس وقت سے اب تک تم اسی حالت میں بیٹھی ہو، میں نے عرض کیا، جی ہاں، آپ نے فرمایا میں نے تمہارے بعد چار کلمات تین مرتبہ کہے تم نے شروع دن سے اس وقت تک جو کچھ پڑھا ہے اگر ان کلمات کو اس پڑھے ہوئے میں تولا جائے تو ان کلمات کا پلہ جھک جائے گا، سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنة عرشہ ومداد کلماتہ۔

۲۲۰۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، اسحاق، محمد بن بشر، مسر، محمد بن عبد الرحمن، ابو رشدین، ابن عباس، حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے بقیہ روایت حسب سابق ہے، باقی اس میں دعاء اس طرح مروی ہے، سبحان اللہ عدد خلقہ، سبحان اللہ رضا نفسہ سبحان اللہ زنة عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ۔

۲۲۰۱۔ محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، ابن ابی الی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چکی پیسنے کی وجہ سے حضرت فاطمہ زہرا کے ہاتھ میں نشان پڑ گئے

۲۱۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمَرُو النَّاقِدُ وَإِبْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِبْنِ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بِكُرَّةٍ حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بِغَدُوكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وَزِنْتُ بِمَا قُلْتُ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضًا نَفْسِهِ وَزَنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ *

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَرَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي رَشْدِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْغَدَاةِ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضًا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زَنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ *

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

تھے اور اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی بھی آئے ہوئے تھے، حضرت فاطمہؓ آئیں مگر حضورؐ نہیں ملے حضرت عائشہؓ سے مل کر واقعہ بیان کر دیا جب حضورؐ تشریف لائے، حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے آنے کی اطلاع دی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم بستروں پر بیٹھ چکے تھے، ہم کھڑے ہونے لگے آپؐ نے فرمایا اپنی جگہ ہی پر رہو، یہ فرما کر آپؐ ہمارے درمیان آکر بیٹھ گئے، حضورؐ کے قدموں کی خنکی مجھے اپنے سینہ پر محسوس ہونے لگی، پھر فرمایا، میں تمہیں اس چیز سے بہتر جس کی تم نے درخواست کی تھی سکھاتا ہوں جب تم دونوں اپنی خواب گاہ میں جاؤ تو ۳۴ بار اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے لئے ایک خادم سے بہتر ہے۔

۲۲۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) ابن قتی ابن ابی عدی، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی معاذ کی روایت میں مضجعکما کاللفظ ہے۔

۲۲۰۳۔ زبیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، عبید اللہ بن ابی یزید، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، عبید بن یعیش، عبد اللہ بن نمیر، عبد الملک، عطاء، مجاہد، ابن ابی لیلیٰ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم عن ابن ابی لیلیٰ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا بھی اس کا پڑھنا ترک نہیں کیا، ان سے دریافت کیا گیانہ صفین کی رات میں، فرمایا اور نہ صفین کی رات میں اور عطاء کی روایت میں بواسطہ مجاہد، ابن

أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلَقَّى مِنَ الرَّحَى فِي يَدَيْهَا وَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيَّ فَأَنْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ إِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَكَانِكُمْ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِي عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَنْ تَكْبِرَ اللَّهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ *

۲۲۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِي كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ *

۲۲۰۳۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحُو حَدِيثَ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَلِيُّ مَا تَرَكْتُهُ مِنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى

ابی ایلی کا قول مروی ہے کہ میں نے دریافت کیا۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صَفِينٍ قَالَ وَلَا
لَيْلَةَ صَفِينٍ وَفِي حَدِيثٍ عَطَاءٌ عَنْ مُحَاهِدٍ عَنْ
ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صَفِينٍ *

۲۲۰۴۔ امیہ بن بسطام عیسیٰ، یزید، روح، سمیل، بواسطہ اپنے
والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک خادمہ مانگنے کے لئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور
کام کاج کی شکایت کی، آپؐ نے فرمایا، خادمہ تو تمہیں ہمارے
پاس نہیں ملے گا باقی میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں جو خادم
سے تمہارے لئے بہتر ہے، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ
الحمد للہ، اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر خواب گاہ میں جانے کے وقت
پڑھ لیا کرو۔

۲۲۰۴۔ حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ
ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ فَاطِمَةَ أُمَّتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَسْأَلُهُ خَادِمًا وَشَكَتِ الْعَمَلَ فَقَالَ مَا أَلْفَيْتِهِ
عِنْدَنَا قَالَ أَلَا أَذْلِكُ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ
خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَتَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا
وَتَكْبِرِينَ أَرْبَعًا وَتَلَاثِينَ حِينَ تَأْخُذِينَ
مَضْجَعَكَ *

۲۲۰۵۔ احمد بن سعید، حبان، ویسب، سمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۲۰۵۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ
حَدَّثَنَا حَبَابٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ *

باب (۳۵۳) مرغ کے اذان دینے کے وقت دعا
کا استحباب۔

(۳۵۳) بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صَبَاحِ
الدَّيْلِ *

۲۲۰۶۔ قتیبہ بن سعید، لیث، جعفر بن ربیعہ، اعرج، حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے اس
کے فضل کی درخواست کرو کیونکہ وہ اس وقت فرشتہ کو دیکھتا
ہے اور گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ
وہ اس وقت شیطان کو دیکھتا ہے۔

۲۲۰۶۔ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
سَمِعْتُمْ صَبَاحَ الدَّيْلِكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ
فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهَقَ الْحِمَارِ
فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں اس وقت دعا مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آمین کہیں، اور تضرع و اخلاص کی گواہی دیں، نیز معلوم ہوا
کہ صالحین کے حضور میں دعا مستجاب ہے۔ (نووی جلد ۳)

باب (۳۵۴) مصیبت کے وقت دعا۔

(۳۵۴) بَابُ دُعَاءِ الْكَرْبِ *

۲۲۰۷۔ محمد بن ثقی، ابن بشار، عبید اللہ بن سعید، معاذ بن

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ

ہشام، بواسطہ اپنے والد، قناده، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت فرمایا کرتے تھے، کوئی معبود نہیں، مگر اللہ بزرگ بردبار، کوئی معبود نہیں، مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا مالک ہے۔

۲۲۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی معاذ بن ہشام کی روایت کامل ہے۔

۲۲۰۹۔ عبد بن حمید، محمد بن بشر، سعید بن ابی عرب، قناده، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کیا کرتے تھے اور مصیبت کے وقت انہیں کہا کرتے تھے، بقیہ روایت معاذ بن ہشام عن ابیہ کی روایت کی طرح ہے، باقی اس میں رب السموات والارض ہے۔

۲۲۱۰۔ محمد بن حاتم، بہز، حماد بن سلمہ، یوسف بن عبید اللہ، ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا تو یہی دعا پڑھا کرتے، اور بقیہ روایت معاذ عن ابیہ کی روایت کی طرح ہے، مگر اس میں لا الہ الا انت رب العرش الکریم زاد ہے۔

باب (۳۵۵) ”سبحان اللہ وبحمدہ“ کی فضیلت۔

۲۲۱۱۔ زہیر بن حرب، حبان بن ہلال، وہیب، سعید جری، ابو عبد اللہ، ابن الصامت، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، کون سا کلام سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے

وَعَبَّيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ *

۲۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدَّثَ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ أَنَّهُ *

۲۲۰۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَنَادَةَ أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ الرَّيَّاحِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِمْ وَيَقُولُهُمْ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَنَادَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ *

۲۲۱۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَارِثِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ *

(۳۵۵) بَابُ فَضْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ *

۲۲۱۱۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْحُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيِّ عَنْ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اپنے فرشتوں یا بندوں کے لئے منتخب کیا ہے، یعنی سبحان اللہ و بحمدہ۔

۲۲۱۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن ابی بکر، شعبہ، جریری ابو عبد اللہ حمزی، عزہ، حضرت عبد اللہ بن الصامت حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ بتاؤں، جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کلام (ضرور) بتائیے، جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ فرمایا، خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا کلام سبحان اللہ و بحمدہ ہے۔

باب (۳۵۶) مسلمانوں کیلئے پس پشت دعا کرنے کی فضیلت۔

۲۲۱۳۔ احمد بن عمر بن حفص، محمد بن فضیل، بواسطہ اپنے والد، طلحہ بن عبید اللہ، ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کے لئے پس پشت دعا کرے، مگر فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اتنا ہی ہو۔

(فائدہ) کیونکہ یہ اخلاص کی دلیل ہے، اور اخلاص کا ثواب بے حد ہے، سلف صالحین کا یہی معمول تھا، اذلا تو وہ مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرتے اور پھر اپنے نفس کے لئے (تو ہی جلد ۳)۔

۲۲۱۴۔ اسحاق بن ابراہیم، نضر بن شمیل، موسیٰ بن مروان، طلحہ بن عبید اللہ، ام الدرداء، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے بھائی کے لئے اس کی پس پشت دعا کرتا ہے، تو مومن فرشتہ آمین کہتا ہے، اور کہتا ہے ایسی ہی تیرے لئے بھی۔

۲۲۱۵۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، عبد الملک بن ابی سلیمان، ابو الزہیر، صفوان بن عبد اللہ سے روایت ہے اور ان

وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَفْضَلُ قَالَ مَا أَصْطَفَى اللَّهُ لِمَلَايِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ *

۲۲۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجُسْرِيِّ مِنْ عَزَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَيَّ اللَّهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَيَّ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَيَّ اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ *

(۳۵۶) بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ لِلْمُسْلِمِينَ بَظَهْرِ الْعِيبِ *

۲۲۱۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَمَرَ بْنِ حَفْصٍ الْوَكَيْعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيزٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بَظَهْرِ الْعِيبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ *

(فائدہ) کیونکہ یہ اخلاص کی دلیل ہے، اور اخلاص کا ثواب بے حد ہے، سلف صالحین کا یہی معمول تھا، اذلا تو وہ مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرتے اور پھر اپنے نفس کے لئے (تو ہی جلد ۳)۔

۲۲۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النُّصْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيزٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بَظَهْرِ الْعِيبِ قَالَ الْمَلِكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ *

۲۲۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي

کے نکاح میں ام الدرداء تھیں، بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام گیا، تو حضرت ابو الدرداء کے پاس ان کے مکان پر بھی گیا، مگر ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود نہ تھے۔ ام الدرداء مل گئیں کہنے لگیں کیا اس سال حج کا ارادہ کیا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں یوں تو ہمارے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا مانگنا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان آدمی کی دعا اپنے بھائی کے لئے اس کے پس پشت قبول ہوتی ہے، جب مسلمان اپنے بھائی کے لئے دعا نہ خیر کرتا ہے، تو وہ موکل فرشتہ جو اس کے سر کے پاس کھڑا ہوتا ہے، آمین کہتا ہے۔ اور کہتا ہے تیرے لئے بھی اتنا ہی ہے، میں وہاں سے بازار کو چل دیا تو ابو الدرداء سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی حضورؐ سے یہی بیان کیا۔

۲۲۱۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، عبد الملک بن سلیمان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۳۵۷) کھانے پینے کے بعد شکر الہی کا استجاب۔

۲۲۱۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو اسامہ، محمد بن بشر، زکریا بن ابی زائدہ، سعید بن ابی بردہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے راضی ہوتا ہے جب وہ کھانا کھا کر اس کا شکر کرے، یا پانی کر اس کا شکر کرے۔

۲۲۱۸۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن یوسف، زکریا سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَأَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَحَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ أُرِيدُ الْحَجَّ أَلْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ دُعَاؤُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ يَظْهَرُ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةً عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكَ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ أَلَمْ تَكُنْ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ قَالَ فَحَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ يَرَوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۲۱۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ *

(۳۵۷) بَابُ اسْتِجَابِ حَمْدِ اللَّهِ تَعَالَى بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ *

۲۲۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ زَكْرِيَاءَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا *

۲۲۱۸۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

باب (۳۵۸) جب تک کہ جلدی میں اظہار شکایت نہ کرے دعا قبول ہوتی ہے۔

۲۲۱۹۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، ابن شہاب، ابو عبیدہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے، بشرطیکہ جلدی کر کے یوں نہ کہے، میں نے دعا کی پر قبول نہ ہوئی۔

۲۲۲۰۔ عبد الملک بن شعیب بن لیث، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، ابو عبیدہ فقیہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی کر کے یوں نہ کہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی تھی، مگر اس نے قبول نہیں فرمائی (۱)۔

۲۲۲۱۔ ابو الطاہر، ابن وہب، معاویہ، ربیعہ بن یزید، ابو اوریس خولانی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، بندہ کی دعا برابر قبول ہوتی ہے، بشرطیکہ گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ کرے اور جلدی بھی نہ کرے، عرض کیا گیا، یا رسول اللہ جلدی کرنے کا کیا مطلب، فرمایا یہ کہنے لگے، میں نے دعا کی تھی، میں نے دعا کی تھی، مگر معلوم ہوتا ہے کہ قبول نہیں ہوئی، پھر ناامید ہو جائے اور دعا چھوڑ دے۔

باب بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلدَّاعِي مَا لَمْ يَعْجَلْ *

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولَ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا أَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي *

۲۲۲۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ لَيْثٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ مِنَ الْقُرَاءِ وَأَهْلُ الْفَقْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولَ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي *

۲۲۲۱۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ (وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ) عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْحَوَّلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِأَلَمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ مَا لَمْ يُسْتَعْجَلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرِ يُسْتَجَبْ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ *

(۱) دعاء کے آداب یہ ہیں (۱) قبولیت کے اوقات میں دعا کرنا زیادہ بہتر ہے جیسے فرض نمازوں کے بعد، اذان کے وقت وغیرہ۔ (۲) دعا سے پہلے وضوء کیا جائے۔ (۳) دو رکعت نماز پڑھی جائے۔ (۴) قبلہ رخ ہو کر بیٹھے۔ (۵) ہاتھوں کو اٹھایا جائے۔ (۶) پہلے اپنے گناہوں کا اقرار کر کے صدق دل سے ان پر توبہ کی جائے۔ (۷) دعاء کا آغاز حمد و ثناء اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے کیا جائے۔ (۸) اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کے ساتھ دعا کی جائے۔

باب (۳۵۹) اکثر اہل جنت فقراء ہوں گے، اور دوزخ میں زیادہ عورتیں داخل ہو گئی۔

۲۲۲۲۔ ہاب بن خالد، حماد بن سلمہ، (دوسری سند) زہیر بن حرب، معاذ بن معاذ (تیسری سند) محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر (چوتھی سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، سلیمان بن یحییٰ (پانچویں سند) ابوالکامل، یزید بن زریج، یحییٰ ابو عثمان حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا، تو میں نے دیکھا کہ جنت میں داخل ہونے والے عموماً مسکین ہیں اور مالداروں کو جنت میں جانے سے روک دیا گیا، مگر دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دینے کا حکم ہو گیا اور میں دوزخ کے دروازہ پر کھڑا ہوا، تو دیکھا اس میں داخل ہونے والی عموماً عورتیں تھیں۔

۲۲۲۳۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، ابورجاء عطاردی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اکثر جنتی لوگ وہی تھے جو نادار تھے اور دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو اکثر دوزخی عورتیں تھیں۔

(فائدہ) فقراء سے آج کل کے فقراء مراد نہیں ہیں، بلکہ یہ تو دوزخ کے کیڑے ہیں، فقراء سے اصحاب صفہ اور ابو ذرؓ کے نقش قدم پر چلنے والے ہی مراد ہیں۔ واللہ اعلم۔

۲۲۲۴۔ اسحاق بن ابراہیم، ثقیفی، ایوب سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۲۲۵۔ شیبان بن فروخ، ابوالاھب، ابورجاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی

(۳۵۹) بَابْ أَكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَاءُ وَأَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ *

۲۲۲۲۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَالْفَلْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةٌ مَن دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْحَدِّ مُحْبِسُونَ إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةٌ مَن دَخَلَهَا النِّسَاءُ *

۲۲۲۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْأَعْطَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ *

۲۲۲۴۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ *

۲۲۲۵۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

اللہ علیہ وسلم نے آگ میں جھانکا، اور ایوب کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۲۲۶۔ ابو کرب، ابو اسامہ، سعید بن ابی عروبہ، ابو جابر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۲۲۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، ابو التیاح بیان کرتے ہیں کہ مطرب بن عبد اللہ کی دو بیویاں تھیں، وہ ایک کے پاس سے آئے، دوسری بولی تم فلاں کے پاس سے آئے ہو، مطرف بولے، میں تو عمران بن حصین کے پاس سے آیا ہوں۔ انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں۔

۲۲۲۸۔ محمد بن الولید، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو التیاح بیان کرتے ہیں کہ میں نے مطرف سے سنا بیان کرتے تھے کہ ان کی دو بیویاں تھیں اور معاذ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۲۲۹۔ عبید اللہ بن عبد الکریم البوزرعی، ابن کبیر، یعقوب بن عبد الرحمن، موسیٰ بن عقبہ، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں سے (ایک یہ بھی) تھی، اے العالمین میں تیری نعمت کے زوال سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری عطا کردہ عافیت اور صحت کے پلٹ جانے سے، اور تیرے اچانک عذاب سے اور تیرے تمام غصہ اور غضب سے۔

۲۲۳۰۔ سعید بن منصور، سفیان، معتمر، سلیمان جمی، ابو عثمان، نبہدی، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے اپنے بعد کوئی فتنہ کی چیز ایسی نہیں چھوڑی جو مردوں کے لئے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعَ فِي النَّارِ فَذَكَرَ بِمَنْثِلِ حَدِيثِ أَيُّوبَ *

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ سَمِعَ أَبَا رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ *

۲۲۲۷۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ كَانَ لِمَطْرِفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ امْرَأَتَانِ فَجَاءَ مِنْ عَبْدِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ الْآخَرَى جِئْتُ مِنْ عَبْدِ فَلَانَةَ فَقَالَ جِئْتُ مِنْ عَبْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَقْلَ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءَ *

۲۲۲۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مَطْرَفًا يَحْدُثُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاذٍ *

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكِيْرٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفَجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ *

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ

عورتوں سے زیادہ ضرر رساں ہو۔

۲۲۳۱۔ عبید اللہ بن معاذ، سوید بن سعید، محمد بن عبد اللہ علی، معمر، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، میں نے اپنے پیچھے کوئی فتنہ کی چیز ایسی نہیں چھوڑی ہے، جو مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں اور نقصان دینے والی ہو۔

۲۲۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو خالد، احمر۔

(دوسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، ہشیم۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، سلیمان تمیمی سے ابی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۲۳۳۔ محمد بن ثنیٰ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ ابو مسلم، ابو نضر، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا دنیا ہری بھری اور شیریں ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں حاکم بنانے والا ہے، تاکہ وہ دیکھ لے تم کس طرح عمل کرتے ہو، دنیا سے بچو اور عورتوں سے ڈرتے رہو، کیونکہ بنی اسرائیل کا سب سے پہلا فتنہ عورتوں سے شروع ہوا تھا (۱)۔

(فائدہ) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشرق سے مغرب تک حاکم بنادیا، مگر اپنے برے اعمال کی وجہ سے سلطنت الہیہ چھین لی گئی، اب ساری دنیا میں ذلیل و خوار ہیں۔

(۱) یہ حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں پیش آنے والے ایک واقعے کی طرف اشارہ ہے جب بعام نے اپنی قوم کو یہ مشورہ دیا تھا کہ تم اپنی عورتیں بنی اسرائیل کے لشکر میں بھیج دو انہوں نے اپنی عورتیں بھیج دیں تو بنی اسرائیل میں سے بعض لوگوں نے ان کے ساتھ زنا کیا جس کی وجہ سے بنی اسرائیل حاکمانوں میں جلا کر دیئے گئے۔

بَعْدِي فِتْنَةٌ هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرَّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ *
۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى جَمِيعًا عَنْ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بْنِ حَارِثَةَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ نَفِيلٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرَّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ *

۲۲۳۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلُوةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَحْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النَّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَيْنِي وَإِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النَّسَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ لَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ *

باب (۳۶۰) اصحاب غار کا واقعہ اور اعمال صالحہ کے ساتھ توسل۔

۲۳۳۴۔ محمد بن اسحاق، انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ، تابع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، تین آدمی جارہے تھے، اتنے میں بارش آگئی، تو سب پہاڑ کے ایک غار میں پناہ گزین ہو گئے، اتنے میں غار کے دہانہ پر پتھر کی ایک چٹان آگری، اور یہ لوگ بند ہو گئے، آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے، دیکھو جو نیک اعمال تم نے خدا کے لئے کئے ہوں، ان کا واسطہ پکڑ کر اللہ سے دعا کرو، شاید خدا دروازہ کھول دے، ایک شخص بولا، الہی میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میری بیوی بھی تھی اور چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں مویشی چرا کر تا تھا اور شام کو جانور واپس لا کر دودھ دھو کر اپنے بچوں سے بھی پہلے والدین کو پلاتا، ایک دن مجھے درختوں نے دور ڈال دیا، رات کو گھرا آیا، تو والدین سو چکے تھے، حسب معمول میں دودھ دھو کر پیالہ بھر کر ان کے سر ہانے کھڑا ہو گیا، نیند سے انہیں بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا اور ان سے پہلے بچوں کو پلاتا بھی ٹھیک نہیں تھا، بچے میرے قدموں میں بیچ رہے تھے، میری اور میرے والدین کی یہ حالت صبح تک رہی، یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی، اللہ العالمین اگر تیرے علم میں میرا یہ فعل محض تیری رضا جوئی کے لئے تھا، تو ہمارے لئے کشائش پیدا کر دے، کہ ہمیں آسمان نظر آجائے، فوراً اللہ تعالیٰ نے اتنی کشائش پیدا کر دی کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا، دوسرا بولا الہی میرے ایک بچہ کی بیٹی تھی، مجھے اس سے اتنا عشق تھا، جتنا کہ مردوں کو عورتوں سے ہونا چاہئے، میں نے اس سے وصل کی درخواست کی، مگر اس نے انکار کر دیا، اور سودینار لینے کی شرط لگائی، میں نے بڑی کوشش کے ساتھ سودینار جمع کئے اور لے کر اس کے پاس پہنچا، جب اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا، تو اس

(۳۶۰) بَابِ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ الثَّلَاثَةِ وَالتَّوَسُّلِ بِصَالِحِ الْأَعْمَالِ *

۲۲۳۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ابْنُ عِيَاضٍ أَبَا ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوُّوا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ فَأَدْعُوا اللَّهَ تَعَالَى بِهَا لَعَلَّ اللَّهَ يَفْرُجَهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُم اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَبِيحَانِ كَبِيرَانِ وَأُمْرَأَتَانِ وَلِي صَبِيئَةٌ صَغِيرَةٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَأَنَّهُ نَأَى بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ أَتِ حَتَّى أُمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَحَفْتُ بِالْحَلَابِ فَقَعْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أَوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِي الصَّبِيَّةَ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِي وَدَائِهِمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنِ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ اتِّعَاءً وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ مِنْهَا فُرْجَةً قَرَأُوا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمَّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتَيْتُهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَتَعَبْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ

نے کہا، بندۂ خدا خدا سے ڈر اور ناجائز طور پر مہر کو نہ کھول، میں یہ سنتے ہی فوراً اُنھ کھڑا ہوا، الہی اگر تیرے علم میں میرا یہ فعل تیری رضا کے لئے تھا، تو ہمارے لئے کچھ کشاکش پیدا کر، خدا نے ان کے لئے کسی قدر کشاکش پیدا کر دی تیسرے نے کہا اللہ العالین میں نے ایک فرق (بیانہ) چاول کی اجرت پر ایک مزدور رکھا تھا، جب وہ اپنا کام کر چکا، تو مجھ سے کہنے لگا، میرا حق دو، میں نے فرق مقررہ اسے دیا، مگر وہ منہ پھیر کر چلے گیا، میں ان چاولوں سے کاشت کار تا رہا حتیٰ کہ میں نے اسی مال سے گائے، بیل چرواہے جمع کر لئے، پھر وہ مزدور میرے پاس آیا، اور بولا اللہ سے ڈر اور میرا حق مت دبا، میں نے کہا، جا کر وہ بیل اور چرواہے لے لے، وہ بولا خدا سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر، میں نے کہا، میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا، تو وہ بیل اور چرواہے لے لے، چنانچہ وہ لے کر چلے گیا، الہی اگر تیرے علم میں میرا یہ فعل تیری رضا جوئی کے لئے تھا، تو ہمارے لئے باقی ماندہ حصہ کو کھول دے، اللہ نے باقی ماندہ حصہ کو بھی کھول دیا۔

۲۲۳۵۔ اسحاق بن منصور، عبد بن حمید، ابوعاصم سلیمان جرجی، موسیٰ بن عقبہ۔

(دوسری سند) سید بن سعید، علی بن مسہر، عبد اللہ۔

(تیسری سند) ابوالکریب، محمد بن طریف بجلی، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد اور ورثہ بن مقلہ۔

(چوتھی سند) زہیر بن حرب، حسن حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح بن کیسان، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حمزہ عن موسیٰ بن عقبہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، صرف اتنی زیادتی ہے کہ وہ عمار سے نکل کر چل دیئے، اور صالح کی حدیث میں ”خرجوا“ کے بجائے ”یتماشون“ کے لفظ ہیں (ترجمہ ایک ہی ہے)۔

رَحْلُهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ
الْحَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ
أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ اتِّعَاءً وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا
فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْأَجْرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ
اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا يَفْرُقُ أُرْزُقُ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ
قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهُ فَرَغِبَ
عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أُرْزُقُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا
وَرَعَاءَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي
حَقِّي قُلْتُ أَذْهَبُ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَعَائِهَا
فَأُخَذُهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ
إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ خَذْ ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَعَاءَهَا
فَأُخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ
ذَلِكَ اتِّعَاءً وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ
اللَّهُ مَا بَقِيَ *

۲۲۳۵۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ
حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْجَلِّيُّ
قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَرَبِيعَةُ بْنُ مَسْقَلَةَ
ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ
وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُو ابْنُ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ
كَيْسَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي صَمْرَةَ
عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَزَادُوا فِي حَدِيثِهِمْ
وَعَرَجُوا يَمَشُونَ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ يَتَمَشُونَ

إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ وَخَرَجُوا وَلَمْ يَذْكُرْ
بَعْدَهَا شَيْئًا*

۲۲۳۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامَ وَأَبُو بَكْرِ
بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَخْرَاقُ
أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ انْطَلِقْ ثَلَاثَةَ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى
أَوَاهُمُ الْمَبِيتَ إِلَى غَارٍ وَأَقْصَصَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى
حَدِيثٍ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
مِنْهُمْ اللَّهُمَّ كَأَنِّي أَبُوءُكَ شَيْعَانَ كَبِيرَانَ
فَكَنْتُ لَكَ أَغْبَقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَقَالَ
فَامْتَنَعْتُ مِنِّي حَتَّى أَلَمْتُ بِهَا سَنَةً مِنَ السَّنِينَ
فَجَاءَنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ وَقَالَ
فَتَمَرَّتْ أَجْرُهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ
فَارْتَعَجَتْ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ*

۲۲۳۶- محمد بن سہل تمیمی، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن بہرام، ابو بکر بن اسحاق، ابوالیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تم سے پہلے تین آدمی جا رہے تھے، انہیں رات ایک غار میں آگئی اور نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے صرف اتنی زیادتی ہے کہ ان میں سے ایک نے کہا اللہ العالمین میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے، مگر میں شام کو ان سے پہلے اپنے بال بچوں کو دودھ نہیں پلاتا تھا، اور دوسرے آدمی کا واقعہ اس طرح مذکور ہے کہ اس نے انکار کیا، حتیٰ کہ ایک سال قحط میں گرفتار ہوئی چنانچہ وہ میرے پاس آئی، میں نے اسے ایک سو بیس دینار دیئے اور تیسرے آدمی کے قصہ میں ہے کہ میں نے اس کی مزدوری سے نراعت کی، حتیٰ کہ اس سے بہت مال ہو گیا اور لوہریں مارنے لگا۔

(فائدہ) اس حدیث میں بہت سے فوائد ہیں، مجملہ ان کے تحت مصیبت اور پریشانی کے عالم میں اپنے اعمال صالحہ کو دیکھ کر دعا مانگنے سے اللہ تعالیٰ نجات عطا فرمائے گا، دوسرے یہ کہ والدین کا حق اپنے جان و مال، اولاد اور بیوی وغیرہ سب پر مقدم ہے، اور بڑی نیکیوں میں اس کا شمار ہے، تیسرے یہ کہ قادر ہونے کے باوجود محض خوف خداوندی سے گناہ سے بچتا، اور اپنے نفس کو دہانا، یہ کمالین کی خصلت ہے اور عند اللہ بہت ہی محبوب ہے۔ (نووی جلد ۳ ص ۳۵۴)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ التَّوْبَةِ

۲۲۳۷- سويد بن سعيد، حفص بن ميسرة، زيد بن اسلم، ابو صالح حضرت ابو هريره رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا

۲۲۳۷- حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

ہے، میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں، جہاں بھی وہ مجھے یاد کرے، اور یقیناً اللہ اپنے بندہ کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی چٹیل میدان میں اپنا گشودہ جانور پائے۔ اور جو میری طرف ایک باشت آتا ہے، میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں دو ہاتھ اس سے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

۲۲۳۸۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنبل، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جتنا تم میں سے کوئی اپنے گم شدہ جانور کو پا کر خوش ہوتا ہے، اس سے زیادہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے خوش ہوتا ہے۔

۲۲۳۹۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۲۴۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، عمارہ بن عمیر، حارث بن سید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کی عیادت کے لئے گیا، وہ بیمار تھے، انہوں نے ہم سے دو حدیثیں بیان کیں، ایک اپنی طرف سے اور ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کی، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جو سنسن، ہلاکت خبر بیابان میں اپنی اونٹنی کھانے اور پانی سے لدی ہوئی چھوڑ کر سو گیا، بیدار ہو کر دیکھا کہ وہ اونٹنی کہاں چلی گئی، پھر یہ اسے تلاش کرے، اور پیاس لگنے لگے، پھر کہے کہ اب میں اسی جگہ جا کر سو جاتا ہوں، حتیٰ کہ مر جاؤں، یہ سوچ کر آکر اپنے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللَّهُ لِلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَيْئًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أَهْرُولُ *

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَائِمِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا *

۲۲۳۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَثْبُورٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ * ۲۲۴۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ أَعُوذُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ ذَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَوَدَّ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتَّى أَذْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي

ہازو پر سر رکھ کر مرنے کے ارادہ سے لیٹ جائے اور بیدار ہو کر دیکھے، کہ اس کی اونٹنی توشہ اور کھانے پینے سے لدی ہوئی موجود ہے، جتنی اس شخص کو اپنی اونٹنی اور توشہ کے مل جانے کی خوشی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ مؤمن کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

۲۲۴۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، قطبہ بن عبد العزیز، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۲۴۲۔ اسحاق بن منصور، ابو اسامہ، اعمش، عمارہ بن عیمر، حارث بن سہید بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں، ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے اور بیان کیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے اور جریر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۲۴۳۔ عبید اللہ بن معاذ غمری بواسطہ اپنے والد، ابو یونس، سہاک بیان کرتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر نے خطبہ میں کہا کہ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جو اونٹ پر اپنا توشہ اور مکینہ لاد کر چلا ہو، چلتے چلتے جب چمیل میدان میں پہنچا، تو قیلولہ کا وقت آگیا، وہ اتر کر ایک درخت کے سایہ میں لیٹ گیا، اور نیند سے مغلوب ہو کر سو گیا، اور اونٹ کسی طرف کو سرک گیا، جب یہ بیدار ہو تو دوڑ کر ایک ٹیلہ پر جا کر دیکھے، نظر نہ آئے، تو دوسرے ٹیلے پر دوڑ کر جائے اور دیکھے، جب کچھ نظر نہ آئے تو تیسرے ٹیلے پر جا کر دیکھے بالآخر اسی جگہ چلا آئے، جہاں قیلولہ کیا تھا، اور وہ بیٹھایا ہو کہ اچانک اونٹ چلتا چلتا آجائے، اور اپنی ٹیکل لاکر اس کے ہاتھ میں دیدے جتنی خوشی اس شخص کو ایسی حالت میں اونٹ

الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَا مَحْتَمِلٌ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِيدهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقِظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَالَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ *

۲۲۴۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ رَجُلٍ بِدَاوِيَةَ مِنَ الْأَرْضِ *

۲۲۴۲۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ *

۲۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكِ قَالَ خَطَبَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ حَمَلَ زَادَهُ وَمَزَادَهُ عَلَى بَعِيرٍ ثُمَّ سَارَ حَتَّى كَانَ بِقَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَأَدْرَكَهُ الْقَائِلَةُ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَيْتُهُ عَيْنُهُ وَأَنْسَلَ بَعِيرُهُ فَاسْتَيْقِظَ فَسَعَى شَرْقًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرْقًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرْقًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَأَقْبَلَ حَتَّى أَتَى مَكَانَهُ الَّذِي قَالَ فِيهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ إِذْ جَاءَهُ بَعِيرُهُ بِمِثْلِي حَتَّى وَضَعَ خِطَامَهُ فِي يَدِهِ فَلَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هَذَا حِينَ وَحَدَّ

ملنے سے ہوتی ہے، اس سے زیادہ خوشی خدا تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے ہوتی ہے، سنا کہ کہتے ہیں، قصصی نے بیان کیا کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو مرثوعاً بیان کیا ہے، لیکن میں نے نہیں سنا۔

۲۲۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، جعفر بن حمید، عبید اللہ بن زیاد، ایاد، حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی خوشی کے بارے میں کیا کہتے ہیں، جس کی اونٹنی سنان زمین میں رہ جائے، جہاں نہ کھانا ہو، اور نہ پانی اور اونٹنی پر اس کا کھانا اور پانی لدا ہو، اور اونٹنی اپنی ٹیکل کی رسی کھینچتی ہوئی وہاں پھرنے لگے۔ یہ شخص اس کی تلاش کرے حتیٰ کہ تنگ آجائے، اتفاق سے اونٹنی کسی ورخت کے تنہ سے گزرے اور ٹیکل کی رسی اس میں الجھ جائے اور یہ شخص رسی تنہ میں الجھی ہوئی پائے (توبہ کتنا خوش ہوگا) ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ بہت زیادہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے، جعفر نے عبید اللہ بن ایاد عن ایبہ کہا ہے۔

۲۲۴۵۔ محمد بن صباح، زبیر بن حرب، عمر بن یونس، عکرمہ بن عمار، اسحاق بن عبد اللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے، تم میں سے اس شخص سے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے، جو کہ سنان بیابان میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو، اور اسی پر اس شخص کا کھانا پانی لدا ہو اور وہ کھانا پانی کے اونٹنی چھوٹ جائے، اور وہ آدمی ناامید ہو کر ایک درخت کے سایہ میں آکر لیٹ جائے اسی حالت میں اسے اونٹنی اپنے پاس کھڑی مل جائے، وہ فوراً اس کی ٹیکل پکڑے اور انہائی خوشی کے عالم میں کہنے لگے، پروردگار تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں زیادہ خوشی کی وجہ سے اس کی

بَعِيرُهُ عَلَىٰ حَالِهِ قَالَ سِمَاكَ فَرَعَمَ الشَّعْبِيُّ أَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا أَنَا فَلَمْ أَسْمَعُهُ *

۲۲۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ يَحْيَىٰ وَجَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ جَعْفَرُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيَىٰ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ بْنُ لَقِيطٍ عَنْ إِبَادٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَحْرُ زِمَامَهَا بِأَرْضٍ قَفَرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجَذَلٍ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ قُلْنَا شَدِيدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا وَاللَّهِ لَأَشَدَّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدٍ مِنْ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ قَالَ جَعْفَرُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ عَنْ أَبِيهِ *

۲۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَشَدَّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدٍ حِينَ يَتَوْبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ فَأَنْفَلَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَأَيْسَ مِنْهَا فَأَتَى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ أَيْسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةٌ عِنْدَهُ فَاخَذَ بِعِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اللَّهُمَّ

زبان سے یہ غلطی ہو جائے۔

۲۲۳۶۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ سے تم میں سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے، جو بیدار ہوتے ہی اپنا اونٹ پائے جو کہ سنسن بیابان میں گم ہو گیا ہو۔

۲۲۳۷۔ احمد دارمی، حبان، ہمام، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۳۶۱) استغفار کی فضیلت۔

۲۲۳۸۔ قتیبہ بن سعید، لیث، محمد بن قیس، ابو صرمد، حضرت ابو ایوب انصاری کے جب انتقال کا وقت قریب ہوا، تو انہوں نے فرمایا، میں نے ایک حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، جو تم سے چھپا رکھی تھی، (اب بیان کرتا ہوں) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، اگر تم لوگ گناہ نہ کرتے، تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کر دیتا، جو گناہ کرتی اور پھر اس کی مغفرت فرماتا۔

۲۲۳۹۔ ہارون بن سعید الجلی، ابن وہب، عیاض، ابراہیم بن عبد، محمد بن کعب، ابو صرمد، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اگر خدا کے بخشے کے لئے ہمارے گناہ نہ ہوتے، تب بھی اللہ تعالیٰ ایک ایسی گناہ کرنے والی قوم پیدا کرتا، جس کے گناہ ہوتے (اور پھر وہ مغفرت چاہتے) تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماتا۔

۲۲۵۰۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، جعفر جزری، یزید بن اصرم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی

أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ *

۲۲۴۶۔ حَدَّثَنَا هَذَابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتُوبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ إِذَا اسْتَيْقَظَ عَلَى بَعِيرِهِ قَدْ أَضَلَّهُ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ *

۲۲۴۷۔ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَابٌ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * (۳۶۱) بَابُ فَضِيلَةِ الْإِسْتِغْفَارِ *

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصٍ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ جِئْتُ حَضْرَتَهُ الْوَفَاةَ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّكُمْ تَذُنُّونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يَذُنُّونَ يَغْفِرُ لَهُمْ *

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عِيَّاضٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْفُهْرِيُّ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثَيْدٍ بِنِ رِفَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيُّ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا اللَّهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ *

۲۲۵۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرِ الْحَزْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ کرتے، تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جاتا اور ایسی قوم لے آتا، جو گناہ کرتی اور پھر خدا سے مغفرت کی خواہاں ہوتی، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمادیتا۔

باب (۳۶۲) دوام ذکر اور امور آخرت کے متعلق فکر کرنے کی فضیلت۔

۲۲۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ اور قطن بن یسار، جعفر بن سلیمان، سعید بن لیاث جریری، ابو عثمان نہدی، حضرت حظلہ اسیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے تھے کہ میری ملاقات حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، تو انہوں نے فرمایا حظلہ کیا حال ہے؟ میں نے کہا حظلہ منافق ہو گیا، انہوں نے فرمایا، سبحان اللہ کیا کہہ رہے ہو، میں نے عرض کیا، جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمیں جنت اور دوزخ کی یاد دلاتے ہیں، تو آنکھوں کے سامنے جنت اور دوزخ آ جاتی ہے، پھر جب حضورؐ کے پاس سے نکل کر بیوی بچوں اور کاروبار میں مشغول ہو جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں، حضرت ابو بکر نے فرمایا، خدا کی قسم یہ بات تو ہم کو بھی پیش آتی ہے، اس کے بعد میں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ حظلہ منافق ہو گیا، آپؐ نے فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ جب ہم حضورؐ کے پاس ہوتے ہیں اور آپؐ ہمیں جنت اور دوزخ کی یاد دلاتے ہیں تو گویا ہمیں آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگتی ہے، لیکن جب آپؐ کے پاس سے نکل جاتے ہیں اور اہل و عیال اور کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں، تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں، آپؐ نے فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذُنُوا لِلدَّهَبِ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذُنُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرَ لَهُمْ *

(۳۶۲) بَاب فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَالْفِكْرِ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ *

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقَطْنُ بْنُ نَسِيرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْنِ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَظَلَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِينِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَظَلَةُ قَالَ قُلْتُ نَافِقٌ حَظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ قَالَ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأَيْ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ فَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا فَانْظَلَعْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَافِقٌ حَظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأَيْ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ

تم اسی حالت پر رہو جو تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اور یاد الہی میں مصروف رہو تو بستروں پر اور راستوں پر تم سے فرشتے مصافحہ کرتے لیکن اے حظلہ ایک ساعت کاروبار کے لئے اور دوسری ساعت یاد پروردگار کیلئے تین بار یہی فرمایا۔

(فائدہ) آپؐ نے اس چیز کا اظہار فرمایا کہ یہ نفاق نہیں ہے اگر ہر دم حضوری میں رہے، تو دنیا کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے، غفلت بچیاں اگر نبوے، ازعر وے بسر نبوے۔

۲۲۵۲۔ اسحاق بن منصور، عبد الصمد، بواسطہ اپنے والد، سعید جری، ابو عثمان نہدی، حضرت حظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، حضورؐ نے ہمیں نصیحت فرمائی اور دوزخ کی یاد دلائی اس کے بعد میں گھر آیا اور بال بچوں سے ہنسی مذاق کیا، باہر نکل کر آیا، تو حضرت ابو بکرؓ سے ملا، میں نے ان سے اس بات کا ذکر کیا، فرمایا جو تم بیان کر رہے ہو، مجھے بھی یہی معاملہ پیش آتا ہے۔ غرض ہم دونوں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ حظلہ منافق ہو گیا، فرمایا کیا کہتے ہو، میں نے واقعہ بیان کیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، جیسا انہوں نے کیا ہے ویسا ہی میں نے بھی کیا۔ آپؐ نے فرمایا، حظلہ یہ کیفیت بھی سمجھی ہوتی ہے، اگر تمہارے دلوں کی وہی حالت باقی رہے جو کہ نصیحت کے وقت ہوتی ہے، تو فرشتے تم سے مصافحہ کرنے لگیں، اور راستوں میں تمہیں سلام کریں۔

۲۲۵۳۔ زہیر بن حرب، فضل بن دکین، سفیان، سعید جری، ابو عثمان نہدی، حضرت حظلہ اسیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، تو آپؐ نے ہمیں جنت اور دوزخ کے متعلق نصیحت فرمائی اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

تَدْمُونُ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتُكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طَرَفِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَعظَنَا فَذَكَرَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ فَصَاحَكْتُ الصَّبِيَّانَ وَلَعَبْتُ الْمَرْأَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذَكَّرُ فَلَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَهْ فَحَدَّثَنِي بِالْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً وَلَوْ كَانَتْ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتُكُمْ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَسْلَمَ عَلَيْكُمْ فِي الطَّرِيقِ *

۲۲۵۳۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِيمِيِّ الْأَسَدِيِّ الْكَاتِبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا *

باب (۳۶۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غصہ

(۳۶۳) بَاب فِي سِعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى

سے بہت ہی زیادہ ہے۔

۲۲۵۳۔ قتیہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے اور یہ لکھا ہوا اس کے پاس عرش پر موجود ہے۔

۲۲۵۵۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔

۲۲۵۶۔ علی بن خشرم، ابو صخرہ، حارث بن عبد الرحمن، عطاء بن میناء، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو اس نے اپنی کتاب میں اپنے اوپر اس بات کو لکھ لیا کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے اور وہ کتاب اس کے پاس موجود ہے۔

۲۲۵۷۔ حربہ بن بکجی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سوا مجھے بنائے ناناوے مجھے تو اپنے پاس روک لئے اور ایک حصہ زمین پر اتارا، اس ایک حصہ ہی سے تمام خلائیق باہم رحم کرتی ہے، یہاں تک کہ چوپایہ اپنے بچہ پر سے اپنا پاؤں اٹھا لیتا ہے تاکہ اس کو تکلیف نہ ہو۔

۲۲۵۸۔ یحییٰ بن ایوب، قتیہ، ابن حجر، اسماعیل علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ نے

وَأَنهَآ سَبَقَتْ غَضَبُهُ *

۲۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي *

۲۲۵۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي *

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهُ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي *

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ تَرَاهُمْ الْخَلَائِقُ حَتَّى تَرْفَعُ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةً أَنْ تُصِيبَهُ *

۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

سورہ حم میں بتائیں ایک رحمت تو مخلوق میں باہم قائم کر دی اور ایک کم سو (یعنی ننانوے) اپنے نزدیک رکھ لیں (قیامت کے دن کے لئے)

۲۲۵۹۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عبد الملک، عطاء، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا خدا کی سورہ حم میں سے جن دالں، موبئی اور کیڑے مکوڑوں کے لئے اتار دی جس کی بناء پر وہ ایک دوسرے پر مہربان اور باہم رحم کرتے ہیں اور وحشی جانور اپنے بچوں کو پیار کرتے ہیں اور غناوے رحمتیں آخرت کے لئے بچا رکھیں، قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر یہ رحمتیں مبذول فرمائے گا۔

۲۲۶۰۔ حکم بن موسیٰ، معاذ بن معاذ، سلیمان بنی، ابو عثمان نہدی، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ کی سورہ حم میں ایک رحمت کی وجہ سے تو مخلوق ایک دوسرے سے رحم کرتی ہے اور غناوے قیامت کے دن کے لئے ہیں۔

۲۲۶۱۔ محمد بن عبد الاعلیٰ، معمر، اپنے والد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۲۶۲۔ ابن نمیر، ابو معاویہ، داؤد بن ابی ہند، ابو عثمان، حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین و آسمان جس روز خدا نے پیدا کئے اسی روز سورہ حم میں پیدا فرمائیں، ہر رحمت اتنی بڑی ہے جتنا کہ زمین و آسمان کے درمیان خلا ہے، پھر ان میں سے ایک رحمت زمین پر اتاری جس کے ذریعہ سے والدہ اپنے بچہ پر اور درندے، چرندے اور پرندے باہم مہربانی کرتے ہیں لیکن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کو مکمل فرمادے گا۔

۲۲۶۳۔ حسن بن علی طوائی، محمد بن سہل حمی، ابن ابی مریم،

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ خَلَقَ اللَّهُ مِائَةً رَحْمَةً فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ وَحَبَابًا عِنْدَهُ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً *

۲۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةً رَحْمَةً أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ النَّحْلِ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فِيهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَغَطِّفُ الْوُحُشُ عَلَى وَلَدِهَا وَآخَرُ اللَّهِ تَسْعَا وَيَسْعَوْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةً رَحْمَةً فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتَسْعَوْنَ وَتَسْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۲۶۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۲۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِائَةً رَحْمَةً كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقٍ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَحَقَلَتْ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةٌ فِيهَا تَغَطِّفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا وَالْوُحُشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ *

۲۲۶۳۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ

ابو غسان، زید بن اسلم، بواسطہ اپنے والد، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی آئے قیدیوں میں سے ایک عورت کسی کو تلاش کر رہی تھی اچانک قیدیوں میں سے اسے ایک بچہ مل گیا ان نے فوراً بچہ کو پیٹ سے چمٹا لیا اور دودھ پلانے لگی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے اس بچہ کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے عرض کیا، خدا کی قسم جہاں تک اس سے ہو سکے گا یہ نہیں پھینکے گی، آپ نے فرمایا یہ عورت جس طرح اپنے بچہ پر مہربان ہے اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

۲۲۶۳۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن جمر، اسماعیل بن جعفر، علاء بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر ایماندار کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا پورا علم ہو جاتا تو پھر اس کی جنت کی تمنا کوئی نہ کرتا اور اگر کافر کو اللہ کی رحمت کا پورا علم ہو جاتا تو پھر اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہوتا۔

۲۲۶۵۔ محمد بن مرزوق، روح، مالک، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، مرنے کے وقت اس نے اپنے گھروالوں سے کہا کہ مجھے جلا کر نصف خاک خشکی میں اور نصف سمندر میں اڑا دینا، کیونکہ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ مجھے پالے گا تو ایسا عذاب دے گا جو تمام عالم میں کسی کو بھی نہ دے گا، الغرض جب وہ مر گیا تو گھروالوں نے ایسا ہی کیا، اللہ نے زمین کو حکم دیا اس نے سب راگھ جمع کر دی، سمندر کو حکم دیا اس نے بھی جمع کر دی اللہ نے اس سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا، اس نے عرض کیا، پروردگار تیرے خوف

وَمُحَمَّدٌ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لِحَسَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسْتِي فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَبْتِغِي إِذَا وَحَدَّثَ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَالْصَفَتْهُ بِعَظْمَيْهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هَذِهِ الْمَرْءَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللَّهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلَكِهَا *

۲۲۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقَتِيبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ بِحَبْتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ حَبْتِهِ أَحَدٌ *

۲۲۶۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ بْنُ بَنْتٍ مَهْدِيٍّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرَقُوهُ ثُمَّ أَذْرُوا يَصْفَهُ فِي النَّارِ وَيَصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ حَشِيَّتِكَ يَا رَبِّ

وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ * سے اور تو بخوبی واقف ہے، اللہ نے اسے معاف فرمادیا۔

(فائدہ) اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قدرت میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں تھا، محض اپنی جہالت اور لاعلمی کی بناء پر اس نے ایسا کیا تھا، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۲۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ لِي الزُّهْرِيُّ أَلَّا أَحَدُنَا بِحَدِيثَيْنِ عَمِيصَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَحْبَبْتَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْتَحْقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيَعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ بِهِ أَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْأَرْضِ أَدِّي مَا أَحْذَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ أَوْ قَالَ مَخَافَتِكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذَلِكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ وَرَطَّنَهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتَهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ ذَلِكَ لِمَا يَتَكَلَّمُ رَجُلٌ وَلَا يَنَاسُ رَجُلٌ *

۲۲۶۷- حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى

۲۲۶۶- محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، حمید بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک شخص نے حد سے زیادہ گناہ کئے تھے، جب مرنے کا وقت آیا تو بیٹوں سے وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میری لاش جلا کر خاک کر کے سمندر کے اندر ہوا میں اڑا دینا، خدا کی قسم اگر میرا پروردگار میرے لئے عذاب مقدر فرمائے گا تو ایسا عذاب دے گا کہ کسی کو نہیں دے گا، بیٹوں نے اس کی وصیت کے مطابق ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ جو کچھ تو نے لیا ہے وہ دیدے، فوراً وہ شخص مجسم کھڑا ہو گیا، اللہ نے اس سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا، اَللّٰہی تیرے خوف کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا، زہری بواسطہ اپنے والد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری روایت حضرت ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک عورت لمبی کی وجہ سے دوزخ میں گئی لمبی کو اس نے باندھ رکھا تھا نہ کھانے کو دیتی اور نہ ہی چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی یہاں تک کہ وہ لاغری کی وجہ سے مر گئی، امام زہری فرماتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں سے اس چیز کی تعلیم ہوتی ہے کہ انسان کو اپنے نیک اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہئے اور نہ برائیوں کی بناء پر مایوس۔

۲۲۶۷- حدثنی ابو الربیع سلیمان بن داؤد حدثننا محمد بن حرب حدثنی الزبیدی قال الزہری حدثنی حمید بن عبد الرحمن بن عون عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اسرف عبد علی

اس روایت میں بی بی کا واقعہ مذکور نہیں ہے، اور زبیدی کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ اللہ رب العزت نے ہر ایک چیز سے فرمایا کہ تو نے اس کی رکھ رکھاؤ کا حصہ لیا ہے وہ ادا کر۔

۲۲۶۸۔ عید اللہ بن معاذ غزوی، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قتادہ، عقبہ بن عبد الغفار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، پچھلے لوگوں میں سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد عطا کی تھی، اس نے اپنی اولاد سے کہا تم وہ کرنا جس کام میں حکم دیتا ہوں، ورنہ میں اپنے مال کا وارث کسی اور کو بنا دوں گا جب میں مر جاؤ تو مجھے جلا کر خاستر کر کے ہوا میں اڑا دینا، کیونکہ میں نے خدا کے لئے کوئی بھی نیکی نہیں کی اور اللہ تعالیٰ مجھے عذاب دینے پر قادر ہے اور پھر اس نے اپنی اولاد سے اس بات کا اقرار لیا تو انہوں نے ویسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے یہ فعل کس وجہ سے کیا؟ ان نے عرض کیا تیرے خوف سے اللہ تعالیٰ نے اسے کچھ عذاب نہیں دیا۔

۲۲۶۹۔ یحییٰ بن حبیب حارثی، معتمر حارثی، معتمر بن سلیمان، بواسطہ اپنے والد، قتادہ۔

(دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، شیبان بن عبد الرحمن۔

(تیسری سند) یحییٰ، ابوالولید، ابوعوانہ، قتادہ سے سب شعبہ کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور شیبان اور ابوعوانہ کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد عطا کی تھی اور بھیجی کی روایت میں ہے کہ اس نے اللہ کے لئے کوئی نیکی نہیں کی تھی، قتادہ بیان کرتے ہیں، مطلب یہ کہ اس نے اپنے لئے کوئی نیکی خدا کے ہاں جمع نہیں کی تھی، بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

نَفْسِهِ يَنْحُو حَدِيثُ مَعْمَرٍ إِلَى قَوْلِهِ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ فِي قِصَّةِ الْهَرَّةِ وَفِي حَدِيثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا أَدَّ مَا أَخَذَتْ مِنْهُ *

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عَقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَفَّارِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَأَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لَوْلِيهِ لَتَفْعَلَنَّ مَا أَمْرُكُمْ بِهِ أَوْ لَأَوَّلِينَ مِثْلِي غَيْرَكُمْ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَخْرَقُونِي وَأَكْثَرُوا عَلَيَّ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَسْحَقُونِي وَأَذْرُونِي فِي الرِّيحِ فَإِنِّي لَمْ أَتَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَإِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ عَلَيَّ أَنْ يُعَذِّبَنِي قَالَ فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِثْقَالَ فَعَفَلُوا ذَلِكَ بِهِ وَرَبِّي فَقَالَ اللَّهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَحَافَلْتُكَ قَالَ فَمَا تَلَاَفَا غَيْرَهَا *

۲۲۶۹۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ لِي أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوُ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وَابْنِ عَوَانَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَعَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا وَفِي حَدِيثِ النَّبِيِّ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْتَبِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا قَالَ فَفَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَذْكُرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا أَجَارَ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ مَا امْتَنَرَ بِالْعَلَمِ *

(۳۶۴) بَابُ قَبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذَّنُوبِ
وَإِنْ تَكَرَّرَتِ الذَّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ *

۲۲۷۰- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا
يُحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا
فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ
وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ
اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي أَذْنَبَ
ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ
ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي
فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ
رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اْعْمَلْ مَا شِئْتَ
فَقَدْ غُفِرَتْ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَأُؤَدِّيَ أَقَالَ
فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ اْعْمَلْ مَا شِئْتَ *

۲۲۷۱- قَالَ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
زُحْوَيْةٍ الْقُرَشِيُّ الْقَشِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى
بُنْ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۲۷۲- حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ جُمَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبُو
الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي طَلْحَةَ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا
بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَذَكَرَ ثَلَاثَ

باب (۳۶۴) توبہ قبول ہوتی رہتی ہے، جب تک
کہ گناہ کے بعد توبہ بھی ہوتی رہے

۲۲۷۰- عبد الاعلیٰ، حماد بن سلمہ، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی
طلحہ، عبد الرحمن بن ابی عمر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے نقل کیا ہے میرے ایک بندہ نے گناہ کیا پھر عرض کیا
اے میرا گناہ معاف کر دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندہ نے
گناہ کیا، پھر جان لیا کہ اس کا پروردگار ہے جو کہ گناہوں کو
معاف بھی کرتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے، بندہ نے پھر دوبارہ
گناہ کیا اور عرض کیا اے العالمین میرا گناہ بخش دے، خدا تعالیٰ
نے فرمایا، میرے بندہ نے گناہ کیا اور پھر اسے معلوم ہوا کہ اس
کا کوئی رب ہے، جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور گرفت بھی
کرتا ہے اس بندہ نے پھر گناہ کیا اور کہا اے رب میرا گناہ بخش
دے، اللہ نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا اور اسے علم ہے کہ
میرا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے،
اسے بندے کو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا ہے،
عبد الاعلیٰ کہتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ کے
بعد یہ فرمایا۔

۲۲۷۱- ابو احمد، محمد بن زحویہ قرشی القشیری، عبد الاعلیٰ بن
حماد سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۲۷۲- عبد بن حمید، ابوالولید، ہمام، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی
طلحہ، عبد الرحمن بن ابی عمر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ایک
آوی نے گناہ کیا اور حماد بن سلمہ کی روایت کی طرح حدیث
نقل کرتے ہیں، اسی میں ہے کہ تیسری مرتبہ میں اللہ تعالیٰ نے
فرمایا میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا وہ جو چاہے سو کرے۔

مَرَّاتٍ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَفِي الثَّالِثَةِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي
فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ *

(فائدہ) یعنی جب تک تو گناہ کے بعد توبہ کرتا جائے گا میں بخشا جاؤں گا، اب اگر سو مرتبہ یا زائد مرتبہ گناہ کرے اور پھر بھی توبہ نہ کرے، تو توبہ قبول اور گناہ معاف ہیں۔

۲۲۷۳۔ محمد بن عثمان، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو عییدہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، مغرب سے آفتاب کے طلوع ہونے کے زمانہ تک اللہ رب العزت ہر رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے کہ رات کا گنہگار توبہ کرے۔

۲۲۔ محمد بن بشر، ابوداؤد، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ
اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۳۶۵) اللہ تعالیٰ کی غیرت اور تحریم
فواحش۔

۲۲۷۵۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابوداؤد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں، اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے اور خدا تعالیٰ سے زیادہ کوئی باغیرت نہیں ہے، اسی لئے اس نے ظاہر اور پوشیدہ فحش باتیں حرام کر دی ہیں۔

۲۷۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو کریب، ابو محادیہ، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، ابو محادیہ، اعش، شقیق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اسی بنا پر اس نے

الفَوَاحِشُ *

٢٢٧٥- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ الْعَدُوِّ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ *

٢٢٧٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ
وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ظاہر اور پوشیدہ تمام فحش باتیں حرام کر دیں۔ اور نہ کسی کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنی تعریف پسند ہے۔

۲۲۷۷۔ محمد بن عثمان، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو داؤد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ رب العزت سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں ہے اسی بناء پر اس نے تمام ظاہر اور پوشیدہ فحش باتوں کو حرام کر دیا ہے اور خدا تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں اسی لئے اس نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

۲۲۷۸۔ عثمان بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، امحش، مالک حارث، عبداللہ بن یزید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنی تعریف پسند نہیں ہے اسی لئے اس نے اپنی تعریف خود کی ہے اور کوئی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں، اسی بناء پر اس نے تمام ظاہر اور پوشیدہ فحش باتوں کو حرام کیا ہے اور نہ کسی کو خدا تعالیٰ سے زیادہ عذر خواہی پسند ہے اسی وجہ سے اس نے کتاب نازل فرمائی اور رسول کو بھیجا۔

۲۲۷۹۔ عمرو ناقد، اسماعیل بن ابراہیم، مجاہد بن ابی عثمان، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو بھی غیرت آتی ہے اور مومن کو بھی غیرت آتی ہے اور اللہ کو اس میں غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جو اللہ نے اس پر حرام کیا ہے، یحییٰ بواسطہ ابو سلمہ، عروہ بن زبیر، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا میں نے

اللہ علیہ وسلم لَمْ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَذْحُ مِنَ اللَّهِ * ۲۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَمْ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَذْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ مَذَحَ نَفْسَهُ *

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَذْحُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَذَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُدْرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أَنْزَلَ الْكِتَابَ وَأَرْسَلَ الرَّسُولَ *

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَغَارُونَ وَغَيْرَهُ اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، کوئی شے اللہ سے زیادہ باغیرت نہیں ہے۔

۲۲۸۰۔ محمد بن ثنی، ابوداؤد، ابان بن یزید، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حجاج کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی اس میں اسلمی حدیث کا ذکر نہیں ہے۔

۲۲۸۱۔ محمد بن ابی بکر مقدسی، بشر بن مفضل، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، عروہ، حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کوئی شے اللہ عزوجل سے زیادہ غیرت والی نہیں ہے۔

۲۲۸۲۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن، مومن کے لئے غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غیرت ہے۔

۲۲۸۳۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، علاء اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۶۶) ”إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِنُ السَّيِّئَاتِ“

۲۲۸۴۔ قتیبہ بن سعید، ابوکامل، یزید بن زریع، حمی، ابوہشام، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا، اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ شَيْءٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ رَوَايَةِ حَجَّاجٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ أَسْمَاءَ *

۲۲۸۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا شَيْءٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يُغَارُ وَاللَّهُ أَشَدُّ غَيْرًا *

۲۲۸۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

(۳۶۶) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى (إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِنُ السَّيِّئَاتِ) *

۲۲۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْحَضْرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

وسلم کی خدمت میں آکر اس چیز کا تذکرہ کیا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) یعنی نماز کو دن کے دونوں حصوں میں قائم کرو، اور اس کی ایک ساعت میں، بیشک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، یہ فصیح قبول کرنے والوں کے لئے ہے ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا یہ صرف اسی لئے ہے، فرمایا میری امت میں سے جو بھی اس پر عمل کرے، سب کیلئے ہے۔

(فائدہ) اس آیت میں نیکیوں سے مراد نمازیں ہیں مابین جریر وغیرہ ائمہ نے اسی چیز کو اختیار کیا ہے اور ابو نعیم نے علیہ میں حضرت انسؓ سے ایک روایت نقل کی ہے جس سے اس کی تائید ہوتی ہے اور مجاہد بیان کرتے ہیں کہ اس آیت میں سبحان اللہ والحمد للہ والاکبر للہ والاکبر کا کہنا مراد ہے۔

۲۲۸۵۔ محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو عثمان، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ذکر کیا کہ اس نے کسی عورت کا بوسہ لیا، یا اسے ہاتھ لگایا اور کچھ کیا، اور اس کا کفارہ آپ سے دریافت کیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

۲۲۸۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، سلیمان جلی، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔ باقی اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت سے زنا کے علاوہ اور کوئی حرکت کی، پھر حضرت عمرؓ کے پاس آیا انہیں اس کا یہ فعل بہت برا معلوم ہوا، پھر حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا، انہیں بھی یہ حرکت بری معلوم ہوئی، اس کے بعد وہ حضورؐ کے پاس آیا، باقی روایت یزید اور معتمر کی روایت کی طرح ہے۔

۲۲۸۷۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، سماک، ابراہیم، علقمہ، اسود، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا، یا رسول اللہ، مدینہ کے کنارے میرا ایک عورت سے واسطہ پڑ گیا اور میں ایسی

مَسْعُودٌ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنْ امْرَاةٍ قُبْلَةً فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَزَنَيْتَ (اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنْ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ) قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اَلَيْهَا هَذِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي *

۲۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ إِمَّا قُبْلَةً أَوْ مَسًّا يَدٍ أَوْ شَيْئًا كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ *

۲۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَصَابَ رَجُلٌ مِنْ امْرَأَةٍ شَيْئًا دُونَ الْفَاحِشَةِ فَاتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَظَّمْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَعَظَّمْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ وَالْمُعْتَمِرِ *

۲۲۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى

حرکت کر بیٹھا جو زمانے کم درجہ کی ہے، اب میں حاضر ہوں، آپ جو چاہیں، میرے متعلق فیصلہ فرمائیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا، خدا نے تیری عیب پوشی کر لی تھی، اگر تو خود بھی اپنی عیب پوشی کر لیتا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ شخص اٹھ کر چل دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک آدمی بھیج کر اسے بلوایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی، اقم الصلوۃ طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین، حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا یہ صرف اسی کے لئے ہے، آپ نے فرمایا نہیں سب کے لئے ہے۔

۲۲۸۸۔ محمد بن قثمی، ابوالحسن، شعبہ، سماک بن حرب، ابراہیم، خالد اسود، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں ہے کہ حضرت مغلاؤں نے عرض کیا، یا رسول اللہ کیا یہ حکم اسی کے لئے خاص ہے، یا ہمارے لئے بھی ہے، آپ نے فرمایا، نہیں بلکہ تم سب کے لئے عام ہے۔

۲۲۸۹۔ حسن بن علی طوائفی، عمرو بن عاصم، ہام، اسحاق بن عبداللہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کیا، یا رسول اللہ مجھ سے قابل حد تصور ہو گیا ہے، مجھے شرعی سزا دیجئے، اسے میں نماز تیار ہو گئی، اس نے حضورؐ کے ساتھ نماز ادا کی، نماز سے فارغ ہوا تو پھر عرض کیا، یا رسول اللہ مجھ سے قابل حد تصور ہو گیا ہے مجھے قرآن کے مطابق سزا دیجئے، آپ نے فرمایا کیا تم ہمارے ساتھ نماز میں موجود تھے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا تو تمہارا قصور معاف

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَالِمٌ بِمَا دُونَ أَنْ أَمْسَهَا فَأَنَا هَذَا فَافْضُ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَأَنْطَلَقَ فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ (أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنْ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا لَهُ خَاصَّةٌ قَالَ بَلَى لِلنَّاسِ كَافَّةً* ۲۲۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ خَالِهِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ مُعَاذٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لِهَذَا خَاصَّةٌ أَوْ لَنَا عَامَّةٌ قَالَ بَلَى لَكُمْ عَامَّةٌ*

۲۲۸۹- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْنِي عَلَى قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْنِي كِتَابَ اللَّهِ قَالَ هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلَاةَ قَالَ

ہو گیا۔

نَعَمْ قَالَ قَدْ غَفَرَ لَكَ *

(قائد) ان سے صغیر گناہ سرزد ہو گیا تھا، جس کو کبیرہ سمجھ رہے تھے، اور صفار کے لئے نماز کفارہ ہے نہ کہ کبائر کے لئے، اور اگر کوئی قائل حد گناہ ہو تا تو آپ ضرور حد قائم کرتے۔

۲۲۹۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَرُهَيْبُ بْنُ حَرْبٍ وَالْهَافِظُ لَوْحِيْرٌ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُودٌ مَعَهُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَأُيِّمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظَرُوا مَا يَرِدُ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ قَالَ ذَنْبَكَ *

۲۲۹۰- نصر بن جھضمی، زہیر بن حرب، عمر بن یونس، عکرمہ، بن عمار، شداد، حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے قائل حد قصور ہو گیا ہے، مجھے شرعی سزا دیجئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے، اس شخص نے دوبارہ عرض کیا، یا رسول اللہ مجھ سے قائل حد قصور ہو گیا ہے مجھے شرعی سزا دیجئے، آپ پھر بھی خاموش رہے، اس شخص نے سہ بارہ عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے قائل حد قصور ہو گیا مجھ پر حد قائم کیجئے، اسے میں نماز کی اقامت ہو گئی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے، ابوامامہ بیان کرتے ہیں وہ آپ کے پیچھے چلا، میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہو گیا، تاکہ معلوم ہو جائے، آپ اسے کیا جواب دیتے ہیں، عرض وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے قائل حد قصور ہو گیا مجھے شرعی سزا دیجئے، ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم اپنے گھر سے نکلے تو کیا تم نے اچھی طرح کمال کے ساتھ وضو نہیں کیا تھا، اس نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ کیا تھا، آپ نے فرمایا پھر تم ہمارے ساتھ نماز میں موجود تھے، اس شخص نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ تو اللہ تعالیٰ نے تمہاری حد یا گناہ معاف فرمادیا۔

(قائد) مترجم کہتا ہے کہ اس روایت سے اس قول کی تائید ہو گئی کہ حنات سے مراد نمازیں ہیں، اور معلوم ہو گیا کہ صلوات خمس صفار کے لئے کفارہ ہیں اور یہاں تو اصل چیز عداوت ہی اس درجہ کی ہے کہ اس کا بیان ہی نہیں کیا جاسکتا، اور پھر اس کے ساتھ حنات کا اضافہ ہو گیا، لہذا اس صغیرہ کوئی معافی میں کوئی شائبہ نہیں رہا۔

(۳۶۷) بَابُ قُبُولِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ وَإِنْ كَثُرَ قَتْلُهُ *

باب (۳۶۷) قاتل کی توبہ قبول ہے اگرچہ بہت قتل کئے ہوں۔

۲۲۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِبْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَبُذِلَ عَلَيْهِ رَاهِبٌ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَبُذِلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضٍ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ بَهَا أَنْاسٌ يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَاعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوءٍ فَاَنْطَلِقْ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاحْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بَقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمُ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَذْنِي فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوهُ فَوَجَدُوهُ أَذْنِي إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَخَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذَكَرَ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ الْمَوْتُ تَأَى بِصَدْرِهِ *

۲۲۹۱- محمد بن ثنی، محمد بن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، ابوالصدق، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ اقوام میں سے کسی نے ننانوے آدمیوں کا خون کیا تھا، اس کے بعد دریافت کیا کہ زمین والوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ ایک راہب کا پتہ دیا گیا، اس نے راہب سے جا کر کہا، میں نے ننانوے خون کئے ہیں، کیا میرے لئے توبہ ہے؟ راہب نے کہا نہیں، اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور سو کی تعداد پوری کر دی، اس کے بعد دریافت کیا کہ زمین والوں میں بڑا عالم کون ہے؟ ایک عالم کا پتہ دیا گیا، اس نے عالم سے جا کر کہا، میں سو خون کر چکا ہوں، کیا میری توبہ ہے؟ عالم نے کہا ہاں، توبہ قبول ہونے سے کیا چیز مانع ہے، تم فلاں جگہ جاؤ، وہاں کچھ آدمی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اور اپنے ملک کو واپس نہ آنا، وہ بری سر زمین ہے، وہ شخص چل دیا، جب نصف راستہ پر پہنچا، تو موت آگئی، ملائکہ رحمت اور عذاب میں جھگڑا ہوا، ملائکہ رحمت بولے یہ اپنے دل سے توبہ کر کے خدا کی طرف قلب متوجہ کر کے آیا تھا، عذاب کے فرشتے کہنے لگے، اس نے تو کبھی کوئی نیکی ہی نہیں کی تھی، ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں ان کے پاس آیا، سب نے اس کو فیصلہ طلب کیا، اس فرشتہ نے کہا دونوں (طرف کی) زمین کو پاپو، جس زمین کی طرف اس کا قرب ہو گا، وہی اس کا حکم ہے، زمین کو تاپا، تو اس زمین سے قرب معلوم ہوا، جہاں جانے کا اس نے ارادہ کیا تھا، لہذا ملائکہ رحمت نے اس پر قبضہ کر لیا۔ قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، حسن نے فرمایا، ہم سے بیان کیا گیا کہ جب اسے موت آئی تو

وہ سینہ کے بقدر اس زمین سے دوڑا ہو گیا، جہاں سے چلا تھا۔

۲۲۹۲۔ عید اللہ بن معاذؓ بواسطہ اپنے والد، شعبہ، قنادر، ابو الصدیق ثاقب، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نانوں کے آدھیوں کو ہلدا، پھر پوچھے گا کہ میری توبہ صحیح ہو سکتی ہے، آخر ایک راہب کے پاس آیا، اس سے دریافت کیا، وہ بولا تیری توبہ صحیح نہیں۔ اس نے راہب کو بھی مار ڈالا، اور پھر پوچھا شروع کیا، آخر ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جہاں نیک لوگ رہتے تھے گیا، راستہ ہی میں اسے موت آگئی، اس نے اپنا سینہ آگے بڑھایا اور مر گیا، پھر اس کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے آپس میں جھگڑا کیا، لیکن وہ نیک لوگوں کی ہستی کے ایک باعث قریب نکلا، اور اسی ہستی والوں میں اس کا شمار ہو گیا۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے، کہ عداوتوں کرنے والے کی توبہ مقبول ہے البتہ اگر قتل کو حلال سمجھ کر کیا کرے، توبہ تک مجراہ جہنم خالد ایضا کا صداق ہے، اور مترجم کے نزدیک حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فرمان کا یہی مطلب معلوم ہوتا ہے، نیز حدیث سے معلوم ہوا کہ گنہگاروں کی محبت چھوڑ دینا، اور نیکیوں کی محبت اختیار کرنا مستحب ہے اور یہ کہ فرشتوں کو بھی علم غیب نہیں ہے، عالم الغیب صرف اللہ رب العزت ہی ہے۔

۲۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدَنِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تُقَرَّبَنِي *
۲۲۹۳۔ محمد بن بشار، ابن عدی، شعبہ، قنادر سے اسی سند کے ساتھ معاذ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، صرف اتنی زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمین سے کہا، دو دور ہو جا، اور اس سے فرمایا تو قریب ہو جا۔

(فائدہ) توبہ کے معنی رجوع کرنے اور بعد سے قرب کی طرف آنے کے ہیں، مگر اس کے لئے بھی ایک ابتداء اور ایک انتہا ہے، ابتداء تو قلب پر معرفت کی شعاعیں پھیل جانا ہے، اور اس مضمون کی پوری آگاہی حاصل ہو جانا ہے، کہ گناہ جاہودہ بدلو کر دینے والی چیز ہے، اور پھر خوف و ندامت پیدا کر کے گناہ کی علاحی کرنے کی بھی اور خالص رغبت اس قدر پیدا ہو جائے، کہ اس گناہ کو فوراً ترک کر دے، اور آئندہ نہ کرنے کے لئے مضبوط ارادہ کرے، اور گزشتہ تعمیرات کا تدارک کرے، جب گزرے ہوئے زمانہ سے لے کر آنے والے زمانے تک توبہ کا یہ ثمر مرتب ہو جائے گا، تو یہی اس کا مکمل ہے، اور اسی کا نام توبہ کی انتہا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳۶۸) بَابُ فِي سَبْعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى الْمُؤْمِنِينَ وَفِدَاءِ كُلِّ مُسْلِمٍ بِكَافِرٍ مِنَ النَّارِ *
باب (۳۶۸) مؤمنین پر اللہ کی وسعت رحمت اور دوزخ سے خلاصی کیلئے ہر ایک مسلمان کے

۲۲۹۲۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعُمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الصَّدِيقِ الثَّاقِبِيَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَةً وَتَسْعِينَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَذْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَادَى بِصَدْرِهِ ثُمَّ مَاتَ فَاحْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِثَنِينَ فَجَعَلَ مِنْ أَهْلِهَا *

عوض کافر کا فدیہ میں دیا جانا۔

۲۲۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، طلحہ بن یحییٰ، ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب قیامت کا دن ہوگا، تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا، اور فرمائے گا، یہ تیرا جہنم سے چھٹکارا ہے۔

۲۲۹۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، ہام، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ عون اور سعید بھی اس وقت موجود تھے، جب ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عمر بن عبد العزیز کے سامنے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو بھی مسلمان مرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرے گا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو تین مرتبہ اس ذات کی قسم دے کر جس کے سوا کوئی معبود نہیں دریافت کیا کہ تمہارے والد نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، چنانچہ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی، قتادہ کہتے ہیں کہ سعید نے مجھ سے قسم لینے کا ذکر نہیں کیا، اور عون نے اس پر کوئی نکیر نہیں کی۔

۲۲۹۶۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن عثمان، عبد الصمد بن عبد الوارث، ہام، قتادہ سے اسی سند کے ساتھ عفان کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۲۹۷۔ محمد بن عمرو بن عباد، حرمی بن عمارہ، شداد، غیلان بن جریر، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، قیامت کے دن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آئیں گے، اللہ ان کی مغفرت فرمائے گا، اور ان

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَذَا فِكَالُكَ مِنَ النَّارِ *

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَوْنًا وَسَعِيدَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا شَهِدَا أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا أَذْهَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي سَعِيدٌ أَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَى عَوْنٍ قَوْلَهُ *

۲۲۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَفَّانَ وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُثْمَةَ *

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبَّادٍ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ أَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْعَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسًا

گناہوں کو یہود و نصاریٰ پر ڈال دیا (جہاں تک میرا خیال ہے) ابو روح بیان کرتے ہیں، کہ مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ شک کسے ہے، ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبد العزیز سے بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارے والد نے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔

۲۲۹۸۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، ہشام و ستوائی قتادہ، صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے متعلق کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا، کہ میں نے آپ سے سنا، آپ فرما رہے تھے، مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جائے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی معافی کا پردہ اس پر رکھ دے گا، اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور فرمائے گا۔ کیا تو اپنے گناہوں کو پہچانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا، اے پروردگار میں پہچانتا ہوں، اللہ فرمائے گا، تو قیامت میں ان گناہوں کو تجھ پر دنیا میں چھپا دیا، اور اب میں انہیں آج کے دن تیرے لئے بخش دیتا ہوں، پھر اسے اس کی حسنت کی کتاب دی جائے گی اور کافروں منافقوں کے لئے تمام مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی تکذیب کی۔

باب (۳۶۹) کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی توبہ کا بیان۔

۲۲۹۹۔ ابو الطاہر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کیا، اور آپ کا ارادہ روم کا تھا، اور عرب کے نصاریٰ کو شام میں دھمکانے کا، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا اور وہ روم و نصاریٰ العرب بالشام قال ابن شہاب فأخبرني عن

مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِذُنُوبِ أَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا اللَّهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فِيمَا أَحْسِبُ أَنَا قَالَ أَبُو رُوْحٍ لَا أَذْرِي مِمَّنِ الشُّكُّ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ أَبُوكَ حَدَّثَكَ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ *

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْزَرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النُّجُوحِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يُذْنِي الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَفَّهُ فَيَقْرَأَ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَغْرَفُ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَإِنِّي أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيَقْطَعُ صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادَى بِهِمْ عَلَى رُءُوسِ الْمَخَلَّاقِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ *

(۳۶۹) بَابُ حَدِيثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبِيهِ *

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنُ سَرِّحٍ مَوْلَى بَنِي أُمَيَّةٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثُمَّ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَهُوَ يُرِيدُ الرُّومَ وَنَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُبْدُ

میں نے کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے غزوہ تبوک سے پچھچہ رہ جانے کا واقعہ سنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سوائے غزوہ تبوک کے اور کسی جہاد سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ نہیں رہا البتہ غزوہ بدر سے پچھچہ رہ گیا تھا اور غزوہ بدر میں شریک نہ ہونے والوں پر عتاب بھی نازل نہیں ہوا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف قریش کے قافلہ کے ارادہ سے تشریف لے گئے تھے، اور بغیر لڑائی کے ارادہ کے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کا دشمن سے مقابلہ کرا دیا، شب عقبہ میں، میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا، اور وہاں میں نے اسلام پر قائم رہنے کا عہد و پیمان کیا تھا، میں جنگ بدر کی حاضری کو شب عقبہ کی حاضری کے عوض لینا پسند نہیں کرتا، اگرچہ جنگ بدر کی شہرت لوگوں میں زیادہ ہے، غزوہ تبوک پر نہ جانے کا میرا واقعہ یہ ہے کہ اس جہاد کے زمانہ میں جتنا میں طاقت ور اور مالدار تھا، اتنا میں کسی جہاد کے موقعہ پر نہیں ہوا تھا، خدا کی قسم اس جہاد کے موقعہ پر میرے پاس دو اونٹیاں بھی تھیں، اور اس سے قبل کسی جہاد میں دو سواریاں نہیں ہوئی تھیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنگ پر جانے کا ارادہ فرماتے، تو دوسری لڑائی کا ذکر کر کے اس خاص مہم پر جانے کو چمپاتے، لیکن جب تبوک کا زمانہ آیا، تو سخت گری کا زمانہ تھا، اور ایک لمبا سفر تھا، بے آب و گیاہ بیابان طے کرنا تھا، اور کثیر دشمنوں کا مقابلہ کرنا تھا، اس لئے آپ نے مسلمانوں کے سامنے کھول کر بیان کر دیا، تاکہ جنگ کے لئے تیاری کر لیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارادہ سے مسلمانوں کو مطلع کر دیا، مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ تھی، اور کوئی رجسٹر ایسا نہیں تھا، جس میں سب کے ناموں کا اندراج ہو سکے، کعب فرماتے ہیں کہ جو شخص جنگ میں شریک نہ ہونا چاہتا تھا، وہ سمجھ لیتا تھا کہ جب تک میرے متعلق وحی نازل نہیں ہوگی، میری حالت پوشیدہ رہے گی، آنحضرت صلی

الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ
حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ
كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا قَطُّ إِلَّا
فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ
بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ إِنَّمَا خَرَجَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ
يُرِيدُونَ غَيْرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ
حِينَ تَوَافَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أَجِبُ أَنْ لِي بِهَا
مَشْهَدٌ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرُ فِي النَّاسِ
مِنْهَا وَكَانَ مِنْ حَبْرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ
تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ مِنِّي
حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهُ مَا
جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتَّى جَمَعَهُمَا فِي
تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا
وَمَقَارًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّا لِلْمُسْلِمِينَ
أَمْرُهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةً غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ
بَوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ
كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ الدِّيُونَ قَالَ كَعْبُ
فَقُلْ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ يَظُنُّ أَنَّ ذَلِكَ

اللہ علیہ وسلم نے اس جہاد کا اس وقت ارادہ فرمایا، جب کہ میوہ جات پختہ ہو گئے تھے، اور درختوں کے سائے کانٹوں ہو چکے تھے، اور مجھے ان کی طرف میلان تھا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سب مسلمانوں نے جنگ کی تیاری کی، اور میں بھی مسلمان درست کرنے کے لئے معج کے وقت ان کے ساتھ چلا کرتا تھا، مگر کسی کام کی تکمیل کے بغیر واپس چلا آیا کرتا تھا، میں اپنے دل میں خیال کرتا تھا میں یہ کام پھر کر لوں گا، اور اسی لیت و لعل میں مدت گزر گئی اور مسلمانوں نے کوشش کر کے مسلمان سفر تیار کر لیا، بالآخر ایک صبح کو حضور مسلمانوں کو ساتھ لے کر چل دیئے، مگر میں اپنے مسلمان کی کوئی شے درست نہیں کر سکا، اور بغیر کچھ کئے چلا آیا، مدت تک میری یہی مال مٹول رہی، مجاہدین آگے بڑھ گئے، اور میں یہی سمجھتا رہا کہ تنہا کوچ کر کے ان سے جا کر مل جاؤں گا، کاش میں ایسا ہی کر لیتا، مگر یہ مقدر میں نہیں تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد اب جو میں لوگوں میں چلا پھرتا، تو مجھے یہ دیکھ کر رنج ہوتا کہ سوائے ان لوگوں کے جن کے منافق ہونے کا خیال تھا اور علاوہ ان ضعیف اشخاص کے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معذور تھے اور کوئی مجھے اپنے جیسا نظر نہیں آتا تھا، حضور نے جو کہ پہنچے تک مجھے یاد نہیں فرمایا، ایک روز جو کہ میں لوگوں کے ساتھ آپ تشریف فرما تھے، آپ نے فرمایا، کعب بن مالک کا کیا ہوا؟ بنی سلمہ کے ایک شخص نے کہا، یا رسول اللہ اسے اس کی دو چادروں نے اور اپنے دونوں پہلوؤں کو دیکھنے سے روک لیا ہے، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے تم نے یہ بات اچھی نہیں کہی یا رسول اللہ ہم تو سوائے خیر کے ان کے اندر اور کچھ نہیں جانتے، حضور خاموش رہے اتنے میں ایک سفید پوش آدمی دور سے ریگستان میں آتا نظر آیا، حضور نے فرمایا، ابو عیشہ ہوگا اور واقعی وہ ابو عیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصاری تھے اور یہ وہی تھے کہ جس وقت منافقوں نے انہیں فقیر سمجھا تھا، تو انہوں

سَيَحْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَخَيَّ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَرَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْغَزْوَةِ حِينَ طَابَتْ التَّمَارُ وَالظَّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْغَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقتْ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَادَى بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْحَدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا ثُمَّ عَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتِمَادَى بِي حَتَّى اسْمُرْعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأَذَرْتُهُمْ فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يَقْدِرْ ذَلِكَ لِي فَطَفِقتْ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِي أَنِّي لَا أَرَى لِي أَسْوَةً إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النَّفَاقِ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ بَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِبَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِظْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بَسْ مَا قُلْتُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ رَأَى رَجُلًا مُبِيضًا يَزُولُ بِالسَّرَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ أَبَا حَيْفَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو حَيْفَةَ

نے ایک صاع چھوہارے خیرات کئے تھے، کعب بیان کرتے ہیں، غرضیکہ جب مجھے اطلاع ملی کہ حضور تبوک سے واپس آ رہے ہیں، تو اندرونی رنج و الم اور زیادہ ہو گیا اور میں کوئی بات بنانے کی فکر کرنے لگا، اور ایسی بات سوچنے لگا، کہ جس سے حضور کی ناراضگی سے نجات مل جائے، مگر والوں میں سے جو لوگ اہل الرائے تھے، ان سے بھی مدد کا خواستگار ہوا، پھر مجھے اطلاع ملی کہ حضور عنقریب ہی آنے والے ہیں، مجھے کئی حیلہ سے اس معاملہ سے اپنی نجات کی کوئی سہیل نظر نہیں آئی تو سب دردغ بندی کا خیال جاتا رہا، اور سچ بولنے کا میں نے پختہ ارادہ کر لیا، صبح کو حضور تشریف لے آئے، آپ کا قاعدہ یہ تھا کہ آپ جب کبھی سفر سے واپس آتے، تو پہلے مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے، حسب معمول حضور نے ایسا ہی کیا، تو جو لوگ تبوک جانے سے رہ گئے تھے، انہوں نے عذر خواہی کرنا شروع کی، اور قسمیں کھانے لگے، یہ سب آدمی کچھ لو پر اسی تھے، حضور نے سب کی ظاہری حالت دیکھ کر عذر قبول فرمایا، ان سے بیعت کی، اور ان کے لئے دعاء مغفرت کی اور باطن کو خدا کے سپرد کر دیا، بالآخر میں حاضر ہوا اور سلام کیا، آپ نے تبسم فرمایا لیکن آپ غصہ میں تھے اور فرمایا تمہارے رہ جانے کی کیا وجہ ہے؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگر میں کسی دنیا دار آدمی کے پاس بیٹھا ہوتا اور مجھے معلوم ہوتا کہ کوئی عذر کر کے اس کی ناراضگی سے نجات مل سکتی ہے، تو مجھے قوت گویائی حاصل ہے، لیکن بخدا میں خوب جانتا ہوں کہ اگر میں آپ سے جھوٹ بولوں گا، اور آپ راضی بھی ہو جائیں گے، تب بھی عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ پر غضبناک کر دے گا، اور اگر سچ بولوں گا اور آپ ناراض بھی ہو جائیں گے تو بھی اللہ تعالیٰ سے اچھے انجام کی امید ہے، بخدا مجھے کوئی عذر نہیں تھا، خدا کی قسم اس جہاد سے بڑھ کر میں کبھی طاغور اور خوش حال نہیں تھا،

الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُتَأَفِّفُونَ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَنِي فَطَفِقْتُ أَتَذَكُرُ الْكُذِبَ وَأَقُولُ بِمَ أَخْرَجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ لِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاغَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُو مِنْهُ بَشِيءٌ أَبَدًا فَأَجْعَلْتُ صِدْقَهُ وَصَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَّعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخْلِفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَخْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بَضْعَةً وَتَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ حَتَّى جَفَتْ فَلَمَّا سَلِمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى فَجِئْتُ أُمَشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدْ ابْتِغْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بَعْذَرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ حَدَلًا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَوْ أَنَّ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَكُيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسَخِّطَكَ عَلَيَّ وَلَكِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ غُفْبِي اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي عُذْرٌ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا

أَيَسَّرَ مِنِّي حِينَ تَحَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ قَوْمٌ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَنَارَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي سَلَمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنِبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِي أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ إِلَيْهِ الْمُخْلَفُونَ فَقَدْ كَانَ كَافِيكَ ذَنْبَكَ اسْتَغْفَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤْكِبُونَنِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْذَبَ نَفْسِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيْتُ هَذَا مَعِيَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَاةُ بِنِ الرَّبِيعَةِ الْعَامِرِيِّ وَهِلَالُ بِنِ أُمَيَّةِ الْوَاقِفِيِّ قَالَ فَذَكَّرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بِذُرِّاهُ فِيهِمَا أَسُوءَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَحَلَّفَ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ وَقَالَ تَعَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنْكَرْتُ لِي فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكْنَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَتَكَيَّانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرَجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ

آپؐ نے فرمایا، اب اس شخص نے سچ کہا، اٹھ جاؤ تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ تمہارے متعلق خود کوئی فیصلہ نہ فرمادے، قبیلہ بنی سلمہ کے لوگ بھی اٹھ کر میرے پیچھے آئے، اور کہنے لگے، بخدا اس سے قبل ہماری دانست میں تم نے کوئی قصور نہیں کیا، پھر اب تم کیوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح عذر پیش نہ کر سکتے، جیسا کہ دوسرے رہ جانے والوں نے عذر پیش کئے ہیں تمہارے قصور کے لئے حضورؐ کی دعاء مغفرت کافی ہو جاتی، ان لوگوں نے مجھے اتنی ملامت کی کہ میرا ارادہ ہو گیا کہ حضور کے پاس جا کر اپنے پہلے کلام کی تکذیب کر دوں، مگر میں نے ان سے کہا کیا یہ میرے جیسا معاملہ میرے علاوہ اور کسی کو بھی پیش آیا ہے، ان لوگوں نے کہا ہاں، دو آدمی اور بھی ہیں، انہوں نے وہی بات کہی ہے، جو تم نے کہی، اور ان سے بھی حضور نے وہی فرمایا ہے، جو تم سے فرمایا ہے، میں نے کہا، وہ دونوں کون ہیں؟ ان لوگوں نے کہا ایک مرارہ بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عامری اور دوسرے ہلال بن امیہ واقفی جب انہوں نے ایسے نیک آدمیوں کا نام لیا، جو جنگ بدر میں شریک تھے، اور بہت خوبیوں والے تھے، تو میں اپنے پہلے خیال پر قائم رہا، حضورؐ نے دوسرے غیر حاضرین کو چھوڑ کر صرف ہم تینوں سے مسلمانوں کو گفتگو کرنے کی ممانعت فرمادی، مسلمان ہم سے بچنے لگے، اور ہمارے لئے بالکل بیگانے ہو گئے، اور میرے لئے تو گویا، زمین ہی بدل گئی اور (مدینہ) جان پہچان کی سرزمین ہی معلوم نہ ہوتی تھی، پچاس روز تک یہی حالت رہی، میرے دوسرے دونوں ساتھی، تو خانہ نشین ہو گئے، اور گھروں میں روتے رہے، مگر میں نوجوان تھا، اور طاقتور بھی، باہر نکلا کرتا، اور نمازوں میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوتا، بازاروں میں چکر لگاتا، مگر کوئی مجھ سے بات نہیں کرتا تھا، میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور نماز کے بعد جب آپؐ اپنی جگہ پر تشریف فرما ہوتے تو میں سلام کرتا اور دل میں کہتا معلوم نہیں سلام کے

جواب کے لئے حضورؐ نے لب مبارک ہلائے یا نہیں، پھر میں حضورؐ کے قریب ہی نماز پڑھنا شروع کر تا اور نظرس چرا کر دیکھتا کہ جب میں نماز میں مشغول ہوتا ہوں تو آپؐ میری طرف دیکھ لیتے ہیں اور جب میں آپؐ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تو آپؐ اپنا رخ پھیر لیتے ہیں، الغرض مسلمانوں کی یہ ترش روئی زیادہ بڑھ گئی تو میں ایک روز جا کر ابو قتادہؓ کی دیوار کے اوپر چڑھ گیا وہ میرے پچازاد بھائی اور سب سے زیادہ دوست تھے میں نے انہیں سلام کیا، مگر بخدا انہوں نے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے کہا، ابو قتادہؓ! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں کہ مجھے اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت ہے، لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا میں نے دوبارہ قسم دی پھر بھی خاموش رہے، جب سہ بارہ قسم دی تو بولے اللہ و رسولہ علم میرے آنسو جاری ہو گئے، میں دیوار پر چڑھا لوٹ آیا، ایک دن میں مدینہ کے بازار میں پھر رہا تھا کہ شام کا رہنے والا نبی جو مدینہ میں غلہ فروخت کرنے لایا تھا لوگوں سے پوچھ رہا تھا کہ کوئی شخص مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتا دے لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا وہ میرے پاس آیا اور شاہ خسان کا ایک خط میرے نام کا لا کر مجھے دیا میں چونکہ مثنیٰ تھا، اس لئے اسے پڑھا جس کا مضمون یہ تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے ساتھی (حضورؐ) نے تم پر ظلم کیا ہے اور خدا نے تمہیں ذلت کی جگہ اور حق تلفی کے مقام میں رہنے کے لئے پیدا نہیں کیا، تم ہمارے پاس چلے آؤ، ہم تمہاری دلجوئی کریں گے، خط پڑھ کر میں نے کہا یہ بھی میرا امتحان ہے، اور میں نے اسے تنور میں جھونک دیا، جب پچاس دن میں سے ایک چلہ گزر گیا اور بقیہ دس روز میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا تو ایک روز حضورؐ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا کہ حضورؐ نے تمہیں اپنی بیوی سے علیحدہ رہنے کا حکم دیا ہے، میں نے کہا طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ قاصد نے کہا نہیں تم اس سے علیحدہ رہو اور قربت نہ کرو، حضورؐ نے

حَرَكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا ثُمَّ أَصْلَى قَرِيئًا مِنْهُ وَأَسَارَفَهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرَ إِلَيَّ وَإِذَا تَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشِدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشِدْتُهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْحِدَارَ قَبِيئًا أَنَا أَمْشِي فِي سَوَاقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبْطِي مِنْ نَبْطِ أَهْلِ الشَّامِ مَعْنٍ قَدِيمٍ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتَّى جَاءَنِي فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكٍ غَسَّابٍ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَنَا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَّغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضِيعَةٍ فَالْحَقُّ بِنَا نَوَاسِكَ قَالَ فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا وَهَذِهِ أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَنِيَامْتُ بِهَا التَّنَوُّرَ فَسَحَرْتُهَا بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ وَاسْتَلَبْتُ الْوُحْيَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِكَ أَنْ تَعْتَزَلَ أَمْرَاتِكَ قَالَ فَقُلْتُ أَطْلُقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ اعْتَزَلْهَا فَلَا تَقَرَّبْهَا قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ صَاحِبِي بِعِثَلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَمْرَاتِي الْحَقِّي بِأَهْلِكَ فَكُونِي

عَنْهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ
فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ حَادِمٌ فَهَلْ
تَكْرَهُ أَنْ أَخْذُمَهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَا يَقْرَبُكَ
فَقَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَ
وَاللَّهِ مَا زَالَ يَتَكَبَّرُ مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ
إِلَى يَوْمِهِ هَذَا قَالَ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوْ
أَسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
امْرَأَتِكَ فَقَدْ أَذِنَ لَامْرَأَةِ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنْ
تَخْذُمَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِي مَاذَا يَقُولُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْتَأْذَنَتْهُ
فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَبِثْتُ بِذَلِكَ عَشْرَ
لَيَالٍ فَكَمَلْتُ لَنَا حَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَيْ
عَنْ كَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ
حَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا
أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
مِنَا قَدْ ضَاعَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاعَتْ عَلَيَّ
الْأَرْضُ بِمَا رَحَبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ
أَوْفَى عَلَيَّ سَلَعٌ يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ
بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ
أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ قَالَ فَادَّخَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ
صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يَبْشُرُونَنَا
فَذَهَبَ قَبْلَ صَاحِبِي مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ رَجُلٌ
إِلَيَّ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ قَبْلِي وَأَوْفَى
الْحَبَلُ فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا

میرے دونوں ہمراہوں کو بھی یہی حکم پہنچا دیا، میں نے اپنی
بیوی سے کہا کہ اپنے میکے چلی جاؤ، اور اس وقت تک وہیں رہو
جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں کوئی فیصلہ نہ فرمادیں۔ ہلال
بن امیہ کی بیوی نے حضورؐ سے آکر عرض کیا کہ ہلال بن امیہ
بہت بوڑھے ہو چکے ہیں اور اپنا کام خود نہیں کر سکتے اور نہ ہی ان
کے پاس کوئی خادم ہے اگر میں ان کی خدمت کروں تو کیا یہ
حضورؐ کی مرضی کے خلاف ہوگا، فرمایا نہیں، مگر وہ تم سے قربت
نہ کریں، انہوں نے کہا، بخدا! انہیں تو اس چیز کی رغبت ہی نہیں
اور خدا کی قسم جس دن سے ان کا یہ واقعہ ہوا ہے وہ برابر رو رہے
ہیں، میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ اگر تم بھی حضورؐ سے
اپنی بیوی کے لئے اجازت لے لو جس طرح ہلال کی بیوی نے لی
ہے تو تمہاری بیوی تمہاری خدمت کر دیا کرے گی، میں نے کہا
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کی استدعا نہیں
کروں گا، معلوم نہیں آپ کیا جواب دیں اور پھر میں جوان آدمی
بھی ہوں، اس طرح دس راتیں اور گزر گئیں جس وقت سے
مجھے کلام کرنے کی ممانعت ہوئی تھی اس وقت سے جب پچاس
راتیں پوری ہو گئیں اور پچاسویں رات کی صبح کو میں اپنے گھر ہی
میں صبح کی نماز پڑھ کر اس حالت میں بیٹھا تھا جس کا خدا نے
ہمارے حق میں تذکرہ کیا ہے، میری طبیعت بے چین تھی اور
زمین باوجود کشادگی کے مجبور تھک تھی، اچانک مجھے ایک منادی
کی آواز سنائی دی جو کہ کوہ سلع پر انتہائی بلند آوازیں کہہ رہا تھا کہ
اے کعب بن مالک خوش ہو جاؤ میں سجدہ میں گر پڑا اور سمجھ گیا
کہ کشاکش کی صورت پیدا ہو گئی ہے نماز فجر کے بعد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ہماری توبہ قبول ہو جانے کی
اطلاع دے دی تھی اور لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے چل
دیتے تھے اور کچھ لوگ میرے دونوں ساتھیوں کو خوشخبری
دینے کے لئے گئے تھے اور ایک آدمی گھوڑے کو اڑی لگا کر میری
طرف چل دیا تھا نیز قبیلہ اسلم کا ایک شخص دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا

جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُشْرُئِنِي فَنَزَعْتُ لَهُ تَوْبَتِي فَكَسَوْتُهُمَا إِبَاهُ بِيَشَارَتِهِ وَاللَّهُ مَا أُمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعْرَضْتُ تَوْبَتَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا فَانْطَلَقْتُ أَتَانَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلِقَانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يَهْتَوُونِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ لَتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ حَتَّى دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ يُهْرُولُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَانِي وَاللَّهُ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعَبٌ لَا يَنْسَاهَا لَطْلَحَةُ قَالَ كَعَبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَرِقُّ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَيَقُولُ أَبَشِيرٌ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مِنْذُ وَلَدْتِكَ أُمُّكَ قَالَ فَقُلْتُ آمِنٌ عِنْدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسِكَ بَعْضُ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْرٍ قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا أَنْحَانِي بِالصَّدَقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحْدِثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيَتْ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَتْبَاهُ اللَّهُ فِي صَدَقٍ

اور گھوڑا سوار کے پہنچنے سے پہلے مجھے آواز آگئی تھی، غرض جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی بشارت کی آواز میں نے سنی تھی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے، بخدا اس روز میرے پاس ان دونوں کپڑوں کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں تھا اور خود عاریتا ملک کر دو کپڑے پہن لئے اور خدمت گرامی میں حاضری کے ارادہ سے چل دیا (راستہ میں) اگر وہ درگزرہ آدمی مجھے ملتے اور توبہ قبول ہونے کی مبارکباد دیتے اور کہتے مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی، بالآخر میں مسجد میں داخل ہوا، حضور انورؐ مسجد میں تشریف فرما تھے اور صحابہ کرامؓ حلقہ بنائے بیٹھے تھے، طلحہ بن عبید اللہؓ اٹھ کر لپک آئے اور مجھ سے مصافحہ کیا، اور مبارکباد دی، خدا کی قسم طلحہؓ کے علاوہ اور کوئی مہاجر نہیں اٹھا، کعبؓ، طلحہؓ کے اس فعل کو کبھی فراموش نہ کر سکے، کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے حضورؐ کو سلام کیا تو چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا، فرمایا روز پیدائش سے لے کر آج تک جو دن تم پر گزرے ہیں ان میں سب سے بہترین دن کی بشارت ہو، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ حضورؐ کی طرف سے یہ ”معافی“ ہے یا اللہ تعالیٰ کی جانب سے؟ فرمایا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور حضورؐ کی عادت تھی کہ خوشی کے وقت چہرہ انور چمک اٹھتا تھا، گویا کہ چاند کا ٹکڑا ہے اسی سے ہم آپؐ کی مسرت معلوم کر لیتے تھے، الغرض جب میں حضورؐ کے سامنے جا کر بیٹھا تو عرض کیا یا رسول اللہؐ میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ اپنے کل مال سے دست بردار ہو جاؤں اور خدا اور اس کے رسولؐ کی خدمت میں بطور صدقہ پیش کر دوں، نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ مال اپنے پاس روکے رکھو، یہی تمہارے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا میں اپنا وہ حصہ روکے لیتا ہوں جو خیر میں ہے، اس کے بعد میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچائی کی بدولت نجات دی ہے، اب میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ جب تک زندگی رہے سچ بولتا رہوں،

حضرت کعب بیان کرتے ہیں بخدا جب میں نے یہ بات حضورؐ سے عرض کی، میری دانست میں سچائی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کی ایسی آزمائش نہیں کی جیسی کہ میری کی اور بخدا اس وقت سے لے کر آج تک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، اور آئندہ کے لئے بھی امید ہے کہ اللہ مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا، اسی واقعہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے (سورہ توبہ کی) یہ آیتیں نازل فرمائی، لہذا تاب اللہ الخ، اللہ تعالیٰ نے نبی اکرمؐ اور مہاجرین و انصار کے حال پر توجہ فرمائی جنہوں نے تنگی کی حالت میں پیغمبرؐ کا ساتھ دیا تھا۔ آخر آیت روئے رحیم تک، اور ان تین شخصوں کے حال پر بھی توجہ فرمائی جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا، یہاں تک کہ ان کی پریشانی کی یہ نوبت پہنچی، کہ زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگی کرنے لگی، آخر آیت یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین تک، کعب بیان کرتے ہیں خدا کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی دولت سے نوازا آج تک کوئی نعمت بھی اس سچائی سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوئی، اگر میں بھی جھوٹ بول دیتا، تو جس طرح اور جھوٹ بولنے والے تباہ و برباد ہوئے میں بھی ہو جاتا، نزول وحی کے وقت اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں کی بہت مذمت فرمائی، چنانچہ ارشاد ہے، یسئلون باللہ الخ یعنی ہاں اب وہ تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے (کہ ہم معذور تھے) جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تاکہ تم انہیں ان کی حالت پر چھوڑ دو، سو تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو، وہ لوگ بالکل گندے ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، ان کاموں کے بدلہ میں جو وہ کیا کرتے تھے، یہ اس لئے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، تو تم اگر ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے راضی نہیں ہوتا، کعب بیان کرتے ہیں کہ ہم تین آدمیوں کا معاملہ ان لوگوں سے چھپیدہ رہ گیا تھا جنہوں نے دربار رسالت میں قسمیں کھا کھا کر عذر خواہی کی تھی اور

الْحَبِیْثُ مِنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَحْسَنَ مِمَّا أَتْلُوهُ اللَّهُ بِهِ وَاللَّهُ مَا نَعَمَدْتُ كَذِبُهُ مِنْذُ قُلْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبَ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ) حَتَّى بَلَغَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) قَالَ كَعْبٌ وَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ أَغْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذِبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرٌّ مَا قَالَ لِأَحِبِّ وَقَالَ اللَّهُ (سَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِنَعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجَسٌ وَمَا وَاهُمْ جَهَنَّمَ حَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَخْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ) قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خَلَفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أَوْلَيْكَ الَّذِينَ قَبْلَ مِنْهُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى

حضورؐ نے ان کی معذرت بھی قبول فرما کر ان سے بیعت لی تھی اور ان کے لئے دعا مغفرت بھی فرمائی تھی اور ہمارے معاملہ میں حضورؐ نے کوئی فیصلہ نہیں دیا تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے خود فیصلہ فرمادیا، وعلیٰ الثلاثة الذین خلفوا اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے بلکہ پیچھے رہ جانے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے معاملہ کو ان لوگوں کے بعد میں رکھا جنہوں نے قسمیں کھا کر حضورؐ کے سامنے معذرت پیش کی اور آپؐ نے ان کی معذرت کو قبول فرمایا۔

(فائدہ) اس روایت سے بہت سے فوائد حاصل ہوئے مثلاً اہل بدر اور اہل عقبہ کی فضیلت مسلمان کی غیبت کوئی کرے تو اس کی تردید کرنا، سفر سے آتے وقت مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھنا، اہل بدعت سے ملاقات اور سلام و کلام کا ترک کر دینا، خوشخبری کا استہجاب، خوشخبری دینے والے کے ساتھ حسن سلوک کرنا، ملاقات کے وقت مصافحہ کا استہجاب، اصحاب فضل کے لئے کھڑا ہونا، خوشی کے مقامات میں صدقہ و خیرات کرنا، مبارک باد کا استہجاب، نیز معلوم ہوا کہ اطاعت اللہ اور اطاعت الرسول عزیز داری پر مقدم ہے اور یہ کہ صحابہ کرام اور خود جناب نبی اکرمؐ اس بات کا اعتقاد رکھتے تھے کہ عالم الغیب صرف ذات خداوندی ہی ہے اس کے علاوہ اس حدیث میں اور بہت فوائد ہیں جو امام نووی نے شرح نووی میں نقل کئے ہیں۔

۲۳۰۰۔ محمد بن رافع، جحیم بن شثیہ، لیث، عقیل، ابن شہاب سے یونس عن الزہری کی سند کے ساتھ حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۳۰۱۔ عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، محمد بن عبد اللہ بن مسلم، زہری، عبد الرحمن بن عبد اللہ، عبید اللہ بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مالکؓ سے ان کا واقعہ سنا جب کہ وہ جنگ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی یونس کی روایت سے اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جہاد پر تشریف لے جاتے تو اکثر توریہ فرماتے، لیکن اس غزوہ میں آپؐ نے صاف صاف بیان فرمایا تھا، اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم کی روایت میں ابوخیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات مذکور ہے۔

فِيهِ فَبَذَلْتَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا) وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خَلَفْنَا تَحْلِفْنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْحَاؤُهُ أَمْرُنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرْنَا إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ *

۲۳۰۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادٍ يُونسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً * ۲۳۰۱۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ ابْنُ أَحْمَرَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ عَلَى يُونسَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَمًا يُرِيدُ غَزْوَةَ إِبِلًا وَرَى بِغَيْرِهَا حَتَّى

كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ ابْنِ
أَحْيَى الزُّهْرِيُّ أَبَا خَيْثَمَةَ وَلَحُوقَهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۰۲- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنُ كَعْبٍ بَنِي مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ
وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ أُصِيبَ بِصُرَّةَ وَكَانَ
أَعْلَمَ قَوْمِهِ وَأَوْعَاهُمْ لِأَحَادِيثِ أَصْحَابِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي
كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ رِيبَ
عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ
غَزْوَتَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَغَزَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي كَعْبٍ يَزِيدُونَ
عَلَى عَشْرَةِ آلَافٍ وَلَمْ يَحْمَعْهُمْ دِيُونًا حَافِظٌ *

۲۳۰۲- سلمہ بن شیبہ، حسن بن اعین، معقل، زہری،
عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب، حضرت عبید اللہ بن کعب بن
مالک سے روایت ہے اور وہ کعب بن مالک کے (ان کے نایب)
ہو جانے کے بعد) قائد تھے، اور وہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ
علم رکھتے تھے اور سب سے زیادہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی احادیث یاد تھیں، کعب بن مالک ان تین حضرات میں
سے تھے جن کی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی، کعب بیان
کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف دو
جہادوں کے علاوہ اور کسی جہاد میں پیچھے نہیں رہے اور بقیہ
روایت بیان کی باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ حضورؐ نے بہت
سے مسلمانوں کے ساتھ جہاد کیا جن کی تعداد دس ہزار سے
زیادہ تھی اور کسی مثنیٰ کا دفتر ان کا شمار نہیں کر سکتا تھا۔

(فائدہ) ابوذرؓ رازی فرماتے ہیں کہ ستر ہزار صحابہ کرام تھے اور ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ تیس ہزار کی تعداد تھی، باقی ٹھیک
مقدار معلوم نہیں ہے اور ان دونوں اقوال میں علمائے کرام نے تطبیق پائی صورت بیان کی ہے کہ امام رازی نے مجاہدین اور ان کے ساتھ
رہنے والوں سب کا شمار کیا ہے اور ابن اسحاق نے صرف مجاہدین ہی کا شمار کیا ہے، امام نووی نے فرمایا ہے کہ زیادہ مشہور قول ابن اسحاق کا ہے
اوپر صحیح ہے۔

باب (۳۷۰) حدیث الکلب اور تہمت لگانے
والوں کی توبہ کا قبول ہونا۔

۲۳۰۳- حبان بن موئی، عبداللہ بن مبارک، یونس بن یزید
ابی (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، محمد بن رافع، عبد بن
حمید، عبدالرزاق، معمر، سعید بن مسیب، اور عروہ و علقمہ اور
عبید اللہ بن عبداللہ سب حضرت عائشہؓ کی روایت نقل کرتے
ہیں کہ جب ان پر تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی اور جو
کچھ کہنا تھا سو کہا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی اس تہمت سے پاکی

(۳۷۰) بَابُ فِي حَدِيثِ الْكَلْبِ وَقَبُولِ
تُوبَةِ الْفَاضِلِ *

۲۳۰۳- حَدَّثَنَا حَبَانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَنْبَلِيُّ ح
و حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ
بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ
قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ
وَالسَّيِّاقُ حَدِيثَ مَعْمَرٍ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ وَابْنِ

بیان فرمائی، زہری بیان کرتے ہیں کہ ان سب حضرات نے اس حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا اور بعض بعض سے زیادہ یاد رکھنے والے اور عمدہ بیان کرنے والے تھے اور میں نے ہر ایک سے حدیث سنی اور بعض کی حدیث بعض کی تصدیق کرنے والی تھی، چنانچہ حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر تشریف لے جانا چاہتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ ڈالتے جس کا نام نکل آتا اسے ساتھ لے جاتے (ایک مرتبہ) جہاد کو تشریف لے گئے اور قرعہ میں میرا نام نکل آیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل دی، یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے بعد کا ہے چنانچہ میں محمل میں سوار ہو کر چلتی تھی اور جہاں کہیں پڑاؤ ہوتا تھا میرا محمل اتار لیا جاتا تھا، غرض ہم چل دیئے جہاد سے فارغ ہو کر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب ہم سب پہنچ گئے تو ایک رات کو حضورؐ نے کوچ کا اعلان کر دیا، اعلان سننے ہی میں بھی اٹھی اور پیدل جا کر لشکر سے نکل کر قضاہ حاجت سے فارغ ہو کر منزل پر آئی، سینہ ٹوٹ کر دیکھا تو ظفاری پوتھ کا ہار (جو میں پہنے ہوئے تھی) نہ معلوم کہیں ٹوٹ کر گر گیا، فوراً میں اس کی تلاش کے لئے لوٹی، لیکن تلاش کرنے میں دیر لگ گئی جو گروہ میرا کجاوہ کستا تھا اس نے میرے محمل کو اٹھا کر اسی اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی کیونکہ ان لوگوں کا خیال تھا کہ میں محمل کے اندر ہوں گی اس زمانہ میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، فریہ اندام اور بھاری بھر کم نہ ہوتی تھیں، کھانا تھوڑا کھایا کرتی تھیں اور میں تو ویسے بھی نوخیز لڑکی تھی، اس لئے جن لوگوں نے محمل اٹھا کر رکھا ان کو محمل کی گرانی کا امتیاز نہ ہوا، اور اونٹ اٹھا کر وہ لوگ چل دیئے اور لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھے ہار مل گیا، میں پڑاؤ پر پھر آ گئی اور خیال کیا کہ جب میں لوگوں کو نہ ملوں گی تو یہیں لوٹ کر آئیں گے، میں اپنی جگہ

رَافِعَ قَالَ يُونسُ وَمَعْمَرٌ حَمِيصًا عَنِ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَزْرَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْلَکِ
مَا قَالُوا فَبَرَّاهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي
طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى
لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَبْتٌ افْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ
عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي
وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوا أَنَّ عَائِشَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ
يَخْرُجَ سَفَرًا أَفْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ
سَمِعُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَفْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ
غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَنْزَلَ
الْحِجَابَ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأَنْزَلَ فِيهِ
مَسِيرَنَا حَتَّى إِذَا فَرَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوِهِ وَقَتْلَ وَدَنُونَا مِنَ الْمَدِينَةِ
أَذْنُ لَيْلَةٍ بِالرَّجِيلِ فَقُمْتُ حِينَ أَذْنُوا بِالرَّجِيلِ
فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ
مِنْ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي
فَإِذَا عَقْدِي مِنْ حَزْنٍ ظَفَارٌ قَدْ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ
فَالْتَمَسْتُ عَقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ
الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي فَحَمَلُوا هَوْدَجِي
فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أُرْكَبُ وَهُمْ
يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ قَالَتْ وَكَانَتِ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ

میں بیٹھی ہوئی تھی کہ آنکھوں میں نیند کا جوش آیا اور میں سو گئی، صفوان بن معطل سلی ذکوانی لشکر کے پیچھے آخر شب میں سو گیا تھا بچھلی رات کو چل کر صبح کو میرے پڑاؤ پر پہنچا اور سوئے ہوئے آدمی کا ایک جثہ اسے نظر آیا، پاس آیا تو اس نے مجھے پہچان لیا کیونکہ پردہ کے حکم سے پہلے اس نے مجھے دیکھا ہوا تھا، دیکھ کر اس نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا، میں اس کی آواز سے بیدار ہو گئی اور اوڑھنی سے منہ چھپا لیا خدا کی قسم اس نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی اور سوائے انا اللہ وانا الیہ راجعون کے میں نے اس سے کوئی بات نہیں سنی، غرض اس نے اپنی اونٹنی بٹھادی، میں اس کے ہاتھ کے سہارے سوار ہو گئی اور وہ اونٹنی کی مہار پڑے چل دیئے یہاں تک کہ لشکر میں پہنچ گئے، لشکر والے ٹھیک دوپہر میں سخت گرمی کے وقت ایک جگہ اتر پڑے تھے، میرے اس واقعہ میں (بدگمانی کر کے) ہلاک ہونے والے ہلاک ہو گئے اور سب سے بڑی افترا باندی کا ذمہ دار عبد اللہ بن ابی منافق تھا، مدینہ میں پہنچ کر میں ایک مہینہ تک بیمار رہی، لوگ بہتان تراشوں کے قول پر غور و خوض کرتے رہے مگر مجھے اس کا کوئی احساس نہ تھا، ہاں بیماری کے زمانہ میں اس بات سے ضرور شک ہوا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری بیماری کے زمانہ میں جو مہربانیاں فرمایا کرتے تھے وہ اس بیماری کے زمانہ میں مجھے نظر نہیں آئیں، اتنی بات ضرور تھی کہ حضور تشریف لانے کے بعد فرمایا کرتے تھے، تمہارا کیا حال ہے، اس سے مجھے شک ہوا تھا، مگر کسی برائی کا مجھے شعور بھی نہ تھا، بالآخر میں لا غری اور کمزوری کی حالت میں باہر نکلی، اور میرے ساتھ ام مطح بھی تھیں، اور مناصح کی طرف چل دی مناصح اس زمانہ میں ہمارا بیت الخلاء تھا اور ہم راتوں رات وہاں جاتے تھے، اس وقت ہماری حالت بالکل ابتدائی عربوں کی طرح تھی کہ گھروں میں بیت الخلاء بنانے سے ہمیں تکلیف ہوتی تھی، ام مطح ابوہم بن مطلب بن مناف کی بیٹی تھی اور

خِفَافًا لَمْ يَهَيَّلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْغُلْفَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ يُقَالُ يَنْقَلِبُ الْهُودَجُ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ وَكَنتُ جَارِيَةً حَلِيبَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْحِمْلَ وَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْحَيْشُ فَحَفْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَبَعَثْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُونِي فَبَرَجَعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَبَعَثْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السَّلْمِيُّ ثُمَّ الذُّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَسَ مِنْ وَرَاءِ الْحَيْشِ فَادْلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَابِمٍ فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَأَانِي وَقَدْ كَانَ يَرَانِي قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ فَاسْتَفْقَظْتُ بَاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَرْتُ وَجْهِي بِحُلَابِي وَاللَّهُ مَا يُكَلِّمُنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَيَّ يَدَيْهَا فَارْكَبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْحَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوْغِرِينَ فِي نَحْرِ الظُّهَيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَأْنِي وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُنَيْسٍ سَلُولُ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْإِفْلَکِ وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيئُنِي فِي وَحْجِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسَلُّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تَيْكُمُ فَذَاكَ يَرِيئُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا

اس کی ماں صحر بن عامر کی بیٹی تھی جو حضرت ابو بکر کی خالہ تھیں، ام مسطح کے شوہر کا نام اثاث بن عباد بن مطلب تھا، غرض ضرورت سے فارغ ہو کر میں اور ام مسطح گھر کو آئے، راستے میں ام مسطح اپنی لاڑھنی میں الجھ کر گریں اور بولیں کہ مسطح ہلاک ہو، میں نے کہا تم نے برا کہا، کیا تو ایسے آدمی کو کوستی ہے جو بدر میں شریک تھا، کہنے لگی، بھولی عورت کیا تم نے اس کا قول نہیں سنا؟ میں نے کہا، اس کا کیا قول ہے، ام مسطح نے تہمت تراشوں کا قول بیان کیا، یہ سن کر میری بیماری میں اس سے اور اضافہ ہو گیا، گھر میں واپس آئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سلام علیک کے بعد فرمایا، تمہارا کیا حال ہے، میں نے کہا، کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے کہ میں اپنے والدین کے ہاں چلی جاؤں، اس گزارش کی وجہ یہ تھی کہ میں اپنے والدین سے اس خبر کی تصدیق کرنا چاہتی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی میں اپنے والدین کے مکان پر چلی آئی، اور والدہ نے دریافت کیا، لوگ کیا چہ میگوئیاں کر رہے ہیں، والدہ نے کہا، بیٹی تو رنج نہ کر، کیونکہ خدا کی قسم اگر کوئی پچھلی عورت ہو اور اس کی سوتیلی بھی ہوں اور اس کا شوہر اسے چاہتا بھی ہو تو سوتیلیں اس پر بڑی بڑی باتیں رکھ دیتی ہیں، میں نے کہا سبحان اللہ لوگ کیا چہ میگوئیاں کر رہے ہیں، الغرض میں اس رات روتی ہی رہی صبح ہوئی تب بھی میرے آنسو نہ تھے، اور نہ نیند آئی، صبح کو دروہی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے معاملہ میں مشورہ کرنے کے لئے علیؑ اور اسماءؓ کو طلب فرمایا کیونکہ وحی میں توقف ہو گیا تھا، اسماءؓ نے وہی مشورہ دیا جو انہیں معلوم تھا کہ ان کی بیوی پاک و امن ہے اور رسول اللہ کو اپنی بیویوں سے محبت ہے اور عرض کیا، یا رسول اللہ آپ کی بیوی میں مجھے کو تو کسی بدی کا علم نہیں ہے مگر حضرت علیؑ نے فرمایا یا رسول اللہ خدا نے آپ کے لئے نیکی

نَفَقَتْ وَخَرَجَتْ مَعِيَ اُمُّ مِسْطَحٍ قَبْلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرِّئًا وَلَا نَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا اِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ اَنْ تَتَّخِذَ الْكُفْفَ قَرِيْبًا مِنْ بَيُوْتِنَا وَاَمَرْنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاَوَّلِ فِي التَّنَوُّهِ وَكُنَّا تَنَاقُذِي بِالْكُفْفِ اَنْ تَتَّخِذَهَا عِنْدَ بَيُوْتِنَا فَاَنْطَلَقْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ بِنْتُ اَبِي رُهْمٍ بِنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَاُمُّهَا ابْنَةُ صَحْرَ بْنِ عَامِرٍ خَالَةَ اَبِي بَكْرٍ الصَّدِّيقِ وَاَبْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اَنَافَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَبِنْتُ اَبِي رُهْمٍ قَبْلَ بَيْتِي حِيْنَ فَرَعْنَا مِنْ شَاغِرِنَا فَغَثَرْتُ اُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعَسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بَسَ مَا قُلْتُ اَتَسْتَبِيْنَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ اَيُّ هَتَاهُ اَوْ لَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ قَالَتْ فَاَخْبَرْتَنِي بِقَوْلِ اَهْلِ الْبَيْتِ فَاَزْدَدْتُ مَرَضًا اِلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى بَيْتِي فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَكُمُ قُلْتُ اَتَاَذُنُ لِي اَنْ اَتِيَ اَبُوِي قَالَتْ وَاَنَا حَيَّةٌ اُرِيْدُ اَنْ اَتَّبِعَنَّ الْخَبَرَ مِنْ قَبْلِهَا فَاَذِنَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَضْتُ اَبُوِي فَقُلْتُ يَا اُمِّمَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا بَنِيَّ هُوْنِي عَلَيْكَ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَاَةٌ قَطُ وَضِيعَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا كَثُرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ لَا يَرَقًا لِي دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بَنُوْمٌ ثُمَّ اَصْبَحْتُ اَبْكِي وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ وَاَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ

نہیں رکھی ہے اس کے علاوہ عورتیں بہت ہیں، اگر آپؐ خادمہ کو بلا کر دریافت کریں گے تو وہ آپؐ کو بچ بتا دے گی، حضورؐ نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا بریرہ، تم کو عائشہؓ کی طرف سے کوئی شک کی بات (بھی) نظر آئی، بریرہ نے جواب دیا قسم ہے اس خدا کی جس نے آپؐ کو برحق رسول بنا کر بھیجا ہے میں نے حضرت عائشہؓ میں کوئی بات نکتہ چینی کے قابل نہیں دیکھی، صرف اتنی بات ہے کہ وہ کسن لڑکی ہے گھر کو نہ ہوا آنا چھوڑ کر سو جاتی ہے، اور بکری کا بچہ اس کو آکر کھا جاتا ہے، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر عبد اللہ بن ابی بن سلول سے جواب طلب کیا اور ارشاد فرمایا کہ اے گروہ مسلماناں ایسے شخص کی طرف سے کون جواب دے سکتا ہے جس کی جانب سے مجھے اپنے گھروالوں سے متعلق لاییت پہنچی ہے، خدا کی قسم مجھے تو اپنی بیوی میں کوئی برائی نظر نہ آئی اور لوگوں نے جس آدمی کا میرے سامنے نام لیا ہے اس میں میری دانست میں بدی نہیں ہے (صفوان) وہ تو میرے گھر کے اندر صرف میرے ساتھ جایا کرتا تھا یہ سن کر حضرت سعد بن معاذؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں جواب دیتا ہوں، اگر وہ شخص اوس میں سے ہو گا تو ہم اس کی گردن ماریں گے اور اگر ہمارے خزر جی بھائیوں میں سے ہو گا تو آپؐ ہم کو جو حکم دیں، ہم اس کی تعمیل کریں گے، سعد بن معاذؓ کا قول سن کر بعد بن عبادہؓ سردار خزر ج اٹھے، یہ آدمی تو نیک تھے مگر اس وقت ان کو کچھ جاہلانہ حمیت آگئی، سعد بن معاذؓ سے کہنے لگے، خدا کی قسم تم اس کو قتل نہ کرو گے اور نہ کر سکو گے اوپر سے سعد بن معاذؓ کے چچا زو بھائی اسید بن حذیر نے سعد بن عبادہؓ کو جواب دیا تم جھوٹ کہتے ہو، خدا کی قسم ہم اس کو قتل کر دیں گے تم منافق ہو کہ منافق کی طرف سے لڑتے ہو، غرض اوس اور خزر ج دونوں قبیلوں کو جوش آگیا، اور باہم لڑائی کی تیاری ہو گئی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے

يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُمْ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصُدِّقُكَ قَالَتْ فَذَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيُّ بَرِيرَةَ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيئُكَ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتِ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْيَصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السَّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاسْتَعَذَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَنِ سَلُولٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَغْذُرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَ أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنَا أَغْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرْبًا عَنَقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنَ إِخْوَانِنَا الْخَزَرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْلِبْ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ

كَذَبْتُ لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ
عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَتَارَ الْحَيَّانَ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ
حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتُلُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْغُبَيْرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَفِّضُهُمْ حَتَّى
سَكَتُوا وَسَكَتَ قَالَتْ وَبَكَيْتُ يَوْمَئِذٍ ذَلِكَ لَا
يُرْفَأُ لِي ذِمَّةٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بَنُوهُمْ ثُمَّ بَكَيتُ لَيْلَتِي
الْمُفْقِلَةَ لَا يُرْفَأُ لِي ذِمَّةٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بَنُوهُمْ وَأَبُوآيَ
يَظُنَّانَ أَنَّ الْبِكَاءَ فَالِقَ كَبِيدِي فَبَيْنَمَا هُمَا
جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي اسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَحَلَسَتْ بَبْكِي قَالَتْ
فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ
وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْذُ قِيلَ لِي مَا قِيلَ وَقَدْ
لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيَّ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ
فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي
عَنْكَ كَذًا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتُ بَرِيئَةً فَسَيِّرْ لَكَ اللَّهُ
وَأِنْ كُنْتُ أَلَمْتُ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهُ
وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ
تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ ذِمَّتِي حَتَّى
مَا أَحْسُ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ يَا أَبِي أَجِبْ عَنِّي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَالَ فَقَالَ
وَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا
أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

آپ نے ان کے جوش کو کم کیا، بالآخر سب خاموش ہو گئے میں
اس روز دن بھر روتی رہی، آسو نہ رکھے، آئندہ رات کو بھی
روتی رہی رات بھر آسو نہیں تھے، نہ نیند آئی، والدین کہنے
لگے کہ روتے روتے تمہارا جگر پھٹ جائے گا میں روتی تھی اور
وہ میرے پاس بیٹھے تھے، اتنی میں ایک انصاری عورت نے اندر
آنے کی اجازت چاہی میں نے اجازت دے دی اور وہ آکر
میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی، ہم سب اس حال میں تھے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، سلام علیک کی،
اور بیٹھ گئے جب سے یہ بات ہوئی تھی، اس وقت سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس نہیں بیٹھے تھے ایک
مہینہ ہو گیا تھا، مگر میرے اس واقعہ کے متعلق کسی قسم کی وحی
بھی نہیں آئی تھی، الغرض بیٹھنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے تشہد پڑھ کر فرمایا، عائشہ مجھے تمہارے متعلق ایسی
ایسی خبر ملی ہے، اب اگر تم اس الزام سے پاک ہو تو خدا تعالیٰ
تمہاری پاکیاں بیان کر دے گا، اور اگر گناہ میں (انفاقاً) مبتلا ہو گئی ہو
تو خدا تعالیٰ سے معافی کی درخواست کرو، جب بندہ اپنے قصور کا
اعتراف کر کے توبہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما
لیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا کلام ختم کر چکے تو
میرے آسو خشک ہو گئے، پھر ایک قطرہ بھی نکلا معلوم نہ ہوا
میں نے اپنے باپ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
میری طرف سے جواب دو، تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں
نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں،
پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
میری طرف سے جواب دو، انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ
میں نہیں جانتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب
دوں، میں اس زمانہ میں کس لڑکی تھی زیادہ قرآن بھی نہ پڑھا
تھا مگر میں نے کہا، خدا کی قسم میں جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے یہ
بات سن لی ہے اور تمہارے دلوں میں جم گئی ہے اور تم اس کو سچا

جانتے ہو، اب اگر میں کہوں کہ میں اس سے پاک ہوں اور خدا شائد ہے کہ میں اس سے پاک ہوں، تو تم مجھے سچانے چاہو گے اور اگر کسی بات کا اقرار کر لوں، اور خدا شائد ہے کہ میں اس میں بری ہوں، تو تم میری تصدیق کرو گے، اس لئے مجھے کوئی اور صورت نظر نہیں آتی، سوائے اس کے کہ جیسا حضرت یوسف کے باپ نے کہا تھا، فصبر جمیل واللہ المسحان، میں بھی وہی کہتی ہوں، اور یہ کہنے کے بعد میں منہ لوٹا کر لیٹ گئی، خدا کی قسم اس وقت میں بخوبی واقف تھی کہ میں اس الزام سے پاک ہوں اور خدا تعالیٰ مجھے اس سے بری کرے گا مگر اپنی دانست میں میری حالت چونکہ بہت حقیر تھی اس لئے یہ خیال بھی نہ تھا کہ میرے معاملہ میں خدا تعالیٰ وحی نازل فرمائے گا، مجھے یہ امید تھی کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خواب دکھائے گا جس سے میری بریت ثابت ہو جائے گی، مگر خدا کی قسم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے ہٹے بھی نہ تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی بھیج دی اور وحی کے نازل ہونے کے وقت جو سختی ہوتی تھی وہ حضور پر ہوئی وحی کے نازل ہونے کے وقت سخت سردی کے دنوں میں بھی وحی کے بار سے عرق مبارک کے قطرے چاندی کے موتیوں کی طرح ٹپک پڑتے تھے، جب وحی کی وہ کیفیت رقع ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سب سے پہلے یہ بات کہی کہ عائشہؓ مبارک ہو، خدا تعالیٰ نے تمہاری برأت کر دی، مجھ سے میری والدہ نے کہا کہ اٹھ کر حضور کا شکریہ ادا کرو میں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں اٹھوں گی اور سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کا شکریہ ادا نہ کروں گی، اسی نے میری برأت کا حکم نازل فرمایا ہے، اللہ رب العزت نے میری بریت میں دس آیات نازل فرمائی تھیں، ان الذین جاؤ ابالا لک عصبہ منکم آخر آیت تک، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ مسطح کی ناداری

وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السَّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهَذَا حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي نَفْسِكُمْ وَصَدَقْتُمْ بِهِ فَإِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيَّةٌ وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيَّةٌ لَا تَصْدُقُونِي بِذَلِكَ وَلَكِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرِ وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيَّةٌ لَتَصْدُقُونَنِي وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَحَدٌ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ (فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ) قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا وَاللَّهِ حِينِيذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيَّةٌ وَأَنَّ اللَّهَ مُبْرِيءِي بِرَاعَتِي وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يَنْزَلَ فِي شَأْنِي وَخَيُّ يَتْلُو وَلَشَأْنِي كَانَ أَخْفَرُ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِأَمْرِ يَتْلُو وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبْرِئُنِي اللَّهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَحَدٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْحَاءِ عِنْدَ الْوُخْيِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِ مِنْ يَتَلَّى الْقَوْلَ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ بَرَّكَ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قَوْمِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ بِرَاعَتِي قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ)

عَشْرَ آيَاتٍ فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ
بِرَأْيِي قَالَتْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَنْفِقُ عَلَيَّ
مِسْطَحٌ لِقَرَانِيهِ مِنْهُ وَفَقَرَهُ وَاللَّهِ لَا أَنْفِقُ عَلَيْهِ
شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ (وَلَا يَأْتِلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ
يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى) إِلَى قَوْلِهِ (أَلَا تَجِبُونَ أَنْ
يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ) قَالَ حِجَابُ بْنُ مُوسَى قَالَ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هَذِهِ أَرْجَى آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي
فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ
وَقَالَ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ
بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَمْرِي مَا عَلِمْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ فَقَالَتْ يَا
رَسُولُ اللَّهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللَّهِ مَا
عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ
تَسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِيقَتْ أَخْتَهَا حَمْنَةَ بِنْتَ
جَحْشٍ تَحَارَبُ لَهَا فَهَلَكْتَ فَيَمَنْ هَلَكَ قَالَ
الزُّهْرِيُّ هَذَا مَا أَتَيْتُ مِنْ أَمْرِ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ
وَقَالَ فِي حَدِيثٍ يُؤْنَسُ أَحْتَمَلْتُهُ الْحَمِيَّةُ *

اور اس کی رشتہ داری کی بنا پر اسے کھانے پینے کو دیا کرتے تھے
انہوں نے کہا خدا کی قسم اس نے عائشہ کے بارے میں یہ بات
کہی ہے اب میں اس کو کبھی کھانے پینے کے لئے نہیں دوں گا،
اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولا یاتل اولوا الفضل
منکم والسعة ان یؤتوا اولی القربی الی قوله لا تحبون
ان یغفر اللہ لکم، تک حبان بن موسی بیان کرتے ہیں کہ
عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب میں سب سے زیادہ
امید دلانے والی یہی آیت ہے یہ آیت سن کر حضرت ابو بکر
فرمانے لگے خدا کی قسم میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری
معفرت فرمائے، اب میں اس کا نفقہ کبھی بند نہیں کروں گا
چنانچہ مسطح کو جو خرچ پہلے دیتے تھے وہ پھر جاری کر دیا، آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی زینب بنت جحش سے میرے
واقعہ کے متعلق دریافت کیا تھا، اس نے کہا ہا رسول اللہ میں بن
دیکھے اور بن سنے کوئی بات نہیں کہوں گی، خدا کی قسم مجھے تو اس
میں کوئی برائی نظر نہیں آتی، عائشہ بیان کرتی ہیں کہ زینب ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں میری ہم
پلہ تھی مگر ان کی پرہیزگاری کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے انہیں تہمت
تراشی سے محفوظ رکھا، البتہ ان کی بہن حمزہ بنت جحش ان سے
لڑیں اور دیگر تباہ کاروں کے ساتھ تباہ ہوئیں، زہری کہتے ہیں
یہی ہے وہ خبر جو ہمیں اس کردہ کے بارے میں پہنچی ہے اور یونس
کی روایت میں ہے کہ اسے اس پر حمیت (۱) نے آمادہ کیا تھا۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس واقعہ سے محدثین کرام اور فقہاء عظام نے بہت سے فوائد اور مسائل مستطہ فرمائے ہیں ان
میں چند یہ ہیں (۱) عورت کے لئے اجنبی مردوں سے خدمت لینا جائز ہے بشرطیکہ پردہ کی رعایت کی جائے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کا ہودجہ اجنبی مرد اٹھایا کرتے تھے۔ (۲) عورت کے لئے زیور پہن کر سفر کرنا جائز ہے۔ (۳) لشکر والوں میں سے بعض حضرات
کے لئے کسی ضرورت کی بنا پر باقی ساتھیوں سے پیچھے رہنا جائز ہے۔ (۴) مردوں کے لئے اوب یہ ہے کہ اجنبی عورتوں کے ساتھ لمبی
گفتگو نہ کریں بس بقدر ضرورت پر انکشاف کریں۔ (۵) کسی مجبور کی حالت میں جب کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ سفر کرے تو بہتر یہ
ہے کہ مرد آگے ہو اور عورت پیچھے ہو۔ (۶) عورتوں کو چاہئے کہ اجنبی مردوں کی نگاہوں سے حفاظت کے لئے اپنے چہرے کو ڈھانپ کر
رکھیں اگرچہ عورت کتنی ہی نیک ہو جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا تھا۔

۲۳۰۴۔ ابوالریح عسکری، فتح، بن سلیمان، (دوسری سند) حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صار بن کیسان، زہری سے یونس اور معمر کی روایت کی طرح اسی سند کے ساتھ حدیث مروی ہے، باقی فتح کی روایت میں معمر کی روایت کی طرح اجتہدہ الحمیہ اور صار کی روایت میں یونس کی روایت کی طرح اجتہدہ الحمیہ کا لفظ ہے (ترجمہ وہی ہے) اور صار کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ عروہ بیان کرتے ہیں حضرت عائشہؓ حضرت حسانؓ کی برائی بیان کرنے کو برا جانتی تھیں اور فرماتی تھیں یہ شعر حضرت حسانؓ کا ہے۔

میرے باپ اور ماں، اور میری آبرو یہ سب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بچاؤ ہے عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں خدا کی قسم جس آدمی سے تہمت لگائی وہ کہتا تھا، سبحان اللہ قسم ہے اس ذات کی جس کی دست قدرت میں میری جان ہے میں نے تو کسی عورت کا پردہ بھی نہیں کھولا، اور پھر اسے راہ خدا میں شہادت نصیب ہوئی اور یعقوب بن ابراہیم کی روایت میں ”موغیرین“ اور عبدالرزاق کی روایت میں ”موغیرین“ ہے عبد بن حمید بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرزاق سے دریافت کیا کہ موغیرین کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا بہت سخت گری۔ ۲۳۰۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن علاء، ابواسامہ، ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب لوگوں سے میری نسبت جو کچھ بیان کرنا تھا وہ بیان کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جو اس کے شایان شان تھی، پھر فرمایا، اما بعد، مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میرے گھر والی پر تہمت لگائی ہے، خدا کی قسم میں نے تو اپنی گھر والی میں کوئی برائی نہیں دیکھی اور جس

۲۳۰۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّيِّعِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَاتِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ كِلَاهُمَا عَنْ الزُّهْرِيِّ بِعَثَلٍ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ قَالَ غُرُورٌ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عَنْدَهَا حَسَانٌ وَقَوْلُ فَإِنَّهُ قَالَ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءَ وَزَادَ أَيْضًا قَالَ غُرُورٌ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَتِفِ أُنْتَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قِيلَ بَعْدَ ذَلِكَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مُوْغِيرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهْمَةِ وَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوْغِيرِينَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهُ مُوْغِيرِينَ قَالَ الْوُغْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ *

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذَكَرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أَنْاسِ آبُنَا أَهْلِي وَإِيَّاهُمْ اللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ شَوْءٍ قَطُّ

وَأَبْنُوهُمْ بِمَنْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غَيْبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ جَارِيتِي فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ عَجِينَهَا أَوْ قَالَتْ خَمِيرَهَا شَتَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْطَفَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى يَبْرِ الذَّهَبِ الْأَخْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ أُنْتَى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِيهِ أَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِينَ تَكَلَّمُوا بِهِ مُسْتَطَحٍّ وَحَمَنَةً وَحَسَنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي فَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوِشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبِيرَةً وَحَمَنَةً *

فخص سے انہوں نے تہمت لگائی ہے اس کی بھی برائی کبھی نہیں سنی، اور نہ وہ میری عدم موجودگی میں میرے گھر ہی آیا ہے اور جب میں سفر میں گیا، وہ بھی سفر میں میرے ساتھ ہی رہا، بقیہ حدیث حسب سابق ہے باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور میری باندی سے پوچھا، وہ بولی بخدا میں نے تو حضرت عائشہ کا کوئی عیب کبھی نہیں دیکھا، اتنی بات تو ہے کہ وہ سو جاتی ہیں اور پھر بکری آتی ہے اور ان کا آٹا خیر کھاتی ہے، آپ کے بعض اصحاب نے اسے جھڑکا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ بیان کریں یہاں تک کہ اس نے اس کے متعلق صاف کہہ دیا وہ بولی سبحان اللہ، خدا کی قسم میں تو حضرت عائشہ کو ایسا جانتی ہوں جیسا کہ جوہری خالص سرخ سونے کی ڈلی کو (بے عیب) جانتا ہے یہ خبر انہیں پہنچی جن کے ساتھ تہمت لگائی تھی تو وہ بولے، خدا کی قسم میں نے تو کبھی کسی عورت کا کپڑا تک نہیں کھولا، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ وہ صحابی راہ خدا میں شہید ہوئے، اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ تہمت لگانے والوں میں مطح، حمہ اور حسان تھے اور عبد اللہ بن ابی منافق وہ تو کرید کرید کر اس بات کو نکالتا اور جمع کر کے پھیلاتا تھا اور وہی بانی مہابی تھا اور حمہ بنت جحش تھیں۔

(فائدہ) یہ الگ کا واقعہ ۶ ہجری میں پیش آیا، اور اس میں سب سے بڑا طوفان اٹھانے والا، عبد اللہ بن ابی منافق تھا، غیرت کا مقام ہے، اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے صاف اور ارشاد فرمادیا باقی اللہ رب العزت کا ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ اور تمام امت پر بھی ایک عظیم الشان انعام ہے، کہ آئندہ کے لئے اگر کوئی کسی صالح اور نیک شخص کی بی بی پر بد وساوس قائم کرے، تو فوراً اس کا منہ توڑ دیا جائے، قرآن کریم نے اس پر بڑی وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے، مثلاً تقین قساہیر کا بھی مطالعہ فرمائیں، واللہ اعلم۔

باب (۳۷۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم کی برأت اور عصمت۔

۲۳۰۶۔ زہیر بن حرب، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو لوگوں آپ کی ام ولد کے ساتھ متہم کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۳۷۱) بَابُ بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرِّبَاةِ *

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِأَمٍّ وَلَدِيَ رَسُولِ اللَّهِ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، جاؤ اس کی گردن مار دو، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس گئے، دیکھا، تو وہ ٹھنڈک کے لئے ایک کنویں میں غسل کر رہا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا نکل، اس نے اپنا ہاتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دیا، انہوں نے اسے باہر نکالا، دیکھا، تو اس کا عضو تامل کتا ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے قتل نہیں کیا، پھر حضور کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ وہ تو مجبور ہے، اس کا ذکر ہی نہیں۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اس چیز کا علم ہو گیا، کہ وہ مجبور ہے، اور اسے قتل نہیں کیا جائے گا، آپؐ نے قتل کا حکم دیا، تاکہ اس کا حال لوگوں پر منکشف ہو جائے، اور وہ اپنی باتوں پر نادم ہوں، اور ان کا جھوٹ روز روشن کی طرح واضح ہو جائے (شرح ابی جلد ۷ و نووی جلد ۲)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِينَ وَ أَحْكَامِهِمْ

۲۳۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، حسن بن موسیٰ، زہیر بن معاویہ، ابو اہلق حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر نکلے، جس میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی، عبد اللہ بن ابی منافق نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم ان لوگوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں کچھ مت دو، حتیٰ کہ وہ آپؐ کے پاس سے بھاگ جائیں (زہیر کہتے ہیں، یہی قرأت ہے جنہوں نے من حوله پڑھا ہے اور یہی قرأت مشہور ہے) اور عبد اللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو عزت والا ذلت والے کو نکال دے گا، میں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپؐ سے بیان کیا آپؐ نے عبد اللہ کے پاس کہلا بھیجا اور اس سے دریافت کروایا، اس نے قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور بولا کہ زید نے حضورؐ سے

۲۳۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمٍ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَصْحَابِ (لَا تَنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا) مِنْ حَوْلِهِ قَالَ زُهَيْرٌ وَهِيَ قِرَاءَةٌ مِنْ حَفْصِ حَوْلَهُ وَقَالَ (لَنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ) قَالَ فَأَنْبِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَسَأَلَهُ فَأَجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ كَذَبَ زَيْدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوهُ شِدَّةٌ حَتَّى

جھوٹ کہا ہے اس سے مجھے بہت رنج ہوا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ منافقون نازل فرما کر میری سچائی بیان کر دی، پھر آپؐ نے انہیں بلوایا مگر انہوں نے سر پھیر لئے اور اللہ نے ان کے حق میں فرمایا کہ وہ دیو اور سے لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں، زید بیان کرتے ہیں کہ یہ لوگ ظاہر میں خوب اور اچھے معلوم ہوتے تھے۔

(فائدہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جب ان کی ظاہری حالت اچھی معلوم ہو تو اور کچھ سمجھنا چاہئے بلکہ وہ لکڑیوں کی مانند ہیں کہ ان میں ذرا برابر بھی عقل و شعور اور ایمان نہیں ہے (نودی جلد ۲، شرح ابی جلد ۶)

۲۳۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، احمد بن عبدہ، سفیان بن عیینہ، عمرو، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، عبد اللہ بن ابی منافق کی قبر پر تشریف لائے اور اسے قبر سے نکالا اور اس کو اپنے گھٹنوں پر رکھا، اور اپنا لب مبارک اس پر ڈالا اور اپنا کرتہ بھی اسے پہنایا، پس اللہ تبارک و تعالیٰ خوب جانتے ہیں۔

۲۳۰۹۔ احمد بن یوسف ازدی، عبد الرزاق، ابن جریر، عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، عبد اللہ بن ابی کی طرف آئے اور وہ قبر میں رکھا جا چکا تھا اور سفیان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۳۱۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی منافق مر گیا، تو اس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ (جو سچے مسلمان تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپؐ سے آپ کا کرتہ مانگا، آپؐ نے دے دیا، پھر انہوں نے نماز پڑھنے کے لئے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، حضرت عمرؓ نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا، اور عرض کیا رسول اللہ آپ اس کی نماز پڑھتے

أَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقِي (إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ) قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَلَوْ رَأَوْهُمْ سَهْمٌ وَقَوْلُهُ (كَأَنَّهُمْ خَشَبٌ مُسْتَنْدٌ) وَقَالَ كَانُوا رِجَالًا أَحْمَلُ شَيْءًا *

۲۳۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَاللَّفْظُ لِبْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ أَحْبَرْنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَاحْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللَّهُ أَعْلَمُ *

۲۳۰۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَوْسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْبَرْنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَحْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَعْدَ مَا أُذْخِلَ حُفْرَتُهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ *

۲۳۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنُ سَلُولَ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكْفِنُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے، اگر آپ ان کے لئے ستر مرتبہ بھی استغفار کریں تب بھی اللہ تعالیٰ ان کو معاف نہیں کرگا، لہذا میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ منافق تھا آپ نے اس کی نماز پڑھی، تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ان میں سے کسی کی بھی جب وہ مر جائے نماز نہ پڑھے اور نہ ان کی قبر پر جائے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيْرِي اللَّهُ فَقَالَ (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَرِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ) *

(فائدہ) یہ واقعہ بھی موافقت حضرت عمرؓ میں سے ہے باقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رحمت کا تقاضا یہی تھا، امام نووی فرماتے ہیں کہ آپ جانتے تھے کہ وہ منافق ہے مگر اس کے لڑکے حضرت عبداللہ کی دل جوئی کے لئے ایسا کیا، اور اس منافق نے غزوہ بدر میں حضرت عباسؓ کو کریمہ دیا تھا اس لئے آپ نے اسے اپنا کریمہ دے دیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے، لہذا اقبال انکرامی (نودی جلد ۲)

۲۳۱۱۔ محمد بن یحییٰ، عمید اللہ بن سعید، یحییٰ القطان، عمید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ حضورؐ نے منافقوں پر نماز پڑھنا ترک کر دیا۔

۲۳۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْفُطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ *

۲۳۱۲۔ محمد بن ابی عمر کی، سفیان، منصور، مجاہد، ابو عمر، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بیت اللہ کے پاس تین آدمی جمع ہوئے، ان میں سے دو قریش سے تھے اور ایک ثقیف کا، یادو ثقیف کے تھے اور ایک قریش کا، ان کے قلوب میں سمجھ کم اور پیڑوں میں چربی زیادہ تھی، ایک شخص نے ان میں سے کہا، کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم جو کہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے۔ دوسرا بولا اگر ہم پکاریں گے تو سنے گا اور اگر آہستہ سے کہیں گے تو نہیں سنے گا، تیسرا بولا اگر وہ ہمارے زور سے کہیں گے تو سنتا ہے تو وہ آہستہ کو بھی سنے گا، شب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ”وما کنتم تستترون ان يشهد عليكم سمعكم ولا ابصاركم ولا جلودكم الايته“

۲۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقِيفِيٌّ أَوْ ثَقِيفِيٌّ وَفَرَسِيٌّ قَلِيلٌ فِقَهُ قُلُوبِهِمْ كَثِيرٌ شَحْمٌ بَطُونِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتُرَوْنَ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ وَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَهَوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ) الْآيَةُ *

(فائدہ) بلکہ نعوذ باللہ تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا، امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن الحسن کے علاوہ کبھی بھی کسی مولے انسان کو عاقل نہیں دیکھا۔ (شرح ابی جلد ۷)

۲۳۱۳۔ ابو بکر بن غلاہ ہاشمی، یحییٰ، سفیان، سلیمان، عمارہ بن عمیر، وہب، بن ربیعہ، عبد اللہ، (دوسری سند) یحییٰ، سفیان، منصور، مجاہد، ابو معمر، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۳۱۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِخَوْرِهِ *

۲۳۱۴۔ عبد اللہ بن ابواسطہ اپنے والد، شعبہ، عدی، عبد اللہ بن یزید، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کے لئے نکلے، اور چند آدمی آپ کی ہمراہی سے لوٹ آئے، آپ کے صحابہ کی ان کے بارے میں دو جماعتیں ہو گئیں، بعض بولے ہم انہیں قتل کریں گے اور بعض نے کہا نہیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، کہ تمہیں کیا ہوا کہ منافقین کے بارے میں تمہاری دو جماعتیں ہو گئیں۔

۲۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَحَدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فَرَقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَتَرَكْتُ (فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ) *

۲۳۱۵۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۳۱۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۳۱۶۔ حسن بن علی حلوانی، محمد بن سہل تمیمی، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ منافقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسے تھے کہ جب آپ جہاد کے لئے تشریف لے جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گھبر بیٹھے سے خوش ہوتے، جب آپ جہاد سے واپس تشریف لاتے تو آپ سے عذر کرتے اور قسمیں کھاتے، اور یہ چاہتے کہ لوگ ان کے ان کاموں پر جو انہوں نے کئے ہیں ان کی تعریفیں کریں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ان لوگوں کو جو اپنے افعال پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کے کئے ہوئے کاموں پر

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرَحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَدَرُوا إِلَيْهِ وَخَلَفُوا وَأَحْبَبُوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَتَرَكْتُ (لَا تَحْسِبَنَّ

ان کی تعریف کی جائے، ان کے متعلق یہ نہ سمجھیں کہ وہ عذاب سے نجات پائیں گے۔

الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسِبْنَهُمْ بِمَقَارَةِ مِنَ الْعَذَابِ * (۲۳۱۷)

۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لِرُزْهَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حجاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِيُؤَابِهَ إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ مِنَّا فَرَحَ بِمَا آتَى وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا لِنَعْدَبِ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ الْآيَةِ إِنَّمَا أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ (وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ) هَذِهِ الْآيَةُ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ (لَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكْتُمُوهُ إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوهُ بغيرِهِ فَخَرَجُوا قَدْ أَرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ وَفَرَحُوا بِمَا آتَوْا مِنْ كَيْفَمَا بِهِمْ إِيَّاهُ مَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ * (۲۳۱۸)

(فائدہ) اصل بات کے چھپانے پر اللہ تعالیٰ نے ان ہی کے لئے یہ وعید فرمائی ہے۔

۲۳۱۸۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، اسود بن عامر، شعبہ، قتادہ، ابو نضرہ قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر سے دریافت کیا کہ تم نے حضرت علیؑ کے مقدمہ میں جو ان کا ساتھ دیا یہ تمہاری رائے ہے، یا تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کچھ فرمایا تھا، عمار بن یاسرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعِمَارٍ أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ أَرَأَيْتُمْ رَأَيْتُمُوهُ أَوْ شِئْنَا عَهْدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهْدُ

فرمائی جو اور لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہؓ نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہے کہ میرے اصحاب میں سے بارہ منافق ہیں جن میں سے آٹھ تو (کسی حال میں بھی) جنت میں نہ جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ گزر جائے اور آٹھ کو ان میں سے دبیلا کفایت کر جائے گا اور چار کے بارے میں اسود کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ شعبہ نے ان کے متعلق کیا کہا۔

۲۳۱۹۔ محمد بن ثقی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ ابو نصرہ، قیس بن عباد بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عمار بن یاسر سے کہا کہ تمہاری لڑائی میں (حضرت علیؓ کا ساتھ دینا) یہ تمہارے رائے ہے، کیونکہ درست بھی اور غیر درست بھی ہو جایا کرتی ہے یا کوئی عہد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے لیا ہے حضرت عمارؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی عہد نہیں لیا جو دوسرے لوگوں سے نہ لیا ہو، اور بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور شعبہ کی روایت میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واسطہ بھی مذکور ہے کہ میری امت میں بارہ منافق ہوں گے جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ اس کی خوشبو سونگھیں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں نہ داخل ہو جائے آٹھ کو ان میں سے دبیلا (ایک قسم کا پھوڑا ہے) تمام کر ڈالے گا یعنی ایک آگ کا چراغ ان کے کندھوں میں پیدا ہوگا، یہاں تک کہ ان کی چھاتیاں توڑ کر نکل جائے گا۔

۲۳۲۰۔ زہیر بن حرب، ابو احمد کوئی، ولید بن صبیح، ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حضرت حذیفہؓ کے درمیان جھگڑا ہو گیا تھا، جیسا کہ لوگوں میں ہوا کرتا ہے وہ بولا میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اصحاب عقبہ کہتے تھے، لوگوں نے حضرت حذیفہؓ سے کہا جب وہ پوچھتا

إِنَّمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلَكِنْ حَدِيثُهُ أَخْبَرَنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِي أَنَا عَشْرٌ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ (لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْجَ الْحِمْلُ فِي سَمِّ الْحِيَاطِ) ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكُهُمُ الدَّبِيلَةُ وَأَرْبَعَةٌ لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ *

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِلابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتَ فَيَاكُمْ أَرَأَيْتُمْ رَأَيْتُمُوهُ فَإِنَّ الرِّأْيَ يُحْطَى وَيُصِيبُ أَوْ عَهْدًا عَهْدُهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهْدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِي حَدِيثُهُ وَقَالَ غَدَرٌ أَرَاهُ قَالَ فِي أُمَّتِي أَنَا عَشْرٌ مُنَافِقًا (لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ) وَلَا يَدْخُلُونَ رِيحَهَا (حَتَّى يَلْجَ الْحِمْلُ فِي سَمِّ الْحِيَاطِ) ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكُهُمُ الدَّبِيلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِي أَكْتَافِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ *

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيْفَلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حَدِيثِهِ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ قَالَ

ہے تو اسے بتا دو، حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ ہمیں خبر دی گئی ہے کہ وہ چودہ تھے اور اگر تو بھی ان میں سے ہے تو پھر پندرہ تھے (یعنی تو بھی ان میں سے ہے) اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ بارہ تو ان میں سے خدا اور اس کے رسولؐ کے دنیا و آخرت میں دشمن ہیں، باقی تینوں نے یہ عذر کیا کہ ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کی آواز بھی نہیں سنی، اور نہ ہمیں قوم کے ارادہ کی خبر ہے اور اس وقت حضور سنگستان میں تھے، پھر آپؐ چلے اور فرمایا (اگلے پڑاؤ میں) پانی بہت کم ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آری پانی پر نہ پہنچے، تو ایک قوم کو پلایا جو وہاں پہنچ چکی تھی، آپؐ نے اس دن ان پر لعنت فرمائی۔

(فائدہ) اہل عقیدہ منافقین کی ایک جماعت تھی، جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک سے لوٹنے کے وقت اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ آپؐ پر حملہ کریں اور آپؐ کو عقبہ میں گراویں، امام بیہقی نے دلائل النبوت میں حضرت حذیفہؓ سے اس واقعہ کے متعلق مفصل روایت بیان کی ہے، فرماتے ہیں کہ جب ہم گھاٹی پر پہنچے تو دفعتاً یاد کیجئے ہیں کہ بارہ اشخاص اونٹوں پر سوار سامنے سے آ رہے تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی آمد کی اطلاع دی، آپؐ نے انہیں زور سے آواز دی، وہ پشت پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے، آپؐ نے فرمایا، حذیفہؓ تم نے انہیں پہچانا، حضرت حذیفہؓ نے جواب دیا کہ نہیں، البتہ ان کے اونٹوں کو پہچان لیا ہے اور اپنے منہ انہوں نے چھپا رکھے تھے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، یہ منافقین ہیں اور ہمیشہ منافق ہی رہیں گے، اس کے بعد آپؐ نے ان کے ارادے سے مطلع فرمایا اور حضرت حذیفہؓ کو ان بارہ منافقین کے نام بتا دیے، چنانچہ طبرانی نے مسند حذیفہؓ میں یہ نام نقل کئے ہیں، غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے بددعا فرمائی جیسا کہ سابقہ روایات میں آ رہا ہے۔ واضح رہے کہ جن روایات میں منافقین کی تعداد بارہ آ رہی ہے وہ صرف اس واقعہ میں شریک ہونے والے منافق تھے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۲۱۔ عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ اپنے والد، قرہ بن خالد، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص مروا کی گھاٹی پر چڑھتا ہے اس کے گناہ ایسے معاف ہوں گے جیسا کہ بنی اسرائیل کے ہوئے تھے، تو سب سے پہلے اس گھاٹی پر ہمارے یعنی قبیلہ خزرج کے گھوڑے چڑھے، اس کے بعد تو لوگوں کا تانا باندھ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے ہر ایک کی مغفرت ہوگئی، مگر لال اونٹ والے کی، ہم اس کے پاس آئے اور کہا چل آنحضرت صلی اللہ

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُمَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحْطَ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعَدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَنَامَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْحِمْلِ الْأَحْمَرِ فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ

تَعَالَى يَسْتَغْفِرُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأَنْ أَحَدَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ *

(فائدہ) یہ شخص منافق تھا، اس کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی ہو چکا تھا۔

۲۳۲۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ نَبِيَّةَ الْمُرَارِ أَوْ الْمُرَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا هُوَ أَعْرَاجِي جَاءَ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ *

۲۳۲۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَدْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَالْإِمْرَانَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى لَحِقَ بِأَهْلِ الْكُتَابِ قَالَ فَرَفَعُوهُ قَالُوا هَذَا قَدْ كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَأَعْجَبُوا بِهِ فَمَا لَبِثَ أَنْ قَصَمَ اللَّهُ عَقَبَهُ فَبِهِمْ فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارُوهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ بَذَنَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارُوهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ بَذَنَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارُوهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ بَذَنَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا فَتَرْكُوهُ مُتَبَوِّدًا *

۲۳۲۴- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ

علیہ وسلم تیرے لئے دعا مغفرت فرمائیں وہ بولا خدا کی قسم میں اپنی گم شدہ چیز پالوں، تو یہ میرے لئے تمہارے صاحب کی دعا سے بہتر ہے، جا بڑیاں کرتے ہیں کہ وہ اپنی گم شدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔

۲۳۲۲- یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد بن حارث، قرہ، ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کون شخص مرار (یا مرار) کی گھاٹی پر چڑھتا ہے اور معاذ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ وہ ایک دیہاتی تھا جو اپنی گمشدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔

۲۳۲۳- محمد بن رافع، ابوالنضر، سلیمان، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں سے تھا، اس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھا بھی کرتا تھا، اس کے بعد بھاگ گیا، اور جا کر اہل کتاب سے مل گیا، انہوں نے اس چیز کو اٹھایا اور کہنے لگے یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا منشی تھا وہ اس کے مل جانے سے بہت خوش ہوئے، کچھ دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا، انہوں نے اس کے لئے قبر کھودی اور گاڑ دیا، صبح کو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی تھی، پھر انہوں نے گڑھا کھودا اور گاڑ دیا صبح دیکھا تو پھر اس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا، پھر انہوں نے کھودا اور گاڑ دیا، اس کے بعد پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے بالآخر اس کو اسی طرح چھوڑ دیا گیا۔

۲۳۲۴- ابوکریب محمد بن العلاء، حفص، الاعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لارہے تھے، جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو اتنی شدت کے ساتھ ہوا چلی کہ

سوار زمین میں دبنے کے قریب ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ہوا منافقین میں سے کسی منافق کے مرنے کے لئے چلی ہے، پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے پہنچے تو منافقین میں سے ایک بڑا منافق مر چکا تھا۔

۲۳۲۵۔ عباس بن عبد العظیم، ابو محمد، عکرمہ، ایاس، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک تب زدہ شخص کی عیادت کی، میں نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو کہا خدا کی قسم بخار میں اتنا جلتا ہوا شخص جتنا آج میں نے دیکھا ہے اتنا کبھی نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جو روز محشر اس سے بھی زیادہ جلتا ہوا ہوگا، پھر آپ نے اپنے ہمراہیوں میں سے دو شخصوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ وہ یہ دو منافق ہیں جو اپنے گھوڑوں پر سوار ہیں، اور اپنے منہ پھیرے کھڑے ہیں۔

۲۳۲۶۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ، (تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، عبد الوہاب، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو گلوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے کبھی اس گلہ میں جاتی ہے اور کبھی اس میں۔

هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَذْفِنَ الرَّأَكِبَ فَرَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ *
۲۳۲۵۔ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ حَدَّثَنَا إِيَّاسُ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ عَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَوْغُوكًا قَالَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَخْبَرْتُكُمْ بِأَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَيْنِكَ الرَّاحِلَيْنِ الرَّأَكِبِينَ الْمُتَمَقِّينِ لِرَجُلَيْنِ حَبِئْتُهُ مِنْ أَصْحَابِهِ *

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَغْنَبِي التَّقْفِيُّ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعْبُرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً *

(فائدہ) یعنی منافق دھولی کے کتے کی طرح ہے، نہ گھرا کا اور نہ گھاٹ کا۔

۲۳۲۷۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں ہے کہ کبھی اس گلے میں گھس جاتی ہے اور کبھی اس گلے میں۔

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَغْنَبِي ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تَكْبُرُ فِي هَذِهِ مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً *

باب (۳۷۲) قیامت اور جنت و دوزخ کے احوال۔

۲۳۲۸۔ ابو بکر بن اسحاق، یحییٰ بن کثیر، مغیرہ، ابوالثرثاء، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا قیامت کے دن ایک بڑا موٹا (مالدار) آدمی آئے گا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک چمکے پر کے برابر بھی وقعت نہ رکھتا ہوگا، یہ آیت بھی (اس کی تائید میں پڑھ لو) فلا نفیم لهم يوم القيامة وزنا۔

۲۳۲۹۔ احمد بن عبد اللہ بن یونس، فضیل، منصور، ابراہیم، عبیدہ سلمانی، حضرت عبد اللہ بن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے محمدؐ یا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھائے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر، اور پانی اور نمناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر اور پھر انہیں ہلا دے گا اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجب فرما کر بنے اور اس عالم کے کلام کی تصدیق فرمائی، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی، جیسا کہ اس کی قدر کرنا چاہئے تھی اور تمام روئے زمین قیامت کے دن اس کی ایک مٹھی ہے اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہیں، پاک ہے وہ اور شرک کے شرک سے بلند ہے۔

۲۳۳۰۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور سے فضیل کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں ہلا دینے کا ذکر نہیں ہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

(۳۷۲) بَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ *

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ يَحْيَى الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلَ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزُنْ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحٌ بَعُوضَةٌ أَفْرَعُوا (فَلَا نَفِيمَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ زَنًا) *

۲۳۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا فَضِيلٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَوْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُمَسِّكُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى إصْبَعٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى إصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى إصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالْثَرَى عَلَى إصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إصْبَعٍ ثُمَّ يَهْزُهُمْ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ) *

۲۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى

تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس کی بات پر تعجب فرما کر اور اس کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی وما قدر واللہ حق قدرہ، آخر تک۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَثْلٍ حَدِيثٍ فَضِيلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهْزُهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى يَذْتَ نَوَاجِدُهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) وَتِلَا الْآيَةِ *

(فائدہ) احادیث صفات کے بارے میں بارہا میں اسلاف کا عقیدہ بیان کر چکا ہوں، اب اسی طرف رجوع کر لیا جائے تاکہ صحیح عقیدہ کا علم ہو جائے۔

۲۳۳۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالْثَرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى يَذْتَ نَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَرَأَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) *

۲۳۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ وَلَكِنْ فِي حَدِيثِهِ وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ تَصْدِيقًا لَهُ

۲۳۳۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ۔ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن حشرم، عیسیٰ بن یونس۔

(تیسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی ان تمام روایتوں میں ہے کہ درخت ایک انگلی پر، اور نمناک زمین ایک انگلی پر اور جریر کی روایت میں مخلوق کا ذکر نہیں باقی اس میں ہے کہ پہاڑ ایک انگلی پر اور مزید اس میں حضور کے تعجب اور آپ کے تصدیق فرمانے کا ذکر ہے۔

تَعْجَبًا لِمَا قَالَ *

۲۳۳۳- حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَتَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ *

۲۳۳۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَزْمَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَتَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَتَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضِينَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَتَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَتَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ *

۲۳۳۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَفَرْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَخْكِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْخُذُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ بِيَدَيْهِ فَيَقُولُ أَنَا اللَّهُ وَيَقْبِضُ أَصَابِعَهُ وَيَسْطُهَا أَنَا الْمَلِكُ حَتَّى نَفْطُرَ إِلَى الْمُنْبَرِ يَتَحَرَّكَ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ أَسَاقِطُ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۳۳۳- حزمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مثنیٰ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے دایبے ہاتھوں میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا میں ہی بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں۔

۲۳۳۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عمر بن حزمہ، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو قیامت کے دن لپیٹ دے گا، پھر انہیں دایبے ہاتھ میں لے لے گا پھر فرمائے گا میں ہی بادشاہ ہوں جو رو ظلم کرنے والے کہاں ہیں؟ تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر اپنے دایبے ہاتھ میں زمین کو لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں، زور والے کہاں ہیں؟ بڑائی والے کہاں ہیں؟

۲۳۳۵- سعید بن منصور، یعقوب، ابو حازم، عبید اللہ بن مقسم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کی کس طرح نقل کرتے ہیں، چنانچہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لے گا، اور فرمائے گا میں ہی اللہ ہوں اور اپنی ایک انگلی کو بند کر کے اور کھول کرتا تھے اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے سے ابل رہا تھا میں سمجھا کہ شاید وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر گر پڑے گا۔

(فائدہ) حضور کا بیان کرنا، یہ مخلوقات کے قبض و بسط کی تمثیل ہے، اس قبض و بسط کی تمثیل نہیں ہے جو اللہ رب العزت کی صفت ہے، کیونکہ صفات خداوندی مخلوقات میں سے کسی کے مشابہ نہیں ہے اور نہ مخلوقات میں سے کوئی بھی ذرہ برابر ان میں شریک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۳۶۔ سعید بن منصور، عبدالعزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، عبید اللہ بن مقسم، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور آپ فرما رہے تھے، جبار و قہار جل جلالہ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لے گا، بقیہ روایت یعقوب کی روایت کی طرح ہے۔

۲۳۳۷۔ سرج بن یونس، ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، اسماعیل بن امیہ، ایوب بن خالد، عبید اللہ بن رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مٹی (زمین) کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور اتوار کے دن اس میں پہاڑوں کو پیدا کیا اور درخت پیر کے دن پیدا کئے اور کام کاج کی اشیاء منگل کے روز پیدا کیں اور نور و روشنی کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن زمین میں جانوروں کو پھیلایا اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد، مخلوقات میں سب سے بعد، جمعہ کی سب سے آخری ساعت میں، عصر سے لے کر رات تک پیدا فرمایا۔

(فائدہ) میں کہتا ہوں اس روایت سے حنفیہ کے قول کی مزید تائید ہوتی ہے کہ جمعہ کے دن جو ساعت مقبولہ ہے وہ عصر کے بعد ہی ہے، کیونکہ یہ وقت مستجاب اور متبرک اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باعث ہے تمام انبیاء کرام کی خلقت اور ان کی بعثت کا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۳۸۔ ابراہیم، بسطامی، سہل بن عمار، اور ابراہیم بن بنت حفص، حجاج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۳۳۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، خالد بن خالد، محمد بن جعفر بن ابی کثیر، ابو حازم بن دینار، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن انسان سفید زمین میں جو سرخی مائل ہوگی، جمع

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ يَا خُذْ الْجَبَّارَ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ *

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيَّ فَقَالَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الْاِثْنَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدُّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ *

۲۳۳۸۔ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْبُسْطَامِيُّ وَهُوَ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى وَسَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ وَإِبْرَاهِيمُ ابْنُ بَنْتِ حَفْصٍ وَغَيْرُهُمْ عَنْ حَجَّاجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ *

۲۳۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کئے جائیں گے جیسا کہ میدہ کی روٹی ہوتی ہے اور اس میں کسی (عمارت وغیرہ) کا نشان باقی نہ رہے۔

۲۳۴۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، داؤد، شعبی، مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن زمین اس زمین کے علاوہ بدل دی جائے گی اور آسمان بھی بدل دیئے جائیں گے، یا رسول اللہ تو اس وقت آدمی کہاں ہوں گے؟ فرمایا صراط پر۔

۲۳۴۱۔ عبد الملک، شعب، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید، خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، قیامت کے دن زمین ایک دوٹی کی طرح ہو جائے گی اللہ رب العزت اسے اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کر دے گا جیسا کہ کوئی تم میں سے سفر میں اپنی روٹی کو الٹا (ہے) جنتیوں کی مہمانی کے لئے، پھر ایک یہودی آیا اور کہا، ابوالقاسم اللہ تعالیٰ تم پر برکتیں نازل فرمائے کہ میں آپ کو قیامت کے دن اہل جنت کا کھانا بتلاؤں، آپ نے فرمایا ضرور بتلاؤ، وہ بولا کہ زمین تو ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا، اور مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، وہ بولا میں آپ کو اس کا ساکن بتاؤں، آپ نے فرمایا، بتاؤ، وہ بولا ان کا ساکن پالام اور نون ہوگا، صحابہ نے پوچھا پالام اور نون کیا ہے؟ وہ بولا تیل اور مچھلی جن کے کلیجے کے کھڑا میں سے ستر آدمی کھالیں گے۔

۲۳۴۲۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، قرہ، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر دس یہودی (عالم) میری

يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقَرْصَةِ النَّعْيِ لَيْسَ فِيهَا عِلْمٌ لِأَحَدٍ*

۲۳۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ) فَأَيُّنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ عَلَى الصِّرَاطِ*

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَكْفُوهُمَا الْجَبَّارُ يَدِيهِ كَمَا يَكْفُو أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نَزْلًا لِأَهْلِ الْخُبْزَةِ قَالَ فَأَيُّ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أَخْبَرُكَ بِنَزْلِ أَهْلِ الْخُبْزَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَنْظَرُ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحَكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ أَلَا أَخْبَرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ بَلَى قَالَ إِدَامُهُمْ بِالْأَمِّ وَتَوُونَ قَالُوا وَمَا هَذَا قَالَ تَوُونَ وَتَوُونَ يَا كُلُّ مِنْ زَائِدَةٍ كَيْدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا*

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اتباع کر لیں تو روئے زمین میں کوئی یہودی باقی نہ رہے، مگر مسلمان ہو جائے۔

۲۳۴۳۔ عربین حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ ایک کھیت میں جا رہا تھا، آپ ایک لکڑی پر نیکادے ہوئے تھے، اتنے میں چند یہودی ملے، ان میں سے ایک نے دوسرے نے کہا ان سے روح کے متعلق دریافت کرو، دوسرے نے کہا، تمہیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ کہیں وہ ایسی بات کہہ دیں جو تمہیں بری معلوم ہو، انہوں نے کہا نہیں پوچھو، بلا آخر ان میں سے کچھ لوگ آپ کی طرف اٹھ کر آئے اور دریافت کیا روح کیا ہے؟ آپ خاموش رہے، کوئی جواب نہیں دیا، میں سمجھ گیا کہ آپ پروسی آ رہی ہے، میں اسی جگہ کھڑا ہو گیا جب وحی نازل ہو گئی تو آپ نے یہ آیت پڑھی ہو یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی اے۔

(فائدہ) روح کے متعلق میں پہلے لکھ چکا ہوں، باقی جمہور علماء کرام کے نزدیک روح کا علم ہے اور اس کی کیفیات میں علماء کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ جیسے کہ میں پہلے لکھ چکا۔

۲۳۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابوسعید الخدری، وکیع، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں جا رہا تھا اور حفص کی روایت کی طرح روایت نقل کرتے ہیں، باقی وکیع کی روایت میں ”وما اوتیتہم من العلم الا قليلا“ ہے اور عیسیٰ بن یونس کی روایت میں ”وما اوتوا من العلم“ کا لفظ ہے (مطلب دونوں کا ایک ہی ہے)

۲۳۴۵۔ ابوسعید الخدری، عبداللہ بن ادریس، اعمش، عبداللہ بن

اللہ علیہ وسلم لَوْ تَابَعْنِي عَشْرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَمْ يَنْقُ عَلَى ظَهَرِهَا يَهُودِيٌّ اِلَّا اَسْلَمَ *

۲۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَصِيْبٍ إِذْ مَرَّ بَنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُّوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالُوا مَا رَأَيْتُمْ إِلَيْهِ لَأَ يَسْتَفْلِكُمْ بَشِيءٌ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُّوهُ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَأَلَهُ عَنِ الرُّوحِ قَالَ فَاسْكُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدْ عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحِي إِلَيْهِ قَالَ فَقَعْتُ مَكَانِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) *

۲۳۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُعُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ يَنْحُو حَدِيثُ حَفْصٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ (وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) وَفِي حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَمَا أُوتُوا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ *

۲۳۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُعُ قَالَ سَمِعْتُ

مرة، سروق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھوروں کے ایک باغ میں ایک تاسے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور حسب سابق اعمش کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اور اس میں ”وما اوتیتم من العلم الا قليلا“ ہے۔

۲۳۴۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن سعید الانصاری، وکیع، اعمش، ابو نعیم، سروق، حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا قرض عاص بن وائل پر تھا میں اس سے تقاضا کے لئے گیا اور وہ بولا میں تجھے کبھی نہیں دوں گا تا وقتیکہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرے، میں نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت تک نہیں پھروں گا کہ تو مر کر پھر زندہ ہو، وہ بولا میں مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں گا، تو میرا قرض ادا کر دوں گا، جب مجھے میرے مال ملے گا اور اولاد ملے گی، وکیع بیان کرتے ہیں، اسی طرح اعمش نے بیان کیا ہے یہ حدیث آیت نازل ہوئی (ترجمہ) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہنے لگا کہ مجھے مال اور اولاد ملے گی، کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی اقرار لیا ہے۔

۲۳۴۷۔ ابو کریم، ابو محاسب، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر، (چوتھی سند) ابن ابی عمر سفیان، اعمش سے وکیع کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے باقی جریر کی روایت میں ہے کہ حضرت خباب نے بیان کیا کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوہار کا کام کرتا تھا میں نے عاص بن وائل کا کچھ کام کیا اور پھر اپنی مزدوری کے لئے اس سے تقاضا کیا۔

۲۳۴۸۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، عبد الحمید زبیدی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَرْوِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْلِ يَتَوَكَّمًا عَلَى عَسِيبٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ عَنْ الْأَعْمَشِ وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ (وَمَا أُوْتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) *

۲۳۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ وَالْلَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَنْقَاضَهُ فَقَالَ لِي لَنْ أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي لَنْ أَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تَبَعْتُ قَالَ وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ قَالَ وَكِيعٌ كَذًا قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ فَزَكَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ (أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا) إِلَى قَوْلِهِ (وَيَأْتِينَا فَرْدًا) *

۲۳۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ قَبْنًا فِي الْحَاہِلِيَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَأَتَيْتُهُ أَنْقَاضَهُ *

۲۳۴۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ

ہیں کہ ابو جہل نے کہا، اے اللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر یا کوئی دردناک عذاب بھیج، تب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہیں ہے، جب تک کہ آپ ان میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نہیں کرے گا جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے اور کیا ہے جو اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل نہ کرے، وہ تو مسجد حرام میں آنے سے بھی روکتے ہیں۔

۲۳۴۹۔ عبید اللہ بن معاذ، محمد بن عبد اللہ علی، محترم، بواسطہ اپنے والد، نعیم بن ابی ہند، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے کہا کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے سامنے اپنا چہرہ زمین پر رکھتے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں، ابو جہل بولا قسم ہے لات و عزیٰ کی اگر میں انہیں اس حال میں دیکھوں گا تو میں ان کی گردن روندوں گا یا (عیاذ باللہ) منہ پر مٹی لگاؤں گا، چنانچہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس ارادہ سے آیا کہ آپ کی گردن روندے، اور آپ نماز پڑھ رہے تھے، لوگوں نے دیکھا کہ ابو جہل پیچھے ہٹ رہا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے چپتا ہے، لوگوں نے پوچھا تجھے کیا ہوا، وہ بولا کہ میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان آگ کی ایک خندق ہے اور ہول ہیں، اور بازو ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی اور عضو عضو نوچ لیتے، تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہمیں معلوم نہیں کہ یہ حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں ہے یا کسی اور طریقہ سے اس جزو کا علم ہوا ہے (ترجمہ) ہرگز نہیں انسان سرکش ہو جاتا ہے جب اپنے کو امیر سمجھتا ہے، تیرے رب کی طرف جانا ہے کیا تو نے اسے دیکھا جو بندہ کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے آپ کا کیا خیال ہے۔ اگر یہ ہدایت پر ہوتا یا اچھی بات کا حکم کرتا، آپ کیا سمجھتے ہیں اگر اس نے تکذیب کی اور پیٹھ پھیری یہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ

الرَّيَادِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ اثْبِتْنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَتَنَزَّلَتْ (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ *
۲۳۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي نَعِيمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَطَّأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ أَوْ لَأَعْفَرَنَّ وَجْهَهُ فِي الثَّرَابِ قَالَ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَّأَ عَلَى رَقَبَتِهِ قَالَ فَمَا فَحِشْتُهُ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي يَدَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنْ بَنَيْتُ وَبَيْنَهُ لَخَنَدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوَلًا وَأَجْنَحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَأَخْطَفْتَهُ الْمَلَائِكَةُ غَضُوءًا غَضُوءًا قَالَ فَاتَّزَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا نَذَرِي فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ شَيْءٍ بَلَغَهُ (كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِكُفَّيٍّ أَنْ رَأَاهُ اسْتَغْنَى إِنَّ إِلَى رَبِّكَ الرُّجْعَى أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَى أَوْ أَمَرَ بِالْتَّقْوَى أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَبَ وَتَوَلَّى) يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ (أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةً

رہا ہے، ہرگز نہیں اگر یہ بازنہ آیا تو ہم اسے ماتھے کے بل گھسیٹیں گے جو تھا جھوٹا گناہ گار ہے، ہاں وہ اپنی قوم کو بلا لے، غریب ہم بھی فرشتوں کو بلا لیں گے، ہرگز آپ اس کا کہنا نہ مانگیے، عید اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد سجدہ کا حکم فرمایا، ابن عبد الاعلیٰ کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ ”نادیہ“ سے مراد قوم ہے۔

۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّحْحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ جُلُوسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ قَاصًّا عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقْصُرُ وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ بِأَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الرُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ وَهُوَ غَضَبَانٌ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ) إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِذْبَارًا فَقَالَ اللَّهُمَّ سَبِّحْ كَسَبَّحَ يُوسُفُ قَالَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوعِ وَيَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ أَحَدُهُمْ فَيَرَى

(۱) قرآن کریم میں ہے فاروق یوم تائی السماء بدخان مبین، اس میں دخان سے کیا مراد ہے؟ اور کونسا دخان مراد ہے؟ اس بارے میں سلف سے تین تفسیریں منقول ہیں (۱) یہ نشانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پانی جاچکی ہے۔ ایک مرتبہ کفار شدید قحط میں مبتلا ہوئے تو شدید بھوک کی بنا پر انھیں اپنی آنکھوں کے آگے دھواں معلوم ہوتا تھا۔ (۲) خشک والے دن کثرت سے گھوڑوں کے چلنے اور دوڑنے کی وجہ سے غبار اڑی وہ مراد ہے۔ (۳) قیامت کے قریب دھواں ہوگا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔

شے کو کھا گیا، یہاں تک کہ انہوں نے بھوک کے مارے کھالوں اور مردار کو بھی کھایا، اور ایک شخص ان میں سے آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو اسے دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا تھا، پھر ابوسفیان حضور کے پاس آیا، اور کہا اے محمد تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور ناسوتا جوڑنے کا حکم کرتے ہو، تمہاری قوم توتباہ ہو گئی، اللہ سے ان کے لئے دعا کرو، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اس دن کا انتظار کرو، جب آسمان سے کھلم کھلا دھواں اٹھے گا جو لوگوں کو ڈھاک لے گا یہ دردناک عذاب ہے (الی قولہ) انکم مائدون، اگر اس آیت میں آخرت کا عذاب مراد ہو تا تو یہ کہیں موقوف ہو سکتا تھا، پھر فرمایا، جس دن ہم زبردست پکڑیں گے، ہم بدلہ لیں گے تو اس پکڑنے سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور یہ نشانیاں یعنی دھواں اور پکڑ اور لزام اور روم کی نشانیاں تو مکرر چکیں۔

(فائدہ) اس واقعہ کی جہالت تھی، جو دُخان کو آنے والی نشانی سمجھا، اور ”فسوف یکون لزما“ میں لزام سے مراد وہی قتل اور قید ہے جو بدر کے دن ہوا اور یہی صلہ کبریٰ ہے اور روم کی نشانی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گزر چکی جبکہ روم کے نصاریٰ مغلوب اور پارسی غالب ہوئے تھے، مسلمانوں کو اس سے رنج اور تکلیف پہنچی، پھر اللہ تعالیٰ نے روم کے نصاریٰ کو ایران پر غالب کر دیا، جس سے مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی، سورہ روم میں اللہ تعالیٰ نے اس کا بیان فرمایا ہے، واللہ اعلم۔

۲۳۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ

الْأَشْجِيُّ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح

وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ

لِيَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ

مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ إِلَى

عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ

رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ يُفَسِّرُ هَذِهِ آيَةَ (

يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ) قَالَ يَأْتِي

النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ فَيَأْخُذُ بِأَنْفُسِهِمْ

(دوسری سند) ابوسعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع۔
(تیسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش۔
(چوتھی سند) یحییٰ بن یحییٰ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، مسلم بن صبیح، مسروق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ میں مسجد میں ایک آدمی کو چھوڑ کر آیا ہوں جو اپنی رائے سے قرآن کریم کی تفسیر کرتا ہے اور یوم یوم تا قیامہ بدخان مبین کی یہ تفسیر بیان کرتا ہے کہ لوگوں کو قیامت کے دن ایک دھواں پکڑ لے گا، جس سے ان کی زکام کی سی کیفیت ہو جائے گی تو حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا جو شخص کسی بات کا علم رکھتا

كَهَيْفَةَ الدُّخَانِ فَاتَّاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ جَفْتُ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصَلَةِ الرَّجْمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْخُلِ اللَّهُ لَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّكُمْ عَائِدُونَ) قَالَ أَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ (يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنتَقِمُونَ) فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ آيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ *

ہو تو اسے تودہ بات کہہ دینی چاہئے اور جو نہ جانتا ہوں تو اسے اللہ اعلم کہہ دینا چاہئے، یہ انسان کی دانائی کی دلیل ہے کہ جس بات کو نہیں جانتا تو کہہ دے، اسے اللہ خوب جانتا ہے، بات یہ ہے کہ قریش نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو آپ نے ان پر ایسے قحط کی بددعا کی جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا، آخر وہ قحط اور خشکی میں مبتلا ہوئے، یہاں تک کہ آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے ایسا معلوم ہوتا کہ اس کے اور آسمان کے درمیان دھواں سا بھرا ہے، حتیٰ کہ انہوں نے ہڈیوں تک کو بھی کھا لیا، پھر ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! مضر کے لئے دعا فرمائیے، وہ تباہ ہو گئے، پھر آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ہم تھوڑے دنوں کے لئے عذاب موقوف کر دیں گے تم پھر وہی کام کرو گے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ان پر پانی برسا جب ذرا چھین ہوا تو پھر وہ اپنی اصلی حالت پر لوٹ آئے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، فارغ ہو کر یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس هذا عذاب الیم (یوم نبطش البطشة الکبریٰ انا منتقمون) قال یعنی یوم بدر *

۲۳۵۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّحْحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَالزَّامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ *

۲۳۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْاَشْجَعُ حَدَّثَنَا طَرِاحٌ رَوَيْتُ مَرُويَ۔

۲۳۵۴- محمد بن شعیب، محمد بن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ، قتادہ، عزہ، حسن عری، یحییٰ بن جراد، عبد الرحمن بن ابی الحلی، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ رب العزت کے فرمان

حَتَّى يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَهُ بِهِ اللَّهُ أَعْلَمُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا أَنْ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْفَصَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بَسِيْنٌ كَسْبِيْنُ يُوسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرِ اللَّهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَحَرِيٌّ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابَ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ) قَالَ فَمَطُرُوا فَلَمَّا أَصَابَهُمُ الرَّهَابِيَّةُ قَالَ عَادُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ) (يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ) قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْر *

۲۳۵۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّحْحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَالزَّامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ *

۲۳۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْاَشْجَعُ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۳۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ

”وَلَنَذِيقَنَّهُمُ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ“
کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے دنیا کے مصائب، روم،
بطحہ اور دحان (دھواں) مراد ہیں، شعبہ (راوی) کو بطحہ اور
دحان میں شک ہے (کہ کون سا لفظ فرمایا)

الْحَسَنُ الْغُرَبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَّارِ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بَنْدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ
عَنْ وَحَلٍّ (وَلَنَذِيقَنَّهُمُ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ
الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ) قَالَ مَصَابِئُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ
وَالْبَطْشَةُ أَوْ الدَّحَانُ شُعْبَةُ الشَّاكِّ فِي الْبَطْشَةِ أَوْ
الدَّحَانِ *

باب (۳۷۳) چاند کا پھٹ جانا۔

(۳۷۳) بَابِ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ *

۲۳۵۵۔ عمرو ناقد، زہیر بن ربیع، سفیان بن عیینہ، ابن ابی نجیح،
مجاہد، ابو معمر، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں چاند کے شق ہو کر دو ٹکڑے ہو گئے تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ گواہ ہو جاؤ۔

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ وَزُهَيْرُ بْنُ
حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي
نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِقَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُوكُمْ *

۲۳۵۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، اسحاق بن ابراہیم،
ابو معاویہ۔

۲۳۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو
كَرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي
مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ ابْنُ غِيَاثٍ
حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا
مِنْحَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَالْفَلْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا
ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي
مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ يَتِمُّ نَحْنُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي إِذَا
انْفَلَقَ الْقَمَرُ فَلِقَتَيْنِ فَكَانَتْ فَلَقَةً وَرَاءَ الْجَبَلِ
وَفَلَقَةً دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَشْهَدُوكُمْ *

(دوسری سند) عمر بن حفص، بن غیاث، بواسطہ اپنے والد،
اعمش۔

(تیسری سند) منجاب بن حارث حمی، ابن مسہر، اعمش،
ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
مقام مثنیٰ میں تھے کہ چاند کے پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گئے، ایک
ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف رہا اور ایک اس طرف چلا گیا، آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ گواہ ہو جاؤ۔

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ

۲۳۵۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، اعمش،
ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند کے پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گئے

ایک کلوے نے تو پہاڑ کو ڈھانک لیا اور ایک پہاڑ کے اوپر رہا،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ۔

۲۳۵۸- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، اعمش،
مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۳۵۹- بشر بن خالد، محمد بن جعفر، (دوسری سند) محمد بن
بشار ابن ابی عدی، شعبہ سے ابن معاذ عن شعبہ کی سند اور اس
کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی ابن ابی عدی کی
روایت میں دومرتبہ آپ کا یہ فرمان مروی ہے گواہ ہو جاؤ،
گواہ ہو جاؤ۔

۲۳۶۰- زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان،
قائد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ
والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی دیکھنی
چاہی تو آپ نے ان کو چاند کے دو ٹکڑے ہوتا دکھادیے۔

۲۳۶۱- محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، قائد، حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیبان کی روایت کی طرح حدیث مروی
ہے۔

۲۳۶۲- محمد بن شمس، محمد بن جعفر، ابوداؤد۔
(دوسری سند) ابن بشار، یحییٰ بن سعید، محمد بن جعفر، ابوداؤد،
شعبہ، قائد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے
ہیں کہ چاند کے پھٹ جانے سے دو ٹکڑے ہو گئے اور ابوداؤد کی
روایت میں اس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ کا بھی ذکر ہے۔

۲۳۶۳- موسیٰ بن قریش حمی، اسحاق بن بکر بن مضر، بواسطہ
اپنے والد، جعفر بن ربیعہ، عراق بن مالک، عبید اللہ بن

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقْتَيْنِ فَسَتَرَ الْجَبَلَ فَلَقَةً
وَكَانَتْ فَلَقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ *

۲۳۵۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ *
۲۳۵۹- وَحَدَّثَنِي بِشَرُّ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ
بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ يَاسَنَادِ ابْنِ مُعَاذٍ
عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ ابْنِ
أَبِي عَدِيٍّ فَقَالَ اشْهَدُوا اشْهَدُوا *

۲۳۶۰- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ
سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
يُرِيهِمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ *

۲۳۶۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى
حَدِيثِ شَيْبَانَ *

۲۳۶۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ
بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
وَأَبُو دَاوُدَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ
انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ *

۲۳۶۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيمِيُّ
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ حَدَّثَنَا أَبِي

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھٹ گیا۔

(فائدہ) قرب قیامت کی ایک نشانی یہ بھی تھی کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے۔ یہ نشانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر پوری ہوئی، اور قرآن نے اعلان فرمایا، اقتربت الساعة و انشق القمر و ان یروا ایہ یعضوا و یقولوا سحر مستمر "شق قمر کا واقعہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، مسند ابن حنبل، مسند طحاوی، مستدرک حاکم، دلائل نبی، اور دلائل ابو نعیم میں یہ تصریح تمام موجود ہے، صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت انس بن مالک، حضرت جبیر بن مطعم، حضرت علی ابن ابی طالب، حضرت حذیفہ بن الیمان نے اس واقعہ کو روایت کیا ہے ان میں سب سے صحیح اور مسند روایت حضرت عبداللہ بن مسعود کی ہے جو بخاری و مسلم میں مروی ہے اور وہ خود اس واقعہ کے وقت موجود تھے اور انہوں نے اس معجزہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جیسا کہ روایات بالا میں یہ چہرہ زور ہو چکی ہے۔

جامع ترمذی اور مسند امام احمد بن حنبل کی روایت میں ہے کہ قریش نے اس معجزہ کو دیکھ کر کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم پر جادو کر دیا ہے، دوسرے بولے اگر ہم پر کر دیا ہے تو تمام انسانوں پر تو نہیں کر دیا، مسند طحاوی اور بیہقی میں اتنی زیادتی اور ہے کہ مسافروں کو اور مقامات سے آنے دو، دیکھو، وہ کیا کرتے ہیں، چنانچہ جب ادھر ادھر سے مسافر آئے اور ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بھی اپنا یہی مشاہدہ بیان کیا، بہر حال یہ معجزہ رات کے وقت مکہ میں ہوا، اب جو حضرات جس جگہ بھی چاند دیکھ رہے تھے انہوں نے اس معجزہ کو دیکھ لیا، ورنہ بغیر کسی خاص مقصد کے چاند کو کون دیکھتا رہتا ہے، آدمی اپنے مشاغل میں مصروف رہتے ہیں اور پھر یہ کہ مطالعہ کا بہت بڑا اختلاف ہے جس کی بنا پر بیک وقت سب جگہ چاند نظر نہیں آسکا، اور نیز یہ کہ اس معجزہ کا مطالبہ کفار مکہ ہی نے کیا تھا، ان کو دکھایا گیا اور ان کے وسیلہ سے جو بھی آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے یہ معجزہ دیکھ لیا، لہذا الاماحدہ کا انکار قابل قبول نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

باب (۳۷۴) کفار کا بیان۔

۲۳۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، ابو اسامہ، اعمش، سعید بن جبیر، ابو عبدالرحمن، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تبارک و تعالیٰ سے زیادہ تکلیف دہ باتیں سننے پر کوئی صبر نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ شرک کیا جاتا ہے اور اس کی اولاد قرار دی جاتی ہے، پھر وہ انہیں تدرستی عطا کرتا ہے اور رزق دیتا ہے۔

۲۳۶۵۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو سعید اشج، وکیع، اعمش، سعید بن جبیر، ابو عبدالرحمن، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ

(۳۷۴) بَاب فِي الْكُفَّار *

۲۳۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَدَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ يُشْرِكُ بِهِ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ *

۲۳۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا

عند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ اللہ رب العزت کے لئے اولاد قرار دی جاتی ہے۔

۲۳۶۶۔ عبید اللہ بن سعید، ابواسامہ، اعمش، سعید بن جبیر، ابو عبد الرحمن سلمی، حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے زیادہ تکلیف دہ بات سننے پر کوئی ممبر نہیں کر سکا لوگ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں اس کی اولاد قرار دیتے ہیں مگر پھر بھی وہ انہیں رزق دیتا ہے، تندرستی عطا کرتا ہے اور (دیگر اشیاء کو تباہ ہے۔)

۲۳۶۷۔ عبید اللہ بن معاذ، بوساطہ اپنے والد، شعبہ، ابو عمران جوئی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، قیامت کے دن جس دوزخی پر سب سے زیادہ خفیف عذاب ہوگا اس سے خدا تعالیٰ فرمائے گا اگر تیرے پاس دنیا اور دنیا کی سب چیزیں ہوں تو اس عذاب سے چھوٹنے کے لئے دے دے گا، عرض کرے گا ہاں اللہ فرمائے گا جب تو آدم کی پشت میں تھا، اس وقت میں نے اس سے بھی آسان کام کا تجھے حکم دیا تھا، کہا تھا کہ شرک نہ کرنا میں تجھے دوزخ میں داخل نہ کروں مگر تو نے شرک کے علاوہ کوئی بات نہ مانی۔

۲۳۶۸۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ نہیں ہے کہ میں تجھے دوزخ میں داخل نہیں کروں گا۔

۲۳۶۹۔ عبید اللہ بن عمر قواریری، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنی، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بوساطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت

الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَيُحْجَلُ لَهُ الْوَلَدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ *

۲۳۶۶۔ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَدَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّهُمْ يَحْجَلُونَ لَهُ نِدًّا وَيَحْجَلُونَ لَهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيهِمْ وَيُعْطِيهِمْ *

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَبْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوَنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَأَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَكُنْتَ مُقْتَدِيًا بِهَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا أُدْخِلُكَ النَّارَ فَأَيُّتَ إِلَّا الشُّرَكَ *

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَلَا أُدْخِلُكَ النَّارَ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ *

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا اگر زمین بحر تیرے پاس سوتا ہوتا تو کیا تو اس عذاب سے چھوٹنے کے لئے دے دیتا، کافر کہے گا کیسی ہاں، ارشاد ہو گا کہ میں نے تو اس سے آسان بات کا تجھ سے سوال کیا تھا۔

۲۳۷۰۔ عبد بن حمید، روح بن عبادہ، (دوسری سند) عمر بن زرارہ، عبد الوہاب، سعید بن ابی عروہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، صرف اتنا زیادہ ہے کہ اس سے کہا جائے گا تو چھوٹا ہے تجھ سے تو اس سے آسان بات کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

۲۳۷۱۔ زہیر بن حرب، عبد بن حمید، یونس بن محمد، شبان، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے دن کافر کا منہ کے بل کیسے حشر ہو گا؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس خدا نے دنیا میں پاؤں سے چلایا، کیا وہ قیامت کے دن منہ کے بل چلانے پر قادر نہیں ہے، قتادہ نے یہ حدیث سن کر فرمایا، کیوں نہیں ہلے پروردگار کی عزت کی قسم۔

۲۳۷۲۔ عمروناقد، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا والوں میں جو سب سے زیادہ راحت میں ہو گا، قیامت کے دن اسے آگ میں صرف ایک غوطہ دے کر دیافت کیا جائے گا کہ اے ابن آدم کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ کبھی تم پر کوئی راحت گزری ہے؟ وہ عرض کرے گا واللہ اے میرے پروردگار کبھی نہیں، پھر اس جہنمی کو بلایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ

بشار قال إسماعيل أخبرنا وقال الأيجرون حدثنا معاذ بن هشام حدثنا أبي عن قتادة حدثنا أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يُقال للكافر يوم القيامة أرايت لو كان لك مملأ الأرض ذهباً أكننت فتتدي به فيقول نعم فيقال له قد سئلت أنيسر من ذلك *

۲۳۷۰۔ وحديثنا عبد بن حميد حدثنا روح بن عباد ح وحديثنا عمرو بن زرارہ أخبرنا عبد الوهاب (يعني ابن عطاء) كلاهما عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أنس رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمنه غير أنه قال فيقال له كذبت قد سئلت ما هو أنيسر من ذلك *

۲۳۷۱۔ حدثني زهير بن حرب وعبد بن حميد واللفظ لزهير قال حدثنا يونس بن محمد حدثنا شبان عن قتادة حدثنا أنس بن مالك أن رجلاً قال يا رسول الله كيف يحشر الكافر على وجهه يوم القيامة قال أليس الذي أمشاه على رجليه في الدنيا قادراً على أن يمشيه على وجهه يوم القيامة قال قتادة بلى وعزة ربنا *

۲۳۷۲۔ حدثنا عمرو الناقد حدثنا يزيد بن هارون أخبرنا حماد بن سلمة عن ثابت البناني عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بأهل الدنيا من أهل النار يوم القيامة فيصبغ في النار صبغة ثم يقال يا ابن آدم هل رأيت خيراً قط هل مر بك نعيم قط فيقول لا والله يا رب يؤتى بأشد الناس بؤساً في الدنيا من أهل

تکلیف میں تھا اور جنت میں اسے صرف ایک غوطہ دے کر دریافت کیا جائے گا اے ابن آدم تو نے کبھی تکلیف دیکھی ہے؟ کبھی تجھ پر کوئی سختی گزری ہے؟ عرض کرے گا اے پروردگار واللہ میں نے کبھی کوئی سختی نہیں دیکھی، اور نہ مجھ پر کوئی تکلیف گزری ہے۔

باب (۳۷۵) مومن کو نیکیوں کا بدلہ دینا اور آخرت میں اور کافر کو صرف دنیا میں ہی ملے گا۔

۲۳۷۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زبیر بن حرب، یزید بن ہارون، ہمام بن منجی، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی مومن کی بھی ایک نیکی کے اوپر حق تلفی نہ کرے گا، اس کا بدلہ اسے دنیا میں بھی دے گا اور آخرت میں بھی دے گا، اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔

(فائدہ) باجماع علمائے کرام کافر کو آخرت میں اس کی نیکیوں کا بدلہ نہیں ملے گا اور نیکیوں سے وہ مراد ہیں جن میں نیت کی احتیاج نہیں ہے جیسا کہ حسن سلوک وغیرہ، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۳۷۴۔ عاصم بن نضر، معتمر، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کافر دنیا میں جو نیکی کرتا ہے اس کے عوض اسے دنیا ہی میں لقمہ دے دیا جاتا ہے اور مومن کی نیکیاں اللہ تعالیٰ آخرت کے لئے جمع رکھتا ہے اور اطاعت الہی کے سلسلہ میں اسے دنیا میں رزق عطا فرماتا ہے۔

۲۳۷۵۔ محمد بن عبد اللہ الرزی، عبد الوہاب ابن عطاء، سعید، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

الْحَنَّةُ فَيَصْنَعُ صَبْعَةً فِي الْحَنَّةِ يَقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ *

(۳۷۵) بَابُ جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَتَعْجِيلِ حَسَنَاتِ الْكَافِرِ فِي الدُّنْيَا *

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِرُزْهَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَطْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطِي بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُحْزِي بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتٍ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَقْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةً يُحْزِي بِهَا *

(فائدہ) باجماع علمائے کرام کافر کو آخرت میں اس کی نیکیوں کا بدلہ نہیں ملے گا اور نیکیوں سے وہ مراد ہیں جن میں نیت کی احتیاج نہیں ہے جیسا کہ حسن سلوک وغیرہ، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أُطْعِمَ بِهَا طَعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللَّهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْطِيهِ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ *

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ

وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

باب (۳۷۶) مومن اور کافر کی مثال۔

۲۳۷۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ، معمر، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے کہ ہوا سے ادھر ادھر جھونکے دیتی رہتی ہے، مومن پر بھی برابر تکلیفیں آتی رہتی ہیں اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے اور ادھر ادھر ہلتا ہی نہیں یہاں تک کہ اسے کاٹ دیا جاتا ہے۔

(فائدہ) صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے حرکت نہیں کرتا نیز ہوا اور آندھی کے وقت جڑ سے اکھڑ جاتا ہے اور مومن کو دنیا میں تکلیف آتی رہتی ہیں جس سے اس کے گناہ جھڑتے رہتے ہیں اور کافر منافق صحیح سالم قیامت میں مح اپنے تمام گناہوں کے آئے گا کیونکہ دنیا میں کی بجائے زیادتی ہی ہوتی ہے۔

۲۳۷۷۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی عبد الرزاق کی روایت میں ایک لفظ کا تغیر و تبدل ہے۔

۲۳۷۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، محمد بشر، زکریا بن ابی زائدہ، سعید بن ابراہیم، ابن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، مومن کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کھیتی کا ایک مٹھا کہ ہوا سے جھونکے دیتی رہتی ہے، کبھی گرا دیتی ہے اور کبھی کھڑا کر دیتی ہے، اسی طرح اخیر میں وہ خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کی درخت کی طرح ہے جو اپنی جڑ پر قائم رہتا ہے کوئی چیز اسے ادھر ادھر نہیں جھکا سکتی بالآخر وہ جڑ ہی سے اکھڑ جاتا ہے۔

۲۳۷۹۔ زبیر بن حرب، بشر بن السری، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبد الرحمن بن کعب بن مالک

قَعَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا *

(۳۷۶) بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلِ الْكَافِرِ *

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَرُ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ *

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهِ تُمِيلُهُ تَفِيقُهُ *

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْحَمَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تَفِيقُهَا الرِّيحُ تَصْرِعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهْبِجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُحْدَبَةِ عَلَى أَصْلِهَا لَا يُفِيقُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجَعَفَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً *

۲۳۷۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کی مثال کھیتی کے ایک مٹھے جیسی ہے کہ ہوا سے اچھوٹے دیتی رہتی ہے، کبھی گر دیتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے، اسی طرح اخیر میں وہ خشک ہو جاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو اپنی جڑ پر قائم رہتا ہے، کوئی چیز اسے ادھر ادھر جھکا نہیں سکتی۔ بالآخر اچانک جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

۲۳۸۰۔ محمد بن حاتم اور محمود بن غیلان، بشر بن السری، سفیان سعد بن ابراہیم، عبد اللہ بن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی محمود نے اپنی روایت میں بشر سے کافر کا لفظ نقل کیا ہے، اور ابن حاتم نے زہیر کی طرح منافق کا لفظ روایت کیا ہے۔

۲۳۸۱۔ محمد بن بشار، عبد اللہ بن ہاشم، یحییٰ قطان، سفیان، سعد بن ابراہیم، عبد اللہ بن کعب بن مالک، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی ان دونوں روایتوں میں یحییٰ سے، مثل الکافر مثل الارزۃ کے لفظی روایت کئے ہیں۔

باب (۳۷۷) مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے۔

۲۳۸۲۔ یحییٰ بن ایوب، حمید بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْحَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تَقِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ وَأَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ *

۲۳۸۰۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمَخْمُودُ بْنُ غِيلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ مَخْمُودًا قَالَ فِي رَوَاتِيهِ عَنْ بَشَرٍ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ وَأَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ *

۲۳۸۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ابْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْخَوِ حُدُودَهُمْ وَقَالَا جَمِيعًا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ يَحْيَى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ (۳۷۷) بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ *

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَالْأَفْطُحِيُّ يَحْيَى قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ
الْمُسْلِمِ فَحَدَّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي
شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي
أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدَّثْنَا مَا هِيَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ
فَذَكَّرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتُ هِيَ
النَّخْلَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا *

مسلمان کی طرح ہے، مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ لوگوں
کے خیالات جنگل کے درختوں کی طرف چلے گئے، حضرت
عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں اٹھیا کہ کھجور کا
درخت ہے مگر عرض کرنے سے شرم آئی، بالآخر صحابہ کرام
نے عرض کیا (۱)، یا رسول اللہ آپؐ فرمائیے کہ وہ کون سا
درخت ہے؟ آپؐ نے فرمایا کھجور کا، حضرت ابن عمرؓ بیان
کرتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ کا حضرت عمرؓ سے ذکر کیا،
انہوں نے فرمایا، اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے تو
میرے نزدیک یہ فلاں فلاں چیز سے بھی بہتر ہوتا۔

(فائدہ) دوسری روایتوں میں ہے کہ تمہارا یہ کہہ دینا میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوتا۔

۲۳۸۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْحَلِيلِ
الضُّبَعِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ
أَخْبِرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ مِثْلَهَا مِثْلُ الْمُؤْمِنِ فَجَعَلَ
الْقَوْمُ يَذْكُرُونَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ ابْنُ
عُمَرَ وَالْقَبِي فِي نَفْسِي أَوْ رُوعِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ
فَجَعَلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَقُولَهَا فَإِذَا أَسْنَانُ الْقَوْمِ فَأَهَابُ
أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ *

۲۳۸۳- محمد بن عبید الغبری، حماد بن زید، ایوب،
ابو الحلیل، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب
سے فرمایا کہ مجھ سے وہ درخت بیان کرو جس کی مثال مومن کی
طرح ہے، صحابہ کرام جنگل کے درختوں میں سے ذکر کرنے
لگے، حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں یہ چیز
ڈالی گئی کہ وہ کھجور کا درخت ہے، میں نے عرض کرنے کا ارادہ
کیا، مگر وہاں بڑی عمر والے تعریف فرماتے، اس لئے مجھے یہ
بیان کرنے میں خوف طاری ہوا، جب سب خاموش ہو گئے تو
آپؐ نے ارشاد فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ بڑوں کے سامنے ادب اور خاموشی کے ساتھ بیٹھنا چاہئے، بڑائی اسی کا نام ہے۔

۲۳۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبْنُ
أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ
أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ
إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس فعل سے چھوٹوں کے لئے یہ ادب معلوم ہوا کہ جب بڑے خاموش بیٹھے ہوں تو
چھوٹے کو گفتگو کرنے میں اور جواب دینے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔

پاس موجود تھے، خدمت اقدس میں کھجور کا گودا لایا گیا، بقیہ حسب سابق ہے۔

۲۳۸۵۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، سفیان، ابن ابی نجیح، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کا گودا لایا گیا اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۳۸۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبید اللہ بن عمر، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا، مجھے اس درخت کے بارے میں بتاؤ جو مسلمان کی طرح ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے، ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ امام مسلم نے میرے خیال و توفیٰ اکتھا (کہ وہ ہر وقت پھل دیتا ہے) فرمایا ہے (مگر میں نے اپنے علاوہ دوسروں کی روایت میں "ولا توفیٰ" دیکھا ہے) ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ بیان کروں وہ کھجور کا درخت ہے مگر میں نے حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کو خاموش دیکھا تو مجھے بولنا یا کچھ کہنا برا معلوم ہوا، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم بیان کر دیتے تو مجھے فلاں فلاں چیز سے بھی پیارا ہوتا۔

(فائدہ) بخاری شریف کی روایت میں بھی "ولا توفیٰ اکلہا" ہے اب اس صورت میں لفظ "لا" کا محذوف ماننا پڑے گا، ورنہ مطلب غلط اور مقصد کے خلاف ہو جائے گا، اس لئے ترجمہ یہ ہو گا کہ اس درخت کو کوئی آفت نہیں پہنچتی اور وہ اپنا مہر ہر وقت دیتا ہے اور جیسے کہ کھجور کے درخت میں خیر ہی خیر ہے اور ہر ایک چیز اس کی کام آتی ہے اسی طرح مومن کی ذات سے دوسروں کو سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے اور ہر حال میں اس کے لئے بہتری ہی ہے جیسا کہ ارشاد ہے "ان اصابته ضرار صبر فہو خیر الہ، وان اصابته سراء شکر فہو خیر الہ، بشرطیکہ مومن کامل ہو۔

باب (۳۷۸) شیطان کا برا بیچنے کرنا اور لوگوں کو فتنہ و فساد میں مبتلا کرنے کے لئے اپنے لشکر کا روانہ کرنا۔

۲۳۸۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي بِحُمَارٍ فَذَكَرَ بَنَحُو حَدِيثَهُمَا *

۲۳۸۵۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَاجِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُمَارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ *

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ شَبِهُ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ وَتَوَفِّيَ أَكْلُهَا وَكَذَا وَحَدَّثُ عِنْدَ غَيْرِي أَيْضًا وَلَا تَوَفِّيَ أَكْلُهَا كُلُّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا *

(۳۷۸) بَابُ تَحْرِيشِ الشَّيْطَانِ وَبَعْثِهِ سَرَايَاهُ لِفِتْنَةِ النَّاسِ *

۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ شیطان اس سے امید ہو چکا ہے کہ نمازی حضرات جزیرہ عرب میں اس کی پرستش کریں گے لیکن ان کے درمیان (فساد) پھیلانے کے لئے انہیں بھڑکانے گا۔

(فائدہ) ان ملک فرماتے ہیں یعنی مومنین حضرات، کیونکہ نمازی سے انسان کے ایمان اور کفر کا امتیاز ہوتا ہے۔

۲۳۸۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، (دوسری سند) ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۳۸۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا فرما رہے تھے شیطان کا تخت سمندر پر ہوتا ہے وہ وہاں بیٹھ کر اپنے دستے روانہ کرتا ہے تاکہ لوگوں میں فتنہ پھیلائیں اور شیطان کے نزدیک سب سے بڑے مرتبہ والا وہی ہے جو سب سے بڑا فتنہ انداز ہوتا ہے۔

(فائدہ) یعنی شیطان کامرکز سمندر میں ہے اور وہیں سے زمین کے گوشوں میں اپنے دستے روانہ کرتا ہے۔

۲۳۹۰۔ ابو کریم، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھ کر اپنی جماعتوں کو بھیجتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ انداز ہوتا ہے وہی ابلیس کا سب سے بڑا مقرب ہوتا ہے، ان میں سے ایک اگر کہتا ہے میں نے ایسا ایسا کیا، ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا، پھر دوسرا اگر کہتا ہے میں نے فلاں شخص کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں کرادی، ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ تو بہت ہی اچھا ہے، اعمش بیان کرتے ہیں کہ اسے چٹا لیتا ہے۔

۲۳۹۱۔ سلمہ بن شیبہ، حسن ابن عیین، معقل، ابو الزبیر،

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ يَعْذِبَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي التَّخْرِيشِ بَيْنَهُمْ *

۲۳۸۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَنْفِثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً *

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْلفظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَنْفِثُ سَرَايَاهُ فَأَذْنَاهُمْ مِنْهُ مَنَزَلَةٌ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيَذْنِبُهُ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعَمَ أَنْتَ قَالَ الْأَعْمَشُ أَرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهُ *

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ شیطان اپنی جماعت کو بھیجتا ہے وہ جا کر لوگوں میں فتنہ اندازی کرتی ہیں جو سب سے بڑا فتنہ انداز ہوتا ہے اسی کامر تبہ شیطان کے نزدیک سب سے بڑا ہوتا ہے۔

۲۳۹۲- عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، سالم بن ابی الجعد، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک پر اللہ تعالیٰ نے اس کا ہمزاد جن موکل کر دیا ہے صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ پر بھی، آپ نے فرمایا اور مجھ پر بھی، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں میری مدد کی، اس لئے وہ تابعدار ہو گیا ہے، اب نکلی کے علاوہ وہ کسی بات کا مشورہ نہیں دیتا۔

(قائد) مترجم کہتا ہے کہ اس روایت سے صاف طور پر برہنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہے نیز امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں کہ باجماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دل اور زبان سے شیطان کے شر سے محفوظ و معصوم ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۹۳- ابن شیبہ، ابن بشار، عبدالرحمن، سفیان۔ (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن آدم، حماد بن رزق، منصور سے جریر کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی سفیان کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ ہر ایک شخص کے لئے خدا تعالیٰ نے اس کا ایک ہمزاد جن اور ایک ہمزاد فرشتہ مقرر فرما دیا ہے۔

۲۳۹۴- ہارون بن سعید الجلی، ابن وہب، ابو صحر، ابن قتیہ، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے باہر آئے مجھے رشک ہوا، آپ آئے اور ملاحظہ فرمایا کہ میں کیا کرتی ہوں، ارشاد فرمایا، عائشہؓ کیا تمہیں رشک ہوا؟ میں نے کہا مجھے کیا ہے کہ مجھ جیسی بے بی کو آپ پر رشک نہ ہو، آپ نے فرمایا،

الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً *

۲۳۹۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَجَّادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ قَالُوا وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِيَّايَ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَغَاتَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ *

۲۳۹۳- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِيَانِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادٍ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ *

۲۳۹۴- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْثَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغَرَّتْ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَائِشَةُ أَغَرَّتِ فَقُلْتُ وَمَا لِي لَا

کیا تمہارا شیطان تمہارے پاس آیا تھا، حضرت عائشہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا میرے ساتھ بھی شیطان ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپؐ کے ساتھ بھی ہے؟ فرمایا، ہاں مگر میرے پروردگار نے اس کے خلاف میری مدد کی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گیا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انسانوں پر ایک زبردست فضیلت ہے اور باتفاق امت آپؐ نبوت کے بعد مصافحہ سے بھی معصوم تھے، جیسا کہ پہلے تحریر ہو چکا۔

(۳۷۹) باب لَنْ يَدْخُلَ أَحَدُ الْجَنَّةِ بِعَمَلِهِ بَلْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى *

باب (۳۷۰) جنت میں بغیر رحمت خداوندی کے کوئی اپنے عمل کی وجہ سے داخل نہیں ہوگا۔
۲۳۹۵- قتیبہ بن سعید، لیث، کبیر، بسر بن سعید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو اس کے عمل کی وجہ سے نجات حاصل نہیں ہو سکتی ایک شخص نے عرض کیا کہ نہ آپؐ کو یا رسول اللہ، فرمایا نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں چھپالے، مگر میانہ روی اختیار کرو۔

۲۳۹۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يَنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلَا إِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا إِيَّايَ إِلَّا أَنْ يَتَّعَمِدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلَكِنْ سَدِّدُوا *

(فائدہ) یعنی عمل کرنے میں شریعت کی اتباع کے پابند رہو، اپنے طور پر جاہلیت کی سی رسمیں ایجاد کر کے اور پھر انہیں دین سمجھ کر فرائض کو ترک کر کے ان پر عمل نہ کرو، یہ سراسر گمراہی ہے، نیز آپؐ کے فرمان سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی نبی اور کسی ولی کے اختیار میں کوئی چیز نہیں ہے اور ناظرین اس سے خود اندازہ لگائیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جب اس چیز کا سورہ کہف میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمادیا کہ بغیر انشاء اللہ کے کل کے متعلق کچھ نہ کہو، کہ میں کل یہ کروں گا، تو ولی اور قطب کی مجال کیا ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف اولاد دلا دے یا اس کی حاجت روائی کر دے۔

۲۳۹۶- یونس بن عبد الاعلیٰ، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، کبیر بن اشج سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں رحمت اور فضل کا ذکر ہے اور حدیث کا آخری جملہ ”ولکن سدودا“ مذکور نہیں ہے۔

۲۳۹۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يَنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلَا إِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا إِيَّايَ إِلَّا أَنْ يَتَّعَمِدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلَكِنْ سَدِّدُوا *

۲۳۹۷- قتیبہ بن سعید، حماد، ابوب، محمد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل

۲۳۹۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ النَّجَّةَ فَيَقِيلُ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَةٍ *

۲۳۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ عَلَى رَأْسِهِ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ *

کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کسی شخص کو اس کے اعمال جنت میں داخل نہیں کرائیں گے دریافت کیا گیا اور نہ آپؐ کو یا رسول اللہؐ، ارشاد فرمایا اور نہ مجھے ہاں اگر میرا پروردگار مجھے اپنی رحمت سے چھپالے۔

۲۳۹۸- محمد بن قس، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کسی شخص کو اس کے اعمال جنت میں داخل نہیں کرائیں گے، صحابہ نے عرض کیا اور نہ آپؐ کو یا رسول اللہؐ، آپؐ نے فرمایا، اور نہ مجھے، مگر یہ کہ میرا پروردگار مجھے اپنی رحمت میں چھپالے اور ابن عون نے اس طرح اپنے ہاتھ سے اپنے سر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی مغفرت اور رحمت میں چھپالے۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں اہل سنت والجماعت کا یہ مسلک ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے اور نہ عذاب اور نہ وجوب اور نہ حرمت بلکہ ہر ایک تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے، اور نیز خدا تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے، سارا عالم اس کی ملک ہے، دنیا و آخرت میں اس کی بادشاہت ہے، وہ جو چاہے سو کرے، اگر نیک اور بد ہر ایک کو جہنم میں داخل کرے تو بھی عین عدل ہے، اور چاہے تو ہر ایک کو جنت میں لے جائے یہ بھی فصل ہے، باقی کفار کو جنت میں داخل نہیں کرے گا، اس لئے کہ اس نے اس چیز کی خبر دی ہے اور وہ خبر حق ہے اور بے شک اعمال صالحہ دخول جنت کے لئے سبب ہیں لیکن ان اعمال کی توفیق اور قبولیت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہے۔ لہذا وہ عمل جنت کے لئے صرف اعمال سبب نہ ہوئے۔ واللہ اعلم

۲۳۹۹- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَذَكَّنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ *

۲۳۹۹- زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کسی کو اس کے اعمال نجات نہیں دلوائیں گے، صحابہ نے عرض کیا اور نہ آپؐ کو یا رسول اللہؐ، فرمایا اور نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں لے لے۔

۲۴۰۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدٍ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

۲۴۰۰- محمد بن حاتم، ابو عباد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، ابو عبیدہ مولیٰ، عبدالرحمن بن عوف، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے

گا، صحابہ نے عرض کیا کہ اور نہ آپ کو یا رسول اللہ آپ نے ارشاد فرمایا، اور نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ مجھے اپنے فضل اور رحمت میں چمپالے (یعنی صرف اعمال پر بھروسہ نہ کرنا چاہئے۔

۲۴۰۱۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میانہ روی اور اعتدال اختیار کرو (اگر یہ نہ ہو سکے) تو اس کے قریب ہی ہو جاؤ، اور جان لو کہ تم میں نے کسی کو اس کے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں مل سکتی، صحابہ نے عرض کیا اور نہ آپ کو یا رسول اللہ، فرمایا اور نہ مجھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔

۲۴۰۲۔ ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۴۰۳۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش سے دونوں سندوں کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۴۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ بشارت حاصل کرو۔

۲۴۰۵۔ سلمہ بن حبیب، حسن بن اعین، معقل، ابوالخیر، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں لے جائے گا، اور نہ دوزخ سے بچائے گا، یہاں تک کہ مجھے بھی مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے۔

۲۴۰۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد العزیز بن محمد، موسیٰ بن عقبہ،

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُذْخِلَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ *

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَعَلِّمُوا أَنَّهُ لَنْ يَنْجُو أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْتَ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ *

۲۴۰۲۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ *

۲۴۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

۲۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَأَبْشَرُوا *

۲۴۰۵۔ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنٍ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُذْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِزُّهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ *

۲۴۰۶۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

(دوسری سند) محمد بن حاتم، بہز، وجیب، موسیٰ بن عقبہ، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میانہ روی اختیار کرو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو اس کے قریب ہو جاؤ، اور خوش رہو، اس لئے کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! نہ آپ کو، فرمایا، اور نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور یاد رکھو خدا کے نزدیک سب سے پیارا وہ عمل ہے جس کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے، اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

۲۴۰۷۔ حسن طوائی، یعقوب، بن ابراہیم بن سعد، عبدالعزیز بن مطلب، موسیٰ بن عقبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ اور اس میں ”ابشر“ کا لفظ موجود نہیں ہے۔

باب (۳۸۰) اعمال کی کثرت اور عبادت میں کوشش کی ترغیب۔

۲۴۰۸۔ قتیبہ بن سعید، ابو عوانہ، زیاد بن علاقہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی نمازیں پڑھیں کہ قدم مبارک ورم کر آئے، عرض کیا گیا، آپ اس قدر تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں، آپ کی تو تمام اگلی پچھلی غلطیاں اللہ نے معاف فرمادیں، آپ نے فرمایا تو کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

(فائدہ) آپ کی عبادت گناہوں سے معافی کے لئے نہ تھی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے جن فضل اور انعامات کے ساتھ آپ کو خاص فرمایا تھا اس کے شکریہ کے لئے تھی، کذا قالہ العینی والنووی۔

۲۴۰۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، سفیان، زیاد بن علاقہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اتنا قیام فرمایا کہ قدم

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْأَلْفَطُ لَهُ حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لَنْ يَدْخِلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا عَمَلَهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ أَذْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ *

۲۴۰۷۔ وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَأَبْشِرُوا *

(۳۸۰) بَابُ إِكْتِنَارِ الْأَعْمَالِ وَالْإِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ *

۲۴۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ أَتَكْلِفُ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا *

۲۴۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى

مبارک ورم کر آئے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی اور پچھلی سب غلطیاں معاف فرمادیں، آپ نے فرمایا، کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

۲۳۱۰۔ ابن معروف، ہارون بن سعید ایلی، ابن وہب، ابو صخر، ابن قسبط، عروہ بن الریر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اتنا قیام فرماتے کہ قدم مبارک ورک کر آتے، حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسا کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام اگلی اور پچھلی غلطیاں معاف فرمادی ہیں، آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بن جاؤں۔

باب (۳۸۱) وعظ و نصیحت میں اعتدال کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔

۲۳۱۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابن نمیر، ابو معاویہ، اعش، شقیق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتظار میں ان کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے تو ہمارے پاس سے یزید بن معاویہ تضحیٰ کا گزر ہوا، ہم نے کہا کہ حضرت عبداللہ کو ہمارے ہاں آنے کی اطلاع کر دینا، یزید اندر آ گئے، حضرت عبداللہ فوراً تشریف لائے اور فرمایا، تمہاری موجودگی کی مجھے اطلاع مل گئی تھی لیکن باہر آنے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں نے تمہیں تنگ دل کرنا مناسب نہیں سمجھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وعظ اور نصیحت کو بعض دن ناغہ کر دیا کرتے تھے تاکہ ہم اکتانہ جائیں۔

۲۳۱۲۔ ابو سعید خدری، ابن ادریس۔

(دوسری سند) منجاب بن حارث، ابن مسہر۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَرَمَتْ قَدَمَاهُ قَالُوا قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا *

۲۴۱۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى قَامَ حَتَّى تَقْطُرَ رِجْلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَصْنَعُ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا *

(۳۸۱) بَابُ الْإِقْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ *

۲۴۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللَّهِ نَنْتَظِرُهُ فَمَرَّ بِنَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقُلْنَا أَعْلِمُهُ بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أُخْبِرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةً أَنْ أَمْلِكُكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مُحَافَظَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا *

۲۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى

(چوتھی سند) ابن ابی عمر، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے، باقی منجاب نے اپنی روایت میں ابن مسیر سے یہ زیادتی نقل کی ہے کہ اعمش بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے بواسطہ شقیق، حضرت عبداللہ سے حسب سابق روایت کی ہے۔

۲۴۱۳۔ اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، (دوسری سند) ابن ابی عمر، فضیل، بن عیاض، منصور، شقیق، ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم کو ہر جمعرات کو وعظ سنایا کرتے تھے، ایک شخص نے عرض کیا، ابو عبدالرحمن ہم تو آپ کی باتوں کو پسند کرتے ہیں اور دل سے چاہتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ آپ روزانہ ہمیں حدیثیں سنایا کریں، فرمایا (روزانہ) احادیث بیان کرنے سے مجھے صرف یہ بات مانع ہے کہ میں تمہیں تنگ دل کرنا نہیں چاہتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعض ایام میں وعظ کا ناغہ فرما دیا کرتے، کیونکہ آپ ہمیں تنگ دل کرنا مناسب نہ جانتے تھے۔

بْنُ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَ زَادَ مِنْ حَابٍ فِي رَوَاتِهِ عَنْ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ *

۲۴۱۳۔ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْفَلْظُ لَهُ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقِ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَذْكُرُنَا كُلَّ يَوْمٍ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّا نَجِبُ حَدِيثَكَ وَنَشْتَهِيهِ وَكُلُّوْنَا أَنْكَ حَدَّثَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا كَرَاهِيَةً أَنْ أُمْلِكُكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَآهْلِهَا

۲۴۱۴۔ عبداللہ بن مسلمہ بن قعب، حماد بن سلمہ، ثابت، حمید، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جنت نکالیف سے گھری ہوئی ہے اور دوزخ خواہشات نفسانی سے گھری ہوئی ہے۔

۲۴۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَحَمِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَخَفَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ *

(تاکد) یعنی یہ دونوں اشیاء دخول جنت اور نار کے لئے حجاب اور پردہ ہیں جو کوئی ان حجابات کو اٹھا دے گا وہ ان میں داخل ہو جائے گا، شیخ مناوی فرماتے ہیں کہ شہوات میں وہ تمام اشیاء داخل ہیں جن کی نفس کو رغبت اور خواہش ہو اور نفس ان کو پسند کرے۔

۲۴۱۵۔ زہیر بن حرب، شاپہ، ورقاء، ابوالثراد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۴۱۶۔ سعید بن عمرو شقی، زہیر بن حرب، سفیان، ابوالثراد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے ایک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا ہے اور اس کی تقدیر اللہ تبارک و تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے "فلا تعلم نفس ما أخفی لهم من قرۃ اعین جزاء بما كانوا يعملون"۔

۲۴۱۷۔ ہارون بن سعید الی، ابن وہب، مالک، ابوالثراد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اللہ رب العزت نے فرمایا کہ میں نے اپنے ایک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سیں، نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرے یہ نعمتیں میں نے ان کے لئے جمع کر رکھی ہیں، ان نعمتوں کا ذکر چھوڑ دو، جن کی اطلاع اللہ نے تمہیں دے رکھی ہے۔

۲۴۱۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، اعش، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے ایک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سیں، اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا وسوسہ گزرے یہ نعمتیں میں نے ان کے لئے جمع کر رکھی ہیں ان نعمتوں کا ذکر چھوڑ دو، جن کی اطلاع تمہیں اللہ تعالیٰ

۲۴۱۵۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي رِقَاءٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *
۲۴۱۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَغْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ مِثْلَ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) *

۲۴۱۷۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْثَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَغْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلَّهَ مَا أَطْلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ *

۲۴۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كَرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْأَفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَغْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلَّهَ مَا أَطْلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ (فَلَا تَعْلَمُ

نے دے دی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت پڑی، فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرۃ اعین۔

نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ *

۲۴۱۹۔ ہارون بن معروف، ہارون بن سعید ابی، ابن وہب، ابو صخر، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھا، حضورؐ نے اس مجلس میں جنت کی بہت تعریف بیان کی یہاں تک کہ آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت کے اندر ایسی چیزیں ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا، اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا، پھر اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں اپنے رب کو اس کے عذاب کے ڈر اور اس کے ثواب کے طمع سے پکارتے ہیں اور جو ہم نے انہیں دیا، اس سے خرچ کرتے ہیں، کوئی نہیں جانتا جو ان کی آنکھوں میں ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے، یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

۲۴۱۹۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْحَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ (تَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَصَاحِمِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) *

۲۴۲۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث، سعید بن ابی سعید المصمری، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک چلنا رہے گا۔

۲۴۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْحَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّكِيبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ *

۲۴۲۱۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں باقی اتنی زیادتی ہے کہ سو برس تک سو چل کر اسے طے نہیں کر سکتا۔

۲۴۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ لَا يَقْطَعُهَا *

۲۴۲۲۔ اسحاق بن ابراہیم حنظلی، مخزومی، وہیب، ابی حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک چل

۲۴۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْحَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ

کر بھی اسے طے نہیں کر سکتا۔

۲۴۲۳۔ ابو حازم، نعمان بن ابی عیاش، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، جنت میں ایک درخت ہے جس کے نیچے عمدہ سبک سیر گھوڑے کا سوار سو برس تک بھی چل کر اسے طے نہیں کر سکتا۔

۲۴۲۴۔ محمد بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن مبارک، مالک بن انسؒ (دوسری سند) ہارون بن سعید ابلی، عبد اللہ بن وہب، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جنت والوں سے فرمائے گا، اے اہل جنت، جنتی جواب دیں گے، لیکر رہنا سعدیک والخیر فی یدیک، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہو گئے؟ جنتی عرض کریں گے ہم راضی اور خوش کیونکر نہ ہوں گے تو نے جو نعمتیں ہمیں عنایت فرمائی ہیں، وہ کسی مخلوق کو عطا نہیں فرمائیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، کیا اس سے بھی بڑھ کر اور افضل میں تمہیں نہ دوں؟ جنتی عرض کریں گے، پروردگار اس سے بڑھ کر اور کیا چیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں تم پر اپنی خوشنودی نازل کرتا ہوں، اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا *
۲۴۲۳۔ قَالَ أَبُو حَازِمٍ حَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرْقِيُّ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاَكِبُ الْحَوَادِ الْمُضْمَرِ السَّرِيعِ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا *

۲۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبُّ وَقَدْ أَغْضَيْتَنَا مَا لَمْ تُغْضِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطَيْتُكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبُّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أَجَلُ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا *

۲۴۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاوَعُونَ الْفَرْقَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاوَعُونَ الْكُوكَبَ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَمَا تَرَاوَعُونَ الْكُوكَبَ الدَّرَجِيَّ فِي الْفَاقِ الشَّرْقِيِّ أَوِ الْغَرْبِيِّ *

۲۴۲۵۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، ابو حازم، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت، جنت میں اس طرح ایک دوسرے کے بالا خانے دیکھیں گے جس طرح تم باہم آسمان پر تاروں کو دیکھتے ہو، میں نے اس روایت کو نعمان بن ابی عیاش سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے، جس طرح تم جملگاتے ستارے شرقی اور غربی کنارے میں دیکھتے ہو۔

۲۴۲۶- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
الْمَعْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ *

۲۴۲۷- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ يَحْيَى
بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ
حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْثَلِيُّ وَالْفَلْظُ لَهُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ
أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْحَنَةِ لَيَتَرَاوُونَ
أَهْلَ الْغَرْبِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاوُونَ الْكُوكَبَ
الدَّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْأَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوْ
الْمَغْرِبِ لِيَتَفَاضَلَ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَلْبِغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا
الْمُرْسَلِينَ *

۲۴۲۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ (يعني ابن عبد الرحمن) عَنْ سُهَيْلِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ أَشَدِّ أُمْتِي إِلَى
حُبِّ نَاسٍ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوْمَ أَحَدُهُمْ لَوْ رَأَى
بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ *

۲۴۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ
الْجَبَّارِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
ثَابِتِ بْنِ الْأَنْبَازِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْحَنَةِ
لَسَوْفًا يَأْتُونَهَا كُلُّ جُمُعَةٍ فَتُهْبُ رِيحُ الشَّمَالِ
فَتَمُتُّو فِي وَجْهِهِمْ وَيَبْأِبُهُمْ فَيَزَادُادُونَ حُسْنًا

۲۴۲۶- اسحاق بن ابراہیم، مخدومی، وہیب، ابو حازم سے
دونوں سندوں کے ساتھ یعقوب کی روایت کے ہم معنی
حدیث مروی ہے۔

۲۴۲۷- عبد اللہ بن جعفر بن یحییٰ بن خالد، معن، مالک،
(دوسری سند) ہارون بن سعید اہلی، عبد اللہ بن وہب، مالک
بن انس، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابو سعید
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت
والے اپنے اوپر بالاخانہ والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس
طرح تم مشرقی یا مغربی افق میں دور چمکتے ستاروں کو دیکھتے ہو،
اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اہل جنت کے منازل میں باہم تفاوت
ہوگا، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا وہ انبیاء کے درجات
ہوں گے جن پر اور کوئی نہیں پہنچ سکے گا، فرمایا کیوں نہیں، قسم
ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، وہ لوگ
بھی ان درجات پر فائز ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور انبیاء
کی تصدیق کی۔

۲۴۲۸- قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد،
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وہ لوگ سب سے
زیادہ پیارے ہوں گے، جو میرے بعد آئیں گے لیکن ان کی
آرزو ہوگی کہ اپنے ہاں بچے اور مال دے کر میرا لیدار کریں۔

۲۴۲۹- ابو عثمان سعید بن عبد الجبار، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی،
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے
جس میں جنتی لوگ ہر جمعہ کو جمع ہوا کریں گے پھر شمالی ہوا چلے
گی جو وہاں کا گرد و غبار (جو کہ مشک و زعفران ہے) ان کے
چہروں اور کپڑوں پر اڑا کر ڈالے گی۔ اس سے ان کے حسن

جمال میں اور اضافہ ہو جائے گا، پھر اپنے متعلقین کے پاس آئیں گے تو متعلقین کہیں گے خدا کی قسم ہمارے بعد تو تمہارے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو گیا، وہ کہیں گے بخدا تمہارے حسن و جمال میں بھی تو ہمارے بعد اور اضافہ ہو گیا۔

۲۴۳۰۔ عمر دناقد، یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، ایوب، محمد، بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے فخر کیا، یا ذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں زیادہ ہوں گی، حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جنت میں جو مرد سب سے پہلے داخل ہو گا ان کی صورتیں چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گی، اور جو مرد ان کے بعد جائے گا ان کی صورتیں جھلگاتے ہوئے ستاروں کی طرح روشن ہوں گی، ہر جنتی کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پینڈیوں کا مغز گوشت کے اندر چپکے گا اور جنت میں کوئی آدمی بھی بغیر بیوی کے نہ ہوگا۔

۲۴۳۱۔ ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ مرد اور عورت باہم جھگڑے کہ جنت میں کون زیادہ ہوں گے؟ چنانچہ سب نے حضرت ابو ہریرہ سے دریافت کیا انہوں نے ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

۲۴۳۲۔ قتیبہ بن سعید، عبد الواحد، عمارہ بن قعقاع، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پہلے جو جنت میں داخل ہوگا (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، زہیر بن حرب، جریر، عمارہ، ابو زرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے پہلا مرد جو جنت میں داخل ہو گا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی، اور ان کے بعد جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے ان کی صورتیں انتہائی جھلگاتے ستاروں کی

وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ وَقَدْ أَزْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا *

۲۴۳۰۔ حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِمَّا تَفَاحَرُوا وَإِمَّا تَذَاكُرُوا الرَّجَالُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمِ النِّسَاءُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ لَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَىٰ صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَىٰ أَضْوَاءِ كَوْكَبٍ ذُرِّي فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يَرَىٰ مِخْ سَوْفَهُمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَغْزَبُ *

۲۴۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ اخْتَصَمَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ فَسَأَلُوا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ حَبِيبُ ابْنِ عُثَيْبٍ *

۲۴۳۲۔ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَىٰ صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

طرح ہوں گی، جتنی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ، نہ تھوکیں گے، نہ ناک صاف کریں گے۔ ان کی انگلیٹھیوں میں عود سلگتا ہوگا، ان کی بیویاں بڑی بڑی غلامی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، سب کے عادات ایک سے ہوں گے اور سب اپنے باپ آدم کی شکل پر ہوں گے اور قد ۸۰ ہاتھ ہوگا۔

۲۴۳۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کاسب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی اور اس کے بعد والے لوگوں کی شکل انتہائی چمکیلے ستاروں کی طرح ہوگی، اس کے بعد تدریجاً مرتبے ہوں گے، جتنی نہ پاخانہ کریں گے، نہ پیشاب، نہ ناک صاف کریں گے اور نہ تھوکیں گے، ان کی کنکھیاں سونے کی اور انگلیٹھیوں میں عود ہندی کی خوشبو ہوگی۔ ان کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا، سب کے عادات ایک جیسے ہوں گے، قد میں اپنے باپ آدم کی طرح ساٹھ ہاتھ ہوں گے، ابن ابی شیبہ کی روایت میں ”علی خلق رجل“ اور ابو کریب کی روایت میں ”علی خلق رجل“ اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں طول کے بجائے ”صورة انهم“ ہے۔

وَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْنٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْنَحُطُونَ وَلَا يَتَفَلُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَحَابِرُهُمُ الْآلُوهُ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ * ۲۴۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَازِلَ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يُولُونَ وَلَا يَمْنَحُطُونَ وَلَا يَتَفَلُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَمَحَابِرُهُمُ الْآلُوهُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى طُولِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُونَ ذِرَاعًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ *

۲۴۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْنَحُطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا أَتَيْتُهُمْ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ

۲۴۳۴۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات سے جو انہوں نے بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا، ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی، جنت میں نہ وہ تھوکیں گے اور نہ ناک صاف کریں گے اور نہ پاخانہ کی انہیں ضرورت ہوگی، ان کے برتن اور کنکھیاں سونے چاندی کی ہوں گی، اور

طرح تمہیں سانس لینا سکھایا گیا ہے، حجاج کی روایت میں ”طعام ذلک کے لفظ ہیں۔“

۲۴۳۸۔ سعید بن یحییٰ اموی بواسطہ اپنے والد، ابن جریج، ابو البرز، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے باقی اس میں تحمید (الحمد للہ) کے بجائے بحمیر اللہ اکبر، سکھائے جانے کا ذکر ہے۔

۲۴۳۹۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمن بن مہدی، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، جو جنت میں چلا جائے گا وہ نعمتوں میں ہو جائے گا، پھر اسے کوئی تکلیف نہ ہوگی، اس کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے اور اس کا شباب فنا نہ ہوگا۔

۲۴۴۰۔ اسحاق بن ابراہیم، عبد بن حمید، عبدالرزاق، ثوری، ابو اسحاق، اغر، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک منادی ندا دے گا (اے اہل جنت) تمہارے لئے یہ مقرر ہو چکا کہ تم تندرست رہو گے، کبھی بیمار نہ ہو گے، زندہ رہو گے، کبھی موت نہیں آئے گی، جو ان رہو گے، کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، راحت میں رہو گے، کبھی تکلیف نہ آئے گی، یہ ہی مطلب ہے، اللہ کے اس فرمان کا کہ جتنی ندا دیے جائیں گے کہ تمہاری جنت ہے جس کے تم اس وجہ سے وارث ہوئے ہو کہ تم اعمال صالحہ کرتے تھے۔

۲۴۴۱۔ سعید بن منصور، ابو قدامہ، ابو عمران جوئی، ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس، حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ

جُثَاءَ كَرَشَجِ الْمَسْلُوكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ قَالَ وَفِي حَدِيثٍ حَجَّاجٍ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ *

۲۴۳۸۔ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ *

۲۴۳۹۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَأْسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ *

۲۴۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْفَلْظُ لِإِسْحَقَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ الثَّوْرِيُّ فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصْبِحُوا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشَبَّهُوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَنُودُوا أَنْ تُلْكُمْ الْجَنَّةَ أَوْ رِثْمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ) *

۲۴۴۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي قُدَامَةَ وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوَنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ

نے فرمایا جنت میں مومن کے لئے ایک کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا جس کا طول ساٹھ میل ہوگا، ایماندار کے متعلقین اس میں رہیں گے، مومن اس کا چکر لگائے گا اور کوئی ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکے گا۔

۲۴۴۲۔ ابو غسان، سمعی، ابو عبد الصمد، ابو عمران جونی، ابو بکر بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک خولدار موتی کا خیمہ ہوگا اس کا عرض ساٹھ میل ہوگا اس کے ہر ایک کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کونے والوں کو نہیں دیکھتے ہوں گے، ایماندار ان پر دورہ کریں گے۔

۲۴۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہمام، ابو عمران جونی، ابو بکر بن ابو موسیٰ، حضرت ابو موسیٰ حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا خیمہ ایک موتی ہوگا جس کا طول بلندی ساٹھ میل کا ہوگا، اس کے ہر ایک کونے میں مومن کی بیویاں ہوں گی، جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھ سکیں گے۔

۲۴۴۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عبد اللہ بن نمیر، علی بن مسہر، عبید اللہ بن عمر۔

(دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بشر، عبید اللہ، ضعیف بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سحان اور جیحان، فرات اور نیل سب جنت کی نہروں میں سے ہیں۔

عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لَوْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُحَوَّفَةٌ طُولُهَا سِتُونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِينَ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا * ۲۴۴۲ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْحَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لَوْلُؤَةٍ مُحَوَّفَةٌ عَرْضُهَا سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ *

۲۴۴۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ ذَرَّةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِينَ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ *

۲۴۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَعْمَانَ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَحَّانٌ وَجِيحَانٌ وَالْفَرَاتُ وَالنَّيْلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ سحان اور جیحان، نیل اور فرات کے علاوہ وہ نہریں ہیں، یہ سحان اور جیحان بلادِ ارمین میں ہیں، جیحان مصیہ کی اور سحان اذنیہ کی بہت بڑی نہریں ہیں، اور حقیقت یہی ہے کہ جنت میں ان نہروں کا بارہ موجود ہے، اس لئے کہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے، اہل سنت والجماعت کا یہی مسلک ہے اور یہی حق ہے، جیسے کہ میں کتاب الایمان میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں۔ (نووی)

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ سحان اور جیحان، نیل اور فرات کے علاوہ وہ نہریں ہیں، یہ سحان اور جیحان بلادِ ارمین میں ہیں، جیحان مصیہ کی اور سحان اذنیہ کی بہت بڑی نہریں ہیں، اور حقیقت یہی ہے کہ جنت میں ان نہروں کا بارہ موجود ہے، اس لئے کہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے، اہل سنت والجماعت کا یہی مسلک ہے اور یہی حق ہے، جیسے کہ میں کتاب الایمان میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں۔ (نووی)

جلد ۲ ص ۸۰ و شرح سنن ابی حنبلہ ص ۲۱۵)

۲۴۴۵- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفِيدَتْهُمْ مِثْلُ أَفِيدَةِ الطَّيْرِ *

۲۴۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلَّمَ عَلَى أَوْلَيْكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعَ مَا يُحْيِيُونَكَ فَإِنِهَا تَحْيِيكَ وَتَحْيِي ذُرِّيَّتَكَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَكُلْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ *

۲۴۴۵- حجاج بن الشاعر، ابو النضر، ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کچھ قومیں (ایسی) جائیں گی جن کے دل (نری اور توکل میں) پرندوں کے مانند ہوں گے،

۲۴۴۶- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات میں سے جو انہوں نے بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر بنایا، ان کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا تھا، جب بنا چکا تو فرمایا، جاؤ اور ان فرشتوں کی جماعت کو سلام کرو، اور وہاں کئی فرشتے بیٹھے تھے اور سنوہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں، جو وہ جواب دیں وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا، حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم، فرشتوں نے جواب دیا السلام علیک ورحمۃ اللہ، ورحمۃ اللہ بڑھادیا تو جو کوئی بہشت میں جائے گا وہ آدم کی شکل میں ساٹھ ہاتھ ہوگا، آدم کے بعد جو لوگ آئے ان کے قد کم ہوتے رہے حتیٰ کہ یہ زمانہ آگیا۔

(فائدہ) یعنی جس صورت کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، اسی صورت کے ساتھ انہیں بنایا، ضمیر آدم علیہ السلام کی طرف عائد ہوتی ہے۔

(۳۸۲) بَابُ جَهَنَّمَ اَعَادَنَا اللَّهُ عَنْهَا *

پناہ دے۔

۲۴۴۷- عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، علاء بن خالد، شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ

۲۴۴۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس روز جہنم کی ستر ہزار لگائیں ہوں گی اور ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے کھینچتے ہوں گے۔

۲۴۳۸۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہاری یہ آگ جسے ابن آدم روشن کرتا ہے اس میں گرمی کا ایک حصہ ہے، جہنم کی آگ میں اس سے ستر حصے گرمی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا، خدا کی قسم یا رسول اللہ یہی آگ بہت کافی ہے، آپ نے فرمایا اس سے ۶۹ حصے تو اس میں گرمی زیادہ ہے، ہر حصہ میں اتنی ہی گرمی ہے۔

۲۴۳۹۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابوالزناد کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اس میں ”کہا“ کی بجائے ”کہیں“ ہے۔

۲۴۵۰۔ یحییٰ بن ایوب، خلف بن خلیفہ، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک آواز گڑگڑاہٹ کی سنائی دی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ و رسولہ اعلم، آپ نے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جو دوزخ کے اندر ستر سال پہلے پھینکا گیا تھا اور وہ برابر دوزخ میں گر رہا تھا یہاں تک کہ اس وقت اس کے قعر میں پہنچ گیا۔

۲۴۵۱۔ محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان، یزید بن کیسان، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ اس وقت وہ اپنی تہ میں پہنچ گیا جس کی تم نے آواز سنی۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَحْرُونَهَا *

۲۴۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ حِزْمَةً مِنْ سَبْعِينَ حِزْمًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَايِفَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا فَضَلَتْ عَلَيْهَا بِسَعَةِ وَسِتِّينَ حِزْمًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا *

۲۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِثْلُ حَرِّهَا *

۲۴۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَرُونَ مَا هَذَا قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مِنْذُ سَبْعِينَ حَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا *

۲۴۵۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ هَذَا وَقَعَ فِي أَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجِبَّتَهَا *

۲۴۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، ابو نعیرہ، حضرت سرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ بعض دوزخیوں کو آگ ان کے گھٹنوں تک پکڑے گی اور ان میں سے بعض کو ان کے گھٹنوں تک اور بعض کو ان کی کمر تک پکڑے گی اور بعض کو ان کی گردن تک پکڑے گی۔

۲۴۵۳۔ عمرو بن زرارہ، عبد الوہاب، سعید، قتادہ، ابو نعیرہ، حضرت سرور بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بعض دوزخیوں کو آگ ان کے گھٹنوں تک پکڑے گی اور بعض دوزخیوں کو ان کے گھٹنوں تک پکڑے گی اور بعض کو ان سے کمر تک آگ پکڑے گی اور بعض کو ان سے ان کی ہلکی تک آگ پکڑے گی۔

۲۴۵۴۔ محمد بن ثقی، محمد بن بشار، روح، سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں ”تجوید“ کی بجائے ”تجوید“ ہے (یعنی الاربعہ سے کی جگہ تک)

۲۴۵۵۔ ابن ابی عمر، سفیان، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دوزخ اور جنت کا جھگڑا ہوا، دوزخ نے کہا میرے اندر بڑے بڑے ظالم اور مغرور لوگ داخل ہوں گے اور جنت نے کہا کہ میرے اندر کمزور اور مسکین داخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے، تیرے ذریعہ جس کو میں چاہوں گا عذاب دوں گا اور اس (جنت) سے فرمایا تو میری رحمت ہے جس پر میں رحمت کرنا چاہوں گا تیرے ذریعہ رحمت کروں گا، لیکن تم میں سے ہر ایک کا بھرنا ضروری ہے۔

۲۴۵۶۔ محمد بن رافع، شیبہ، ورقہ، ابوالزناد، اعرج، حضرت

۲۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْرَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى عُنُقِهِ *

۲۴۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْرَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ *

۲۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ مَكَانَ حُجْرَتِهِ حِفْوَتِهِ *

۲۴۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مِنْ أَشَاءَ وَرَبِّمَا قَالَ أُصِيبُ بِكَ مِنْ أَشَاءَ وَقَالَ لِهَذِهِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحِمُ بِكَ مِنْ أَشَاءَ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْوُهَا *

۲۴۵۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا دوزخ اور جنت میں جھگڑا ہو اور دوزخ بولی، مجھے مفرد اور چار اشخاص کی بناء پر فضیلت دی گئی ہے اور جنت بولی کہ پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ میرے اندر کمزور اور حقیر اور ضعیف لوگ ہی داخل ہوں گے، اللہ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے جس بندہ پر میں رحم کرنا چاہوں گا تو تیرے ذریعہ سے کروں گا اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے، اپنے بندوں سے میں جس کو میں عذاب دینا چاہوں گا تیرے ذریعہ سے دوں گا اور تم میں سے ہر ایک کی ہجرت ضروری ہے، دوزخ پر نہیں ہوگی تو اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس پر رکھے گا، تب کہ گی بس بس اور اسی وقت پر ہو جائے گی، اس کا ایک حصہ دوسرے کی طرف سٹ جائے گا۔

(فائدہ) یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے جس کے بارے میں بارہا میں سلف صالحین کا مسلک لکھ چکا ہوں نیز امام نووی فرماتے ہیں کہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے دوزخ اور جنت کو اس چیز کی تفسیر عطا فرمائی ہے کہ وہ باہم اس چیز پر جھگڑا کریں، واللہ اعلم۔

۲۴۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ الْهَلَالِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ يَعْني مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سَبْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَجَّتِ الْحَنَّةُ وَالنَّارُ وَأَقْصَصَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الزُّنَادِ *
۲۴۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِيٍّ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْحَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوْرِثُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَكَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْحَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلَنِي إِلَّا ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطَهُمْ وَغَرَبَهُمْ قَالَ اللَّهُ لِلْحَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ

۲۴۵۸- محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابن مرویات سے نقل کرتے ہیں جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا، دوزخ نے کہا کہ مجھے متکبرین اور ظالمین کی وجہ سے ترجیح حاصل ہے، جنت نے کہا تو پھر مجھے کیا میرے اندر تو صرف کمزور خستہ حال اور بھولے بھالے اشخاص داخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے، تیرے

شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرَقَاءُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْحَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوْرِثُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَكَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْحَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلَنِي إِلَّا ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطَهُمْ وَغَرَبَهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لِلْحَنَّةِ أَنْتِ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أَعَذَّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مَلُوكُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْلِكُ فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ فَهَذَا تَمْلِكُ وَيَزُولُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ *

ذریعہ میں اپنے جس بندہ پر رحم کرنا چاہوں گا کروں گا، اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں اپنے جس بندہ کو عذاب کرنا چاہوں گا تیرے ذریعہ سے کروں گا اور تم دونوں کا بھرتا ضروری ہے، جب دوزخ پر نہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا، دوزخ کہے گی، بس بس، اور فوراً بھر جائے گی اور ایک حصہ سمٹ کر دوسرے سے مل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کے لئے اللہ تعالیٰ دوسری مخلوق پیدا کر دے گا۔

مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي
أَعَذَّبْتُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ
مِنْكُمْ مَلُؤَهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْلِكُ حَتَّى يَضَعَ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رِجْلَهُ تَقُولُ قَطُّ قَطُّ
فَهَذَا لِكَ تَمْلِكُ وَيُزَوِّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَكَأَنَّ
يُظْلِمُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْحَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ
يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں اہل سنت والجماعت کی دلیل موجود ہے کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور یہی حکم بچوں کا بھی ہے اور اس روایت سے جنت کا بہت زیادہ وسیع ہونا بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک شخص کو جنت میں اس دنیا کے برابر جگہ ملے گی، جیسا کہ کتاب الایمان میں اس کے متعلق روایت مکرر چکی، اور اس کے باوجود اس میں جگہ خالی رہے گی، نووی جلد ۲ ص ۳۸۲) واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۵۹۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعش، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے جھگڑا کیا اور حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کی طرح یہاں تک کہ تم دونوں کا بھرتا مجھ پر ضروری ہے، یہ حدیث مروی ہے۔

۲۴۵۹۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْتَجُّ الْحَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ
حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَلِكُلِّكُمْ عَذَابٌ
مِلْؤُهَا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ *

۲۳۶۰۔ عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دوزخ برابر ہی کہتی رہے گی کہ کچھ اور بھی ہے، یہاں تک کہ جب اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم رکھ دے گا تو اس وقت دوزخ کہے گی کہ تم میری عزت کی بس بس اور اس کا ایک حصہ سمٹ کر دوسرے سے مل جائے گا۔

۲۴۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا
رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ
وَعِزَّتِكَ وَيُزَوِّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ *

۲۳۶۱۔ زہیر بن حرب، عبد الصمد بن عبد الوارث، ابان بن یزید عطارد، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شیبان کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۴۶۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ
يَزِيدَ الْعَطَارِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ *

۲۳۶۲۔ محمد بن عبد اللہ الرزی، عبد الوہاب بن عطاء، اللہ تعالیٰ کے فرمان "یوم نقول لجنہم هل امتلات" و تقول هل من مزید" کی تفسیر میں سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں برابر لوگ ڈالے جائیں گے اور وہ کہتی رہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے، بالآخر رب العزت اس میں اپنا قدم رکھے گا، دوزخ فوراً سکڑ جائے گی اور کہے گی تیری عزت اور کرم کی قسم بس بس اور جنت میں برابر حصہ خالی رہے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ دوسری مخلوق پیدا فرمائے گا اور اسے جنت کے باقی حصہ میں سکونت پذیر کر دے گا۔

۲۳۶۳۔ زہیر بن حرب، عفان، حماد، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جنت کا جتنا حصہ اللہ تعالیٰ باقی رکھنا چاہے گا اتنا باقی رہ جائے گا، پھر اس کے لئے اللہ تعالیٰ جس مخلوق کو چاہے گا پیدا فرما دے گا۔

۲۳۶۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابوصالح، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو نمکین رنگ کے میٹھے مے کی شکل میں لا کر جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جنت والو! اسے پہچانتے ہو، گرد نہیں اٹھا کر اسے دیکھیں گے اور عرض کریں گے ہاں یہ موت ہے، پھر فرمان ہوگا، اے دوزخ والو! اسے پہچانتے ہو، دوزخی گرد نہیں اٹھا کر دیکھیں گے اور عرض کریں گے کہ ہاں یہ موت ہے، اس کے بعد حکم کے مطابق اسے ذبح کر دیا جائے گا، اور پھر فرمان صادر ہوگا جنت والو! ہمیشہ رہتا ہے، موت نہیں ہے، دوزخ والو! ہمیشہ رہتا ہے، اب موت نہیں ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے دنیا کی طرف اشارہ کرتے

۲۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلْ امْتَلَأَتْ وَنَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ) فَأَخْبَرَنَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تُلْقَى فِيهَا وَنَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَنْزِي بِغَضَبِهَا إِلَى بَعْضٍ وَنَقُولُ قَطُّ قَطُّ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يَنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيَسْكُنَهُمْ فَضْلُ الْجَنَّةِ *

۲۴۶۳۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقَعُ مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعِيَ ثُمَّ يَنْشِئُ اللَّهُ تَعَالَى لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ *

۲۴۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيثِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَشْرِكُونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا قَالَ فَيَشْرِكُونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤَمَّرُ بِهِ فَيَذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ

ہوئے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور انہیں حسرت کے دن سے ڈرا، جب کام کا فیصلہ ہو جائے گا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَأَنْذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ) وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا *

(فائدہ) امام قرطبی نے بعض صوفیہ سے نقل کیا ہے کہ موت کو حضرت یحییٰ علیہ السلام حضور کی موجودگی میں دُخ کریں گے اور کہا گیا ہے کہ جبریل علیہ السلام جنت کے دروازے پر دُخ کریں گے، امام ہزاری فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک موت عرض ہے اور مخلوق ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے یہ جسم عطا کر دے گا، بکذا نے النووی والعلینی، واللہ اعلم۔

۲۴۶۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ خُدْرِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيَانٌ كَرِهَ فِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ النَّارِ النَّارَ قِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَيْضًا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا *

۲۴۶۶۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَحَبْرَنِي وَقَالَ الْأَحْزَانُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَلَاحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُدْخِلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُوَدَّنَ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلَّ خَالِدٍ فِيمَا هُوَ فِيهِ *

۲۴۶۷۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَلْبَلِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالََا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَارَ

۲۴۶۷۔ ہارون بن سعید البلی، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، عمر بن محمد بن زید، زید بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت والے جنت کی طرف، اور دوزخ والے دوزخ کی طرف چلے جائیں گے، تو

موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت اور دوزخ کے درمیان کر کے ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک منادی ندا دے گا جنت والو! اب موت نہیں ہے، اور دوزخیوں اب موت نہیں ہے تو جنت والوں کی خوشی میں اضافہ ہو جائے گا اور دوزخیوں کے غم میں اور زیادتی ہو جائے گی۔

۲۴۶۸۔ سرج بن یونس، حمید بن عبد الرحمن، حسن بن صالح، ہارون بن سعد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کافر کی واڑھ یا کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کی کھال کی موٹائی تین شب کی مسافت کے برابر ہوگی۔

۲۴۶۹۔ ابو کریب، احمد بن عمر، ابن فضیل بواسطہ اپنے والد، ابو حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ دوزخ میں کافر کے دونوں کندھوں کی درمیانی مسافت تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی، احمد بن عمر نے دوزخ کا لفظ نہیں بولا۔

۲۴۷۰۔ عبید اللہ بن معاذ غمری، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، معبد بن خالد، حضرت حارث بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے کہ کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ جنتی لوگ کون ہوں گے؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتائیے، فرمایا ہر وہ کمزور شخص جسے کمزور سمجھا جاتا ہے اگر وہ خدا پر اعتماد کر کے قسم کھا بیٹھے تو خدا اس کی قسم پوری کر دے، پھر فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ دوزخی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا ہر جاہل، اکھڑ، سرکش، متکبر۔

۲۴۷۱۔ محمد بن قثمی، محمد بن جعفر، شعبہ، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں ”الاخبرکم“ کے بجائے ”الا ادلکم“ ہے، ترجمہ وہی ہے۔

أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ أَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ أُنْبِيَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يَنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزِدُّ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزِدُّ أَهْلَ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ *
۲۴۶۸۔ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ أَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلْظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثِ *

۲۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمَرَ الْوُكَيْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقَعُهُ قَالَ مَا بَيْنَ مُنْكَبَيْ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوُكَيْعِيُّ فِي النَّارِ *
۲۴۷۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ عَتَلٍ حَوَاطِئِ مُسْتَكْبِرٍ *

۲۴۷۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ *

۲۴۷۲- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، سفیان، معبد بن خالد، حضرت حارث بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت والے نہ بتا دوں، ہر ایک کمزور شخص جسے کمزور سمجھا جاتا ہو، اگر وہ خدا کے اعتماد پر قسم کھا بیٹھے، تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دے، کیا میں تمہیں دوزخ والے نہ بتا دوں، ہر مغرور، سرکش، بدنام، تکبر کرنے والا۔

۲۴۷۳- سید بن مسعود، حفص بن میسرہ، علاء بن عبد الرحمن، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہت سے پر آگندہ حال جن کو دروازوں پر دھکے دیئے جاتے ہیں ایسے ہیں کہ اگر خدا کے اعتماد پر قسم کھالیں تو خدا اسے پورا کر دے۔

۲۴۷۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابن نمیر، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، حضرت عبد اللہ بن زمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، آپ نے (حضرت صالح کی) اوفیٰ اور اس کی کوٹھیں کاٹنے والے کا ذکر کرتے ہوئے، آیت اذ ابغض اشقاکا کی تفسیر کی اور فرمایا اسے ذبح کرنے کے لئے ایک باعزت، مسند، شریہ اٹھا جو اپنی قوم میں مضبوط اور دلیر تھا، جیسا ابو زمرہ، اس کے بعد عورتوں کے متعلق نصیحت فرمائی، اور فرمایا تم میں سے بعض لوگ کیوں اپنی عورتوں کو مارتے ہیں، جیسا کہ غلام یا لونڈی کو مارا جاتا ہے جس سے دن کے اخیر حصہ میں پھر ہمبستری کرتے ہیں، ہوا کے خارج ہونے سے جو لوگ ہشتے تھے، اس کے متعلق ارشاد فرمایا ایسی بات پر کیوں ہنستا ہے جسے خود بھی کرتا ہے۔

۲۴۷۵- زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن لُحی بن

۲۴۷۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ جَوَّازٍ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ *

۲۴۷۳- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبُّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ *

۲۴۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ النَّافَةَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ (إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا) انْبَعَثَ بِهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعِظَ فِيهِنَّ ثُمَّ قَالَ إِلَّا لَأَمْ يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ أَمْرَأَتَهُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ جَلَدَ الْأَمَةَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ جَلَدَ الْعَبْدَ وَلَعَلَّهُ يَضْجَعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَجْحِهِمْ مِنَ الصَّرْطَةِ فَقَالَ إِلَّا لَأَمْ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ *

۲۴۷۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ

قعدہ کو دیکھا کہ وہ دوزخ کے اندر اپنی انتہائیاں گھسیٹا پھر رہا ہے۔

۲۴۷۶- عمرو ناقد، حسن طولانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، حضرت سعید بن مسیب، بیان کرتے ہیں کہ بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ دوھنا بتوں کے لئے موقوف کیا جائے، چنانچہ کوئی آدمی اس کا دودھ نہیں دوھ سکا اور سائبہ وہ ہے جسے اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے، اس پر کوئی بوجھ نہ لاتے تھے، ابن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا کہ آپؐ نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتہائیاں جہنم میں گھسیٹا پھر رہا ہے اور اسی نے سب سے پہلے جانوروں کو ساٹھ بنایا تھا۔

۲۴۷۷- زہیر بن حرب، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخیوں کی دو جماعتیں ایسی ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا ہے ایک تو وہ قوم ہے جس کے پاس گایوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو ان کوڑوں سے ماریں گے اور دوسری جماعت عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود نکلی ہوں گی، دوسروں کو مائل کریں گی اور خود مائل ہوں گی، ان کے سر سختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوں گے، یہ عورتیں جنت میں نہ جائیں گی نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے آتی ہوگی۔

(فائدہ) حدیث کا صحیح مصداق اس زمانہ کی نئی تعلیم یافتہ عورتیں ہیں جو کہ ترقی کر رہی ہیں، اور اپنے خیال میں ترقی پسند ہیں، جو لباس پہننے کے باوجود نکلی ہیں، اللہم احفظنا۔

۲۴۷۸- ابن نمیر، زید، صالح بن سعید، عبد اللہ بن رافع، مولے ام سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

عَمَرُو بْنُ لُحَيٍّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خَيْدِفَ أَبَا نَبِيٍّ كَعْبٍ هَوْلَاءَ يَحْرُ قَصْبُهُ فِي النَّارِ *

۲۴۷۶- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَحْبَرْتَنِي وَقَالَ الْاَحْزَانُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ اِنَّ الْبَحِيرَةَ الَّتِي يُنْعَمُ دَرُهَا لِلطَّوْاغِيتِ فَلَا يَحْلُكُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَأَمَّا السَّائِيَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّرُونَهَا إِلَيْهِمْ فَلَا يَحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ عَامِرِ الْخَزَاعِيِّ يَحْرُ قَصْبُهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَبَّ السُّيُوبَ *

۲۴۷۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سَهِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيتَاتٌ مَائِلَاتٌ رُغُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُحْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَخْرُجُنَّ رِيحُهَا رِيحُهَا لِيُوجِدَ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا *

۲۴۷۸- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ حُبَابٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم زندہ رہے تو ایسے لوگوں کو دیکھ لو گے جن کے ہاتھوں میں تیل کی دم کی طرح (کوڑے) ہوں گے، وہ اللہ تبارک تعالیٰ کے غضب میں صبح کریں گے اور شام اللہ تعالیٰ کے قہر میں بسر کریں گے۔

۲۳۷۹۔ عبید اللہ بن سعید، ابو بکر بن نافع، عبد بن حمید، ابو عامر عقدی، اٹح بن سعید، عبد اللہ بن رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو ممکن ہے کہ تم ایک ایسی قوم کو دیکھ لو جو صبح اللہ تعالیٰ کے غضب میں اور شام اللہ تعالیٰ کی لعنت میں کریں گے ان کے ہاتھ میں تیل کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے۔

باب (۳۸۳) دنیا کے فنا ہونے اور روز حشر کا بیان۔

۲۳۸۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس۔

(دوسری سند) نمبر بواسطہ اپنے والد، محمد بن بشر۔

(تیسری سند) یحییٰ بن یحییٰ، موسیٰ بن امین۔

(چوتھی سند) محمد بن رافع، ابوالاسامہ، اسماعیل بن ابی خالد۔

(پانچویں سند) محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، اسماعیل، قیس، مستور رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا کی قسم دنیا، آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی دریا میں اپنی ہی انگشت ڈال دے اور یحییٰ نے شہادت کی انگشت کی طرف اشارہ کیا اور پھر اسے نکال کر دیکھے کہ اس میں کیا لگتا ہے، یحییٰ کی روایت کے علاوہ، باقی سب روایتوں میں سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول ذلک کے الفاظ مروی ہیں اور اسماعیل کی روایت

اللہ بن رافع مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يُوشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مِدَّةٌ اَنْ تَرَى قَوْمًا فِي اَيْدِيهِمْ مِثْلُ اُذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرَوْحُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ *

۲۴۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَابُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اَلْفُحْ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مِدَّةٌ اَوْ شَكَّتَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ وَيَرَوْحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي اَيْدِيهِمْ مِثْلُ اُذْنَابِ الْبَقَرِ *

(۳۸۳) بَابُ فَنَاءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۴۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَحْبَرَنَا مُوسٰى بْنُ اَعِيْنٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اَسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْدَا اَخَا بَنِي فِهْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَحْتَلُّ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ هَذِهِ وَاَشَارَ يَحْيٰى بِالسَّبَابَةِ فِي اَلْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا غَيْرَ

میں انگوٹھے کے ساتھ اشارہ کرتا مروی ہے۔

يَحْيَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ أَخِي بَنِي فِهْرٍ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا قَالَ وَأَشَارَ إِسْمَاعِيلُ بِالْيَدِ*

۲۳۸۱۔ زہیر بن حرب، یحییٰ بن سعید، حاتم بن ابی صفیر، ابن ابی ملیکہ، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر برہنہ پہ، برہنہ بدن، اور بغیر ختنہ کئے ہوگا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مرد اور عورتیں اکٹھی ہوں گی تو ایک دوسرے کو دیکھیں گے، فرمایا اے عائشہ! معاملہ اس سے بہت سخت ہوگا کہ کوئی کسی کی طرف دیکھے۔

۲۴۸۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرُلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ النِّسَاءَ وَالرِّجَالَ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ*

۲۳۸۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، ابو خالد، حاتم بن صفیر، سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ”غرلاً“ کا لفظ نہیں ہے۔

۲۴۸۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ غُرُلًا*

۲۳۸۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوران تقریر میں سنا، آپ فرما رہے تھے کہ تم خدا سے پیادہ برہنہ پہننے بدن، اور بغیر ختنہ کی حالت کے ملاقات کرو گے۔

۲۴۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرُلًا وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرُ فِي حَدِيثِهِ يَخْطُبُ*

۲۳۸۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) عبید اللہ بن محاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، (تیسری سند) محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، نمیرہ بن العثمان، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ

۲۴۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبِيدَةُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا

مُحَمَّدٌ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ
النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَظِييًّا
بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَحْشَرُونَ إِلَيَّ
اللَّهُ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ
وَعَذَابُ عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ) أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ
يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَا وَإِنَّهُ
سَيَحْجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ
الشَّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا
تَدْرِي مَا أَخَذْتُوا بِعَذَابِكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ
الصَّالِحُ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ
فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ
وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) قَالَ
فَيَقَالُ لِي إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ
مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ وَفِي حَدِيثٍ وَكَيْعٍ وَمُعَاذٍ فَيَقَالُ
إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذْتُوا بِعَذَابِكَ *

۲۴۸۵- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا وَهْبٌ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

تَعَالَى عَنْهَا بَيَان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نصیحت آموز تقریر فرمانے کے لئے ہم میں کھڑے ہوئے، تو
ارشاد فرمایا، لوگو! تمہیں خدا کے سامنے برہنہ پاؤں، جگے بدن، اور
بغیر خندہ کئے ہوئے لے جایا جائے گا (خدا فرماتا ہے) جیسے ہم
نے پہلی مرتبہ پیدا کیا، اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہمارا
 وعدہ ہے جسے ہم کرنے والے ہیں، آگاہ ہو جاؤ کہ تمام مخلوق
میں قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس (۱)
 پہنایا جائے گا اور سنو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں
 گے، پھر انہیں بائیں طرف ہٹا دیا جائے گا میں عرض کروں گا،
 اے رب یہ تو میرے امتی ہیں، تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں
 جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا ایجادیں کیں، تو میں عبد
 صالح یعنی حضرت عیسیٰ کی طرح کہوں گا کہ میں تو ان پر اس
 وقت تک گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا، جب تو نے مجھے اٹھا
 لیا، تو تو ان پر نگہبان تھا، اور تو ہر چیز پر گواہ ہے، اگر تو انہیں
 عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو ان کی مغفرت
 فرما دے، فانت العزیز الحکیم، ارشاد ہو گا کہ جب سے تم نے ان
 کو چھوڑا، یہ اس وقت سے لے کر برابر ایڑیوں پر پھرتے رہے۔

۲۴۸۵- زہیر بن حرب، احمد بن اسحاق، (دوسری سند) محمد
 بن حاتم، بہز، وہیب، عبد اللہ بن طاووس، بواسطہ اپنے والد،
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، لوگوں کو تین
 جماعتوں کی شکل میں جمع کیا جائے گا، بعض خوش ہوں گے اور

(۱) قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اسی لباس میں قبر مبارک
 سے نکلیں گے جس میں آپ کا وصال ہوا۔ اس قول کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ باقی
 تمام مخلوق سے پہلے ہو گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تمام سے پہلے لباس پہنایا جائے گا اس قول کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضور صلی
 اللہ علیہ وسلم پر فضیلت جرنی حاصل ہو گی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا اس کی وجہ یہ کہ لکھی گئی ہے کہ
 دنیا میں توحید کی آواز بلند کرنے پر ان کے کپڑے اتار کر انہیں آگ میں ڈال دیا گیا تھا۔ یا اس وجہ سے کہ دنیا میں شلووار پہننے کی سنت سب سے
 پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جاری فرمائی۔

بعض ڈرے ہوئے ہوں گے، دو ایک اونٹ پر ہوں گے، تین ایک اونٹ پر ہوں گے، چار ایک اونٹ پر ہوں گے، دس ایک اونٹ پر ہوں گے اور بقیہ لوگوں کو آگ جمع کرے گی، جب وہ رات کو ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی، جہاں وہ دو پہر کو رہیں گے، آگ بھی ان کے ساتھ دو پہر کو وہیں رہے گی، اور جہاں وہ صبح کو ہوں گے، آگ ان کے ساتھ ہوگی اور جہاں وہ شام کو ہوں گے، آگ بھی ان کے ساتھ وہیں شام کو ہوگی۔

(فائدہ) یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا، اور یہ علامات قیامت میں سے سب سے آخری نشانی ہوگی۔

(۳۸۴) بَاب فِي صِفَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَعَانَا
اللَّهُ عَلَى أَهْوَالِهَا *

۲۴۸۶- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنُو ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أَذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ يَقُومُ النَّاسُ لَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ *

۲۴۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ وَحَدَّثَنِي سُؤْدَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مِيسْرَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عَقَبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ جَعْفَرٍ بِنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَبَّابُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ

۲۴۸۷- محمد بن اسحاق مسیبی، انس بن عیاض۔
(دوسری سند) سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ۔
(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد، احمد، عیسیٰ بن یونس، ابن عون۔
(چوتھی سند) عبد اللہ بن جعفر، معن، مالک۔
(پانچویں سند) ابو نصر تمّار، حماد بن سلمہ، ابوب۔
(چھٹی سند) حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عید اللہ عن نافع کی

روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی موسیٰ بن عقبہ، اور صالح کی روایت میں ہے یہاں تک کہ بعض اپنے پسینہ میں کانوں کے نصف تک ڈوب جائیں گے (یعنی اپنے اعمال کے مطابق)۔

۲۳۸۸- قتیبہ بن سعید، عبدالحزین، ثور، ابو یوسف، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کا پسینہ قیامت کے دن، زمین پر سترگز تک پھیلا ہوا ہو گا اور پسینہ لوگوں کے منہ یا کانوں تک پہنچ جائے گا اور روئی کو ٹھک ہے کہ ان دونوں میں سے کون سا لفظ فرمایا (منہ کہلایا کان)

۲۳۸۹- حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، عبد الرحمن بن جابر، سلیم بن عامر، حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے، قیامت کے دن آفتاب لوگوں سے اتنا قریب ہو جائے گا کہ بقدر ایک میل کے رہ جائے گا۔ سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں کہ، خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ اس حدیث میں میل سے کیا مراد ہے، آیا زمین کا میل مراد ہے یا سرمہ لگانے کی سلائی (کہ اسے بھی عربی میں میل کہتے ہیں) مراد ہے بہر حال حضور نے فرمایا لوگ اپنے اپنے اعمال کے موجب پسینہ میں ہوں گے کسی کے ٹخنوں تک پسینہ ہو گا کسی کے گھٹنوں تک، کسی کی کمر تک اور کسی کے منہ میں پسینہ کی لگام ہو گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے منہ کی طرف اشارہ کر کے بتلایا۔

باب (۳۸۵) کن صفات کے ذریعہ سے اہل جنت اور اصحاب نار کو دنیا ہی میں پہچان لیا جاتا ہے۔

۲۳۹۰- ابو عثمان سمعی، محمد بن ثقی، محمد بن بشار، معاذ بن

صَالِحُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ *

۲۴۸۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّلٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ إِلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ أَوْ إِلَى آذَانِهِمْ بِشُكِّ ثَوْرٍ ابْنِ هَيْمَانَ قَالَ *

۲۴۸۹- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي الْيَقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَذْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَقِفْدَارٍ مِيلٍ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ أَمْسَافَةً الْأَرْضِ أَمْ الْمِيلُ الَّذِي تَكْتَحِلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْحِمُهُ الْعَرَقُ الْجَمَامَا قَالَ وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ *

(۳۸۵) بَابُ الصِّفَاتِ الَّتِي يُعْرَفُ بِهَا فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ *
۲۴۹۰- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ

ہشام بواسطہ اپنے والد، قتادہ، مطرف بن عبد اللہ بن فہیر، عیاض، مجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دوران خطبہ میں فرمایا، سنو! میرے پروردگار نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ جن باتوں سے تم ناواقف ہو، مجھے میرے خدا نے آج وہ بتادیں ہیں، میں بھی تم کو سکھا دوں، (اللہ نے فرمایا ہے) کہ جو مال میں نے اپنے بندے کو دے دیا ہے وہ اس کے لئے حلال ہے میں نے اپنے تمام بندوں کو حق کی طرف رجوع کرنے والا پیدا کیا ہے، مگر شیطان انہیں دین کی طرف سے بہکاتے ہیں اور جو چیزیں میں نے ان کے لئے حلال کی ہیں ان کو ان کے لئے حرام قرار دیتے ہیں، اور انہیں ایسی چیزوں کو میری ساتھ شریک کرنے کا حکم دیتے ہیں جس کی کوئی دلیل میں نے نازل نہیں کی، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا اور تمام عرب و عجم سے نفرت کی، سو چند بقیہ اہل کتاب کے، اللہ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں اس لئے بھیجا ہے کہ تم کو آزماؤں اور انہیں آزماؤں جن کے پاس تجھے بھیجا ہے، میں نے تم پر ایسی کتاب اتاری جسے پانی نہ دھو سکے گا، سوتے اور جاگتے تم اسے پڑھو گے، اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں قریش کو جلا دوں، میں نے کہا پروردگار وہ تو میرا سر بھار دیں گے، ارشاد ہوا کہ تم انہیں نکال دو، جیسے انہوں نے تمہیں نکالا ہے تم ان سے جہاد کرو، میں تمہاری مدد کروں گا، تم خراج کرو تم کو بھی دیا جائے گا، تم لشکر بھیجو میں اس سے پانچ گنا لشکر بھیجوں گا، اپنے فرامبر داروں کو ساتھ لے کر ان سے لڑو جو تمہاری نافرمانی کریں، حضورؐ نے فرمایا، جتنی تین شخص ہیں ایک تو وہ جو حکومت کے ساتھ انصاف کرنا چاہتا ہے، خیرات کرنے والا ہے، توفیق عطا کیا ہوا ہے، دوسرے وہ رحیم آدمی جو اپنے اقرباء اور ہر ایک مسلمان پر نرم دل ہو، تیسرے وہ پاکدامن پاکیزہ خلق جو کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتا تاہو اور عیالدار ہو، حضورؐ نے فرمایا، دوزخی پانچ آدمی ہیں وہ کدور جس

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بْنِ عُثْمَانَ وَالْفُظَّاءُ لِأَبِي غَسَّانَ وَأَبْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرَفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُحَاشَبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي حُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أَعْلَمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي حَلَفْتُ عِبَادِي خُفَاءَ كُلِّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَّتْ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللَّهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَّتَهُمْ عَزَبَهُمْ وَعَمَحَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَتْلِيكَ وَأَتْلِيَا بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرُوهُ نَائِمًا وَيَقْطَانُ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحْرِقَ قَرْيَتًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذَا يَتْلَعُوا رَأْسِي فَيَدْعُوهُ خُزْبَةٌ قَالُوا اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرِجُوكَ وَاغْزُهُمْ نَغْرَكَ وَأَنْفِقْ فَسَنَنْفِقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ حَيْشًا نَبْعَتْ حَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ وَأَهْلُ الْحَنَةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٌ وَعَقِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَأَهْلُ النَّارِ حَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبَرَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَتَّبِعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْحَائِرُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَائَةً وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمَسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ

کے پاس مال نہ ہو اور نہ تیز ہو، دوسروں کا تابع ہو، اہل مال کا طالب نہ ہو، دوسرے وہ خیانت کار آدمی جس کی طمع پوشیدہ نہیں رہ سکتی، خواہ ذرا سی چیز ملے، وہ خیانت اور چوری کرے، تیسرے وہ مکار جو صبح و شام تم سے تمہارے گھر والوں اور مال کے بارے میں دھوکہ اور فریب کرتا ہو، اور حضورؐ نے بخیل یا جھوٹے اور بد خو اور فحش گالیاں بکنے والے کا بھی ذکر فرمایا، ابو عسان کی روایت میں یہ جملہ نہیں کہ تم خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔

۲۳۹۱۔ محمد بن ثنی، محمد بن ابی عدی، سعید، قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ نہیں ہے کہ جو مال بھی میں اپنے بندے کو دوں، وہ حلال ہے۔

۲۳۹۲۔ عبد الرحمن بن بشر عبدی، یحییٰ بن سعید، ہشام و ستوائی، قتادہ، مطرف، حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ فرمایا، اور حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی یحییٰ نے یہ سند اور طرح سے بیان کی ہے، قال یحییٰ قال شعبہ عن قتادہ قال سمعت مطرفاً یقول ہذا الحدیث۔

۲۳۹۳۔ ابو عمار حسین بن حریث، فضل بن موسیٰ، حسین، مطر، قتادہ، مطرف، عیاض بن حمار سے ہشام عن قتادہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے میرے پاس وحی بھیجی ہے کہ باہم تواضع کریں، کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے اور اسی روایت میں ہے کہ وہ لوگ تم میں تا بعد از ہیں نہ ان کو بیوی بچے چاہئے ہیں اور نہ مال، قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا، ابو عبد اللہ ایسا ہوگا، مطرف بن عبد اللہ نے کہا، خدا کی قسم! میں نے اس چیز کو جاہلیت کے

عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُحْلُ أَوْ الْكَذِبُ وَالشَّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو غَسَّانٍ فِي حَدِيثِهِ وَأَنْفَقَ فَسَنَفَقَ عَلَيْهِ *

۲۴۹۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ كُلِّ مَالٍ نَحْلَتُهُ عَبْدًا حَلَالًا *

۲۴۹۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرَفٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرَفًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ *

۲۴۹۳۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ مُطَرَفٍ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ مُطَرَفٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَخْبَى بَنِي مُجَاشِعٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيهِ وَبِاللَّهِ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَهُمْ

فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَتَّبِعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا فَقُلْتُ فَيَكُونُ ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَذْرَكْتُهُمْ فِي الْحَاظِلِيَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَرَعَى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهِ إِلَّا وَلَيْدَتُهُمْ يَطْلُوَهَا *

زمانہ میں دیکھ لیا ہے کہ ایک شخص کسی قبیلہ کی بکریاں چراتا ہے اور وہاں سے اسے گھروالوں کی لوطی کے علاوہ اور کوئی نہ ملتا تو اسی سے ہمستری کرتا۔

(فائدہ) اخیر زمانہ جاہلیت مراد ہے، کیونکہ طرف کم سن تھے، انہوں نے بحالت بلوغ زمانہ جاہلیت نہیں دیکھا، گو اس وقت سمجھ دار تھے۔

(۳۸۶) بَابُ عَرْضِ مَقْعَدِ الْمَيِّتِ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ النَّارِ عَلَيْهِ وَإِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَالتَّعْوِذِ مِنْهُ *

باب (۳۸۶) میت پر دوزخ یا جنت کا مقام پیش کیا جانا اور عذاب قبر اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان۔

۲۳۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، مالک، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام اسے اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، اگر جنتی ہوتا ہے تو اہل جنت کا مقام اور اگر دوزخیوں سے ہوتا ہے تو اہل دوزخ کا، اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے، جب تک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اٹھا کر وہاں نہ پہنچا دے۔

۲۴۹۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۳۹۵۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام اسے اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، اگر اہل جنت سے ہوتا ہے تو جنت اور اگر اہل نار سے ہوتا ہے تو نار اور کہا دیا جاتا ہے کہ یہ تیرا وہ ٹھکانہ ہے جہاں قیامت کے دن تجھے اٹھا کر پہنچا دیا جائے گا۔

۲۴۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

۲۳۹۶۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن علیہ، سعید جری، ابو نصرہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی بلکہ زید بن ثابت سے سنی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجر پر

۲۴۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُليَّةَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُليَّةَ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَلَمْ أَشْهَدْهُ مِنْ

سوار بنی نجار کے باغ میں جا رہے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اچانک خنجر بدک گیا، قریب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیچے آجائیں، دیکھا تو وہاں چھو پانچ یا چار قبریں تھیں، حضور والا نے ارشاد فرمایا، ان قبر والوں کو کوئی جانتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا میں جانتا ہوں، فرمایا یہ لوگ کب مرے ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا، شرک کی حالت میں، آپ نے فرمایا، اس کردہ پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے، اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں خدا سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا وہ عذاب سنا دے جو میں سن رہا ہوں، اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا، قبر کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگو، صحابہ نے کہا، ہم قبر کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا ظاہری اور باطنی ہمہ قسم کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، صحابہ نے عرض کیا، ہم ظاہری اور باطنی ہمہ قسم کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا دجال کے فتنہ سے خدا کی پناہ مانگو، صحابہ نے عرض کیا، ہم دجال کے فتنہ سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

۲۴۷۔ محمد بن ثقی، ابن بشار، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر تم خود کو کرنا نہ چھوڑ دیتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر نساۓ۔

۲۳۹۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع۔

(دوسری سند) عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد۔

(تیسری سند) محمد بن مثنیٰ، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، عون

بن الی بحیفہ۔

(چوتھی سند) زہیر بن حرب، محمد بن ثقفی، ابن بشار، یحییٰ

القطان، یحییٰ بن سعید، شعبہ، عون بن ابی جحیفہ، بواسطہ اپنے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ نَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ لِيَنِي النِّجَارَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَإِذَا أَكْبَرُ سَيْتَةٍ أَوْ خَمْسَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ قَالَ كَذَا كَانَ يَقُولُ الْجُرَيْرِيُّ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبِرِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ فَمَتَى مَاتَ هَؤُلَاءِ قَالَ مَاتُوا فِي الْإِشْرَاقِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ تَبْتَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَدَافِنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ *

٢٤٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ
قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَوْ أَنَّ لَنَا تَدَفُّوْا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ *

٢٤٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي

ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ

والد، براء، حضرت ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے غروب ہونے کے بعد باہر تشریف لے گئے، کچھ آواز سنی، فرمایا یہودیوں کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

۲۴۹۹۔ عبد بن حمید، یونس بن محمد، شیبان بن عبد الرحمن، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کو قبر میں رکھ کر ساتھ والے منہ پھیر کر پلے آتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں، اس شخص (یعنی حضور کے حلق) تو کیا کہتا تھا؟ مومن جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے دوزخ والے ٹھکانے کو ذرا دیکھ، اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں جگہ دی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردہ دونوں ٹھکانوں کو دیکھتا ہے، اور اس کی قبر میں ستر ہاتھ کشادگی کر دی جاتی ہے اور روز قیامت تک کے لئے اس کی قبر کو راحتوں سے بھر دیا جاتا ہے۔

۲۵۰۰۔ محمد بن منہال، یزید بن زریج، سعید بن ابی عروہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کو قبر کے اندر رکھ کر جب لوگ واپس آتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

۲۵۰۱۔ عمرو بن زرارہ، عبد الوہاب، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ہمراہی واپس ہو جاتے ہیں، پھر شیبان عن قتادہ کی

يَحْيَى الْقَطَّانُ وَالْفَلْظُ لَزُهِيزٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ أَبِي جَحِيفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تَعَذِّبُ فِي قُبُورِهَا *

۲۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْلٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ قَالَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعِدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْذَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذَكَرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُمْلَأُ عَلَيْهِ خَضِيرًا إِلَى يَوْمِ يُنْعَوْنَ *

۲۵۰۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ حَقَقَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا *

۲۵۰۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُغْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ

روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۵۰۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، علقہ بن مرہ، سعد بن عبیدہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ ”یُبَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ“ عذابِ قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے، مرہ سے کہا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، اور میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرمان ”يُبَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ“ کا یہی مطلب ہے۔

۲۵۰۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنیٰ، ابو بکر بن نافع، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، بواسطہ اپنے والد، غثیفہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیت ”يُبَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ“ کا یہی مطلب ہے۔

۲۵۰۴۔ عبید اللہ بن عمر قواری، حماد بن زید، بدیل، عبد اللہ بن شقیق، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مومن کی روح نکلتی ہے، تو وہ فرشتے اسے اوپر لے کر چڑھتے ہیں، آسمان والے کہتے ہیں، پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہے، خدا تعالیٰ تجھ پر اور اس بدن پر جسے تو آپاد رکھتی تھی رحمت نازل فرمائے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے اسے لے جایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اسے اخیر وقت کے لئے (سدرۃ المنتہی) لے جاؤ، اور کافر کی روح جب نکلتی ہے، تو آسمان والے کہتے ہیں، غیبیہ روح زمین کی طرف سے آئی ہے، اور حکم ہوتا ہے کہ اخیر وقت کے واسطے اسے (نہین) میں لے جاؤ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

أَصْحَابُهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ *

۲۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (يُبَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ) قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ فَيَقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَنَبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (يُبَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ) *

۲۵۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خُثَيْمَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ (يُبَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ) قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ *

۲۵۰۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلْقَاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طَبِيعِ رَجِيحِهَا وَذَكَرَ الْمَسْكَتَ قَالَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَسَدٍ كُنْتَ تَعْمُرُهُ فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتِيجَتِهَا وَذَكَرَ لَنَا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ

کرتے ہیں کہ کافر کی روح کی بدبو ظاہر کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر مبارک اپنی ناک پر اس طرح لگائی تھی۔

رُوحٌ حَبِيبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ قَالَ فَيَقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَحْلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هَكَذَا *

۲۵۰۵۔ اسحاق بن عمر، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) شیبان بن فروخ سلیمان، ثابت، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے، تو ہم سب چاند دیکھنے لگے، میری نگاہ تیز تھی، میں نے چاند کو دیکھ لیا، اور میرے علاوہ کسی نے نہیں کہا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے، میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگا، تم چاند نہیں دیکھتے، دیکھو یہ چاند ہے، انہیں دکھائی نہیں دیا، وہ بولے مجھے تو حوڑی دیر میں نظر آئے گا، اور میں اپنے بستر پر چپٹ لیٹا ہوا تھا، انہوں نے ہم سے بدر والوں کا واقعہ بیان کرنا شروع کیا: وہ بولے حضور ہمیں لڑائی سے ایک دن پہلے بدر والوں کے گرنے کے مقامات دکھانے لگے، آپؐ فرماتے جاتے، انشاء اللہ کل کے دن فلاں اس مقام پر گرے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا، آپؐ نے جو حدود متعین کر دیں، وہ وہاں سے نہ ہٹے، پھر وہ سب ایک کنویں میں ایک پر ایک ڈال دیئے گئے، حضورؐ ان کے پاس آئے اور فرمایا مجھ سے جو میرے رب نے وعدہ کیا تھا، میں نے تو اسے پالیا، کیا تم نے بھی وہ چیز پالی جس کا تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپؐ جسم بے روح سے کیونکر بات کر رہے ہیں۔ فرمایا تم ان سے زیادہ میری بات کو سننے والے نہیں ہو، صرف اتنی بات ہے کہ وہ مجھے کوئی جواب نہیں دے سکتے۔

۲۵۰۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلَيْطٍ الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَالْفَلْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَنَرَا عَيْنَا الْهَلَالَ وَكُنْتُ رَحُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَرَاهُ أَنَّهُ رَأَاهُ غَيْرِي قَالَ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَتَشَأُ يَحْدِثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هَذَا مَصْرَعٌ فَلَانِ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَلُونَا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلُوا فِي بَرٍّ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَاَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ وَيَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ هَلْ وَحَدَّثْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَحَدَّثْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَكَلَّمُ أَحْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا قَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَنْطِعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا *

۲۵۰۶۔ حَدَّثَنَا هَذَابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شب تک مقتولین بدر کو پوئی چھوڑے رکھا، تین شب کے بعد آپ ان کے پاس تشریف لائے اور کھڑے ہو کر نداؤں کے فرمایا، اے ابو جہل بن ہشام، اے امیہ بن خلف، اے عتبہ بن ربیعہ، اے شیبہ بن ربیعہ، جو مجھے میرے پروردگار نے وعدہ کیا تھا، وہ میں نے واقعی پایا، کیا تم نے بھی وہ چیز واقعی پائی، جس کا تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے یا رسول اللہ یہ مرے ہو چکے، اب کیونکہ سن سکتے ہیں، اور کس طرح جواب دے سکتے ہیں؟ فرمایا تم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم میرے قول کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں، لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے، اس کے بعد حسب الحکم انہیں کھینچ کر چاہ بدر میں ڈال دیا گیا۔

۲۵۰۷۔ یوسف بن حماد، عبد الاعلیٰ، سعید قتادہ، انس بن مالک، ابو طلحہ۔

(دوسری سند) محمد بن حاتم، روح بن عبادہ، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو طلحہ بیان کرتے ہیں کہ جب بدر کا دن ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فردا پر غالب ہوئے، تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دے کر کچھ اور پیش اور رو کی روایت میں ہے، چوبیس سرداران قریش کو بدر کے کنوؤں میں سے ایک کنویں میں پھینکوا دیا اور بقیہ حدیث حسب سابق ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۵۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن حجر، اسماعیل، ایوب ابن ابی ملیک، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن جس کا حساب ہوگا، وہ عذاب میں پڑ گیا،

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ قَتْلِي بَدْرَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَنَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا جَهْلٍ بَنَ هِشَامٍ يَا أُمِيَّةُ بَنَ خَلْفٍ يَا عَتْبَةَ بَنَ رَبِيعَةَ يَا شَيْبَةَ بَنَ رَبِيعَةَ أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْمَعُوا وَأَنْتَى يُحْيِيهِمْ وَقَدْ جُفِفُوا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُحْيِيُوا ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسَجُّوا فَأَلْقَوْا فِي قَلْبِ بَدْرٍ *

۲۵۰۷۔ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمُعَنِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرْنَا لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِبِضْعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا وَفِي حَدِيثِ رَوْحٍ بِأَرْبَعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَأَلْقَوْا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ *

۲۵۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إسماعِيلَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں نے عرض کیا، کیا اللہ رب العزت نے نہیں فرمایا، ”فسوف يحاسب حسابا يسيرا“ آپ نے ارشاد فرمایا، یہ حساب نہیں، یہ تو صرف پیشی ہے قیامت کے دن جس سے حساب طلب کر لیا گیا، وہ عذاب میں پڑ گیا۔

۲۵۰۹۔ ابو الریح عسک، ابو کامل، حماد بن زید، ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۵۱۰۔ عبد الرحمن بن بشر، یحییٰ، ابویوس، ابن ابی ملیک، قاسم، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، کوئی بھی ایسا نہیں کہ جس سے حساب طلب کر لیا گیا، وہ ہلاک نہ ہو گیا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ، کیا اللہ تعالیٰ نے ”حسابا یسیرا“ نہیں فرمایا، آپ نے فرمایا، یہ تو پیشی ہے، باقی جس سے حساب طلب کر لیا گیا، وہ ہلاک ہو گیا۔

۲۵۱۱۔ عبد الرحمن بن بشر، یحییٰ القطان، عثمان بن الاسود، ابن ابی ملیک، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، جس سے حساب لیا گیا، وہ ہلاک ہو گیا، اور ابویوس کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب (۳۸۷) موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کا حکم!

۲۵۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن زکریا، اعمش، ابوسفیان حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات سے تین دن پہلے سنا، فرمایا کہ کوئی تم میں سے اس وقت تک نہ مرے، مگر یہ کہ وہ

وَسَلَّمَ مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذْبٌ قُلْتُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا) فَقَالَ لَيْسَ ذَلِكَ الْحِسَابُ إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرْضُ مَنْ نَوَقَشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذْبٌ *

۲۵۰۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّيِّعِ الْعَسْكَيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۵۱۰۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ بْنِ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقُسَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ (حِسَابًا يَسِيرًا) قَالَ ذَلِكَ الْعَرْضُ وَلَكِنْ مَنْ نَوَقَشَ الْحِسَابَ هَلَكَ *

۲۵۱۱۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ حَدَّثَنِي يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَوَقَشَ الْحِسَابَ هَلَكَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ *

(۳۸۷) بَابُ الْأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى عِنْدَ الْمَوْتِ *

۲۵۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِلَاثٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ

اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتا ہو۔

۲۵۱۳۔ عثمان بن ابی شیبہ، جریر۔

(دوسری سند) ابو کریب، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس، ابو معاویہ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۵۱۴۔ ابو داؤد، ابو النعمان، مہدی بن میمون، واصل، ابو الزبیر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ اپنی وفات سے تین روز قبل فرما رہے تھے تم میں سے اس وقت تک کوئی نہ مرے، جب تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن نہ رکھتا ہو۔

۲۵۱۵۔ قتیبہ بن سعید، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمایا ہر بندہ اسی (نیت) پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کا انتقال ہو۔

۲۵۱۶۔ ابو بکر بن نافع، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ”عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ کے الفاظ ہیں اور ”سمعت“ کا لفظ نہیں۔

۲۵۱۷۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن حبیب، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب دیتا ہے تو جو لوگ اس قوم میں ہوتے ہیں سب ہی پر عذاب نازل ہو، مگر حشر اپنی اپنی نیت کے مطابق ہوگا۔

أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللَّهِ الظَّنَّ *

۲۵۱۳۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۵۱۴۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَارِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِلَانَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۵۱۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُعَذَّبُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ *

۲۵۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ *

۲۵۱۷۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابَ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ يُعْثَوُا عَلَى أَعْمَالِهِمْ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْفِتَنِ وَأَشْرَاطِ السَّاعَةِ

۲۵۱۸۔ عمرو ناقد، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، زینب بنت ام سلمہ، ام حبیبہ، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے اور فرمایا لا الہ الا اللہ، عرب کی ہلاکت ہے، اس شر سے جو کہ قریب آگیا، آج یا جوگ مابوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور سفیان راوی نے اپنے ہاتھ سے اس کا عدو بنا کر بتایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے باوجودیکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہوں گے، آپؐ نے فرمایا ہاں جب فسق و فجور بڑھ جائے گا۔

۲۵۱۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو، زبیر بن حرب، ابن ابی عمر، سفیان، زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔ باقی سفیان کی سند میں اس طرح زیادتی ہے، حضرت زینب بنت ام سلمہ ام المومنین، حضرت ام حبیبہ، ام المومنین، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۲۵۲۰۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابی سلمہ، حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے نکلے اور آپؐ کا چہرہ انور سرخ تھا، یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لے گئے، لا الہ الا اللہ عرب کی اس شر سے جو کہ قریب آچکا ہے ہلاکت ہے، آج یا جوگ مابوج کی دیوار اتنی کھل گئی اور آپؐ نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے

۲۵۱۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَضَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ فَفَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدَمٍ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْحَبْتُ *

۲۵۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادُوا فِي الْإِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوا عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ *

۲۵۲۰۔ حَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَرَعًا مُخَمَّرًا وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ فَفَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدَمٍ

حلقہ بنا کر حلقہ دکھایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے بلا جو دیکھ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے فرمایا ہاں جب فسق و فجور زیادہ ہو جائے گا۔

۲۵۲۱۔ عبد الملک بن شعیب بن لیث، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، (دوسری سند) عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح ابن شہاب زہری سے یونس عن الزہری کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۵۲۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، احمد بن اسحاق، وہیب، عبد اللہ بن طاؤس، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، آج باجوع باجوع کی دیوار میں اتنی کشادگی ہو گئی اور وہیب نے نوے کی شکل بنا کر بتایا۔

۲۵۲۳۔ قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، عبد العزیز، عبد اللہ بن القتیبہ بیان کرتے ہیں کہ حادث بن ربیعہ، اور عبد اللہ بن صفوان دونوں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس لشکر کے متعلق پوچھا جو زمین میں دھنس جائے گا اور اس زمانہ کا ذکر ہے، جب کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ کر مکرہ کے حاکم تھے، انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک پناہ پکڑنے والا بیت اللہ کی پناہ پکڑے گا، اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لشکر ہموار میدان میں پہنچے گا، تو اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ جو زبردستی اس لشکر کے ساتھ (لایا گیا) ہو، فرمایا، وہ بھی ان کے ساتھ دھنس جائے گا، لیکن قیامت کے دن اسے اس کی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا، ابو جعفر بیان

يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَخَلَقَ بِاصْبَعِهِ الْيَأْجُوجَ وَالْيَأْجُوجَ قَالَتْ لَيْلِيهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْحَبِثُ *

۲۵۲۱۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ *

۲۵۲۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتُفْتَحُ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقْدٌ وَهَيْبٌ بِيَدِهِ تَسْعِينَ *

۲۵۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْأَفْطُحُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَيْطِيبَةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمَّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَأَلَاهَا عَنِ الْحَبِثِ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُودُ عَائِدٌ بِالْبَيْتِ فَيُغَيِّثُ إِلَيْهِ يَغْثُ إِذَا كَانُوا بَيْتَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خَسِيفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بَمَنْ كَانَ كَارَهَا قَالَ يُخَسَفُ بِهِ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ يُغَيِّثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نَبِيِّهِ وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هِيَ بَيْتَاءُ الْمَدِينَةِ *

کرتے ہیں کہ ہمارا میدان سے مراد بیدامہ ہے۔

۲۵۲۳۔ احمد بن یونس، زہیر، عبد العزیز بن رفیع سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس روایت میں ہے کہ میں ابو جعفر سے ملا، اور میں نے کہا، ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو زمین کا ایک میدان کہتی ہیں، انہوں نے کہا، ہر گز نہیں، خدا کی قسم وہ مدینہ منورہ کا میدان ہے۔

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا قول ہے، کہ حضرت ام سلمہؓ نے یزید بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں وفات پائی، اس صورت میں یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت عبداللہ بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید ہی سے اختلاف کیا تھا، اور طبری اور ابن عبد البر نے استیعاب میں اسی کو ثابت کیا ہے اور امام نووی فرماتے ہیں، کہ ابو بکر بن خیشہ نے بھی اسی کا ذکر کیا ہے، (نووی جلد ۲، سنوی جلد ۱)

۲۵۲۵۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، امیہ بن صفوان، عبداللہ بن صفوان، ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے، اس گھردلوں سے لڑنے کے ارادہ سے ایک لشکر اس گھر کا ارادہ کرے گا، جب ہمارا میدان میں پہنچے گا تو اس لشکر کا درمیان حصہ زمین میں دھنسل جائے گا، اول حصہ والے، پچھلے حصہ والوں کو پکاریں گے، بالآخر سب کے سب دھنسا دیئے جائیں گے، صرف وہ باقی رہ جائیگا، جو بھاگ کر ان کی کیفیت کی جا کر اطلاع دیکھا، ایک شخص یہ حدیث عبداللہ بن صفوان سے سن کر بولا، میں گواہی دیتا ہوں، کہ تم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا۔

۲۵۲۶۔ محمد بن حاتم بن میمون، ولید بن صالح، عبداللہ بن عمر، زید بن ابی ہبیس، عبدالملک عامری، یوسف بن مالک، عبداللہ بن صفوان، حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک قوم اس گھر یعنی بیت اللہ کی پناہ پکڑے گی، اس قوم کے پاس نہ تو

۲۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ إِنَّهَا إِنَّمَا قَالَتْ بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ *

۲۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْفَلْفُظُ لِعَمْرُو قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمِّهِ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيُؤْمِنَنَّ هَذَا النَّبِيُّ جَيْشٌ يَغْزُوهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسَفُ بَأَرْسَاطِهِمْ وَيَنَاهِي أَوْلَاهُمْ آخِرَهُمْ ثُمَّ يُخَسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُجْعَبُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنْكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ وَأَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۵۲۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَامِرِيِّ عَنْ يَوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ أَخْبَرْتَنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

محفوظ رکھے والی قوت ہوگی، نہ آدمیوں کی تعداد ہوگی، اور نہ سامان ہوگا، لیکن اس سے لڑنے کے لئے ایک لشکر کو بھیجا جائے گا، جب وہ لشکر ہوا میدان میں پہنچے گا، تو وہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا، یوسف بیان کرتے ہیں کہ ان دنوں شام والے (حجاز کا لشکر) مکہ والوں (ابن زبیر) سے لڑنے کے لئے آرہے تھے، عبد اللہ بن صفوان نے بیان کیا، خدا کی قسم یہ لشکر وہ نہیں، زید بیان کرتے ہیں کہ مجھے بواسطہ عبد الملک عامری، عبد الرحمن بن سابط، حارث بن ربیعہ نے ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا یوسف بن مالک کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے، باقی اس میں اس لشکر کا جس کا ذکر عبد اللہ بن صفوان نے کیا ہے، ذکر نہیں ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُودُ بِهَذَا الْبَيْتِ يَغْنِي الْكُفَّةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُنْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خَسِيفَ بِهِمْ قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ صَفْوَانَ أَمَا وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْغَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بِعَثَلٍ حَدِيثُ يَوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ *

۲۵۲۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، قاسم بن فضل، محمد بن زیاد، ابن زبیر، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی حالت میں اپنے ہاتھ جیر ہلائے، ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ خواب میں ایک حرکت آپ نے ایسی کی ہے، جو آپ پہلے نہیں کرتے تھے، فرمایا تعجب ہے، کچھ لوگ میری امت کے ایک شخص کے لئے کعبہ کا قصد کریں گے جو قریشی ہوگا اور وہ خانہ کعبہ کی پناہ لے گا، جب وہ بیدار میں پہنچیں گے، تو زمین میں دھنسا جائیں گے، ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ راستہ میں تو سب قسم کے لوگ چلتے ہیں، فرمایا ہاں، ان میں ایسے لوگ ہونگے، جو قصد آئے ہونگے، اور جو مجبوری سے آئے ہوں گے اور مسافر بھی ہونگے، یہ سب یکبارگی ہلاک ہو جائیں گے، پھر مختلف طرح سے اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نيات کے مطابق اٹھائے گا۔

۲۵۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ عَثَبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يُؤْمُونَ بِالْبَيْتِ بِرَحْلِ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَحَا بِالْبَيْتِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خَسِيفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ يَحْمُقُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى رِيَّائِهِمْ *

۲۵۲۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو ناقد، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، زہری، عروہ، حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ

۲۵۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَحْبَبْنَا وَ

منورہ کے حلقوں میں سے ایک حلق پر چڑھے، پھر ارشاد فرمایا، جو مجھے نظر آرہا ہے، وہ تمہیں بھی نظر آتا ہے مجھے تمہارے گھروں کے درمیان فتنوں کے نازل ہونے کے مقامات ایسے نظر آرہے ہیں، جیسے کہ بارش کے گرنے کے مقامات ہوتے ہیں۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ اس تشبیہ سے عموم اور کثرت مراد ہے، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ واقعہ حمل، صغین، حرہ، شہادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ پیش آئے، اس روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ظاہر ہے اور یہ تمام پیشین گوئیاں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ وحی بتلاویں اور یہی حال ان تمام روایات کا ہے جو آنے والی ہیں اور جو گزر گئی ہیں۔

۲۵۲۹۔ عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ أَسَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى أَطْلَمٍ مِنَ أَطْلَمِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بَيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ *

(۲۵۲۹) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۵۳۰۔ عمرو ناقد، حسن طوائی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابن متیب، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عنقریب فتنے ہوں گے، جن میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہونے والا اس میں چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور چلنے والا اس میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جو شخص گردن اٹھا کر ان کی طرف دیکھے گا، اسے وہ ہلاک کر دیں گے، اگر کسی کو ان سے پناہ مل سکے، تو ضرور بچ جائے۔

۲۵۳۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْخُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيِ وَالْمَاشِيِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيِ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً فَلْيَعُدْ بِهِ *

(فائدہ) ایسے فتنوں کے ظہور کے وقت اکثر صحابہ کرام اور تابعین اور عام علماء کا یہ مسلک ہے کہ جانب حق کے ظاہر ہو جانے کے بعد اس کی مدد کرنا چاہئے، واللہ اعلم۔

۲۵۳۱۔ عمرو ناقد، حسن طوائی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، ابو بکر بن عبد الرحمن، عبد الرحمن بن مطیع، نوفل بن معاویہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، باقی ابو بکر کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ نمازوں میں ایک نماز

۲۵۳۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْخُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَطِيْعٍ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ

رسول اللہ اگر مجھے زبردستی پکڑ کر دو صفوں یا دو جماعتوں میں سے کسی ایک صف یا ایک جماعت میں شامل کر لیا اور کوئی شخص مجھے تلوار مار کر قتل کر دے، یا کوئی تیر میرے آکر لگ جائے، اور میں مر جاؤں تو کیا ہو گا، فرمایا: وہ اپنا اور تیرا گناہ لے کر لوٹے گا۔

(فائدہ) اسی بناء پر ایسے حالات کے ظہور پر اکثر صحابہ کرام نے گوشہ نشینی اختیار کی اور باقی جتنی کے سامنے جو جماعت حق پر نظر آئی اس کا ساتھ دیا یہ تمام روایات اطلاع علی الغیب پر مشتمل ہیں، جیسا کہ آپ بار بار خود فرما رہے ہیں کہ اے اللہ میں نے تیرا ایمان پہنچا دیا، اس سے قطعاً غیب کا ثبوت نہیں ہو سکتا، عالم الغیب و الشہادۃ صرف ذات خداوندی ہی ہے، اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

۲۵۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، وکیع (دوسری سند) محمد بن ثقی، ابن ابی عدی، عثمان شحام سے اسی سند کے ساتھ ابن ابی عدی کی روایت، حماد کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں، باقی وکیع کی روایت ”ان استطاع النجاء“ تک ہے اور بعد کا حصہ مذکور نہیں ہے۔

۲۵۳۵۔ ابو کامل فضیل بن حسین جحدری، حماد بن زید، ایوب، یونس حسن، احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس ارادہ سے نکلا کہ اس شخص یعنی حضرت علی کی مدد کروں گا راستہ میں مجھے ابو بکر ملے، وہ بولے، احنف تم کہا جا رہے ہو، میں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی یعنی حضرت علی کی مدد کرنا چاہتا ہوں، ابو بکر بولے، احنف تم لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ جب دو مسلمان تلوار لے کر باہم لڑائی کریں، تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے، میں نے عرض کیا، یا کسی اور نے یا رسول اللہ، قاتل تو خیر، مگر مقتول کیوں جائے گا، آپ نے فرمایا، وہ بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔

إِلَى أَحَدِ الصَّفَيْنِ أَوْ إِحْدَى الْفَتْنَيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلَنِي قَالَ يَوْمَ بِلَانِمِهِ وَإِنَّمِكُ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ *

۲۵۳۴۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ نَحْوُ حَدِيثِ حَمَّادٍ إِلَى آخِرِهِ وَأَنْتَهَى حَدِيثُ وَكِيعٍ عِنْدَ قَوْلِهِ إِنْ اسْتَطَاعَ النِّجَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۲۵۳۵۔ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَخْضَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِينِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تَرِيدُ يَا أَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَحْنَفُ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَوَاجَعَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ *

(فائدہ) یعنی محض ذاتی عداوت اور تعصب کی بنا پر، جیسے بغیر کسی وجہ شرعی کے جب دو مسلمان ایسا کریں تو وہ دخول نار کے مستحق ہیں اور صحابہ کرام کے درمیان جو مشاجرات ہوئے ہیں، وہ اس وعید میں داخل نہیں، اس لئے کہ وہ مجتہد اور عادل تھے، ان کی نیتیں سراسر خیر تھیں، دنیا وغیرہ حاصل کرنے کا وہاں شائبہ تک بھی نہیں تھا۔ ہر ایک جماعت اپنے کو حق پر اور دوسرے کو باغی جان کر حکم الہی اس سے لڑنا واجب

سمجھتی تھی، اور اہل سنت و الجماعت کا یہی مسلک ہے، اور ان لڑائیوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے اور جن صحابہ کے نزدیک کسی کی حمایت صحیح ظاہر نہ ہوئی، انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کی اور مجتہد کو خطا کے صادر ہونے پر شریعت نے معذور سمجھ کر پھر بھی ثواب دیا ہے اور مصیب کو دہرا ثواب ہے لہذا صحابہ کرام کی شان اس سے بہتر اعلیٰ و ارفع ہے کہ ان کے مشاجرات کے درمیان ہم جیسے ناکارہ منصف بنیں۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

۲۵۳۶۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيّ
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ وَالْمَعْلَى بْنِ
زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ
أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا تَقَفَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ
وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ *

۲۵۳۷۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ كِتَابِهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ
إِلَى آخِرِهِ *

۲۵۳۸۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ
جِرَاحٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَا أَحَدُهُمَا عَلَى
أَخِيهِ السَّلَاحَ فَهُمَا عَلَى جُرْفٍ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ
أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا *

۲۵۳۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبٍ قَالَ
هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ فِتْنَتَانِ عَظِيمَتَانِ وَتَكُونُ

۲۵۳۹۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ان
مرویات سے نقل کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا، نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی،
جب تک کہ دو بڑی جماعتوں کے درمیان زبردست لڑائی نہ ہو

جائے اور ان دونوں جماعتوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

(فائدہ) یہ بھی آپ کے مجاز میں سے ہے، چنانچہ عمروں میں ایسا ہو چکا ہے، (نووی جلد ۲ سنوی جلد ۱)

۲۵۴۰۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تک ہرج بہت زیادہ نہ ہو جائے گا، اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہرج سے کیا مراد ہے؟ فرمایا قتل و خونریزی۔

۲۵۴۱۔ ابو الریح عسکری، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، ابوب، ابو قلابہ، ابواسماء، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ لیا تھا، اور میں نے زمین کے مشرقی اور مغربی حصے دیکھ لئے، اور میری حکومت غریب وہاں تک پہنچ جائے گی، جہاں تک کہ زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی تھی، اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے بھی دیئے گئے اور میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میری امت کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کر دیتا اور نہ کسی ایسے دشمن کو ان پر مسلط کرنا جو ان کی جانوں کا خواستگار ہو، اور یکسر انہیں فنا کر دے اور ان کی جڑ ہی کاٹ دے، میرے پروردگار نے فرمایا، اے محمد جب میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں، تو اسے کوئی لوٹانے والا نہیں، میں نے تمہاری امت کے لئے یہ بات کر دی ہے کہ انہیں عام قحط سالی سے عموماً ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی کسی ایسے اجنبی دشمن کو مسلط کروں گا جو ان کا جھٹا توڑ دے، اور ان کی جڑ ہی کاٹ دے، اگرچہ اطراف زمین کے سب لوگ جمع ہو جائیں، ہاں وہ خود ہی ایک دوسرے کو ہلاک یا قید کریں گے۔

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہی ہو رہا ہے اور آپ کی پیشین گوئی سچی ہوئی، چنانچہ مسلمانوں کی حکومت مشرق و مغرب میں پھیل گئی اور سرخ و سفید خزانے قیصر و کسری کے سونے چاندی کے خزانے ہیں، وہ آپ کے قدموں میں آکر پڑ چکے (شرح ابی جلد ۱ نووی جلد ۲)

۲۵۴۲۔ زبیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن قثم، ابن

بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ *

۲۵۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَغْنِي ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثَرَ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ *

۲۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّيْبِيعُ الْعَنَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمْتِي سَيَلُغُ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِي مِنْهَا وَأَعْطَيْتُ الْكَثْرَيْنِ الْأَخْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمْتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بَسَنَةٌ عَامَّةٌ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأَمْنِكَ أَنْ لَا أَهْلِكَهُمْ بَسَنَةٌ عَامَّةٌ وَأَنْ لَا أَسْلُطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ يَأْقُطَرُهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا *

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہی ہو رہا ہے اور آپ کی پیشین گوئی سچی ہوئی، چنانچہ مسلمانوں کی حکومت مشرق و مغرب میں پھیل گئی اور سرخ و سفید خزانے قیصر و کسری کے سونے چاندی کے خزانے ہیں، وہ آپ کے قدموں میں آکر پڑ چکے (شرح ابی جلد ۱ نووی جلد ۲)

۲۵۴۲۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ

بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، ابو قلابہ، ابواسماء الرجبی، حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی یہاں تک کہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا کئے اور ایوب عن ابی قلابہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۵۴۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر (دوسری سند) ابن نمیر، بواسطہ اپنے والد، عثمان بن حکیم، عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان بیان کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام عالیہ سے تشریف لائے جب مسجد بنی معاویہ کی طرف سے گزرے تو اندر جا کر دو رکعت نماز پڑھی، ہم نے بھی حضور کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے اپنے پروردگار سے ایک طویل دعا مانگی، دعا سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں، مگر اس نے دو دعائیں قبول کیں اور ایک نہیں کی، میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو قحط سالی کے ساتھ ہلاک نہ کرے، اس نے یہ دعا قبول فرمائی، میں نے دعا کی کہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے، یہ دعا بھی قبول فرمائی، میں نے دعا کی مسلمان آپس میں نہ لڑیں، مگر یہ دعا قبول نہیں کی۔

۲۵۴۴۔ ابن ابی عمر، مروان بن معاویہ، عثمان بن حکیم، عامر بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، آپ کے صحابہ کی ایک جماعت کے ہمراہ مسجد بنی معاویہ سے گزرے اور ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَخْرَوْنَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى زَوَى لِي الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ *

۲۵۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْفَقْتُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكِعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِيهَا *

۲۵۴۴۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

(فائدہ) دعا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، چاہے قبول کرے اور چاہے تو قبول نہ کرے۔

۲۵۴۵۔ حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابو اور لیس خولانی سے روایت ہے، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے، خدا کی قسم میں تمام لوگوں سے زیادہ ہر اس فتنہ کو جاننے والا ہوں جو میرے اور قیامت کے درمیان ہونے والا ہے اور یہ بات نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص بات مجھ سے چھپا کر بیان کی ہو، اور اوروں سے نہ کی ہو، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں فتنوں کا ذکر فرمایا، جس میں میں بھی تھا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا شمار کرتے ہوئے فرمایا، تین ان میں سے ایسے ہیں جو قریب قریب کسی چیز کو نہ چھوڑیں گے، اور بعض ان میں سے گرمیوں کی آمد ہی کی طرح ہیں، بعض ان میں بڑے ہیں اور بعض چھوٹے، حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ اس مجلس کے سب شرکاء میرے علاوہ انتقال فرما گئے ہیں۔

۲۵۴۶۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، شقیق، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے کھڑے ہوئے اور قیامت تک جو چیزیں ہونے والی ہیں ان میں سے کسی کو بیان کے بغیر نہیں چھوڑا، یاد رکھنے والوں نے اسے یاد رکھ لیا اور جو بھولنے والے تھے وہ بھول گئے، میرے ساتھی اسے جانتے ہیں اور بعض باتیں وہ ہوتی ہیں جنہیں میں بھول گیا تھا مگر وہ کہہ کر یاد آ جاتی ہیں، جیسے کوئی شخص اگر کسی کے سامنے سے غائب ہو جائے تو اسے بھول جاتا ہے مگر جب سامنے آتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

۲۵۴۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا تک روایت مروی ہے۔

۲۵۴۵۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ كَانَ يَقُولُ قَالَ حَذِيفَةُ بْنُ الَيَمَانِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسَ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَاتِبَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرًا إِلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكْدُنُ يَذَرُنَّ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتْنٌ كَرِيحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صَعَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حَذِيفَةُ فَذَهَبَ أَوَّلِيكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي *

۲۵۴۶۔ وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَلْكُونُ فِيهِ مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَوْلَاءُ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيَهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ *

۲۵۴۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ *

۲۵۳۸۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، (دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ قیامت تک جو باتیں ہونے والی تھیں وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتادیں اور کوئی بات ایسی نہیں رہی جسے میں نے آپ سے نہ پوچھا ہو، البتہ یہ نہیں پوچھا کہ کوئی بات مدینہ والوں کو مدینہ سے نکالے گی۔

۲۵۳۹۔ محمد بن ثنی، وہب بن جریر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے۔

۲۵۵۰۔ یعقوب بن ابراہیم، حجاج بن الشاعر، ابو عاصم عروہ بن ثابت، عطاء بن احر، حضرت ابو زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اس کے بعد آپ منبر پر تشریف لائے اور وعظ فرمایا شروع کیا، یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا پھر آپ اتر آئے اور نماز پڑھی، پھر آپ منبر پر چڑھے اور ہمیں وعظ کہنا شروع کیا یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا، پھر اترے اور نماز پڑھی اور اس کے بعد منبر پر چڑھے، اور ہمیں وعظ کہنا شروع کیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، آپ نے ہمیں وہ سب باتیں بتادیں جو ہونے والی تھیں اور ہو چکی تھیں، اور سب سے بڑا عالم ہم میں وہ ہے جس نے ان باتوں کو سب سے زیادہ یاد رکھا۔

۲۵۵۱۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن الطاء، ابو معاویہ، اعمش، شقیق، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا تم میں سے کسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتوں کے بارے میں حدیث یاد ہے؟ میں نے کہا مجھے یاد ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا تم بڑے بہادر ہو، بیان کرو، میں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے،

۲۵۴۸۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَيَّ أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتَهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ *

۲۵۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ * ۲۵۵۰۔ وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ اللُّؤزِقِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَجَّاجُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ يَغْنِي عَمْرُو بْنُ أَخْطَبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا *

۲۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَتَيْكُمْ يُحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ أَنَا قَالَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ وَكَيْفَ قَالَ قَالَ

کہ آدمی اپنی بیوی، مال، جان، اولاد اور ہمسایہ کی وجہ سے جس فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے اس کا کفارہ، روزے اور نماز، صدقہ اور خیرات، امر بالمعروف، اور نہی عن المنکر سے ہو جاتا ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا، میرا مقصود یہ فتنہ نہیں ہے بلکہ میری مراد اس فتنہ سے ہے جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا میں نے عرض کیا، امیر المؤمنین آپ کو اس سے کیا سر و کار ہے، آپ کے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے، فرمایا دروازہ توڑ دیا جائے گا، یا کھول دیا جائے گا، میں نے کہا، جی بلکہ توڑ دیا جائے گا، حضرت عمرؓ نے فرمایا پھر تو وہ بھی بند نہیں ہوگا، شقیق کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہؓ سے پوچھا کہ کیا حضرت عمرؓ دروازہ کو جانتے تھے؟ بولے ہاں، اس طرح جیسے کہ کل کے آنے سے پہلے رات کے آنے سے واقف تھے اور میں نے ان سے ایسی بات بیان کی جو غلط نہ تھی، شقیق کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت حذیفہؓ سے دروازہ کے متعلق پوچھتے ڈر معلوم ہوا، تو ہم نے مسروق سے کہا کہ تم پوچھو دروازہ سے کیا مراد ہے؟ مسروق نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا، حضرت عمرؓ کی ذات مراد ہے۔

(فائدہ) دروازہ کا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے کنا یہ ہے اس کے بعد فتنے ہر طرف سے موچیں مارنے لگے۔

۲۵۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو سعید اشج، وکیع، (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، جریر، (تیسری سند) اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (چوتھی سند) ابن ابی عمر، یحییٰ بن عیسیٰ، اعمش سے اسی سند کے ساتھ ابو معاویہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اور عیسیٰ کی روایت میں سند اس طرح بیان کی ہے، اعمش، بواسطہ شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہؓ سے سنا فرماتے تھے۔

۲۵۵۳۔ ابن ابی عمر، سفیان، جامع بن ابی راشد، اعمش، ابو داؤد، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا، ہم کو فتنوں کے بارے میں کون بتاتا ہے؟

قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكْفَرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ إِنَّمَا أُرِيدُ الَّذِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُمْلَقٌ قَالَ أَفَبِكَسْرِ الْبَابِ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَلِكَ آخَرُي أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحَذِيفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدِ اللَّيْلَةِ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلَاطِ قَالَ فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حَذِيفَةَ مِنَ الْبَابِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلُهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ *

۲۵۵۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ عِيْسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حَذِيفَةَ يَقُولُ *

۲۵۵۳۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنْ

اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۵۵۴۔ محمد بن ثنیٰ، محمد بن حاتم، معاذ بن معاذ، ابن عون، محمد سے روایت ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ واقعہ جرعہ کے دن میں نے آکر دیکھا تو ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا میں نے کہا کہ آج تو یہاں بہت سے خون بہائے جائیں گے، وہ شخص بولا ہر گز نہیں، خدا کی قسم خونریزی نہ ہوگی، میں نے کہا خدا کی قسم خونریزی ہوگی، وہ بولا خدا کی قسم ہر گز خونریزی نہ ہوگی اور میں نے اس باب میں حضور کی ایک حدیث سنی ہے، جو آپ نے مجھ سے بیان کی، میں نے کہا تو برا منہ نہیں ہے، شروع سے میں تیری مخالفت کر رہا ہوں اور تو سن رہا ہے اور پھر حضورؐ سے تو نے حدیث بھی سنی ہے مگر مجھے مخالفت سے نہیں روکتا، میں نے سوچا اس غصہ سے کیا فائدہ؟ اور ان کی جانب متوجہ ہو کر دریافت کیا تو وہ حضرت حذیفہؓ تھے۔

(فائدہ) جرعہ کو دفن میں ایک گاؤں ہے، جہاں کوفہ والے حضرت سعید بن عاص سے جنہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفہ کا حاکم بنائے بھیجا تھا، لانے کے لئے جمع ہوئے تھے اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو اپنا حاکم بتا رہے تھے، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی درخواست قبول کر کے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ ہی کو ان کا حاکم مقرر کر دیا (شرح ابی جلد ۷ ص ۲۵۵ نووی جلد ۲ ص ۳۹۱)

۲۵۵۵۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، سمیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، تا وقتیکہ فرات میں سے ایک سونے کا پہاڑ ظاہر نہ ہو جائے گا، جس پر لوگ مارے جائیں گے ننانوے فی صد قتل ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک شخص (اپنے دل میں) کہے گا شاید میں ہی نجات پا جاؤں، (اور مجھے یہ پہاڑ مل جائے)

۲۵۵۶۔ امیہ بن ابسطام، یزید بن زریع، روح، سمیل سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی سمیل نے اپنے والد سے یہ زیادتی نقل کی ہے کہ اگر تو اس پہاڑ کو دیکھ لے تو اس کے قریب بھی نہ جانا۔

۲۵۵۷۔ ابو مسعود سمیل بن عثمان، عقبہ بن خالد، عبید اللہ،

الْفِتْنَةِ وَأَقْصَصَ الْحَدِيثَ بَنَحُو حَدِيثَهُمْ * ۲۵۵۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدُبٌ جُنْتُ يَوْمَ الْحَجْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لَيْهَرَأْفَنَ الْيَوْمَ هَاهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ كُلَّا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كُلَّا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كُلَّا وَاللَّهِ إِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيهِ قُلْتُ بَشَى الْحَلِيسُ لِي أَنْتَ مِنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي أَخَالَفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنْهَانِي ثُمَّ قُلْتُ مَا هَذَا الْغَضَبُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ فَإِذَا الرَّجُلُ حَذِيفَةُ *

۲۵۵۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفَرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتُلُ النَّاسَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَتَسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنُحُو *

۲۵۵۶ - وَحَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رُوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فَقَالَ أَبِي إِنْ رَأَيْتَهُ فَلَا تَقْرُبْهُ *

۲۵۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ سَهْلُ بْنُ عُمَانَ

غیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عنقریب فرات سے سونے کا ایک خزانہ برآمد ہوگا، جو شخص وہاں موجود ہو تو اس خزانہ میں سے کچھ نہ لے۔

۲۵۵۸۔ سہل بن عثمان، عقبہ بن خالد، عبید اللہ، ابو الزناد، عبد الرحمن الاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، عنقریب فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا جو آدمی وہاں موجود ہو، تو اس پہاڑ میں سے کچھ نہ لے۔

۲۵۵۹۔ ابو کمال فضیل بن حسین اور ابو معن الرقاشی، خالد بن حارث، عبد الحمید بن جعفر، بواسطہ اپنے والد، سلیمان بن یسار، عبد اللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابی بن کعبؓ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا تو انہوں نے کہا لوگوں کی فکریں ہمیشہ طلب دنیا میں اختلاف کرتی رہیں گی، میں نے کہا، جی ہاں! انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے، عنقریب فرات سے سونے کا پہاڑ برآمد ہوگا، لوگ جب یہ سنیں گے تو اس طرف آئیں گے، پہاڑ کے پاس والے لوگ کہیں گے اگر ہم نے انہیں یوں یہ لینے دیا تو سب لے جائیں گے اس قول کا نتیجہ یہ ہوگا کہ باہم کشت و خون ہوگا اور ہر ایک سو میں سے نانوے آدمی مارے جائیں گے، ابو کمالؓ نے اپنی روایت میں یہ زیادتی نقل کی ہے کہ عبد اللہ بن حارث اور حضرت ابی بن کعبؓ دونوں حسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے تھے۔

۲۵۶۰۔ عبید بن یعیش، اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، زہیر، سہیل بن ابی صراح، ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت

حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا * ۲۵۵۸۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا *

۲۵۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَأَقِفًا مَعَ أَبِي بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَغْنَاهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ أَجَلُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ لَيْنَ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهُ لِيَذْهَبَ بِهِ كُلُّهُ قَالَ فَيَقْتُلُونَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةِ تِسْعَةٌ وَيَسْعُونَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَفْتُ أَنَا وَأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي ظِلِّ أَجْمٍ حَسَنًا *

۲۵۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَعِيشَ وَأَسْحَقَ بْنِ إِسْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعَبِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، عراق اپنے درہم اور قنیز کو روک لے گا، شام اپنے مدی اور دینار کو روک لے گا اور تم جہاں سے شروع سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے، جہاں سے شروع سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے، جہاں سے شروع سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے، پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ اس حدیث پر ابو ہریرہؓ کا گوشت اور خون گواہی دیتا ہے۔

(فائدہ) قنیز اور مدی پانے کا نام ہے، جس میں اناج تولے ہیں اور ارب ۶۳ سیر کا ہوتا ہے، امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ ان ملکوں کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور جزیرہ ساقط ہو جائے گا، سو یہ تو ہو چکا یا غم اور روم اخیر زمانہ میں ان ملکوں پر غالب آجائیں گے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے چلی رہے گی۔

۲۵۶۱۔ زہیر بن حرب، معلیٰ بن منصور، سلیمان بن بلال، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی تاوقتیکہ رومی اعماق یا دابق میں نہ اتریں، پھر مدینہ سے ان کے مقابلہ کے لئے ایک لشکر جائے گا، یہ لشکر اس زمانہ میں روئے زمین کے برگزیدہ لوگوں کا ہوگا، جب دونوں لشکروں کی صف بندی ہو جائے گی تو رومی کہیں گے تم لوگ ہمارے اور ان لوگوں (مسلمانوں) کے درمیان نہ آؤ، جنہوں نے ہم سے قیدی بنائے، ہم ان سے لڑیں گے، مسلمان کہیں گے بخدا ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے لئے تمہانہ چھوڑیں گے، مسلمان ان سے لڑیں گے، تو ایک تہائی حصہ بھاگ جائے گا، جن کی توبہ اللہ کبھی قبول نہ کرے گا اور ایک تہائی حصہ شہید ہو جائے گا، جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہوگا اور تہائی حصہ فتح کر لے گا، جو کبھی قتل میں مبتلا نہ ہوگا، حتیٰ کہ یہ لوگ قسطنطنیہ فتح کر لیں گے اور جا کر تلواریں زیتون کے درخت سے لٹکا دیں گے اور مال غنیمت کی تقسیم میں مشغول ہوں گے کہ شیطان آواز دے کر کہے گا کہ تمہارے بال بچوں میں مسیح دجال آچکا، تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے، حالانکہ یہ خبر غلط ہوگی جب ملک شام میں پہنچیں

عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِينَارَهَا وَقَنِيزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مَدْيَنَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتِ مِصْرُ إِرْدَنْيَهَا وَدِينَارَهَا وَعُدُنْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدُنْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدُنْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ شَهْدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ *

۲۵۶۱۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعْلَى بْنُ مَنصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ يَدَاقِبَ فَيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ حَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافَوْا قَالَتِ الرُّومُ خَلُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَّوْا مِنَّا نَقَاتِلُهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا نَخْلِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيَقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزُهُمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيَقْتُلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشَّهْدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتِيحُ الثُّلُثُ لَا يُقْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَحُونَ قُسْطَنْطِينَ فَيَنْبِئُهُمْ قَيْسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَقُوا سِيوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعْلِدُونَ لِلْقِتَالِ يُسَوِّرُونَ الصُّفُوفَ إِذْ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةَ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ

گئے تب دجال نکلے گا جب مسلمان لڑائی کے لئے مستعد ہو کر صفیں باندھتے ہوں گے، نماز کی تیاری ہوگی، اس وقت حضرت عیسیٰ اتریں گے اور امام بن کر نماز پڑھائیں گے جب عدو اللہ دجال حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو اس طرح پھٹے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے اگر عیسیٰ اسے یونہی چھوڑ دیں تو بھی وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ اسے عیسیٰ کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور اس کا خون نیزہ پر لگا ہوا لوگوں کو دکھائے گا۔

۲۵۶۲۔ عبد الملک، شعیب، لیث، عبد اللہ بن وہب، لیث بن سعد، موسیٰ بن علی، علی، حضرت مستورد قرشی نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنا فرما رہے تھے قیامت قائم ہوگی تو اس زمانہ میں رومیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی، حضرت عمرو نے کہا سوچ سمجھ کر بات کر، مستورد بولے جو کچھ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنا وہی کہہ رہا ہوں، حضرت عمرو بولے اگر تم یہ کہتے ہو (تو یہ ہے کیونکہ رومیوں میں چار خصال ہیں وہ لوگ قندہ کے وقت سب سے زیادہ تحمل مزاج ہیں، مصیبت کے بعد بہت جلد سکون پذیر ہو جاتے ہیں، بھاگنے کے بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہیں، میکینوں، قتیہوں، کمزوروں کے واسطے سب سے اچھے ہیں، اور پانچویں ایک خصلت سب سے اچھی ہے کہ بادشاہوں کے ظلم کو بہت زیادہ روکنے والے ہیں۔

۲۵۶۳۔ حرمہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن وہب، ابو شریح، عبد الکریم بن حارث، حضرت مستورد قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو جائیں گے یہ خبر حضرت عمرو بن العاص کو پہنچی، انہوں نے کہا کہ یہ کیسی احادیث ہیں جن کو لوگ کہتے ہیں کہ تم آنحضرت

مَرِّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَأَهُ عَدُوُّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْغُلُجُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَ لَانْدَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبِهِ *

۲۵۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الْمُسْتَوْدُ الْقُرَشِيُّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو أَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ قُلْتُ ذَلِكَ إِنْ فِيهِمْ لِحِصَالًا أَرْبَعًا إِنْهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسَ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَقَةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمُسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ وَخَامِسَةً حَسَنَةً حَمِيلَةً وَأَمْنَعُهُمْ مِنْ ظَلَمِ الْمُلُوكِ *

۲۵۶۳۔ حَدَّثَنِي حَرْبَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّحِيْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحٍ أَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمُسْتَوْدَ الْقُرَشِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَذْكُرُ

عَنْكَ أَنْكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عَمَرُو لَيْنَ قُلْتُ ذَلِكَ إِنَّهُمْ لَأَخْلَمُ النَّاسَ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَجْبَرُ النَّاسَ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَضَعْفَائِهِمْ *

۲۵۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجْرَى إِلَّا يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ جَاءَتْ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مَثْبُكًا فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُفَسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَنَحَاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ الرُّومُ تَغْنِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمْ الْقِتَالِ رَدَّةً شَدِيدَةً فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَخْجَزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَقْبِيَهُ هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَقْنِي الشَّرْطَةَ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَخْجَزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَقْبِيَهُ هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَقْنِي الشَّرْطَةَ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُفْسُوا فَيَقْبِيَهُ هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَقْنِي الشَّرْطَةَ فَيَذَا

صلی اللہ علیہ وآلہ و ہارک وسلم سے بیان کرتے ہو، مستورڈ بولے میں تو وہیں بیان کرتا ہوں جو حضور سے سنا ہے، عمرو بن العاص نے کہا اگر تم کہتے ہو، تو (ٹھیک ہے) کیونکہ نصاریٰ مصیبت کے وقت سب لوگوں سے زیادہ بردبار ہیں، اور مصیبت کے بعد سب لوگوں سے زیادہ جلدی درست ہوتے ہیں اور مسکینوں اور ضعیفوں کے حق میں بہت اچھے لوگ ہیں۔

۲۵۶۳- ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن حجر، ابن عیینہ، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب، حمید بن ہلال، ابو قتادہ، عدوی، یسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی، ایک شخص آیا جس کا حکم کلام یہی تھا، اے عبداللہ بن مسعود، قیامت آگئی، یہ سن کر عبداللہ بن مسعود بیٹھ گئے اور وہ حکم لگائے ہوئے تھے اور فرمایا، قیامت قائم ہونے سے پہلے میراث تقسیم نہ ہوگی اور نہ مال غنیمت ملے گی خوشی ہوگی، اس کے بعد ہاتھ سے ملک شام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا (دہاں) اہل اسلام کے دشمن جمع ہوں گے اور مسلمان ان کے مقابلے کے لئے اکٹھے ہوں گے، میں نے کہا دشمن سے مراد آپ کی رومی ہیں، فرمایا ہاں، اور اس قتال کے وقت سخت ارتداد ہوگا اور مسلمان لشکر کے آگے ایک فوجی دستہ مرنے کے لئے روانہ کریں گے، تاکہ وہ بغیر غالب ہوئے واپس نہ آئیں، مسلمان جا کر خوب لڑیں گے بالآخر رات کا پردہ حائل ہو جائے گا اور ہر ایک فریق لوٹ آئے گا کسی کو غلبہ نہ ہوگا مگر وہ فوجی دستہ فنا ہو جائے گا، دوسرے دن مسلمان لشکر کے آگے ایک فوجی دستہ مرنے کے لئے پھر روانہ کریں گے تاکہ بغیر غالب ہوئے وہ لوٹ کر نہ آئے وہ جا کر لڑیں گے کوئی غالب نہ ہوگا اور شام ہو جائے گی تو ہر فریق لوٹ آئے گا مگر وہ فوجی دستہ فنا ہو جائے گا، پھر تیسرے دن مسلمان لشکر کے آگے ایک فوجی دستہ روانہ کریں گے تاکہ وہ مر جائے یا غالب ہو جائے، وہ لڑیں گے لیکن شام ہو جائے گی، تو یہ فریق لوٹ آئے گا، اور کوئی غالب نہ

ہوگا، مگر یہ فوجی دستہ بھی فنا ہو جائے گا، جب چوتھا دن ہوگا، تو بقیہ مسلمان کافروں پر چڑھا لی کر دیئے، اس طرح اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ دیسی کوئی نہیں دیکھے گا، یا دیسی کسی نے نہ دیکھی ہوگی، یہاں تک کہ پرندے ادھر ادھر سے ہو کر گزریں گے، مگر آگے نہ بڑھ سکیں گے، مردہ ہو کر گر پڑیں گے، ایک باپ کی اولاد جن کی تعداد ایک سو ہوگی، ان میں سے ایک کے علاوہ کوئی باقی نہ رہے گا، ایسی حالت میں مال قیمت سے کیا خوشی ہوگی، اور میراث کیا تقسیم ہوگی، مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ یکایک اس سے بھی بڑھ کر ایک مصیبت کی آواز سنائی دے گی، ایک چیخ سنائی دیگی کہ مسلمانوں کی اولاد میں دجال قائم ہو گیا، فوراً مسلمان اپنے ہاتھوں کی چیزیں چھوڑ کر ادھر متوجہ ہو جائیں گے، لیکن پہلے دس سواروں کا دستہ بطور ہر اول کے بھیج دیں گے، حضورؐ نے فرمایا، میں ان سواروں کے اور ان کے باپوں کے نام جانتا ہوں، اور ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی مجھے معلوم ہیں، وہ روئے زمین کے سواروں سے اس زمانہ میں بہتر ہوں گے، ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں لیسر کی بجائے اسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا ہے۔

۲۵۶۵۔ محمد بن عبید الغمری، حماد بن زید، ایوب، حمید بن ہلال، ابو قتادہ، حضرت اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا کہ سرخ آندھی چلی، بقیہ روایت حسب سابق ہے، باقی ابن علیہ کی روایت مفصل ہے۔

۲۵۶۶۔ سلیمان بن فروخ، سلیمان، حمید، ابو قتادہ، حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں تھا اور مگر بھرا ہوا تھا، بیان کرتے ہیں کہ پھر سرخ آندھی چلی اور یہ کوفہ کا واقعہ ہے اور بقیہ حدیث ابن علیہ کی روایت کی طرح مروی

كَانَ يَوْمَ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً إِمَّا قَالَ لَا يُرَى مِثْلَهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يَرِ مِثْلَهَا حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِحَبَاتِهِمْ فَمَا يُخْلِفُهُمْ حَتَّى يَخْرُ مِثًا فَيَتَعَادُ بَنُو الْأَبِّ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبَآيَ غَنِيمَةً يُفْرَحُ أَوْ أَيْ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بَيَّاسَ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذُرَارِيهِمْ فَيَرَفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَقْبُلُونَ فَيَبْعَتُونَ عَشْرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَالْوَلَانَ خِيُولَهُمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ *

۲۵۶۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْفُهْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بَنَحْوِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ وَأَشْبَعُ *

۲۵۶۶۔ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُعَوَّرِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْبَيْتُ مَلَأَنَ قَالَ فَهَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ

ہے۔

۲۵۶۷۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عبد الملک بن عمیر، جابر بن سرہ، حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں تھے، تو حضور کی خدمت میں مغرب کی طرف سے کچھ لوگ ہالوں کا لباس پہنے ہوئے حاضر ہوئے اور ٹیلہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی، آپ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے اور وہ لوگ کھڑے تھے، میرے دل نے کہا، تو بھی ان کے پاس چل اور درمیان میں جا کر کھڑا ہو جا، ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ قریب سے ان پر حملہ کر دیں، پھر میں نے خود ہی کہا ممکن ہے کہ آپ ان سے سرگوشی کر رہے ہوں، غرض میں وہاں چلا گیا، اور آپ کے اور ان کے درمیان جا کر کھڑا ہو گیا، چار باتیں مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد ہیں، جنہیں میں نے انگلیوں پر شمار کر لیا تھا، آپ نے فرمایا، تم جزیرہ عرب پر لڑو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں پر اسے فتح کرے گا، پھر فارس سے لڑو گے، اللہ اسے بھی فتح کرے گا، پھر روم سے لڑو گے وہاں بھی اللہ فتح دے گا، اس کے بعد دجال سے لڑو گے، وہاں بھی اللہ فتح دے گا، نافع نے کہا اے جابر ہم سمجھتے ہیں کہ دجال ملک شام کے فتح ہونے کے بعد نکلے گا۔

۲۵۶۸۔ ابو خیثمہ زبیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، فرات، ابو الطفیل، حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم باتیں کر رہے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچانک ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا، تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے کہا، ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے، آپ نے فرمایا، جب تک دس نشانیاں نہیں دیکھ لو گے، قیامت قائم نہ ہوگی، پھر آپ نے دھواں اور جال، اور دلیہ الارض، اور آفات کا مغرب سے طلوع ہونا، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نازل ہونا اور

بِالْكَوْفَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيٍّ *
 ۲۵۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ قَاتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَ مِنْ قَبْلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ فَوَافَقُوهُ عِنْدَ أَسْكَةٍ فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ فَقَالَتْ لِي نَفْسِي انْتَبَهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُونَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعْلَمُهُنَّ فِي يَدِي قَالَ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ فَارَسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَالَ يَخْرُجُ حَتَّى تَفْتَحَ الرُّومُ *

۲۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لَزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ فَرَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ أَطْلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ فَقَالَ مَا تَذَكَّرُونَ قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالْدَّجَالَ وَالذَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ

جوج ماجون کا نکلتا، بیان کیا، اور تین جگہ زمین کے دھنس جانے کا ذکر کیا، ایک مشرق اور ایک مغرب میں، اور ایک جزیرہ عرب میں اور سب کے اخیر میں اس آگ کا ذکر کیا جو یمن سے برآمد ہوگی اور لوگوں کو ہنگامہ کرانے کے حشر کی طرف لے جائے گی۔

مَغْرِبَهَا وَنَزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَثَلَاثَةُ خُسُوفٍ خَسَفَتْ بِالْمَشْرِقِ وَخَسَفَتْ بِالْمَغْرِبِ وَخَسَفَتْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ *

(فائدہ) دلایہ الارض کا اس آیت میں ذکر ہے۔ ”واذا وقع القول عليهم اخرجنا لهم دابة من الارض“ مفسرین بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک بہت بڑا جانور ہوگا اور وہ مفاہیجے گا، اس میں سے یہ نکلے گا، اور حضرت ابن عمر اور حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ یہ وہی جاسر ہے، جس کا ذکر جال کی حدیث میں ہے (شرح ابی و سنوی جلد ۲ و نووی جلد ۲ ص ۳۹۳)

۲۵۶۹۔ عبید اللہ بن حماز، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، فرات قزاق، ابوالطفیل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانہ میں تھے، اور ہم نیچے بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے ہمیں جھانکا، اور فرمایا تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے کہا، قیامت کا ذکر کر رہے ہیں، فرمایا جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں گی، قیامت نہ ہوگی، مشرق میں زمین دھسنے گی، مغرب میں دھسنے گی، جزیرہ عرب میں دھسنے گی، دھواں، دجال اور دلایہ الارض کا ظہور ہوگا، یا جوج ماجون نکلیں گے، مغرب سے آفتاب طلوع ہوگا، اور ایک آگ عدن کے کنارے سے نکلے گی، جو لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی، شعبہ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالعزیز نے بواسطہ ابوالطفیل، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دسویں نشانی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نازل ہونا بیان کیا ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ ایک روز کی آمد می، لوگوں کو سمندر میں لے جا کر ڈال دے گی۔

۲۵۶۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي سَيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَاطْلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسَفَتْ بِالْمَشْرِقِ وَخَسَفَتْ بِالْمَغْرِبِ وَخَسَفَتْ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالْدَّحَانُ وَالْذَّجَالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ تَرْجُلُ النَّاسَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ نَزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ وَرَبِحَ تَلْقَى النَّاسَ فِي الْبَحْرِ *

(فائدہ) یمن اور عدن کے کنارے سے جو آگ نکلے گی، وہی حاشر ہے، لہذا قالہ النووی وغیرہ۔

۲۵۷۰۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، فرات، ابوالطفیل، ابی سریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانہ میں تھے اور ہم اس کے نیچے

۲۵۷۰۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطَّفِيلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي

باتیں کر رہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ بھی کہا ہے کہ وہ آگ وہاں اترے گی، جہاں یہ لوگ اتریں گے، اور جہاں وہ لوگ دوپہر کو قیلولہ کریں گے، وہیں وہ آگ ٹھہرے گی، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے یہی روایت ایک شخص نے بواسطہ ابوالطفیل، ابوسریحہ سے نقل کی، مگر مرفوعاً نہیں بیان کی، باقی اس میں نزول عیسیٰ اور آندھی کا سمندر میں ڈال دینا مذکور ہے۔

۲۵۷۱۔ محمد بن ثنی، ابوالعمان حکم بن عبداللہ مجلی، شعبہ، فرات، ابوالطفیل، حضرت ابی سریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم باتیں کر رہے تھے کہ ہم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانکا اور حسب سابق معاذ اور ابن جعفر کی روایت کی طرح روایت نقل کرتے ہیں، ابن ثنی بواسطہ ابوالعمان، حکم بن عبداللہ، شعبہ، عبدالعزیز بن رفیع، ابوالطفیل، ابوسریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، اس میں دسویں نشانی نزول ابن مریم علیہ السلام بیان کی گئی ہے، باقی روایت مرفوعاً ذکر نہیں کی۔

۲۵۷۲۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن میتب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) عبدالملک بن شعیب بن لیث، شعیب، لیث، عقیل بن خالد، ابن شہاب، ابن میتب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت میں قائم ہونے سے قبل ایک آگ سر زمین حجاز سے ایسی نکلے گی، جس سے بھرہ کے اونٹوں کی گردنیں چمک جائیں گی۔

سَرِيحَةً قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَرْفَةٍ وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقُ الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْسِبُهُ قَالَ تَنْزُلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ قَالَ أَحَدُ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نَزَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْآخَرُ رِيحٌ تَلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ *

۲۵۷۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ بَنَحْوِهِ قَالَ وَالْعَاشِيَةَ نَزَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ *

۲۵۷۲۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضَيِّئُ أَغْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى *

(فائدہ) قاضی عیاض فرماتے ہیں، یہ وہی آگ ہے، جو حشر کے لئے لوگوں کو لئے جائے گی، ممکن ہے اس کی ابتداء یمن سے ہو، اور قوت ملک حجاز میں، اور امام نووی فرماتے ہیں، اس حدیث سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ حشر کی آگ ہے، بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے، اور یہ آگ ہمارے زمانے میں ۶۵۳ھ میں نکل چکی ہے اور یہ بہت بڑی آگ تھی، مدینہ کے مشرقی کنارے سے نکلی تھی اس کی مزید تفصیلات کتب حدیث دیر میں درج ہیں، شائقین علماء سے دریافت فرمائیں، (نووی جلد ۲ ص ۳۹۳)

۲۵۷۳- حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِينُ إِيَّاهُ أَوْ يَهَابُ قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ فَكَمْ ذَلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَذَا وَكَذَا مِيلًا *

۲۵۷۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَتْ السَّنَةُ بَأَنَّ لَا تُمْطَرُوا وَلَكِنَّ السَّنَةَ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تَنْبُتُ الْأَرْضُ شَيْئًا *

۲۵۷۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ *

۲۵۷۳- عمرو ناقد، اسود بن عامر، زہیر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) مدینہ کے گھرا باب یا یہاب تک پہنچ جائیں گے، زہیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سہیل سے دریافت کیا، یہ جگہ مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ تو انہوں نے کہا، اتنے اتنے میل پر۔

۲۵۷۴- قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسط سالی یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو، بلکہ بارش ہوگی اور خوب ہوگی لیکن زمین سے کچھ نہیں اگے گا۔

۲۵۷۵- قتیبہ بن سعید، لیث، (دوسری سند) محمد بن ریح، لیث، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ مشرق کی طرف منہ کر کے فرما رہے تھے سن لو فتنہ یہاں ہوگا، سن لو فتنہ یہاں ہوگا، جہاں سے شیطان کا سیبگ طلوع ہوگا۔

۲۵۷۶- عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْنُ الْمَشْرِقِ الْفِتْنَةُ

۲۵۷۶- عبید اللہ بن عمر القواریری، محمد بن المثنیٰ ح و حدَّثَنَا عبید اللہ بن سعید کلُّہما عن یحیی القطان قال القواریری حدَّثَنی یحیی بن سعید عن عبید اللہ بن عمر حدَّثَنی نافع عن ابن عمر انَّ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام عند باب حفصة فقال بیدہ نحن المشرق الفتنۃ

۲۵۷۶- عبید اللہ بن عمر القواریری، محمد بن المثنیٰ ح و حدَّثَنَا عبید اللہ بن سعید کلُّہما عن یحیی القطان قال القواریری حدَّثَنی یحیی بن سعید عن عبید اللہ بن عمر حدَّثَنی نافع عن ابن عمر انَّ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام عند باب حفصة فقال بیدہ نحن المشرق الفتنۃ

تین مرتبہ فرمایا، عبید اللہ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درولہے پر کھڑے تھے۔

۲۵۷۷- حمله بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف رخ کر کے فرمایا، ہوشیار ہو جاؤ، فتنہ ادھر سے ہوگا، ہوشیار ہو جاؤ، فتنہ ادھر سے ہوگا، ہوشیار ہو جاؤ، فتنہ ادھر سے ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینک لگے گا۔

۲۵۷۸- ححدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، عکرمہ بن عمار، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے مکان سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کفر کی چوٹی ادھر سے یعنی مشرق سے لگے گی، جہاں سے شیطان کا سینک برآمد ہوگا۔

۲۵۷۹- ابن نمیر، اسحاق بن سلیمان، حظلہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ مشرق (۱) کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے، آگاہ رہو، فتنہ ادھر ہوگا، آگاہ رہو، فتنہ ادھر ہوگا، آگاہ رہو، فتنہ ادھر ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینک لگے گا۔

۲۵۸۰- عبد اللہ بن عمر بن ابان، واصل بن عبد اللہ، احمد بن عمر، ابن فضیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت سالم بن عبد اللہ فرماتے تھے، عراق والو، میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا اور نہ اس سے پوچھتا ہوں جو کہ گناہ کبیرہ کرتا ہے، میں نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ فرما

هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي رَوَايَةٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ *

۲۵۷۷- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ *

۲۵۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ مِنَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ بَغْيِي الْمَشْرِقِ *

۲۵۷۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَغْنِثِي ابْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا ثَلَاثًا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ *

۲۵۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَوَأَصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوُكَيْعِيُّ وَالْفُظْلُ بْنُ أَبَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ مَا أَسْأَلُكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ

(۱) مشرق کی جہت سے کیا مراد ہے؟ ایک قول یہ ہے کہ حجاز مراد ہے، دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے نجد اور عراق کا علاقہ مراد ہے اور یہی

رہے تھے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، فتنہ اس طرف سے آئے گا، اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، جہاں سے شیطان کے دونوں سیگ نکلتے ہیں اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی قوم کا جو ایک شخص مارا تھا، وہ خطا سے مارا تھا، اس پر اللہ رب العزت نے فرمایا کہ تو نے ایک خون کیا، پھر ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تجھے آزمایا، جس طرح کہ آزمایا تھا، احمد بن عمر نے اپنی روایت میں ”سمعت“ کا لفظ نہیں بولا۔

وَأَرْكَبُكُمْ لِلْكَبِيرَةِ سَمِعْتُ أَبِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا وَأَمَّا يَدِيهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قُرْنَا الشَّيْطَانِ وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَإِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِي قَتَلَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَاً فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ (وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَتَجْنِثُكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا) قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ *

۲۵۸۱۔ محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، ابن مہزیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین بمقام تبالہ ذی الخلصہ کے چاروں طرف طواف کرنے میں ملیں گے۔ ذی الخلصہ (مقام) تبالہ میں ایک بت تھا، زمانہ جاہلیت میں دوس والے اس کی پرستش کرتے تھے۔

۲۵۸۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسَ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَنِيَالَةَ *

۲۵۸۲۔ ابو کامل جحدری اور ابو معن بن یزید الرقاشی، خالد بن حارث، عبد الحمید بن جعفر، اسود بن العلاء، ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے سنا فرما رہے تھے، رات دن ختم نہ ہوں گے، جب تک لات و عزی (بتوں) کی پرستش نہ کی جانے لگے گی، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ جب اللہ تعالیٰ نے آیت ”ہو الذی ارسل رسولہ بالہدای و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون“ نازل فرمائی تھی، تو میں سمجھتی تھی کہ اب دین مکمل ہو چکا (اب کفر و شرک نہ ہوگا) آپ نے فرمایا حسب مشیت الہی ایسا کچھ ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار پاکیزہ ہوا بھیجے گا، جس سے ہر وہ شخص مر جائے گا، جس کے دل میں

۲۵۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَأَبُو مَعْنٍ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تَعْبُدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَطْلُبُ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ (هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ) أَنَّ ذَلِكَ تَامًا قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رَجُلًا طَيِّبَةً فَيَقْتُلُ كُلَّ

رائی کے وانہ کے برابر ایمان ہو گا اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کسی قسم کی بھلائی نہ ہوگی، بالآخر وہ اپنے باپ والوں کے دین پر لوٹ جائیں گے۔

۲۵۸۳۔ محمد بن ثقی، ابو بکر حنفی، عبد الحمید بن جعفر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۵۸۴۔ قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، ابو الزناد، اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر کی طرف سے گزرے گا، اور کہے گا کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔

۲۵۸۵۔ عبد اللہ بن عمر بن محمد بن ابان بن صالح، محمد بن یزید، ابن فضیل، ابو اسماعیل، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، دنیا فنا نہ ہوگی، یہاں تک کہ ایک شخص کسی قبر پر سے گزرے گا اور اس پر لوٹ لگے گا، اور کہے گا، کاش میں یہ قبر والا ہوتا، اور مصائب کے علاوہ دین کی بات کچھ بھی نہ ہوگی۔

۲۵۸۶۔ ابن ابی عمر، مروان، یزید بن کيسان، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ قاتل نہیں سمجھے گا کہ میں نے کیوں قتل کیا؟ اور مقتول نہیں جانے گا کہ مجھے کیوں قتل کیا گیا؟

۲۵۸۷۔ عبد اللہ بن عمر بن ابان اور واصل بن عبد الاعلیٰ، محمد بن فضیل، ابو اسماعیل، ابو حازم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرَدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَيَقِيَنَّ
مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلَىٰ دِيْنِ اٰبَائِهِمْ *

۲۵۸۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ
جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۵۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ
أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ
الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولَ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ *

۲۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ
أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاعِيُّ
(وَالْفَلْظُ لِابْنِ أَبَانَ) قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ
أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى
يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ وَيَقُولَ يَا لَيْتَنِي
كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ
إِلَّا الْبَلَاءُ *

۲۵۸۶۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا
مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي
حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى
النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَذِرِي الْفَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ
وَلَا يَذِرِي الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ *

۲۵۸۷۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ
وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، دنیا اس وقت تک فائدہ ہوگی، جب تک کہ لوگوں پر یہ دن نہ آجائے گا کہ قاتل کو اپنے قتل کرنے کی اور مقتول کو اپنے قتل ہونے کی یہ وجہ معلوم نہ ہوگی، عرض کیا گیا، یہ کیوں ہوگا، فرمایا کشت و خون ہوگا، قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

۲۵۸۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، زیاد بن سعد، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ کعبہ شریف کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا جھنڈی ڈھائے گا۔

۲۵۸۹۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کعبہ شریف کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا جھنڈی گرائے گا۔

۲۵۹۰۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز درلوردی، ثور بن زید، ابو الغیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ رب العزت کے گھر کو جھنڈیوں میں سے دو چھوٹی پنڈلیوں والا گرائے گا۔

۲۵۹۱۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز بن محمد، ثور بن زید، ابو الغیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک ایک خطائی آدمی نکل کر لوگوں کو اپنی لاشی سے نہ بھائے گا۔

فُضِّلَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَذَرِي الْقَاتِلُ فِيهِمْ قَتْلًا وَلَا الْمَقْتُولُ فِيهِمْ قَتْلًا فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ الْهَرَجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ وَفِي رَوَايَةٍ ابْنُ أَبَانَ قَالَ هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الْأَسْلَمِيَّ *

۲۵۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ سَمْعٍ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَبُ الْكَعْبَةُ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ *

۲۵۸۹۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَبُ الْكَعْبَةُ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ *

۲۵۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُحْرَبُ بَيْتُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ *

۲۵۹۱۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَطَطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ *

۲۵۹۲۔ محمد بن بشار العبدی، عبد الکبیر بن عبد الحمید ابو بکر، عبد الحمید بن جعفر، عمر بن الحکم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، رات دن کا سلسلہ ختم نہ ہوگا، جب تک کہ ایک شخص جس کو چھایا کھا جائے گا، بادشاہ نہ ہوگا، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، یہ چار بھائی ہوں گے، شریک، عبید اللہ، عمیر اور عبد الکبیر، جو کہ عبد الحمید کے بیٹے ہوں گے۔

۲۵۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سعید، حضرت ابو ہریرہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ تم ایسے لوگوں سے لاچکو گے، جن کے منہ کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے، اور قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ تم ایسے لوگوں سے، نہ لاؤ گے، جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

۲۵۹۴۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ تم سے ایسے لوگ لڑیں گے، جن کے جوتے بالوں کے اور منہ تہہ تہہ ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

۲۵۹۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی تاوقتیکہ تم ایسے لوگوں سے نہ لاؤ گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں اور قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ تم ایسے لوگوں سے نہ لاؤ گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناک موٹی اور چھٹی ہوگی۔

۲۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبُو بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْكَحْمَكِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذْهَبِ الْآيَامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ لَّهُ الْحِجَاهُ قَالَ مُسْلِمٌ هُمْ أَرْبَعَةٌ إِخْوَةُ شَرِيكَ وَعَبِيدُ اللَّهِ وَعُمَيْرُ وَعَبْدُ الْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ *

۲۵۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَجَانُ الْمَطْرُوقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا يَعْالَهُمُ الشَّعْرُ *

۲۵۹۴۔ وَحَدَّثَنِي حَرَمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلَكُمْ أُمَّةٌ يَتَعَلَّوْنَ الشَّعْرَ وَجُوهَهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِ الْمَطْرُوقَةِ *

۲۵۹۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا يَعْالَهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأَنْفِ *

۲۵۹۶۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک مسلمانوں کی لڑائی ترکوں سے نہ ہو جائے گی، جن کے ناک کوئی ہوئی وصالوں کی طرح (چٹے) ہوں گے۔

۲۵۹۷۔ ابو کریب، وکیع، ابواسامہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے قبل تمہاری لڑائی ایسی قوم سے ہوگی جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی اور چہرے چھٹی وصالوں کی طرح اور سرخ ہوں گے اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ چیزیں نما کر مصلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہیں، ان تمام مفتوں کے ساتھ جو آپؐ نے بیان فرمائی ہیں، ہمارے زمانے میں ترکوں سے مسلمانوں کی بار بار لڑائی ہو چکی، وصلى الله على رسوله الذي لا ينطق عن الهوى، ان هو الا وحى يوحى۔

۲۵۹۸۔ زہیر بن حرب، علی بن حجر، اسماعیل بن ابراہیم، جریر، ابو نعیرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے فرمایا عنقریب اہل عراق کے پاس خراج میں نہ کوئی قفیز آئے گا اور نہ کوئی درہم، ہم نے کہا، کہاں سے نہیں آئے گا؟ فرمایا عجم کی طرف سے، عجم والے اسے روک لیں گے، پھر فرمایا، وقت قریب ہے کہ اہل شام کے پاس نہ کوئی دینار آئے گا اور نہ کوئی مدی، ہم نے کہا کہاں سے؟ فرمایا روم کی طرف سے، پھر تھوڑی دیر خاموش رہے، اس کے بعد فرمایا کہ حضورؐ نے فرمایا، کہ میری اخیر امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر مال دے گا، شمار نہیں کرے گا، جریر کہتے ہیں میں نے ابو نعیرہ اور ابوالعلاء سے پوچھا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ وہ بولے نہیں۔

۲۵۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَعْقُوبٍ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرُكَ قَوْمًا وَجُوهُهُمْ كَالْمَحَاةِ الْمَطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ وَيَمَشُّونَ فِي الشَّعَرِ *

۲۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أَسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَاتِلُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا يُعَالَهُمُ الشَّعَرُ كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَحَاةُ الْمَطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ *

۲۵۹۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَالْفَلْظُ لِرُؤْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجْحَى إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُونَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجْحَى إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مِثْقَالٌ مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْتَنِي الْمَالَ حَتَّى لَا يَعْلُدَ عَدَدًا قَالَ قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ لَا *

(فائدہ) حضرت عمر بن عبدالعزیز تو اوائل امت میں سے گزرے ہیں اخیر امت میں حضرت مہدی علیہ السلام آئیں گے جو ان صفات کے ساتھ موصوف ہوں گے جیسا کہ جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد کی روایت میں اس کی تصریح آگئی ہے (شرح ابی جلد ۷ ص ۳۵۳) واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۵۹۹۔ ابن ثقی، عبد الوہاب، حضرت سعید جریری، سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۶۰۰۔ نصر بن علی، ابن مفصل، (دوسری سند) علی بن حجر، اسماعیل بن علیہ، سعید، ابونضر، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو مال کو لب بھر بھر کر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔

۲۶۰۱۔ زہیر بن حرب، عبدالصمد، بواسطہ اپنے والد، داؤد، ابونضر، حضرت ابوسعید اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو بغیر شمار کرنے کے مال تقسیم کرے گا۔

۲۶۰۲۔ ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، داؤد، ابونضر، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۶۰۳۔ محمد بن ثقی، ابن یسار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابومسلم، ابونضر، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو مجھ سے بہتر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسر سے جس وقت خندق کھود رہے تھے ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر ارشاد فرمایا، ابن سمیہ (سمیہ ان کی والدہ کا نام ہے) تجھ

۲۵۹۹۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مِزَالُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي الْجُرَيْرِيَّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۲۶۰۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْتَوِي الْمَالَ حَتَّى لَا يُعَدَّهُ عَدَدًا وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ حَجْرٍ يَحْتَوِي الْمَالَ *

۲۶۰۱۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يُعَدُّهُ *

۲۶۰۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۶۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ بَشَّارٍ وَالْفُطَيْلِيُّ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفِرُ

الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِتْنَةٌ بَاغِيَةٌ *

پر کیسی مصیبت آئے گی، باغی گروہ تجھے قتل کر دے گا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے، یہ روایت اس بات کی صاف دلیل ہے کہ حضرت علیؑ خلیفہ برحق تھے اور حضرت عمار بن یاسرؓ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔

۲۶۰۴۔ محمد بن معاذ بن عباد العمری، ہریم بن عبد اللہ العالی، خالد بن حارث۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، اسحاق بن منصور، محمود بن غیلان، محمد بن قدامہ، نصر بن شعیب، شعبہ، حضرت ابو مسلمہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے روایت مروی ہے، باقی ابو نصرہ اور خالد کی روایت میں اس بہتر شخص کا نام، ابو قتادہ مذکور ہے اور خالد کی روایت میں ”بوس“ کے بجائے ”ویس“ (یعنی) مصیبت کا لفظ ہے۔

۲۶۰۵۔ محمد بن عمرو بن جبلة، محمد بن جعفر، (دوسری سند) عقبہ بن کرم، ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، خالد بن الحسن، بواسطہ اپنے والد حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

۲۶۰۶۔ اسحاق بن منصور، عبد الصمد بن عبد الوارث، شعبہ، خالد حذاء، سعید بن ابی الحسن، بواسطہ اپنی والدہ اور حسن، بواسطہ اپنی والدہ، حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۶۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن ابراہیم، ابن عون،

۲۶۰۴۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهَرِيمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالُوا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَرَاهُ يَعْنِي أَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ وَيَقُولُ وَيَسَ أَوْ يَقُولُ يَا وَيَسَ ابْنَ سُمَيَّةَ *

۲۶۰۵۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ الْأَعْمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ عُقْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا غَنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ *

۲۶۰۶۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَاءِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ وَالْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِمَا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۶۰۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

حسن، بواسطہ اپنی والدہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا عمار کو باغی گردہ قتل کرے گا۔

۲۶۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، شعبہ، ابوالتیاح، ابوذرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میری امت کو قریش کا یہ قبیلہ ہلاک کر دے گا، صحابہ نے عرض کیا، پھر حضورؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کاش لوگ ان سے علیحدہ رہیں۔

۲۶۰۹۔ احمد بن ابراہیم، احمد بن عثمان، ابوداؤد، شعبہ، سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

۲۶۱۰۔ مردادقہ، ابن ابی عمر، سفیان، زہری، سعید بن المسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسریٰ مر گیا اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا، اور جب قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد قیصر (۱) نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانے راہ خدا میں صرف کر دو گے۔

(فائدہ) چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہے (نوی جلد ۲ ص ۳۹۵)

۲۶۱۱۔ وحید بن حزم، یحییٰ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس (دوسری سند) ابن رافع، عبد بن حمید، بعد الرزاق، معمر، زہری سے سفیان کی سند

(۱) اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ عراق میں کسریٰ نہیں رہے گا اور شام میں قیصر نہیں رہے گا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔ چنانچہ آپؐ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی کہ ان علاقوں سے ان کی بادشاہت ختم ہو گئی اور کسریٰ کی بادشاہت تو بالکل ختم ہو گئی اور قیصر کی بادشاہت شام سے ختم ہو کر دور واز کے علاقوں میں رہ گئی۔ آپؐ نے یہ ارشاد مسلمانوں کی تسلی کے لئے فرمایا تھا کہ قریشی حجرات کی غرض سے شام اور عراق جایا کرتے تھے۔ جب وہ مسلمان ہو گئے تو انھیں یہ فکر لاحق ہوئی کہ ہمارے اسلام لانے کی وجہ سے کہیں قیصر و کسریٰ ہمارے شام اور عراق داخلے پر پابندی نہ لگا دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں خوشخبری سنائی کہ ان علاقوں سے ان کی حکومتیں ختم ہو جائیں گی۔

إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ عَمَارًا الْفَقْعَ الْبَاغِيَةَ *

۲۶۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهْلِكُ أُمَّتِي هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَرَفُوا لَهُمْ *

۲۶۰۹۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ *

۲۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِذُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

(۲۶۱۱) وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ

اور اس کی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۶۱۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ، ان مرویات سے نقل کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، چنانچہ چند احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسری ہلاک ہو گیا، اس کے بعد اور کوئی کسری نہیں ہوگا اور قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد اور کوئی قیصر نہیں ہوگا اور تم دونوں ان کے خزانے راہ خدا میں صرف کرو گے۔

۲۶۱۳۔ قتیبہ بن سعید، جریر، عبدالملک بن عمیر، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسری ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کسری نہیں ہوگا اور ابو ہریرہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۶۱۴۔ قتیبہ بن سعید، ابو کمال، ابو عوانہ، سہاک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے مسلمانوں یا مومنوں کی ایک جماعت کسری والوں کا وہ خزانہ فتح کرے گی جو قصر ابیض میں ہوگا، قتیبہ نے بغیر شک کے مسلمین کا لفظ بولا ہے۔

۲۶۱۵۔ محمد بن شعیب، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سہاک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور ابو عوانہ کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ سَفِيَّانٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ *

۲۶۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَفَيْصَرُ لَيْهْلَكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ فَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَتَقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ *

۲۶۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ فَذَكَرَ بَعْثِلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ سَوَاءً *

۲۶۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتَفْتَحَنَّ عَصَابَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كُنُزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ قَالَ قُتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَشْكُ *

۲۶۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ *

۲۶۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ نَوْرٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ الدِّلِّيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةِ حَاجِبٍ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَحَاجِبٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزَوْهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْرَاقَ فَإِذَا جَاءَهَا نَزَلُوا فَلَمْ يَقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهِ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ حَاجِبَيْهَا قَالَ نَوْرٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهِ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ حَاجِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّالِثَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهِ أَكْبَرُ فَيَرْجِعُ لَهُمْ فَيَذَلُّوهُمْ فَيَغْنَمُوا فَيَنْتَحِمُوا هُمْ يَتَسَمِعُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتَرَكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ *

۲۶۱۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا نَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّلِّيُّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۲۶۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَقَاتِلَنَّ الْيَهُودَ فَلَتَقْتُلَنَّهُمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ *

(فائدہ) حقیقی معنی پر محمول کرنے میں کسی قسم کا اشکال اور شبہ نہیں ہے (ابن ابی جلد ۷)

۲۶۱۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ *

۲۶۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۲۶۱۶- قتیبہ بن سعید، عبد الحزیز، ثور، ابوالغیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سنا ہے ایک شہر ہے جس کا ایک کنارہ خشکی میں اور ایک دریا میں ہے، صحابہ نے عرض کیا، جی ہاں، آپ نے فرمایا قیامت قائم ہونے سے پہلے اس پر ستر ہزار بنی اسحاق (عرب) جہاد کریں گے، وہاں جائیں گے، تو ویسے ہی اتریں گے نہ کسی ہتھیار سے لڑیں گے اور نہ تیر ماریں گے، بلکہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے، تو شہر کا ایک کنارہ گر پڑے گا، ثور، (راوی) بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں اس کنارہ کے متعلق یہ فرمایا جو دریا پر ہے، پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو کشائش مل جائے گی اور مسلمان اندر داخل ہو جائیں گے، مال غنیمت تقسیم کرتے ہوں گے تو ایک چیخ آئے گی کہ دجال نکل آیا مسلمان ہر چیز کو چھوڑ کر فوراً لوٹ پڑیں گے۔

۲۶۱۷- محمد بن مرزوق، بشر بن عمر، سلیمان بن بلال، ثور بن سے یہی حدیث اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔

۲۶۱۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم یہود سے لڑو گے اور انہیں مارو گے، حتیٰ کہ پتھر کہے گا، اے مسلمان (میری آڑ میں) یہ یہودی ہے، اسے آکر قتل کر دے۔

۲۶۱۹- محمد بن ثنی، عبد اللہ بن سعید، یحییٰ، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اس روایت میں ہے کہ پتھر کہے گا یہ یہودی میری آڑ میں ہے۔

۲۶۲۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عمرو بن حمزہ، سالم،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری اور یہودی لڑائی ہوگی یہاں تک کہ پتھر کے گاہے مسلمان یہ یہودی میرے پیچھے ہے، آکر اسے قتل کر دے۔

۲۶۲۱۔ حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے یہودی لڑیں گے مگر تم ان پر غالب آؤ گے حتیٰ کہ پتھر (بھی) کہے گا اے مسلمان یہ یہودی میرے پیچھے ہے آکر اسے قتل کر دے۔

۲۶۲۲۔ قتیبہ بن سعید، یعقوب، سہیل، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کی یہودیوں سے لڑائی نہ ہو جائے، مسلمان یہودی کو قتل کریں گے، یہاں تک کہ یہودی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپیں گے مگر درخت اور پتھر کہے گا، اے مسلمان اے اللہ کے بندے میرے پیچھے یہ یہودی ہے اسے آکر قتل کر دے، ہاں درخت غرقہ نہیں کہے گا کیونکہ یہ شجر یہودی ہے۔

۲۶۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو الاحوص، (دوسری سند) ابو کمال، ابو عوانہ، ساک، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ قیامت سے پہلے کئی کذاب ہیں، ابو الاحوص کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا کہ کیا تم نے یہ حضور سے سنا وہ بولے ہاں۔

أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْتُلُونَ أَنْتُمْ وَيَهُودُ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ *

۲۶۲۱۔ حَدَّثَنَا حَرْمَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتَسْلُطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ فَاقْتُلْهُ *

۲۶۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَعْنَى ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَهِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوْ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ *

۲۶۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَابِينَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ *

۲۶۲۴۔ ابن عثی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ساک سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، ساک بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی سے سنا، حضرت جابر نے کہا، ان سے بخو۔

۲۶۲۴۔ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ سِمَاكٌ وَسَمِعْتُ أَحْبِي يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ فَاحْذَرُوهُمْ *

۲۶۲۵۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن منصور، عبدالرحمن، مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دجال، کذاب تقریباً تیس نہ ظاہر ہو جائیں گے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہوگا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

۲۶۲۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ *

۲۶۲۶۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے، سوائے اس کے انہوں نے ”پیچٹ“ کہا ہے۔

۲۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَبْعَثُ *

باب (۳۸۸) ابن صیاد کا بیان۔

۲۶۲۷۔ عثمان بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، اعمش، ابوالاکل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، تو بچوں پر سے ہمارا گزر ہوا، ان میں ابن صیاد بھی تھا، سب لڑکے بھاگ گئے، لیکن ابن صیاد بیٹھ گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گزری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ وہ بولا نہیں، بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسے قتل کر دوں، آپؐ نے فرمایا، اگر یہ وہی ہے، جو تمہیں

(۳۸۸) بَاب ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ *

۲۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْأَعْمَشُ قَالُوا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِصَبْيَانٍ فِيهِمَا ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصَّبْيَانِ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَبَّتَ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَا بَلْ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

معلوم ہو رہا ہے، تو تم اسے قتل نہ کر سکو گے۔

يَكُنِ الَّذِي تَرَى فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ *

۲۶۲۸۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، ابو کریب، ابو معاویہ، اعش، شقیق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے، اتنے میں ابن صیاد ملا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا، میں نے تیرے لئے اپنے دل میں ایک بات چمپائی ہے، ابن صیاد بولا، تمہارے دل میں دغ (دخان) ہے، حضورؐ نے فرمایا، چل مردود تو اپنے اندازہ سے کبھی نہیں بڑھ سکے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں اس کی گردن بار دوں، آپؐ نے فرمایا، جانے دو اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اسے مار نہ سکو گے۔

۲۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْأَحْزَابُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بَابُ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَبَّاتُ لَكَ حَبِيبًا فَقَالَ دُخْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُو قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي فَأَضْرِبْ عَنْقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْنَهُ فَإِنَّ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ابن صیاد یا ابن صائد کا نام صاف ہے، علماء فرماتے ہیں کہ اس کا واقعہ مشتبہ ہے کہ یہ وہی دجال تھا، یا دجال الگ ہے، ظاہر احادیث سے پتہ چلتا ہے، کہ اس کے بارے میں آپؐ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی، دجال کی صفیں آپؐ کو بذریعہ وحی معلوم ہوئی تھیں اور ابن صیاد میں آپؐ کو بعض صفات نظر آتی تھیں، اس لئے آپؐ کو شبہ تھا، یقین نہیں تھا، ہاں اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ ابن صیاد جالوں میں سے ایک دجال تھا (نووی جلد ۲ شرح ابی و سنو جلد ۲)۔

۲۶۲۹۔ محمد بن شعیب، سالم بن نوح، جریری، ابو نصرہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن صیاد سے مدینہ منورہ کے بعض راستوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے، حضورؐ نے اس سے پوچھا، کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد بولا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو، کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ پر، اور اس کے فرشتوں پر اور اس کتابوں پر ایمان لایا، آپؐ نے فرمایا تجھے کیا نظر آتا ہے؟ ابن صیاد بولا، مجھے پانی پر تخت نظر آتا ہے، آپؐ نے فرمایا، تجھے ابلیس کا تخت پانی پر نظر آتا ہے اور کیا نظر آتا ہے؟ بولا مجھے دو سچے اور ایک جھوٹا یاد جھوٹے اور ایک سچا

۲۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيتُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ مَا تَرَى قَالَ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرَى قَالَ أَرَى صَادِقِينَ

نظر آتا ہے، آپؐ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، اس پر معاملہ مشتبہ ہو گیا۔

۲۶۳۰۔ یحییٰ بن حبیب، محمد بن عبد الاعلیٰ۔ معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو نضرہ، حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن صائد سے ملے، اور آپؐ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور ابن صائد بچوں میں تھا اور جریری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۶۳۱۔ عید اللہ بن عمر القواریری، محمد بن شعث، عبد الاعلیٰ، داؤد، ابو نضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن صائد کے ساتھ مکہ مکرمہ تک گیا، وہ مجھے کہنے لگا کہ لوگ مجھے کیا کہتے ہیں، میں دجال ہوں، کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرماتے تھے، دجال کی اولاد نہیں ہوگی، اور میرے تو اولاد ہے، کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا، آپؐ فرماتے تھے، دجال مکہ اور مدینہ میں نہ آئے گا، میں نے کہا، ہاں سنا ہے، ابن صائد بولا، تو میں مدینہ میں پیدا ہوا ہوں، اور اب کہ میں جا رہا ہوں، ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، آخر میں ابن صائد نے کہا خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ دجال کہاں پیدا ہوا ہے؟ اور اب وہ کہاں ہے؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کی اس بات نے مجھے پھر شبہ میں ڈال دیا۔

(قائد) کہ اس کا دجال کے ساتھ تعلق ضرور ہے۔ اور یہ دلیلیں اس کی ناکافی ہیں، کیونکہ دجال کی یہ صفات حضور نے اس وقت کی بتائی ہیں، جب کہ وہ فساد کرنے کے لئے دنیا میں نکلے گا۔

۲۶۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ وَأَخَذْتَنِي مِنْهُ ذِمَامَةً هَذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَا لِي وَلَكُمْ يَا

۲۶۳۲۔ یحییٰ بن حبیب، محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر، بواسطہ اپنے والد، ابو نضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ابن صائد نے مجھ سے ایک بات کہی، جس سے مجھے شرم آگئی (کہ اسے کیا کہوں) بولا میں اور لوگوں کو تو معذور سمجھتا ہوں، مگر اے اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

تمہیں میرے معاملے میں کیا ہو گیا ہے، کیا حضورؐ نے نہیں فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا، اور میں تو مسلمان ہوں، اور آپؐ نے فرمایا، دجال کے اولاد نہ ہوگی اور میرے تو اولاد ہے، اور حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے دجال پر (دخول) مکہ کو حرام کر دیا ہے، اور میں نے توجیح کیا ہے، بیان کرتے ہیں کہ ابن صائد برابر ایسی گفتگو کرتا رہا، قریب تھا کہ میں اس سے متاثر ہو جاؤں، مگر وہ کہنے لگا بخدا میں جانتا ہوں کہ وہ اب کہاں ہے اور میں اس کے والدین کو بھی جانتا ہوں۔ اس سے کہا گیا، کیا تجھے پسند ہے کہ تو دجال ہو، بولا میرے سامنے یہ بات پیش کر جائے تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔

۲۶۳۳۔ محمد بن ثقی، سالم بن نوح، جریری، ابو نعروہ، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حج یا عمرہ کرنے کے لئے چلے، ابن صائد بھی ہمارے ساتھ تھا، ایک پڑاؤ پر اترے، اور لوگ تو منتشر ہو گئے، میں اور ابن صائد رہ گئے، مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی، کیونکہ اس کے بارے میں (دجال) کہا ہی جاتا تھا ابن صائد اپنا سامان لے آیا اور لا کر، میرے اسباب کے ساتھ ملا کر رکھ دیا، میں نے کہا گرمی سخت ہے، اگر تم اپنا سامان اس درخت کے نیچے رکھ دیجئے، تو بہتر ہوتا، اس نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد سامنے کچھ بکریاں نظر آئیں، ابن صائد جا کر دودھ کا بڑا پیالہ لے آیا اور کہنے لگا، ابو سعید بیو، مجھے اس کے ہاتھ سے پینا گوارا نہیں تھا۔ اس لئے کہہ دیا کہ گرمی سخت ہے اور دودھ بھی گرم ہے، بولا ابو سعید میرا ارادہ ہوتا ہے کہ ایک رسی لے کر درخت سے لٹکا کر خود کو اونچی چھانسی لگاؤں، ان باتوں کی بنا پر جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں، اے ابو سعید جن لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث معلوم نہیں ہے، ان کو تو معلوم نہیں۔ مگر اے گروہ انصاری تم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مخفی نہیں ہے۔ ابو سعید کیا تم آنحضرت صلی اللہ

أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ وَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ وَكَأَيُّ يَوْلَدَ لَهُ وَقَدْ وَلَدَ لِي وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَصَحْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِي قَوْلِهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْآنَ خَيْثُ هُوَ وَأَعْرَفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيْسُرُكَ أَنْكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عَرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ *

۲۶۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ أَخْبَرَنِي الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ عَمَّارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَتَزَلْنَا مَنْزِلًا فَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيَ أَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَخَشَنَ شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتُهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَرَفَعْتُ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَحَاءَ بَعْضٍ فَقَالَ اشْرَبْ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَا بِي إِلَّا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ أَوْ قَالَ أَخَذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ أَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَخَذَ حَبْلًا فَأَعْلَقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ أَتَيْتُ مِمَّا يَقُولُ لِي النَّاسُ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرُ الْأَنْصَارِ أَلَسْتَ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَدْ

علیہ وسلم کی حدیثوں کے سب سے بڑے عالم نہیں ہو، کیا آپؐ نے نہیں فرمایا کہ وہ ہاتھ ہوگا، اس کے اولاد نہیں ہوگی، اور میں مدینہ میں اپنی اولاد چھوڑ آیا ہوں، اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ وہ نہ مدینہ میں داخل ہوگا اور نہ مکہ میں، اور میں مدینہ سے آ رہا ہوں، اور مکہ کا ارادہ ہے، ابن صائد کی یہ گفتگو سن کر قریب تھا کہ میں اسے معذور سمجھنے لگوں، مگر اخیر میں وہ کہنے لگا، خدا کی قسم میں دجال کو پہچانتا ہوں، اس کی پیدائش کا مقام بھی جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے، میں نے کہا، تیرا سارا دن ہلاکت اور غربانی کے ساتھ گزرے۔

۲۶۳۳- نصر بن علی جعفی، بشر، ابو مسلمہ، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن صائد سے دریافت کیا جنت کی مٹی کیسی ہے؟ کہنے لگا، اے ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) باریک سفید مٹک کی طرح چمک دار، آپؐ نے فرمایا، تو نے سچ کہا ہے۔

۲۶۳۵- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، جریری، ابو نضرہ، حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن صائد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت کی مٹی کے متعلق دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا، باریک سفید خالص مٹک۔

۲۶۳۶- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، سعید بن ابراہیم، محمد بن المنکدر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو ابن صائد کے متعلق قسم کھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن صائد دجال ہے، میں نے کہا کیا آپؐ خدا کی قسم کھا رہے ہیں، بولے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی، مگر حضورؐ نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوْلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَقِيمٌ لَا يُؤَلِّدُ لَهُ وَقَدْ تَزَكَّتْ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ أَوْلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حَتَّى كَذَبْتُ أَنْ أَغْذِرَهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَأَيْنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبَا لَكَ سَائِرُ الْيَوْمِ *

۲۶۳۴- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ حَدَّثَنَا بَشَرٌ يَغْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ مَا تَرْتَبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ ذَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِثْلُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ *

۲۶۳۵- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَرْتِبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ ذَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِثْلُ خَالِصٍ *

۲۶۳۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَبْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَخْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَالُ فَقُلْتُ أَتَخْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَخْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۶۳۷- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ وَهَبَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ عِنْدَ أَطْمِ بْنِ مَعَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنِ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَظَنَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَرَفَضَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَا بَنِي صَادِقٍ وَكَاذِبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُو قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ

۲۶۳۷- حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چند اشخاص کے ساتھ شامل ہو کر ابن صیاد کی طرف گئے، ابن صیاد اس زمانے میں جوان ہونے کے قریب تھا اور حضورؐ نے اسے بنی مغالہ کے پاس لاکوں کے ساتھ کھیلنے ہوئے دیکھا، ابن صیاد کو اس وقت تک کچھ معلوم نہیں ہوا، جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت پر اپنے دست مبارک سے ضرب رسید نہ کروئی، اس کے بعد آپؐ نے اس سے فرمایا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپؐ کی طرف دیکھ کر کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ تم امیوں کے رسول ہو، پھر ابن صیاد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے رسول ہونے سے انکار فرمایا اور آپؐ نے فرمایا، میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا، پھر حضورؐ نے اس سے پوچھا، تجھے کیا نظر آتا ہے، ابن صیاد بولا، میرے پاس کبھی سچا آتا ہے اور کبھی جھوٹا آتا ہے، حضورؐ نے فرمایا، حیران کام گز بو گیا، پھر آپؐ نے فرمایا، میں تجھ سے پوچھنے کے لئے ایک بات (آیت و خان) دل میں چھپاتا ہوں، ابن صیاد بولا، وہ دغ (و خان) ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ذلیل و خوار ہو، اپنے درجہ سے کہاں بڑھ سکتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں، آپؐ نے فرمایا، اگر یہ وہی (دجال) ہے، تو تو اسے نہ مار سکے گا اور اگر وہ نہیں ہے، تو اس کا مارنا تمہارے لئے کوئی بہتر نہیں، سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

سنا کہ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس باغ میں گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا جب آپ باغ میں گئے تو کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپنے لگے، آپ کا مقصد یہ تھا کہ چھپ کر ابن صیاد کی کچھ باتیں سنیں، اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو دیکھا کہ وہ ایک بچھونے پر ایک کبیل اوڑھے ہوئے لیٹا ہے، اور کچھ گفتگو رہا ہے۔ اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور آپ کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپ رہے تھے، اس نے ابن صیاد کو پکارا اے صاف، یہ تم تھا ابن صیاد کا، یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آگئے، یہ سننے ہی ابن صیاد اٹھ کھڑا ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے کاش تو اسے ایسا ہی رہنے دیتی، تو وہ کچھ بیان کر دیتا، سالم، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، جو اس کی شایان شان تھی، پھر دجال کا ذکر کیا، اور فرمایا، میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا، جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، حتیٰ کہ حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے، لیکن میں تمہیں ایسی بات بتائے دیتا ہوں، جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، تم جان لو، کہ وہ کانا ہو گا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا نہیں ہے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ، مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے چند اصحاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ جس روز حضور نے دجال سے لوگوں کو ڈرایا، اس روز یہ بھی فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا، جسے ہر وہ شخص جو اس کے کاموں کو برا جانے لگا، یا ہر ایک مومن پڑھ لے گا، اور آپ نے فرمایا، یہ جان لو، کہ کوئی تم میں سے مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُيْئَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَقِفِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَحْتَلُّ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقِفِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافٍ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتَهُ بَيْنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمْ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أُنْذِرَهُ قَوْمُهُ لَقَدْ أُنْذِرَهُ نُوحٌ قَوْمُهُ وَلَكِنْ أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُوا أَنَّهُ أَغْوَرٌ وَأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَغْوَرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حَذَرَ النَّاسِ الدَّجَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرُؤُهُ مِنْ كَرَةِ عَمَلِهِ أَوْ يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ*

۲۶۳۸۔ حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، چلے اور ابن صیاد کو اس حال میں پایا، کہ وہ جوان ہونے کے قریب تھا اور بچوں کے ساتھ بنی محابیہ کے باغ میں کھیل رہا تھا، اور حسب سابق یونس کی روایت کی طرح، عمر بن ثابت کی روایت تک حدیث نقل کرتے ہیں اور یعقوب کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کاش اس کی ماں اسے اپنے کام میں چھوڑ دیتی اور اس کا حال ظاہر ہو جاتا۔

۲۶۳۹۔ عبد بن حمید اور سلمہ بن شعیب، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ، جن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، ابن صیاد پر سے گزرے اور وہ بچوں کے ساتھ بنی مغالہ کے باغ میں کھیل رہا تھا اور وہ نو جوان تھا اور یونس اور صالح کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی عبد بن حمید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھجور کے باغ میں جانے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۶۴۰۔ عبد بن حمید، روح بن عبادہ، ہشام، ایوب، نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابن صیاد سے مدینہ کے کسی راستہ میں ملے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کوئی بات ایسی کہی، جس سے ابن صیاد کو غصہ آگیا، وہ اتنا چھوٹا کہ راستہ بند ہو گیا، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت حصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے، انہیں اس کی اطلاع ہو

۲۶۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتَّى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْخُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ عِنْدَ أَطْمٍ بَنِي مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ إِلَى مُنْتَهَى حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيثِ عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ قَالَ أَبِي يُعْنِي فِي قَوْلِهِ لَوْ تَرَكَتُهُ يَبْنَ قَالَ لَوْ تَرَكَتُهُ أُمُّهُ بَيْنَ أَمْرَةٍ*

۲۶۳۹۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ عِنْدَ أَطْمٍ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٌ غَيْرُ أَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي بْنِ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ*

۲۶۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَمَّا ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَالِحٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السَّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللَّهُ مَا أَرَدْتَ مِنْ ابْنِ

چکی تھی، انہوں نے فرمایا، اللہ تم پر رحم کرے، تم نے ابن صیاد کو کیوں چھیڑا، تمہیں معلوم نہیں کہ حضورؐ نے فرمایا ہے، وہ جال غصہ دلانے ہی کی وجہ سے لکھے گا۔

صَائِدٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضَبِي يَغْضِبُهَا *

۲۶۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنٍ بْنُ يَسَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ نَافِعٌ يَقُولُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِيَغْضِبَهُمْ هَلْ تَحَدَّثُونَ أَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَاللَّهِ قَالَ قُلْتُ كَذَبْتَنِي وَاللَّهِ لَقَدْ أَخْبَرَنِي بَعْضُكُمْ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرُكُمْ مَالًا وَلَكِنَّا فَكَذَلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ فَلَقِيتُهُ لَقِيتُهُ أُخْرَى وَقَدْ نَفَرْتُ عَنْهُ قَالَ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلْتَ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَذْرِي قَالَ قُلْتُ لَا تَذْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هَذِهِ قَالَ فَتَحَرَّكَ أَكْثَدُ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَزَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي أَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصَا كَانَتْ مَعِيَ حَتَّى تَكْسُرَتْ وَأَمَّا أَنَا فَوَاللَّهِ مَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ مَا تُرِيدُ إِلَيْهِ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضِبُهُ *

(۳۸۹) بَابُ ذِكْرِ الدَّجَالِ *

۲۶۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب (۳۸۹) مسجد دجال کا بیان۔

۲۶۴۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، محمد بن بشر، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (دوسری سند) ابن نمیر، محمد بن بشر، عبید اللہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ کا

نہیں ہے، اور خبردار ہو جاؤ کہ مسیح دجال کی دابھی آنکھ کاٹی ہے، گویا کہ اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہے، (چونکہ دجال خدائی کا عویدار ہوگا، اس لئے آپؐ نے یہ فرمایا)

۲۶۴۳۔ ابوالرجح، ابوکاثل، حماد، ایوب، (دوسری سند) محمد بن عباد، حاتم، موسیٰ بن عقبہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۶۴۴۔ محمد بن ثقی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی نبی ایسا نہیں گزرا، جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو، خبردار ہو جاؤ، وہ کانہ ہے، اور تمہارا پروردگار کانہا نہیں ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ک، ف، رکھا ہے۔

۲۶۴۵۔ ابن ثقی، ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر (کافر) لکھا ہے۔

۲۶۴۶۔ زبیر بن حرب، عقیان، عبدالوارث، شعبہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دجال کی آنکھ اندھی ہے، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے، پھر آپؐ نے اس کے پیچھے ک، ف، ہر ایک مسلمان اسے پڑھ لے گا۔

وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَالَ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَافِةٍ *

۲۶۴۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۶۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرٌ وَإِنْ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر *

۲۶۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر أَيُّ كَافِرٍ *

۲۶۴۶۔ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَقَّانٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَبَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا ك ف ر يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ *

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ہر ایک مومن اسے پڑھ لے گا، خواہ پڑھا ہو یا ان پڑھ ہو اور صحیح قول جس پر علمائے محققین ہیں، وہ یہی ہے کہ یہ حروف حقیقت میں اس کی پیشانی پر کتابت شدہ ہوں گے، اور یہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کے جھوٹ پر

ایک تثنائی قائم کی ہے جس کا اظہار ہر ایک مسلمان پر ہو جائے گا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۶۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ أَغْوَرُ الْغَيْنِ الْيَسْرَى حِفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ *

۲۶۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا أَغْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَخْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأْيِ الْغَيْنِ مَاءٌ أَبْيَضٌ وَالْآخَرُ رَأْيِ الْغَيْنِ نَارٌ تَأْجِجُ فِيمَا أَدْرَكْنَ أَحَدُ فَلْيَاتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيَغْمِضْ ثُمَّ لِيَطْلُغْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحُ الْغَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرُهُ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرُؤُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ *

(قائدہ) آٹھویں اس کی دونوں عیب دار ہوں گی، ایک میں بالکل روشنی ہی نہ ہوگی جیسے کہ قطیق بین الروایتین کتاب الایمان میں پہلے تحریر کر چکا ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۶۴۸- ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ابومالک، اشجعی، ربیع بن جراث، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں خوب جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا ہوگا، اس کے ساتھ بہتی ہوئی، دو نہریں ہوں گی، ایک دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی، پھر اگر کوئی یہ وقت پائے، تو وہ اس نہر میں چلا جائے، جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوئی ہو اور اپنی آنکھ بند کرے اور سر بھٹکا کر اس میں سے پے، تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھ (تو) بالکل ہی چٹ ہے، اس پر ایک موٹی پھلی ہوگی، اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا، جسے ہر مومن پڑھ لے گا، خواہ لکھتا جانتا ہو، یا نہ جانتا ہو۔

۲۶۴۹- عبید بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، (دوسری سند) محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عبد الملک بن عمیر، ربیع بن جراث، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، لیکن اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہے، اور پانی آگ ہے، سو تم اپنے کو ہلاک مت کرنا، ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بھی یہ حدیث حضور سے

۲۶۴۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَالْفَلْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا قَالَ أَبُو مُسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ

کئی ہے۔

۲۶۵۰۔ علی بن حجر، شعیب بن صفوان، عبد الملک بن عمیر، ربیع بن حراش عقبہ بن عمرو ابو مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے۔ عقبہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تم مجھ سے بیان کرو، جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دجال کے بارے میں سنا ہے، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا حضور نے فرمایا، دجال نکلے گا، اور اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، لہذا جو لوگوں کو پانی نظر آئے گا، وہ جلانے والی آگ ہوگی، اور جسے لوگ آگ دیکھیں گے، وہ سرد اور شیریں پانی ہوگا، لہذا اگر تم میں سے کسی کو یہ وقت آچنچے تو اسے جو آگ معلوم ہو، اس میں گرنا چاہئے، اس لئے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے، عقبہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق کے لئے کہا میں نے بھی یہ حدیث سنی ہے۔

۲۶۵۱۔ علی بن حجر، اسحاق بن ابراہیم، جریر، مغیرہ، نعیم بن ابی ہند، ربیع بن حراش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں جمع ہوئے، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، جو دجال کے ساتھ ہوگا، اس کے ساتھ ایک نہر پانی کی، اور ایک آگ کی ہوگی، پھر جسے تم آگ دیکھو گے، وہ پانی ہوگا، اور جسے تم پانی دیکھو گے، وہ آگ ہے، جو کوئی تم میں سے یہ وقت پائے لو یا وہ پانی پیتا چاہے، تو اس نہر سے پئے، جو اسے آگ معلوم ہوتی ہے، تو اسے پانی پائے گا، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے سنا ہے۔

۲۶۵۲۔ محمد بن رافع، حسین بن محمد، شیبان، یحییٰ، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تم سے دجال کی

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *
۲۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ حَدَّثَنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَالِ قَالَ إِنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ فَقَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصْدِيقًا لِحَذِيفَةَ *

۲۶۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاسْحَقُ بْنُ إِسْحَاقٍ وَالْفُضَيْلُ بْنُ حُجْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْمُغِيرَةِ عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حَذِيفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حَذِيفَةُ لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ *

۲۶۵۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

ایک ایسی بات نہ کہہ دوں، جو کسی نبی نے اپنی امت سے بیان نہیں کی، وہ کاٹنا ہوگا، اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہو گئی، اور جسے وہ جنت کہے گا، حقیقت میں وہ آگ ہوگی، اور میں نے تمہیں دجال سے ڈرایا جیسا کہ حضرت نوح نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔

۲۶۵۳۔ ابو خثیمہ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، یحییٰ بن جابر طائی قاضی حمص، عبد الرحمن بن جبیر بواسطہ اپنے والد جبیر بن نفیر، نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوسری سند) محمد بن مہران الرازی، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، یحییٰ بن جابر طائی، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر، بواسطہ اپنے والد، جبیر بن نفیر، حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا، کبھی تو اسے بہت حقیر ظاہر کیا اور کبھی اس کے (قتل کو) بہت بڑا بیان کیا، یہاں تک کہ ہمارا گمان ہوا کہ دجال نخلستان کے حصہ میں موجود ہے۔ جب ہم حضورؐ کے پاس شام کھگئے، تو آپؐ بھی آثار سے ہماری حالت پچان گئے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپؐ نے دجال کا ذکر کیا، کبھی تو آپؐ نے اسے بہت حقیر ظاہر کیا اور کبھی اس کے (قتل کو) بہت بڑا ظاہر کیا، جس سے ہمارا خیال ہوا کہ شاید وہ نخلستان کے کسی حصہ میں اس وقت موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے دجال کے علاوہ تم پر اور باتوں کا زیادہ خوف ہے اگر دجال نکلا اور میں تم میں موجود ہوا، تو تم سے پہلے میں اسے الزام دوں گا، اور اگر وہ نکلا، اور میں تم میں موجود نہ ہوا، تو ہر مسلمان اپنی طرف سے اسے الزام دیگا، اور اللہ ہر ایک مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہے، دجال نوجوان گھونگرایے بالوں والا ہے اور اس کی آنکھ میں شیث ہے۔ میں عبد العزیٰ بن قطن مشرک کے ساتھ اس کی مشابہت دیتا ہوں، لہذا جو تم سے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْحَنَةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْحَنَةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ *

۲۶۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو خَثِيمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَاضِي حِمَصَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِي وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ ابْنِ نَفِيرٍ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ غَدَاةً فَخَفَضْتَ فِيهِ وَرَفَعْتَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِبُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمْرُو حَاجِبِ نَفْسِي وَاللَّهِ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَائِفَةٌ كَأَنِّي أَشَبَّهُهُ بِعَبْدِ الْعَزَى بْنِ قُطَيْنَ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ حَلَّةَ نَيْنَ

دجال کو پائے، وہ سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں اس پر پڑھے، وہ یقیناً شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا، اور اپنے دائیں بائیں فساد کریگا، خدا کے بندو ایمان پر قائم رہنا ہم نے کہا، یا رسول اللہ وہ زمین میں کب تک رہے گا؟ فرمایا چالیس دن، ایک دن سال کے برابر، اور ایک دن ماہ کے برابر، اور ایک دن ہفتہ کے برابر، اور بقیہ دن یونہی جیسے یہ دن ہیں، ہم نے کہا، یا رسول اللہ جو دن ایک سال کے برابر ہوگا، اس میں ہمیں ایک ہی دن کی نماز کفایت کر جائیگی، فرمایا نہیں، تم اس کا اندازہ کر لینا، ہم نے کہا یا رسول اللہ اس کی رفتار زمین پر کتنی ہوگی؟ آپ نے فرمایا اس بارش کی طرح جسے پیچھے سے ہوا زاری ہو، وہ ایک قوم کے پاس آئیگا، تو انہیں دعوت دیگا، وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی بات نہ مانیں گے، آسمان کو حکم دے گا، وہ پانی برسائے گا، اور زمین کو حکم دے گا، تو وہ اگائے گی، ان کے چرنے والے جانور شام کو واپس آئیں گے، تو پہلے سے زیادہ ان کے کوہان لمبے ہونگے، اور تھن کشادہ ہونگے، اور کوٹھیں تنی ہونگی، پھر دوسری قوم کی طرف آئے گا، انہیں بھی دعوت دے گا، وہ اس کی بات نہ مانیں گے، ان سے ہٹ جائیگا، ان پر قحط سالی اور خشکی ہوگی، ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا، دجال ویران زمین پر سے گزرے گا اور کہے گا اے زمین اپنے خزانے نکال اور مال نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائے گا، جیسا کہ شہد کی کھیاں اپنے سردار کے پاس جمع ہو جاتی ہیں، پھر دجال ایک جوان مرد کو بلائے گا، اور اسے تلوار سے مار کر اس کے دو ٹکڑے کر ڈالے گا، جیسا کہ نشاندہ دو ٹوک ہوتا ہے، پھر دجال اسے زندہ کر کے پکارے گا، تو وہ جوان چہرہ و مکتا ہوا اور ہنستا اس کے سامنے آئے گا، دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا، وہ شہر دمشق کے مشرق کی طرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے، اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے سفید مینار کے پاس اتریں

الشَّامَ وَالْعِرَاقَ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ قَاتِلُوا قُلْتْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لُبُّهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمًا كَسَنَةٍ وَيَوْمًا كَشْهَرٍ وَيَوْمًا كَحُمْقَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْتْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَيْكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةَ يَوْمٍ قَالَ لَا أَقْدِرُوا لَهُ قُدْرَهُ قُلْتْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْفَيْسِ اسْتَدْبَرْتُهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَيَمْطُرُ وَالْأَرْضَ فَتَنْبُتُ فَتَرْوَحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًّا وَأَسْبَغَهُ ضَرْوَعًا وَأَمَدَهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيَصْبَحُونَ مُنْجِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَخْرُ بِالْخَبَرَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرَجِي كَنْزَكَ فَتَنْبُعُهُ كَنْزُهَا كَيْعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ رَمِيَةَ الْفَرَسِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَيَنْبَغُ هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَحْجِيحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَاطَأَ رَأْسُهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّوْلُو فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يَذْرُكَهُ بِنَابٍ لَدَى فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحْدِثُهُمْ بَدْرَ حَالِهِمْ فِي الْحِنَةِ فَيَنْبَغُ هُوَ

كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ أَنِ أَخْرِجْ عِبَادِي إِلَيَّ لَا يَدَانَ لِأَحَدٍ بِقَتَالِهِمْ فَحَزَزَ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَعْتَهُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَمَرُّهُ أَوَّلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبْرِئَةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ يَهْدِي مَرَّةً مَاءً وَيُخْصِرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيَصْبَحُونَ فَرَسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شَيْءٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَتَنَّتُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَنَّهَا الْبُحَيْثُ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنْ مِنْهُ نَيْتٌ مَدْرٌ وَلَا وَبَرٌ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلْفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْتَبِي ثَمَرَتَكَ وَرُدِّي بَرَكَتَكَ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقَفِيفِهَا وَيُبَارِكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللَّفْحَةَ مِنَ الْإِبَالِ لَتَكْفِي الْفَنَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَحْجَ مِنَ النَّاسِ فَيَبْنِيانِ هُمَا كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاتِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَقْبِضُ بَرَارُ النَّاسِ يَهَارِجُونَ فِيهَا تَهَارُجُ الْحُمْرُ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ *

کے جب حضرت عیسیٰ اپنا سر جھکانیں گے، تو پیدہ ہونے لگے گا، اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ٹپکیں گے، جس کافر کو ان کی خوشبو پہنچے گی اسے زندہ رہنا حلال نہ ہوگا فوراً مرنے لگے گا، اور ان کی خوشبو وہاں تک پہنچے گی، جہاں تک ان کی نظر جائے گی، پھر حضرت عیسیٰ وہاں کی تلاش کریں گے اور باب لد پر پا کر اسے قتل کریں گے، پھر حضرت عیسیٰ ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے وہاں سے محفوظ رکھا، حضرت عیسیٰ شفقت سے ان کے چہروں کو صاف کریں گے اور جنت میں ان کے جو درجات ہیں وہ بتلائیں گے، وہ اسی حال میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کو وحی کرے گا کہ میں نے اپنے کچھ بندوں کو برآمد کیا ہے جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں تم میرے ان بندوں کو بچا کر طور کی طرف لے جاؤ اور اللہ یا جوج، ماجوج کو بھیجے گا، اور وہ ایک بلندی سے تیزی سے پھیلنے چلے آئیں گے، ان کی اگلی جماعتیں بحیرہ طبرستان پر سے گزریں گی، اور سب پانی پی جائیں گی، آخری جماعتیں آئیں گی، تو کہیں گی یہاں کبھی پانی نہیں تھا، حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے حتیٰ کہ تیل کی ایک سری ان کو اس سے زیادہ اچھی معلوم ہوگی، جتنے آج کل تمہیں سو دینار اچھے معلوم ہوتے ہیں، خدا کے پیغمبر حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ یا جوج ماجوج کی گروہوں میں ایک کیڑا پیدا ہو جائے گا، جس کی وجہ سے صبح تک سب مر جائیں گے، پھر اللہ کے رسول حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے، مگر زمین میں ایک پاشت بھر جگہ ان کی گندگی سے خالی نہ پائیں گے، حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ کچھ پرندے ایسے بھیج دے گا جیسا کہ بختی اونٹوں کی گردنیں، یہ پرندے ان لاشوں کو اٹھا کر جہاں حکم الہی ہوگا لے جا کر پھینک دیں گے، پھر اللہ بارش برسا دے گا، جس سے ہر مکان خواہ مخواہ مٹی کا ہو یا پالوں کا، آئینہ کی

طرح صاف ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ زمین کو دھو کر مثل حوض کے صاف کر دے گا، پھر زمین کو حکم ہو گا، اپنی پیداوار ظاہر کرے اور اپنی برکت واپس دے چنانچہ اس دن ایک انار کو پوری جماعت کھائے گی اور اس کے پھٹکے کا بیگلہ سائنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور دودھ میں اپنی برکت ہو جائے گی کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی ایک بڑی جماعت کو کافی ہو جائے گی اور دودھ دینے والی گائے پورے خاندان کو کافی ہو جائے گی، اور دودھ دینے والی بکری پورے گھرانے کو کفایت کر جائے گی۔ جو ان کی دوران میں اللہ تعالیٰ ایک نہایت پاکیزہ ہوا بھیجے گا، جو ان کی بظلوں کے نیچے لگے گی، جس سے ہر مومن اور مسلم کی روح قبض ہو جائے گی۔ صرف بدترین لوگ رہ جائیں گے جو علی الاعلان گدھوں کی طرح جمل کر میں گے اور ان ہی لوگوں پر قیامت قائم ہو جائے گی۔

(فائدہ) اہل سنت والجماعت اور تمام محدثین اور فقہاء کا یہ مذہب ہے کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اسے بھیج کر اور اسے اس طرح کی طاقتیں دے کر اپنے بندوں کو آزمائے گا کہ کون اس کے شیعہوں میں آتا ہے اور کون بچتا ہے؟ قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ امام مسلم نے جتنی احادیث بیان کی ہیں وہ تمام اہل سنت والجماعت کی دلیل ہیں۔ مترجم کہتا ہے دجال تو اتنے بڑے شیعہ دے دکھائے گا، تو اسے لوگ خدا مان لیں، تو کوئی بعید نہیں، جب کہ کوئی ذرا سادہ فقیر، قبر پرست چھو منتر اپنی دکھا دیتا ہے تو اسی کے ہو لیتے ہیں اور اس پیر فقیر پر تو سب تکلیف، شرعی ختم ہو جاتی ہے۔ کوئی حرام اس کے لئے حرام نہیں رہتا، یہ تمام مکاریاں اور شیعہ دے ہیں، اور ایسا کرنے والے سب دجال کے نائب ہیں۔

۲۶۵۳- علی بن حجر سہدی، عبد اللہ بن عبد الرحمن، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح سے حدیث نقل کرتے ہیں، باقی اتنی زیادتی ہے کہ یاجوج اور ماجوج چل کر کوہ خمر تک پہنچیں گے، کوہ خمر بیت المقدس میں ایک پہاڑ ہے، وہاں پہنچ کر کہیں گے کہ زمین والوں کو تو ہم نے قتل کر دیا ہے آؤ اب آسمان والوں کو قتل کر دیں، چنانچہ یہ لوگ آسمان کی طرف اپنے تیر گئے، اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون سے رنگین کر کے واپس آئے گا، اور ابن حجر کی روایت میں ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے

۲۶۵۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي حَدِيثِ الْآخَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهَوْا إِلَى جَبَلٍ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ

گا، میں نے اپنے ایسے بندوں کو اتارا ہے، جن سے کوئی لڑ نہیں سکتا۔

۲۶۵۵- عروناقد، حسن طوائی، عبد بن حمید، یعقوب، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، عید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کے متعلق بہت طویل کلام فرمایا جس میں دجال کے ایک بات یہ تھی کہ مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہونا دجال کے لئے حرام ہے، ہاں مدینہ کے برابر والی بعض شور زمینوں تک پہنچ جائے گا، اس کے پاس ایک شخص نکل کر آئے گا، جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا اور کہے گا، کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے، جس کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پہلے ہی سے بیان فرما دیا تھا، دجال کہے گا، دیکھو، اگر میں اسے مار ڈالوں اور پھر زندہ کر دوں تو کیا پھر بھی تمہیں میرے معاملہ میں شبہ رہے گا، وہ کہیں گے نہیں، دجال اسے قتل کر کے پھر زندہ کرے گا، زندہ ہونے کے بعد وہ شخص کہے گا، خدا کی قسم! مجھے حیرے بارے میں پہلے اتنا یقین نہیں تھا، جتنا اب ہو گیا ہے، دجال انہیں پھر قتل کرنا چاہے گا، مگر اب اس کا قابو نہیں چلے گا، ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ یہ شخص حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام ہوں گے۔

۲۶۵۶- عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابو الیمان، شعیب، زہری، سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۶۵۷- محمد بن عبد اللہ بن قہزاذ، عبد اللہ بن عثمان، ابو حمزہ، قیس بن وہب، ابو الوداک، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

بَنَسَابَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَبَرَدَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نَسَابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَفِي رَوَايَةٍ ابْنُ حَجْرٍ فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدْنِي لِأَحَدٍ يَقْتُلُهُمْ *

۲۶۵۵- حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْخُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْفَاظِمُ مَقْرَابَةُ وَالسَّيَاقُ لِعَبْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْآخِرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ فَكَانَ فِيهِمَا حَدِيثَانِ قَالَ يَأْتِي وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ بَقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْتَهِي إِلَى بَعْضِ السَّبَاحِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ أَتَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فَيْكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي أَلَا قَالَ فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسْطِطُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ يُقَالُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَام *

۲۶۵۶- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ *

۲۶۵۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْزَاذٍ مِنْ أَهْلِ مَرَوْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي

فرمایا، دجال نکلے گا، تو مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا، راستہ میں اسے دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے، وہ اس سے پوچھیں گے، تو کہاں جاتا ہے، وہ بولے گا، میں اس شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے وہ کہیں گے، کیا تو ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا، وہ کہے گا، ہمارے رب میں کسی قسم کا خفا نہیں، دجال کے آدمی کہیں گے اسے مار ڈالو، پھر آپس میں کہیں گے، ہمارے مالک نے تو کسی کے مارنے سے منع کیا ہے جب تک کہ اس کے سامنے نہ لے جائیں، پھر اسے دجال کے پاس لے جائیں گے، وہ کہے گا، اے لوگو یہ تو دجال ہے، جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع دی تھی، دجال اپنے لوگوں کو حکم دے گا کہ اس کا سر پھوڑا جائے، اور کہے گا کہ اسے پکڑو، اور اس کا سر پھوڑو۔ اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی، پھر دجال اس سے پوچھے گا، تو مجھ پر یقین نہیں کرتا، وہ کہے گا، تو دجال کذاب ہے، پھر دجال حکم دے گا اور اسے آگ سے سر سے لے کر پاؤں تک چیر دیا جائیگا، حتیٰ کہ اس کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے، پھر دجال ان دو ٹکڑوں کے درمیان سے جائے گا، اور کہے گا، کھڑا ہو جا، وہ شخص سیدھا کھڑا ہو جائے گا پھر اس سے پوچھے گا، اب تو میرے اوپر ایمان لے آیا، وہ کہے گا مجھے تو تمہارے دجال ہونے کا اور زیادہ یقین ہو گیا، پھر وہ لوگوں سے کہے گا اے لوگو اب دجال میرے علاوہ اور کسی کے ساتھ یہ کام نہیں کرے گا، پھر دجال اسے ذبح کرنے کے لئے پکڑے گا، وہ گلے سے لے کر ہنسی تک تابنے کا بن جائے گا اور دجال اسے ذبح نہ کر سکے گا پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا، لوگ سمجھیں گے اسے آگ میں پھینک دیا ہے، حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اس شخص کا مرتبہ رب العالمین کے نزدیک شہادت میں سب لوگوں سے زیادہ اور بڑا ہو گا۔

الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلْتَقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَالِ فَيَقُولُونَ لَهُ أَيْنَ نَعْبُدُ فَيَقُولُ أَعْبُدْ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوْ مَا نُؤْمِنُ بِرَبَّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبَّنَا خَفَاءَ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُم رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ قَالَ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَالِ فَإِذَا رَأَاهُ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْمُرُ الدَّجَالُ بِهِ فَيُشَجَّ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشَجُّوهُ فَيُوسِعُ ظَهْرَهُ وَيَطْبَعُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوْ مَا نُؤْمِنُ بِبِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِغْشَارِ مِنْ مَغْرِبِهِ حَتَّى يَفْرُقَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ ثُمَّ يَمَسُّهُ الدَّجَالُ بَيْنَ الْفِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِبِي فَيَقُولُ مَا أَزِدُّكَ فَيْكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوتِهِ نَحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْدِفُ بِهِ فَيُحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْحَبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَكْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ *

قیس بن ابی حازم، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کا حال دریافت نہیں کیا، آپؐ نے فرمایا تو کیوں فکر کرتا ہے، دجال تجھے نقصان نہیں پہنچائے گا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ کھاؤ اور نہریں ہوں گی، آپؐ نے فرمایا ہوں گی باقی وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

۲۶۵۹۔ سرتج بن یونس، ہشیم، اسماعیل قیس، حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا، میں نے کہا، آپؐ نے کیا پوچھا؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے پوچھا کہ کہتے ہیں، اس کے ساتھ روٹی اور گوشت کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی، آپؐ نے فرمایا، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر اور ذلیل ہے۔

۲۶۶۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، وکیع۔

(دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، جریر۔

(تیسری سند) ابن ابی عمر، سفیان۔

(چوتھی سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون۔

(پانچویں سند) محمد بن رافع، ابو اسامہ، اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ، ابراہیم بن حمید کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے اور یزید کی روایت میں ”ای بی“ (میرے بیٹے) کے لفظ زائد ہیں۔

۲۶۶۱۔ عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، نعمان بن سالم یعقوب بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، ان کے پاس ایک شخص آیا، اور بولا یہ کیا حدیث ہے، جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت میں آئے گی، انہوں نے سبحان اللہ لا الہ الا اللہ یا اس کے علاوہ اور کوئی کلمہ کہا، اور فرمایا، میرا ارادہ ہے کہ

إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّوَّاسِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ قَالَ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالنَّهَارَ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ *

۲۶۵۹۔ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ قَالَ وَمَا سَأَلْتُكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ وَنَهْرٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ *

۲۶۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِبْنِ جَابِرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ فَقَالَ لِي أَبِي نُبَيَّ *

۲۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمٍ ابْنَ عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تَحَدَّثُ بِهِ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى

اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا، میں نے توبہ کہا تھا کہ تم کچھ دنوں کے بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے، جو گھر کو جلا دے گا، اور وہ ضرور ہوگا، پھر کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال میری امت میں نکلے گا، اور چالیس تک رہے گا، میں نہیں جانتا کہ چالیس دن فرمایا، چالیس ہفتے یا چالیس سال، پھر اللہ حضرت عیسیٰ السلام کو بھیجے گا، جو عروہ بن مسعود کے مشابہہ ہونگے، وہ دجال کو تلاش کر کے اسے مار دیں گے، پھر سات سال تک لوگ اسی طرح رہیں گے کہ دو شخصوں میں کوئی دشمنی نہیں ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، تو زمین پر کوئی ایسا باقی نہ رہیگا جس کے دل میں رتی بھر ایمان ہوگا، مگر یہ ہوا اس کی جان نکال لے گی، حتیٰ کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلبجہ میں داخل ہو جائے، تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی، عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے، چڑیوں کی طرح جلد باز یا بے عقل اور درندوں کی طرح ان کے اخلاق ہوں گے، نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے اور نہ بری بات کو برا، پھر شیطان ایک شکل بنا کر ان کے پاس آئے گا، اور کہے گا، تم شرم نہیں کرتے، وہ کہیں گے، پھر تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے، شیطان کہے گا، بت پرستی کرو وہ بت پرستی کریں گے، اس کے باوجود ان کی روزی فراخ ہوگی اور وہ مزے کے ساتھ زندگی بسر کریں گے، پھر صور پھونکا جائے گا اور اسے کوئی نہ سنے گا، مگر ایک طرف گردن جھکا دے گا، اور دوسری طرف سے اٹھالے گا، اور سب سے پہلے صور وہ سنے گا، جو اپنے اونٹوں کا حوض درست کرتا ہوگا، وہ بیہوش ہو جائے گا، اور دوسرے لوگ بھی بیہوش ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ پانی برساے گا جو لطف کی طرح ہوگا۔ اس سے لوگوں کے بدن گیس گے، پھر (دوبارہ) صور پھونکا جائے

كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يَحْرَقُ النَّبِيُّ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي فَيَمُكُّثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيُطَلِّبُهُ فَيَهْلِكُهُ ثُمَّ يَمُكُّثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عِدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَنْبَغِي شِرَارَ النَّاسِ فِي حِفْظِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السَّبَّاحِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارَ رِزْقِهِمْ حَسَنَ عَيْشِهِمْ ثُمَّ يَنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِنَا وَرَفَعَ لِنَا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْغَقُ وَيَصْغَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوْ الظَّلُّ نِعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْتَبِهُ مِنْهُ أَحْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يَنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ وَاقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ) قَالَ ثُمَّ يُقَالُ

گا اس سے تمام آدمی کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، پھر ندا دی جائے گی اے لوگو! اپنے مالک کے پاس آؤ اور انہیں کھڑا کرو، ان سے سوال ہوگا، اس کے بعد کہا جائے گا، دوزخ کے لئے ایک لشکر نکالو، پوچھا جائے گا، کتنے لوگ؟ ارشاد ہوگا، ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے دوزخ کے لئے نکالو، آپؐ نے فرمایا یہی وہ دن ہے جو کہ بچوں کو بوڑھا کر دے گا، اور یہی یوم یکھف عن ساق ہوگا۔

۲۶۶۲۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، نعمان بن سالم، یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی سے سنا جو کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کر رہا تھا کہ آپؐ کہتے ہیں کہ قیامت اتنی مدت تک قائم ہوگی، انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ تم سے کوئی حدیث بیان نہ کروں، میں نے تو یہ کہا کہ تم تھوڑی مدت کے بعد ایک بہت بڑا واقعہ دیکھو گے، گویا کہ گھر جل گئے، شعبہ نے یہی کہا، ایسی کی طرح، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال میری امت میں نکلے گا، اور حسب سابق معاذ کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں اور اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ جس کے دل میں ایک ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا، اس (ہو) سے مر جائے گا، محمد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ شعبہ نے بار بار یہ حدیث مجھے سنائی اور میں نے بھی ان کے سامنے یہ حدیث پڑھی۔

۲۶۶۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، ابو حیان، ابو زرہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث یاد رکھی ہے، جسے میں کبھی نہیں بھولوں گا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی کا ظہور یہ ہوگا، کہ مغرب کی طرف سے آفتاب کا

أَخْرَجُوا بَعَثَ النَّارَ فَيَقَالُ مِنْ كَمْ فَيَقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تَسَعُ مِائَةٌ وَتَسَعُ مِائَةٌ وَتَسَعُ مِائَةٌ فَذَلِكَ يَوْمٌ (يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا) وَذَلِكَ (يَوْمٌ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ) *

۲۶۶۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمٍ بْنَ عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو إِنَّكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقَ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي وَسَاقَ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَرَاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ *

۲۶۶۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدَ سَمْعِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ آيَاتِ خُرُوجِ طُلُوعِ

طلوع اور چاشت کے وقت دایۃ الارض کا خروج ہوگا، ان دونوں میں سے جو کوئی پہلے ہو دوسری فوراً اس کے بعد ہوگی۔

۲۶۶۳۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، ابو حیان، ابو زرعہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں مروان کے پاس تین مسلمان بیٹھے ہوئے تھے، اور تینوں نے مروان سے قیامت کی نشانی بیان کرتے ہوئے یہ سنا کہ سب سے پہلی نشانی دجال کا خروج ہے، عبد اللہ بن عمرو نے بیان کیا، کہ مروان نے کوئی خاص بات بیان نہیں کی، لیکن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے، جس کو آپ سے سننے کے بعد میں بھولا نہیں اور حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۶۶۵۔ نصر بن علی جعفی ابواحمد، سفیان، ابو حیان، ابو زرعہ سے روایت ہے کہ مروان کے سامنے قیامت کا تذکرہ ہوا، تو حضرت عبد اللہ بن عمرو نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اور حسب سابق روایت مروی ہے، باقی اس میں چاشت کے وقت کا ذکر نہیں ہے۔

باب (۳۹۰) دجال کے جاسوس کا بیان۔

۲۶۶۶۔ عبد الوارث بن عبد الصمد، حجاج بن الشاعر، عبد الصمد، عبد الوارث، بواسطہ اپنے والد، حسین بن ذکوان، ابن بربہ، عامر بن شریل سے روایت ہے، انہوں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس، جو ضحاک بن قیس کی بہن اور مہاجرات اول میں سے تھیں، ان سے کہا کہ مجھ سے ایک حدیث بیان کرو، جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اس میں کسی کا واسطہ نہ بیان کرنا، وہ بولیں اچھا، اگر تم یہ چاہتے ہو، تو میں بیان کروں گی، انہوں نے کہا بیان کرو، فاطمہ نے کہا، میرا نکاح ابن مغیرہ سے ہوا تھا، اور وہ ان دونوں

الشمس من مغربها وخروج الدابة على الناس ضحى وأيهما ما كانت قبل صاحبيتها فالأخرى على إثرها قريباً *

۲۶۶۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجَ الدَّجَالِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أُنْسَهُ بَعْدَ سَمْعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ *

۲۶۶۵۔ وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ تَذَاكُرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ ضَحَى *

(۳۹۰) بَابُ قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ *

۲۶۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَخِجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي غَامِرُ بْنُ شَرَّاحِيلَ الشَّعْبِيُّ شَعْبُ هَمْدَانَ أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الصُّحَّاحِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ فَقَالَ حَدَّثَنِي حَدِيثًا سَمِعْتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا تُسَيِّدِيهِ إِلَى أَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَيْنَ
 شَيْتٌ لَأَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا أَجَلٌ حَدَّثَنِي فَقَالَتْ
 نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ
 قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَأَصِيبَ فِي أَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَأَيَّمْتُ
 حَظِيئِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ
 أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَحَظِيئِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَى مَوْلَاهُ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حَدَّثْتُ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
 أَحْبَبَنِي فَلْيَجِبْ أَسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ
 فَأَنكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ اتَّقِلِّي إِلَيَّ أُمَّ
 شَرِيكِ وَأُمُّ شَرِيكِ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
 عَظِيمَةِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا
 الضَّيْفَانُ فَقُلْتُ سَأَعْلَلُ فَقَالَ لَا تَفْعَلِي إِنَّ أُمَّ
 شَرِيكِ امْرَأَةٌ كَثِيرَةُ الضَّيْفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ
 يَسْقُطَ عَنْكَ خِمَارُكَ أَوْ يَنْكَشِفَ الثُّوبُ عَنْ
 سَائِقِكَ فَرَى الْقَوْمُ مِنْكَ بَعْضَ مَا تَكْرَهُينَ
 وَلَكِنْ اتَّقِلِّي إِلَيَّ ابْنِ عَمَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 عَمْرِو ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ
 فَهَرِ قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ
 فَأَتَقَلْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نِدَاءَ
 الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى
 الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي
 ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

قریش کے چنے ہوئے جوانوں میں سے تھے، مگر وہ پہلے ہی جہاد
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کام آگئے، جب
 میں بیوہ ہو گئی تو مجھ سے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ اور حضور کے کئی اصحاب نے نکاح کرنے کے لئے پیغام
 بھیجا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے مولے
 اسامہ بن زید کے لئے پیغام بھیجا اور میں یہ حدیث سن چکی تھی
 کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھے اسے چاہئے کہ اسامہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے بھی محبت رکھے، چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اس بارے میں مجھ سے گفتگو کی، تو میں نے کہا،
 میرے کام کا آپ کو اختیار ہے، آپ جس سے چاہیں نکاح کرا
 دیں۔ آپ نے فرمایا، ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر جا
 کر رہو، ام شریک ایک دولت مند انصاریہ عورت تھیں، راہ خدا
 میں خوب صرف کرتیں، مہمان ان کے پاس آتے ہی رہتے
 تھے میں نے کہا، بہت اچھا ایسا ہی کروں گی، پھر آپ نے فرمایا
 نہیں تم ایسا نہ کرنا، ام شریک کے پاس مہمان بکثرت آتے ہیں،
 میں مناسب نہیں سمجھتا کہ تمہاری اوڑھنی (سر سے) گر جائے،
 یا پنڈلیوں سے کچڑا ہٹ جائے، اور اجنبی لوگوں کی نظر پڑ جائے،
 اور تمہیں ناگوار ہو تم اپنے چچا زاد بھائی عبداللہ بن عمرو بن ام
 مکتوم کے پاس جا کر رہو، اور وہ بنی فہر میں تھے اور فہر قریش کی
 ایک شاخ ہے، اور وہ اس قبیلہ میں سے تھے، جس سے فاطمہ
 تھیں، حسب الحکم میں نے ابن ام مکتوم کے پاس جا کر زمانہ
 عدت پورا کیا، جب عدت پوری ہو گئی تو حضور کے منادی کی
 ایک روز آواز آئی ”الصلوة جامعة“ میں نکل کر مسجد کو چل دی
 اور آپ کے ساتھ جا کر نماز پڑھی، اور میں عورتوں کی اس
 صف میں شامل تھی، جو مردوں کی صف سے متصل تھی، جب
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، تو ممبر پر بیٹھ کر
 مسکراتے ہوئے، آپ نے فرمایا، ہر شخص اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا
 رہے، پھر فرمایا، تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں روکا ہے؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتُهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ
يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزِمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مَضْلَاهُ ثُمَّ قَالَ
أَتَذَرُونِ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ
وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَعْيِمًا الدَّارِي كَانَ رَجُلًا
نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ قَبَائِعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا
وَأَفَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَالِ
حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بِخَرِيفَةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ
رَجُلًا مِنْ لَحْمٍ وَجَذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ
شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَعُوا إِلَى حَزِيرَةٍ فِي
الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرَبَ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرَبِ
السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْحَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ
كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا يُدْرُونَ مَا قُبْلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ
كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ فَقَالَتْ أَنَا
الْحَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْحَسَّاسَةُ قَالَتْ أَتَيْتُهَا الْقَوْمُ
انْطَلَقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى
خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمِعَتْ لَنَا رَجُلًا
فَرَقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَأَنْطَلَقْنَا
سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ
رَأَيْنَاهُ قَطُّ حَلَقًا وَأَشَدَّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةً يَدَاهُ
إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ
قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي
فَأَحْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أَنْاسٌ مِنَ الْعَرَبِ
رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بِخَرِيفَةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ
أَغْلَمَ فَلَعِبَ بَنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَعَانَا إِلَى
حَزِيرَتِكَ هَذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرَبِهَا فَدَخَلْنَا
الْحَزِيرَةَ فَلَقِيَتْمَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا
يُدْرَى مَا قُبْلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا

صحابہ نے عرض کیا، اللہ و رسولہ اعلم، آپ نے فرمایا، خدا کی قسم
میں نے تمہیں کسی چیز کی رغبت دلانے یا ڈرانے کے لئے جمع
نہیں کیا، بلکہ اس لئے روکا ہے کہ تمہیں داری ایک نصرانی شخص
تھا، اب آکر انہوں نے مجھ سے بیعت کر لی، اور مشرف باسلام
ہو گئے، اور انہوں نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا ہے، جو اس
حدیث کے مطابق ہے جسے مسیح دجال کے متعلق میں نے تم
سے بیان کیا تھا، تمہیں داری نے مجھ سے بیان کیا، کہ میں بنی لخم
اور بنی جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا،
ایک مہینہ تک سمندر کے اندر موجیں ہم سے بازی کرتی
رہیں، یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے وقت ہم ایک
جزیرہ میں جا گئے، یہ جزیرہ سمندر کے اندر تھا، سب چھوٹی
کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ میں پہنچے، اتفاق سے وہاں ایک جانور ملا
جس کے بال موٹے موٹے اور بہت لمبے تھے، بالوں کی کثرت
سے اس کا آگاہ و پیچھا معلوم نہ ہوا تھا، ساتھیوں نے کہا ارے
کج بخت تو کون ہے؟ وہ بولا میں جسامہ (جاسوس) ہوں، لوگوں
نے کہا کیسا جسامہ، کہنے لگا، اس گرجا میں چلو، وہاں ایک آدمی
ہے، جو تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے جب اس نے آدمی کا نام
لیا، تو ہم کو اس سے خوف ہونے لگا کہ کہیں یہ کوئی جن نہ ہو،
ہم جلدی جلدی چل کر گرجا میں پہنچے، وہاں واقعی ایک بہت بڑا
آدمی تھا، اتنا بڑا کہ مدت العمر میں اتنا بڑا آدمی ہم نے نہیں
دیکھا، اس کے دونوں ہاتھ ملا کر گردن سے باندھ دیئے گئے
تھے، اور رانوں سے لے کر ٹخنوں تک لوہے میں جکڑا ہوا تھا، ہم
نے کہا، کج بخت تو کون ہے؟ وہ بولا میرا حال دریافت کرنے پر تم
قادر ہو ہی گئے ہو، تم مجھے یہ بتاؤ، کہ تم کون ہو؟ ہم نے کہا،
عرب کے آدمی ہیں، کشتی میں سوار ہوئے تھے، سمندر میں اس
زمانہ میں حد سے زیادہ جوش تھا، ایک مہینہ تک موجیں بازی
کرتی رہیں، بالآخر ہم تمہارے جزیرہ میں پناہ گیر ہوئے، چھوٹی
کشتیوں پر بیٹھ کر اس جزیرہ میں پہنچے، ایک جانور ملا، جس کے

بال مولے مولے اور بکثرت تھے، بالوں کی کثرت سے اس کا آکا چھپا معلوم نہ ہوتا تھا، ہم نے کہا ارے تو کون ہے؟ بولا میں جاسہ ہوں، ہم نے کہا کیا جاسہ، وہ بولا اس گرجا میں ایک شخص ہے، تم اس کے پاس جاؤ، وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے، ہم تمہارے پاس جلدی جلدی آگئے، اور دُور کہیں وہ جتنی نہ ہو، وہ شخص بولا قریہ بیسان کے نخلستان کی حالت تو بیان کرو، ہم نے کہا، کیا کیفیت دریافت کرتے ہو، بولا میں اس کی کھجوروں کی حالت دریافت کرتا ہوں، کیا اس میں پھل آتے ہیں، ہم نے کہا ہاں، بولا سنو عنقریب اس میں پھل نہیں آئیں گے، پھر بولا مجھے بحیرہ طبریہ کی حالت بتاؤ، ہم نے کہا کیا حالت پوچھتے ہو، بولا کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا، ہاں اس میں بہت پانی ہے، بولا سنو عنقریب، اس کا پانی جاتا رہے گا، پھر بولا چشمہ زغر کی کیفیت تو بیان کرو، ہم نے کہا، اس کی کیا کیفیت پوچھتے ہو، بولا کیا اس میں پانی ہے؟ کیا وہاں کے لوگ اس چشمہ کے پانی سے کاشت کرتے ہیں، ہم نے کہا ہاں، اس میں بہت پانی ہے، اور وہاں کے باشندے اسی کے پانی سے کاشت کرتے ہیں، پھر بولا مجھے امیوں کے نبی کی تو اطلاع دو، انہوں نے کہا، وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آکر فروکش ہو گئے، بولا کیا عرب والے ان سے لڑے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں، بولا پھر کیا ہوا، ہم نے کہا، وہ اپنے ماتحتہ حدود کے عربوں پر غالب آگئے، اور ان لوگوں نے ان کی اطاعت کر لی، بولا کیا ایسا ہو گیا، ہم نے کہا ہاں، وہ بولا سنو، یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ وہ پیغمبر کی اطاعت کریں، اب میں تم سے اپنا حال بیان کرتا ہوں کہ میں مسیح و جال ہوں، عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت دی جائے گی، میں زمین پر پھروں گا اور چالیس رات میں مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر ایک بستی پر جا کر اتروں گا، کیونکہ ان دونوں جگہ کا داخلہ مجھ پر حرام ہے، اگر میں ان دونوں میں کسی مقام پر داخل ہونا چاہوں گا، تو فرشتہ برہنہ تلوار لے کر میرے سامنے آئے گا، اور مجھے داخل

وَيَلِكُ مَا أَنْتَ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اعْمِلُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى حَبْرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَرَعْنَا مِنْهَا وَلَكِنْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَحْلِ يَبْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَعْبِرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَحْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا ثَمَرُ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبْرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَعْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرٍ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَعْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأَمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَنْزَبُ قَالَ أَتَقَالَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّْي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أَوْشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرَجَ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْعُ قَرِيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السِّيفُ صَلَاتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہونے سے روکے گا، اس کی ہر گھائی پر فرشتے پہرہ دار ہوں گے، فاطمہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبا مبارک کی بودی ممبر پر چھو کر فرمایا، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یعنی مدینہ، پھر فرمایا کیا میں نے تم سے پہلے یہ بیان نہ کر دیا تھا، صحابہ نے عرض کیا بیشک آپ نے بیان فرمایا تھا، پھر آپ نے فرمایا، مجھے تحیم کا قصہ پسند آیا، و جال اور مکہ و مدینہ کے متعلق جو چیز میں نے تم سے پہلے بیان کر دی تھی، یہ قصہ اس کے موافق ہے، خبردار ہو جاؤ، دھال، دریائے شام یا دریائے بین میں ہے؟ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، فاطمہ کہتی ہیں میں نے یہ حدیث حضور سے یاد کر لی۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے کہ مشرق بحر ہند ہے۔ ممکن ہے، دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو، اور اس کا یہاں ہونا قرین قیاس بھی ہے، نیز حیرت کا مقام ہے کہ دجال مردود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دے اور اسے خیر اور بھلائی بتائے، اور آج کل کے زبان سے اسلام کا دعویٰ کرنے والے اور اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے اس کے منکر ہوں (معاذ اللہ)۔

۲۶۶۷۔ یحییٰ بن حبیب، خالد بن حارث، ابو عثمان، قرہ، سیار ابو الحکم، شععی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس کے پاس گئے انہوں نے ہمیں تازہ کھجوریں دیں، جو ابن طاب کی کھجوروں کے نام سے مشہور تھیں، اور جو کاستو پلایا میں نے ان سے اس عورت کا حکم پوچھا، جسے تین طلاقیں دی گئی ہوں، اسے کہاں عدت گزارنی چاہئے، فرمایا مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دے دی تھیں اور حضور نے مجھے گھر والوں میں عدت گزارنے کی اجازت دیدی تھی، (عدت کے بعد) ”الصلوة جامعۃ“ کی آواز آئی منجملہ دیگر لوگوں کے میں بھی نماز کو چل دی، اور عورتوں کی اگلی صف میں جو مردوں کی پچھلی صف سے متصل تھی نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، بیان کرتی ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وہ ممبر پر خطبہ کے لئے شریف فرماتے، آپ نے فرمایا کہ تم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمَنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْنَيْتَنِي حَدِيثَ تَيْمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۶۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهَجَمِيُّ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَاتَّحَفْتُنَا بِرُطَبٍ يُقَالُ لَهُ رُطَبُ ابْنِ طَابٍ وَأَسْتَفْتُنَا سَوِيْقَ سَلْتِ فَسَأَلَتْهَا عَنِ الْمَطْلُوقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُ قَالَتْ طَلْقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَعْتَدُ فِي أَهْلِي قَالَتْ فَنُودِيَ فِي النَّاسِ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فِيمَنْ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَاءِ وَهُوَ يَلِي الْمَوْخَرِ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي عَمَّ تَيْمِيمٍ الدَّارِيُّ

داری کے چچازاد سمندر میں سوار ہوئے، بقیہ روایت حسب سابق ہے، باقی اتنی زیادتی ہے کہ گویا میں حضور کو دیکھ رہی ہوں، آپؐ نے اپنی انگلی سے زمین کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا، یہ طیبہ ہے یعنی مدینہ۔

۲۶۶۸۔ حسن بن علی حلوانی، احمد بن عثمان، وہب بن جریر، بواسطہ اپنے والد، غیلان، شععی، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حمیم داری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر بیان کیا کہ میں سمندر میں سوار ہوا تھا، کشتی راستہ سے ہٹ گئی، میں جزیرہ میں چڑا، جزیرہ میں پانی تلاش کرنے کیلئے نکلا وہاں ایک آدمی سے ملاقات ہوئی جو لمبا کی وجہ سے اپنے بالوں کو کھینچ رہا تھا، پھر سارا واقعہ بیان کیا اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ دجال نے کہا، اگر مجھے نکلے کی اجازت مل گئی، تو میں مدینہ کے علاوہ ہر ایک شہر کو پامال کر دوں گا، پھر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حمیم داری کو لوگوں کے سامنے کھڑا کیا، انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا، آپؐ نے فرمایا، طیبہ یہی مدینہ ہے اور دجال یہ ہی آدمی ہے۔

۲۶۶۹۔ ابو بکر بن اسحاق، یحییٰ بن کبیر، مغیرہ، ابو الزناد، شععی حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، اے لوگو! مجھ سے حمیم داری نے بیان کیا ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ سمندر میں ایک کشتی پر سوار تھے، وہ کشتی ٹوٹ گئی، ان میں سے بعض لوگ اسی کشتی کے تختوں پر بیٹھ کر ایک جزیرہ میں چلے گئے، جو کہ سمندر میں تھا، اور بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۲۶۷۰۔ علی بن حجر سعدی، ولید بن مسلم، ابو عمرو، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَتْ فَكَأَنَّمَا أَنْظَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْوَى بِمَخْصَرَتِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَقَالَ هَذِهِ طَيْبَةُ يَغْنِي الْمَدِينَةَ *

۲۶۶۸۔ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ غِيلَانَ بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمِيمَ الدَّارِي فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهِ سَفِينَتُهُ فَسَقَطَ إِلَى جَزِيرَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلَقِيَ إِنْسَانًا يَجُرُّ شَعْرَةً وَأَقْصَصَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَدْ أَذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةٍ فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ هَذِهِ طَيْبَةُ وَذَلِكَ الدَّجَالُ *

۲۶۶۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كُبَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَغْنِي الْجَزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ أَتَيْهَا النَّاسُ حَدَّثَنِي تَمِيمُ الدَّارِي أَنَّ أَنَاسًا مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَهُمْ فَأَنْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ *

۲۶۷۰۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو يَغْنِي

بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ اور مدینہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں ہے، جہاں دجال نہ جائے، اور ان کے ہر راستہ پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے، اور حفاظت کریں گے، پھر دجال اس سر زمین میں اترے گا، اور مدینہ تین مرتبہ کانپے گا اس سے جو اس میں کافر یا منافق ہو گا وہ وہاں کے پاس چلا جائے گا۔

۲۶۷۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، حماد بن سلمہ، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور حسب سابق روایت مردی ہے باقی اتنی زیادتی ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور زمین میں لگائے گا اور ہر ایک منافق مرد اور عورت اس کے پاس چلا جائے گا۔

باب (۳۹۱) دجال کے بیان کے متعلق بقیہ احادیث۔

۲۶۷۲۔ منصور بن ابی حزام، یحییٰ بن حمزہ، اوزاعی، الطحی بن عبد اللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال کے ساتھ اسبھان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے ہوئے ساتھ ہو جائیں گے۔

۲۶۷۳۔ ہارون بن عبد اللہ، حجاج بن محمد، ابن جریج، ابو الزبیر، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ لوگ دجال سے پہاڑوں میں بھاگیں گے، ام شریک نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس وقت عرب کے لوگ کہاں ہوں

الْأَوَاصِيَّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَلَيْسَ نَفْسٌ مِنْ أَنْفَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِينَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبِيحَةِ فَيَرْجُفُ الْمَدِينَةَ ثَلَاثَ رَحَقَاتٍ يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنافِقٍ *

۲۶۷۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَيَأْتِي سَبِيحَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رَوَاقَهُ وَقَالَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنافِقٍ وَمُنافِقَةٍ *

(۳۹۱) بَاب فِي بَقِيَّةٍ مِنْ أَحَادِيثِ الدَّجَالِ *

۲۶۷۲۔ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاجِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَّبِعُ الدَّجَالُ مِنَ يَهُودٍ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ *

۲۶۷۳۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرْتَنِي أَنَّ شَرِيكَ بْنَ أَنَسٍ سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَمُوتَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

گے؟ فرمایا عرب کے لوگ اس وقت بہت کم ہوں گے۔

۲۶۷۴۔ محمد بن بشار، عبد بن حمید، ابو عاصم، ابن جریر سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

۲۶۷۵۔ زہیر بن حرب، احمد بن اسحاق، عبد العزیز، ایوب حمید بن ہلال، ابو الدہماء اور ابو قتادہ وغیرہ چند حضرات سے روایت مروی ہے کہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے تھے ایک روز ہشام نے کہا، تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جایا کرتے ہو جو مجھ سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہیں ہوتے تھے اور نہ آپ کی احادیث کو مجھ سے زیادہ جانتے تھے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق (فتنہ میں) دجال سے بڑی نہیں ہے۔

۲۶۷۶۔ محمد بن حاتم، عبد اللہ بن جعفر، عبید اللہ بن عمرو، ایوب، حمید بن ہلال، کئی حضرات کی جماعت سے جن میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں، روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ہشام بن عامر سے گزر کر عمران بن حصین کے پاس جاتے تھے اور عبد العزیز بن عتار کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، اسی بات میں ہے کہ کوئی معاملہ دجال سے بڑا نہیں ہے۔

۲۶۷۷۔ یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، ابن حجر، اسلم، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک اعمال کی طرف سبقت کرو، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، دوسرے دھواں، تیسرے دجال، چوتھے دلبۃ الارض، پانچویں موت، چھٹے قیامت۔

فَأَيُّ الْعَرَبِ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ *

۲۶۷۴۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۶۷۵۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ نَأْتِي عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ لَتَجَاوِزُونِي إِلَى رِجَالٍ مَا كَانُوا بِأَحْضَرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَا أَعْلَمُ بِحَدِيثِهِ مِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ *

۲۶۷۶۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُخْتَارٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ *

۲۶۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُو ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْتُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوِ الدَّحَانِ أَوِ الدَّجَالِ أَوِ الدَّابَّةِ أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَةِ *

۲۶۷۸۔ امیہ بن بسطام، یزید بن زریع، شعبہ، قتادہ، حسن، زیاد بن ربیع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے ارشاد فرمایا، چھ چیزوں (۱) کے ظہور سے پہلے نیک اعمال کی طرف سبقت کرو، دجال، دھواں، دلبہ الارض، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، قیامت، موت۔

۲۶۷۹۔ زہیر بن حرب، محمد بن قتی، عبدالصمد، ہمام، قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

باب (۳۹۲) فتنہ و فساد کے زمانہ میں عبادت الہی کی فضیلت۔

۲۶۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، حماد بن زید، معقل بن زیاد، معاویہ بن قرۃ، معقل بن یسار، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ (دوسری سند) قتیبہ بن سعید، حماد، معقل بن زیاد معاویہ بن قرۃ، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فتنے اور فساد کے زمانہ میں عبادت الہی کا ثواب میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔

۲۶۸۱۔ ابوالکامل، حماد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۳۹۳) قیامت کا قریب ہونا۔

۲۶۸۲۔ زہیر بن حرب، عبدالرحمن، شعبہ، علی بن اقر، ابو الاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین لوگوں پر۔

۲۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أُمِيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ الْعُشَيْبِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْدُرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتَا الدُّجَالِ وَالْدُّخَانِ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَةِ وَخَوِصَّةَ أَحَدِكُمْ *

۲۶۷۹۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

(۳۹۳) بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرَجِ *

۲۶۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَدَّهُ إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ إِلَيَّ *

۲۶۸۱۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

(۳۹۳) بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ *

۲۶۸۲۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ

(۱) مراد یہ ہے کہ ان علامات کے ظاہر ہونے سے، پہلے پہلے اعمال صالحہ کر لو کیونکہ ان علامات کے ظاہر ہونے کے بعد اعمال صالحہ کا کرنا مشکل ہو گیا یا مقبول نہیں ہوگا۔

۲۶۸۳- سعید بن منصور، یعقوب بن عبد الرحمن، عبد العزیز بن ابی حازم، ابو حازم، سہل بن سعد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، (دوسری سند) قتیبہ، یعقوب، ابو حازم، سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ اس انگشت سے جو انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے قریب ہے اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں۔

(قائد) یعنی میرے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا، بس قیامت قائم ہو جائے گی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۶۸۴- محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں، شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصہ میں کہتے تھے، جیسے ایک انگلی دوسری انگلی سے بڑی ہے۔ معلوم نہیں یہ چیز انہوں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر کی یا اپنی رائے سے۔

۲۶۸۵- یحییٰ بن حبیب حارثی، خالد، شعبہ، قتادہ، ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور قیامت اس طرح مبعوث کئے گئے ہیں، شعبہ نے اپنی شہادت اور درمیانی انگشت ملا کر بتایا۔

۲۶۸۶- عبید اللہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد (دوسری سند) محمد بن ولید، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو التیاح، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سب سابق روایت مروی ہے۔

السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ *
۲۶۸۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْفُفْطُ لَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِإصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَهُوَ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا *

۲۶۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ كَفَضَّلَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَلَا أَذْرِي أَذْكُرُهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَ قَتَادَةَ *

۲۶۸۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ وَأَبَا التَّيَّاحِ يُحَدِّثَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَنَسًا يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ إصْبَعَيْهِ الْمُسْبِحَةِ وَالْوُسْطَى يَحْكِيهِ *

۲۶۸۶- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا *

۲۶۸۷- محمد بن بشار، ابن ابی عدی، شعبہ، حزرہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۶۸۸- ابو غسان، معتمر، بواسطہ اپنے والد، معبد، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت اس طرح مبعوث کئے گئے ہیں اور آپؐ نے شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر بتایا۔

۲۶۸۹- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، ابواسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بدوی لوگ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوتے تو قیامت کے بارے میں دریافت کرتے تو آپؐ ان میں سے کم عمر کی طرف دیکھتے اور فرماتے، اگر یہ زندہ رہا، تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے تمہاری قیامت (موت) قائم ہو جائے گی۔

۲۶۹۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، حماد بن سلمہ، ثابت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے دریافت کیا، قیامت کب آئے گی، اور اس وقت آپؐ کے پاس ایک انصاری لڑکا تھا، جسے محمد کہتے تھے، آپؐ نے فرمایا، اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو شاید بوڑھا نہ ہونے پائے کہ قیامت قائم ہو جائے۔

۲۶۹۱- حجاج بن الشاعر، سلیمان بن حرب، حماد، معبد، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی، آپؐ تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر آپؐ نے از دشوہ کے لڑکے کی طرف دیکھا، جو آپؐ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، آپؐ نے فرمایا، اگر یہ بچہ

۲۶۸۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمْزَةَ يُعْنِي الضَّبِّيَّ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَثَلٍ حَدِيثِهِمْ *

۲۶۸۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْيَسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْبُدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ وَضَمَّ السَّيَّابَةَ وَالْوُسْطَى *

۲۶۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتَى السَّاعَةُ فَنَظَرُ إِلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ فَقَالَ إِن يَعِشَ هَذَا لَمْ يَذْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ *

۲۶۹۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ وَعِنْدَهُ غُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَعِشَ هَذَا الْغُلَامُ فَعَسَى أَنْ لَا يَذْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ *

۲۶۹۱- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يُعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَزْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَيْهَةً ثُمَّ

زندہ رہا اور بوڑھا نہ ہوا، تو تیری قیامت قائم ہو جائے گی، اُس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ لڑکا ان دنوں میرے ہم عمر میں سے تھا۔

۲۶۹۲۔ ہارون بن عبد اللہ، عفان بن مسلم، ہمام، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ کا ایک لڑکا نکلا اور وہ میرے ساتھیوں میں سے تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے (ان لوگوں کی) قیامت (موت) آ جائے گی۔

۲۶۹۳۔ زہیر بن حرب، سفیان بن عیینہ، ابو الزناد، اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم ہو جائے گی، حالانکہ آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دھوتا ہوگا، اس کے منہ تک اس کے دودھ کا برتن نہ پہنچا ہوگا، کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور دو آدمی کپڑا خرید و فروخت کر رہے ہوں گے، ان کی بیچ پوری ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی، اور کوئی اپنا حوض درست کر رہا ہوگا اور ابھی ہٹانہ ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

باب (۳۹۴) دو فتنوں کے درمیان وقفہ۔

۲۶۹۴۔ ابو کریم، ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دونوں فتنوں کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا، لوگوں نے عرض کیا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس دن کا، انہوں نے کہا میں کچھ نہیں کہہ سکتا، لوگوں نے کہا، چالیس ماہ کا، انہوں نے کہا میں کچھ نہیں کہہ سکتا، پھر حاضرین نے کہا، چالیس سال کا انہوں نے یہی جواب دیا، اس کے بعد آسمان سے پانی برسے گا، جس سے لوگ اس طرح آگیں گے، جیسے کہ سبزہ آگاتا ہے، انہوں نے کہا، انسان کے بدن میں ایک ہڈی کے علاوہ ہر چیز گل جائے گی، اور وہ ہڈی ریڑھ کی ہے،

نَظَرَ إِلَى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ أَزْدِ شُئُوَّةَ فَقَالَ إِنَّ عَمْرَ هَذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ قَالَ أُنْسَ ذَلِكَ الْغُلَامُ مِنْ أَتْرَابِي يَوْمَئِذٍ *

۲۶۹۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ غُلَامٌ لِلْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ أَقْرَابِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يُوحَرَ هَذَا فَلَنْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ *

۲۶۹۳۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللَّفْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْإِنَاءَ إِلَى فِيهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلَانِ يَبَايَعَانِ الثُّوبَ فَمَا يَبَايَعَانِهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِي حَوْضِهِ فَمَا يَصْدُرُ حَتَّى تَقُومَ *

(۳۹۴) بَاب مَا بَيْنَ النَّفَحَتَيْنِ *

۲۶۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفَحَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ آيَتْ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ آيَتْ قَالُوا أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ آيَتْ ثُمَّ يُنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يُنْبِتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَتَلَي إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنْبِ وَمِنْهُ يَرْكَبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

اسی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہوں گے۔

(فائدہ) انبیاء کرام اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اجساد کو زمین پر حرام کر دیا ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۶۹۵۔ قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ریڑھ کی ہڈی کے علاوہ تمام انسان کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے، اسی سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے۔ اور اسی سے پھر جوڑا جائے گا۔

۲۶۹۶۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، صحیفہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی کے بدن میں ایک ہڈی ہے، جسے زمین کبھی نہیں کھاتی، اسی سے قیامت کے دن اسے جوڑا جائے گا، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ وہ کونسی ہڈی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، ریڑھ کی ہڈی۔

۲۶۹۵۔ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يُعْنِي الْجَزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجَبَ الذَّنْبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ *

۲۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ أَبَدًا فِيهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا أَيُّ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجَبُ الذَّنْبِ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الزہد و الرقائق

۲۶۹۷۔ قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔

۲۶۹۸۔ عبد اللہ بن مسلمہ، سلیمان بن بلال، جعفر، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں سے

۲۶۹۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْعَزِيزِيُّ يُعْنِي الدَّرَاوَزِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ *

۲۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ

گزرے اور آپؐ عالیہ کے کسی حصہ کی طرف سے مدینہ منورہ آ رہے تھے اور صحابہ آپؐ کے دونوں طرف یا ایک طرف تھے، آپؐ نے ایک بھیڑ کا بچہ چھوئے کانوں والا مراہوادیکھا، آپؐ نے اس کا کان پکڑ کر فرمایا، تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لیتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، ہم اسے ایک درہم میں بھی نہیں لینا چاہتے، اور ہم اسے کیا کریں گے، فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ یونہی مل جائے؟ حاضرین نے کہا، بخدا اگر یہ زندہ ہوتا، تب بھی اس میں عیب ہے کہ اس کا ایک کان چھوٹا ہے، اب تو یہ مردہ ہے، اسے کون لے گا، فرمایا بخدا اللہ کے نزدیک دنیا جیسا کہ یہ تمہاری نظر میں ذلیل ہے، اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔“

۲۶۹۹۔ محمد بن ثنی، ابراہیم بن محمد، عبد الوہاب، جعفر، بواسطہ اپنے والد، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں، باقی عبد الوہاب ثقفی کی روایت میں، فلو کان حیا کان هذا السکک بہ عیبا“ کا لفظ ہے (ترجمہ ایک ہی ہے)۔

۲۷۰۰۔ ہداب بن خالد، ہمام، قتادہ، مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپؐ ”الہاکم الذکاثر“ پڑھ رہے تھے، آپؐ نے فرمایا، کہ انسان میرا مال، میرا مال کرتا ہے، اے آدمی تیرا کیا مال ہے، تیرا مال تو وہی ہے، جو تو نے کھایا اور فنا کیا، پہنا اور پرانا کیا، صدقہ کیا، اور قصیم ختم کیا۔

(زندہ) اور جو چھوڑ جاتا ہے، وہ تیرا مال نہیں ہے، بلکہ تیرے وارثوں کا ہے۔

۲۷۰۱۔ محمد بن ثنی، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابن ابی عدی، سعید۔

(دوسری سند) ابن شثنی، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد، قتادہ، مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور ہمام کی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتْهُ فَمَرَّ بِحَدِيٍّ أَسْكَتْ مَيِّتٌ فَتَنَّاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيْكُمْ يُجِبُ أَنَّ هَذَا لَهُ بَدْرُكُمْ فَقَالُوا مَا نُجِبُ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ أَتَجِبُونَ أَنَّهُ لَكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ لِأَنَّهُ أَسْكَتْ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ فَوَاللَّهِ لِلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ *

۲۶۹۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَزْرَةَ السَّامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يُعَيْنَانِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هَذَا السَّكَّكُ بِهِ عَيْبًا *

۲۷۰۰۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْفَاكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبَسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ *

۲۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ كُنْهَمُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْثَ حَدِيثِ هَمَامٍ *

۲۷۰۲- حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي خَفْصُ بْنُ مِسْرَةَ عَنْ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثُ مَا أَكَلَ فَأَقَاتَى أَوْ لَبَسَ فَأَبْلَى أَوْ أُعْطِيَ فَأَقْتَنَى وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ *

۲۷۰۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۷۰۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ *

۲۷۰۵- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَغْنِي ابْنَ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التَّحِيْبِيِّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي غَامِرِ بْنِ لُؤْيٍ وَكَانَ شَهِيدَ بَذْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِحَزَنِيَّهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالِحُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ

۲۷۰۲- سويد بن سعید، حفص بن مسرہ، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ میرا مال میرا مال کہتا ہے حالانکہ اس کے مال میں سے اس کی تین چیزیں ہیں جو کھایا اور ختم کیا، پہنا اور لوہ پر اتا کیا اور جو راہ خدا میں خرچ کیا، وہ جمع کیا، اس کے سوا تو جانے والا اور لوگوں کے لئے چھوڑ جانے والا ہے۔

۲۷۰۳- ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم، محمد بن جعفر، علاء بن عبد الرحمن سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۷۰۴- یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، زہیر بن حرب، ابن عیینہ، عبد اللہ بن ابی بکر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، پھر دلوٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے، اس کے ساتھ ان کے گھر والے اور مال اور عمل جاتا ہے تو گھر والے اور مال تو لوٹ آتے ہیں اور عمل رہ جاتا ہے۔

۲۷۰۵- حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، مسور بن مخرمہ، عمرو بن عوف حلیف بنی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف وہاں کا تجزیہ لانے کے لئے روانہ کیا، اور آپ نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی کو حاکم بنا دیا تھا، پھر حضرت ابو عبیدہ بحرین سے وہ مال لے کر آئے، جب یہ خبر انصار کو ملی تو انہوں نے صبح کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادا کی، جب آپ

نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپؐ کے سامنے ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا، پھر ارشاد فرمایا، میرا خیال ہے کہ تم نے سن لیا ہے، کہ ابو عبیدہ بن جریس سے کچھ مال لے کر آئے ہیں، انہوں نے عرض کیا بے شک یارسول اللہؐ، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس چیز کی جو تمہیں میسر ہوگی، خدا کی قسم! مجھے تم پر فقیروں کا خوف نہیں ہے لیکن مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ ہو جائے، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی، پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو، جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں نے حسد کیا اور جیسے ان کو ہلاک کیا تھا، تم کو بھی ہلاک و برباد کر دے۔

۲۷۰۶۔ حسن بن علی حلوانی، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، بواسطہ اپنے والد، صالح۔

(دوسری سند) عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابو الیمان شعیب، زہری سے یونس کی سند اور اس کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی صالح کی روایت میں ہے کہ وہ تمہیں بھی غافل کر دے، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کو کیا۔

۲۷۰۷۔ عمرو بن سواد، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن سواد، یزید بن رباح، حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب فارس اور روم فتح ہو جائیں گے، تو تمہارا کیا حال ہوگا، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ہم وہی کہیں گے، جس کا اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے (یعنی شکر اور حمد و ثناء) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور کچھ نہیں کرو گے، ایک دوسرے سے رشک کر دے، پھر باہم حسد کر دے، پھر دوستوں سے بگاڑ پیدا کر دے، اور پھر

الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافُوا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَنَعَزُّوهُ لَهُ فَتَنَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبَشِّرُوا وَأَمْلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَحْشَى عَلَيَّكُمْ وَلَكِنِّي أَحْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسِطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا تُبْسِطُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ *

۲۷۰۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَمِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ *

۲۷۰۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ رَبَاحٍ هُوَ أَبُو فِرَاسٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

دشمنی کرو گے، یا ایسا ہی کچھ ارشاد فرمایا، پھر مساکین مہاجروں کے پاس جاؤ گے اور پھر ایک دوسرے کی گردن پر سواری کرو گے (یعنی حاکم بناؤ گے)۔

۲۷۰۸۔ یحییٰ بن یحییٰ، قتیبہ بن سعید، مغیرہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی دوسرے کو دیکھے، جو اس سے مال اور صورت میں بڑھ کر ہو، تو اسے بھی دیکھ لے، جو اس سے مال اور صورت میں کم ہو۔

(فائدہ) تاکہ شکر خداوندی کرے اور علم و فضل و تقویٰ میں اپنے سے بڑوں کو دیکھنا چاہئے۔

۲۷۰۹۔ محمد بن رافع، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو الزناد کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۷۱۰۔ زہیر بن حرب، جریر۔

(دوسری سند) ابو کریم، ابو معاویہ۔

(تیسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، وکیع، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی طرف نظر کرو، جو تم سے درجہ میں کم ہے، اس کی طرف نہ دیکھو، جو تم سے درجہ میں بلند ہے، کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو تم پر ہیں، انہیں حقیر نہ سمجھو گے۔

۲۷۱۱۔ شیبان بن فروخ، ہمام، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، عبد الرحمن بن ابی عمر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے، بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے، کوڑھی، گنجا،

وَسَلَّمَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضُهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ *

۲۷۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قَتِيبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ هُوَ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْحَلِيِّ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ *

۲۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ سَوَاءً *

۲۷۱۰۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَرِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَحَدُكُمْ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمُ *

۲۷۱۱۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَتْرَصَ وَأُفْرَعُ وَأَعْمَى فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَنْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَتْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأَعْطَى لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَيْءٌ إِسْحَقُ إِلَّا أَنَّ الْأَتْرَصَ أَوْ الْأُفْرَعُ قَالَ أَحَدَهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَى نَاقَةً عَشْرَاءً فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأُفْرَعُ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأَعْطَى شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأَعْطَى بَقَرَةً حَامِلًا فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَى شَاةً وَالِدًا فَأَتَتْجَ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا قَالَ فَكَانَ لِهَذَا وَاِدٌ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَاِدٌ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهَذَا وَاِدٌ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَتْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدْ انْقَطَعَتْ بَنِي الْجِبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ الْلَوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبْلُغَ عَلَيَّ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحَقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَغْرَفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَتْرَصَ يَفْزُكَ

اندھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمانا چاہا، اس نے ایک فرشتہ بھیجا، وہ کوڑھی کے پاس آیا، اور کہا، تجھے کوئی چیز زیادہ پیاری ہے؟ اس نے کہا، اچھا رنگ، اچھی کھال، اور یہ بیماری چلی جائے، جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، حضورؐ نے فرمایا، فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا، تو اس کی گندگی دور ہوئی اور اسے اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتہ نے کہا، تجھے کو کتنا مال زیادہ پیارا ہے؟ اس نے کہا، اونٹ یا گائے، اسحاق راوی حدیث کو شک ہے، لیکن کوڑھی اور سمجھے دونوں میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے نے گائے مانگی، چنانچہ اسے دس مہینہ کی گامین اونٹنی دی، اس کے بعد فرشتہ نے کہا، اللہ تجھے اس میں برکت دے، حضورؐ نے فرمایا، پھر فرشتہ سمجھے کے پاس آیا اور کہا کہ کون سی چیز تجھے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا اچھے بال اور یہ بیماری مجھ سے جاتی رہے، جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا، اس کی بیماری دور ہو گئی اور اچھے بال دیئے گئے، فرشتہ نے کہا کو کتنا مال تجھے زیادہ پیارا ہے؟ اس نے کہا گائے، اسے گامین گائے ملی، فرشتہ نے کہا، اللہ تجھے اس میں برکت دے، پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور کہا تجھے کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا، اللہ تعالیٰ مجھے روشنی دیدے، تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں، فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا، اللہ نے اسے روشنی دیدی، فرشتہ بولا، تجھے کو کتنا مال زیادہ پسند ہے؟ وہ بولا بکری، تو اسے گامین بکری ملی، چنانچہ اونٹنی، گائے اور بکری نے بچے دیئے، اور ہوتے ہوتے کوڑھی کا اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور سمجھے کا گاؤں سے، اور اندھے کا بکریوں سے، پھر مدت دراز کے بعد وہی فرشتہ اپنی پہلی صورت و شکل میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا محتاج آدمی ہوں اور سفر میں میرا تمام اسباب ختم ہو گیا اور آج منزل مقصود پر سوائے اللہ کی مدد اور تمہارے کرم کے پہنچنا مشکل ہے، میں تجھ سے اس کے نام پر مانگتا ہوں جس نے تجھے اچھا رنگ اچھی جلد، اور اونٹ کا مال دیا،

النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا
الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا
فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي
صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ
مِثْلُ مَا رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا
فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى
فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ وَابْنُ
سَبِيلٍ انْفَطَعَتْ بَنِي الْجِبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ
لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ
عَلَيْكَ بَصْرَكَ شَاءَ أَتَبْلُغَ بَهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ
قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَفَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصْرِي فَخَذْتُ مَا
شِئْتُ وَدَغَ مَا شِئْتُ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ
شَيْئًا أَحَذُّهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا
أَبْتَلَيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى
صَاحِبَيْكَ *

صرف ایک اونٹ جو میرے سفر میں کام آئے، وہ بولا، حقوق
بہت زیادہ ہیں، فرشتہ نے کہا میں تجھے پہچانتا ہوں، کیا تو محتاج
کوڑھی نہیں تھا، لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے، پھر اللہ نے
تجھے یہ مال دیا، وہ بولا میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے،
فرشتہ نے کہا، اگر تو جھوٹا ہے، تو اللہ تجھے پہلے جیسا ہی کر دے،
پھر فرشتہ گنجے کے پاس اپنی سابقہ شکل و صورت میں آیا، پھر
اس سے وہی کہا، جو کوڑھی سے کہا تھا، اس نے بھی وہی جواب
دیا، جو کوڑھی نے دیا تھا، فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے، تو اللہ
تجھے پہلے جیسا کر دے، پھر فرشتہ اندھے کے پاس اپنی سابقہ
شکل و صورت میں آیا اور کہا محتاج مسافر ہوں، میرے سفر میں
تمام وسائل منقطع ہو گئے، آج منزل پر پہنچنا سوائے اللہ کی مدد
اور تیرے کرم کے مشکل ہے، میں تجھ سے اس خدا کے نام پر
جس نے تجھے آنکھیں دی ہیں ایک بکری مانگتا ہوں، جو میرے
سفر میں کام آئے، وہ بولا بیٹک میں اندھا تھا، اللہ نے مجھے
آنکھیں دیں، بخدا آج تو جو چیز راہ خدا میں لے گا، میں تیرا ہاتھ
نہیں روکوں گا، فرشتہ نے کہا، تم اپنا مال رہنے دو، تم تینوں آدمی
آزمائے گئے، سو تم سے تو اللہ تعالیٰ راضی ہوا اور تمہارے
دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔

(قاہدہ غنی سے نقل کیا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے، الغنی غنی النعمان، واللہ تعالیٰ اعلم۔)

۲۷۱۲- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبَّاسُ
بْنِ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ قَالَ عَبَّاسُ
حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ
حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ حَدَّثَنِي غَامِرُ بْنُ سَعْدٍ
قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فِي إِبِلِهِ فَجَاءَهُ
ابْنُهُ عَمْرٌ فَلَمَّا رَأَاهُ سَعْدٌ قَالَ أَغْوَدَ بِاللَّهِ مِنْ
شَرِّ هَذَا الرَّكِيبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ أَتَزَلَّتْ فِي
إِبِلِكَ وَعَنِمَكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ
الْمُلُوكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ

۲۷۱۲- اسحاق بن ابراہیم، عباس بن عبد العظیم، ابو بکر حنفی،
بکیر بن سار، عامر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن
ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اونٹوں میں آئے، اتنے میں
ان کا لڑکا عمر آیا، جب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے
دیکھا، تو فرمایا، میں اس سوار کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا
ہوں جب وہ اترتا تو کہنے لگا، تم اپنے اونٹوں اور بکریوں میں ہو،
اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے، اور وہ سلطنت کے لئے جھگڑ رہے ہیں
حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا،
اور فرمایا، خاموش رہ، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا، فرما رہے تھے، اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو دوست رکھتا ہے، جو پرہیزگار ہے، غنی ہے، اور ایک کونے میں چھپا بیٹھا ہے۔

۲۷۱۳۔ یحییٰ بن حبیب، معتمر، اسماعیل، قیس، سعد، (دوسری سند) محمد بن عبد اللہ بن نمیر، بواسطہ اپنے والد، ابن بشر، اسماعیل، قیس، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ بخدا میں عرب میں پہلا وہ شخص ہوں، جس نے راہ خدا میں تیر مارا، اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے، اور ہمارے پاس و رخت جملہ اور اس سر کے پتوں کے علاوہ کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا، حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی ایسی قضا حاجت کرتا، جیسا کہ بکری کرتی ہے، پھر آج بنو اسد کے لوگ مجھے دین کی باتیں سکھاتے ہیں، اگر یہی بات ہے، تو میں (ابھی تک) بالکل خسارہ ہی میں رہا، اور تمام اعمال صالحہ برباد ہو گئے، ابن نمیر نے ”اذا“ کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

۲۷۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ، وکیع، اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں ہے حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی بکری کی طرح میٹھی کرتا تھا کہ اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہ ہوتی تھی۔

۲۷۱۵۔ شیبان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، خالد بن عمیر عدوی بیان کرتے ہیں کہ عتبہ بن غزوآن نے ہمیں خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد و شاکا کی پھر فرمایا، اما بعد! آگاہ ہو جاؤ، دنیا نے اپنے ختم ہونے کی خبر دے دی، اور دنیا میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا، مگر جیسا کہ برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے، جسے اس کا صاحب چھوڑ دیتا ہے، تم دنیا سے ایسے گھر کی طرف جانے والے ہو، جسے پھر زوال نہیں، لہذا اپنے آگے اعمال صالحہ بھیج کر جاؤ، اس لئے کہ ہم سے بیان کیا گیا ہے، کہ پھر جہنم کے ایک کنارے سے اس میں ڈالا جائے گا، اور ستر

اسْكُنْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْتَقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ *

۲۷۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَائِلٍ بَشْرًا قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الْخُبْلَةِ وَهَذَا السَّمُرُ حَتَّى إِذَا أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تَعَزَّرُونِي عَلَى الدِّينِ لَقَدْ خِبتُ إِذَا وَضَلَّ عَمَلِي وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ نُمَيْرٍ إِذَا *

۲۷۱۴۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْغَنَزُ مَا يَخْلُطُهُ بَشْيءٌ *

۲۷۱۵۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ حَطَبْنَا عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنْتْ بِصَرْفِمْ وَوَلَّتْ خَدَاءً وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صَبَابَةٌ كَصَبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابَأُهَا صَاحِبُهَا وَأَنْتُمْ مُتَقَلِّدُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا رَوَالٍ لَهَا فَاتَّقِلُوا بِخَيْرٍ مَا بَحَضَرَتْكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ ذَكَرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي

سال تک اس میں گرتا رہے گا، تب بھی اس کی تہ کو نہ پہنچے گا، خدا کی قسم جہنم بھری جائے گی، کیا تم تعجب کرتے ہو، اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک چالیس سال کی مسافت ہے، اور ایک دن ایسا آئے گا، کہ جنت لوگوں کے جہنم سے بھری ہوگی اور تو نے دیکھا ہوگا، میں ان سات میں سے ساتواں تھا، جو حضور کے ساتھ تھا، ہمارا کھانا درختوں کے پتوں کے علاوہ اور کچھ نہ تھا، حتیٰ کہ ہماری ہاتھیں زخمی ہو گئی تھیں۔ مجھے ایک چادر ملی، تو میں نے اسے پھاڑ کر دو ٹکڑے کئے، ایک ٹکڑے کا میں نے تہ بند بنایا اور ایک کا سعد بن مالک نے اور آج ہم میں سے کوئی ایسا نہیں، جو کسی شہر کا حاکم نہ ہو، اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، کہ اپنے کو بڑا سمجھوں اور خدا کے ہاں چھوٹا ہوں، اور یقیناً کسی پیغمبر کی نبوت ہمیشہ نہیں رہی اور نبوت کا اثر بھی جاتا رہا اور آخری انجام یہ ہوا، کہ وہ سلطنت ہو گئی تم غمغریب ان امیروں کا تجربہ کرو گے جو ہمارے بعد آئیں گے۔

۲۷۱۶۔ اسحاق بن عمر بن سلیم، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، خالد بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا، کہ عتبہ بن غزوہ نے تقریر کی اور وہ بصرہ کے حاکم تھے، بقیہ روایت شیبان کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۲۷۱۷۔ ابو کریب محمد بن العلاء، وکیع، قرہ بن خالد، حمید بن ہلال، خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے عتبہ بن غزوہ سے سنا، وہ فرماتے تھے، مجھے کیا دکھائی دیتا ہے، میں ان سات آدمیوں کا ساتواں تھا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا جلدہ درخت کے پتوں کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

۲۷۱۸۔ محمد بن ابی عمر، سفیان، سمیل بن ابی صالح، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا نَا يُذْرِكُ لَهَا فَعَرَا وَ وَاللَّهِ لَمَعْلَأًا أَفْعَجُشْتُمْ وَلَقَدْ ذَكَرْنَا أَنَّمَا بَيْنَ مِصْرَ عَيْنَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْحَنَةِ مَسِيرَةَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَطَيْظٍ مِنَ الزَّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتَنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرَحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا وَإِنِّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةَ قَطٍ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَتَسْتَعْبِرُونَ وَتُجَرَّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا *

۲۷۱۶۔ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ خَطَبَ عَتَبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَيْبَانَ *

۲۷۱۷۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَتَبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتَنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَعَامُنَا إِلَّا وَرَقُ الْجُبَلَةِ حَتَّى قَرَحَتْ أَشْدَاقُنَا *

۲۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظُّهْرِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدُ فَيَقُولُ أَيُّ فُلٍ أَلَمْ أَكْرَمَكَ وَأَسْوَدَكَ وَأَزَوَّجَكَ وَأَسَحَرَ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرَكَ تَرَأْسَ وَتَرْبَعٍ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيٌّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنَسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِي فَيَقُولُ أَيُّ فُلٍ أَلَمْ أَكْرَمَكَ وَأَسْوَدَكَ وَأَزَوَّجَكَ وَأَسَحَرَ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرَكَ تَرَأْسَ وَتَرْبَعٍ فَيَقُولُ بَلَى أَيُّ رَبِّ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيٌّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنَسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكُنَائِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَبَيْتَنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَاهُنَا إِذَا قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَتَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخَيَّمُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَجْدِهِ وَلَحْمِهِ وَعَظَامِهِ انْطِقِي فَيَنْطِقُ فَجْدُهُ وَلَحْمُهُ وَعَظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيُعَذِّرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي يَسْحُطُ اللَّهُ عَلَيْهِ *

کہ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا، کیا تمہیں آفتاب کو دوپہر کے وقت دیکھنے میں جب کہ بدلی نہ ہو، کچھ حجاب ہوتا ہے، صحابہ نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تمہیں چودھویں کا چاند دیکھنے میں جب کہ بدلی نہ ہو، کوئی رکاوٹ ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں، فرمایا تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کہ تمہیں اپنے رب کے دیدار میں کسی قسم کا حجاب نہ ہوگا، مگر جتنا کہ سورج اور چاند کے دیکھنے میں، اس کے بعد اللہ بندوں سے حساب لے گا اور فرمائے گا، اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی اور سردار نہیں بنایا اور جوڑا نہیں دیا، اور گھوڑے اونٹ تیرے تابع نہیں کئے؟ وہ کہے گا ہاں، اللہ فرمائے گا کیا تجھے معلوم تھا کہ تجھے مجھ سے ملنا ہے، وہ کہے گا نہیں، اللہ فرمائے گا۔ تو اب ہم بھی تجھ کو بھول جاتے ہیں۔ جیسا تو نے ہمیں بھلادیا، پھر دوسرے سے حساب لے گا اور فرمائے گا، اے فلاں کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی، سردار نہیں بنایا، جوڑا نہیں دیا، اور گھوڑے اونٹ تیرے تابع نہیں کئے، اور تجھے چھوڑا اپنی قوم کی سرداری کرتا تھا، اور ان سے چوتھا حصہ لیتا تھا، وہ کہے گا ہاں، اللہ فرمائے گا، بھلا تجھے معلوم تھا کہ تو مجھے ملے گا؟ وہ کہے گا نہیں، اللہ فرمائے گا، اب میں تجھ کو بھلا دیتا ہوں، جیسا تو نے مجھے بھلایا، پھر تیرے سے حساب لے گا، اور اسی طرح فرمائے گا، بندہ کہے گا، اے رب میں تیری کتاب پر، اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا، میں نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا، اور صدقہ دیا، اسی طرح اپنی تعریف کرے گا، جہاں تک ہو سکے گا، اس کے بعد فرمائے گا، دیکھ تیرا جھوٹ ابھی کھل جاتا ہے، آپ نے فرمایا پھر حکم ہوگا کہ ہم تجھ پر گواہ قائم کرتے ہیں، بندہ اپنے دل میں سوچے گا، مجھ پر کون گواہی دے گا؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی، اور اس کی ران، گوشت اور ہڈیوں کو حکم ہوگا کہ بولو، چنانچہ اس کی ران،

گوشت اور ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی، اور یہ اس لئے ہو گا کہ اپنے نفس کی طرف سے کوئی عذر قائم نہ کر سکے، اور یہ منافق ہو گا اللہ تعالیٰ اس پر اپنے غصہ کا اظہار فرمائے گا۔

۲۷۱۹- ابو بکر بن النضر، ابو النضر، ہاشم بن قاسم، عبید اللہ اشجعی، سفیان ثوری، عبید کتب، فضیل، شعبی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، اتنے میں آپ بنے، آپ نے فرمایا، تم جانتے ہو، میں کس وجہ سے ہنسا؟ ہم نے عرض کیا، اللہ و رسولہ اعلم، آپ نے فرمایا میں بندہ کی اس گفتگو سے ہنس رہا ہوں، جو وہ اپنے مالک سے کرے گا، بندہ کہے گا، اے میرے مالک کیا تو مجھے ظلم سے پناہ نہیں دے چکا، اللہ فرمائے گا، ہاں، آپ نے فرمایا، پھر بندہ کہے گا کہ اپنے پرانی ذات کے علاوہ کسی کی گواہی جائز نہیں رکھتا، اللہ فرمائے گا، اچھا تیری ہی ذات کی گواہی اور کر اماں کا تین کی گواہی تجھ پر آج کے دن کفایت کرے گی، آپ نے فرمایا، پھر بندہ کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور اس کے ہاتھ، پاؤں کو حکم ہو گا کہ بولے، وہ اس کے سارے اعمال بیان کر دیں گے، اس کے بعد بندہ کو بات کرنے کی اجازت دی جائے گی، تو بندہ اپنے ہاتھ، پاؤں سے کہے گا، چلو دور ہو جاؤ، خدا کی مارت پر ہو، میں تو تمہارے ہی لئے جھگڑا کرتا تھا۔

(فائدہ) یعنی دوزخ سے تمہارا ہی بچانا منظور تھا، مگر اب تم خود اپنے گناہوں کا اعتراف کر بیٹھے۔

۲۷۲۰- زہیر بن حرب، محمد بن فضیل، بواسطہ اپنے والد، عمار بن قحطاع، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دعا کی) اللہ العالمین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد کو بقدر کفایت روزی دے۔

۲۷۲۱- ابو بکر بن ابی شیبہ، عمرو نائد، زہیر بن حرب، وکیع، اعمش، عمارہ، ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ

۲۷۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ الْمَكْنَبِيِّ عَنْ فَضِيلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ مِنِّي أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُحَاطَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تَجْعَلْنِي مِنَ الظُّلَمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ يَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ يَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكَرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَيْهِ فَيَقَالُ لَأَرَاكَ إِنِّي أَنْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ يَقُولُ بَعْدًا لَكُنَّ وَسُخْفًا فَعَنْكَ كُنْتُ أَنَا ضِلُّ *

۲۷۲۰- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُنَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا *

۲۷۲۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اولاد کو بقدر کفاف روزی دے، عمرو کی روایت میں ”اللہم ارزق“ ہے۔

۲۷۲۲- ابو سعید الخدری، ابو اسامہ، اعمش، عمارہ بن قعقاع سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے اور اس میں کافا کا لفظ ہے۔

(فائدہ) ضرورت کے موافق روزی دے تاکہ وہ تیری یاد سے غافل نہ ہوں۔

۲۷۲۳- زہیر بن حرب، اسحاق بن ابراہیم، جریر، منصور، ابراہیم، اسود، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ منورہ آئے، کبھی بھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

(فائدہ) باوجودیکہ دین اور دنیا کی بادشاہت آپ کو حاصل تھی، اللہ ارز قاناہ، آمین۔

۲۷۲۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریم، اسحاق بن ابراہیم، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم، اسود، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ آپ یہاں سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۲۵- محمد بن ثنی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو اسحاق، عبدالرحمن بن یزید، اسود، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی دو دن برابر جوگی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۲۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، عبدالرحمن بن

عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا وَفِي رِوَايَةٍ عَمْرُو اللَّهُمَّ ارْزُقْ *

۲۷۲۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ ذَكَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَفَافًا *

۲۷۲۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ قَدِيمِ الْمَدِينَةِ مِنْ طَعَامٍ بَرُّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا حَتَّى قُبِضَ *

۲۷۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ بَرٍّ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ *

۲۷۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ شَعِيرٍ يَوْمَئِذٍ مُتَتَابِعِينَ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۷۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

عابس، بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کبھی بھی تین دن سے زیادہ برابر گہیوں کی روئی سے سیر نہیں ہوئے۔

۲۷۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَبَزٍ بُرٍّ فَوْقَ ثَلَاثٍ لَيْسِيلِهِ *

۲۷۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ مِنْ خَبَزٍ بُرٍّ إِلَّا وَأَحَدُهُمَا تَمَرٌ *

۲۷۲۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ وَيَحْيَى بْنُ يَمَانَ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْفِدُ بَنَارَ إِنْ هُوَ إِلَّا التَّمَرُ وَالْمَاءُ *

۲۷۳۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ وَلَمْ يَذْكُرْ آلُ مُحَمَّدٍ وَزَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ نُمَيْرٍ إِلَّا أَنْ يَأْتِنَا اللَّحِيمُ *

۲۷۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَفَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كِبَدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفِي لِي فَأَكَلْتُ

۲۷۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین دن تک برابر گہیوں کی روئی سے سیر نہیں ہوئے، مگر صرف ایک کھجور ہی ہوتی تھی۔

۲۷۲۹- عمرو ناقد، عبدہ بن سلیمان، یحییٰ بن یمان، ہشام بن عروہ، بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ مہینہ مہینہ بھر تک آگ نہ سلگاتے تھے، صرف کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے۔

۲۷۳۰- ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ابن نمیر، ہشام بن عروہ سے اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اس میں آل محمد کا ذکر نہیں، باقی ابو کریب نے ابن نمیر سے اپنی روایت میں اتنی زیادتی نقل کی ہے، مگر یہ کہ کہیں سے ہمارے پاس گوشت آجائے۔

۲۷۳۱- ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور میرے برتن میں تھوڑے سے جو کہ علاوہ اور کوئی چیز کھانے کے لئے کچھ نہیں تھی، بہت دنوں تک اسی میں سے کھاتی رہی ہیں نے

انہیں باپا تو وہ ختم ہو گئے۔

مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فِكْلُهُ فَفَنِي * (فائدہ) مبہم اور نامعلوم اشیاء میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔

۲۷۳۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللَّهِ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أَوْقَدَ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارًا قَالَ قُلْتُ يَا خَالَةَ فَمَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَافِعُ فَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهَا فَيَسْقِيْنَاهُ *

۲۷۳۳- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعَ مِنْ حُبِّهِ وَزَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ *

۲۷۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيُّ الْعَطَّارُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَبِيُّ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ شَبِعَ النَّاسُ مِنْ

۲۷۳۲- یحییٰ بن یحییٰ، عبد العزیز بن ابی حازم، بواسطہ اپنے والد، یزید بن رومان، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، خدا کی قسم اے میرے بھانجے، ہم ایک چاند دیکھتے، دوسرا دیکھتے، تیسرا دیکھتے، دو مہینے میں تین چاند دیکھ لیتے تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانات میں اس مدت تک آگ تک نہ جلتی میں نے عرض کیا، اے خالد، پھر آپ کیا کھاتیں، انہوں نے فرمایا، کھجور اور پانی، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ہمایے تھے، ان کے دودھ والے جانور تھے، تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ بھیج دیتے، تو آپ ہمیں وہ دودھ پلا دیتے۔

۲۷۳۳- ابو الطاہر، عبد اللہ بن وہب، ابو صخر، یزید بن عبد اللہ، (دوسری سند) ہارون بن سعید، ابن وہب، ابو صخر، ابن قسیط، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے اور آپ ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور زیتون کے تیل تک سے بھی سیر نہیں ہوئے۔

۲۷۳۴- یحییٰ بن یحییٰ، داؤد بن عبد الرحمن، منصور، ابی والدہ سے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (دوسری سند) سعید بن منصور، داؤد بن عبد الرحمن منصور بن عبد الرحمن، صفیہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے اور لوگ اس وقت تک پانی اور کھجور ہی سے سیر ہوتے تھے۔

۲۷۳۵۔ محمد بن یحییٰ، عبد الرحمن، سفیان، منصور، صفیہ، ابو ہریرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے اور ہم اس وقت تک کعبہ اور پانی ہی سے سیر ہوتے تھے۔

۲۷۳۶۔ ابو کریم، ابی جحیف (دوسری سند) نصر بن علی، ابو احمد، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی سفیان سے ان دونوں روایتوں میں ہے کہ ہم کعبہ اور پانی سے بھی سیر نہیں ہوتے تھے۔

۲۷۳۷۔ محمد بن عباد، ابن ابی عمر، مروان، یزید، ابو حازم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جان ہے اور ابن عباد نے واللہ نفس ابی ہریرہ بیدہ کے لفظ روایت کئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھروالوں کو تین دن متواتر کعبہ کی روٹی سے سیر نہیں کیا۔ حتیٰ کہ آپ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۳۸۔ محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید، یزید بن کسان، ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، وہ اپنی انگلیوں سے بار بار اشارہ کر کے فرماتے تھے، قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جان ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھروالے کبھی تین دن پے در پے گہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، حتیٰ کہ آپ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

۲۷۳۹۔ قتیبہ بن سعید، ابو کریم، ابی شیبہ، ابو الاحوص، سہاک، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے، کیا تم کھاتے اور پیتے نہیں، جو کہ چاہتے ہو اور میں نے تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ انہیں

الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرَ وَالْمَاءَ *

۲۷۳۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَفَّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبَعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ الْمَاءَ وَالتَّمْرَ *

۲۷۳۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْأَشَجِيُّ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ خِلَافَهُمَا عَنْ سُفْيَانَ وَمَا شَبَعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ *

۲۷۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيانَ الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا أَشْبَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا *

۲۷۳۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ مِرَارًا يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا شَبَعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا *

۲۷۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَسِيرٍ يَقُولُ أَلْسَنُ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شَبَعْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَكُمْ صَلَّى

خراب کجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔

۲۷۴۰۔ محمد بن رافع، یحییٰ بن آدم، زبیر، (دوسری سند)
اسحاق بن ابراہیم، ملائی، اسراہیل، سماک سے اسی سند کے
ساتھ روایت مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ تم قسم قسم کی
کجور اور مسک کے بغیر راضی نہیں ہوتے۔

۲۷۴۱۔ محمد بن عثمان، ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن
حرب، نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ میں فرما رہے تھے کہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں نے جو دنیا
حاصل کر لی ہے۔ اس کا ذکر کیا، پھر فرمایا کہ میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے، کہ آپ سارا اون بھوک کی
وجہ سے بیقرار رہتے تھے۔ آپ کو خراب کجور تک نہ ملتی، جس
سے سیر ہو جائیں۔

۲۷۴۲۔ ابو الطاہر، ابن وہب، ابو ہانی، ابو عبد الرحمن حبلی،
حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک
شخص نے پوچھا، کیا ہم فقراء مہاجرین میں سے نہیں، حضرت
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تیری بیوی ہے۔ جس کے
پاس تو رہتا ہے؟ وہ بولا ہاں، عبد اللہ نے فرمایا، تیرا گھر بھی ہے،
جس میں تو رہتا ہے؟ اس نے کہا، جی ہاں، عبد اللہ نے فرمایا، پھر
تو، تو امیروں میں سے ہے، وہ بولا میرا ایک خادم بھی ہے،
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، پھر تو، تو باو شاہوں میں
سے ہے، ابو عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ تین آدمی عبد اللہ
بن عمرو بن العاص کے پاس آئے اور میں ان کے پاس موجود تھا،
وہ بولے، اے ابو محمد خدا کی قسم ہمیں کوئی چیز میسر نہیں، نہ
خرق، نہ سواری اور نہ اسباب، عبد اللہ نے کہا، جو تم چاہو، سو
کرو، اگر چاہتے ہو، تو ہمارے پاس چلے آؤ، ہم تمہیں وہ دیں گے،
جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری تقدیر میں لکھ دیا ہے، اور اگر مرضی ہو، تو

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ
بَطْنَهُ وَقَبِيئَةُ لَمْ يَذْكُرْ بِهِ *

۲۷۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَلَائِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ كِلَاهُمَا
عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ
زُهَيْرٍ وَمَا تَرْضَوْنَ دُونَ أَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ *

۲۷۴۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبْنُ
بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ ابْنِ حَرْبٍ
قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ
مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظُلُّ الْيَوْمَ
يَلْتَوِي مَا يَجِدُ دَقْلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ *

۲۷۴۲۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو
بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ
سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبْلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ
فَقَالَ أَلَسْنَا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ
اللَّهِ أَلَاكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَاكَ
مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ
قَالَ فَإِنَّ لِي حَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمَمْلُوكِ قَالَ
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوا يَا أَبَا
مُحَمَّدٍ إِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفَقَةَ
وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ
رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللَّهُ لَكُمْ وَإِنْ
شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلْإِسْطِطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ

ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور اگر چاہو، تو صبر کرو، اس لئے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، محتاج مہاجرین المداہروں سے چالیس سال قبل (جنت میں) جائیں گے، وہ بولے ہم صبر کرتے ہیں، اور کچھ نہیں مانگتے۔

باب (۳۸۵) قوم ثمود کے گھروں پر سے روتے ہوئے گزرنے کا بیان۔

۲۷۴۳- یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، اسماعیل، عبد اللہ بن دینار، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب حجر کے بارے میں ارشاد فرمایا، ان عذاب والے لوگوں (کے گھروں) پر سے نہ گزرو مگر روتے ہوئے، اور اگر روانہ آئے تو پھر وہاں سے نہ گزرو کہیں ایسا نہ ہو، کہ تم پر بھی وہ عذاب مسلط ہو جائے، جو ان پر مسلط ہوا تھا، (جس سے وہ ہلاک ہو گئے)۔

۲۷۴۴- حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قوم ثمود کے مقام پر سے گزرے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا ظالموں کے مکانات سے روتے ہوئے گزرو اور اس سے بچو، کہ کہیں تمہیں بھی وہ عذاب نہ ہو، جو انہیں ہوا تھا، پھر آپ نے اپنی سواری کو ڈانٹ کر جلدی چلایا، یہاں تک کہ حجر پیچھے رہ گیا۔

۲۷۴۵- حکم بن موسیٰ، شعیب بن اسحاق، عبید اللہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیار ثمود پر اترے، انہوں نے وہاں کے کنوؤں کا پینے کے لئے پانی لیا، اور

صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْحَنَةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا *

(۳۹۵) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى أَهْلِ الْحِجْرِ إِلَّا مَنْ يَدْخُلُ بَأْكَيًا *

۲۷۴۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذِّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ *

۲۷۴۴- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَهُوَ يَذْكُرُ الْحِجْرَ مَسَاكِينَ ثَمُودَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ حَتَّى خَلَفَهَا *

۲۷۴۵- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اس پانی سے آٹا گوندا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس پانی کے بہا دینے کا، جو پینے کے لئے لیا تھا، حکم دیا اور یہ کہ آٹا اونٹوں کو کھلایا جائے، اور فرمایا کہ پانی اس کنوئیں سے لیں، جس پر حضرت صالح کی اونٹنی آتی تھی۔

(فائدہ) امام نووی فرماتے ہیں، معلوم ہوا کہ غالمین کے دیار میں خضوع اور مراقبہ کے ساتھ جائے اور جلد وہاں سے نکل جائے اور وہاں کی کوئی چیز استعمال بھی نہ کرے (نووی جلد ۲ ص ۳۱۱)۔

۳۷۶-۲۔ اسحاق بن موسیٰ، انس بن عیاض، عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے باقی اس میں یہ ہے کہ اس سے پانی پیا اور اس سے آٹا بھی گوندا۔

باب (۳۹۶) بیوہ، مسکین اور یتیم کے ساتھ احسان و سلوک کرنا۔

۲۷۴۷-۲۔ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب، مالک، ثور بن زید، ابو المغیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، بوڑھوں اور مسکینوں پر کوشش کرنے والا مثل مجاہد فی سبیل اللہ کے ہے اور یہ بھی فرمایا، وہ اس قائم کی طرح ہے، جو نہ تھکے اور اس قائم کی طرح ہے جو افراط نہ کرے۔

۲۷۴۸-۲۔ زہیر بن حرب، اسحاق بن عیسیٰ، مالک، ثور بن زید، ابو المغیث، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یتیم کا قریبی رشتہ دار یا اجنبی دیکھ بھال کرنے والا، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہادت کی انگلی اور درمیان انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

باب (۳۹۷) مسجد بنانے کی فضیلت

۲۷۴۹-۲۔ ہارون بن سعید، احمد بن عیسیٰ، ابن وہب، عمرو بن

وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ أَرْضَ ثَمُودَ فَاسْتَقُوا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَنُوا بِهَ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهْرِقُوا مَا اسْتَقُوا وَيَعْلِفُوا الْبَابِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبُئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرُدُّهَا النَّاقَةُ *

۲۷۴۶- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاسْتَقُوا مِنْ بَارِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ *

(۳۹۶) بَابُ الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ وَالْيَتِيمِ *

۲۷۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَخْسِيئُهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَقْتَرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يَفْطُرُ *

۲۷۴۸- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْغَيْثِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافُلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِيُغَيِّرَهُ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى *

(۳۹۷) بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ * ۲۷۴۹- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْبَلِيُّ

حارث، کبیر، عامر بن عمر، عبید اللہ خولانی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو توڑ کر بنایا، تو لوگوں نے ان کے حق میں باتیں کیں، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تم نے بہت باتیں بنائیں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص ایک مسجد خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بناوے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس جیسا ایک مکان بنائے گا، اور ہارون کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت میں ایک مکان بنا دے گا۔

۲۷۵۰۔ زہیر بن حرب، محمد بن ثقی، شحاک بن مخلد، عبد الحمید بن جعفر، بواسطہ اپنے والد، محمود بن لبید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مسجد نبوی بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اسے برا جانا اور اس بات کو پسند کیا کہ مسجد اسی حالت پر رہے، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ایک مسجد بناوے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس جیسا ایک گھر بنائے گا،

۲۷۵۱۔ اسحاق بن ابراہیم، ابو بکر بن حنفی، عبد الملک بن صباح عبد الحمید بن جعفر سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی دونوں روایتوں میں ہے، کہ اللہ رب العزت، اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔

باب (۳۹۸) مساکین اور مسافروں پر خرچ

کرنے کی فضیلت کا بیان!

۲۷۵۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب، یزید بن ہارون، عبد العزیز بن ابی سلمہ، وجب بن کیمان، عبید بن عمیر لیلیٰ،

وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ الْخَوْلَانِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَنْتَفِعِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ هَارُونُ بْنُ اللَّهِ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ *

۲۷۵۰۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنْ الصَّحَّاحِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ وَأَحْبَبُوا أَنْ يَدْعُوهُ عَلَى هَيْبَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ *

۲۷۵۱۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكُ بْنُ الصَّبَّاحِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ *

(۳۹۸) بَابُ فَضْلِ الْإِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِينِ

وَأَبْنِ السَّبِيلِ *

۲۷۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک مرتبہ جنگل میں ایک آدمی تھا، اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو میرا کر دے، چنانچہ بادل ایک طرف چلا، اور ایک پتھریلی زمین میں پانی برسایا، وہاں کی ٹالیوں میں سے ایک ٹالی پانی سے بالکل بھر گئی، وہ شخص برستے ہوئے پانی کے پیچھے پیچھے گیا، ناگاہ اس نے ایک آدمی دیکھا کہ وہ اپنے باغ میں کھڑا ہو پانی کو اپنے پھاؤ سے ادر ادر کرا رہا ہے، اس نے باغ والے سے کہا اے اللہ کے بندے تیرا کیا نام ہے؟ اس نے اپنا نام وہی بتایا، جو اس نے بادل میں سنا تھا، پھر باغ والے نے اس سے پوچھا، اے اللہ کے بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ وہ بولا، میں نے اس بادل میں ایک آواز سنی جس سے یہ پانی برسا ہے، کہ کوئی تیرا نام لے کر کہتا ہے کہ اس کے باغ کو میرا کر دے، تو اس باغ میں خدا کے احسان کی کیا شکر گزاری کرے گا۔ وہ بولا، تو نے یہ کہا، تو میں اس کی پیدا پر نظر رکھوں گا، ایک تہائی خیرات کر دوں گا اور ایک تہائی میں اور میرا اہل کھایاگا اور بقیہ تہائی اسی میں لوٹا دوں گا۔

۲۷۵۳۔ احمد بن عبد القاسم، ابو داؤد، عبد العزیز بن ابی سلمہ، وہب بن کیسان سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، باقی اس میں یہ ہے کہ ایک تہائی میں مسکینوں، سائلوں اور مسافروں پر خرچ و خیرات کر دوں گا۔

باب (۳۹۹) ریاء اور نمائش کی حرمت۔

۲۷۵۴۔ زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، روح بن قاسم، علاء بن عبد الرحمن، بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں شریک کرنے والوں کے شرک سے بے نیاز ہوں، جو شخص

بُنْ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابٍ اسْتَقَى حَذِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابَ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشَّرَاحِ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَنَحَّى الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَذِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمَسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْإِسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنْ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَأْوُهُ يَقُولُ اسْتَقَى حَذِيقَةَ فُلَانٍ لِإِسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذَا قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَآتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَأَكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلَاثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ*

۲۷۵۳۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الضَّمِّيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَجْعَلُ ثُلُثَهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَأَبْنِ السَّبِيلِ*

(۳۹۹) بَابُ تَحْرِيمِ الرِّيَاءِ *

۲۷۵۴۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا

أَعْتَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشُّرْكَاءِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا
أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكُهُ *
(فائدہ) یعنی میں اس کے اس عمل کو قبول نہیں کرتا، اور دوسرے ہی کے لئے اسے چھوڑ دیتا ہوں (نووی جلد ۳)

۲۷۵۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمِيعٍ عَنْ مُسْلِمِ
الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ سَمْعَ اللَّهِ بِهِ وَمَنْ رَأَى رَأْيَا لِلَّهِ
بِهِ *

۲۷۵۵- عمر بن حفص بن غیاث، بواسطہ اپنے والد، اسماعیل بن سبیح، مسلم بطین، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا، جو لوگوں کو سنانے کے لئے کام کرے گا، اللہ بھی اس کی ذات لوگوں کو سناے گا، اور جو لوگوں کے دکھانے کے لئے کام کرے تو اللہ اسے دیکھا کرے گا۔

(فائدہ) یعنی جس نے لوگوں کے دکھانے کے لئے کوئی عمل صالح کیا تاکہ لوگوں میں بڑائی ہو، تو اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کے تمام عیوب اور برائیاں مخلوق پر ظاہر فرمادے گا۔

۲۷۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ قَالَ
سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْعَلْفِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُسْمِعُ يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ
وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ *

۲۷۵۶- ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، سلمہ بن کہیل، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص لوگوں کو اپنی نیکی سنانا چاہے گا، اللہ تعالیٰ بھی اس کی ذات لوگوں کو سنا دے گا، اور جو دکھانے کے لئے نیکی کرے گا، اللہ تعالیٰ بھی اس کی برائیاں دکھا دے گا۔

۲۷۵۷- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ وَلَمْ
أَسْمَعْ أَحَدًا غَيْرَهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

۲۷۵۷- اسحاق بن ابراہیم، ملائی، سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور اتنا زیادہ ہے کہ میں نے اس کے علاوہ کسی سے نہیں سنا، جو کہتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

۲۷۵۸- سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو هَاشِمِيٌّ، سَفْيَانُ، وَلَيْدُ بْنُ حَرْبٍ، ابْنُ
الْحَارِثِ بْنِ مُوَسَى بَيَانُ كَرْتِے ہیں کہ میں نے سلمہ بن کہیل سے سنا، اور انہوں نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اور میں نے حضرت جندب کے علاوہ کسی سے نہیں سنا، جو کہتا ہو کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، فرما رہے تھے اور ثوری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۷۵۸- حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَعِيدُ أَظُنُّهُ قَالَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كَهْمَلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِعَمَلٍ

حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ *

۲۷۵۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الصَّدُوقُ الْأَمِينُ الْوَلِيدُ بْنُ حَرْبٍ بِهِذَا
۲۷۵۹- ابن ابی عمر، سفیان، صدوق امین ولید بن حرب سے
اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

الْإِسْنَادِ *

(فائدہ) انسانی اعمال کی اصل حقیقت، ان کی غرض اور نیت پر مبنی ہے اور ریاء یعنی نمائش کے لئے کام کرنا، اسی نیت، یعنی انسانی اعمال کی غرض و نیت کو کھوکھلا کر ڈالتی ہے، اسی بناء پر اسلام نے ریاء کا نام شرک خفی رکھا ہے، واللہ اعلم۔

باب (۴۰۰) زبان کی حفاظت!

۲۷۶۰- قتيبة بن سعيد، بكر بن مضر، ابن هاد، محمد بن ابراهيم، عيسى بن طلحة، حضرت ابو هريرة رضي الله تعالى عنه سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ ایسی بات کہہ جاتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ میں اتارا جاتا ہے کہ جتنا کہ مشرق سے مغرب تک کا فاصلہ ہے۔

۲۷۶۱- محمد بن ابی عمر، عبد العزیز، یزید بن بہاد، محمد بن ابراہیم، عیسیٰ بن طلحہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندہ ایسا کلمہ کہہ جاتا ہے کہ اس کا نقصان نہیں سمجھتا اور اس کی بناء پر دوزخ میں اتاری دور جاگرتا ہے جیسا کہ مشرق سے مغرب تک کا فاصلہ ہے۔

باب (۴۰۱) جو شخص دوسروں کو نصیحت کرے

اور خود عمل نہ کرے اس کا عذاب۔

۲۷۶۲- یحییٰ بن یحییٰ، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، اسحاق بن ابراہیم، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، شقی، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ تم حضرت عثمان کے پاس نہیں جاتے اور ان سے گفتگو نہیں کرتے، وہ بولے، کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے گفتگو نہیں کرتا،

(۴۰۰) بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ *

۲۷۶۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ *

۲۷۶۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمُكَنِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَّازُ وَرَوَيْ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَنْتَبِئُ مَا فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ *

(۴۰۱) بَابُ عَقُوبَةِ مَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ

وَلَا يَفْعَلُهُ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهُ *

۲۷۶۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَالْفِظُ لَأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَاسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

میں تمہیں سناؤ، خدا کی قسم میں ان سے باتیں کر چکا ہوں، جو مجھے اپنے اور ان کے متعلق کرنا تھیں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ بات کھولوں جس کا کھولنے والا پہلا میں ہی ہوں اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سننے کے بعد، کسی کو جو مجھ پر حاکم ہو، یہ نہیں کہتا کہ یہ سب لوگوں سے بہتر ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا، اور اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، جس سے اس کے پیٹ کی آنتیں نکل پڑیں گی وہ آنتوں کو لے کر اس طرح گھومے گا، جیسا گدھا چل کر لیکر گھومتا ہے اہل نار اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے، اے فلاں تیری کیا حالت ہے کیا تو نیکی کا حکم، اور برائی سے منع نہ کرتا تھا، وہ کہے گا ہاں میں لوگوں کو نیکی (۱) کا حکم کرتا تھا، مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا، اور لوگوں کو برائی سے روکتا تھا، مگر خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔

۲۷۶۳- عثمان بن ابی شیبہ، جریر، اعمش، ابو داؤد بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ ایک آدمی نے کہا، آپ حضرت عثمان سے ان کے پاس جا کر کیوں گفتگو نہیں کرتے اور حسب سابق روایت ہے۔

باب (۴۰۲) انسان کو اپنے گناہوں کے اظہار کی ممانعت۔

۲۷۶۴- زبیر بن حرب، محمد بن حاتم، عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم، ابن اثیر ابن شہاب، ابن شہاب، سالم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ

(۱) اگر امر بالمعروف کرنے والے کو ظن غالب ہو کہ اگر وہ امر بالمعروف کرے گا تو لوگ اسے قبول کریں گے اور برائی سے رک جائیں گے تو اس پر امر بالمعروف کرنا واجب ہے اور اگر اسے یہ ظن غالب ہو کہ ان کا دینی نقصان اور زیادہ ہو گا تو امر بالمعروف کا چھوڑنا افضل ہے اور اسی طرح اگر یہ اندیشہ ہو کہ وہ مایں گے یا آپس میں عداوت شروع ہو جائے گی تو بھی چھوڑنا افضل ہے اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ وہ اس کی بات قبول نہیں کریں گے اور نہ ہی مایں گے تو پھر کرنے نہ کرنے دونوں صورتوں میں اسے اختیار ہے، امر بالمعروف کرنا افضل ہے۔

عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيلَ لَهُ أَلَا تَدْخُلُ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمُهُ فَقَالَ أَتَرَوْنَ أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أَسْمِعُكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ أَمْرًا لَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِأَحَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَذِلُّ لِقَاتَبٍ بَطْنِيهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْجِمَارُ بِالرَّحَى فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلَى قَدْ كُنْتُ أَمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ *

۲۷۶۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْخُلَ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمُهُ فِيمَا يَصْنَعُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِمِثْلِهِ *

(۴۰۲) بَابُ النَّهْيِ عَنْ هَتَاكِ الْإِنْسَانِ سِتْرَ نَفْسِهِ *

۲۷۶۴- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ سَلِمٌ

میری تمام امت کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، مگر ان لوگوں کے جو اپنے گناہوں کو فاش کرتے ہیں وہ یہ کہ آدمی رات کو کوئی گناہ کرتا ہے اور صبح ہوتی ہے اور پروردگار نے اس کے گناہ کی پردہ پوشی کی، مگر وہ دوسرے سے کہے، اے فلاں میں نے گزشتہ رات کو ایسا کیا کام کیا، اللہ تعالیٰ نے تو اسے چھپایا اور رات بھر پردہ پوشی کرتا رہا، مگر صبح ہوتے ہی اس نے پردہ فاش کر دیا۔

(فائدہ) اس میں گناہ پر جرات اور بے پروائی ثابت ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا، لہذا یہ ایک ایسا جرم ہے کہ معافی کے لائق نہیں ہے۔

باب (۴۰۳) چھینکنے والے کا جواب دینا اور جمائی لینے کی ممانعت۔

۲۷۶۵۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر، حفص بن غیاث، سلیمان تمیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں نے چھینکا، آپ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہیں دیا، جس کو جواب نہیں دیا، اس نے کہا کہ اس کو چھینک آئی، آپ نے اس کو جواب دیا لیکن میں نے چھینکا، تو آپ نے جواب نہیں دیا، آپ نے فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا ہے، اور تو نے الحمد للہ نہیں کہا ہے۔

۲۷۶۶۔ ابو کریب، ابو خالد، سلیمان، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مردی ہے۔

۲۷۶۷۔ زہیر بن حرب، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، قاسم بن مالک، عاصم بن کلیب، ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو موسیٰ کے پاس گیا، وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر میں تھے، میں چھینکا تو ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب نہیں دیا، پھر وہ چھینکی، تو اس کا جواب دیا میں اپنی والدہ

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَاةٌ إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ أَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا فَلَانُ قَدْ عَمِلْتَ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتَرُهُ رَبُّهُ فَنَبِيتُ يَسْتَرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ *

(۴۰۳) بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّشَاؤُبِ *

۲۷۶۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فَلَانُ فَشَمَّتْهُ وَعَطَسْتُ أَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهِ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ *

۲۷۶۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَفْعِي الْأَحْمَرُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ *

۲۷۶۷- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَالْأَفْطُحُ لِرُؤُوسِهِمَا قَالَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ بَنَاتِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَعَطَسْتُ فَلَمْ

کے پاس گیا، اور ان سے یہ بیان کیا، وہ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئیں، تو انہوں نے کہا، میرے لڑکے نے چھینکا، تو تم نے جواب نہیں دیا، اور اس نے چھینکا، تو اس کا جواب دیا، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تمہارے لڑکے کو چھینک آئی تو اس نے الحمد للہ نہیں کہا، میں نے اس کا جواب نہیں دیا اور اسے چھینک آئی، تو اس نے الحمد للہ کہا، میں نے اس کا جواب دیا، کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے، تو اس کا جواب دو اور اگر الحمد للہ نہ کہے، تو جواب نہ دو۔

۲۷۶۸- محمد بن عبد اللہ بن نمیر، وکیع، عکرمہ بن عمار، یاس بن سلمہ بن اکوع، بواسطہ اپنے والد، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو النضر، عکرمہ بن عمار، یاس بن سلمہ، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چھینک آئی، آپؐ نے فرمایا، یہ حکم اللہ، پھر دوسری بار اسے چھینک آئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کو زکام ہے۔

۲۷۶۹- یحییٰ بن ابوب، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر سدی، اسماعیل، علاء، بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جمائی شیطان کی طرف سے ہے، لہذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے، تو جہاں تک ہو سکے اسے روکے۔

۲۷۷۰- ابو غسان مسمیٰ، مالک بن عبد الواحد، بشر بن مفضل، سہیل بن ابی صالح، ابن ابی سعید، حضرت ابو سعید خدری رضی

يُشْمَتْنِي وَعَطَسْتُ فَشَمَّتْهَا فَرَجَعْتُ إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَهَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تَشْمُتْهُ وَعَطَسْتُ فَشَمَّتْهَا فَقَالَ إِنَّ ابْنَكَ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَمْ أَشْمُتْهُ وَعَطَسْتُ فَحَمِدَتِ اللَّهُ فَشَمَّتْهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدِ اللَّهَ فَشَمْتُوهُ فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَا تَشْمُتُوهُ *

۲۷۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْفَلْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو النُّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي يَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ مَرْكُومٌ *

۲۷۶۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي ثَوْبٍ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُ ب مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمِ مَا اسْتَطَاعَ *

۲۷۷۰- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی تم میں سے جمائی لے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ دے۔ اس لئے کہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۲۷۷۱- قتیبہ بن سعید، عبد العزیز، سہیل، عبد الرحمن بن ابی سعید، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے، تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ دے، اس لئے کہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

(فائدہ) بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ شیطان اس وقت ہنستا ہے، اور چھینک کا جواب دینا حنفیہ کے نزدیک واجب علی الکفایہ اور مالکیہ کے نزدیک فرض علی الکفایہ ہے، جیسا کہ پہلے کتاب السلام میں گزر چکا ہے، اور چھینک آنے سے چونکہ طبعیت ہلکی اور ہشاش بشاش ہو جاتی ہے اور اصول طب کے لحاظ سے بھی صحت و تندرستی کی علامت ہے، اس لئے اس پر الحمد للہ کہنا چاہئے اور جمائی چونکہ نحوست اور سستی کی علامت ہے، اس لئے اسے شیطان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

۲۷۷۲- ابو بکر بن ابی شیبہ، کونج، سفیان، سہیل بن ابی صالح، ابن ابی سعید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز کے اندر جمائی آئے، تو حتیٰ الوسع اسے روکے، اس لئے کہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۲۷۷۳- عثمان بن ابی شیبہ، جریر، سہیل، بواسطہ اپنے والد، ابن ابی سعید، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بشر اور عبد العزیز کی روایت کی طرح روایت مروی ہے۔

باب (۴۰۴) احادیث متفرقہ۔

۲۷۷۴- محمد بن رافع، عبد بن حمید، عبد الرزاق، معمر، زہری، عروہ، امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فرشتے نور سے پیدا کئے گئے، اور جنات آگ کی لپٹ سے اور حضرت آدم علیہ السلام اس سے

سُهِلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا لَإِبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَنَآوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْسِكْ يَدَيْهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ * ۲۷۷۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَنَآوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْسِكْ يَدَيْهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ *

۲۷۷۲- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَنَآوَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ * ۲۷۷۳- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيهِ وَعَنْ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَلِ حَدِيثِ بَشْرٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ * (۴۰۴) بَاب فِي أَحَادِيثٍ مُتَفَرِّقَةٍ *

۲۷۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ

۲۷۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ

جس کا قرآن میں بیان کیا گیا ہے (کتنی مٹی سے)۔

۲۷۷۵۔ اسحاق بن ابراہیم، محمد بن ثنی، محمد بن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا، معلوم نہ ہوا وہ کہاں گئے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں وہ گروہ (مسخ ہو کر) چوہے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب چوہوں کے لئے اونٹ کا دودھ رکھا جائے تو وہ نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھو، تو وہ پی لیتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث کعب سے بیان کی، تو انہوں نے فرمایا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ میں نے کہا جی نہیں، انہوں نے بار بار یہی دریافت کیا، تو میں نے کہا میں نے تورات پڑھی ہے؟ اسحاق نے اپنی روایت میں ”لاندیرو ما فعلت“ کے لفظ بیان کئے ہیں۔

(فائدہ) یعنی میرا تو سارا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے سنا ہوا ہے کیونکہ بنی اسرائیل پر اونٹ کا گوشت اور دودھ دونوں حرام کئے گئے۔

۲۷۷۶۔ ابو کریب محمد بن العلاء، ابو اسامہ، ہشام، محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چوہا مسخ شدہ آدمی ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ چوہے کے سامنے بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتا ہے، اور اونٹ کا رکھو تو چھو تا ہی نہیں، کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے کیا تم نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے تو کیا مجھ پر تورات نازل ہوئی ہے؟

۲۷۷۷۔ قتیبہ بن سعید، لیث، عقیل، زہری، ابن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے دوسرے نہیں ڈس جاتا۔

۲۷۷۸۔ ابو الطاہر اور حرمہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس

مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِثْلًا وَصِفَ لَكُمْ *
 ۲۷۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِيُّ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ وَالْفَلْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ سَبْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْتُ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرِي مَا فَعَلَتْ وَلَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَارَ أَلَّا تَرَوْهَا إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرَبَتْهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ كَعَبَا فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ مِرَارًا قُلْتُ أَفَرَأَى التَّوْرَةَ وَ قَالَ إِسْحَاقُ فِي رِوَايَتِهِ لَا نَدْرِي مَا فَعَلَتْ *

۲۷۷۶۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْفَارَةُ مَسْخٌ وَأَيَّةُ ذَلِكَ أَنَّهُ يُوَضَّعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهُ وَيُوَضَّعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْإِبِلِ فَلَا تَذُوقُهُ فَقَالَ لَهُ كَعَبَا أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَأَنْزَلَتْ عَلَيَّ التَّوْرَةَ *

۲۷۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ *
 ۲۷۷۸۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَةُ بْنُ

(دوسری سند) زہیر بن حرب، تمہ بن حاتم، یعقوب بن ابراہیم، ابن اخی ابن شہاب، ابن شہاب ابن میتب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۷۷۹۔ ہداب بن خالد، شیمان بن فروخ، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا بھی عجیب حال ہے، ہر حالت میں اس کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں، اگر اسے خوشی حاصل ہوئی اور شکر کیا، تو اس میں بھی ثواب ہے۔ اور اگر پریشانی و مصیبت لاحق ہوئی تو اس پر صبر کیا تو اس میں بھی اس کے لئے خیر ہے۔

باب (۴۰۵) کسی کی اتنی زیادہ تعریف کرنے کی کہ جس سے اس کے فتنہ میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو، ممانعت۔

۲۷۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، یزید بن زریق، خالد حذاء، عبدالرحمن بن ابی بکر، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے آدمی کی تعریف کرنے لگا، آپ نے فرمایا، افسوس تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی، تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی، آپ نے کئی بار یہی فرمایا، جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی تعریف ہی کرنا چاہے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں اور اللہ خوب جانتا ہے، اور میں دل کا حال نہیں جانتا، یا عاقبت کا علم اللہ کو ہے، کہ وہ ایسا ایسا ہے۔

۲۷۸۱۔ محمد بن عمرو بن عباد، محمد بن جعفر (دوسری سند) ابو بکر بن ناخ، غندر، شعبہ، خالد حذاء، عبدالرحمن بن ابی بکر،

يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ * ۲۷۷۹- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ وَ شَيْمَانُ بْنُ فَرُّوخَ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَالْفَلْظُ لِشَيْمَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَاءٌ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ *

(۴۰۵) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ إِذَا كَانَ فِيهِ إِفْرَاطٌ وَخَيْفٌ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوحِ *

۲۷۸۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بُكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَنَا وَاللَّهِ حَسِبُهُ وَلَا أَزْكِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ كَذًا وَكَذَا *

۲۷۸۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَبَّادٍ بِنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر آیا، ایک شخص بولا، یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ کے رسول کے بعد فلاں فلاں کام میں کوئی اس سے افضل نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا، افسوس تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے، کئی مرتبہ آپؐ نے یہی فرمایا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی ضرور بالضرور اپنے بھائی کی تعریف کرتا چاہے، تو یوں کہے، میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہے اور اس پر بھی یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کو اچھا نہیں کہتا۔

۲۷۸۲- عمرو ناقد، ہاشم بن قاسم، (دوسری سند) ابو بکر بن ابی شیبہ، شیبہ بن سوار، شعبہ سے اس سند کے ساتھ یزید بن زریج کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی اس میں ”ما من رجل بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل منه“ کا جملہ نہیں ہے۔

۲۷۸۳- ابو جعفر محمد بن الصباح، اسماعیل بن زکریا، برید بن عبد اللہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے آدمی کی بہت ہی زیادہ تعریف کی، آپؐ نے فرمایا تو نے اسے ہلاک کر دیا، یا اس شخص کی پیٹھ کو کاٹ دیا۔

۲۷۸۴- ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ثنی، ابن مہدی، عبد الرحمن، سفیان، حبیب، مجاہد، ابو معمر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص امیروں میں سے کسی امیر کی تعریف کر رہا تھا، حضرت مقدار نے اس کے منہ پر مٹی والا ثور دے کر دی فرمایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے ہمیں حکم دیا

حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ قَالَ شَعْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ حَالِدِ بْنِ الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ عَنْهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذَا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحْكُ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا يَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانًا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَلَا أَرْكِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا *

۲۷۸۲- وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْهُ *

۲۷۸۳- حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّاءَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطَرِّبُهُ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ لَقَدْ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ *

۲۷۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُثْنِي عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأَمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَخْنِي

ہے کہ تعریف کرنے والے لوگوں کے چہروں پر ہم خاک جھونک دیں۔

(فائدہ) ان روایات سے ایسی تعریف کی ممانعت ثابت ہوتی ہے کہ جس سے تعریف کئے گئے آدمی میں تکبر اور غرور پیدا ہو جائے، ورنہ روایات سے ایسی تعریف کاجن میں فتنہ نہ ہو جواز ثابت ہے۔

۲۷۸۵- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمِدَ الْمُقْدَادُ فَجَعَلْنَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَبَحًا فَجَعَلَ يَحْنُو فِي وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَاحِينَ فَاحْشُوا فِي وَجْهِهِمُ التُّرَابَ

۲۷۸۵- محمد بن قسّی، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، ابراہیم، ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان کی تعریف کرنے لگا، تو حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ ایک مونے آدمی تھے اور اس کے منہ پر نکلکریاں ڈالنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اے مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم کو کیا ہوا ہے؟ حضرت مقداد نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ پر خاک ڈال دو۔

(فائدہ) حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کو ظاہری پر محمول کیا، اور ایک جماعت علماء کی اسی کی قائل ہے۔ اور دیگر حضرات فرماتے ہیں کہ انہیں تعریف پر کوئی انعام وغیرہ مت دو، اور انہیں یاد دلاؤ کہ تم مٹی سے پیدا ہوئے ہو، اس لئے خاکساری اور تواضع اختیار کرو، قالہ السنائی والنووی۔

۲۷۸۶- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْمُقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۲۷۸۶- محمد بن قسّی، ابن بشار، عبد الرحمن، سفیان، منصور، (دوسری سند) عثمان بن ابی شیبہ، اشجعی، عید اللہ بن عبد الرحمن، سفیان ثوری، اعمش، منصور، ابراہیم، ہمام، حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسب روایت مروی ہے۔

۲۷۸۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا صَحْرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ فِي الْمَنَامِ أَمْسَوْتُ بِسِوَاكَ فَجَدَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَازَلْتُ السَّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ

۲۷۸۷- نصر بن علی جھضمی، حدیثی، ابی، حدیثنا، صحر بن یعنّی، ابن جویریہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، تو دو شخصوں نے مجھے کھینچا، ان میں سے ایک بڑا تھا اور دوسرا چھوٹا میں نے چھوٹے کو مسواک دی مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو،

۲۷۸۷- و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْمُقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۲۷۸۷- حدیثنا نصر بن علی الجھضمی، حدیثی، ابی، حدیثنا، صحر بن یعنّی، ابن جویریہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، تو دو شخصوں نے مجھے کھینچا، ان میں سے ایک بڑا تھا اور دوسرا چھوٹا میں نے چھوٹے کو مسواک دی مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو دو،

لِي كَبُرَ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ *

(۴۰۶) بَابُ التَّشْبِيهِ فِي الْحَدِيثِ وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ *

۲۷۸۸- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ أَسْمِعِي يَا رَبَّةَ الْحَجَرَةِ أَسْمِعِي يَا رَبَّةَ الْحَجَرَةِ وَعَائِشَةُ تُصَلِّي فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هَذَا وَمَقَالِيهِ أَنْفَا إِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْغَادُ لَأَحْصَاهُ *

۲۷۸۹- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلَيْمَحُهُ وَحَدَّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَبْشُرُوا مَفْعَدَهُ مِنَ النَّارِ *

چنانچہ میں نے بڑے کو دیدی۔

باب (۴۰۶) حدیث کو سمجھ کر پڑھنا چاہئے اور کتابتِ علم کا حکم۔

۲۷۸۸- ہارون بن معروف، سفیان بن عیینہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کرتے تھے اور فرماتے تھے سن اے حجرہ والی سن اے حجرہ والی! حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں، جب نماز پڑھ چکیں تو انہوں نے عروہ سے کہا، تم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیثیں سنیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح احادیث بیان کرتے تھے کہ اگر گنتے والا انہیں گننا چاہتا، تو انہیں گن لیتا۔

۲۷۸۹- ہداب بن خالد، ہمام، زید بن اسلم، عطاء بن یسار حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا کلام مت لکھو، اور جس نے مجھ سے سن کر قرآن کے علاوہ کچھ لکھا ہے، تو اسے مٹا دے البتہ میری احادیث بیان کرو، اس میں کوئی ہرج نہیں اور جو قصہ اجمہ پر جھوٹ باندھے، وہ اپنا کھانا جہنم میں بنالے۔

(فائدہ) یہ ابتدائی حکم ہے، تاکہ کتابت قرآن اور کتابت حدیث باہم ملخص نہ ہو جائے، بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھنے کا حکم دیا، چنانچہ ابوشامہ کے لئے لکھنے کا حکم فرمایا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس لکھا ہوا صحیفہ موجود تھا اور اسی طرح حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث لکھا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا، ان تمام روایات سے جواز کتابت حدیث بلکہ حکم کتابت حدیث لگتا ہے، اور اسی پر اجماع قائم ہے۔

باب (۴۰۷) اصحابِ اخذ و (خندق والے) اور

جادوگر اور راہب اور غلام کا واقعہ!

۲۷۹۰- ہداب بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت، صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

(۴۰۷) بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْأَخْذِ وَ

وَالسَّاحِرِ وَالرَّاهِبِ وَالْغَلَامِ *

۲۷۹۰- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

وسلم نے فرمایا، گزشتہ اقوام میں ایک بادشاہ تھا، اس کے پاس ایک جادوگر تھا، جب وہ بوڑھا ہو گیا، تو اس نے بادشاہ سے کہا، اب میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں، کئی لڑکے کو میرے پاس بھیج دیجئے تا کہ میں اسے سحر کی تعلیم دے دوں، بادشاہ نے ایک لڑکا سحر کی تعلیم کے لئے اس کے پاس بھیج دیا اور جاتے وقت اس لڑکے کے راستے میں ایک خدا پرست فقیر رہتا تھا، لڑکا اس کے پاس بیٹھ کر اس کی باتیں سنتا، جو اسے پسند آتیں، چنانچہ جب ساحر کے پاس جاتا اور فقیر کی طرف سے گزرتا، تو اس کے پاس بیٹھتا، لیکن ساحر کے پاس پہنچتا، تو ساحر تاخیر ہونے کی وجہ سے اسے مارتا، لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی، راہب نے کہا، اگر تم کو ساحر سے اندیشہ ہو تو کہہ دیا کرو، کہ گھروالوں نے مجھے روک لیا اور اگر گھروالوں کا خوف ہو، تو کہہ دیا کرو۔ مجھے ساحر نے روک لیا تھا، ایک بار کسی بڑے درندہ نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا، لڑکا بھی ادھر پہنچا، کہنے لگا، آج میں تجربہ کرونگا کہ ساحر افضل ہے یا راہب، اور ایک پتھر لیا اور کہا الہی! اگر راہب کا معاملہ تجھے ساحر کے معاملہ سے زیادہ پسند ہے، تو اس درندہ کو مار دے، تاکہ لوگ آئیں جائیں اور پتھر اس جانور کے مارے اور اسے قتل کر دیا، اور لوگ چلے گئے، لڑکا فقیر کے پاس آیا، اور واقعہ کی اطلاع دی، فقیر نے کہا، بیٹا آج تو مجھ سے افضل ہے، تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا کہ عنقریب تو مصیبت میں گرفتار ہوگا، جب مصیبت میں مبتلا ہو، تو میرا پتہ نہ دینا، یہ لڑکا بد روزانہ سے اور کڑمی کو بھی اچھا کر دیتا، بلکہ تمام بیاریوں کا علاج کرتا، بادشاہ کا ایک ہمنشین اندھا ہو گیا، لڑکے کی خبر سن کر اس کے پاس بہت سے تھے لایا، اور کہنے لگا اگر تم مجھے شفا دیدو گے، تو یہ تمام چیزیں جو یہاں ہیں تمہارے لئے حاضر ہیں، لڑکے نے کہا، میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا، شفا تو خدا دیتا ہے، اگر تم خدا پر ایمان لے آؤ، تو میں اس سے دعا کرونگا، وہ تم کو شفا دے گا، وہ خدا پر ایمان لے آیا، خدا نے اس کو شفا دے دی، شفا پا کر وہ بادشاہ کی مضاجعت میں

بُنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبُرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَأَبْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أَعْلَمَهُ السَّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يَعْلَمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرًّا بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا حَشَيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَسْبِيَ أَهْلِي وَإِذَا حَشَيْتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَسْبِيَ السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتْ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمْ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَأَقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَفَقَّتْهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيُّ بَنِي أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ سَتَبْتَلِي فَإِنْ أَتَيْتَ فَلَا تَدُلُّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْكَاهِنَةَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهِدَايَا كَثِيرَةً فَقَالَ مَا هَؤُلَاءِ لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللَّهِ دَعَوْتُ اللَّهَ فَشَفَاكَ فَأَمَنَ بِاللَّهِ فَشَفَاهُ اللَّهُ فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبُّ

گیا، بادشاہ نے کہا، کس نے تیری نگاہ دوبارہ پید کر دی؟ اس نے کہا، میرے رب نے، بادشاہ نے کہا، میرے علاوہ تیرا کوئی اور رب بھی ہے؟ ہمنشین نے کہا، میرا اور تیرا رب اللہ ہے، بادشاہ پکڑوا کر اسے تکلیفیں دینے لگا، اس نے لڑکے کا پتہ بتا دیا، لڑکے کو بلایا گیا، بادشاہ نے کہا، بیٹا، تیری قوت سحر یہاں تک پہنچ گئی کہ تو اندھے اور مبروص کو بھی اچھا کرتا ہے، اور ایسا ایسا کرتا ہے، لڑکے نے کہا، میں کسی کو شفا نہیں دیتا، بلکہ اللہ شفا دیتا ہے، بادشاہ نے اس کو بھی پکڑوا کر تکالیف دینا شروع کیں، آخر اس نے فقیر کا پتہ بتا دیا، فقیر کو بلایا گیا، اور اس سے کہا گیا، اپنے مذہب کو ترک کر دو، فقیر نے انکار کیا، بادشاہ نے آرا منگو کر فقیر کے سر پر رکھوا کر چروا کر دو گلے کرادیئے، اس کے بعد ہمنشین کو طلب کیا گیا اور اس سے بھی کہا گیا، اپنے مذہب سے باز آؤ، اس نے بھی انکار کیا، بادشاہ نے اس کو بھی چروا کر دو گلے کرادیا، اس کے بعد لڑکے کو بلایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے باز آؤ، اس نے بھی انکار کیا، بادشاہ نے اس کو چند آدمیوں کے حوالے کر دیا اور حکم دیا کہ اس کو فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور چوٹی پر چڑھ جاؤ، اگر یہ اپنے مذہب سے باز نہ آئے، تو وہاں سے اسے پھینک دینا، لوگ اسے لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے، لڑکے نے کہا، الہی جس طرح تو چاہے، مجھے ان سے بچائے، فوراً پہاڑ میں زلزلہ آیا، وہ سب لوگ گر گئے اور لڑکا پیدل چلا، بادشاہ کے پاس آگیا، بادشاہ نے کہا، تیرے ساتھی کیا ہوئے، وہ بولا مجھے خدا نے ان سے بچالیا، بادشاہ نے پھر اسے اپنے چند مصاحبوں کے حوالہ کر کے حکم دیا کہ اس کو لے جا کر چھوٹی کشتی میں سوار کرو، اور وسط سمندر میں پہنچ کر مذہب ترک نہ کرنے کی صورت میں اس کو سمندر میں پھینک دو، لوگ اس کو لے گئے، لڑکے نے کہا، الہی تو جس طرح چاہے، مجھ کو ان سے بچالے، فوراً کشتی ان آدمیوں سمیت الٹ گئی، سب ڈوب گئے اور لڑکا پیدل چل کر بادشاہ کے پاس آگیا، بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی

غیري قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْعَلَامِ فَجِئَ بِالْعَلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيُّ بَنِي قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تَبْرَأُ الْكُفْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّي لَا يَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِئَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَذَخَا بِالْمِشَارِ فَوَضَعَ الْمِشَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتَّى وَقَعَ شِقَاقُهُ ثُمَّ جِئَ بِحَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْمِشَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاقُهُ ثُمَّ جِئَ بِالْعَلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَذَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِينِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمُشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ فَذَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرُوفٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِينِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَتَ بِهِمُ السَّقِينَةُ فَغَرَقُوا وَجَاءَ يَمُشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمْرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَحْمِغُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْنَعُ لِي عَلَى جِدْعٍ ثُمَّ خَذَ

سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلَّ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْتَمَانِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلَى جَذَعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُلْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُلْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأَتَى الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ حَذْرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأَخْذِ فِي أَفْوَاهِ السَّكَلِ فَخُذَّتْ وَأُضْرمَ النَّيْرَانُ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأُخْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمِّي اضْبِرِّي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ *

کیا ہوئے؟ لڑکے نے کہا مجھے خدا نے ان سے چاہا، اس کے بعد خود ہی بادشاہ سے کہنے لگا، تم ہرگز مجھے قتل نہ کر سکو گے، جب تک میرے کہنے پر عمل نہ کرو گے، بادشاہ نے کہا وہ کیا بات ہے؟ لڑکے نے کہا، ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کرو، اور مجھے سولی کے تختہ پر لٹکاؤ، پھر میرے ترش سے ایک تیر لے کر تیر کو کمان کے چلہ میں رکھ کر کہو، اس خدا کے نام سے مارتا ہوں، جو اس لڑکے کا رب ہے، پھر مجھے تیر مارو، اگر ایسا کرو گے، تو مجھے مار سکو گے، بادشاہ نے سب لوگوں کو جمع کیا، لڑکے کو ایک سولی کے تختہ پر لٹکا دیا اور اس کے ترش سے ایک تیر لے کر، کمان کے چلہ میں رکھ کر کہا، اس خدا کے نام سے مارتا ہوں، جو اس لڑکے کا پروردگار ہے، یہ کہہ کر تیر مارا، تیر لڑکے کی کپٹی میں جا کر پیوست ہو گیا، لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کپٹی پر رکھا اور مر گیا، یہ دیکھ کر سب لوگ کہنے لگے، کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ کو بھی یہ خبر پہنچ گئی، اور کہا گیا جس بات کا تم کو اندیشہ تھا، اب وہی بات آج پہنچی، لوگ ایمان لے آئے، بادشاہ نے گلیوں کے دہانے پر کچھ خندق کھدوانے کا حکم دیا، خندق کھود لئے گئے، اور ان میں آگ جلا دی گئی، بادشاہ نے کہا، جو شخص اپنے مذہب سے ہانپ نہ آئے گا، میں اسے اس میں ڈال دوں گا، لوگ ہانپ نہ آئے، اور خندق میں داخل ہو گئے، آخر ایک عورت آئی، جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، اور خندق میں گرنے سے رکی، بچہ نے اپنی ماں سے کہا، اماں تم صبر کرو، تم حق پر ہو۔

(فائدہ) اخذود کے معنی خندق کے ہیں، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان خندق والوں کا ذکر فرمایا ہے قُلْ اصْحَابُ الْاُخْذِ وَاللَّيْطَةِ اور اس روایت میں سارا واقعہ مذکور ہے۔

(۴۰۸) بَاب حَدِيثِ جَابِرِ الطَّوِيلِ وَوَقْصَةِ أَبِي الْيَسْرِ *
باب (۴۰۸) قصہ ابوالیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث۔

۲۷۹۱- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ وَقَارَتَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ وَالسِّيَاقِ لِهَارُونٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسْرِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَعَلَى أَبِي الْيَسْرِ بُرْدَةٌ وَمَعَاوِيٌّ وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَاوِيٌّ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا عَمَّ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ قَالَ أَجَلٌ كَانَ لِي عَلَى فَلَانِ ابْنِ فَلَانِ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ نَمْ هُوَ قَالُوا لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنُ لَهُ جَفَرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ أَبُوكَ قَالَ سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أَرِيكَهُ أُمِّي فَقُلْتُ اخْرُجْ إِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ أَيْنَ أَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ اخْتَبَأْتَ مِنِّي قَالَ أَنَا وَاللَّهِ أُحَدِّثُكَ نَمْ لَا أَكْذِبُكَ خَشِيتُ وَاللَّهِ أَنْ أُحَدِّثُكَ فَأَكْذِبَكَ وَأَنْ أُعَذِّكَ فَأُخْلِفَكَ وَكُنْتُ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ وَاللَّهِ مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ لِلَّهِ قَالَ اللَّهُ قُلْتُ لِلَّهِ قَالَ اللَّهُ قُلْتُ لِلَّهِ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَآتَى بِصَحِيفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ فَقَالَ إِنْ وَحَدْتَ قَضَاءً فَافْضِنِي وَإِلَّا أَنْتَ فِي حِلٍّ فَأَشْهَدُ بِصَرِّ عَيْنِي هَاتَيْنِ وَوَضَعَ إصْبَعِيهِ عَلَى عَيْنَيْهِ وَسَمِعْتُ أَدْنَى هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هَذَا وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِرِ قَلْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ

۷۹۱- ہارون بن معروف، محمد بن عباد، حاتم بن عباد، یعقوب بن ابی مجاہد، عبادہ بن ولید بن عباد بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کا یہ خاندان تمام نہ ہوا تھا کہ اس زمانہ میں، میں اور میرے والد طلب علم کے لئے ان کے پاس گئے، سب سے اول ابو الیسر صحابی سے ہماری ملاقات ہوئی، ابو الیسر کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا، جس کے پاس کاغذوں کا ایک بستہ تھا، ابو الیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے اور مسافری کپڑا پہننے تھے، غلام بھی اسی لباس میں تھا، میرے والد نے ان سے کہا چچا مجھے آپ کے چہرے پر کچھ غصہ کے آثار نظر آتے ہیں، کہنے لگے، ہاں فلاں بن فلاں حرای پر میرا کچھ قرض تھا، میں اس کے گھر گیا، اور سلام کیا اور پوچھا، کیا وہ گھر میں ہیں؟ انہوں نے کہہ دیا نہیں، اتنے میں ابن جعفر ہار پوچھا، میں نے کہا، تیرا باپ کہاں ہے؟ بولا کہ تہاری آواز سن کر میری والدہ کے چمچر کھٹ میں گھس گئے، میں نے کہا، اب نکل آؤ تم جہاں ہو، مجھے معلوم ہو گیا، وہ باہر آیا، میں نے کہا، تم مجھ سے کیوں چھپے، وہ بولا بخدا میں آپ سے بیان کرتا ہوں، جھوٹ نہیں بولوں گا، خدا کی قسم آپ سے جھوٹ بولتے مجھے ڈر لگا، اور وعدہ کرنے کے بعد خلاف ورزی کرنے سے مجھے خوف معلوم ہوا، کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، بخدا میں تنگ دست ہوں، میں نے کہا، خدا کو گواہ کر کے کہتے ہو، بولا خدا گواہ ہے، میں نے اس کا کاغذ منگو کر اسی کے ہاتھ سے اس کو مٹا دیا، اور اس سے کہہ دیا، اگر حیرے پاس ہو، تو ادا کر دینا، ورنہ تم کو میری طرف سے معافی ہے، ابو الیسر نے یہ فرما کر اپنی آنکھوں اور کانوں اور سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، کہ میں شہادت دیتا ہوں، کہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا، میرے ان کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو شخص تنگ دست کو (لوائے قرض کی)

وَضَعَ عَنْهُ أَظْلُهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنَا
يَا عَمَّ لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَ بُرْذَةَ غُلَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ
مَعَافِرِيكَ وَأَخَذْتَ مَعَافِرِيهِ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْذَتَكَ
فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَأْسِي
وَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ يَا ابْنَ أَحِبِّي بَصْرَ عَيْنِي
هَاتَيْنِ وَسَمِعَ أَذْنِي هَاتَيْنِ وَوَعَاةَ قَلْبِي هَذَا
وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِقِ قَلْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ
وَالْيَسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَكَانَ أَنْ أُعْطِيتُهُ مِنْ
مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ
حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا جَابِرَ
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي مَنْسَجِدِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ
وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتَّى
جَلَسْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ
أُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرَدَاؤُكَ إِلَيَّ جَنَبَكَ
قَالَ فَقَالَ بِيَدِي فِي صَدْرِي هَكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ
أَصَابِعِهِ وَقَوَّسَهَا أَرَدْتُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ
الْأَحْمَقُ مِثْلَكَ فَبَرَأَنِي كَيْفَ أَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ
أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
مَنْسَجِدِنَا هَذَا وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ طَابٍ
فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نَحَامَةً فَحَكَّهَا
بِالْعُرْجُونِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ
يُغْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَحَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ
يُحِبُّ أَنْ يُغْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَحَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ
أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُغْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْنَا لَا أَيْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي
فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَبَلَ وَجْهَهُ فَلَا يَصْغُرُ
قَبْلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَصْغُرْ عَنْ يَسَارِهِ

مہلت دے، یا اس کو معاف کر دے، تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے
سایہ میں جگہ دے گا، میں نے کہا چچا یہ تو بتائیے کہ اگر آپ
اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور مسافر یا اس کو دے دیتے، تو
یا اس کا مسافر یا اس لے لیتے اور اپنی چادر اس کو دے دیتے، تو
آپ کا بھی پورا جوڑا ہو جاتا، اور اس کا بھی، ابو الیسر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر فرمایا، الہی اس کو برکت
عطا فرما، پھر فرمایا، سچے میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے
اور ان دونوں کانوں نے سنا ہے اور اس دل نے یاد رکھا ہے کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان (غلاموں) کو
وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو، اور دنیا کا
سلمان دیدیا میرے لئے اس سے زیادہ سہل ہے کہ قیامت کے
دن یہ میری نیکیاں لے لے، ابو الیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
پاس سے ہم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کی
مسجد میں گئے، وہ اس وقت صرف ایک کپڑا اوڑھے نماز پڑھ
رہے تھے، میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر جا کر قبلہ کے اور
ان کے درمیان حائل ہو کر بیٹھ گیا اور کہا خدا آپ پر رحمت
کرے، آپ ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھ رہے ہیں، بلا وجہ
آپ کی چادر بھی رکھی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت جابر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں کھول کر قوس نما
شکل بنا کر میرے سینہ پر ماریں اور فرمایا، یہ میں نے اس لئے کیا
کہ تیری طرح کے احق آدمی مجھے ایسا کرتے دیکھیں اور ایسا ہی
کرنے لگیں، ایک روز اسی مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لائے، دست مبارک میں ابن طاب کی لکڑی
تھی، آپ نے مسجد کے قبلہ (دالی دیوار) پر کچھ ناک کی ریش
لگی دیکھی تو لکڑی سے اسے چھیل ڈالا، پھر ہماری طرف رخ کر
کے فرمایا، تم میں سے کون پسند کرتا ہے، کہ خدا اس کی طرف
سے روگردانی کرے، ہم ڈر گئے؟ حضور نے پھر فرمایا تم میں سے
کون چاہتا ہے کہ خدا اس کی طرف سے روگردانی کرے؟ ہم

تَحْتَ رَجُلٍ الْيَسْرَى فَإِنْ عَجَلَتْ بِوَادِرَةٍ
فَلْيَقْلُ بِتَوْبِهِ هَكَذَا ثُمَّ طَوَى تَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلَى
بَعْضٍ فَقَالَ أَرُونِي غَيْرًا فَقَامَ فَتَى مِنَ الْحَيِّ
يَشْتَدُّ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلْقٍ فِي رَاحَتِهِ فَأَخَذَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَهُ عَلَى
رَأْسِ الْعُرْجُونَ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى أَمْرِ النُّعَامَةِ
فَقَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمْ الْخَلْقَ فِي
مَسَاجِدِكُمْ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُؤَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ
الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاصِحُ
يَعْقُبُهُ مِنَ الْحَمْسَةِ وَالسَّتَةِ وَالسَّبْعَةِ فَذَارَتْ
عُقْبَةُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاصِحٍ لَهُ فَأَنَاحَهُ
فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ قَتْلَانًا عَلَيْهِ بَعْضُ التَّلْدُنِ فَقَالَ
لَهُ شَأْنُ لَعْنِكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا اللَّاعِنُ بَعِيرُهُ قَالَ أَنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ
لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى
أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تَوَافِقُوا
مِنْ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عِطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ
لَكُمْ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ عَشِيَّتِيْنِيَّةٌ وَدَنَوْنَا مَاءً
مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَجُلٌ يَتَّقِلُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ
فَيَشْرَبُ وَيَسْقِيْنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ هَذَا
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ فَقَامَ جَبَّارٌ
بُنْ صَخْرٍ فَأَنَاطَلَقْنَا إِلَى الْبَيْرِ فَزَعَمْنَا فِي
الْحَوْضِ سَحْلًا أَوْ سَحْلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا

پھر ڈر گئے، آپ نے پھر فرمایا تم میں سے کون چاہتا ہے کہ خدا
اس کی طرف سے منہ پھیر لے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ
ہم میں سے یہ کوئی بھی نہیں چاہتا فرمایا، جب کوئی نماز پڑھنے
کھڑا ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے، لہذا
منہ کے سامنے نہ تھو کے، بلکہ ہاتھیں طرف پاؤں کے نیچے
تھو کے، اگر تھوک نہ رکے، تو کپڑے میں لے کر اس طرح
کر لے اور آپ نے کپڑے کو پیچیدہ کر کے گل کے دکھایا، پھر
فرمایا، کچھ خوشبو لایا، ایک جوان اٹھ کر دوڑتا ہے گھر گیا اور
ہاتھ میں کچھ خوشبو لایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ
لکڑی کی نوک پر لگائی اور ریش کے مقام پر اس کو مل دیا،
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، اسی وجہ سے تم لوگ
اپنی مسجدوں میں خوشبو لگاتے ہو، حضرت جابر بیان کرتے ہیں
کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بطن بؤاط کی
لڑائی میں گئے اور آپ محمدی بن عمرو جہنی کی تلاش میں تھے اور
ہم لوگوں کا یہ حال تھا کہ پانچ اور چھ اور سات آدمیوں میں ایک
اونٹ تھا، جس پر ہاری ہاری سوار ہوتے تھے، ایک انصاری کے
چڑھنے کی ہاری آئی، اس نے اونٹ کو بٹھایا اور چڑھا، پھر اسے
اٹھایا، اس نے کچھ شوخی کی، انصاری نے کہا ”شأنك الله“
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے؟ جو اپنے
اونٹ پر لعنت کرتا ہے، انصاری بولا، میں ہوں، یا رسول اللہ،
آپ نے فرمایا اس اونٹ پر سے اتر جا اور ہمارے ساتھ لعنت
کیا ہو، اونٹ نہ رہے، اپنی جانوں اور اپنی اولاد اور اپنے مالوں
کے لئے بددعا مت کیا کرو، ممکن ہے، کہ وہ بددعا ایسے وقت
میں نکلے، جب کہ خدا سے کچھ مانگتا ہو، اور وہ قبول فرمائے،
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ہم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، جب شام ہوئی
اور عرب کے ایک پانی سے قریب ہوئے، آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا، کون شخص ہم سے آگے جا کر حوض کو

درست کرے گا، کہ خود بھی پانی پئے اور ہمیں بھی پلائے؟ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ شخص آگے جائے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کون شخص جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جائے گا؟ تو جابر بن صخر اٹھے، عرض کہ ہم دونوں کنوئیں کی طرف چلے اور حوض میں ایک یا دو ڈول ڈالے، اور اس پر مٹی لگائی، اس کے بعد اس میں پانی بھرنا شروع کیا، یہاں تک کہ وہ لبالب بھر گیا، سب سے پہلے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے، آپ نے فرمایا، تم دونوں (مجھے پانی پینے کی) اجازت دیتے ہو، ہم نے عرض کیا، جی ہاں یا رسول اللہ، آپ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا اور اس نے پانی پیا، پھر آپ نے اس کی باگ چھینچی، اس نے پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا، پھر آپ اسے علیحدہ لے گئے اور بنھا دیا۔ اس کے بعد آپ حوض کی طرف آئے اور اس میں سے وضو کیا، میں بھی کھڑا ہوا اور جس جگہ سے آپ نے وضو کیا تھا میں نے بھی کیا اور جابر بن صخر رفع حاجت کیلئے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، میرے بدن پر ایک چادر تھی میں اس کے دونوں کناروں کو اٹھنے لگا وہ چھوٹی تھی، آخر میں نے اسے اوندھا کیا، پھر اس کے دونوں کنارے اٹھے اور اسے اپنی گردن سے باندھا، اس کے بعد میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف کھڑا ہوا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھما کر اپنی داہنی طرف کھڑا کیا، پھر جابر بن صخر آئے، انہوں نے بھی وضو کیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں طرف کھڑے ہو گئے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر پیچھے بٹھایا اور اپنے پیچھے کھڑا کیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گھورنا شروع کیا، جس کا مجھے علم نہ ہوا، اس کے بعد مجھے خبر ہوئی، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی کمر باندھ لے (تاکہ ستر نہ کھلے) جب

فِيهِ حَتَّى أَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنَا ذَنَانٌ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشْرَعَ نَافَقُهُ فَخَرَبَتْ شَيْئًا لَهَا فَشَحَّتْ قَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَتْ بَهَا فَأَنَاحَهَا ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ مِنْ مَوْضِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهَبَ جَبَّارُ ابْنِ صَخْرٍ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبَتْ أَنْ أُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَابُزٌ فَتَكَسَّتْهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَعْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِي وَأَنَا لَا أَشْعُرُ ثُمَّ طِفْنْتُ بِهِ فَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ يَعْنِي شِدًّا وَسَطَكَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَيْسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلَى حَقْوِكَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قُوْتُ كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصْرِهَا فِي ثَوْبِهِ وَكُنَّا نَحْبِطُ بِقِسِينَا وَنَأْكُلُ حَتَّى قَرِحَتْ

أَشْدَقْنَا فَأَقْسِمُ أُحْطِیْهَا رَجُلٌ مِنَّا یَوْمًا فَانْطَلَقْنَا
 بِهِ نَتَعَشُّهُ فَشَهِدْنَا أَنَّهُ لَمْ یُعْطَهَا فَأَعْطِیْهَا فَقَامَ
 فَأَخَذَهَا سِرْنًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَإِدْبَا أَفْیَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقْضِی حَاجَتَهُ
 فَاتَّبَعْتُهُ بِأَدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَتَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرَ شَيْئًا یَسْتَبْرِهُ بِهِ فَوَإِذَا
 شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِی الْوَادِی فَاَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ
 بَغُضْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِی عَلَیَّ یَا ذَنْ
 اللَّهُ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِیْرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِی
 یُضَاغِبُ قَائِلَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ
 بَغُضْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِی عَلَیَّ یَا ذَنْ
 اللَّهُ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ
 بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَأَمَّ بَيْنَهُمَا یَعْنِی
 جَمْعَهُمَا فَقَالَ التَّیْمَا عَلَیَّ یَا ذَنْ اللَّهُ فَالْتَأَمَتَا
 قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ أَحْضِرُ مَخَافَةً أَنْ یُحْسِرَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُرْبِی فَبِتَّبَعْتُ
 وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ فَبِتَّبَعْتُ فَجَلَسْتُ أَحَدْتُ
 نَفْسِی فَحَانَتْ مِنِّی لَفْتَةٌ فَوَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ
 افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ
 فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ
 وَقَفَةً فَقَالَ بِرَأْسِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ أَبُو إِسْمَاعِيلَ
 بِرَأْسِهِ یَمِینًا وَشِمَالًا ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَیَّ
 قَالَ یَا جَابِرُ هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِی قُلْتُ نَعَمْ یَا
 رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَیْنِ فَاقْطَعْ
 مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا فَأَقْبِلْ بِهِمَا حَتَّى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے، تو
 آپؐ نے فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے عرض کیا،
 حاضر ہوں یا رسول اللہ، آپؐ نے فرمایا، جب چادر کشادہ ہو، تو
 اس کے دونوں کنارے الٹ لے اور جب تنگ ہو، تو اسے کمر پر
 باندھ لے، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر
 ایک شخص کو یومیہ ایک کھجور ملتی تھی، وہ اسے چوس لیتا اور اسے
 اپنے دانتوں میں پھراتا رہتا، اور ہم اپنی کمانوں سے درخت کے
 پتے جھاڑتے اور انہیں کھاتے حتیٰ کہ ہماری ہاتھیں زخمی ہو
 گئیں اور کھجور کا تقسیم کرنے والا ایک دن ہم میں سے ایک
 آدمی کو کھجور دینا بھول گیا، ہم اسے اٹھا کر لے گئے، اور گواہی
 دی کہ اسے کھجور نہیں ملی تقسیم کرنے والے نے اسے کھجور
 دی، اس نے کھڑے ہو کر کھجور لے لی، پھر ہم رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ ایک کشادہ دواہی
 میں پہنچے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لئے
 تشریف لے چلے، میں ایک پانی کا ڈول لے کر آپؐ کے ساتھ
 ہوا، آپؐ نے کچھ آڑ نہ پائی، دیکھا تو دواہی کے کنارے پر دو
 درخت تھے، آپ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ڈالی پکڑ
 کر فرمایا، خدا کے حکم سے میرے تابع ہو جا، چنانچہ وہ آپؐ کا
 تابع ہو گیا، جیسا کہ وہ انٹ جس کی ناک میں گیل پڑی ہو اور
 کھینچنے والے کا تابعدار ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ آپؐ دوسرے
 درخت کے پاس آئے اور اس کی بھی ایک ڈالی پکڑی، اور فرمایا،
 اللہ کے حکم سے میرا تابعدار ہو جا، وہ بھی اسی طرح آپؐ کے
 ساتھ ہو گیا، حتیٰ کہ جب آپؐ دونوں درختوں کے درمیان
 میں پہنچے، تو دونوں کو ملا کر فرمایا، اللہ کے حکم سے جڑ جاؤ، جابر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس ڈر سے کہ کہیں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ نہ لیں، اور آپؐ اور دور
 تشریف لے جائیں دوڑتا ہوا نکلا اور بیضا اپنے دل میں ہاتھیں

إِذَا قُمْتُ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غَضَنًا عَنْ يَمِينِكَ
وَعَضَنًا عَنْ يَسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ
حَجْرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ فَأَنْذَلْتُ لِي فَأَتَيْتُ
الشَّحْرَبَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا
غَضَنًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجْرَهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْتُ
غَضَنًا عَنْ يَمِينِي وَغَضَنًا عَنْ يَسَارِي ثُمَّ
لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَمَّ ذَاكَ
قَالَ إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَأَحْبَبْتُ
بَشْفَاعَتِي أَنْ يُرْفَعَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغَضَّانِ
رَطْبَيْنِ قَالَ فَأَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوءٍ
فَقُلْتُ أَلَا وَضُوءٌ أَلَا وَضُوءٌ أَلَا وَضُوءٌ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَحَدَّثَ فِي الرَّكْبِ مِنْ
قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُرِيدُ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ فِي أَشْجَابٍ
لَهُ عَلَى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيدٍ قَالَ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ
إِلَى فَلَانِ ابْنِ فَلَانِ الْأَنْصَارِيِّ فَاَنْظُرْ هَلْ فِي
أَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَنَظَرْتُ
فِيهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عِزْلَاءِ شَجَبٍ
مِنْهَا لَوْ أَنِّي أَفْرَعُهُ لَشَرَبْتُ يَابِسُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عِزْلَاءِ شَجَبٍ
مِنْهَا لَوْ أَنِّي أَفْرَعُهُ لَشَرَبْتُ يَابِسُهُ قَالَ أَذْهَبُ
فَأَتِي بِهَ فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ فَحَجَلْ يَتَكَلَّمُ
بَشَيْءٍ لَا أَذْرِي مَا هُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدَيْهِ ثُمَّ
أَعْطَانِيهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِحَفْنَةٍ فَقُلْتُ يَا
حَفْنَةَ الرَّكْبِ فَأَتَيْتُ بِهَا تَحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ

کرنے لگا، اچانک جو میری نظر پڑی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سامنے سے تشریف لارہے ہیں، اور وہ درخت جدا ہو کر
اپنی اپنی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے ہیں، میں نے دیکھا کہ آپ
تھوڑی دیر کھڑے ہوئے اور سر سے اسی طرح دائیں اور بائیں
اشارہ کیا، پھر سامنے آئے، جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا، اے
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں میں کھڑا تھا، تم نے دیکھا، حضرت
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، جی ہاں یا رسول اللہ!
آپ نے فرمایا، ان دونوں درختوں کے پاس جا اور ہر ایک میں
سے ایک ڈالی کاٹ کر لے آ، اور جب اس جگہ پہنچے جہاں میں
کھڑا ہوا تھا، تو ایک ڈالی اپنی دائیں طرف، اور ایک اپنی بائیں
طرف ڈال دے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ میں کھڑا ہوا، اور ایک پتھر لے کر توڑا، اسے تیز کیا، وہ
تیز ہو گیا، پھر ان دونوں درختوں کے پاس آیا، اور ہر ایک میں
سے ایک ایک ڈالی کاٹی، پھر میں ان ڈالیوں کو کھینچتا ہوا، اس جگہ
پر آیا، جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے تھے، اور ایک
ڈالی دائیں طرف اور دوسری بائیں طرف ڈال دی اور پھر جا کر
آپ سے مل گیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ جو آپ نے فرمایا تھا،
وہ میں نے کر دیا، مگر اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا، میں نے
دیکھا، وہاں دو قبریں ہیں اور (مجھے بذریعہ وحی معلوم ہوا) کہ
ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے، تو میں نے چاہا کہ ان کی
سفارش کروں، شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو، جب تک
کہ یہ شاخیں ہری رہیں (یہ آپ کی خصوصیت تھی) جابر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، پھر ہم لشکر میں آئے،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ لوگوں میں پکار دو کہ وضو کریں، میں نے آواز دی، وضو
کرو، وضو کرو، وضو کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قافلہ
میں ایک قطرہ بھی پانی کا نہیں، اور ایک انصاری شخص تھا، جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک پرانی مشک میں، جو

يَذِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدِهِ فِي الْحَفْنَةِ هَكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ
أَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْحَفْنَةِ وَقَالَ خُذْ
يَا جَابِرُ فَصَبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ فَصَبَّيْتُ
عَلَيْهِ وَقُلْتُ بِاسْمِ اللَّهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَقُورُ مِنْ
بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ فَارَتِ الْحَفْنَةُ وَذَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا
جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَاتَى
النَّاسَ فَاسْتَقَوْا حَتَّى رَوُّوا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ
أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الْحَفْنَةِ وَهِيَ مَلَأَى وَشَكََا
النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْجُوعَ فَقَالَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يُطْعِمَكُمْ فَأَتَيْنَا
سَيْفَ الْبَحْرِ فَرَزَحَ الْبَحْرُ زَحْرَةً فَأَلْقَى ذَاتَهُ
فَأَوْرَيْنَا عَلَى شِقَاقِهَا النَّارَ فَاطْبَحْنَا وَاشْتَوَيْنَا
وَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ أَنَا
وَقُلَانٌ وَقُلَانٌ حَتَّى عَدَّ خَمْسَةَ فِي حِجَاكِ
عَيْنِهَا مَا يَرَانَا أَحَدٌ حَتَّى عَرَجْنَا فَأَخَذْنَا ضِلْعًا
مِنْ أَضْلَاعِهِ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمِ رَجُلٍ
فِي الرِّكْبِ وَأَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرِّكْبِ وَأَعْظَمِ
كَفَلٍ فِي الرِّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهُ مَا يُطَاطَى
رَأْسُهُ *

کڑی کی شاخوں پر لٹکی رہتی، پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا، آپ نے
فرمایا، اس انصاری کے پاس جا کر دیکھو کہ مشک میں کچھ پانی ہے یا
نہیں، میں گیا اور دیکھا، تو مشک میں پانی صرف ایک قطرہ اس
کے منہ میں ہے، اگر میں اس سے انڈیلوں، تو سو بھی مشک اس کو
پہن جائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جا کر اس
مشک کو میرے پاس لے آؤ، میں اس مشک کو لے آیا، آپ نے
اسے اپنے ہاتھوں میں لیا، پھر آپ زبان مبارک سے کچھ
فرمانے لگے، جسے میں نہیں سمجھ سکا اور مشک کو اپنے دست
مبارک سے دہاتے جاتے اس کے بعد مشک کو میرے حوالہ کیا،
پھر فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آواز دو، کہ قافلے کے
پانی کا بڑا برتن لاؤ، میں نے آواز دی، وہ لایا گیا، لوگ اسے اٹھا کر
لائے، میں نے اس کو آپ کے سامنے رکھ دیا، آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں پھر لیا، اس طرح سے پھیلا
کر، اور اٹھایوں کو کشادہ کیا، اور اپنا ہاتھ اس کی تہ میں رکھ دیا، اور
ارشاد فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ مشک لے کر بم اللہ
کہہ کر میرے ہاتھ پر ڈال دے، میں نے بم اللہ کہہ کر، وہ پانی
آپ کے ہاتھ پر ڈال دیا، پھر میں نے دیکھا، تو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی اٹھایوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا ہے
یہاں تک کہ اس برتن سے جوش مارا اور گھوما، اور بھر گیا، پھر
آپ نے فرمایا، اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آواز دو، جسے پانی کی
ضرورت ہو، وہ آئے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ لوگ آئے اور پانی لیا، یہاں تک کہ سب سیر ہو
گئے، میں نے کہا، کوئی ایسا بھی ہے، جسے پانی کی ضرورت ہو، پھر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس برتن سے اٹھالیا
اور وہ پانی سے بھر ا ہوا تھا، اس کے بعد لوگوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بموک کی شکایت کی، آپ نے فرمایا،
قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو کھلا دے، پھر ہم دریا (سندر) کے
کنارے پر آئے، دریا نے موج ماری اور ایک جانور باہر ڈالا، ہم

نے دریا کے کنارے آگ جلائی، اور اس کا گوشت پکایا اور بھونا، کھلایا، سیر ہوئے، جاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں اور فلاں فلاں، پانچ آدمی اس کی آگھ کے گوشے میں گھس گئے، اور ہمیں کوئی نہیں دیکھتا تھا، یہاں تک کہ ہم باہر نکلے، پھر ہم نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لی اور قافلہ میں جو سب سے بڑا آدمی تھا، اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تھا، اس کو بلایا اور اس کے اونٹ پر سب سے بڑی زین تھی، وہ اس پسلی کے نیچے سے بغیر سر جھکائے چلا گیا۔

باب (۴۰۹) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے کا واقعہ۔

۲۷۹۲۔ سلمہ بن حبیب، حسن بن اعین، زہیر، ابو اسحاق، حضرت براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والد کے مکان پر آئے، اور اس سے ایک کجاوہ خریدی اور میرے والد سے کہا، کہ تم اپنے لڑکے سے کہو کہ یہ کجاوہ اٹھا کر میرے مکان تک لے چلے، میرے والد نے مجھ سے کہا، یہ کجاوہ اٹھالے، اور میرے والد بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس کی قیمت وصول کرنے کے لئے نکلے، میرے والد نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا مجھ سے بیان کیجئے، جب رات تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مکہ سے مدینہ کی طرف) باہر نکلے، تو آپ نے کیا کیا؟ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم ساری رات چلے، یہاں تک کہ دن ہو گیا، اور ٹھیک دوپہر کا وقت آگیا اور راست میں کوئی چلنے والا نہیں رہا، ہمیں سامنے ایک لمبا پتھر دکھائی دیا، اس کا سایہ زمین پر تھا اور ابھی وہاں دھوپ نہ آئی تھی، ہم اس کے پاس اترے، میں پتھر کے پاس گیا، اور ہاتھ سے جگہ صاف کی تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سایہ میں آرام فرمائیں وہاں میں نے کملی

(۴۰۹) بَابُ فِي حَدِيثِ الْهَجْرَةِ وَيَقَالُ لَهُ حَدِيثُ الرَّحْلِ *

۲۷۹۲۔ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعِينَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلاً فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِيَ إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِي أَبِي اخْمِلْهُ فَحَمَلْتُهُ وَخَرَجَ أَبِي مَعَهُ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظُّهَيْرِ وَخَلَا الطَّرِيقُ فَلَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَتَزَلْنَا عَنْهَا فَاتَّيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِي مَكَانًا يَنَامُ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفَضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفَضُ مَا

بچائی اور عرض کیا، یا رسول اللہ آپ یہاں آرام فرمائیے، اور میں آپ کے ارد گرد سب طرف سے دشمن کا کھون لگاتا ہوں، پھر میں نے بکریوں کا ایک چرواہا دیکھا، جو اپنی بکریاں لئے ہوئے اسی پتھر کی طرف آ رہا تھا، اور وہی چاہتا تھا، جو ہم نے چاہا، میں اسے ملا، اور پوچھا، اے لڑکے تو کس کا غلام ہے؟ وہ بولا میں مدینہ والوں میں سے ایک شخص کا غلام ہوں، میں نے کہا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ وہ بولا جی ہاں، میں نے کہا، تو ہمیں دودھ دے گا؟ وہ بولا جی ہاں، پھر اس نے ایک بکری پکڑی، میں نے کہا اس کے تھن بالوں اور مٹی اور کچرے سے صاف کر لے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براہ کو دیکھا، وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر دکھا رہے تھے، خیر اس لڑکے نے لکڑی کے ایک پیالہ میں تھوڑا دودھ دھویا، اور میرے ساتھ ایک ڈول تھا، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیئے اور وضو کے لئے پانی رکھا تھا، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مجھے آپ کو نیند سے بیدار کرنا اچھانہ معلوم ہوا، مگر میں نے دیکھا کہ آپ خود ہی بیدار ہو گئے ہیں، پھر میں نے دودھ پر پانی ڈالا، یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ دودھ پیجئے، آپ نے پیا حتیٰ کہ میں خوش ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا، کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں آیا، میں نے عرض کیا، نہیں، پھر ہم آفتاب ڈھلنے کے بعد چلے، اور سراقہ بن مالک نے ہمارا تعاقب کیا، ہم جس زمین پر تھے، وہ سخت تھی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں تو کافروں نے پالیا، آپ نے فرمایا فکر مت کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے، اس کے بعد آپ نے سراقہ کے لئے بددعا کی، اس کا گھوڑا ہیٹ تک زمین میں دھنسن گیا، وہ بولا، میں جانتا ہوں کہ تم دونوں نے میرے لئے بددعا کی ہے، اب میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ کی تلاش میں جو آئے گا، اسے واپس کر دوں گا، تم میرے

حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ مُّقْبِلٍ يَبْغِيهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غَلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَتَتَحَلَّبُ لِي قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ انْفِضِ الضَّرْعَ مِنَ الشَّعَرِ وَالتَّرَابِ وَالْقَذَى قَالَ فَرَأَيْتَ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ يَدِيهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفِضُ فَحَلَبَ لِي فِي قَعْبٍ مَعَهُ كُتْبَةٌ مِنْ لَبَنٍ قَالَ وَمَعِيَ إِذَاؤُهُ أُرْتَوِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَيَتَوَضَّأُ قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرِهْتُ أَنْ أَوْقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ فَوَاقَفْتُهُ اسْتَيْقِظَ فَصَبَّيْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى بَرَدَ اسْفَلَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَأَرْتَحِلْنَا بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعْنَا سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَنَحْنُ فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلِيُّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْتَضَمْتُ فَرَسَهُ إِلَى بَطْنِهَا أَرَى فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ قَدْ دَعَوْتُمَا عَلِيَّ فَأَذْغُوا لِي فَأَلَلَهُ لَكُمْ أَنْ أَرُدُّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللَّهَ فَتَحَا فَرَجَعَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هَاهُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَّى لَنَا *

لئے دعا کرو، آپؐ نے دعا کی، وہ چھوٹ گیا، اور لوٹ گیا، جو کافر اسے ملتا، کہہ دیتا، اور میں سب دیکھ آیا، غرض جو سراقہ کو ملتا، اسے وہ پھیر دیتا، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سراقہ نے اپنی بات پوری کی۔

۲۷۹۳- حدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، عُمَانُ بْنُ عَمَرَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ أَبِي رَحْلًا بَطْلَانَةً عَشَرَ دِرْهَمًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ مِنْ رَوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَمَرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَ فَرَسُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَى بَطْنِهِ وَوَسَبَ عَنْهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُحْلِسَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ وَلَكَ عَلَيَّ لِلْأَعْمَى عَلَى مَنْ وَرَائِي وَهَلِيهِ كِنَانَتِي فَخَذَّ سَهْمًا مِنْهَا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلَيَّ إِلَيَّ وَغِلْمَانِي بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا فَخَذَّ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِي إِيْلِكَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوا أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْزِلْ عَلَيَّ نَبِيَّ النَّجَارِ أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَكْرَمَهُمْ بِذَلِكَ فَصَعِدَ الرَّجُلُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْحَدَثُ فِي الطَّرِيقِ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ *
۲۷۹۳- زہیر بن حرب، عثمان بن عمر (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، نصر بن حَمیل، اسرائیل، ابو اسحاق، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے والد سے ایک کجاوہ تیرہ درہم میں خریدا، اور زہیر، ابی اسحاق کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی عثمان بن عمر کی روایت سے یہ زیادتی ہے کہ جب سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریب آگیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بد دعا کی، اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھس گیا، وہ اس پر سے کود گیا، اور بولا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جانتا ہوں، یہ آپ کا کام ہے، اللہ سے دعا کرو، کہ وہ مجھے اس آفت سے نجات دے، اور میں آپ سے اقرار کرتا ہوں کہ میں ان لوگوں سے جو میرے پیچھے آرہے ہیں، آپ کا حال چھاؤں گا، اور یہ میرا ترکش ہے، اس میں سے ایک تیر لیتے جائیے اور آپ کو فلاں فلاں مقام پر میرے اونٹ اور غلام ملیں گے، آپ کو جو حاجت ہو، ان میں سے لے لیں، آپ نے فرمایا، مجھے تیرے اونٹوں کی حاجت نہیں ہے، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، پھر رات کو ہم مدینہ منورہ پہنچے، لوگ جھگڑنے لگے کہ آپ کہاں اتریں، آپ نے فرمایا، میں بنی نجار کے پاس اتروں گا، وہ ابوالمطلب کی نخیال تھی، آپ نے ان کے پاس اترا کر انہیں عزت دی پھر مرد اور عورتیں گھروں پر چڑھے، اور لڑکے اور غلام راستوں میں پھیل گئے، پکارتے جاتے، یا محمد، یا رسول اللہ، یا محمد یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
كِتَابُ التَّفْسِيرِ

۹۳۷-۲۔ محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، اپنے صحیفہ میں سے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا، ”وخلو الباب مجداً“ تم بیت المقدس کے دروازے میں رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور ”حطہ“ (یعنی گناہوں سے بخشش) کہو، ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے، مگر بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا، اور دروازے میں سرین کے ٹل ٹھٹھے ہوئے داخل ہوئے اور کہنے لگے، جب فی شعرۃ“ یعنی دانہ پالی میں۔

۷۹۵ء عمرو بن محمد بن بکیر الناقذ اور حسن بن علی حلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد بواسطہ اپنے والد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ اللہ رب العزت نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر آپ کی وفات سے پہلے پے درپے وحی نازل فرمائی اور جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی، اس دن بہت ہی وحی نازل ہوئی۔

۲۷۹۶۔ ذہیر بن حرب، محمد بن حنفیہ، عبد الرحمن، سفیان، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ یہود نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا، کہ تم ایک آیت یعنی اليوم اکملت لکم دینکم اللہ پڑھتے ہو، اگر وہ آیت ہم لوگوں پر اتاری، تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں جانتا ہوں، یہ آیت جہاں اتاری؟ اور

٢٧٩٥- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بُكَيْرٍ
النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ
حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي وَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ يَعْنُو ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي
عَنْ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ
الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قِتْلَ وَقَاتِهِ حَتَّى تَوَفَّى وَأَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ
تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

٢٧٩٦- حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ
شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعُمَرَ إِنَّكُمْ تَقْرَعُونَ آيَةَ
لَوْ أَنزَلْتَ فِيْنَا لَاتَحَدَّثْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ

کس دن نازل ہوئی؟ اور جس وقت نازل ہوئی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے؟ یہ آیت عرفات میں نازل ہوئی، اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی عرفات ہی میں ٹھہرے ہوئے تھے، سفیان راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے جمعہ میں شک ہے کہ اس دن جمعہ تھا یا نہیں (یعنی جس دن آیت الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی)۔

۷۹۷-۲ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، عبد اللہ بن اوریس بواسطہ اپنے والد، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ یہود نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اگر ہم یہود پر یہ آیت (ترجمہ) آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کا تم پر اتمام کر دیا، اور دین اسلام کو تمہارے لئے پسند کیا، نازل ہوئی، اور ہمیں اس کے نزول کا وقت معلوم ہوتا تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اس دن کو بھی جانتا ہوں، جس دن یہ آیت نازل ہوئی اور اس وقت کو بھی اور یہ بھی جانتا ہوں کہ جس وقت یہ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے، یہ آیت حرولفہ کی رات میں نازل ہوئی، اور ہم اس وقت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عرفات میں موجود تھے۔

(فائدہ) یعنی ہر ایک طریقہ سے عید کا دن تاج جمعہ بھی اور یوم عرفہ بھی، تو ہم نے عید منائی، باقی اس دن کو رسم قرار دے لینا یہ اسلام کا اصول نہیں ہے، یہ جہاں کا طریقہ ہے۔

۷۹۸-۲ عبد بن حمید، جعفر بن عون، ابو عمیس، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا، اے امیر المؤمنین ایک آیت تمہاری کتاب میں ہے، جس کو تم پڑھتے ہو، اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی، تو ہم اس دن کو عید کر لیتے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا، وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا، الیوم اکملت لکم دینکم واما تم

عَمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَأَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سَفِيَانُ أَشْكُ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَمْ لَا يَعْني (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي) *

۷۹۷-۲ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَتِ الْيَهُودُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُودٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا) نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ لَتَأْخُذَنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عَيْدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ وَالسَّاعَةَ وَأَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةً جَمَعَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ *

۷۹۸-۲ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَعُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُودِ لَتَأْخُذَنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عَيْدًا قَالَ وَأَيُّ آيَةٍ قَالَ (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ

علیم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً“ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اس دن کو جانتا ہوں، جس دن یہ آیت نازل ہوئی اور اس جگہ کو جہاں یہ آیت نازل ہوئی، یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات میں جمعہ کے دن نازل ہوئی۔

۲۷۹۹۔ ابو الطاہر احمد بن محمد بن السرح، حرمہ بن یحییٰ تميمی، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان وان خفتم ان یأتی اکر تم کو اندیشہ ہو، کہ یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے، تو ان عورتوں سے نکاح کر لو، جو تم کو پسند ہیں، دو، دو یا تین تین یا چار چار سے، فرمایا اے بھانجے اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے، جو اپنے ولی کے زیر سرپرستی ہو اور ولی اس کا مال اور جمال دیکھ کر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو، مگر مہر میں انصاف نہ کرے، اور اتنا مہر دینے پر راضی نہ ہو، جتنا اور لوگ دینے کے لئے تیار ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کر دیا ہے، مگر اس صورت میں جب کہ انصاف سے کام لیں اور مہر پورا ادا کریں اور انہیں حکم دے دیا ہے، کہ وہ اور عورتوں سے جو انہیں پسند ہوں نکاح کریں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ اس آیت کے بعد لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یتیم لڑکیوں کے بارے میں دریافت کیا، تب اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی، یستفتونک ان یعنی (اے پیغمبر) تم سے عورتوں کے بارے میں استفسار کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے متعلق بتاتا ہے اور جو تم پر اللہ کی کتاب میں یتیم عورتوں کے متعلق پڑھا جاتا ہے، جن کو تم ان کا مقرر حق دینے کو تیار نہیں، اور ان سے نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس آیت میں کتاب پڑھے جانے سے وہی پہلی آیت

وَأَتَمَّمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ حُمَّةٍ)

۲۷۹۹۔ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَرْحٍ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرَمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَنًى وَثَلَاثَ وَرُبَاعَ) قَالَتْ يَا ابْنَ أُنْتَحِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلِهَا تَشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بغير أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيَهَا غَيْرُهُ فَهِيَ أَنْ يَنْكِحُوهنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَلْغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأَمَرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ آيَةِ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ (يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ) آيَةِ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللَّهُ فِيهَا (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي

”وان ختم الا تقسطوا فی البیت“یٰ فاکونوا طاب لکم من النساء“ مراد ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ دوسری آیت ”وترغبون ان نکحوا“ سے یہ مراد ہے، کہ اگر تمہارے کسی کے زیر پرورش ہو اور وہ مال و جمال میں کم ہو، تو وہ اس کے ساتھ نکاح کرنے سے اعراض کرتا ہے، تو ان کو اس سے بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ کہ جن یتیم لڑکیوں کے مال اور جمال میں رغبت کرتے ہیں، کہ بغیر عدل و انصاف کے ان کے ساتھ نکاح نہ کریں۔

۲۸۰۰۔ حسن حلوانی اور عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد، صالح، ابن شہاب، عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ”وان ختمتم الا تقسطوا فی البیت“ کے بارے میں دریافت کیا، اور یونس عن الزہری کی روایت کی طرح حدیث مروی ہے، باقی آخر میں اتنی زیادتی ہے کہ بوجہ حسن و جمال کی کمی کے ان کے نکاح سے اعراض کریں۔

۲۸۰۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ”وان ختمتم الا تقسطوا فی البیت“ اس شخص کے بارے میں تازل ہوئی ہے کہ جس کے پاس کوئی یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا دالی اور وارث ہو، اور اس کے پاس مال بھی ہو، اور اس شخص کے علاوہ لڑکی کی طرف سے کوئی جھگڑنے والا نہ ہو، تو وہ اس کے مال کی وجہ سے اس کا نکاح نہ کرے، اور اسے تکلیف دے اور برے طریقہ سے اس کے ساتھ پیش آئے، تو ارشاد ہوا ہے، ”ان ختمتم الا تقسطوا فی البیت“ فاکونوا طاب لکم من النساء“، یعنی جو عورتیں میں نے تمہارے لئے حلال کر دی ہیں اور اس لڑکی کو چھوڑ دو، جسے تکلیف دے رہے ہو۔

۲۸۰۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد بن سلیمان، ہشام بواسطہ اپنے

النِّسَامِ فَاَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي آيَةِ الْآخَرَى (وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُمْ) رَغْبَةً أَحَدِكُمْ عَنْ الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجَرِهِ جَبِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْحِمَالِ فَهِيَ أَلَّا يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَحِمَالِهَا مِنْ نِّسَامِ النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُمْ *)

۲۸۰۰۔ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي النِّسَامِ) وَسَأَقِ الْحَدِيثَ بِمَثَلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِي آخِرِهِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُمْ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْحِمَالِ *)

۲۸۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ (وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي النِّسَامِ) قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْيَتِيمَةُ وَهُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا أَحَدٌ يُحَاصِمُ دُونَهَا فَلَا يَنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيَضُرُّ بِهَا وَيُسِيءُ صَحْبَتَهَا فَقَالَ (إِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي النِّسَامِ فَاَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ) يَقُولُ مَا أَخْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعُ هَذِهِ الَّتِي تَضُرُّ بِهَا *)

۲۸۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آیت ”وما یبلیٰ علیکم فی الكتاب فی ینسی النساء اللّٰتی لا یتوّنهن ماکتب لهن وترغبون ان تنکحوهن کے متعلق فرماتی ہیں، اس بقیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اور وہ اس شخص کے مال میں شریک ہو (ترکہ کی وجہ سے) تو وہ خود بھی اس سے نکاح نہ کرنا چاہے، اور دوسرے سے بھی نکاح نہ کرائے، اس ڈر سے کہ وہ اس مال میں شریک ہو جائے گا، الغرض اس لڑکی کو یوں ہی اور میں لڑکے نہ رکھے، نہ خود اس سے نکاح کرے اور نہ دوسرے کو کرنے دے۔

۲۸۰۳۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اللہ تعالیٰ کے فرمان ”و یستفتونک فی النساء قل اللّٰہ یفتیکم فیہن“ کے متعلق فرماتی ہیں، یہ اس بقیہ کے باب میں نازل ہوئی، جو کسی شخص کے پاس ہو، اور وہ اس کے مال میں شریک ہو، یہاں تک کہ کعبور کے درختوں میں بھی، پھر وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہے، اور نہ یہ چاہے، کہ کسی اور سے اس کا نکاح کر دے، کہ وہ اس کے مال میں شریک ہو جائے لہذا نبی اسی سے ڈال رکھے۔

۲۸۰۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت ”ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف“ سے یہ مراد ہے، کہ اگر یتیم کے مال کا دلی، جو اس کی سرپرستی کرتا ہو اور اس کے مال کی اصلاح بھی کرتا ہو، محتاج ہو، تو اس کے مال میں سے انصاف کے ساتھ کچھ کھا سکتا ہے۔

۲۸۰۵۔ ابو کریب، ابو اسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اللہ تعالیٰ کے فرمان ”ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف“ کے متعلق فرماتی ہیں کہ اگر یتیم کا دلی یتیم کے مال کا محتاج ہو، تو دستور کے مطابق اس کے حال میں سے لے

عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ (وَمَا يُبْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُوهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ) قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي الْيَتِيمَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوَّجَهَا غَيْرَهُ فَيَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجَهَا وَلَا يُزَوَّجَهَا غَيْرَهُ *

۲۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ (يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ) الْآيَةَ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ حَتَّى فِي الْعَدَقِ فَيَرْغَبُ بِغَيْرِي أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُنْكِحَهَا رَحُلًا فَيَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا *

۲۸۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ (وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُضِلُّهُ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ *

۲۸۰۵۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ) قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي وَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يُضَيِّبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ

سکتا ہے۔

۲۸۰۶۔ ابو کریم، ابن نمیر، ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۸۰۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عیینہ بن سلیمان، ہشام بواسطہ اپنے والد، ام المومنین، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اللہ رب العزت کے اس فرمان ”اذ جاء وکم من فوقکم ومن اسفل منکم واذ زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر“ کے متعلق فرمایا کہ اس سے غروہ خندق کا منظر مراد ہے۔

(فائدہ) اس دن مسلمانوں پر بہت ہی سختی تھی کہ آنکھیں پھر مٹی تھیں اور دل حلق تک آگئے، تو اللہ تعالیٰ نے اس دن کفار کو شکست دینے کے لئے ایک ایسا لکڑ (یعنی لکڑ ملا کہ) جس کو آنکھوں نے نہیں دیکھا، اور بڑے زور کی آندھی بھیجی تھی اور کفار بھاگ نکلے تھے۔

۲۸۰۸۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عیینہ بن سلیمان، ہشام بواسطہ اپنے والد، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت ”وان امرأة خافت من بعلها نشوزاً او اعراضاً“ اس عورت کے متعلق نازل ہوئی جو کسی شخص کے پاس ہو، اور مدت دراز تک اس کے پاس رہی ہو، اب خاوند اسے طلاق دینا چاہتا ہے، اور یہ کہتی ہے کہ مجھے طلاق مت دے، اور مجھے رہنے دے میں نے تجھے دوسری عورت کے پاس رہنے کی اجازت دی۔

(فائدہ) ”فلا جناح علیہا ان یصلح بینہما“ تو اس صلح کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۸۰۹۔ ابو کریم، ابواسامہ، ہشام، بواسطہ اپنے والد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اللہ رب العزت کے فرمان ”وان امرأة خافت من بعلها نشوزاً او اعراضاً“ کے بارے میں فرماتی ہیں، کہ یہ آیت اس عورت کے متعلق نازل ہوئی ہے، جو کسی مرد کے پاس ہو، اور اس کے پاس نہ رہنا چاہے اور عورت کو اپنے خاوند سے اولاد اور محبت ہو، اور اسے چھوڑنا نہ چاہے، تو کہتی ہے کہ میں نے تجھے دوسری بیوی کے پاس رہنے کی اجازت دی۔

مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ *

۲۸۰۶۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (إِذْ جَاءُواكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ) قَالَتْ كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ *

۲۸۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ (وَإِنَّ امْرَأَةً خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) الْآيَةَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُولُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا فَتَقُولُ لَا تَطْلُقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنِّي فَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ *

۲۸۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَإِنَّ امْرَأَةً خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا) قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُونُ لَهَا صُحْبَةً وَوَلَدَ فَتَكْرَهُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ لَهُ أَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ شَأْنِي *

۲۸۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے فرمایا: "بھانجے لوگوں کو (قرآن کریم میں) حکم دیا گیا تھا، کہ حضور کے صحابہ کے لئے دعائے مغفرت کریں، مگر انہوں نے صحابہ کو برا کہا۔"

(تاکہ) جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مصر والوں نے برا کہا، اور ان کی شان میں گستاخیاں کیں، اور نوبت بایں سید کے انہیں شہید کر دیا گیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۸۱۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ہشام سے اسی سند کے ساتھ، اسی طرح روایت مروی ہے۔

۲۸۱۲۔ عبیدہ بن معاذ، بواسطہ اپنے والد، شعبہ، مغیرہ بن نعمان، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوفہ والوں نے اس آیت میں کہ "جو کوئی کسی ایماندار کو قصداً قتل کر دے، تو اس کا بدلہ جہنم ہے" اختلاف کیا، تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا اور ان سے دریافت کیا، انہوں نے فرمایا، یہ آیت آخر میں اتری ہے۔ اسے کسی اور آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

۲۸۱۳۔ محمد بن ثقی، ابن بشار، محمد بن جعفر، (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، نصر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، اور ابن جعفر کی روایت میں "نزلت فی آخر ما انزل" کے الفاظ ہیں اور نصر کی حدیث میں "انہا لن آخر ما انزلت" کے الفاظ نقل ہوئے ہیں (اور ترجمہ دونوں کا ایک ہی ہے)۔

۲۸۱۴۔ محمد بن شیبہ، محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، منصور، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبدالرحمن بن ابی زی نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کے بارے میں دریافت کروں، ومن یقتل یعنی جو کسی ایماندار کو قتل کر دے، اس کا بدلہ جہنم ہے، اس میں وہ ہمیشہ رہے گا، میں نے پوچھا، تو انہوں

۲۸۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أَخْتِي أَمِيرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّهُمْ

۲۸۱۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۲۸۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ) فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ آخِرَ مَا أُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ *

۲۸۱۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ إِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ *

۲۸۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا) فَسَأَلْتُهُ

نے فرمایا یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور دوسری آیت والذین لا یدعون یعنی وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی کو نہیں پکارتے اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے بغیر حق کے مارتے نہیں، فرمایا یہ مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۲۸۱۵۔ ہارون بن عبد اللہ، ابو النضر، ابو معاویہ، منصور، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ آیت ”والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر سے مہانا تک مکہ میں نازل ہوئی، مشرکین بولے، تو پھر مسلمان ہونے میں ہمیں کیا فائدہ ہے، ہم نے تو اللہ کے ساتھ دوسرے کو شریک کیا، اور ناحق خون بھی کئے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام کیا تھا، اور دوسرے برے کام بھی کئے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، ”الا من تاب وامن وعمل صالحاً، آخریت تک (یعنی ایمان اور توبہ کے بعد برائیاں نیکیوں سے بدل دی جائیں گی) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو آدمی مسلمان ہو جائے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لے، اس کے بعد پھر ناحق خون کرے، تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔

۲۸۱۶۔ عبد اللہ بن ہاشم اور عبد الرحمن بن بشر العبدي، عیسیٰ بن سعید القطان، ابن جریج، قاسم بن ابی برہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، کہ جو کوئی مسلمان مسلمان کو قتل کر دے، کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے (۱)۔

(۱) جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے جمہور کے ہاں وہ مسلمان ہی رہتا ہے اور اس کے لئے توبہ کا وارہ کھلا ہوا ہے اگر صدق دل سے توبہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ آیت میں جو فرمایا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا حالانکہ ہمیشہ جہنم میں رہنا مشرک اور کافر کی سزا ہے جمہور کی طرف سے اس کے متعدد جواب دیئے گئے ہیں (۱) یہ آیت منسوخ ہے۔ (۲) بطور تنبیہ اور زجر کے یہ فرمایا گیا ہے۔ (۳) اس شخص کے لئے جو حلال سمجھ کر قتل کرے اور کسی مسلمان کے قتل کو حلال سمجھتا نہ ہو۔ (۴) اس کی اصل سزا کو بیان فرمایا ہے کہ اس جرم کی اصل سزا یہ ہے۔ (۵) یہ آیت ان کافروں کے بارے میں ہے جنہوں نے مسلمانوں کو قتل کیا اور کفر پر ہی ان کا خاتمہ ہو گیا۔

فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ) قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ *

۲۸۱۵۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو النُّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَغْيِي شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُغْتَمِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِمَكَّةَ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ) إِلَى قَوْلِهِ (مُهَانًا) فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ وَمَا يُغْنِي عَنَّا الْإِسْلَامَ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللَّهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَأَمَّا مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ وَعَقَلَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ لَهُ *

۲۸۱۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشَرَ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَتَلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ الْإِمْنَ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ

کہے تو یہ مت کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت میں ”مسلم“ کے بجائے ”سلام“ پڑھا ہے۔

۲۸۲۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، غندر، شعبہ (دوسری سند) محمد بن شیبہ، ابن بشر، محمد بن جعفر، شعبہ، ابواسحاق، حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ انصار جب حج کر کے واپس آئے، تو گھروں میں (دروازہ سے) نہ آئے، بلکہ پیچھے سے آئے، ایک انصاری آیا، اور دروازے سے گیا، لوگوں نے اس باب میں اس سے بات چیت کی، تب یہ آیت نازل ہوئی، یس البر یعنی یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے کہ گھروں میں پیچھے کی طرف سے آؤ۔

۲۸۲۱۔ یونس بن عبدالاعلیٰ، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ہلال، عون، عبد اللہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ جب سے ہم اسلام لائے، اس وقت سے لے کر اس آیت ”الم یأمن للذین آمنوا ان تحضع قلوبهم لذكر الله“ کے نازل ہونے تک، جس میں اللہ رب العزت نے ہم پر عتاب فرمایا ہے، چار سال کا عرصہ گزرا ہے۔

۲۸۲۲۔ محمد بن بشر، محمد بن جعفر۔

(دوسری سند) ابو بکر بن نافع، غندر، شعبہ، سلمہ بن کہیل، مسلم بن علقم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ عورت (حالیہ کے زمانہ میں) خانہ کعبہ کا نیچے ہو کر طواف کرتی تھی اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتی جاتی کہ کون مجھے ایک پکڑا دیتا ہے، جسے میں اپنی شرمگاہ پر ڈال دیتی اور پھر کہتی کہ

آج کھل جائے گا سب یا کچھ، پھر جو کھل جائے گا، اسے کبھی حلال نہ کروں گی

فَأَحَلُّوْهُ فَقَتَلُوْهُ وَأَحَدُوْا تِلْكَ الْغَنِيْمَةَ فَزَكَّتْ زَوْلًا تَقُوْلُوْا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتُ مُؤْمِنًا (وَقَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ (السَّلَامَ) *

۲۸۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَتْ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجَّوْا فَرَجَعُوا لَمْ يَدْخُلُوا الْبُيُوتَ إِلَّا مِنْ ظَهْرِيهَا قَالَ فَعَاءَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَزَكَّتْ هَذِهِ الْآيَةَ (وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظَهْرِيهَا) *

۲۸۲۱۔ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ أَنْ عَاتَبَنَا اللَّهُ بِهَذِهِ الْآيَةِ (أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ) إِلَّا أَرْبَعُ سِنِينَ *

۲۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ الْمَرْأَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عَرِيَاةٌ فَتَقُولُ مَنْ يُعِدُّنِي تَطَوُّفًا تَجْعَلُهُ عَلَيَّ فَرَجَحَا وَتَقُولُ

الْيَوْمَ يَتَّو بِغَضِّهِ أَوْ كَلَّةٌ فَمَا بَدَأَ مِنْهُ فَلَا أَجَلَ

فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (خُلُّوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) *

تب یہ آیت نازل ہوئی، "خُلُّوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ" الآیۃ۔

۲۸۲۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو کریب، ابو معاویہ، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

۲۸۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي (فائدہ) یہ ابی اسی اور مصعب کی رسم تھی، اسلام نے اسے موقوف کر دیا۔

ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق اپنی باندی سے کہتا، جابہ فحش کر کے ہمارے لئے خرچی کا کر لا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اپنی باندیوں کو اگر وہ زنا سے بچنا چاہیں، تو زنا کرنے پر مجبور مت کرو، تاکہ دنیا کا مال کماد اور جو کوئی باندیوں پر اس کام کے لئے زبردستی کرے تو اللہ تعالیٰ زبردستی کے بعد باندیوں کے لئے غفور رحیم ہے۔

كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ سَلُولٌ يَقُولُ لِحَارِيَةَ لَهْ أَذْهَبِي فَأَبْيَعِنَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَكْرَهُوا فِتْيَانَكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْتُمْ تَحَصُّنًا لِنَبْتَعُوا عَرْضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْنَهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِهِ إِكْرَاهِيَهُمْ) لَهُنَّ (غَفُورٌ رَحِيمٌ) *

۲۸۲۴۔ ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، اعمش، ابوسفیان، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق کے دو باندیاں تھیں، ایک کا نام مسیکہ اور دوسری کا نام امیسہ تھا اور دونوں کو زنا پر مجبور کیا کرتا تھا، ابو بکر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی، تب اللہ تعالیٰ یہ آیت نازل فرمائی، "وَلَا تَكْرَهُوا فِتْيَانَكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ (الٰہی قولہ) غفور رحیم۔"

۲۸۲۴۔ وَ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ حَارِيَةَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ سَلُولٌ يَقَالُ لَهَا مُسَيِّكَةً وَأُخْرَى يَقَالُ لَهَا أُمَيْمَةً فَكَانَ يُكْرِهُهُمَا عَلَى الزَّوْنِ فَشَكَكْنَا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَلَا تَكْرَهُوا فِتْيَانَكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ) إِلَى قَوْلِهِ (غَفُورٌ رَحِيمٌ) *

۲۸۲۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، اعمش، ابیرہم، ابو عمر، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ۔

(فائدہ) ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق کی چھ لوطیاں تھیں اور یہ سب کو مجبور کرتا تھا، کہ بد فحشی کرا کر کما کر لائیں، اور وہ اس بات سے سخت نفرت کرتی تھیں، لیکن مجبور ہونے کی وجہ سے یہ پیشہ کرائی تھیں، اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، بہر حال زنا کرانے کی جو بھی صورت ہو، وہ سب حرام ہے، اور مجبور کو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ) قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْحَبَشَةِ

الشراب والعوت کے فرمان "أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جنوں کی ایک جماعت جن کی پوجا کی جاتی تھی، وہ مسلمان ہو

گئی اور پوچھا کرنے والے اسی طرح ان کی پوچھا کرتے رہے، اور وہ جماعت مسلمان ہو گئی، یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی۔

۲۸۲۶۔ ابو بکر بن نافع عہدی، عبد الرحمن، سفیان، اعمش، ابراہیم، ابو معمر، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیت ”اولئک الذین یدعون یتغون الی ربہم الوسیلۃ“ اس وقت نازل ہوئی، کہ بعض آدمی جنوں کی پرستش کرتے تھے، وہ جن مشرف باسلام ہو گئے، اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی، اور وہ لوگ ان کو پوجتے ہی رہے، تب یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں، اپنے پروردگار کے پاس وسیلہ کے مثلاًشی ہیں۔

۲۸۲۷۔ بشر بن خالد، محمد بن شعبہ، سلیمان سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

أَسْلَمُوا وَكَانُوا يُعْبُدُونَ قَبْعَى الَّذِينَ كَانُوا يُعْبُدُونَ عَلَى عِبَادَتِهِمْ وَقَدْ أَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجَنِّ *

۲۸۲۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَوْلَيْكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَغَوْنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْإِنْسِ يُعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَتَرَكْتُ أَوْلَيْكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَغَوْنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ *

۲۸۲۷۔ وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ (يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ *

۲۸۲۸۔ وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (أَوْلَيْكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَغَوْنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ) قَالَ نَزَلَتْ فِي نَفَرٍ مِنَ الْعَرَبِ كَانُوا يُعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجَنِّ فَأَسْلَمَ الْحَنِيتُونَ وَالْإِنْسُ الَّذِينَ كَانُوا يُعْبُدُونَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ فَتَرَكْتُ (أَوْلَيْكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَتَغَوْنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ) *

۲۸۲۹۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا بَنِي عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ قَالَ بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزَلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّ لَا يَبْقَى مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا ذَكَرَ فِيهَا

۲۸۲۸۔ حجاج بن الشاعر، عبد الصمد، عبدالوارث حسین، قتادہ، عبد اللہ بن معبد الزماني، عبد اللہ بن عتبہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ”اولئک الذین یدعون یتغون الی ربہم الوسیلۃ ایہم اقرب“ عرب کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی، جو جنوں کی ایک جماعت کی پرستش اور عبادت کرتے تھے، وہ جن تو مشرف باسلام ہو گئے اور لوگ اپنی لاعلمی اور جہالت میں ان جنوں کی عبادت اور پرستش کرتے رہے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اولئک الذین ان نازل فرمائی۔

۲۸۲۹۔ عبد اللہ بن مطیع، ہشیم، ابو بشر، سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا سورۃ توبہ وہ بولے نہیں، بلکہ وہ سورت تو (کفار اور منافقین کو) رسوا کرنے والی اور ذلیل کرنے والی ہے، اس سورت میں برابر وہم و مہم (بعض کا حال یہ ہے) نازل ہوتا رہا، میں نے کہا سورۃ

انفال، بولے، وہ سورت تو بدر کی لڑائی کے بارے میں ہے، میں نے کہا، سورہ حشر، بولے وہ سورت بنی نضیر کے بیان میں ہے۔ ۲۸۳۰۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، ابو حیان، شعبی، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیا، تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا الماعجد، یاد رکھو کہ جب شراب حرام ہوئی، تو پانچ چیزوں سے تیار ہوا کرتی تھی، گندم سے، اور جو سے، اور کھجور سے، اور انگور سے اور شہد سے، اور شراب وہ ہے، جو عقل کو ڈھانک لے، اور اس میں فتور ڈال دے، اور تین اشیاء ایسی ہیں، جن کے بارے میں، اے لوگو میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و سلم انہیں ہم سے (منفصل) بیان فرما دیتے، دوا اور کلالہ کی میراث اور سود کے چند ابواب۔

۲۸۳۱۔ ابو کریب، ابن ابی لیس، ابو حیان، شعبی، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب سے سنا، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر فرما رہے تھے، اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت نازل فرمائی، اور وہ پانچ اشیاء سے تیار ہوتی ہے، انگور، کھجور، شہد، گیہوں، اور جو سے، اور غمرہ ہے، جو عقل میں فتور ڈالے اور تین اشیاء اے لوگو! ایسی ہیں کہ میری خواہش تھی کہ ان کے بارے میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم ہم سے آخری بات بیان فرما دیتے (ایک) دوا (اور دوسرے) کلالہ کی میراث (اور تیسرے) سود کے چند ابواب۔

۲۸۳۲۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن یونس، ابو حیان سے اسی سند کے ساتھ دونوں روایتوں کی طرح حدیث مردي ہے، ہانی ابن عتبہ کی روایت میں ابن ابی لیس کی روایت کی طرح عتبہ (انگور) کا لفظ ہے اور عیسیٰ کی روایت میں ابن مسہر کی روایت

قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ تِلْكَ سُورَةُ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي نَضِيرٍ * ۲۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَدَ اللَّهُ وَأَتْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا وَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَتْ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْتَمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ وَدِدْتُ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهْدَ إِلَيْنَا فِيهَا الْحَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابُ مِنَ الْأَبْوَابِ الرِّبَا *

۲۸۳۱۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الْعِنَبِ وَالْتَمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثُ أَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهْدَ إِلَيْنَا فِيهِمْ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ الْحَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابُ مِنَ الْأَبْوَابِ الرِّبَا *

۲۸۳۲۔ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِعِثَلٍ حَدِيثُهُمَا غَيْرُ أَنَّ ابْنَ عَلِيٍّ فِي حَدِيثِهِ الْعِنَبِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَفِي حَدِيثِهِ

کی طرح زبیب کا لفظ ہے (ترجمہ ایک ہی ہے)۔

۲۸۳۳۔ عمرو بن زرارہ، ہشیم، ابو ہاشم، ابو مجلو، قیس بن عباد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ قسم کھا کر بیان کر رہے تھے، کہ آیت ہذین خصمان اختصموا فی ربہم ان لوگوں کے متعلق بتا رہا ہوئی جنہوں نے غزوہ بدر کے دن (میدان جنگ میں سبقت کی (مسلمانوں کی طرف سے) حضرت حمزہ، حضرت علی، حضرت عبیدہ (اور کفار کی طرف سے) عقبہ، شیبہ، ولید بن عقبہ۔

۲۸۳۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع (دوسری سند) محمد بن ثنی، عبد الرحمن، سفیان، ابو ہاشم، ابو مجلو، قیس بن عباد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ قسم کھا کر بیان کرتے تھے، اور ہشیم کی روایت کی طرح اس آیت کی تفسیر مروی ہے۔

عِيسَى الزَّبِيبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهَرٍ *
۲۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ (هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمَا فِي رَبِّهِمَا) إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمَزَةً وَعَلِيٌّ وَعَبِيدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ *

۲۸۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقْسِمُ لَنَزَلَتْ (هَذَانِ خَصْمَانِ) بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ *

(فائدہ) مذکورہ بالا تینوں مشرکین یعنی عقبہ، شیبہ اور ولید بن عقبہ نے بدر کے دن میدان جنگ میں لکل کر اپنے حسب و نسب اور قوت پر تکبر کیا اور مبارزت کا اظہار کیا تھا، ان کے مقابلہ کے لئے تین انصار نکلے، لیکن قریش کہنے لگے، ہم سے قریشی ہمارے مقابلہ کو آئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارہ سے تینوں انصار واپس چلے آئے، اور مذکورہ بالا تینوں صحابہ کرام یعنی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے مقابلہ کے لئے سامنے آ گئے۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثُ مِنَ صَحِيحِ الْإِمَامِ مُسْلِمٍ وَبِهِ تَمَّ طَبْعُ الْكِتَابِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

صحیح مسلم شریف

پبلشرز: ایکسپریس پبلشرز
لاہور، کراچی
پاکستان



★ دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور

فون ۴۳۲۳۴۱۲ - ٹیکس ۴۳۲۳۴۸۵ - ۴۲-۴۲

★ ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان

فون ۴۲۳۳۹۹۱ - ۴۳۵۳۲۵۵

★ موہن روڈ

چوک اردو بازار، کراچی فون ۲۷۲۲۴۰۱

idara.e.islamiat@gmail.com